فسانۂ لطافت بار

جلد دوم

سیرِ کہسار

کہ ہندوستان کے فخر و افتخار مشہور روزگار

پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار لکھنوی

کی بحر مواج طبع کا ایک لہرا ہے

تو کانِ جواہر سخن ہے لاریب

ہے نام رتن ناتھ بھی موزون تیرا

[illegible]م السہیم و فقید المثل میں سب لایا ہے مالک مطبع مصنف

[illegible] اور معجزہ پردازی کا خاتمہ کر دیا ہے فصاحت اس کی [illegible] کام ہے تو سحر

غلام ہے نثر نثرہ نثار ہے تو شعر شعری شعار

حق تصنیف و طبع بحق مطبع ہذا محفوظ ہے

بار سوم سنہ ۱۹۱۷ء میں

باہتمام منوہر لال بھارگو بی۔ اے۔ سپرنٹنڈنٹ

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ میں طبع ہوا

[illegible] کے فاتح تھے - جو حضرت شیخ اسلام
[illegible] اب بالکل سناٹا پڑا ہوا ہی کابل
ایران [illegible] تباہ -
[illegible] و سلطان [illegible] دن تباہی کے جہاز مین ہین
[illegible] در رہے ہین اور منجدھار ہی سہ

[illegible] شکستگانیم ای باد شرطہ برخیز
[illegible] کہ باز بینیم آن یار آشنا را

[illegible] توران اور آریا ورت اور کابل و ایران سے تو [illegible] کوئی تعلق ہی نہین یہان کے مسلمانون کو اب تو [illegible] ہندوستان سے اور یہین ہماری نال گڑی ہی [illegible] کہ ابھی تک ہم لوگ پرانے خیالات صرف کے [illegible] پڑے ہوئے ہین کہ سچی ترقی ہمارے ملک سے [illegible] دور ہی -

[illegible] ت کا ہمین بہت کم شوق اور یہ ظاہر ہی کہ ع - [illegible] ید تا پختہ شود خامے - اب تو کل امور کی ترقی کا [illegible] ت ہی پر ہی تجارت ہر قسم کی ترقی کی ذریعہ خاص ہی [illegible] ت ملک کی دولت و ثروت روز بہ ترقی پاتی ہی - [illegible] رونق اور آسودگی اور فارغ البالی کا ذریعہ یہ ہی - یہ تجارت کی برکت کا اثر تھا کہ گو فرانس [illegible] ت بڑی شکست پائی مگر فرانس نے تھوڑ [illegible] وہ دولت پیدا کرلی کہ اسوقت چاہے تو [illegible] چھوڑ دے - تاریخ شاہد ہی کہ ہر ملک کی دولت [illegible] ترقی کا دارمدار ہمیشہ اور ہر زمانے مین تجارت [illegible] اور زمانہ ایدن تجارت ہی کے سبب سے زمانہ [illegible] روزگار تھے - اور تجارت کا دارمدار سیر و سیاحت

اور سفر پر ہی - جس سے ہم ہندیون کی طبیعت نفور ہی کیون کہ ہماری کاہلی اور سستی اور پست ہمتی نے ہمکو کسی مصرف کا نرکھا ورنہ غور تو کیجیے کہ نینی تال لکھنؤ سے قدم بھر کے فاصلے پر ہی شام کو سوار ہوئے صبح کو نینی تال کے پھاٹک پر داخل - پھر دن رہے نینی تال کی جھیل کی سیر کرنے لگے یا اپنی ہمقربت اس سستی اور ادبار کو دیکھیے کہ کب سے نینی تال جانیکا قصد کر رہے ہین اور ابتک لکھنؤ ہی کے گلی کوچون کی ٹھوکرین کھا رہے ہین - پہلے تو کچھ دن بالکل کان مین تیل ہی ڈال کے بیٹھے تھے - نینی تال کے سفر کا عزم فسخ ہی کر دیا تھا کہین کدرا کا خوف تھا کہ نالش نہ فوجداری مین ٹھونک دے - کبھی مجذوبہ کے پھیر مین پڑے - مگر ابکی گرمی مین ٹھان لی کہ چاہے جو ہو ضرور نینی تال جائینگے سہ

ابکی بہار مین تو مجھے پار اتار دے
کشتی ہو دو آبہ امید و بیم سے

گو قصد تو مدت دراز سے تھا مگر معشوقون کی صحبت اور خصوصاً قمرن اور نازو کے پیار اور محبت نے انکو لکھنؤ سے نکلنے نہ دیا - سچ ہی سہ

پھر نہ نکلون مین چمن سے جو صبا تیری طرح
غنچہ گل ہون کبھی دیکھ کے خندان مجھکو

قمرن کے ساتھ باغ جانا اور وہان مع یاران موافق و دوستان صادق شراب ناب کا دور اور لطف و سرور کا حظ اٹھانا اپنے نزدیک یہی نینی تال تھا - مگر بشیر الدولہ کی کارستانی اور قمرن کی چند روزہ جدائی اور درد فراق اور ہجر نے انکو مجبور کیا کہ ابکی [illegible] معشوقہ شیرین ادا کو لیکر پہاڑ پر چلے جائین صحبت ہو نے [illegible] اور بھی پست ہمت کر دیا تھا - گو نواب نامدار بشیر [illegible]

شراب مردار کے عاشق زار اور دام دختِ رز کے گرفتار تھے لیکن ؎

گر یار مے پلائے تو پھر کیون نہ پیجیے
زاہد نہین ہین شیخ نہین کچھ ولی نہین

قمرن نے جب گلے مین گورے گورے ہاتھ ڈالکر اصرار کیا تو نواب صاحب آبِ حیات سمجھکر اڑا گئے ؎

ناری کو شراب اسنے پلائی جا کے مسجد مین
کلیسا مین گیا تو بت کو دے ٹکا برہمن پیے

اور نازو کی طراری اور جادو بیانی اور کبھی ستم پہ ستم اور غضب پر غضب ڈھاتی تھی ؎

جھڑتے ہین پھول منھ سے اس گل کی بات بات مین
غنچہ نثار تیری رنگینی [illegible]

ان دونون کی اداے شیرین سخن نے نواب صاحب کے قافلۂ زہد کو دن دہاڑے لوٹ لیا - الغرض انکو بیٹھے بٹھائے نینی تال کا لطف گھر ہی پر حاصل ہوا کرتا تھا ؎

عالم وجد ترے مستون کو | ہے شب و روز [illegible] سا کرتا ہے

گو نواب صاحب تہ دل سے عاشق تھے اور دم ناخریدہ غلام بلکہ غلام کے غلام بنے رہتے تھے مگر قمرن بے اعتنائی کرتی رہتی تھی اور کیون نہو معشوق پن [illegible] یہ جسقدر خاطر کرتے تھے اسیقدر وہ کھنچی رہتی تھی ؎

پسند طبع محبوبان دل عاشق نہین ہوتا
نظر مین کب کسی کی چڑھتی ہے جو چیز سستی ہے

ضعیفہ البتہ اسکو پٹی پڑھاتی رہتی تھی کہ دیکھو بیٹیا بنا بنایا کھیل کہین بگاڑ نہ دینا جو اچھی چال چلوگی تو تمام عمر چین کروگی ایسا نہو کہ چکما کھا جاؤ - ذری بہت سنبھلی ہوئی - وہ بات کرو کہ نواب کے دل مین تمہاری جگہ ہو جائے - مروت خالی خولی حسن ہی پر نہ گھمنڈ کرنا - جو تم نے بھی کوئی ا
کسی نے دکھا دی تو تمکو اسطرح نکال باہر کرینگے جیسے د
مکھی - پہاڑ پر تمکو بڑا موقع ملیگا کہ نواب کے دل مین جگہ
اس ضعیفہ کی دعا یہ تھی کہ ؎

یارب آغازِ محبت کا بخیر انجام ہو
شیشے مین اترے پری پختہ جنون خام ہو

اب سنیے کہ منشی مہراج بلی جو بیگ کے سبب سے پہنچے نواب صاحب مع رفقا اپنے دوست چھٹن صاحب کے باغ مین جو وہان سے قریب تھا چلے گئے کہ اب تو گھر سے رخصت ہو کر آئے ہین اب واپس کیا جائین رات اسی باغ مین بسر کرین دن بھر یہین شام کو سوار ہو جائین - باغ مین پہنچے تو قمرن نے نواب چھٹن صاحب کو آڑے ہاتھون لیا -

قمرن - عجب بے مروت کنجوس آدمی ہو - تمہارے باغ مین آئین اور بھوکے پیٹ رہین -

چھٹن - آپ بے سان گمان آئی ہین - باغ کچھ میرا گھر تو ہے نہین کہ یہان کل سامان موجود ہو مگر ہان اتنا ہو سکتا ہے کہ جو کچھ [illegible] حاضر ہو جائے -

قمرن - ہم تو آج بے شراب نہ رہینگے -

چھٹن - ابھی اسی دم - یہ کون بات ہے -

نواب - تمہارے حکم کی دیر ہو جائی - شراب بھی کوئی شے [illegible] ہے -

آغا - چھٹن صاحب بھئی بی قمرن جان کا حکم بجا لاؤ -

چھٹن - سر آنکھون سے بھائی جان -

قمرن - مگر گزک کیا ہوگی -

چھٹن - جتنے اتنی ہی دیر مین سب سامان لیس کر دیا ہے -

ع - شراب تلخ میخواہم کہ مرد افگن بود زورش ۔ یہ نہیں کہ پی اور لوٹ گئے ۔

ایسے کمظرف نہیں ہین کہ بہکتے جائین

نازو - ارے یہ کلیجی اور کباب کیون نہیں کھاتا ۔

مہراج - اتنی خاطر تمھاری کردی کہ جھوٹی شراب پی لی اب زیادہ دق کروگی تو مین پریشان ہو جاؤنگا ۔

نازو - اچھا ہماری خاطر جو منظور رہے تو کباب کھاؤ ۔

مہراج - اب خاطر ہوچکی - واہ اچھی خاطر ع - خیال خاطر احباب چاہیے ہر دم ۔

آغا - تو پھر انکی خاطر کیجیے ۔

مہراج - بھئی شعر خوانی ہو واللہ ۔

جوش جنون ہے موسم گل کا ہے زور شور
سودائی کھینچے جاتے ہین فصاد کیطرف

آغا - جی ہان ۔

آتش یہ وہ زمین ہے کہ جسمین شفیق من
سودا ہوا ہے میرے استاد کی طرف

نواب - بھئی چندا کلنجر و کوئی برجستہ شعر ہو ۔

مسخرہ - حضور مین تو شکستہ بحر عرض کرونگا ۔

گردون سے جو ... ہین یہی منشی مہراج بلی
منھ سوسے ... تو نکمین نازو پر نیاز کیطرف

سچ کہیے گا یہ شعر نا[illegible]ن کیا ہے قربان جاؤن حضور موزون تو شعر سب کرتے ہین ناموزون کہنا [illegible] دارد - ہم آن زبردست [illegible] شعرا مین ہین جو شعر [illegible] ڈھیلے کر دیتے ہین [illegible] اسکو کیا کرے ۔

[illegible] منشی مہراج بلی صاحب [illegible] ہم ایسا کہند [illegible]

شعر مین موزون ہو ہی نہیں سکتا ۔

مشہور زمانے مین جو مہراج بلی ہے	پیتا ہے یہ تیل اور غذا اسکی کھلی ہے

مہراج - اب ہم بھی بے نقط سنانے لگینگے ۔

آغا - ضرور کہیے - بہت چل نکلا ہے ۔

مہراج - برا ماننے کا پھر جی اتنا کہدیا ہے اپنے داؤن رو دیجے گا نہیں ۔

ز اصل و نسل کلنجر و چہ پرسی	خر دخر زادہ کرسی بہ کرسی

اس شعر کے سنتے ہی سب کے سب پھڑک اٹھے اور چو طرفہ مہراج بلی کی تعریفین ہونے لگین ۔ قلم توڑ دیے استاد ۔ کیا خوب شعر کہا ہے - یہ شعر آپکے حصے کا ہے - بڑی دیر تک تعریف کا دونگڑا برسا اور نواب صاحب نے پیٹھ ٹھونکی چھٹن صاحب نے ڈنٹرل دیے ۔

مسخرہ - بڑی کڑی کہ گئے ۔

نواب - انصاف شرط ہے - واقعی خوب سوجھی ۔

آغا - سنار کی سو لہار کی ایک ۔

چھٹن - اور کسقدر برجستہ سوجھی ہے ۔

مہراج - (بہت اکڑ کر) مجھے کیا خاک سوجھی - ارے وہ منشی سجھانے والی اور ہی شے ہے ۔

[illegible]	صوفی از پرتو می راز نہانی دانست
[illegible]	گوہر ہر کس ازین لعل توانی دانست

ہین یہ اسوقت جو کہونگا [illegible] ہو نگا [illegible] اور یہ کوئی مسخرہ کیا جواب دیگا [illegible] ع ۔

نامرد کیا کریگا [illegible] اسا

آغا - کیون نہو - واہ [illegible] ڈانٹ ڈ[illegible]

[illegible] ہے ہین - چڑھ بیٹھے [illegible]

مہراج - مین مسخرے پن کی روٹیان توکھاتا نہین ہون
شاعری نہ میرا پیشہ ہو نہ میرے باپ کا ۔

سو پشت سے ہو پیشۂ آبا سپہ گری
کچھ شاعری ذریعۂ عزت نہین مجھے
آزادہ رو ہون اور مرا مسلک ہی صلح کل
ہرگز کبھی کسی سے عداوت نہین مجھے

اسوقت کیا پردے کی بوبو بنکر بیٹھے ہین - کبھی کی بلی سے بنے ہوے سر میدان ہی تو آجا مقابلے مین - وہ بھگایا -

بادۂ گلگون کے شیشے کا ہون سائل ساقیا
ساتھ کیفیت کے اُڑتا مجکو گھوڑا چاہیے

ہمارا جام خالی نہ رہے - دور چلا جائے - اسوقت وحشت کے پینگ بڑھے ہوے ہین -

نال مفلس تجھے سمجھا ہی جنون نے شاید
وحشت دل سر بازار لیے پھرتی ہو

نواب - کیا کیا شعر پڑھے واللہ - یہ تو چھپے رستم نکلے -
آغا - انکے جوہر تو آج کھلے واللہ -
چھٹن - صحبتین اٹھائی ہین بھائی صاحب - اور پھر رات بھی خوب بھیگی ہو اور باغ بھی ہو اور یاران ہمدم بھی ہین اس سے بڑھکر بہار اور کیا ہوگی ۔

نشہ کے پینگ خوب بڑھینگے بہار مین
بوتل بغل مین ہوگی تو ہم سبزہ زار مین

مہراج - جی ہان لوٹتے ہونگے - ہوش رہا تو رندون مین سبکی ہوگی - ہوش تو رہنے نچاہیین - حواس کھلے کیسے ہین کسکی خرد ادھر کہان کے ہوش - ع -

واللہ ہوشیار وہی ہو جو مست ہو

نازو - نواب جھولا ڈلواؤ -
قمرن - اے باجی رات کو جھولا کیسا کوئی گرے پڑے ہاتھ ٹوٹے پانون ٹوٹے - لینے کے دینے پڑین - تمکو بیٹھے بٹھائے کیا سوجھی ہو کہ واہ -
نازو - جو نواب کو ہماری محبت ہوگی تو جھولا جھلوا نہین تو ہم آج سے نہ بولینگے -
قمرن - تمھین تو چڑ ہوسی گئی ہو جیسے -
نازو - ہمارا مردہ دیکھے جو جھولا نہ ڈلوائے -
نواب - کچھ خیر ہو نازو جان - بھلا جھولا جھولنے کا کون وقت ہو - کل دن کو البتہ سب کچھ ہوسکتا جھولا ابھی پڑجائیگا -
نازو - نواب کے کان پکڑکر - نہین ابھی ابھی ڈالو - ابھی اسی دم - مین ایک نہ مانونگی -
نواب - مہراج جی - یار انکو سمجھاؤ - اب یہ بے کیف
نازو - (مہراج جی کو زور سے دھول لگاکر) ا
ایسی کی تیسی - یہ کٹنا کیا سمجھائیگا ہمین - جھولا ڈال
مہراج - نازو جان تم تو اب بہکنے لگین پیاری -
نازو - جھولا ابھی ابھی پڑے - بس کہدیا ہو - سمجھا
مہراج - خدا خیر کرے - بھلا رات کے وقت اور جھو
نازو - ہان ہان جھولا جھولا - کیون کیا اجارہ ہو
آغا - اچھا ہم جھولا ڈلوائے دیتے ہین - تم ہماری سے برف ڈال کر ایک سوڈا تو پی لو -
نازو - مین اپنی اسکی جان ایک کردونگی ہان -
قمرن - باجی تم ہو کہان -
مہری - اے بیوی ذری منھ دھو ڈالو - اولی کتی

نشہ کو ضبط کرکے سو رہا۔ تمام شب کے جگے ہوے تو تھے ہی
سوئے تو گھوڑے بیچ کے۔ اُٹھے تو کوئی بارہ بجے تھے۔
سب حوالی موالی جمع ہوے۔ دیکھتے ہین کہ نازو اور قمرن اور
ایک مہری کا پتا نہین۔ معلوم ہوا کہ نازو کی طبیعت از بس پریشان
اور بے کیف ہو گئی اور قمرن اور مہری کو لیکر گاڑی پر سوار
ہو کے گھر چلدین۔ نواب صاحب نے آدمی دوڑایا کہ جاکر
خبر لاؤ۔ اُسنے آکے عرض کیا خداوند فضل الٰہی ہے نازو جان
اچھی ہین۔ شام کو دونون آئینگی۔ منشی مہراج بلی گھر سے
جاکے اپنا سب اسباب اور ایک خدمتگار اور باورچی کو لے آئے
نواب اور چھٹن صاحب اور اُنکے رفقا نے باغ ہی مین
کھانا کھایا۔

دن بھر کا قیام اور بادۂ گلفام

ضعیفہ تو شب کو سوچتی تھی کہ قمرن اور نازو ریل پر جا رہی
ہونگی اب شاہجہانپور پہونچی ہونگی اب ہردوئی پہونچی ہونگی۔ اور یہ خبر ہی
نہ تھی کہ وہ تھوڑی ہی دور پہ باغ مین دندنا رہی ہین تڑکے جب
آنکھ کھلی تو گھر مین باتین ہونے لگین کہ اب قمرن بریلی سے نینی تال کو
روانہ ہوئی ہونگی۔ نو دس بجے کے وقت سوچی کہ اب پہاڑ پر
پہونچ گئی ہونگی جب دس ساڑھے دس بجے کے وقت گاڑی
دروازے پر رُکی اور نازو اور قمرن اُترین تو اُنکو بڑا تعجب ہوا کہ
این! یہ یہان کہان! تم تو سوار ہو گئی تھین۔
قمرن۔ کل مہراج بلی ہچک کے سبب سے نہین گئے۔
ض۔ ہان ہچکی کو ہندو لوگ بُرا سمجھتے ہین۔
نازو۔ اب آج آٹھ بجے رات کو جائینگے۔
ض۔ اور ہم لوگ گھڑیان گنتے تھے کہ اب ہردوئی تک پہونچی
ہونگی اور اب شاہجہان پور مین داخل ہوئی ہونگی۔ ہم تو

اچھی باتین کرتی تھین۔
دو تسکین ہو جائیگی۔
ت دو ہو جائے صاحب۔
ہماری خاطر کرو ذری کہنا مانو۔
اس سے تسکین ہو جائیگی۔
با تو نہین ایسی۔
ی بروہی یہ بیچاری تھوڑا ہی
آکے بی بی بیٹھے ہوے تو کچھ

الٰہی ہی۔ دھنیا اور لیسن
ن ڈھونڈھتی ہو۔ کیسا
اور لیسن

ہری ہوی۔ شاباش۔ اب یہ ائی
بی جاؤ۔ ہم بیٹھی بیٹھی اتی اور
لو۔
و۔ یہ ن بوتل تو پی لی۔ اس سے
رغ گئی۔ دھننا۔ نواب صاحب اور
صاحب اس باغ مین کمرون کے
مہراج بلی اور آغا محمد اطہر اور حمید
مے مین چارپائیون ہی پر سوتے
بے لطف تھی مگر دری کے فرش پہ

سمجھے تھے کہ تم پہاڑ پر پہونچ گئیں۔
نازو۔ ہان اب تلک تو وہان پر اُلّے بھی ہو گئے ہوتے مگر
مہراج بلی نے کہا ہمارے گھر مین منع کرتی ہین۔
ض۔ رات کہان رہین۔ نواب کے یہان۔
نازو۔ نہین امی جان ایک باغ مین رہے۔ مہراج تھے
اور سب تھے۔ رات وقت ہم چلے آئے۔
ض۔ بیگمی جب لڑکی تو مین نے کہا یا اللہ کون ہے پہلے تبھی کہ
شاید نواب کے یہان سے کوئی یہ کہنے آیا ہو کہ نازو اور قمرن
سوار ہو گئین۔ دیکھتی ہون تو تم ہو۔
مہری۔ وہان تو سب کو سوتے ہی چھوڑ آئے ہین
ض۔ کسی سے کہ آئی ہو کہ کہان جاتی ہو۔
مہری۔ جی ہان سب سے کہ آئے ہین حضور ایسی بات ہے
بھلا بے کہے ہوئے کیونکر آسکتے تھے۔ اچھی طرح سے وہان
سب آدمیون کو سکھا دیا سمجھا دیا کہ شام کو ہم سب آجائینگے
گھبرانے کی بات نہین ہے۔ اور ابھی تو اللہ جھوٹ نہ بلائے
وہان سب سوتے ہی رہے ہونگے سویرا ہوتے ہوتے تو سوتے ہین
ض۔ اور رات بھر کیا کیا کیے۔
نازو۔ گانا ہوتا تھا۔ کئی طائفے تھے۔
راوی۔ نازو نے عمداً اور قصداً رات کی دھما چوکڑی کا حال
نہین ظاہر کیا۔ اور گانے کا بہانہ کر کے بات ٹال دی۔ اتنے
مین نواب صاحب کا آدمی خیر صلاح دریافت کرنے آیا۔ مہری نے
باہر نکلکر کہہ دیا کہ فضل الٰہی ہے شام کو آئینگے۔
نازو اور قمرن نے کبھی ریل گاڑی کا ہیکو دیکھی تھی۔
گو باہر نکلی تھین مگر جانے بوجھے محلون کے سوا اور کہین
جانے کا اتفاق نہین ہوتا تھا۔ محلے کی دو ایک بوڑھی کٹنیان

عورتون نے ڈرانا شروع کیا [illegible]
دوا۔ سیر زان۔ شاہی [illegible]
بیٹا تم ریل گاڑی پر بیٹھو نہ سوار ہونا [illegible]
سنتے ہین کہ ریل گاڑی ٹوٹ گئی۔ اور [illegible]
دب دب کے یہان [illegible]
پھوٹا۔ ایک ایک [illegible]
ضعیفہ۔ نا [illegible]
ہے جس کسو کو یہان [illegible]
رہین تو ہمکو [illegible]
رحمانی۔ دوسری [illegible]
وہان سے آ [illegible]
بھلا ہی سا [illegible]
ضعیفہ۔ [illegible]
رحمانی۔ [illegible]
توڑا کے بھاگ گیا [illegible]
نازو۔ کیا ریل [illegible]
رحمانی۔ [illegible]
وہی کہتا [illegible]
دوا۔ ہمار [illegible]
خاصی اچھی [illegible]
منزل منزل [illegible]
ض۔ تو [illegible]
دوا۔ منزل [illegible]
کہتے ہین [illegible]
گاڑی اڑ [illegible]

حسن۔ تو پھر یہیں جادو کے زور سے چلتی ہوگی۔
رحمانی۔ جبھی تو کلکتے سے لکھنؤ کچھ دو گھڑی میں پہونچ جاتی ہے۔
نازو۔ ادی۔ دو گھڑی ابھی دو گھڑی میں کلکتے سے یہاں آتی ہے۔ تو کیا پر لگا کے اڑ آتی ہے۔
قمرن۔ پر لگا کے بھی تو باجی جان کچھ دو گھڑی میں نہیں پہونچ سکتی۔ کروروں ہزاروں کوس ہے۔
دوا۔ بٹیا یہ فرنگی جو نہ کریں سو تھوڑا ہے۔
نازو۔ تو امی جان آدمی سے اسپر بیٹھا کیونکر جاتا ہے۔ جو کہیں ذری اکا تیز دوڑا یا کمانی دار ہوا تو پیٹ کا پانی تک ہوا ہل جاتا ہے۔
قمرن۔ ریل کیا اڑن کھٹولا ہے سچ مچ کا۔
رحمانی۔ یہی ہے۔ اڑن کھٹولے ہیں اور انہیں سے فرق کیا ہے۔ کھانا بمبئی میں کھاؤ ہاتھ کلکتے میں جا کے دھوؤ۔ مگر جان جوکھوں جو لگی ہوئی ہے۔
دوا۔ سولی کی دھار ہے۔ جیسے تلوار کی باڑھ۔
قمرن۔ ہمارا تو کلیجہ سننے سے دہلا جاتا ہے۔
نازو۔ اونھ جو ہونا ہوگا سو تو یوں بھی ہوگا اور وہاں بھی ہوگا۔ [illegible] ہی باری ہوگا۔
رحمانی۔ [illegible] ایسی باتیں منھ سے نہ نکالا کرو۔ کیا جانے کون گھڑی [illegible] ہوتی ہے۔
حسن۔ [illegible] نے کہا ہوگا۔ اسکی زبان تو کاٹنے کے قابل ہے۔ سو دفع [illegible] کی۔ یہ ایک نہیں مانتی۔
قمرن۔ [illegible] بلون آدمی روز ریل پہ آتے ہی جاتے رہتے ہیں [illegible] کبھی نہیں سنا کہ ریل میں کوئی مر گیا۔

جس کسی کی آئی ہوگی اسکو کوئی روک نہیں سکتا ہے۔
حسن۔ میں تو اب ڈر گئی جب تلک نواب سے دو دو باتیں نہ کر لونگی میں نچلانے دونگی۔ میری تو کل کائنات تمہیں دونوں ہو۔ اللہ تمہیں سلامت رکھے۔
دوا۔ تمہاری آنکھوں کی روشنی اور گھٹنوں کی طاقت اور دل کی مضبوطی انہیں کے دم سے ہے اور دونوں بچاریاں تم پہ جان فدا کرتی ہیں۔
حسن۔ ہمیں کسی طرح جی جائیں بس۔
دوا۔ خدا انکو عمر دے۔ بوڑھی ہوں۔ ہماری طرح سے انکا بھی سر ہلنے لگے۔
نازو۔ اے واہ کیا اچھی دعا دی ہے۔
قمرن۔ ہے ہے ہمارا اور باجی کا سر ہلنے لگے تو کیسی بری معلوم ہوں (سر ہلا کر اور قہقہہ لگا کر) واہ۔ کیا بھلی معلوم ہوتی ہیں۔
نازو۔ آج ہم نواب کے سامنے سر ہلا ہلا کے باتیں کرینگے دیکھیں کیا کہتے ہیں۔
دوا۔ با گھڑی گھڑی انکا نام نہ زبان پہ لایا کرو۔ جو کوئی غیر سن لے تو مفت مفت میں بدنام کرے۔ انسان کرے سب کچھ مگر ساتھ لیاقت کے۔ ع۔

عیب بھی کرنے کو ہنر چاہیے

نازو۔ تو ہمارا تو دل صاف ہے دوا جی۔
حسن۔ کہنے کو جسکا جو جی چاہے سو کہے۔ کسی کے کہنے سے کیا ہوتا ہے۔
دوا۔ نازو تو نادان اور بچہ ہیں۔ تم کو کیا ہو گیا ہے [illegible] میں بال سفید کیے ہیں۔ دل صاف ہو چاہے

کھوٹا ہو دنیا واسطے تو نہین جانتے - اپنی عزت اپنے ہاتھ ہے - یہ کیا فرض ہے کہ جو نیسکی بدی کرے خواہی نخواہی ڈھنڈورا ہی پیٹیے -

رحمانی - ہان ہان چنو کی چورو - دداجی سچ کہتی ہین اور جو کہین خدا ناخواستہ قمرن کے میان کو خبر ہو جائے تو کیسی ہو -

قمرن - ہمین کیا اِن نگوڑے لکھنو کا کچھ ڈر پڑا ہے اس موے کلمہے کی صورت حرام ہے -

نازو - اب اِس ذکر کو جانے دو بہن -

اتنے مین منّی دائی آئی - جوان عورت - کوئی ستائیس برس کا سن - اور بڑی چنچل اور شوخ - کلکتے تک کا دھاوا مارے ہوے - ریل کے سفر مین مشاق -

ض - منّی یہ کہان بھول پڑین آج -

منی - اے بچی کئی دن سے دیکھنے کو تڑپتی تھی - مگر ایک راجہ آئے ہوے ہین اُنکے گھر مین لڑکی ہوئی تھی وہان سے چھٹی نہین ملتی تھی -

نازو - ملے دس بارہ روپیے ؟

منّی - اے ہان بہن کوئی سات نقد ملے اور ایک جوڑا اور کھانا دونون وقت وہین کھاتی ہون -

ض - تم تو کلکتے تک ہو آئی ہو منّی - بھلا کیون بی منّی ریل گاڑی مین کوئی جو کھون تو نہین ہے -

منی - جی نہین - ریل گاڑی سے بڑھکر کوئی سواری نہین ہے - اِس زور سے جاتی ہے کہ جیسے آندھی آگئی - بالکل آندھی روگ - اور لطف یہ کہ پانی کا کٹورا بھر کے رکھدو - مجال کیا ہے چھلکنے پائے -

نازو - بوا رحمانی کہتے ہین کہ اسمین گھوڑے جوتے جاتے ہین اور دداجی کہتی ہین کہ گگٹکے کے زور سے چلتی ہے -

منّی - اے یہ سب باتین ہین - سنا کرو بس - انجن لگا ہوتا ہے اور پانی اور ہوا کے زور سے گاڑیان آپ ہی آپ چلتی ہین گھوڑے چاہے سو ہزار جوت دو - وہ زور کہان سے لائینگے اور نہ دانہ نہ گھانس نہ کوچوان نہ موے سئیس نہ گھسیارا -

رحمانی - تو کیا جادو کے زور سے چلتی ہیگی -

ددا - جب گھوڑا ٹٹو کیا معنی موا گدھا تک نہین جوتا جاتا تو پھر جادو نہین تو اور کیا ہے -

رحمانی - نظر بندی بھی نہین کہہ سکتی - اگر ڈٹھ بندی ہوتی تو دو کوس چار کوس انتہا پانچ کوس - اِس سے زیادہ اور ڈٹھ بندی بھی نہین ہوسکتی -

منّی - نہ جادو کا زور ہے اور نہ نظر بندی - ہوا اور پانی کے زور سے انجن چلتا ہے اور گاڑیان اسمین لگا دیجاتی ہین اور لوہے کی پٹریان بنی ہوئی ہین اُنپر سے ٹرھکتی ہوئی جاتی ہے -

ض - تو مطلب یہ ہے کہ جوکھم تو نہین ہے کچھ ؟

منّی - اے نہین بچی - کبھا کبھج آدمی بھرے ہوتے ہین گاڑیون مین تل رکھنے کی جگہ نہین ملتی اور گاڑی کا ہے سے ہر اسٹیشن پر کھڑی ہو جاتی ہے اور پانی پیتی ہے اور جہان کوئی اور ریل آنے کو ہوتی ہے تو یہ ٹھہر جاتی ہے وہ نکل جاتی ہے یا وہ ٹھہر جاتی ہے یہ نکل جاتی ہے -

ض - پانی پینا کیا معنی منّی -

منّی - چوکی چوکی پانی بھرا جاتا ہے - پانی ہی کے زور سے تو ریل چلتی ہے - جو پانی اور آگ نہ ہو تو یہ اپنی ساری

گاڑیون کو کون کھینچے - تانتا بندھا ہوتا ہی یہان سیٹی دیا ٹک
مار کے گاڑی ہی گاڑی اور جہان چوکی پر پہونچی اور سپاہیون
نے غل مچانا شروع کیا - انجلین - انجلین - یا اٹاوہ - اٹاوہ
جو کوئی چوکی ہوئی - اور جہان کے اترنے والے مسافر
ہوے وہان اتر گئے -

رحمانی - اور جو کوئی کی آنکھ لگ گئی ؟

منی - ہان بندہ بشر ہی - ایسا بھی ہوتا ہی - مگر بہت کم
لاکھون مین کہین ایک یا دو - مسافر ایسا کون بدھا ہی کہ
سو رہیگا - یون نیند تو مثل ہی کہ سولی پر بھی آتی ہی مگر کوئی
اکا دکا ہی راہ مین سو رہتا ہوگا - سوتون کو جگا بھی تو
دیتے ہین - اور چاہے کیسی گرمی ہو ریل چلی اور ٹھنڈی
ٹھنڈی ہوائین آنے لگین - ہان گرمی کے دنون مین
لون البتہ بدن کو جھلسا دیتی ہی -

نازو - جب ریل رات کو ادھر سے جاتی ہی تو گھڑ گھڑ کی آواز
سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ جیسے مکان مین سے جا رہی ہی اور ہوتی
ہی خدا جھوٹ نہ بلائے یہان سے دو کوس پر - تو اس حساب سے
جو سوار ہوتے ہین انکو مارے گڑگڑاہٹ کے کاہیکو نیند
آتی ہوگی -

منی - نہین بہن - مزے مزے لوگ سوتے چلے جاتے ہین

رحمانی - تم کتنی دفعہ چڑھی ہو -

منی - مین ایک دفعہ تو کانپور گئی تھی - جب ہماری بیگم صاحب
کربلا جاتی تھین تو ہمکو بھی لکھنؤ تک لیگئی تھین اور ایک دفعہ
اجودھیا گئی تھی - ڈپٹی صاحب کے گھر مین جب لڑکا پیدا
ہونے والا تھا اور ایک باری کلکتے گئی تھی - اور چند
[illegible] آئی تھی ہم کو تو کبھی کوئی

تکلیف ہوئی نہ بے چینی - جگہ جگہ پان کے گلوریان ملین
مٹھائی ملی - نہاری کے وقت بکری کے گرما گرم کباب اور
روٹی - گرمیون مین برف بھی ملتی تھی - فالودہ - اور
چوکی چوکی میلا لگا ہوتا ہی - ملک ملک کا آدمی دیکھنے مین
آتا ہی اگر آدمی نہ بھی سفر کرے اور دو گھڑی اسٹیشن پر جا کر
سیر کرے تو جی بہل جاے -

نازو - آہان ہم تو سوار ہووین ہینگے - آج تم چلکے دیکھ لو -
جسمین تمھاری تسکین تو ہو جاے -

قمرن - ہان امی جان سچ کہتی ہین باجی - کسو کے ساتھ
جاکے دیکھ لو -

منی - ہم لے چلینگے - ہمارے ساتھ چلو -

رحمانی - ہم ایک بات بتائین - ہماری بہن کے مکان کے
بالکل نیچے سے ریل جاتی ہی - وہین چل کے بیٹھو اور دیکھو دن بھر
تو فاکرتی ہوئی آتی ہی اور جاتی ہی - کوئی پانچ دفعہ سے کم تو
نہ آتی جاتی ہوگی - دو بجے چلو یہان سے -

منی - یہ اور بھی سہل ترکیب ہی - بس انھین کے گھر سے
چلکے دیکھ لو - اپنے گھر مین مزے سے بیٹھے ہوے ہین اور
ریل سامنے سے جاتی ہی - اپنے آپ سیر دیکھ رہے ہین
کسی کا اجارہ نہین -

فض - تو پھر اچھا دو بجے چلو -

رحمانی - ہان گھر ہی اپنا - کچھ سرا سے تھوڑا ہی ہی -

فض - ہمارے وقت مین نہ موئی ریل تھی نہ سیٹی -
گاڑیون پر - بہلون پر منزل منزل جاتے تھے - شام سے
سرا مین پہونچ گئے - روٹیان پکا رہی ہین - نہ دوا آنے
مترانی کو دیے چلو چھٹی ہوئی جب سے یہ نگوڑی ریل نکلی

بھیارے تو الگ مرمٹے - اور گاڑی کے چودھریون کا الگ روزگار گیا -

ددا - ہان بہن پھر یہ تو وقت وقت کی بات ہی اب وہ برکت کہان جو پہلے تھی - اب تو دن پر دن منہگی ہوتی جاتی ہی - پانی کھاری ہوتا جاتا ہی - کھانے مین وہ مزہ نہین - بیماری ہی کہ الگ موئی مارے ڈالتی ہی - تب نہ کوئی اسپتال تھا نہ یہ موے ڈاکٹر اور سب کھاتے پیتے ہنستے بولتے تندرست رہتے تھے - اب آگئے دن ہیضہ - کال - پھیا - سوکھا - ناج منہگا - گئی روپیے کا سوا سیر - ترکاری کو آگ لگی ہوئی ہی ایک ایک سرکار مین ہزارون آدمیون کی پرورش ہوتی تھی - اب دینے کے نام کوئی کنواڑا دیکھے بھی نہین سوتا - وہ برکت گئی اُسی زمانے کے ساتھ - ہماری ہی برادری کے لوگون نے سونے کی دیوارین مٹی کر کر لین - اب وہ آمدنی اور وہ برکت کہان پائیے - خلیل خان فاختہ اُڑا گئے - بوا آگے کے دن پاچھے گئے -

ددا - اب چوریان کتنی ہونے لگین - اور تیسرے محلے تھانے اور چوکیان ہین - تب ایک مرزا سیتا بیگ اور شہر بھر کا انتظام ہوتا جاتا تھا - اب تو وہ اندھیر ہی کہ کوئی کسی کو پوچھتا ہی نہین -

رحمانی - ابھی پار سال ہمارے پڑوس کے ٹھاکرون کے گھر چوری ہوئی اور ساٹھ ستر ہزار کا مال نکل گیا - اور چور پکڑے نہ گئے - شاہی کا زمانہ ہوتا تو ایک ایک چور کو درختون مین بندھوا کر بارے کوڑون کے کھال اُدھیڑ کے پھینک دیتے - دیکھئے کیونکر نہین قبولتا ہی مگر اب تو پوچھتے ہین کوئی گواہ ہی - چوری کرتے کس نے دیکھا - گواہ لاؤ - اب بتاؤ گواہ کہان سے لائین - چور چوری کرنے آئیگا کہ محلے والون کو گواہی بدنے - اب جس بیچارے کے یہان چور پکڑا جاے وہ گواہ کہان سے لائے کہ انھون نے چوری کرتے دیکھا تھا اور چوری کی چوری ہوا اور مہینونکی دوڑ دھوپ الگ - آج نخاس جا کے گذری بازار دیکھو - کل تھانے پر جاؤ - پرسون چوکی پر جاؤ - بندھے بندھے پھرو -

ددا - اور پھر ملنا ملانا ایک نہین - کاشکے اس دوڑ دھوپ کے بعد کچھ وصول ہی ہوتا - وہ بھی سناٹا - روپیٹ کے چور کی جان کو چپکے ہو رہے اور جو چور صاحب پکڑے گئے اور اُنھون نے کہدیا کہ انکی بہن سے رسم تھا - بیٹی سے ملاقات تھی تو عزت کی عزت گئی اور مال کا مال -

رحمانی - کہدیا نا بہن کہ اب برکت نہین رہی اور برکت کہان سے ہو گرمی مین تپتے - جاڑے مین جاڑا ہو - برسات مین منھ برسے تو برکت ہو اب تو گرمیون مین رات کو رضائی کا جاڑا ہوتا ہی - سردی کے دنون مین منھ برستا ہی - ساون بھادون مین خاک اُڑتی ہی - پھر برکت کہان سے ہو فصل پر تو کوئی چیز ہوتی ہی نہین -

ص - بھلا آگے بھی کبھی سنتے تھے کہ چیچک کی بیماری مین سیکڑون بچے مر گئے جیسے اب مرتے جاتے ہین کہ بچون کی لاشون سے قبرستان آباد ہو گئے -

ددا - اور یہ ٹیکا لگانے والے گانون گانون اور گلی در گلی مارے مارے پھرتے ہین - جتنا ہی جتنا بند وبست کرتے ہین اتنا ہی اتنا اُلٹا ہوتا جاتا ہی - ایک مالن ہندو مسلمان سب کے گھر محلے بھر کے بچون کو اچھا کر دیتی تھی نہ کوئی ٹیکا لگانے والا تھا نہ کوئی ٹیکا کیا جاتا تھا سب یا ہوگیا ہی

منی - کیا جانے ہمنے تو آنکھ کھولتے انگریزی ہی عملداری دیکھی -
نازو - ہان ہمنے تو ارکت برکت کچھ نہین دیکھی -
قمرن - یہ تب ناج سستا کاہے سے بکتا تھا -
ددا - لوگون کی نیک نیتی سے -
قمرن - تو نیت سے کیا ناج زیادہ یا کم ہوجایا کرتا ہو - بھلا
ہماری نیت آج اچھی ہو کنوئین کا پانی میٹھا تو ہوجاے -
حسن - تم اِن باتون کو نہین سمجھو گی -
نازو - یہ سب واہیات باتین ہین امی جان -
رحمانی - تم لڑکیان کیا جانو -
نازو - تم تو کہتی تھین کہ ریل گاڑی مین ٹھوجتے جاتے ہین
(ہنسکر) کیون قمرن -
قمرن - جب آدمی کا سر ہلنے لگتا ہو تو پھر اُسکے حواس ٹھکانے نہین رہتے -
منی - اے ہان یہ ریل مین گھوڑے کہان جُتتے تھے یہ تمنے
دیکھا کہان - اسیطرح یہ سب باتین بھی جھوٹی ہونگی -
ددا - جب ہمارے برابر ہوگی اور کچھ دنیا دیکھو گی تو معلوم
ہوجائیگا -
رحمانی - ہم لوگون نے جانے کیا کیا دیکھا کس کس بادشاہ کا
زمانہ دیکھا کون کون وقت دیکھے - اب وہ وقت ہو نہ وہ بادشاہ
منی - کیا کسو اور خدا کی خدائی تھی - اے ہان وہ کون بات
کون تھی - موے چھکڑے پر لدکر جانا اچھا تھا - کہ کانپور
تک چار دن مین پہونچے اور رین رین کرکے چلے - تو لنا
چلے اڑھائی کوس -
قمرن - اور بیماری کیا اُس زمانے مین نہ تھی -
نازو - نہوتی تو ہمارے دادا اکڑدادا کیون مرتے -
قمرن - یہ تو ان دو چار بوڑھی بوڑھی مِٹھو جاتی ہین ایسی
ایسی باتین کرتی ہین کہ ہم لوگون کو ہنسی آنے لگتی ہو -
نازو - اب جو چیز ہو وہ بُری ہو انکے نزدیک -
قمرن - اور اِنکی جوانی کی کل چیزین اچھی تھین -
منی - ناج بھی زیادہ ہوتا تھا اور چوری بھی نہین ہوتی تھی
اور ترکاریان بھی سستی تھین -
نازو - سب ہی کچھ تھا -
ددا جی اور رحمانی اور قمرن کی مان یہ تقریرین سنکر باہم پوپلی
گفتگو کرنے لگین -
رحمانی - آنکھ کھولتے تو یہ زمانہ دیکھا -
ددا - اے ہان بہن - یہ بچے ہین ابھی اِنکو کیا معلوم کہ شاہی
مین کیا کیا ہوتا تھا -
ددا - ایک محل مین اگر چلی جاتی تو عمر بھر کی روٹیان تھین
تمام عمر کی روٹیون کا ٹھکانا ہوجاتا -
رحمانی - اور جو کسی رئیس کی نظر پڑجاتی تو سونے کی دواریان
کھڑی کرلیتی -
منی - کیا کہیے ہم اُس زمانے مین نہوئے -
نازو - تو تمنے کیون نہ سونے کی دوارین کھڑی کرلین -
قمرن - کہنے دو باجی جان کسی طرح اپنا دل تو خوش کرلیوین -
اُدھر تو یہ بوڑھی عورتین نوابی کی باتون کو یاد کرکے
افسوس کرتی تھین اور اِدھر یہ جوان جوان چھوکریان کھِکھی
اور بناتی تھین کہ خواہ مخواہ گپ اڑاتی ہین -
قاعدہ ہو کہ بوڑھے آدمی سب اپنے شباب کو یاد کرکے عمر
گذشتہ اور یاران رفتہ پر افسوس کرتے ہین تو اُسکے ساتھ ہی
پچھلے زمانے کی باتون کو بھی یاد کرکے روتے ہین کہ ہائے
وہ کیا زمانہ تھا - ہمنے اکثر ثقات کی زبانی سنا ہو کہ

نوابی کے سے وضعدار لوگ اب کہان پائیے - اور بہت
بڑی وضعداری یہ بیان کیجاتی ہی کہ جو دس روپیے ماہواری کے
نوکر تھے وہ ہزار ہا روپیہ مہینا خرچ کرتے تھے - اور پچاس پچاس
مصاحب اُنکے دسترخوان پر ساتھ کہاتے تھے اور باورچیون کو
تاکید تھی کہ جو شی پکے بے مثل پکے - اور حکم کیا کہ خود پلاؤ
کہائین اور مصاحبون کو سوکھا خشکہ کہلائین - اب کوئی اُن سے
پوچھے کہ دس روپیے ماہواری کے تو نوکر تھے یہ ہزار ہا روپے
کہان سے خرچتے تھے - ضرور ہی کہ سرکاری رقمین چیرتے
تھے اور دنداتے تھے - یا شاید نوابی مین کیمیا گر بہت
ہون اور ایک آنچ کی کسی کو کسر نہ رہتی ہو مٹی کی چاندی
ور پیتل کا سونا بناتے ہون - ورنہ دس روپیے ماہواری
مین روٹی تو اچھی طرح چل نہین سکتی - اسقدر فراخ دسترخوان
یعنی چہ - اسی کا نام وہ لوگ برکت رکھتے ہین واقعی کتنا
جامع لفظ ہی - منجملہ اور شکایتون کے ایک یہ بھی شکایت ہی
کہ اب اہلکارون کے مزاج مین مروت نہین ہی - ورنہ نوابی
کے زمانے مین یہ قاعدہ تھا کہ اگر کوئی شخص کسی جرم مین
گرفتار ہوا تو کہنے سے فوراً رہا ہو جاتا تھا چور چوری کرتے
گرفتار ہوے اور فوراً لوگ سفارشین لیکر پہونچے
کوتوال کو چھوڑ ہی دیتے بن پڑتی تھی - ایک صاحب فرمانے
لگے کہ نوابی کے عہد مین اکثر چکلہ دارون اور ناظمون نے
سرکاری روپیہ ہضم کرلیا اور ایک کوڑی تک خزانہ عامرہ
مین نہ جمع کی مگر بال تک بیکا نہ ہوا - وجہ کیا کہ مقربان
سلطانی اور حضور رس اہلکارون سے گٹھ گئے کسی نے
پوچھا بھی نہین کہ - ع - ایک ہی یا ڈیڑھ ہی یا پون ہی
اب اگر ایک تہدو ساہی پیسا بھی کسی تحصیلدار کی طرف
باقی مالگزاری رہجاتے تو معاذاللہ ٹہرا گہر ہی دیکھین یہ اُن
بزرگوار نے بہت فخریہ بیان کیا -

اسی طرح بی رحمانی اور دوا جی اور جتنو کی جورو بھی پچھلی باتون
کو یاد کرکے آٹھ آٹھ آنسو روتی تھین کہ ہاے اب وہ زمانہ
نہین ہی کہ گاڑیون پر سفر کرتے تھے اور منزل منزل جاتے
تھے اور سراؤن مین اُترتے تھے - اب موئی ریل گاڑی
نکلی ہی - بھٹیارون کی روٹی ہاتھ سے گئی - اُنکے نزدیک
ریل سے خلق خدا کو آرام کے عوض تکلیف پہونچتی ہی اور
بڑا ثبوت اُنکو یہ تھا کہ بھٹیارون اور بھٹیارنون کی روٹیان
ہاتھ سے گئین - گویا ریل سے ملک کی تباہی ہوگئی - وہ دن
یاد کرکے یہ روتی ہین جب چھکڑے پر لد کر نو دن مین چلے
اڑھائی کوس -

وجہ یہ کہ بوڑھے آدمی پرانی باتون کے ایسے خوگر ہوگئے ہین
کہ اُنکے عوض نئی باتین دیکھنے سے انھین افسوس ہوتا ہی
اور لطف یہ کہ ریل کی صورت بھی کبھی نہین دیکھی مگر گالیان
دینے کو موجود - قمرن کی انا جان ٹیکا لگانے والون سے بھی
سخت ناراض ہین کہ موے گلی در گلی پھرتے ہین اور بچونکی
بچے چیچک کی بیماری سے مرے جاتے ہین - اب ان سے کوئی
پوچھے کہ یہ کیسا قصور ہے ٹیکا لگانے والون کا انہین کیا
قصور ہے جہلا ٹیکا لگانے کے نام سے بہاگتے ہین یہ شکایت
اُنسے ہو سکتی ہی یا اس عملداری سے جتنو کی جورو تو خیر ہم
اور اَن پڑھ عورت ہی افسوس تو یہ ہی کہ پڑھے لکھے آدمی بھی
اکثر اسکے خلاف تھے اور گاؤن والے تو ٹیکہ دینے والون سے
لڑ پڑتے ہین - ہر مقام پر پولیس سے مدد لینی پڑتی ہی -
الغرض دو بجے بی رحمانی اُنکے یہان آئین اور قمرن

اور نازو اور اُنکی ماں کو لیکر اپنے عزیز کے یہان گئین کہ ریل گاڑی دکھائین وہان پہونچین تو سنا کہ ریل کے آنے کا ٹھیک وقت ہی اور یہ سب بڑے شوق سے ریل کے آنے کا انتظار کرنے لگین — اتنے مین کسی نے کہا کہ وہ ریل آرہی ہی۔ گھڑگھڑاہٹ کی آواز تو گھر سے یہ سنتی ہی رہتی تھین جب ریل قریب آئی تو ضعیفہ نے قمرن کو کہ کٹہرے کے پاس بیٹھی تھی ذرا اپنی طرف کھینچا کہ ایسا نہ ہو گر پڑے — انجن بھک بھک کرتا ہوا آیا اور گاڑیان گھڑگھڑاتی ہوئی آناً فاناً نکل گئین —

قمرن — اُفوہ — یہ ریل ہی کہ آندھی روگ —

نازو — جادو ضرور ہی امی جان — اے گھوڑا نہ اونٹ اور کیسی تیر کی طرح زن سے نکل گئی —

قمرن — مینی سچ کہتی تھی کہ بڑی تیز جاتی ہی —

نازو — یہ تمنے قمرن کو اپنی طرف کیون کھینچا تھا —

ض — مجھے ڈر لگتا ہی کہ مبادا اسکا دشمن گر نہ پڑے —

رحمانی — ماں کی ممتا اسی کو کہتے ہین بہن —

قمرن — کیسی چلتی ہوئی گاڑی آگو آگو تھی —

نازو — پیچھو کی گاڑیون مین تو آگ واگ نہین تھی —

ض — کوئی چالیس پچاس آدمی تو ہونگے —

نازو — ایلو اندھیر ہی کر دیا —

رحمانی — چالیس پچاس! اے کوئی دو سو سے کم تو نہونگے کھچا کھچ بھری ہوئی تھین —

نازو — صاحب اور میم بھی ایک گاڑی مین تھے —

قمرن — اتنو امی جان تمھاری تسلی ہوئی یا اب بھی نہین ہوئی یہ اتنے آدمی بیٹھے تھے جو جوکھون ہوتی تو کاہیکو سوار ہوتے کسو کو اپنی جان بھاری نہین ہوتی —

نازو — اللہ نے چاہا تو ہم بھی اسی پر پرسون تک سوار ہو جائینگے —

ض — اور مین ادھر سے آن کے دیکھونگی کہ نازو اور قمرن جا رہی ہین —

رحمانی — مگر دکھائی کہان سے دیگا —

نازو — واہ دکھائی کیون ندیگا — جتنے آدمی گاڑیون پر سوار تھے سب ہمین سوجھے — تم ضرور آنا — ہم ایک رومال اپنے پاس رکھینگے اور جب ادھر سے آئینگے تو رومال ہلا دینگے بس تم دیکھ لوگی —

ض — کیا کیا سوجھتی ہین ان لڑکیون کو —

نازو — کیا اچھی سواری ہی کہ نہ مینھ کا ڈر نہ دھوپ مین انسان جلے نہ گرمی لگے — مزے سے کھاتے پیتے چلا جائے — اور جو ریل پر ناچ ہوتا جائے تو اور بھی اچھا —

راوی — کیا کیا سوجھنے لگین — بیفکری ہی نا — اب چوڑیان تو بنانی نہین ہین — مہراج بلی اور نواب صاحب کی بدولت چین ہی چین لکھا ہی —

رحمانی — ریل پہ تو چاہیے آدمی کھانا بھی پکا لے —

ض — نہین بہن — اِس آندھی روگ مین کھانا بھلا کہان پک سکتا ہی اور اندھیر مین جو کہین چنگاریان اُڑین اور آگ لگ جائے تو بڑی مصیبت پڑ جائے —

نازو — کیون — کود نہ پڑے —

ض — اِتنی تیز گاڑی مین سے کون کود سکتا ہی بھلا — ہان جو جان دینی ہو تو کود ے —

نازو — اچھا رکوا لے —

ض — جب تک کوئی روکے روکے تب تک ستر ہدن کر م

ہوجائین - اور پھر اسکی آگ بجھائے بھی نہ بجھے -

رحمانی - اے اچھی اچھی باتین کرو بہن - اِن باتون سے کیا مطلب نکلتا ہی -

قمرن - چلو آج ریل گاڑی بھی دیکھ لی - گھڑگھڑ کی آواز کتنے دن سے سنتے تھے - اب آنکھون بھی دیکھی -

رحمانی - اُڑن کھٹولا سنا کرتے تھے - وہ بھی ایسا ہی ہوتا ہوگا - واہ کیا کرامات کی بات ہی نہ بیل نہ گھوڑا اور اودھرائی اُدھر ہوا کے جھونکے کی طرح غائب ہوگئی اِسکے ساتھ گھوڑا نگوڑا کیا برابری کریگا -

نازو - کیون قمرن جو آدمی لوگ اِسکو لے جائین تو کتنے دن مین لیجا سکین -

قمرن - آدمی تو کوئی دو نہین لاکھ گھسیٹین تو شاید ہمیں سے یون تو نہین گھسیٹ سکتے -

نازو - واہ ہم چاہین تو دس منزل کھینچ لیجائین -

راوی - اِسمین کیا فرق ہی حضور چاہین تو بیس منزل کھینچ لیجائین - جب مہراج بلی سے بخیل آدمی کو بیتال کھینچے لیے جاتی ہو تو ریل کی کیا حقیقت ہی -

ریل دیکھکر یہ سب اپنے گھر روانہ ہوئین اور بوڑھی ڈھڈھو گھر پہونچکر بیٹی پڑھانی شروع کی -

ضعیفہ - سنو بیٹیا - قمرن کیطرف سے مجھے یہ تو تسکین ہی کہ نواب آدمی دل کا چالاک ہی - بے مانگے ہزارون ہی دے نکلیگا

قمرن - امی جان بڑا بول تو نہین بولتی ہون بڑے بول کا سر نیچا مگر اتنا جانتی ہون کہ مسجد کے بوڑھے بوڑھے ملانے ہی ہمین دیکھین تو اذان دینا بھول جائین -

نازو - جبھی تو نواب لٹو ہو رہا ہی -

ض - مگر نازو والا ذرا چست ہی -

نازو - ذرا ! یہ نہین کہتین کہ موا کنجوسون کا بھی باپ ہی تل تل کے روپیہ نکلتا ہی -

قمرن - سویرے سویرے کوئی نام لے تو کھانا تو نہ ملے -

ض - مگر قمرن کے مزاج مین ابھی لڑکپن بہت ہی بچپنا نہین جاتا - اُنکو چونگا کرنے اور روپیہ اینٹھنے کی ترکیبین نہین یاد ہین -

نازو - اے ابھی کیا جانے بچاری -

قمرن - اُنہو ! جس بھڑوے کا دل آئیگا اپنے آپ گھر بیٹھے دیجائیگا - ہمکو کیا پڑی ہی -

نازو - وہ نہ دیگا تو جائیگا موا کہان -

ض - رہا تیرا والا تیرا وہ نکلا - تل تل کے پیسا نکلتا ہی - دور دور کے خرچتا ہی -

نازو - ہم ٹھیک بنا دینگے امان -

ض - تم تو بیٹیا اِن گھاتون سے بخوبی واقف ہوگئی ہو - قمرن مین ابھی کسر ہی -

نازو - نکل جائیگی کسر -

قمرن - اُنہو جی - ہوگا -

ض - جب پہاڑ پر جاؤگی تو وہان نہ اُنکا کوئی اپنا ہوگا نہ تمہارا تو خواہی نخواہی تم سے زیادہ محبت ہوجائیگی - تم اسطرح پر رہنا کہ جیسے بالکل اُنھین پر مٹی ہوئی ہو -

نازو - اے ہمکو کیا سکھاتی ہو امان -

قمرن - جیوترہ آپ کو توالی سکھا لیتا ہی -

نازو - خوب بناؤ چناؤ کرکے چلنا قمرن -

قمرن - باجی جان ننگیان اُٹھین تو سہی پہاڑ بھر مین دھوم مچ جا-

ض - اللہ تم کو نظر بد سے بچائے بیٹا۔
نازو - امی جان خط بھیجا کرنا۔
قمرن - ہان ہان اتان خط ضرور بھیجنا۔
ض - اے بابا ہفتے مین چار دفعہ۔
قمرن - کس سے لکھوا لیا کرو گی بھلا۔
ض - نواب کے کسی مصدی (متصدی) سے جس کو وہ حکم دیجائینگے۔
قمرن - ہی ہی تو پھر ہم لوگ اپنے دل کی بات بھلا کیسے لکھ سکینگے اور ہم کیسے لکھوا سکو گی۔
ض - ایسا غضب بھی نہ کرنا کہین۔
نازو - اے ہمکو ضرورت ہی جھوٹ بولنے کی کیا ہو گی وہان نواب کی بدولت مزے مزے سے چین کرینگے - وہ خود ہماری خاطر کرینگے - دلجوئی کرینگے - اور مہراج بلیا ما کہانتک کنجوسی کریگا - کچھ نہ کچھ شرما شرمی مین دے ہی نکالیگا - کھانا پینا شراب میوے مٹھائی کپڑا سواری سب نواب کے سر - پھر کیا ہمکو دو چار روپیے روز بھی خرچنے کو ندیگا تم خاطر جمع رکھو امی جان ہم لوگ وہان چین کرینگے۔
ض - اللہ تمام عمر چین کرنا نصیب کرے خوش خرم رہو چین کرو اپنے ہنسی خوشی رہو۔
شام کو ضعیفہ نے دونون بیٹیون کو گلے لگایا اور مراسم معمولی کے بعد رخصت کیا اور روتے ہوے کہا امام ضامن کو سونپا - جسطرح پیٹھ دکھاتی ہو اسیطرح مُنھ دکھانا - یہ باغین آئین تو مہاراج بلی اپنا آدمی اور اسباب یہین رکھ گئے ہین اور خود اسٹیشن پر ملینگے۔
اسٹیشن کے لیے بڑا انتظام ہوا تھا - ان دونون پردہ نشین مخدرات نازو اور قمرن کے واسطے دو فنسین تھین اور ایک مغلانی کے لیے ڈولی - یہ سب سامان ساتھ ساتھ تھا - اور داروغہ صاحب بریلی بھیجے گئے تھے کہ وہان چار کا سامان تیار رکھین اور ایک روٹنے کو جو پہاڑ پر رہ چکا تھا اور دو ففکار بھی تھا کاٹھ گودام بھیجدیا تھا کہ پہاڑ سے اترتے ہی کل سامان یہیں رکھے۔
اسٹیشن پر جانے کے وقت نوابصاحب کا جی بھر بھر آیا کہ تھوڑی تھوڑی پی لین تا کہ ذرا تو سرور جم جائے - ساتھی تو بادہ خوار تھے ہی کسی نے یہ صلاح ندی کہ اسوقت کیا ضرورت ہی راستے مین ایک آدھ چسکی لگا لینا - بلکہ اسکے برعکس ایک صاحب نے کہا بے سرور کے سفر کرنا فضول ہی دوسرے صاحب نے اسپر بھی حاشیہ چڑھایا اور فرمایا کہ دو مقام پر بے پیے ہوے جانا واقعی فضول ہی ایک تھیٹر کا تماشا دیکھنے - دوسرے ریل کے سفر مین - سبحان اللہ کیا اچھی صلاح دی ہی - دیوانہ راہوئے بس ست اتنی شہ جو پائی تو میان ممن نے فوراً ایک جام نواب صاحب کے روبرو پیش کیا - انھون نے پی کر نواب چھٹن صاحب کی طرف اشارہ کیا - اسی طرح سب ایک ایک جام پی کر سرور ہو رہے۔
نواب - اسکا لطف تو پہاڑ پر حاصل ہوگا سردی ہو نا۔
چھٹن - میرے دل کی بات کہی - واقعی اس شہر کا لطف وہین ہی - سردی کی تو جان ہی - چاہیے جسقدر پیو لطف ہی
ممن - خداوند کل اسکے وقت پہاڑ پر پیش کرونگا۔
اختر - انشاءاللہ - اب پہونچے داخل ہین بھائی -
نواب - نیت شب بخیر۔
نواب صاحب سوار ہونے کو تھے کہ اختر نے کہا حضور یہ

ذرا ذرا سی تو کچھ معلوم بھی نہوئی - کچھ تو اور لیجیے کہ ذرا سرور تو کچھ اور لوگون نے بھی اتفاق کیا - ممن نے پھر کھولی اور تھوڑی تھوڑی سب کو پلائی -

قمرن - اے اب بہت نہ پیو جی - ریل کا سفر کرنا ہو -

آغا - تو کیا تھرڈ کلاس تھوڑا ہی جائینگے - ہمکو ریل کے سفر کا کیا خوف ہی - ڈراتی کیا ہو -

اختر - حضور تھوڑی ہی تھوڑی تو پی ہو -

نواب - بھئی سویرے سویرے بریلی مین چلکے پینگے بس تاکہ رات کو بے چینی نہونے پائے -

آغا - ہان اسپر ہمارا بھی صاد ہو - یہ بات جو آپنے کہی یہ صلاح کی بات ہو - بس اب بریلی مین تو جمے -

مسخرہ - اجی ابھی دیکھتے تو جاییے - کتنی تہین جمتی ہین -

نواب - کون - توہم تو اب بریلی ہی مین شغل کرینگے -

قمرن - اے تم لاکھ پیو ہم بیچ مین پینے بھی دین - اور باجی جان کو تو اب جھولنے بھی نہ دینگے -

مسخرہ - ہان ہان جو کہین ریل پر جھولا جھولنے کا جی چاہا تو بڑی خرابی ہو جائیگی - وہان جھولا کہان ملیگا -

نازو - (شرماکر) اب کیا روز جھولا ہی جھولینگی -

مسخرہ - ترنگ ہی تو ہو -

قمرن - یہ تمکو ہو کیا گیا تھا باجی - یہ جھولا جھولنے کی کیا سوجھی - رات کا وقت اور اندھیری رات - نشہ تیز - کہنے لگین جھولا جھولینگے -

نواب - بہت چڑھ گئی تھی - میرے کان پکڑے - مہراج بلی کو زد بیت دھول جڑی یہ اپنے آپے مین نہین تھین - خدمتگار اور میان ممن نے عرض کیا کہ حضور اگر یہ باتین

یون ہی ہوتی رہین تو ریل چل دیگی اور آج پھر اسی باغ مین جھولا جھولنا پڑیگا - بسم اللہ کرکے سوار ہو جیے - نواب صاحب مع احباب و رفقا سوار ہوے -

ریل کی سواری باد رفتار اور نظارۂ دامن کہسار

ادھر آ ساقی میخانۂ شوق — دے مجھے اب کوئی پیمانۂ ذوق
بادۂ تند پلا دے ساقی — ساغر ہوش ربا دے ساقی
اے مرے ساقی فرخندہ شیم — اسطرف بھی نگہ لطف و کرم
جوش مستی مین کرون ترک وطن — کوہ و صحرا کو بناؤن مسکن
وقف گردش ہون ساغر کیطرح — خاک اڑاتا پھرون صرصر کیطرح
نون مین اب کوہ و بیابان کی راہ — شوق کہتا ہو کہ ہان بسم اللہ

منشی مہراج بلی صاحب کی عقل تو گدی مین تھی ہی اور یار لوگ آپ جانیے رنگت باز - ایک ہی مرشد - کسی نے انکو یہ پٹی پڑھادی کہ نینی تال مین اس شدت کی سردی ہوتی ہو کہ چار چار لحاف اوڑھتے ہین اور کلیجا تک ٹھٹھرا جاتا ہی - اتنا سننا تھا کہ بس - دیوانہ را ہوے بس ست - آپ نے لکھنؤ ہی سے سردی کے کپڑے لادلیے - اور سب ساتھی گرمی کی پوشاک پہنے تھے مگر آپ سر سے پاؤن تک لدے ہوے - گویا کرۂ زمہریر مین پہونچنے والے ہین - اور لطف یہ کہ لوگ انکو ہنستے تھے اور یہ ان سب کو بیوقوف سمجھتے تھے - آپ کی پوشاک قابل دید تھی - اگلے وقت وضع - گھیتلا رو پہلا ٹاٹ بافی جوتا - کوئی تین روپے کی ہوگی - پانچ روپیے کی تیاری کا گلبدن کا ڈھیلے پائنچون کا پائجامہ - زربفت کی چپکن - دستہ بیش بہا - سر مبارک پر دستار - شملہ - بمقدار علم - کمر مین شالی پٹکا اور اس سب اسباب حشمت پر دوشالہ دو سالہ مستزاد - گرمی کے دن

اور دو گدہون کا بوجھ لادے ہوے۔ پسینون کا تڑ ابہ چلنے لگا مارے گرمی کے انتہا سے زیادہ بوکھلاتے ہوے۔ ہوش حواس ٹھکانے نہین۔ پنکھیا ہاتھ مین۔ اِس ڈھیلم ڈھال وضع سے جو اسٹیشن پر تشریف لائے تو میلا لگ گیا چو طرفہ سے لوگون نے گھیر لیا۔ ایک تو یون ہی گرمی تھی۔ اِسپر دو من بوجھ لدا ہوا اور لوگون نے گھیرنا شروع کیا۔ قریب تھا کہ کپڑے پھاڑ کے بھاگ جائین۔ اور ستم پر ستم یہ ہوا کہ بھیڑ بھڑکے کے سبب سے پنکھیا بھی نہین ہل سکتی تھی۔ اول تو وہ پنکھیا عورتون اور نازک ہاتھون کے قابل تھی پنکھیا کیا چو نچلا کہیے۔ مگر جو کچھ ہوا آتی بھی تھی اسکا بھی سب لوگون نے سد باب کر دیا کبھی بوکھلائے ہوے ڈینگ دم طرف دوڑ گئے وہان ذرا دستا کے اسٹیشن ماسٹر کے کمرے کیجانب رخ کیا۔ وہان بھی لوگون نے پیچھا کیا تو باہر چلے گئے وہان بدمعاشون نے تالیان بجائین تو پھر اسٹیشن مین دھنس پڑے۔ اور ابھی ریل کے چھٹنے مین پورے گھنٹے بھر کی کسر باقی تھی مگر آپ اسٹیشن پر موجود۔ اِس وحشت کے صدقے جب کوئی دس بارہ منٹ باقی رہے تو نواب صاحب مع مصاحبین خاص رونق بخش ہوے۔ منشی مہراج بلی کو پہلے کسی نے نہین پہچانا۔ نواب صاحب وغیرہ کی جانب انکی پشت تھی۔ مولوی اختر نے متحیر ہو کر کہا۔ این! یہ کون جانگلو ہی بھئی۔ اِس گرمی مین آپ دوشالہ اوڑھکر آئے ہین اور زربفت کی چپکن۔ یہ تو وہی مثل ہوئی کہ دارم چہ ابو شم او چھے کے یہان تیتر۔ باہر رکھون کہ بھیتر۔ ایک مصاحب نے کہا پیر و مرشد ہمکو تو یہ کوئی بہروپیا معلوم ہوتا ہی۔ بھلا اِس موسم مین دوشالہ لادکے کون نکلیگا کہ اتنے مین منشی مہراج بلی

صاحب کی مقطع صورت نظر آئی۔

نواب۔ ارے! یہ تو ہمارا ہی جانگلو نکلا بھئی۔

اختر۔ این! ماشاءاللہ۔ واہی واہ ہی۔

مسخرہ۔ سچ کہیے گا خداوند ماما دھوم دھام کی کتنی ہوتی ہی چھا گئی حضور۔

نواب۔ خوب کہی بھئی۔ اِس کم بخت کو سوجھی کیا۔

مسخرہ۔ حضور آدمی ہین حواس ہی حواس تو ہین۔

اختر۔ منشی مہراج بلی صاحب ہین۔ تسلیم عرض ہی حضور۔

مسخرہ۔ مین بھی مجرا عرض کرتا ہون۔ یا وحشت۔

نواب۔ ابے یہ تجکو آج ہوا کیا ہی۔ اِسوقت مارے گرمی کے براحال ہی۔ یون ہی پسینا بلغارون چھوٹ رہا ہی جی چاہتا ہی کپڑے اُتار کے پھینکدون اور تم غضب خدا کا زربفت کی چپکن اور گلبدن کا پاجامہ اور دوشالہ لادکے آئے ہو آخر یہ تمکو سوجھی کیا۔

مہراج۔ ع۔ اک ذرا ہوش سنبھالو ابھی دنیا دیکھو۔ چلے ہین نینی تال کے سفر کو اور شربتی کا انگرکھا ڈانٹ کے کھنگرہ بجاؤ مارے سردی کے تو سہی۔

نواب۔ ارے تو ظالم ابھی سے نینی تال آگیا۔ کہا نینی تال کہا لکھنؤ۔

مسخرہ۔ حضور اب ایسے کہیے کہ لندن کا بھی قصد کرین اور یہین سے گرم کپڑے پہن لین۔ تو مر گئے پیچھے چھوڑ گئے

آغا۔ (محمد اطہر) ارے میان ہان یہ کیا حماقت ہی۔ راستے ہی سے جو تم سردی کے کپڑے پہن کے چلے ہو یہ خبط ہی یا کچھ اور۔

مسخرہ۔ یہ آپ کو آج معلوم ہوا کہ منشی مہراج بلی خبطی ہین

یہ خبطی انکے ولی کھنگر خبطی۔
مہراج۔ بس اب ہمکو غصہ آیا ہی چاہتا ہی۔
نواب۔ از براے خدا یہ سامان وحشت تو اتارو۔
مہراج۔ بھئی نینی تال تو سرد مقام ہی۔
نواب۔ تو نامعقول جب نینی تال آئے بھی تو۔ یا پیش از مرگ واویلا۔
مہراج۔ ہمسے تو لوگون نے یہی کہا کہ وہان سردی ہوتی ہی لوگ ٹھٹھر ٹھٹھر جاتے ہین۔
اختر۔ لاحول ولاقوۃ! لوگون نے آپ سے کہا تھا کہ وہان سردی ہوتی ہی اور آپ نے یہین سے گرم کپڑے پہن لیے لوگون کے کہنے سے آپ لکھنؤ کو نینی تال سمجھ بیٹھے۔
نواب۔ واللہ مجھے اِس گرمی مین یہ کپڑے دیکھنے سے اُلجھن ہوتی ہی۔
مہراج۔ اب تو پہنے سو پہنے۔ میرا پاے استقلال متزلزل نہو گا۔ اسمین چاہے جو ہو۔ ع۔ ہمکو خدا پہ چھوڑ دو پھر خدا جو ہو سو ہو۔ ع۔ ہرچہ باداباد ماکشتی درآب انداختیم۔
نواب۔ تو ایسی تباہی آپ پر کیا آئی ہی کوئی مارے ڈالتا ہی گلا رہتا ہی۔
اختر۔ کپڑے بدل ڈالیے۔
مہراج۔ گرمی کے کپڑے میرے پاس جب ہون بھی۔
نواب۔ نازو ہی تمکو ٹھیک بنائینگی بس۔ ع۔
جوتا لیکر نازو بولی بیاہ ارے کچھ کھیل نہین
اتنے مین نواب نامدار اور منشی مہراج بلی فرسٹ کلاس مین جاکر متمکن ہوے اور دو فنسین درجۂ مذکور کے پاس

لگائی گئین اور بی قمرن جان اور نازو چھم چھم کرتی ہوئی اُتر ین اسٹیشن پر لوگ دیکھنے لگے کہ کسی امیر کے یہان کی سواریان ہین جب فنسین قریب لگائی گئی تھین تو پردہ کردیا تھا۔ مگر چھماچھم کی صدا اور شور خلخال کو کون روکتا۔
اتفاق سے اُس روز اسٹیشن پر ایک کم عمر میم صاحب تازہ وارد ولایت زاد بھی اپنے صاحب کے ہمراہ آئی تھین اور وہ بھی اُسی ٹرین پر جاتی تھین۔ میم صاحب نے جو یہ فنسین اور پردہ اور گھٹا ٹوپ دیکھا اور چھم چھم کی آواز سُنی تو اِنکو بڑا اشتیاق ہوا کہ دیکھین اسمین کون پریان جلوہ گر ہین ولایت مین سُن چکی تھین کہ لکھنؤ کی بیگمات بڑے ٹھسے سے رہتی ہین اور سر سے پانون تک زیور اور جواہرات سے لدی ہوتی ہین۔ صاحب سے اُنھون نے اپنا اشتیاق ظاہر کیا کہ ہم اِن پردہ نشین بیگمات ہند وستان سے ملنا چاہتے ہین۔ اِنھون نے فرسٹ کلاس کے قریب آنکر نواب صاحب کو سلام کیا۔ نوابصاحب نے جھک کر خوش خلقی کے ساتھ جواب دیا اور کہا صاحب بہادر ہمنے یہ درجہ پورا لیا ہی۔
صاحب۔ ول ہم اِس درجے مین نہین بیٹھنے آئے ہین ہم کو آپ سے فقط اسقدر دریافت کرنا ہی کہ آپنے کہا تک ٹکٹ لیا ہی۔
نواب۔ جی ــــ ہمنے ــــ ابھی تک ــــ ہمنے ٹکٹ
مہراج۔ ہم لوگ نینی تال جاتا ہی۔
صاحب۔ او۔ بریلی مین ٹھہریگا تو نہین۔
مہراج۔ نہین۔ بخط راست جائیگا۔
صاحب۔ اچھا ہم آپ سے کاٹھ گودام مین ملینگے۔
یہ مختصر تقریر کرکے صاحب چلے گئے اور ادھر منشی مہراج بلی

اور نواب صاحب مین تخ ہو گئی - نوابصاحب کے دلمین جو ترو تھا ہی - خوف ہوا کہ مبادا قمرن کے شوہر نے نالش کر دی ہو اور یہ صاحب بہادر بھانپ گئے ہون کہ نواب قمرن کو بھگائے لیے جاتے ہین - انھون نے تو چاہا تھا کہ صاحب کو یہ نہ بتائین کہ کہان جاتے ہین - کچھ آئین بائین شائین کہدین مگر مہراج بلی کی زبان سے نکل گیا کہ نینی تال جاتے ہین - بڑے پس و پیش مین تھے کہ یا الٰہی اب کیا کرین جا سے ماندن نہ پا سے رفتن - بڑے مخمصے مین پڑ گئے - چپکے سے مہراج بلی کے کان مین کہا کہ یار تمنے اسوقت سب بے طور دھروا دیا - اب کچھ کرتے دھرتے نہین بن پڑتی - نازو اور قمرن دونون گرفتار ہو جائینگی اور ہمپر تم پر مصیبت پڑ جائیگی صاحب کے تیور بیڈھب پڑتے تھے - کچھ دال مین کالا کالا ضرور ہی - ورنہ اتنا بڑا جلیل القدر انگریز اُسکو کیا پڑی تھی کہ ہمارے پاس آتا اور ہم سے مشورہ کرتا - سو دوست ہین سو دشمن - معلوم ہوتا ہی کسی نے جاکے جڑ دی ہی کہ یہ لوگ نازو اور قمرن کو بھگائے لیے جاتے ہین اور خرابی یہ ہے کہ اور سب لوگ اپنے اپنے درجون مین بیٹھ گئے ورنہ ان دونون کو علٰحدہ کسی درجہ مین بٹھا دیتے -

یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ نوابصاحب کے ایک انگریزی خوان دوست مکرجی بابو نظر پڑے - فوراً آواز دیکر بلایا اور یہ سرگذشت اُنسے بیان کی - انھون نے کہا آپ گھبرائیے نہین مین اسکا فیصلہ کیے دیتا ہون - صاحب کا پتا لگا کر اُنسے گفتگو کی تو معلوم ہوا کہ میم صاحب نئی نئی ولایت سے آئی ہین انکو ہندوستان کی بیگمون کے لباس اور زیور دیکھنے کا بڑا شوق ہی اسی وجہ سے صاحب نے نوابصاحب سے دریافت کیا تھا کہ آپ کہان جاتے ہین - جب سنا کہ نینی تال جاتے ہین تو سوچے کہ نینی تال ہی مین دکھا دینگے - عجلت کیا ہی - بابو جی نے اِنسے آنکر بیان کیا اور تشفی کی تو جان مین جان آئی -

نازو - اللہ نے بڑی خیر کی نواب - توبہ -

نواب - میرے تو حواس ٹھکانے نہ تھے نازو جان -

نازو - اے وہ بات ہی ایسی تھی - پاؤن تلے سے مٹی نکلگئی کہ یا اللہ اب کیا ہوتا ہی -

قمرن - ہم تو سوچتے تھے کہین اب پھر اُس موے قسائی کے کھونٹے نہ بندھین -

نازو - دشمنون کے کان بہرے - اُف - توبہ -

مہراج - ہین تو سکتے مین ہو گیا تھا کہ چارون کے چارون باندھے جاتے -

نواب - چلو خیر - ع - رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت +

نازو - ایک بات ہو سکتی تھی - ہم کہدیتے کہ ہم اُنسے راضی ہین - اپنے میان سے ہم راضی نہین ہین چلو چھٹی ہوئی -

نواب - معقول! چھوکریون کی سی باتین کرتی ہو - بیاہی عورت بھلا ایسا کہہ سکتی ہی - اسکے لیے بڑی سزا ہی -

قمرن - اُنھ! پھر اب جو ہونا ہوگا وہ ہوگا -

مہراج - تم اتنا ضرور گاڑھے وقت کہدینا کہ یہ بینو لینسیل کمشنر ہین - بس -

نازو - لی بھر وحشت کی - تو گڑھیا کی صفائی اور موریون کی دکھائی اور مہتر دن بھر ڈانٹ ڈپٹ کرنا جانے ریل پر تجھے کون جانے کہ کون مونڈی کاٹا ہی - اور اس جھول جھال کو تو اُتار موا دو اتا - نوابصاحب نے نازو سے انکی بڑی شکایت کی

اور اصرار کیا کہ یہ کپڑے اُتر دالو۔ نازو تو خود ہی اس لباس سے جلی ہوئی تھی آؤ دیکھا نہ تاؤ شملہ اُتار کر پھینکا تو وہ گرا چکن پہ ہاتھ بڑھایا تو مہراج بلی نے غل مچایا۔ ہائین! ہائین! یہ میری بڑی قیمتی لباس ہو کاہے واسطے تم لوگ چھیڑنے مانگتا۔ یو بلڈی فول۔ مگر جب دیکھا کہ نازو بہت ہی جھلائی ہوئی ہی تو کپڑے خود اُتارنے لگے۔ گلبدن کا پاجامہ بھی پھینکا اور چکن بھی اُتاری اور کمربند بھی الگ رکھا۔ وہی موچی کے موچی بنگئے۔ اور نازو نے گلگٹی کھوپڑی پر دو ایک چپت بھی دین۔

نواب۔ اب ٹھیک ہوے۔ خوب شد۔ سزا تمھاری۔

مہراج۔ بھائی صاحب آپ نے سنا ہی ہوگا۔

دلبران گر دلبری زین سان کنند
زاہدان را رخنہ در ایمان کنند

ہمارا دلبر دلربا دلدار دلنواز یعنی نازو کہ نازو جان من ست و دین و ایمان من ست۔ ع۔ دل من برد بتے سیم برے طرفہ بیدادگرے۔ خدا کی قسم نازو جان ایسا خوش کرونگا کہ تمام عمر یاد کروگی کہ ہان کسی شریف اور رئیس سے ملاقات ہوئی تھی جواہرات مین تولون تو سہی۔ سمجھے کیا کوئی ایسا ویسا سمجھی ہو ہم بہت دل کے چالاک ہین۔ اور ابھی ہماری فیاضی دیکھنا تم۔ ع۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہو۔

نازو۔ دُر موے جھوٹے۔ وعدہ کیا تھا کہ ادھر تم ریل پر بیٹھین اور اُدھر مالا مال کرونگا۔ پہلے لوٹ (نوٹ) دینے کا اقرار کیا تھا۔ کچھ وہ دیے اور کچھ آج مالا مال کر دیا۔ تیرے قول و فعل کا اعتبار کیا گھڑی مین کچھ گھڑی مین کچھ اور ایسا اتنے مین ریل چلی۔ اسکے دونون درجون مین نوابصاحب بنفس نفیس اور منشی مہراج بلی اور وہ دونون بتان چادو جمال اور ایک شوخ و شنگ خوبرو مہری اور ایک خادمہ نازک کمر ریل چلی تو نازو بولی یا اللہ جسطرح ہنسی خوشی جاتے ہین اُسی طرح ہنسی خوشی واپس آئین۔ نواب صاحب کی بدولت پہاڑ کی سیر بھی کر لینگے۔ اس فقرے سے منشی مہراج بلی چین بجبین ہوے۔ اور بگڑ کر کہا کہ ہان تمہارے آنیکا باعث تو نوابصاحب ہی ہوے مگر تم ہماری بدولت آئی ہو۔ نازو نے مسکرا کر بات ٹال دی۔

اب سنیے کہ ریل کئی اسٹیشن تک نکل گئی تو مہراج بلی ذرا اونگھنے لگے۔ نواب کے اشارے سے نازو نے ایک دھول لگائی تو چونک پڑے۔ فرمایا اشکر نوم بر من غالب بود نہ کہ گفتہ اند ع۔ مثل سچ ہو کہ جھونکے نیند کے سولی پہ آتے ہین۔

تھوڑی دیر کے بعد ریل ایک اسٹیشن پر ٹھہری۔ پوچھا یہ کون اسٹیشن ہو۔ معلوم ہوا کہ شاہجہانپور ہو۔ پوچھا یہان کتنے منٹ تک ٹھہرتی ہو۔ کسی دل لگی باز نے کہدیا کہ یہان تو آدھ گھنٹے تک ٹھہرتی ہو۔ بہت ہی محظوظ ہوے۔ پیاس بہت لگی ہوئی تھی۔ غل مچانا شروع کیا کہ اونچی والا درجہ کھولدے ارے ہم لوگ اُترنے مانگتا ہو۔ نوابصاحب نے للکارا۔ ابے کچھ واہی ہوا ہو۔ فرسٹ کلاس مین کبھی بابا راج بیٹھے تھے۔ یہ بھی تیسرا درجہ مقرر کیا ہو۔ کھلا ہوا تو ہو۔ اُترتے کیون نہین۔ بہت جھینپے۔ سخت شرمائے۔ اب دروازہ کھولتے ہین تو کھلتا نہین۔ نواب صاحب نے پھر چھیڑا۔ واہ رے گنوار۔ دون نہین پون کھول کے اُترے تو وہی خیال جما ہوا کہ ریل آدھ گھنٹے تک یہان ٹھہرتی ہو۔ بڑی بیفکری کے ساتھ ٹہلنے لگے اور دور نکل گئے کہین اسٹیشن کے پھول دیکھ رہے ہین۔ کہین بیل کی

تعریف کر رہے ہین کہین زنانے درجے کے قریب کھڑے ہوکر گھورنے لگے اتنے ہین ایک گھنٹی بجی - یہان خبر ہی نہین دوسری گھنٹی ہوئی - آپ ابھی ٹہر گشت ہی کر رہے ہین اور نازو اور نواب صاحب ٹکٹکی لگائے دیکھ رہے ہین - اور باتین کر رہے ہین کہ منشی مہراج بلی اسٹیشن پر رہگئے - بوکھلا کے دوڑے تو زنانے درجے کیطرف جھک پڑے اور اسٹیشن ماسٹر نے ڈانٹ بتائی - جنانا درجہ ہے تم اپر سوار نہین ہونے سکتا - جنانا ہے وہ - ایک عورت نے الگ للکارا - ڈاڑھی جار - کا دار ولی کے آوا ہے - مہراروون کے درجہ مان کو وسے کا دھیان ہے یتو ارا تورے بہو بیٹی ناہین ہے - اِسکے بعد ایک اور درجہ کھولنے کو تھے کہ کانسٹبل نے غل مچایا - ہان! ہان! گاڑی کھل گئی الگ رہو - اتنے مین گاڑی چلی اور نواب صاحب نے اِنکا ٹکٹ اور دو روپیے پلیٹ فارم پر جلدی سے پھینکدیے اور بآواز بلند کہا ہم بریلی مین تمھارے واسطے ٹھہرے رہینگے -

مہراج - ارے ذرا ریل روک لو ہمنے فرسٹ کلاس کا کرایہ دیا ہے ریل روکو - او گارڈ - ہم رپورٹ کردیگا - کاہے واسطے ریل تم نہین روکنے مانگتا -

کانسٹبل - اب نہ دوڑیے گاڑی چھوٹ گئی -

مہراج - ارے ریل روکو - ہم بیمار آدمی ہے اجمیر کا اسٹیشن ماسٹر اب سنیے کہ گارڈ ابتک نہین سوار ہوا تھا - جب گارڈ بھی سوار ہوگیا اور ریل چلی تو اُسنے اِنپر ترس کھاکر گاڑی کوالی اور اِنکو جلدی سے اپنے ساتھ برگ مین بٹھالیا اور گاڑی چلی - نواب اور نازو اور قمرن سمجھے کہ منشی مہراج بلی چھوٹ گئے اور اِنکے مصاحبون نے بھی اپنے درجے سے یہی دیکھا تھا کہ منشی مہراج بلی صاحب پلیٹ فارم پر چہل قدمی کرتے رہے اور ریل چلی گئی - گارڈ نے انسے پوچھا کہ آپ کون ہین اور کہان جانے کا قصد ہے - فرمایا ہم منشی مہراج بلی صاحب رئیس ہین اور علاقہ دار بھی ہین - اکبر بادشاہ کے وقت مین ہمکو جاگیر ملی تھی اور ہم مینوسپل کے ممبر اور کمشنر بھی ہین اور ہم فارسی کے محقق ہین اور آب وہوا تبدیل اور صاحب لوگون کی ملاقات کو ہم اب نینی تال جاتے ہین - اُسنے دیکھا کہ آدمی گول ہے کہا - ہماری بڑی خوش نصیبی کہ آپ سے ملاقات ہوگئی - لیکن ہمنے اسوقت انعام کا کام کیا ہے - جو ہم گاڑی نہ روک لیتے تو آپ بڑی دقت مین پڑتے - ایک رئیس کے واسطے ہم نے پار سال اِسیطرح گاڑی روکی تھی تو اُسنے ہمکو ایک سو روپیہ دیا تھا - اور آپ تو تعلقہ دار بھی ہین اور مینوسپل کمشنر بھی ہین آپ سے تو اور زیادہ کی امید ہے -

یہ فقرہ سُنکر منشی مہراج بلی کے آئے ہوے حواس غائب ہو گئے قریب تھا کہ غش آجائے - دن کا وقت ہوتا تو شاید گاڑی سے کود پڑتے - گارڈ نے اچھا چونگا کیا اور ایک سرے سے سو روپیہ کی فرمایش کی - انھون نے کچھ جواب نہ دیا مگر مارے غصے کے تھر تھرانے لگے - اگر ذرا بھی کرارے ہوتے تو گارڈ کو برگ سے ضرور پھینک دیتے - گارڈ نے اِنکا سکوت دیکھکر کہا - آپ نے کچھ جواب نہ دیا راجہ صاحب ہمنے آپ کے واسطے اِسی سبب سے گاڑی روک لی کہ آپ امیر ہین خوش ہوکر انعام دیجیے گا - آپ کچھ بولتے ہی نہین - مہراج بلی نے غور کرکے جواب دیا صاحب یہ آپ کو کہان سے معلوم ہوا کہ ہم امیر آدمی ہین - اول تو ہم امیر ہین نہین اور اگر ہوتے بھی

تو رات کے وقت آپ کو یہ کیونکر معلوم ہوتا کہ ہم امیر ہین کیونکہ ہمنے اپنا زربفت کا تھان جسکا ہمنے چپکن بنایا ہو اور گلبدن کا پاجامہ اور اپنی پگڑی جو بڑا مول کا ہو اُتار رکھا تھا۔ پھر آپ ہمکو امیر کیونکر سمجھے۔

چہ خوش! اس عقل کے قربان۔ تابت تو یہ کرنا چاہتے ہین کہ غریب مفلس آدمی ہین اور اپنی زربفت کی چپکن اور گلبدن کے پاجامے اور پگڑی کی تعریف کر رہے ہین۔ اور پگڑی کو (بڑا مول) بتاتے ہین اور زربفت کی چپکن نہین بلکہ زربفت کا تھان) فرماتے ہین۔ گارڈ نے کہا جب آپ اتنے امیر ہین کہ بڑے بڑے دام کا پگڑی اور چپکن پہنتا ہو تو ہمکو کیا سو روپیہ بھی نہین دے سکتا اچھا آپ ہمین اتنی روپیہ دے۔ ہم بیس اور گھٹا دیگا۔ آپ ہمکو ساٹھ ہی دین۔ بس منشی مہراج بلی ایک مشہور فقرہ بار آدمی اور پرلے سرے کے بخیل۔ یہ بھلا کب دوال سکے۔ اور ایک دم سے سو روپیہ! سو کوڑیان بھی کسی کو نہ دین۔ گارڈ اپنے حساب بہت گھٹ گیا تھا۔ ساٹھ پر راضی ہو گئے۔ اور یہ معلوم ہی نہین کہ ساٹھ روپیے بھی انسے وصول ہونا محال ہو۔

مہراج۔ آپ لکھنؤ مین کہان پر رہتے ہین۔

گارڈ۔ نیل صاحب کے پھاٹک کے پاس۔

مہراج۔ وہان صفائی اچھا رہتا ہو؟

راوی۔ کیا خوب خود بھی صاحب لوگ بنگئے۔

گارڈ۔ آپ تو بات کو ٹالتے ہین۔ ہمنے بڑا کام کیا کہ آپ کو اِس تکلیف سے بچا دیا اور آپ انعام نہین دے سکتے ہین۔

مہراج۔ آپ بار بار تقاضا کیون کرتے ہین ہم اپنی زبان سے تو کچھ بھی نہین کہتے۔ مگر جسکا جو حق ہوتا ہو وہ اسکو پہونچ جاتا ہو۔ حق بحقدار میرسد۔ آپ کو بھی خوش کر دیا جائیگا۔

گارڈ۔ (خوش ہوکر) آپ چرٹ پیتے ہون تو حاضر ہو۔ نیلا چرٹ اور عمدہ چرٹ ہو۔

مہراج۔ نہین صاحب چرٹ ہم لوگ نہین پیتے۔

گارڈ۔ آپ اچھی طرح بیٹھیے صاحب۔

مہراج۔ ہم بہت آرام سے ہین۔

گارڈ۔ جو بات ہمارا قابل ہو وہ کہو صاحب۔

مہراج۔ آپ کا مہربانی۔ ہم آپ کو بہت یاد کریگا۔

گارڈ۔ ول۔ پرورش آپکا۔

مہراج۔ آپ بہت اچھا آدمی ہو صاحب بہادر۔

گارڈ۔ دنیا مین ایسا چاہیے سب سے ملکے چلنا چاہیے۔

مہراج۔ بھلا شاہجہان پور کب پہونچیے گا۔

گارڈ۔ آپ بس اسٹیشن پر اُتر جاے ہم آپ کو بٹھا دیگا۔

مہراج۔ ہم فرسٹ کلاس مین ہو۔ اپنے درجے مین نہین جائینگے تو بنیگی کیونکر۔ یہان تو ہمارے پاس کچھ ہو نہین۔

گارڈ۔ ہان ہم سمجھتا ہو۔

راوی۔ گویا وہان جاکے مالا مال ہی تو کر دینگے بڑے دھنا سیٹھ بنے ہین۔

مہراج۔ اچھے کو اچھے ہی ملتے ہین کہ گفتہ اند ؎

اگر برکہ پر کنند از گلاب — سگے در وی افتد شود منجلاب

اب کتنی دور ہو اسٹیشن۔

گارڈ - بس اب آگیا حضور - ہم فوراً آپ کو بٹھا دینگے اور آپ مزے مزے سے جائیگا - ہوا کھاتا ہوا -

گارڈ نے اپنا مطلب گانٹھنے کے لیے اُنکی بڑی خوشامد کی اور انھون نے بھی اُسکو خوف سبز باغ دکھائے کہ مین اپنے درجے مین پہونچ جاؤنگا تو تمکو بھی خوش کر دونگا - پہلے تو بہت دون کی لیتے تھے کہ امیر کبیر ہون اور ہینڈ نسپل کمشنر اور جاگیر دار ہون اور یہ ہون اور وہ ہون مگر جب گارڈ کو طالب زر پایا اور انعام کا لفظ درمیان مین آیا تو غریب بنگئے -

اب نواب صاحب کا حال سنیے کہ مع حشم و خدم و رفقا و ناظورہ نوخاستہ بی قمرن و معشوقہ آراستہ نازو و احباب بذلہ گو بڑی منتون اور دعاؤن کے بعد روانہ کوہ نینی تال ہوے - اثناء راہ مین کبھی تو محظوظ و مسرور ہوتے تھے کہ بعد مدت دلی آرزو بر آئی - اب چلکے پہاڑ کی سیر کرینگے - ہواے سرد موسم خوشگوار اور آبشار اور چشمہ سار اور پہاڑ کے سبزہ و گل و لالہ اور قدرت کی بہار کا لطف اُٹھائینگے - اور کبھی اِس خیال سے افسردہ اور پژمردہ ہو جاتے تھے کہ اگر پہاڑ سے گرے تو ہڈیون تک کا پتا نہین ملیگا سیر بالاے طاق جان کے لالے پڑینگے - اگر جھیل مین کشتی اُلٹی تو ع - گئے دونون جہان کے کام سے ہم نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے - اور اگر ہیضا آئی تو وبا کے پہلے موت مرے - کبھی اِس خیال سے خوش ہوتے کہ الموڑے کی حسینان دلفریب اور پری شان طاؤس زیب دیکھنے مین آئینگی اور کبھی اِس خیال سے دل ہی دل مین کانپتے تھے کہ اگر خدا نخواستہ پہاڑ پھسل پڑا تو گئے گذرے

قمرن نے کہا نواب اسوقت تم ضرور کسی فکر مین ہو سمجھ مین نہین آتا کہ جب ہم تمھاری بغل مین ہین تو فکر کیسی - تم اور فکر اگر یہی حال ہے تو پھر سفر نینی تال کو سلام کرو -

فکر کونین کی رہتی نہین میخوارون مین
غم غلط ہو گیا جب بیٹھ گئے یارون مین

ہمسا معشوق زیب آغوش ہو اور تم فکر کرو اسمین کچھ بھید ضرور ہے - نواب چھٹن صاحب نے کہا یار چلے تو ہو سفر کو اور زاد راہ پاس نہین - بی قمرن کا یہی منشاء دلی ہے کہ راہ مین کچھ شغل ضرور ہونا چاہیے -

بے شاہد و بادہ صبر توبہ توبہ ... اس عمر مین دل پہ جبر توبہ توبہ
ایام شباب اور دیو ساقی ... فصل گل و جوش ابر توبہ توبہ

نواب صاحب نے مسکرا کر فرمایا کہ اب ہم اگر شغل کرینگے بھی تو تہذیب کے ساتھ - یہ نہین کہ پی کر بدتہذیب ہو گئے اول تو راہ مین ریل پر اسکا شغل فضول ہے - اتنا کہنا تھا کہ بی قمرن تنک کر دوسرے بنچ پر جا بیٹھین اور کہا ہمکو نہین معلوم تھا کہ تم نے توبہ کر لی ہے - نواب صاحب نے لاکھ لاکھ منایا مگر وہ روٹھی ہی رہین تو انھون نے ہنسکر یہ رباعی پڑھی

مومن یون بھی کسی پہ مرتا ہے کوئی
اس طرح بھی جان سے گذرتا ہے کوئی
خود کام کو کیا سمجھ کے دل تو نے دیا
نادان ایسا بھی کام کرتا ہے کوئی

ہمسے ہمارے دوستون نے کہدیا تھا کہ اِس پھیر مین نہ پڑنا مگر ہمنے کسی کی نہ سنی اب پچھتاتے ہین کہ یہ ہاری مانتی ہین نہ جیتی - اور لوگ کہا کرتے تھے کہ

ہو تو بیٹھے بٹھائے خراب اے مومن
لڑانا اُس بت خانہ خراب سے آنکھین

اِسپر قمرن اور بھی تنگین - کہاہان - اب ایسے گئے گذرے
خانہ خراب - اچھا پھر اگر ہم ایسے ہی خانہ خراب ہین تو پھر
ساتھ کا ہیکولائے تھے - تو صاحب ابھی سے ہم دو بجھے
ہوگئے - ہم کچھ گرے پڑے نہین - مغلانی تم ادھر جا کے بیٹھو
اور مہری تم ذری ادب سے باتین کیا کرو - تم لوگ بھی سر پہ
چڑھی جاتی ہو - اپنی عزت کو نہین دیکھتی کہ تم ہو کیا دو پیسے
کی آدمی اور ہمارا مقابلہ - یہ کہکر بی قمرن لیٹین اور لیٹتے ہی آنکھ
لگ گئی - مغلانی نے بوڑھی مہری سے کہا اے بہن ہین چھوٹی بڑی بڑون
مین خواب دیکھین محلون کا - یہان رئیسون امیرون
بادشاہزادون بادشاہزادیون مین عمر گذر گئی - بادشاہون
اور بادشاہون کے محلون ہی مین بال سفید ہوئے یہ چھوکریان
بازار کی نکلنے بیٹھنے والیان کیا جانین کہ امیرون کی صحبت
مین کیا ہوتا ہے - اور نواب صاحب تو پوتڑون کے رئیس
ہین مگر دل کا آنا بُری بلا ہے - آدمی چوندھیا جاتا ہے بس
اب یہ بالکل قمرن کے قابو ہین - دو دن نہ دیکھین تو چین
نہ پڑے مچھلی کی طرح تڑپنے لگین مگر اپنی لٹو ہین - اللہ نے
اِن چوڑی والیون کو یہ دن دکھایا کہ اب بیگم بنی
بیٹھی ہین ؎

	سوتے ہین اب وہ چین سے مخمل کے فرش پر گھٹا ہوا نصیب نہ جنکو پیال کا	

اور ہمنے کچھ دھوپ مین تو چونڈا سفید کیا نہین ہے
اللہ جانتا ہے پہلے ہی دن اِنکی چال ڈھال سے مین تاڑ گئی
کہ چھچھوٹی امت کی ہین - وہ خو بو ہی نہین چھپی رہتی وہ
چال ڈھال ہی نہین چھپتی - وہ تو وضعداری اور آن
بان گھٹی مین پڑی ہوتی ہے - بات چیت ہی سے ہم سمجھ گئے
کہ شریف زادی نہین ہین -

	ہوتا نہین ہے ایسا بہو بیٹیون کا طور بدلا ہوا ہے رنگ تری چال ڈھال کا	

یہ تو اتنا بھی نہین سمجھتین کہ پڑانے دار گوٹ کیسی ہوتی ہے
ہان چوڑیون کا سب حال اِنسے پوچھ لو - مجھے ایسا بُرا
معلوم ہوا کہ ہمسے کہتی ہین کہ ادب سے بات کرو ہمارا تمھارا
مقابلہ کیا - تو سبب کیا لونڈی باندی مغلانی مہری آتون
دوا خواص پیش خدمت انکی عادت نہین باہر کی نکلنے والی
اور منہارن - دیدہ چربانک ہے - وہ شہزادیون کی خو بو
مین کہان سے آئے کہ ہل کے پانی نہین پیتین - اور کیون
پینے لگین - اللہ کا دیا سب کچھ ہے - ایک چھوڑ بیس عورتین
ہر دم خدمت کو حاضر ہین - کوئی کپڑے سی رہی ہے - کوئی
پنکھا جھل رہی ہے - کوئی پہرا دے رہی ہے - کوئی پانی لاتی ہے
کوئی خواص ہے - کوئی آبدار خانے والی ہے - کوئی محلدار
ہے - کوئی داروغہ ہے - یہ موئی منہارین کیا جانین اِنکے
نزدیک اِتّی ہی دنیا ہے - مہری نے مغلانی کی رائے سے
اتفاق کیا - اے سچ کہتی ہو بوا یہ موئی بازار کی پھیرنے والی
کہین رئیسون کی خو بو سے واقف ہو سکتی ہین - توبہ کرو
بوا - ہم پہلے ہی تاڑے ہوئے تھے - تانت باجی راگ
بوجھا مگر قسمت کی ہین دھنی - نواب کی نظر پڑ گئی -
سیرت شریفون کی سی نہین ہے صورت تو ضرور ہے - مگر
نواب کی ابھی ذرا طبیعت پھر جائے تو یہ تکلے کی طرح
بل کرنا بھول جائین - اب تو نیچون کے بھل چلتی ہین کسیکو
کچھ ہستی ہی نہین سمجھتین - اور کیونکر سمجھین - کہان مٹھا
اور جوار کی روٹی کھاتی تھین کہان اب یہ کیفیت ہے کہ پلاؤ

ورمز عفر اور شیرمال اور باقر خانی اور قورمہ اور کباب دو دو وقتہ پکھتی ہین مٹھائی کی کمی نہین - میوہ بھرا پٹا پڑا ہی مجھے تو اُسوقت بڑا غصہ آیا جب یہ قمرن کہنے لگی کہ ہم پکانا کیا جانین کبھی آنچ کے پاس کاہے کو بیٹھے تھے - سرسے پانون تک پھک گئی ہین کہ اچھی اچھی بیگمین بھی یہ بڑا بول نہ بولینگی ہم بھی کسی کی لاڈلی بیٹیان تھے - کبھی آنچ کے پاس بٹھانے کی کوئی روادار نہین ہوتی تھی - کبھی ایک ٹانکا بھی نہین لگایا - نند بھی تو کسی کا نہین ٹانک دیا گرسوچے کہ آخر کسی کے گھر جانا ہی - یہان میکے مین ماہ پھتنیان اُڑا لین - دونون وقت پکی پکائی ملتی ہی مگر سسرال مین ساس نند بھاوجین طعنہ دینگی کہ کس گنوارون کے یہان کی گنوارن آئی ہی کہ روٹی پکانا اور سینا تک نہین جانتی - جی تو ڑکے پکانا اور سینا سیکھنا - وہ وہ تحفے کپڑے مرد کے واسطے تیار کیے کہ لوگ پوچھتے تھے میان یہ کس درزی کے ہاتھ کے سیے ہوے ہین - یہ کہان کی بڑی وہ بنی ہی کہ کھانا پکانا نہین جانتی - چولھے کی آنچ کے سامنے کبھی نہین بیٹھی - وہ موا کدرا پکا پکاکے کھلاتا ہوگا - اتنے مین قمرن کی آنکھ کھلی -

ق - مہری - مہری او مہری - ای سوگئی مہری - ای واہ -

مہری - سرکار - حکم - کہیے - ذری یون ہی آنکھ جھپکی تھی -

ق - کتنے بیس نکل آئے ہونگے ہم -

مغلانی - سرکار یہی کوئی چھ سات -

ق - نواب بھی غافل سو رہے ہین - گھوڑے بیچ کے

مغلانی - جی ہان - اب کل نو بجے پہاڑ دیکھیے -

ق - ہمارا دل تو دھک دھک کرتا ہی یا اللہ کیا ہوگا -

مہری - حضور اللہ مالک ہی توکل مالک ہی -

مغلانی - فتح ہی حضور - گھبرائیے نہین - اتنو نکل ہی کھڑے ہوے

مہری - حضور لاکھون کرورون آدمی وہان بھی بستے ہین پھر ڈر کاہے کا ہی -

ق - ای جس چیز کو آدمی نے دیکھا نہین ہو تو اُس سے پہلے پہل ڈر معلوم ہی ہوتا ہی -

مہری - اور حضور لطف یہ کہ کوئی اِس سفر سے واقف نہین ہی

نواب صاحب نے کہا لوگ کہتے ہین کہ وہان بس اونچا اور نیچا ہی - زمین کا کہین پتا نہین ہی - جو کہین جاؤ تو یا تو چڑھو یا اُترو - یہ نہین کہ سیدھے سیدھے چلے جاؤ - ادھر کے لوگ جو پہلے پہل جاتے ہین تو تھوڑی ہی دیر مین ہانپ جاتے ہین دم ٹوٹ جاتا ہی - اور پہاڑی اس طرح جاتے ہین جیسے ڈونگی یا بجرا بہاو پر جاتے اور ہمارے شہر مین جب آتے ہین تو تھوڑی ہی دور مین تھک جاتے ہین یہ عجب بات ہی اور یہان یہ کیفیت ہی کہ ماہولال کی چڑھائی سے زیادہ اونچی اور کوئی چڑھائی کسی مردود ہی نے دیکھی ہی -

ان سب کو گو کبھی کبھی ذرا پہاڑ کے نام سے ڈر معلوم ہوتا تھا مگر دل کو ایک قسم کی خوشی ہوتی تھی کہ ایک نئی چیز دیکھینگے اور خوب سیر کرینگے - حوالی موالی ساتھ ہین خوب صحابو کر سی رہیگی - نواب صاحب نے حکم دیا کہ میان جلو سے کہو کچھ چھیڑین - جلو نے دوسرے درجے سے یہ غزل گائی -

کیا مرے قتل پہ چاہی کوئی جلاد بھرے

آہ جب دیکھ کے تجھا ستم ایجاد بھرے

چارہ گر اسکی خطا کیا مرے تن مین نہ رہا

خون اتنا کہ سر نشتر فصاد بھرے

ہون مین وہ صید جگر خون اسیری مشتاق
جو پس ذبح بھی ہر دم دم صیاد بھرے

ثمن - حضور اسکا لطف تو پہاڑ پر ہوگا -
نواب - ایسا گویا دوسرا وہان نہوگا -
ثمن - اگر حضور پہاڑ بھر پر دھوم ہوجاے تو سہی -
نواب - یہ سب تم لوگون کی مہربانی ہر بس -
جگلو - خداوند حضور کا ثانی ہی نہین اسوقت -

سائلون کا ترے کوچے مین تم ہیں ہجوم
جیسے گلزار مین ہنگام سحر جوش ہزار
توسن چرخ سے تشبیہ فرس کا ترے ننگ
کلب جبار سے نسبت سگ کو ترے عار
جب تلک گردش افلاک سے اس عالم مین
ایک کے دل کو قلق ایک کے دلکو ہی قرار
تیرے احباب رہین تکیہ زن مسند عیش
تیرے حساد ہون آوارہ دشت ادبار

اتنے مین اسٹیشن آیا اور منشی مہراج بلی صاحب بڑی بدحواسی کے ساتھ اتر پڑے اور ناک کی سیدھ پر دوڑے - گارڈ لالٹین لیے ہوے دم کے پیچھے - ایک دفعہ تھرڈ کلاس گاڑی مین دھنسنے کو تھے - وہان سے نکلے تو ڈاک کے لال لال خانے مین گردن ڈالی - یہان سے بھی بوکھلائے ہوے بھاگے تو گارڈ نے انکو فرسٹ کلاس کا وہ درجہ بتا دیا جسمین نوابصاحب بیٹھے ہوے تھے - انکو دیکھکر نواب محمد عسکری کو حیرت ہوئی -
نواب - مہراج بلی ! ارے ! ارے میان تم یہان کہان سے پیدا ہوگئے - آؤ آؤ -
مہراج - اجی یہان صدہا گر یاد ہین قبلہ -

گارڈ - ہم آپ سے بریلی مین ملیگا - سلام صاحب -
مہراج - جواب ندارد - (نواب سے) سچ کہنا کیا کار نمایان کیا ہر - ذرا ڈنڈر تو ل دو -
نواب - آخر تم تھے کہان - ہمتو سمجھے رہگئے -
مہراج - رہگئے ہی تھے - سمجھے کیا معنی - مگر واہ رے مین - ایک دفعہ ہی ڈانٹ بتائی - ہم کمشنر ہین - ہمارے واسطے گاڑی روک لو - فوراً کانسٹبل دوڑ پڑے - اسٹیشن ماسٹر گھبرا گیا - گارڈ نے لالٹین دکھائی - ڈریور نے فوراً ریل روک لی -
راوی - جھوٹے کی ایسی تیسی -
نواب - سب جھوٹ - آپ ایسے ہی بڑے سرہنگ ہین -
نازو - اے ہو ڈینگیا ہر - گپ اڑاتا ہر موئی کاٹا بچون کیطرح رویا ہوگا لوگون کو ترس آیا چڑھا لیا - اب یہان شیخی بگھارتا ہر -
قمرن - اور یہ صاحب کون تھا - روشنی لیے ہوے -
مہراج - یہ گارڈ ہر - اسی نے ہمکو اپنے پاس بٹھایا تھا - راستے مین انعام مانگتے تھے چڈا -
نواب - اسکو کچھ دینا چاہیے -
مہراج - سو روپیے کی فرمایش ہر - گھگھٹے گھگھٹے ساتھ ہو لیے ہین
نواب - جھک مارتا ہر - دو روپیے دیدینا -
منشی مہراج بلی پریشان تو تھے ہی فرسٹ کلاس مین آرام پایا تو سو گئے ادھر نازو اور قمرن اور نوابصاحب کی بھی آنکھ لگ گئی تو بریلی مین بیدار ہوے - منھ ہاتھ دھوکر اٹھے - فنسین تو ساتھ تھی ہین فوراً انکے درجے کے پاس لگائی گئین - پردہ ہوا - نازو اور قمرن نازو ادا سے سوار ہوئین - نوابصاحب اور منشی مہراج بلی اور مصاحب

اور پہراہی اُترے دارونہ نے چارپیش کی سب نے دودہیا چاٗ نوش کی۔ نوابصاحب نے گارڈ کو عہ کا نوٹ دلوادیا اور نینی تال کی گاڑی پر سوار ہونے کی تیاری کرنے لگے کہ اتنے مین دہی صاحب ولایت زا جنکی میم صاحب کو قمرن اور ناز و سے ملنے کا شوق تہا تشریف لائے۔ محمد عسکری اُنسے تپاک کے ساتہہ پیش آئے اور وعدہ کیا کہ ہم آپ سے خود نینی تال مین ملینگے اور بیگم صاحب بڑی خوشی سے آپکی میم صاحب سے ملاقات کرینگی۔ مگر اسکے ساتہہ ہی یہ بہی کہدیا کہ افسوس ہی کہ ہم لوگون کی رسم کے مطابق ہمارے یہان کی عورتین بجنسہ اپنے اعزہ خاص کے اور کہین جا نہین سکتین۔ ورنہ بیگم صاحب خود ملتین۔ مگر ہم آپ کی دعوت کرینگے آپ ہمارے بنگلے تک تکلیف فرمائیے گا اور میم صاحب کو ہم اپنے یہانکی خواصون کے ساتہہ زنان خانے مین بہیجینگے۔ صاحب ممدوح نے شکریے کے ساتہہ اِس تجویز اور دعوت کو منظور کرلیا اور کہا ہم آپ کی رسم سے بخوبی واقف ہین اور بمسرت تمام آپ کی دعوت کو قبول کرینگے۔ اور آپ کو شکار کا شوق ہی تو ہم آپ کے ساتہہ شکار کو بہی چلینگے۔ نواب صاحب نے اِسکا شکریہ ادا کیا۔

منشی مہراج بلی صاحب ایک کونے مین لباس خاص زیب بدن کر رہے تہے۔ جب کپڑے پہن چکے تو صاحب کو سلام کیا۔ نواب صاحب نے کہا یہ میرے دوست منشی مہراج بلی صاحب مینوسپل کمشنر ہین۔ یہ بہی میرے ساتہہ نینی تال جاتے ہین صاحب نے اُنسے ہاتہہ ملایا اور رخصت ہوے۔

مشاہدۂ کوہ فلک شکوہ

جلد آ ساقی پیمانۂ شوق	جوش پر آج ہی خمخانۂ شوق
بادۂ تلخ پلا دے مجھکو	دخترِ رز سے ملا دے مجھکو

کیف مین نشہ مین مستی مین ہون	کچہہ دنون بادہ پرستی مین رہون

بادہ پرستی اور رندی و مستی کے اشعار ہر شاعر کے کلام مین پائیے گا۔ مگر سب زبانی داخلہ یعنی سنائی باتین ہین ظاہر ہی کہ

ع ۔ شنیدہ کی بود مانند دیدہ۔

رندی و بادہ پرستی اور سیہ مستی کا حال رندان لاابالی سے پوچھیے۔ اگر غالی خولی شاعر ہوے تو بسم اللہ کے گنبد مین بیٹھے اشعار نظم کیا کیجیے۔ مگر جو لطف رندون کا کلام دے جائیگا وہ کہان پائیے۔ دخترِ رز کی خوبیون کا حال اُن لوگون سے پوچھیے جو اِس مینا بازار والی کے دلدادہ والہ و شیفتہ ہین۔ بنت العنب کی تعریف اُنکی زبان سے سنیے جو اُسپر جان دیتے ہین اور حق تو یون ہی کہ رندی و مستی کا لطف ہی تو کہسار پر جہان ہر فرد بشر بے پیے مست رہتا ہی۔ آب و ہوا مست کرنیوالی۔ قدرتی بہار مست کرنے والی۔ سلسلہ کوہ مست کرنے والا سبزہ و گل کی بہار کے مقابل مین جام گل کی کیا اصل و حقیقت ہی اور چشمہ سار و رودبار و آبشاران سب پر مستزاد ہی۔ الغرض جو شی نظر آتی ہی انسان کی روح کو غایت وجدان سے مسرور و تر دماغ و سرخوش کردیتی ہی۔

ہوا نوید رسانست و باغ موزون ست
بہر ترنم مرغے ہزار مضمون ست

اور لطف یہ کہ اِس قدرتی بہار کے مشاہدے سے نشے کے نشے گہٹین اور گناہ کا گناہ نہین۔ ہمتو سرخوش و تر دماغ و مست ہون اور کاتبان عمل کہڑے منہ تاکین۔ گناہ کی خانہ پری کا اُنکو کوئی موقع ہی نہ ملے۔ جہلا جہلا کے رہجائین۔ گو روانگی کے وقت اور کبہی کبہی راہ مین بہی نواب صاحب اور بی قمرن و ناز و کو اِس خیال سے خوف معلوم ہوتا تہا کہ مبادا

پہاڑ سے پھسل جائیں یا خدا نخواستہ کھڈ میں گر پڑیں۔ یا کشتی
اُلٹ جائے۔ مگر بریلی سے جو تڑکے گجر دم ریل پر سوار ہوے
اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے آئے تو جی خوش ہو گیا۔

قمرن۔ نواب سچ کہنا اسوقت کیا اچھا سماں ہے۔

نواب۔ کچھ پوچھو نہ بس جان میں جان آگئی۔ روح خوش ہو گئی۔

نازو۔ اب پہاڑ یہاں سے بھلا کتنی دور پر ہونگے نواب۔

نواب۔ بابو سے ہمنے پوچھا تھا۔ کہا تھوڑی دور ہیں۔

نازو۔ یہ پہاڑوں ہی کے سبب سے اتنی ٹھنڈی ہوا آتی ہے۔

نواب۔ بس اب کوئی دو گھنٹے میں پہاڑ دکھائی دینگے۔

قمرن۔ خوش ہو کر۔ چاہے میری جان جاتی رہے مگر دلکو تو خوشی ہے
کہ اک نئی شے دیکھینگے۔ پہاڑ پہاڑ برسوں سے سنتے آتے ہیں۔

مہراج۔ دیکھیں اونچے کتنے ہوتے ہیں۔ اور چڑھتے کیونکر ہیں۔

نازو۔ زینوں پر جسطرح چڑھتے ہیں اسیطرح جاتے ہونگے۔

نواب۔ لوگ کہتے ہیں جسطرح چیل منڈلاتی ہے اسطرح جاتے ہیں۔

قمرن۔ لوگ سب کچھ کہیں مگر بے دیکھے تسکین نہیں ہو سکتی۔

نواب۔ بات تو یہی ہے۔ اسمیں شک نہیں۔

نازو۔ دو چار ایسے آدمیوں کو ساتھ لے لینا جو واقفکار
ہوں۔ ایسا نہو کہ ہم سب کے سب نا واقف آدمی ہیں کوئی بات
نئی پیدا ہو جائے۔

نواب۔ اجی اب وہاں تک چلی تو چلو پہلے۔

قمرن۔ یا اللہ پہاڑ جلد دکھائی دیں کہیں۔

ممّن۔ حضور اب تھوڑی ہی دیر میں پہاڑ نظر آئینگے۔

نواب۔ نقشوں اور تصویروں میں جو پہاڑ دیکھے انسے
تو جلال اور عظمت برستی ہے۔ کیا شان خدا ہے کس کس شے کی
تعریف ہو سکے۔

ہر سو تری قدرت کے ہیں لاکھوں جلوے	
حیران ہوں کہ دو آنکھوں سے کیا کیا دیکھوں	

عجب شان کبریائی ہے۔

نازو۔ دو چیزوں سے ڈر معلوم ہوتا ہے ایک دریا دوسرے
پہاڑ کے نام سے دریا تو خیر دیکھے بھی ہیں مگر پہاڑ نہیں دیکھے۔
اتنے میں منشی مہراج بلی کی آنکھ لگ گئی دو ایک اسٹیشنوں
کے بعد نازو نے کہا مبارک وہ دیکھیے پہاڑ دور سے نظر
آتے ہیں۔ کل رفقا اور ہمراہی بڑے شوق سے دیکھنے لگے
چونکہ پہاڑ دور تھے لہذا بعض بعض کو بخوبی نہیں دکھائی دیے
اور جنکو دکھائی بھی دیے انکو دھندلے نظر آئے سیاہ سیاہ
دھواں اور غبار سا نظر آیا۔ دو ایک میل اور ریل گئی
اور پہاڑ ذرا ذرا صاف دکھائی دینے لگے۔

ق۔ اے یہ کوئی گولی بھر کے ٹیلے پر ہونگے۔

ن۔ واہ گولی بھر کے ٹیلے پر تو کیا کوئی دو گولی کے فاصلے پر ہونگے۔

اختر۔ حضور خدا کی قدرت مجسم نظر آتی ہے۔

ممّن۔ خداوند یہ پہاڑ یہاں سے دور ہیں۔

اختر۔ جی نہیں۔ وہ کیا سامنے ہیں۔

نازو۔ یہ موا مہراج بلی سو ہی رہا ہے۔

نواب۔ اب تک گرمی ہے۔ اور یہ اُلّو کی دم فاختہ جامہ
لادکے آیا ہے۔

نازو۔ عقل سے تو اسکو کچھ واسطہ ہی نہیں ہے۔

قمرن۔ اے از بہر خدا اب سب کے کہنے سے ہی جھول تو اتار ڈالے

اختر۔ کیا اندھیر ہے بھئی۔ اتارے تو پہنے کیا۔ گرمی کے کپڑے
تو لایا ہی نہیں۔

نازو۔ اب یہاں سے پہاڑ بھلا کتنی دور ہونگے۔

نواب - اس معاملے مین جیسی تم کوری ہو ویسے ہی ہم بھی کورے ہین
قمرن - یا اللہ پہاڑ کیسے ہوتے ہین -
تھوڑی دیر کے بعد منشی مہراج بلی نے غل مچا کر پوچھا کیا
پہاڑ دکھائی دیتے ہین - دیکھا تو سب بڑے شوق سے دیکھنے
تھے - قاعدہ ہو کہ جب انسان پہلے پہل کسی نئی چیز کو خصوصاً
سلسلۂ کوہ کو اپنی زندگی مین اول مرتبہ دیکھتا ہو تو اسکے ذہین
عجیب قسم کے خیالات پیدا ہوتے ہین اور کوہ کی رفعت و عظمت
سے اُسکے دل پر عجیب قسم کا اثر پیدا ہوتا ہو - کبھی وہ پہاڑونکی
چوٹیون پر نظر ڈالتا ہو - کبھی سلسلہ دراز کو حیرت کی نظر سے
دیکھتا ہو - کبھی سبزہ کو دیکھکر عش عش کرتا ہو - کبھی دامن کہسار
کے لالہ زار سے اُسکی روح کو بالیدگی ہوتی ہو - پہاڑ چاہے دس
کوس کے فاصلے پر ہون وہ پہلے پہل یہی سمجھتا ہو کہ قدم بھر
پر ہین - اور اگر کوئی واقفکار آدمی اُسکو صحیح صحیح فاصلہ بتائے
تو اُسکو یقین نہین آتا کہ اسقدر بعد ہو - بعینہ یہی کیفیت اُن
لوگون کی بھی تھی -
نواب - شکر ہو کہ پہاڑ تو آنکھو سے دیکھے -
نازو - کتنے اونچے ہین قمرن اور کہان تک دور چلے گئے ہین
کچھ ٹھکانا ہو -
قمرن - اونچے نیچے چلے گئے ہین - اِنپر چڑھتے کیونکر ہین -
نازو - کہین سیڑھیان ضرور بنی ہونگی -
مہراج سیڑھیان کیسی سڑکین بنی ہین جنپر کھا کر لوگ جاتے ہین -
قمرن - اے ہے باجی ہمین تو ڈر معلوم ہوگا -
نازو - نیچے کا آدمی تو ٹھنگا معلوم ہوتا ہوگا جیسے بلی یا کتا -
قمرن - اے یہ بنے کاہیکے ہین - مٹی ہی مٹی نظر آتی دیتی ہو
پھر یہ کیون کہتے ہین کہ پہاڑ پتھر کے ہوتے ہین پتھر کا تو نام بھی نہین ہو

مہراج - تمھارے کہنے سے نام نہین ہو - یہ مٹی اوپر جم گئی ہو -
مٹی کے بھی کہین پہاڑ ہوا کرتے ہین بھلا -
نازو - کیون نواب اِنمین جنگلی جانور بھی ہوتے ہونگے -
نواب - کیا معلوم - اب تو چلتے ہی ہین -
قمرن - بارے خدا خدا کر کے اِتنا تو ہوا کہ پہاڑون کی صورت
دیکھی - اب ذری سی دیر مین اِنپر چلتے پھرتے ہونگے - پردہ ہوا تو
اِنپر بھلا کیا خاک ہو سکیگا - توبہ کرو - ادھر یہان پردہ کرنا بھی بیکار
ہو - دیکھتا کون ہو - یہان جنگل مین کون بیدصاحی جو آئیگا -
مہراج - اوہ کیسی ڈراؤنی بھیانک چیز ہو -
نواب - آپ بھی گدھے ہی رہے واللہ -
اختر - حضور خدا کی قدرت مجسم نظر آتی ہو -
نواب - اور اِنکو بھیانک معلوم ہوتے ہین -
مسخرہ - اِنکا تو بابا آدم ہی نرالا ہو -
ممن - حضور یہ پہاڑ یہان سے آٹھ آٹھ دس دس کوس پر ہین
نواب - نہین صاحب کوئی اِنتہا آدھ میل -
ممن - حضور کب سے دیکھتے ہین اور ابھی اُسی جگہ پر ہین کوئی
دو میل سے دیکھتے آتے ہین - آٹھ کوس سے کم نہین ہین -
راوی - ایک اسٹیشن پر ریل ٹھہری تو ممن نے ایک سقے سے
پوچھا کیون میان بہشتا یہ پہاڑ اب کتنی دور ہین - اُسنے کہا
یہ سامنے والا پہاڑ تو پانچ میل ہو اور وہ پہاڑ یہانسے کوئی
گیارہ بارہ کوس ہو -
نازو - اوہی! بارہ کوس! جھوٹا ہو موا -
قمرن - سنبری یہی ہو کیا - اے ابھی ڈھیلا پھینکون تو کھٹ سے
بولے جاکے - بارہ کوس!
سقہ - ہجور روگ لکھنؤ کے رئیس ہین یا بد جبھی پہاڑ نہین دیکھے

چمن۔ جیسا ہم لوگون نے گھر کے باہر تو قدم رکھا نہین۔
اب کل قافلے کی نظر پہاڑون ہی کیجانب تھی سب ٹکٹکی
باندھے پہاڑون کو غور سے دیکھ رہے تھے۔ اور عش عش
کرتے تھے کہ واہ عجیب نمود کی شے نظر آئی ہے۔ اُسوقت صبح کا
سمان تھا۔ اور مطلع صاف۔ کہرے کا نام نہین۔ اِس سبب سے
اور بھی زیادہ لطف حاصل ہوتا تھا۔ بی قمرن جھوٹرونکی رہنے
والی کو اِس عظمت بار کہسار کا دیکھنا بھلا کہان نصیب ہوتا
نواب صاحب کی بدولت اُنھون نے بھی پہاڑ دیکھے اور پھر کونسے
پہاڑ سلسلہ کوہ ہمالیہ۔ جو دنیا مین سب سے بڑا پہاڑ ہے۔ نازو کے
کبھی خواب و خیال مین بھی نہ تھا کہ نینی تال کی سیر کرینگی اور
پھر اِس دھوم دھام اور تزک و احتشام کے ساتھ۔ میان چمن
تمام عمر لکھنؤ ہی مین رہے مگر شہر کے اُٹھوین حصے سے بھی واقف
نہوے۔ سعادت گنج۔ نخاس۔ نواز گنج۔ درگاہ۔ رستم نگر
منصور نگر۔ چوپٹیان۔ چوک۔ نئی سڑک۔ حسین آباد۔ امین آباد
حضرت گنج کے سوا اور کسی محلے سے نہین واقف منشی مہراجبلی
صاحب کا تمام عمر مین یہ پہلا سفر تھا۔ آغا صاحب فیض آباد تک
ہو آئے تھے۔ باقی اللہ اللہ خیر صلاح۔ چھٹن صاحب نے سفر کا
نام ہی نہین سنا تھا۔ اللہ کی عنایت سے سب ایک ہی فش کے۔
اب ان سب کی دلی آرزو یہ تھی کہ کہین جلد پہاڑ دیکھین۔
ع۔ آتش شوق تیز تر گردد۔ کا نقشہ تھا۔ بارے خدا خدا
کرکے کاٹھ گودام کا اسٹیشن قریب آیا۔ اسٹیشن کیا قریب آیا
کہ جان مین جان آئی۔ تھوڑی ہی دیر مین ریل کی سیٹی نے
اسٹیشن والون کو اطلاع دی کہ ریل آن پہونچی اور پانچ منٹ
بھی نہین گذرنے پائے تھے کہ ریل دو پہاڑون کے درمیان
مین کھڑی ہوگئی۔

اس قافلے کے لوگ تو سمجھے تھے کہ یہ دونون پہاڑ دس دس کوس کی
راہ پر واقع ہین مگر اصل مین ایک پہاڑ وہان سے کوئی دو میل کے
فاصلے پر تھا اور دوسرا تقریباً تین میل۔ اور نینی تال خاص وہان سے
آٹھ کوس سے کم نہ تھا۔ نواب صاحب نے داروغہ کو پیشتر ہی سے روانہ
کر دیا تھا اور اُنکے ہمراہ آدمی بھی تھے۔ جب ریل ٹھہری تو داروغہ
نے قریب آنکر جھک کر سلام کیا اور عرض کیا پیر و مرشد رو ئین روئین
سے حضور کی جان و مال کے لیے دعا نکلتی ہے حق تعالیٰ
حضور کو قائم بر اِم کرے کہ حضور کی بدولت یہ جنت دیکھنے مین
آئی۔ غلام کا تو جی چاہتا ہے کہ بس یہین تمام عمر رہے۔ حضور
کھانے بھر کے لیے کچھ مقرر فرما دین بس یاد الٰہی مین مصروف
رہون اور حضور کو دعائین دون۔ خداوند تمام عمر مین اِس سے
بڑھکر دلچسپ مقام غلام نے نہین دیکھا تھا۔
لکھنؤ کی اور بات ہے اور اِسکی اور بات یہ قدرتی بہار کہین پائیے گا
ہان وہ رونق تراش خراش بازارون کی کثرت سوداگرون کی
دکانین یہ باتین یہان کہان۔ مگر ہندوستان کے کل شہر اِسپر
قربان کر دینے کے قابل ہین یہ وہ دلچسپ مقام ہے۔ لکھنؤ مین
ایسی آب و ہوا کہان پائیے بیاسبک اور ہاضم اور میٹھا پانی
وہان کہان۔ خدا اُردے تو اِس سے بہتر اور کون مقام ہے
ہمتو سرکار اسکو کلکتے اور لندن پر بھی ترجیح دیتے ہین۔

پہلی منزل

نوابصاحب کا تو منشا تھا کہ بوچے اور سکھپال ساتھ لائین مگر
لوگون نے سمجھایا کہ وہان سکھپال اور بوچون کو اُٹھائیگا کون
اور چڑھائی پر کیونکر جا سکینگے۔ لہذا صرف ہلکے ہلکے ہوادار ساتھ
لائے تھے۔ ریل پر پردہ کیا گیا۔ بی قمرن چھم چھم کرتی ہوئی درجے
سے اُترین اور گنگا جمنی ہوادار مین سوار ہوئین اِس

ہوادار پر رنگین اور ہلکے ہلکے پردے چارون طرف بڑی خوبصورتی کے ساتھ لٹکائے گئے تھے - یہ داروغہ کی اختراع بدیع تھی - گلشن لیٹ کو رنگوا کر اسمین نبٹ کو گھر و لپچکا اور ہلکی ہلکی چوبون مین مسہری کی طرح پردے لگا دیے - کئی ہوادار پردہ نشین عورتون کے لیے ساتھ تھے مہریان اور خواصین اور ساتھ کی وہ عورتین جو بلا پردے کے جا سکتی تھین ڈانڈیون پر سوار ہوئین - نواب صاحب اور کل رفقا گھوڑون اور ٹانگنون پر سوار ہوے - کوئی چار گھنٹے مین یہ سب انتظام ہوا - اِس اثنا مین اسٹیشن کے اہلکار اور پہاڑی اور مسافرون کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ لگ گئے بانکی مہریون کی چال جیسے کڑی کمان کا تیر ساتھ کی خواصونکی تراش خراش اور خادمہ عورتون کی چمک دمک اور ناز و ادا اور عشوۂ روح افزا اور لباس اور زرق البھرک پوشاک اور زیورات سب باتون کو لوگ غور سے دیکھتے تھے -

ڈانڈی پہاڑی لفظ ہے - پہلے پہل لوگ سمجھتے ہین کہ شاید یہ بھی کوئی انگریزی لفظ ہوگا مگر یہ غلط ہے - یہ نہ انگریزی ہے نہ اردو بلکہ پہاڑ مین ایک نیا لفظ گڑھا گیا ہے - ڈانڈی کو ایک قسم کا ہوادار کہنا چاہیے - یا یون کہین کہ ایک بھونڈی قسم کا ہوادار ہے - یورپین لیڈیان اسی پر ہوا کھانے نکلتی ہین اور سفر بھی اکثر اسی پر کرتی ہین - امیرون کی ڈانڈیان اچھی بنی ہوئی ہین اور خوشنما معلوم ہوتی ہین مگر جو ڈانڈیان کرائے پر چلتی ہین وہ ایسی ہی ویسی ہوتی ہین دونون طرف ڈنڈے رہتے ہین اور اُن مین رسی باندھکر اُٹھاتے ہین - عورتون اور بیمارون کے لیے اِس سے بہتر سواری پہاڑ پر دستیاب نہین ہوتی - اکثر آدمی جو بہت زیادہ موٹے ہوگئے ہین یا جنکا توند نکل آیا ہے یا کاہل ہین یا گھوڑے پر سوار نہین ہو سکتے اُنکے لیے بھی ڈانڈی کی سواری آرام کی چیز ہے - مسون اور میمون کی ڈانڈی اکثر دو کہار اُٹھاتے ہین - ان نازک بدن خاتونون کے لیے دو کہار کافی ہین - مرد جب ڈانڈی پر سوار ہوتے ہین تو اگر دبلے پتلے ہوے تو چار کہار کافی ہین اور اگر جسیم و تجسیم ہوئے تو چھ یا آٹھ - کرائے کی ڈانڈیون کے کہار بیچارے مزدور آدمی وردی کیسکے گھر سے لائین - امیرزادیون کے کہارون کی وردیان البتہ زرق البھرک اور صاف ستھری ہوتی ہین - جو لوگ ڈانڈی اُٹھاتے ہین اُنکو کہار کہنا غلطی ہے وہ اصل مین راجپوت ہوتے ہین مگر پہاڑ کے کل راجپوت افلاس کے سبب سے محنت مزدوری خدمتگاری کرتے ہین اور برتن مانجنے اور جوتا صاف کرتے ہین بھی اُنکو عار نہین ہے - کہار اِس پہاڑ کی طرف نہین ہوتے - الغرض قافلہ روانہ ہوا - تھوڑی دور تک پہاڑ کسی قدر مسطح تھا اور چلنے مین خوف نہین معلوم ہوتا تھا لہذا سب کے سب خوش و خرم مزے مزے سے جاتے اور ہنستے کھلکھلاتے تھے جدھر نظر جاتی تھی اونچے نیچے پہاڑ ہی پہاڑ دکھائی دیتے تھے - نئی چیز دیکھکر حیرت ہوتی تھی کہ یا خدا ایسی چیزین بھی تو نے خلق کی ہین اِس قافلے مین کسی کو یہ خیال نہ تھا کہ قادر مطلق اور خداوند برحق نے پہاڑ سی چیز کو دنیا مین کیون خلق کیا - پہاڑون کے کیا فائدے ہین - اور اِنسے دنیا کو کیا منفعت پہونچتی ہے - اِسکا مفصل بیان طبیعی آگے چلکر عرض کیا جائیگا -

مہراج - یہ پہاڑی لوگ تو بے زینے اور سیڑھی کے چڑھ جاتے ہونگے

رہبرو - (بہت ہنسکر) اور آپ کیا سیڑھی لگا کر چڑھیے گا - کوئی سیڑھی ساتھ ہے -

راوی - سیڑھی کے لفظ پر اردگرد جو لوگ کھڑے تھے ہنسدیے اور سمجھ گئے کہ یہ لکھنؤ کے اُن لوگون مین ہین جو خشکے کا کھیت ڈھونڈھتے ہین -

۱ - کیا آپ نے کبھی پہاڑ نہین دیکھے تھے -

۲ - زینے کی کیا کہی ہر (ہنستے ہوے) -

۳ - پہاڑ کو بھی آپ اپنے مکان کی چھت یا کوٹھا سمجھے ہوے ہین -

۴ - کل کو آسمان کا زینہ ڈھونڈھیے گا -

۵ - جناب آپکو اتنی عقل خدا نے نہین دی ہی کہ پہاڑ پر چڑھنے کے لیے زینہ کیسا -

۶ - بے اختیار ہنسی آتی ہی -

۷ - یہ لطیفہ بھی عمر بھر یاد رہیگا -

مہراج - (جھلاکر) یاد کیا رہیگا جی اور کاہے واسطے یاد رہیگا - اور عقل کا ہماری ایک ادنی سا ثبوت یہ ہی کہ جو فارسی ہم لکھنے سکتا ہی تم کوئی قلم دو زبان نہین پکڑنے سکتا کہ گفتہ اند سے

تا مرد سخن نگفتہ باشد — عیب و ہنرش نہفتہ باشد

راوی - منشی مہراج بلی صاحب ینو نسپل کمشنر گرما گئے وہ تو جہان اُنکی زبان سے (کاہے واسطے) نکلا اور سب ہم سمجھ گئے کہ غصے کے تھرمامیٹر کا پارہ ایک سو گیارہ درجے سے بہی اوپر گیا - ان لوگون نے جو انکی گفتگو سنی اور بوکھلاہٹ دیکھی تو اور بھی چھیڑنے کو جی چاہا - مگر نوابصاحب کے سبب سے مسکرا کر خاموش ہو رہے - یہ شعر منشی مہراج بلی صاحب نے خوب پڑھدیا ع - تا مرد سخن نگفتہ باشد الخ - اِس سے بڑھکر اپنے اوپر پھبتی نہین کہہ سکتے تھے - اُن ظریفون مین سے ایک بد لبیج نے آگے بڑھکر دبے دانتون پوچھا کیون حضور آپ تو فارسی کے محقق ہین - یہ مصرع کس طرح ہی ع - عیب و ہنرش نہفتہ باشد یا نہفیہ باشد - منشی مہراج نے اکڑ کر جواب دیا - یہ رباعی اسطرح ہی

تا مرد سخن نگفتہ باشد — عیب و ہنرش نہفتہ باشد
ہر بیشہ گمان مبر کہ خالیست — شاید کہ پلنگ نہفیہ باشد

اُسنے کہا درست - شعر اول مین نگفتہ اور نہفتہ ہی اور چوتھے مصرع مین خفیہ - سچ ہی پیر شو بیاموز -

نوابصاحب نے دریافت کیا کہ یہانسے اب کسقدر فاصلے پر جانا ہوگا - اُسنے کہا کوئی بارہ تیرہ میل جانا ہی یا تو یہ کیجیے کہ یہان سے بیر بھٹی تک تانگے پر جائیے - اِسمین دو گھوڑے جوتے جاتے ہین اور چار آدمی بیٹھ سکتے ہین - اگر دو ہی تین بیٹھین تو اور بھی آرام ہو - دو بیٹھ آگے ہوتے ہین اور دو پیچھے اور اوپر شپ ٹم کا سا ہوتا ہی مگر نیچا اور گھوڑے ہر چوکی پر بدلے جاتے ہین - ادھ مرے ہو جاتے ہین گھٹنون بیچارے ہانپتے ہین - اور پسینون کے تراڑے بہنے لگتے ہین - بڑی اُفتادہ چڑھائی ہی - یہان سے بیر بھٹی تک تانگا جاتا ہی اور پھر وہان سے ٹٹو پر جائیے یا ڈانڈی پر -

نواب - بھلا کوئی خطرہ تو نہین ہی -

رہرو - بالکل ڈر نہین ہی -

نواب - مطلب یہ کہ ہم لوگ پہاڑ پر چڑھنے کے تو عادی نہین ہین عادی کیا معنی پہاڑون کی صورت تک تو دیکھی نہ تھی اب خواہ مخواہ خوف معلوم ہوتا ہی کہ یکے نقصان مایہ و دیگرے شماتت ہمسایہ کی مثل نہ کہین صادق ہو - تو جو راہ سب سے سہل و آسان ہو وہ بتائیے کہ نہ سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے -

مہراج - یہ فرمائیے کہ یہان سے نینی تال تک کوئی مقام ایسا بھی ملتا ہی جہان ٹھہر سکین -

رہرو - یہان سے ایک ہوٹل ہی رانی باغ مین اور وہان سے

بیر بھٹی مین اور وہان سے کوس بھر نینی تال ہی۔

مہراج - بس بس یہی ٹھیک ہی چلو چلکے رانی باغ کے ہوٹل مین ٹھہرین

نواب - اور وہان سے کل بیر بھٹی -

آغا - اور پرسون نینی تال -

رہرو - اسمین تو بڑی دیر ہوگی -

مہراج - عجلت ہمین ایسی کیا ہی -

نواب - بس یہی ٹھیک ہی -

منشی مہراجبلی کی جان مین جان آئی کہ منزل منزل جائینگے - دیکھتے بھالتے قدم اٹھائینگے خطرہ بھی کم ہوجائیگا اور سیر بھی کرینگے نواب بھی ناتجربہ کار آدمی تھے اور بیفکرے تو تھے ہی راضی ہوگئے یہان سے سواری چلی - تو سب کے سب پہاڑون کو اتنک نظر حیرت سے دیکھتے تھے اور ہر دم انکو پہاڑ نئے ہی نظر آتے تھے - گو ناتجربہ کاری کے سبب سے کسیقدر ڈرتے ضرور تھے مگر قدرتی بہار نے اسقدر مسرت بخشی تھی کہ خطرہ اور ڈر منزلون دور تھا - اور اتنی چیزین طبیعت کی بہلانیوالی نظر آتی تھین کہ اور کسی بات کے سوچنے کا موقع ہی نہین ملتا تھا کاٹھگودام سے رانی باغ تک پہاڑ اسقدر دشوار گذار نہین ہی کہ ناتجربہ کار آدمی زیادہ خائف ہوسکے - ہان وہان سے بیر بھٹی تک البتہ خوف معلوم ہوتا ہی اور بیر بھٹی سے نینی تال تک تو معاذ اللہ بڑی سخت چڑھائی ہی کہ کلیجہ منہ کو آتا ہی - نواب صاحب نے آغا محمد اطہر سے کہا یار عجب لطف کا مقام ہی - جی خوش ہوگیا -

نواب - ناحق لوگون نے ڈرا دیا تھا - واہیات -

قمرن - ہمکو تو ذری رتی برابر بھی ڈر نہین معلوم ہوتا -

نازو - اوئی کیا بسن اور کیسا معلوم ہوتا ہی -

ق - ہمین تو عمر بھر کوئی یہان رہنے دے تو ہم رہا کرین -

نواب - اہاہا - بڑی خوش قسمتی تھی ہماری واللہ -

ق - ان موؤن نے ایسا ڈرا دیا تھا کہ اوئی مین کہتی تھی کہ یا اللہ یہ ہونا کیا ہی -

نازو - چلو وہ تو جو ہوا سو ہوا -

نواب - نینی تال بھی دیکھ لیا خیر -

مہراج - ابھی کہان دیکھا یار عزیز -

راوی - اسقدر عرض کرنا بھول گئے تھے کہ منشی مہراجبلی صاحب بھی ڈانڈی ہی پر سوار ہوے تھے - نواب صاحب نے اپنا ایک سمند گھوڑا انکو دیا - پہلے تو بڑی دیر تک انھون نے قطعی انکار کیا کہ ہم نہ سوار ہونگے - آخر کار جی کڑا کرکے سوار ہونے چلے - ایک رکاب پر کانپتے ہوے پانون رکھا تو دوسری ٹانگ گھوڑے کے پٹھون پر - گھوڑا سمجھا کہ کوئی بلا آگئی - فوراً بھاگا اب منشی مہراج بلی صاحب ٹنگے ہوے چلے جاتے ہین لوگ دوڑ پڑے گھوڑے کو روک لیا یہ گر پڑا کر اترے تو بہت ہی خفا ہوے -

ممن - آپ تو کہتے تھے ہم بڑے شہسوار ہین -

چھمٹن - اسطرح ٹنگے ہوے چلے جاتے تھے جیسے چیل بنڈھک کو لٹکائے لیے جائے -

نواب - بہت بچے اسوقت لاحول ولاقوۃ -

مسخرہ - گھوڑا بھی سوچا کہ یہ کون بلا نازل ہوگئی -

نواب - لے آؤ اب ہم سوار کرا دین -

چھمٹن - ارے یار اب انکو ڈانڈی پر سوار کراؤ -

آغا - ہان ہان جی - پردیس کا واسطہ ہی -

نازو - رسالدار صاحب سلام - بڑی رسالداری کے لیتے تھے -

قمرن - مجھے بڑی ہنسی آتی ہی - کیسے ٹنگے ہوے چلے جاتے تھے -

نواب - ہنسی تو نہین ہمارا تو خون خشک ہو گیا تھا - جب
منشی مہراج بلی صاحب گھوڑے پر ٹنگ گئے تھے تو ان سب باتین
یہ باتین ہوتی تھین - خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا - اب سنیئے کہ پہاڑ
جون جون زیادہ بلند ہوتے جاتے تھے منشی مہراج بلی صاحب کا
خوف بھی زیادہ ہوتا جاتا تھا - آخر الامر نوبت باینجا رسید کہ اتفاق
سے ایک مقام پر انکی ڈانڈی کے ایک راجپوت نے ٹھوکر کھائی
بس ستم ہو گیا - قیامت کا سامنا تھا - غل مچانا شروع کیا -
روک لو روک لو - بس اتار دو - اتار دو ہمکو کاہے واسطے تم
دق کرنے مانگتا ہی ول ہمارے کو اپنا جان بھاری نہین ہے -
جان ہے تو جہان ہے -

رزق ہر چند بیگمان برسد شرط عقل ست جستن از درہا
گرچہ کس بے اجل نخواہد مرد تو مرو در دہان اژدرہا

جان بوجھ کے جان دینا چہ معنی دارد -
نواب - تو اب تو یہان تک آگئے - اب کیا ہوگا -
آغا - چلے چلو - ڈانڈی سے اترے کیون چلے چلو بھی -
ممن - سب سے مزے مین تو آپ ہی ہین -
مسخرہ - زن بروتی یعنی ڈاڑھی مونچھ کی عورت -
نواب - سوار ہو جیے - ورنہ کھینچیے اب -
مہراج - بندہ تو اب نجائیگا جناب -
آغا - کچھ خبط ہو گیا ہے - واہی ہوے ہو گیا -
مہراج - ہمین جان عزیز ہے - گھر سے فالتو نہین ہین -
آغا - اور گھر سے فالتو کون ہے اتنے آدمیون مین -
مہراج - تو بندہ تو نہ جائیگا - آپ لوگ جائین -
نواب - ارے میان کچھ سڑی ہو گئے ہو کیا -
نارو - ڈرپوک نرد ہے - ہم عورت ذات ہین ہمکو خوف
نہین معلوم ہوتا یہ بڑے مرد وے بنتے ہین -
آغا - اے ہے کٹنے سے منہ - اے لعنت خدا -
مہراج - آپ کی بلا سے جان ہے تو جہان ہے -
چھٹن - تو کہا ئے آپ کو کون جاتا ہے -
نواب - کیا جانیے شیر لگتا ہے - بھیڑیا اٹھائے لیے جاتا ہے -
گلبگھے کا جنگل ہے - آخر خوف کا ہیکا ہے -
مہراج - مین تو ڈر گیا - ایک ٹھوکر مین ہڈی پسلی چور ہے -
آغا - تو جان کا خیال بس تم ہی کو ہے شاید -
چھٹن - ارے یار منزل کھوٹی ہوتی ہے بھائی -
نواب - یار تم بچون کی سی باتین کرتے ہو -
ممن - اے حضور ڈر یہان کا ہیکا ہے -
آغا - لے اب سوار ہو جیے بس -
مہراج - بندہ نہ جائیگا - بس آپ جائین -
نواب - یہ تو بڑی مصیبت پڑ گئی یار و -
آغا - اب انکے ساتھ سختی سے پیش آئیے -
مہراج - اوہ ! آسمان پر چڑھتا ہے -
نواب - جی بلکہ اور آسمان کے بھی پار -
مہراج - بھائی صاحب ع - مرو آخر مین مبارک بندہ ایست
نواب - اسکو آخر بینی نہین اسکو خبط کہتے ہین -
آغا - نواب اب انکو چھکا بنانا پڑا -
اتنے مین منشی مہراج بلی صاحب بھاگے اور نواب اور ممن اور آغا نے
گھوڑے انکے پیچھے ڈالے اور قہران اور نارو نے زور سے قہقہہ لگایا -
ممن - لینا - لینا چور ہے - او ہوڑی اشتر کا چور ہے -
آغا - پکڑ لینا - شتری اشتر کا چور ہے - جانے نہ پائے -
نواب - آخر بھاگ کے جاؤ گے کہان تم -

قمرن - (ہوادار پر ہوا کر) ای یہ کیا اپنا فضیحتا اُڑواتے ہو۔
مہراج - (گھوڑے ہوکر ہانپتے ہوئے) ہم نہ جانیگے -
راوی - نواب صاحب نے ممن اور آغا صاحب کو اشارہ کیا یہ دونون گھوڑے سے اُترے - مہراج بلی کو پکڑا تو اُنھون نے غل مچانا شروع کیا اِن دونون نے مہراج بلی کو پکڑ کر ڈانڈی مین سوار کیا اور رسون سے باندھ دیا -
مہراج - (بچون کی طرح روتے ہوئے) ہاے مین مرا - اِس دس بیس مین میری جان مفت مین گئی -
نواب - چلے چلو بس چپ چاپ - کان دبائے ہوے -
مہراج - ہاے میری اماں - ارے مین کیا کرون -
آغا - (ہنسکر) ارے یار یہ بالکل گو کھاہی ہو -
چھٹن - اِسقدر رلوندا پن مہراج مین ہو !!!
آغا - لاحول ولاقوة ! واللہ کچھ رنج ہوتا ہو اور کچھ ہنسی آتی ہو -
مہراج - ہے پرمیشر - اِن سب سے خدا سمجھے -
آغا - بس چپ چاپ چلے چلو -
مہراج - میرا دم نکل جائیگا اب -
آغا - مرو - کل مرتے ہو تو آج ہی مرجاؤ -
مہراج - یا خدا تو صانع مطلق ہو - قادر برحق ہو اور رسول خدا

شفیع مطاع نبی کریم
قسیم جسیم نسیم وسیم

بلغ العلےٰ بکمالہ
کشف الدجےٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ وآلہ

چہ غم دیوار امت راکہ دارد چون تو پشتیبان
چہ باک از موج بحر آنرا کہ باشد نوح کشتیبان

کریم ہین دلطف خداوند گار
گنہ بندہ کردست او شرمسار

قمرن - (ہنسکر) ارے - یہ اِسکو ہو کیا گیا ہو -
نازو - سزا اِس موذی کاٹنے کی -
نواب - اِنسے کوئی بولو نہین -
مہراج - ہان ہمسے نہ بولو کوئی (رو روکر) ہمسے کوئی کیون بولو ہم کسی سے بولتے نہین تو کوئی ہمکو کیون چھیڑے -
نواب - رودے بنیا گڑ دیگا - ہنسکے بنیا چھین لیگا -
آغا - واللہ بڑی ہنسی آتی ہو -
نواب - ہنسی آتی ہو یا رونا آتا ہو -
چھٹن - رونا نہین ہمکو تو ہنسی آتی ہو -
مہراج - خدا اسے تبارک وتعالےٰ - اعملوا آل داؤد شکرا وقلیل من عبادی الشکور -

ورنہ سزاوار خداوندیش کس نتواند کہ بجا آورد

اِسپر بڑا قہقہہ پڑا اور مہراج بلی اور بھی جھلائے مگر قہر درویش بر جان درویش جھلا جھلا کے رہجاتے تھے آخر کار جب بہاڑ اور بھی زیادہ بلند ملا تو اُنھون نے آنکھیں بند کرلین اور ایک سرے سے سب کو کوسنا شروع کیا - یا خدا ممن کمبخت کی ٹانگ ٹوٹ جائے یا خدا مسخرا پاجی کسی کھڈ مین گر پڑے - اِسکی ہڈی پسلی چکنا چور ہوجاے - یا خدا چھٹن پر پہاڑ کی کوئی بڑی سی سل گر پڑے اور وہ دب کے رہجاے - یا خدا آغا محمد اطہر کا گھوڑا اِسکو پھینکدے اور وہ گرتے ہی مرجاے - یا خدا نواب کا ہاتھ ٹوٹے - پہلے تو سب کے سب ہنستے اور اِنکے کوسنے پر قہقہے لگاتے تھے مگر جب نواب کو اُنھون نے کوسا تو قمرن بگڑ گئین کہا ہاتھ ٹوٹین تیرے - تیرے کنبے والون کے - تیرے ہوتون سوتون کے تیرے عزیزون کے ہاتھ ٹوٹین اُنکے جو نواب کی طرف دیکھ نہ سکین - اور سنو موئے کی باتین - تو دور ہو موذی کاٹے

بزدلے۔ تجھ سے تو ہم عورتین ہی اچھے۔ تجھے مرد وا کون کہتا ہو۔ انا ہی
کیا ضرور تھا جو آپ آتا ہو اپنی جان کو۔ تجھی کو جان پیاری ہو۔ ہمکو
کسی کو جان نہین پیاری ہو۔ تو تو اپنی عمر تیر چکا ہو۔ ساٹھ باسٹھ برس
کا سن ہونے کو آیا۔ اور جان کو اسقدر عزیز رکھتا ہو۔ نازو نے
بھی آڑے ہاتھون لیا۔ ہاتھ ٹوٹین تیرے اور تیرے
ہوتون سوتون کے۔ نواب اِس موذی کاٹے گنوار کو پہاڑ سے گرا دو۔
ایسے منحوس آدمی کا ساتھ رکھنا کیا۔

نازو کا اسقدر کہنا تھا کہ منشی مہراج علی صاحب خوشامد کرنے لگے
جناب من اگر خطا ہوئی ہو تو امیدوار معافی۔ یا سزا دیدو اور اسکے بدلے
سزا اور کیا ہوگی کہ مجھے یہان سے رخصت کردو مین سیدھا گھر جاؤن۔

نواب۔ ایسی تیسی آپکی۔ بس بند سے چلے چلیے۔

نازو۔ ای تمکو کیا بیٹھا ہو نواب۔ جانے دو۔

قمرن۔ ای ہو ایسے چرچرے کا ساتھ رکھنا کیا۔

نواب۔ واہ انھین کے دم سے تو رونق ہو۔

مسخرہ۔ یہ نہوتے تو بچون کی طرح روتا کون۔

قمرن۔ اور نحوست کا گھر۔ اسکو رخصت ہی کردو۔

نواب۔ انکو بس بند سے چلنے دو۔ چلو چل چپ چاپ۔

آغا۔ اری یار کھلوا دو۔ مگر گھوڑے ساتھ ساتھ رکھو جسمین انکی نہ بھاگ سکے۔

چھٹن۔ کھٹی رسی کھلوا دو۔ کوئی دیکھتا ہوگا تو کیا کہتا ہوگا۔

آغا۔ روک لو۔ روک لے رہے۔ رکھو نے ڈانڈی پہ [illegible]

راوی۔ راجپوتون نے رسّی کھولدی۔

مہراج۔ یا خدا ان سب کو غارت کر۔ ان مردودون نے میری آج
بڑی درگت کی۔ خدا کرے ان سب کی ٹانگین ٹوٹین اور یہ
لنگڑاتے ہوے چلین۔ آمین۔ پھر سب انکی اس بدحواسی
سراسیمگی اور وحشت اور بزدلی پہ قہقہہ لگاتے تھے اور یہ جھلاتے تھے

نواب صاحب نے ممن سے آہستہ سے کہا کہ انکی ڈانڈی کے کسی کہار کو
سکھا دو کہ کاندھا بدلتے وقت ذرا ڈانڈی کو ہلا دین۔ دو تین منٹ کے
بعد کاندھا بدلنے کے وقت دو آدمیون نے ڈانڈی کو ذرا ہلا کر چھوڑ دیا
تو منشی مہراج علی صاحب ڈانڈی ہی پر منھ کے بھل گرے اور کسی قدر
چوٹ بھی آئی۔ پہلے تو ان لوگون کو خوب گالیان دین اسکے بعد
اپنی ٹوپی اتار دو ہتڑ لگانا شروع کیا۔ مسخرے نے کہا استاد اسکی
سند نہین ہو۔ ہم لگائین تو قدر عافیت معلوم ہو۔ ممن نے پہاڑ
کی طرف دیکھکر کہا سرکار مین سمجھتا تھا کہ پہاڑ سیدھا چلا گیا ہوگا
مگر یہ بات نہین ہو۔ اور اگر یہ سڑکین نہ بنی ہوتین تو بڑی مصیبت
سے چلنا پڑتا بلکہ شاید ہم لوگون سے تو چلا بھی نہ جاتا۔ اختر نے
جواب دیا بھائی جان بس یہ سمجھ لو کہ جسطرح چیل چکر کھاتی ہوئی
چڑھتی ہو اسی طرح پہاڑ کی چڑھائی کا بھی حال ہو۔ ممکن نہین
کہ چیل سیدھی ہوا مین جاسکے۔ کیا مجال۔ چکر کھاتی ہوئی
جاتی ہو۔ اسی طرح چکر کھاتی ہوئی سڑک بھی بنائی ہو ورنہ ممکن
نہ تھا کہ انسان دامن کوہ سے سیدھا باندھکر سیدھا قلہ کوہ تک
بہموار راستہ جاسکتا۔ یہ تو خاص پہاڑی تک نہین کرسکتے نہ کہ

بادشاہ۔ لاحول ولا قوۃ۔

قمرن۔ اب کتنی دور ہو۔ چلتے چلتے اندھی رنگ آگیا۔

نازو۔ اب کہین چلکے دم تو لو نواب۔

نواب۔ بس اب آن پہونچے۔

آغا۔ وہ کیا سامنے رانی باغ کا ہوٹل ہو۔

ممن۔ کیون صاحب وہان ہر شی تیار ملیگی۔

نواب۔ دنیا بھر کی چیزین۔ ہوٹل ہو کہ نہین۔

ممن۔ یہان فرنگی کے انڈے آئے کہان سے ہونگے۔

مسخرہ۔ کیا بات پیدا کی ہو حضور نے۔

نواب - (ہنسکر) جی ہان نایاب بات نکالی -
مسخرہ - اِس ویرانے مین اور مرغی کے انڈے -
ممن - تم تو -
مہراج - بانس بریلی سے منگواتے ہونگے -
آغا - جی نہین اور بلکہ شاہجہان پور سے -
چھٹن - ہمتو جانتے ہین کلکتے سے منگواتے ہونگے -
ممن - اجی ہمکو تو کھانے سے مطلب ہی - چار اور مکھن روٹی تو سویرے سویرے اڑا ہی چکے ہین - اب کیا ہی -

جب داخل منزل مقصود ہوے تو دیکھا کہ ہوٹل مین پنکھے لٹکے ہوے ہین اور خس کی ٹٹیان برآمدے مین لگی ہوئی ہین اور ایک جانب کو ایک پالکی گاڑی رکھی ہی -

نواب - این ! خس کی ٹٹی اور پنکھا -
چھٹن - منشی مہراج بلی سے کہیے جو جھول لادکے آئے ہین -
نواب - کیون بچہ اب اپنی حماقت کے معترف ہوے یا نہین - تم لکھنؤ ہی سے سردی کے کپڑے اور گدھے کی جھول لادے آئے تھے -
مہراج - بھائی صاحب واللہ جو کسی کی بات کبھی مانون اور دیکھ لینا نینی تال مین اسقدر گرمی ہوگی یہ لوگون نے خواہ مخواہ کی گپ اڑا دی تھی کہ نینی تال سرد مقام ہی اور لوگ لحاف اوڑھے ہین اور کشمیر کا لطف آتا ہی یہ سب ڈھکوسلا ہی غضب خدا کا اسقدر اوڑھے پہاڑ پر تو آگئے اب سردی کیا خاک دھول ہوگی بھئی آغا یار تم اپنے کپڑے ہمکو دیدو - بس ڈھیلا پاجامہ اور کرتا - خدا گواہ ہی مین تو مارے گرمی اور پسینون کے مرتا - کہین کا بھی نہ رہا - اُف - گرمی ہی کہ موت کا سامنا ہی رونگٹے رونگٹے سے چنگاریان نکلتی ہین اور سر سے پانون تک پھنکا جاتا ہون مجھے بدبخت کو یہ کیا معلوم تھا کہ پہاڑ پر بھی آگ برستی ہی مگر آپ کے چھوٹے مصاحبون خدا انسمجھے جنھون نے ہم سب کو جھانسا دیدیا -

یہ کہکر منشی مہراج بلی ایک کمرے مین گئے اور دروازے بھیڑکر کپڑے اتارے اور لنگی پہنکر بیٹھے اور پنکھا ہونے لگا - نازو اور قمرن اور آغا صاحب اور نواب چھٹن صاحب اور محمد عسکری بھی بنچ اور کرسیون پر بیٹھے -

مہراج - بھئی ہم تو اب کل لکھنؤ چل دینگے -
نواب - اب رنگ لائی گلہری -
آغا - کیا پہاڑ پسند نہین آیا -
مہراج - موت کا سامنا ہی مارے گرمی کے -
نواب - ابے تو مردود اسقدر گرم کپڑے کیون پہنے -
آغا - تصور اپنا اور گالیان دین پہاڑ کو -
مہراج - دل لگی اسوقت نہ کیجیے -
نازو - اے نواب تو پنکھا ہو رہا ہی -
مہراج - تو پھر یہ کیون کہتے تھے کہ سردی ہوتی ہی -
چھٹن - بھئی سُن تو چکے کہ سردی بیر بھٹی سے شروع ہوتی ہی اب جون جون بڑھتے جاؤگے سردی شروع ہوتی جایگی -
قمرن - کیا بھلا معلوم ہوتا ہی -
نازو - واہ کیا کہنا -
مہراج - خدا کی مار - اب تو ہمنے ٹھان لی کہ کبھی بھولے سے بھی پہاڑ پر نہ آینگے -
نازو - اے تو موڈی کاٹے گدھے تجھسے یہ کِنّے کہا تھا کہ دو دو تی لادکے آ - آخر اسلیے اور ساتھ تیرے کسو نے بھی گرم گرم کپڑے پہنے تھے کہ تو ہی پہن کے آیا اور وہان جو ہم سب نے منع کیا تو کسی کا کہنا نہ مانا -

جگنو - (برآمدے سے) خداوند غلام نے اسی لیے شربتی کے انگرکھے ساتھ رکھے ہین کہ نہ سردی ہوگی نہ پہنینگے - مگر منشی مہراج علی صاحب بہادر تو سنتے ہی نہین - جسنے جو کہدیا منظور اب اسوقت گرمی کے سبب سے پریشان ہوگئے ہین شام کو جب ادھر اودھر سیر کو چلینگے تب پھر کیفیت دیکھیے گا - کیا مجال کہ ذرا بھی جی گھبرا سکے یہ مقام دل بہلانے کا ہے یا جی گھبرانے کا -

چار کمرے نوابصاحب نے وہان لیے اور چار رونین خس کی ٹٹیان لگائی گئین اور پنکھا چلنے لگا - ایک کمرا خاص نواب نامدار اور انکی معشوقہ لالہ رخسار کے لیے اور ایک منشی مہراج علی صاحب اور بی نازو جان کے لیے اور دو کمرون مین مجرد لوگ تھے - کھانے کا اہتمام ہوٹل ہی مین کیا گیا اور دو گھنٹے مین شوربا ورمرغ کے کٹلٹ اور اسٹو اور فرینچ بال اور فول کری اور آملٹ اور پڈنگ تیار ہوکر میز پر چنا گیا اور سب نے ملکر کھایا - منشی مہراج علی نے دودھ اور فواکہ اور چاء پر قناعت کی اور ان سب کی چوری چھپے چار پانچ پگ برانڈی کے اڑائے - ایک تو یون ہی گرمی تھی دوسرے زربفت کی چپکن اور دوشالے کی گرمی - تیسرے برانڈی نے اور بھی پھونک دیا - لنگی باندھکر لیٹے تو گرمی کی شدت کے سبب سے کئی بار پانی پیا - آخر کار خس کی ٹٹی اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اور برف کے پانی سے اسقدر تسکین ہوئی کہ آنکھ لگ گئی -

نواب صاحب اور انکی معشوقہ گلبدن کو بہت عرصے کے بعد ایک کمرے مین تخلیے مین صحبت نصیب ہوئی تھی - باہم گھل گھل کے یون باتین ہونے لگین -

قمرن - نواب دیکھو اپنے سب عزیزونکو چھوڑ کے تمسے ملے ہین ہم - اسکا خیال رہے -

نواب - تو خدانخواستہ تکلیف کیا اٹھائی -

قمرن - اوئی - تکلیف دشمنون کو ہو - ہمارے تمھارے ساتھ اور تکلیف -

نواب - ہم تو تمکو جان سے زیادہ عزیز رکھتے ہین -

قمرن - پھر دل کو دل سے راہ ہے -

نواب - ہمنے تمھارے لیے سب کو چھوڑ دیا -

قمرن - ای کیا ہم نادان ہین کوئی - اتنا بھی نہین جانتے - ہمارے ہی سبب سے کیسی کیسی بدنامی ہوئی تمھاری - پھر ہم لونڈی کی طرح حاضر بھی تو ہین -

نواب - (بوسہ لیکر) ہماری جان تک تم پر صدقے - لونڈی کیسی - تمکو تو ہمنے دل مین جگہ دی ہے اب ہم اور تم تمام عمر علیحدہ نہین ہوسکتے -

قمرن - (روتی صورت بناکر) یہ تمنے جدائی کا نام کیون لیا - ہمکو تو یہ سننا ہی ناگوارا ہے - اب ہم مرکے اس گھر سے نکلینگے بس -

نواب - (گلے لگاکر) اچھا اب ان ذکرو جانے دو - بری بری باتو نکا خیال دلکو پریشان کردیتا ہے اب اچھی اچھی باتو نکا دھیان کرو -

قمرن - ایک بات کہین جو مانو -

نواب - سر آنکھون سے - ایسی بات ہے بھلا -

قمرن - ابھی تو گرمی ہے - دو گھڑی دن رہے ہم تم باجی سب کو سیر کرانے لے چلو - ذری ادھر ادھر رسان رسان چہل قدمی کر آئین - یہان موے پردے کی کون ضرورت ہے -

نواب - اچھا اور سب سے بھی صلاح لے لین -

قمرن - یہان ہے کون جس سے پردہ کرین - ان موے بنگلیون سے پردہ کرنا بیکار ہے -

نواب - اچھا مہراج علی اور محمد اطہر وغیرہ سے دریافت کرلین تو شام ہوتے ہوتے پہاڑ کی سیر کو لے چلین -

قمرن ۔ اب اِتّی دور آئے ہین تو کچھ تو سیر کرین ۔ پردہ تو پھر شہر مین ہوتا ہی رہیگا ۔

نواب ۔ سچ کہنا کیا مقام ہی ۔

قمرن ۔ کیا کہین نواب ہمسے بڑی چوک ہوگئی اپنی گُیّان کو نہ لیتے آئے ۔ وہ سب بھی ہماری تمھاری بدولت دیکھ لیتین

نواب ۔ اب تو آنا جانا لگا ہی رہیگا ۔ ابکی اور بھی سامان سے آئینگے ۔ اب تو آہی گئے ۔ پہاڑ کا حال یک دفعہ معلوم ہو جائے تو پھر برابر آنے لگین اور سب کو ساتھ لائین ۔ وہ بات ہی کیا ہی ۔ مگر لوگون نے کیا کیا ڈرا دیا تھا ۔ کیا کیا گپین لوگ اُڑاتے ہین ۔

دو گھڑی دن رہے نواب صاحب اور منشی مہراج بلی اور نازو اور قمرن اور آغا محمد اطہر اور میان جملو اور چھڈا الگنجو اور اختر اور ایک سپاہی اور دو مہریان یہ قافلہ پیادہ پا سیر کے لیے نکلا قمرن سادی پوشاک زیب بدن کیے ہوے چھم چھم کرتی جاتی تھی اور نازو نے اِسوقت صندلی رنگ کی ساری مہراج بلی کی فرمایش سے پہنی تھی ۔

قمرن ۔ نواب یہان کی بازار تو ہمکو دکھا دو ۔

نواب ۔ بہت خوب ۔ صدر بازار دیکھو گی !

نازو ۔ ای یہان کا چوک کہان ہی ۔

آغا ۔ معقول ! چوک کی ایک ہی کہی ۔

مہراج ۔ یہان پہاڑ پر چوک کہان ڈھونڈھتی ہو تم لوگ یہان تو بس چوطرفہ پہاڑ اور کوہ دامن اور دشت و لالہ زار ہی اور شب کو یہ مقام دد و دام کا مسکن ہی ۔

نواب ۔ بھئی کیا خوش بیان آدمی ہو واللہ ۔

آغا ۔ فارسی کے محقق ہین نا ۔ آدمی طبیعت دار ہی ۔

نواب ۔ ارے یار ہم لوگون کو فارسی ہی پڑھایا کرو ۔ آخر کچھ تو کام آئے ۔

مہراج ۔ بھائی صاحب آپ لوگون مین مادہ اور قابلیت ہی نہین ہی ۔ آپ کا تو یہ قول ہی کہ

پڑھوگے لکھوگے تو ہوگے نواب	جو کھیلوگے کودوگے ہوگے خراب

اختر ۔ سبحان اللہ ۔ کیا بمحل شعر پڑھا ہی اور کیون صاحب یہ لفظ نواب ہی یا واو مفرد ہی لوگ نواب کہتے ہین اسکی کیا تحقیق ہی

مسخرہ ۔ آپکو تحقیق اور تدقیق سے سروکار منشی مہراج بلی بتا تو کہہ ہی چکے ع ترسیت نا اہل را چون گردگان بر گنبد ست ۔

مہراج ۔ ہی تو ایسا ہی ۔ میرے جی کی بات کہی جو کہین دیکھنے کوئی مجھسے فارسی بولے تو زباندان ہو جائے ۔

منم کہ دیدہ بدیدار دوست کردم باز	چہ شکر گویمت ای کارساز بندہ نواز

نازو ۔ یہ پہاڑ سیدھا اونچا نہین ہوتا ۔

آغا ۔ نہین بس اسی طرح نینی تال تک چڑھائی ملتی جائیگی ۔ اگر الف وار بالکل سیدھا ہو تو چڑھنا محال ہو جائے ۔

نواب ۔ ہم خدا جانے پہاڑون کی نسبت دل مین کیا کیا سوچتے تھے گدّے لگاتے تھے بس ۔

مسخرہ ۔ مگر خالی خولی گدّے بازی سے مطلب نہین نکلتا ۔ یہان آگئے تو کچھ اور ہی بات پائی ۔

قمرن ۔ یہ موے پہاڑ ہی ہمین عجب طرح سے دیکھتے ہین جیسے کھا جائینگے ۔

سپاہی ۔ حضور یہ بڑے سیدھے لوگ ہین ۔

مہری ۔ معلوم تو ایسے ہی ہوتے ہین ۔ یہ تو کچھ ایسے

سرخ و سفید نہین ہین۔
آغا۔ دن بھر تو دھوپ مین مارے مارے پھرتے ہین
محنت مزدوری کرتے ہین۔ دھوپ کے سبب سے کالے
اور سانولے ہوجاتے ہین۔
قمرن۔ اور وہ موئی پہاڑنین ہی کون بڑی گوری ہوتی ہین
جنپر تم شرط بدتے تھے نواب۔
نواب۔ تمھاری صورت سے اُنکی صورت اچھی ہوتی ہو کہنے
سے تو بُرا مانوگی۔
قمرن۔ دو جوتیان گوری ہوتی ہین۔
نازو۔ چلو وہ پریان ہوتی ہین پھر کوئی کیا کرے۔
مہراج۔ جان سن جھیڑنے کے لیے کہتے ہین۔
نواب۔ اچھا اِس عورت کو دیکھو جو سامنے آرہی ہو۔
یہ کیا کالی ہو۔
آغا۔ یہ بھی سرخ و سفید ہو اور وہ جسپر تم شرط بدتے تھے
وہ بھی بہت اچھی تھی۔
قمرن۔ اچھی تھی تو تم دو ایک کو گھر ڈال لونا اور نہین تو چلے
وہان سے باتین بنانے۔ گھر ڈال لو اگر ایسے ہی ریجھے ہو
تو نکاح پڑھوا لو۔
نواب۔ ہم لوگ تو خدا الگتی کہینگے۔
قمرن۔ اب تم نگوڑی پہاڑن کو ایک آدھ کو میرے ہاتھ سے
چھوڑ دوگے۔
نازو۔ اِنکو کون پیٹ سکیگا موئی دیونیون کو۔
قمرن۔ کیسی گولا ڈنگ ہوتی ہین۔
نازو۔ یہ تو اس قابل ہین کہ امیرون کے محل مین قلماقنیون
اور حبشنون کی جگہ اِنسے پہرہ دلائے۔

قمرن۔ ہان ہان باجی خوب کہی۔
جبتک ہموار زمین ملی تب تک تو یہ سب مزے مزے سے چلا کیے
جب ذرا چڑھائی آئی تو چار پانچ قدم چلنا بھی دوبھر ہوگیا۔ اول تو ہموار
زمین کے چلنے والے جب پہلے پہل پہاڑ کی چڑھائی پر چڑھتے ہین تو بڑی
دقت پڑتی ہو۔ چلنا ہی نہین آتا پانون لڑکھڑانے لگتے ہین۔ اور
بہت جلد انسان ہانپ جاتا ہو۔ تھوڑی ہی دور چلنے مین پسینے
آجاتے ہین اور بُری حالت ہوجاتی ہو۔ قدم تو آشنا ہوتے
نہین پہاڑ پر سے اجنبی آدمی پھسلا پڑتا ہو یہ معلوم ہوتا ہو کہ اب
گرے اور اب گرے۔ یہی اِن سب کی بھی کیفیت تھی جب یہ
حال دیکھا تو اُترنے لگے۔ اِسمین بھی اِنکو دقت واقع ہوئی مگر
اُتار مین چڑھائی سے ذرا کم۔ جب ہموار زمین ملی تو ذرا اسستائے
گویا تھی کڑی منزل طے کرکے آئے تھے۔ آفتاب غروب ہوچکا
تھا مگر میدان کے سبب سے اندھیرا بہت نہین ہوا تھا گو
ہوٹل کی عمارت دور سے کسیقدر نظر آتی تھی مگر منشی مہراج بلی
صاحب کے ہوش اُڑے ہوے تھے کہ ایسا نہو بھیڑیے سے
مُدبھیڑ ہو۔ بھیڑیے سے اُنکی روح فنا ہوتی تھی شیر سے یہ اتنا
نہین ڈرتے تھے جتنا بھیڑیے سے ڈرتے تھے۔ بدحواس ہوکر کہا
بھئی اب قدم بڑھائے چلو جنگل کا واسطہ ہو گھر نہین ہو۔
نواب۔ تم تو ایسے ڈرے جاتے ہو جیسے شیر کا جنگل ہو۔
لاحول ولاقوۃ۔
نازو۔ ای موا بزدلا بودا ہو۔
مہراج۔ جی ہان موا بزدلا ہو۔ موت کے منھ مین موا
نہین گھس جاتا۔
نازو۔ تواتے ہین ایک تمھین کو جان بھاری ہو بس۔
مہراج۔ کچھ سنت کی بھی خبر ہو جانی یہان جانور لگتے ہین۔

ابھی کوئی نکل آئے تو قدر عافیت معلوم ہووے - یہ
ساری بہادری نکل جاوے -
نازو - (کانپ کر) اوئی کیا جانور بھی ہین یہان -
قمرن - بدن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے -
نازو - پھر یہان آنے وخت آئی ہی کیا کرنے -
آغا - یہ تو ہی سودائی - جانور کیسے -
نازو - اے تو جنگل تو ہی ہی - سچ کہتے ہین یہان اِتنے وخت
آنے سے فائدہ ؟
قمرن - نواب ہمارے ساتھ ساتھ چلو -
مہری - پردیس کا واسطہ اور پھر جنگل اور موا پہاڑ -
چلے ہین سیر کو - مگر کون کہے -
نواب - یہ مہراج بلیا خود بھی ڈرتا ہی اور اونکو بھی ڈراتا ہی ملعون
مہراج - تم تو ہوا جد اور جان کو ہتھیلی پر لیے ہوے
بندہ گھر بار سے فاتو نہین ہی - صریحاً جانتے ہو کہ یہ دشت
پرخار ہی جانورون کے رہنے کا مسکن - اگر ابھی کوئی جنگلی
کتا آجاے تو غضب ہی ہو جائے -
مسخرہ - اہاہا! جنگلی کتے سے جان نکلتی ہی - ہم تو سمجھے تھے
ہاتھی یا شیر یا گینڈے یا ارنا بھینسے کا خوف دلاینگے مگر ٹائین
ٹائین فش - یہ سارا خوف بھیڑیے کا ہی -
مہراج - (بہت جھلاکر) اون - کیا بکتے ہو جی اِسکا نام
رات کو نہین لیتے - ایک اِسکا نام اور ایک ماموں کا نام
جسکو رسی کہتے ہین -
نازو - کیا شہری ہی موا -
قمرن - واہی تباہی بکتے ہین -
مسخرہ - تو بھیڑیے اور سانپ کا نام نہین لینا چاہیے

مہراج - (سر پیٹ کر) ارے نامعقول! انکا نام رات کو
لینے سے یہ دونون آجاتے ہین - کن کم بخت اُجڈون کے
ساتھ مین آیا ہون - ہاری مانتے ہین نہ جیتی -
نازو - اے ہان یہ تو سچ کہتے ہین رات کو رسی کا نام ہی جان
بھی نہین لیتین -
قمرن - اور نہ جنگلی کتے کا نام لیتی ہین -
مہراج - بھلا خیر - کسی نے تو ہم سے اتفاق کر لیا - یہ لوگ
تو بھلے چنگے آدمی کو دیوانہ بنا دیتے ہین -
مہری - نہین منشی جی - آپ سچ کہتے ہین اِسی سے تو کہتے ہین کہ
کوئی بڑا بوڑھا ضرور ساتھ ہونا چاہیے کہ اونچ نیچ دکھلائے -
مہراج - (آگ ہو کر) تیرا سر مردار - دور ہو یہان سے - جلاتی
ہی مجھے - خبردار جو آج سے مجھسے بات کی ہو تو جائیگی -
مسخرہ - کیا! یہ اسپر کیون بگڑے بھئی -
قمرن - مہری نے تو انھین کی سی کہی تھی -
آغا - سودائی تو ہی ہی جی -
نازو - اور ہم لم سمجھ گئے -
نواب - ہم بھی تاڑ گئے -
مہراج - کیا مجھ کم بخت کو سوجھی کہ اِن پاجیون کے ساتھ
آیا - افسوس - اِسوقت آگ بھبوکا ہون -
نواب - (ہنسکر) مہری کی بدولت ہم سب بھی پاجی بنے -
مسخرہ - اور ایک سرے سے سب پاجی - سب دھان
بائیس پنسیری لگا دیے - پاجیون کا دڑبا ہی کھل گیا ہی -
نازو - ہم بھی کیا سمجھتے ہین -
قمرن - اچھا مہری نے کیا بھُس ملایا تھا -
نازو - مہری نے ہمارے نوجوان نٹھے میان کو بڑے

بڈھون مین شامل کردیا۔ واہ۔

مسخرہ۔ ارے رے رے! یہ بجوگ پڑگیا۔

آغا۔ اوہ۔ یہ اسپر جھلائے کہ مہری نے انکو بڈھا بنایا

نازو خوب سمجھین واللہ۔

مسخرہ۔ کیون نہ سمجھین مثل مشہور ہی اپنے بچھیرے کے دانت سب پہچانتے ہین۔

نواب۔ ایک ہوئی جیڈ اگلیجرو۔

جملو۔ اور ایک بات پر کسی نے دھیان ہی نہین کیا۔

نازو جان کیا کہ گئین۔

نازو۔ اب مجکو تڑواؤ انسے تم سب مل کے۔ مین نے کچھ کہا وہا نہین۔ تم انکے بھڑون مین نہ آنا جی ہمنے تو سو وقت تمھاری سی کہی۔

مسخرہ۔ ہان بس اتنا ہی کہا تھا کہ ہمارے جوان چھیے میان کو بڈھا بناتی ہو۔

نواب۔ تو یہ چھیے ہین یا نازو کے چھیے۔

آغا۔ اصل مین تو چھیے ہی ہین نرے۔

مہراج۔ ابھی کوئی جانور نکل آئے تو یہ بڑھ بڑھ کے باتین بنانا معلوم ہو جائے۔

ہر بیشہ گمان مبر کہ خالیست	شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

چھٹن۔ آدمی دوراندیش بھی ہین۔

مہراج۔ ارے یارو آخر جنگل اور پہاڑ اور ہو کا عالم لق و دق میدان ہی یا نہین۔ یا اسکو بھی آپ اپنا گھر اور درانی کٹرہ اور نوازگنج سمجھے ہوے ہین لکھنؤ کے گلی کوچے یہ نہین ہین

مسخرہ۔ جی ہان یہان بھیڑیا نکلتا ہی۔

نواب۔ چپ نامعقول پھر اسی کا نام لیا۔

آغا۔ جنگل کا کتا کیون نہین کہتا۔ کیون نہین کہتا۔ کیون بی مہری۔ ہونا۔

مہری۔ حضور ایک دفعہ بول کے مردار بنی اب پھر گالیان کھاؤن آپ لوگ تو دل لگی کرتے ہین اور ہم گالیان کھاتے ہین

نازو۔ گالیان تو گالیان ہمنے تو جوتیان کھانے کی بات کی ہمارے جوان جہان میان کو بڈھا بنائے دیتی ہو۔ ہمکو یہ سننا اچھا معلوم ہوتا ہی بھلا کہ ہم بڈھے کے کھونٹے بندھے ہین بڈھے کے کھونٹے بندھے تو۔

مہری۔ میرا میان تو بارہ ہی برس کا ہی ابھی۔

مسخرہ۔ ہان! تو میرے سن کا ہی۔ مین بھی پونے بارہ برس کا ہون

باتین کرتے ہوے ہوٹل کے قریب پہونچے ہی تھے کہ اتفاق سے بھیڑیا واقعی اس طرف سے گذرا اور جملو نے غل مچا کر کہا ارے بھیڑیا۔ بھیڑیے کی صورت دیکھتے ہی مہاراج جی تو دھم سے گر پڑے اور اسقدر غل مچایا کہ کوس بھر تک پہاڑ پر آواز گئی ہوگی۔ نازو نے کانپتے ہوے مہری کو پکڑ لیا اور کہا ای بوا بچاؤ بی قمرن ڈر کر نواب صاحب کو زور سے لپٹ گئین اور دوسری مہری بھی کانپ کر غل مچانے لگی۔ سپاہی اور آغا صاحب اور جملو بھیڑیے کی طرف دوڑے۔ جیڈ اگلیجرو بھی ڈرنے لگا۔ وہ تو مسخرہ پن ہی تک تھے بس۔ بہادری اور جرأت سے انکو کیا کام تھا۔ جب بھیڑیا نظر سے غائب ہو گیا تو منشی مہراج جی کو بہزار خرابی اٹھایا۔ یہ زمین پر لیٹے ہوے تھر تھر کانپتے تھے اور آنکھین بند کیے ہوے گلا پھاڑ پھاڑ کے غل مچاتے تھے۔ جسنے دیکھا ہنستے ہنستے پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے

نواب۔ منشی مہراج جی صاحب دوت۔

آغا۔ دوت۔ دوت۔ جنگلی کتے دوت۔

مہری - انجین کا کہنا سچ ہوا -
جملو - اور یہ گر کیون پڑے تھے حضور -
مسخرہ - جنگلی کُتّا آ ہی گیا - بڑے بڑے کان ہوتے ہین اسکے
نام لیتے ہی مستعد -
مہراج - دیکھ لیا یا اب بھی اُجڈ پنا کروگے -
آغا - مین یہ سوچتا ہون کہ اگر کوئی چیتا یا اور کوئی بڑا جانور
آتا تو شاید یہ مر ہی جاتے -
نواب - بڑا ہی بودا ہے جی -
مہراج - بڑے مرد وے تھے تو مقابلے کو گئے ہوتے -
آغا - گئے ہی تھے -
مسخرہ - آغا صاحب کے ڈنڑل دیکھیے گا ذرا - بڑا کام کیا
گویا شیر کے پیچھے دوڑے تھے - اور پیادہ پا اور نہتھے نیغ شیر ان
نبگئے -
آغا - اور تو ابھی تو کہہ بے - مارے خوف کے کانپنے لگا تھا
مہری - اتّی بات تو ٹھیک کہی آپ نے - دبکے بیٹھے تھے -
مسخرہ - کون قسم کھا کے کہتا ہون میرے ہی ڈپٹنے سے
بگٹٹ بھاگا - نہین ضرور چوٹ کرتا -
مہراج - اُف - خدا نے بہت بچایا واللہ -
نواب - جی بہت بچے - نہین تو قضا کے مُنھ مین پہونچ ہی
گئے تھے - گویا قبر سے نکل آئے -
مہراج - بڑے بیچیا ہو - اور بڑے اجڈ او گنوار ہو اب بھی نہین مانتے
نازو - نہین تم سچ کہتے تھے جی -
قمرن - ہمارے پانون تلے سے مٹی نکل گئی تھی -
نواب - تم عورتون کا خوف تو بیجا نہ تھا - مگر اِس کمبخت کا
کانپنا اور گر پڑنا تو ستم ہے - یہ ہاتھ پانون اور یہ خوف -

آغا - بڑا بودا ہے - ڈوب مر جائے -
مہراج - خدا کرے تمکو پھر ملے -
آغا - ایک لٹھ مین ڈھیر کر دون -
مہراج - جی بڑے تیس مار خان ہین - ڈھیر کر دیتے اب
ایک آپ ہی تو بانکے رہ گئے ہین بس - چور اُٹھائی گیرا - چلے
وہان سے وہ بنکے -
آغا - نہین تمھاری طرح سے لیٹ جاتے -
مہراج - یہ ہمسے واقعی بڑی بے وقوفی ہو گئی ہم گھبرا گئے
ورنہ وہ ہماری لاش کو اگر اُٹھا لیجاتا تو ہم کیا کر لیتے -
مسخرہ - (بہت ہنسکر) اللہ اللہ اب ایسے نازک ہو گئے آپ
کہ بھیڑیا - ارے توبہ (کانون پر تھپڑ لگاکر) جنگلی کتا آپ کو
اُٹھا لیجاتا - آپ کی لاش اُٹھانے کے لیے پہاڑ بھر کے جنگلی کتے
جمع ہون ساتا رہین تو شاید دو چار قدم کھینچ سکین - کیا
ننھے بنے جاتے ہین -
نواب - واللہ اِس شخص کو پکا جنون ہے - اِسکی لاش
بھیڑیا لادکے اُٹھا لیجاتا - اِس اندھیر کو تو دیکھیے -
جب ہوٹل کے زینون پر پہونچے تو دیکھا کہ ہر کمرے مین لیمپ
روشن ہین اور ایک لالٹین باہر بھی جلتی ہے زینے پر پہونچے ہی
مسخرے نے غل مچاکر دفعتہً کہا (ارے بھیڑیا !!) نشی مہراج بلی
بوکھلا کے کمرے کے اندر جھپٹتے ہی کو تھے کہ دروازے سے ٹکرا کے
گر پڑے تو بڑا ہی قہقہہ پڑا - خانساماں وغیرہ بڑے معلوم ہوا
کہ دل لگی ہی دل لگی تھی -
مہراج بلی سخت خفیف ہوئے - بہت ہی جھینپے - بڑے نادم ہو
اور ان سب کی یہ کیفیت کہ مارے ہنسی کے بُرا حال تھا مہراج
دل مین کٹ گئے اور نازو نے اور بھی بنانا شروع کیا - واہ رے

مردوے چوڑیان پہن لے جاکے۔ ڈاڑھی مونچھ کی تو شرم رکھو
کیسا اوندھا گرا منھ کے بھل۔ پھٹے سے منھ۔ چل ہٹ ایسا
بھی بزدلاپن کیا ہی۔ آخر کسی اور کو بھی جانے ہو یا تجھی کو
جانے ہو اسکیلے کو۔ ذری تو شرما دل مین۔

قمرن نے بھی بنانا شروع کیا۔ ای ہان یہ ماجرا کیا ہی تم تو
اب مین دیکھتی ہون خواب سے چونک چونک پڑو گے۔
ذرا کسی نے کہدیا بھیڑیا اور بس اوندھے گر گئے۔

مسخرہ بولا اور دل لگی یہ ہوئی کہ مین انھین کے سایے کو
اتفاق سے بھیڑیا سمجھا تھا جب یہ بھاگے تو مین سمجھا کہ بھیڑیا
انکی لاش لادکر بھاگا کیونکہ انکا سایہ انکے ساتھ ساتھ بھاگا
جی مین تو آیا کہ دوڑ کے چھڑا دون پھر صبح کو لاش ڈھونڈھو لینگے
بھیڑیا بہت کریگا مار ڈالیگا۔ بس ان فقرون پر اور بھی
قہقہہ پڑا۔ اور سب کے سب لوٹنے لگے سوچے کہ صبح کو
لاش کو ڈھونڈھ لینگے کیا بے پروائی ہی۔ اور اس سے
بڑھکر یہ فقرہ ہوا کہ (مار ہی تو ڈالیگا بس) یہ گویا کچھ
ہوا ہی نہین۔

مہراج بلی ایک تو نادم تھے۔ دوسرے انکے ہنسنے سے اور بھی
جھلا گئے۔ تیسرے بھیڑیے کا نام سے سہمے ہوے تھے اور ایک
بھیڑیے کو دیکھ ہی چکے تھے بڑے ہی غصے مین بھرے ہوے تھے۔
مسخرہ۔ اسوقت شعر کہنے کو جی چاہتا ہی۔
نواب۔ ضرور کہو دل ہی بہلیگا۔
مسخرہ۔ دل تو کیا بہلیگا۔ یہ کہیے ہوسے پر سو ڈر ہے۔
آغا۔ کیا منھ کے بھل گرا تھا واللہ۔
مسخرہ۔ حضور ہمتو یہ سمجھے کہ بھیڑیا انکی لاش لادکے بھاگا
اب یہ بچے بھیڑیے کے بچے ہین۔

چھمٹن۔ جناب منشی صاحب قبلہ مزاج شریف۔
نازو۔ ای اب مرے ہوے کو نہ مارو۔
آغا۔ کیا بھیڑیے نے ٹنگڑی لی تھی۔
قمرن۔ ای نہ کچھ نہ کچھ۔ واہی تباہی غل مچا دیا کیون ڈراتے ہو
نواب۔ اچھا قمرن سچ کہو تم بھی ڈری تھین۔
قمرن۔ نہین۔ بچا بھی سمجھ جاتا۔
نازو۔ یہ تو ایسا بدحواس ہوا کہ جیسے کوئی آکے اسکو کھا ہی گیا۔
قمرن۔ کیا بری بری باتین بکتی ہو باجی جان۔
آغا۔ اسوقت جھلائے نہین کچھ۔
نازو۔ سہما ہوا ہی ہوا۔ جیسے کبوتر کو بلی پکڑنے دوڑے اور
وہ سہم جائے بس وہ انکی کیفیت ہی۔
آغا۔ اب رات کو باہر نہ نکلینگے۔
نازو۔ رات کیا اب دن کو بھی باہر نہ نکلیگا۔
نواب۔ سانپ کا کاٹا رسی سے ڈرتا ہی۔
مہری۔ حضور نے بھی رسی کا نام لیا۔ رات کو اسکا نام لیا کیجیے
شام کو کھانا کھاکر اپنے اپنے درجون مین سب سو رہے۔ مگر
شب کو منشی مہراج بلی صاحب منکے تک نہین۔ نازو نے
چھیڑا بھی مگر یہ نہ بولے نہ بولے۔

صبح کو آٹھ بجے تک یکے بعد دیگرے یہ سب بستر استراحت سے
بیدار ہوے نازو نے تخلیے مین نواب صاحب سے کہا کہ شب کو
مہراج بلی بہت سہمے ہوے تھے۔ رات بھر مجھسے نہین بولے
چپ چاپ پڑے رہے مین نے کئی بار شانہ ہلایا۔ جگایا مگر نہ بولے
بڑے غصے مین تھے رات کو بھیڑیے سے بہت ڈر گئے۔ اب ان
لوگونکو منع کر دو کہ انھین نہ چھیڑا کرین کسی روز بیمار ہو جائے
تو نیکی برباد گناہ لازم۔ جو ساتھ لائے ہو تو پھر اچھی طرح رکھو

ورنہ رخصت کردو۔ نواب صاحب کو خود افسوس ہوا کہ ناحق اسقدر
چھیڑا۔ کہا اچھا اب ہم سب کو منع کر دینگے کہ انکو آج سے دق
نکریں ہمیں خود رنج ہوا۔ ہمیں یہ نہیں معلوم تھا کہ چھپکلی سے
انکی روح فنا ہوتی ہے توبہ توبہ کیسا بےتحاشا بھاگا تھا کہ ہمیں
سمجھا واقعی چھپکلی نے انکی ٹانگ لی۔

خیر جب سب منہ ہاتھ دھوکر چلنے کو تیار ہوئے تو کیا دیکھتے
ہیں کہ منشی مہراج بلی صاحب بوریا بدھنا لادے دو تین قلیوں
کو ساتھ لیے ہوئے سر اٹھائے ناک کی سیدھ پر کاٹھ گودام کی
طرف چلے جاتے ہیں۔ ہائیں! ہائیں! کہاں کہاں۔
ارے میاں یہ کیا وحشت ہے۔ اجی منشی جی۔ اجی منشی جی
صاحب ذرا یہاں تو آئیے۔ ارے میاں سنو تو۔ او قلی
روک کے پوچھا۔ یہ غل مچا کر نواب صاحب اور آغا صاحب
اور میاں اختر دوڑ پڑے۔ ارے بھائی منشی جی تمھیں خدا کی قسم
جو آگے بڑھو۔ سن لو بات سن لو۔ تمھیں قسم ہو جو اب کوئی ذرا بھی
تمکو چھیڑے۔ اب ہم سب کو منع کر دینگے۔ کل واقعی بڑی
بےضابطگی ہوئی تھی۔

نواب۔ خدا کے لیے لوٹ چلو۔ بس کہنا مانو بھائی۔

آغا۔ ہاتھ جوڑتے ہیں بھائی صاحب۔ اب قصور معاف کرو
از برائے خدا معاف کرو۔ جو کچھ ہوا وہ ہوا مٹی ماٹی۔

نواب۔ ہمکو واللہ یہ نہیں معلوم تھا کہ تم چھپکلی سے اسقدر
خائف ہو۔ کبھی چھپکلی سے ہم بھی ڈرتے ہیں۔

آغا۔ منشی مہراج بلی بھائی اب پریشان نہ ہو۔ چلو بس۔

نواب۔ بہت خفا ہو گئے ہیں بھئی۔

مہراج۔ اگر زیادہ چھیڑوگے تو پہاڑ سے کود پڑونگا۔

نواب۔ (ٹوپی اتار کر) معاف کر دیار۔

آغا۔ (ہاتھ جوڑکر) قسم لو بھائی جو اب کوئی تمسے ہنسے بھی۔

مہراج۔ کیا پاجیوں نے ہمکو الو سمجھ لیا ہے۔ ابھی تم سے
ہزار کو الو کا باپ بنا کر چھوڑ دیں۔

راوی۔ اس فقرے پر یہ دونوں بے اختیار ہنس پڑتے مگر
سوچے کہ معاملہ بگڑ جائیگا ورنہ یہ حماقت کا فقرہ کہ (الو سمجھے ہو
تو ہم تمکو الو کا باپ سمجھے ہیں) واقعی ایسا مہمل فقرہ ہے کہ آدمی ہو
آدمی گدھوں تک کو ہنسی آ جائے۔

آغا۔ ہم سب اسی قابل ہیں۔ مگر از خردان خطا و از بزرگان
عطا۔ اور مطلب میرا یہ تھا کہ ہم تم سن ہیں بس جہاں دو چار
ہم عمر اور کم عمر بیٹھتے ہیں وہاں دل لگی مذاق ہوتا ہی ہے ایسیں
برا ماننا فضول ہے مگر یہاں بے سبب حماقت ہوئی۔ اب معاف کرو

مہراج۔ سر پھوڑ ڈالتا ہوں ایک آدھ کا۔ یہ بھی خبر ہے کہ میں
پھکیت ہوں اور بانک بھی جانتا ہوں۔ اگر جی چاہے تو لیجیے۔

اختر۔ نہیں جناب لڑنا کیا معنی۔ ہم تو دست بستہ عرض کرتے
ہیں لڑنے تھوڑا ہی آئے ہیں۔

مہراج۔ بس اب ہم واپس جاتے ہیں۔ ہم یہاں اسلیے نہیں
آئے ہیں کہ اپنی جان دیں ع۔ تو مرو در دہان اژدرہا۔
تو مت جا بیچ منھ اژدرہا کے۔ اژدرہا جمع ہے اژدر کی۔

اگر اور کوئی وقت ہوتا تو نواب صاحب اور آغا محمد اطہر بے اختیار
ہنس پڑتے کہ آپ باتیں کرتے ہیں یا کتب خانے میں مولوی صاحب
کو آموختہ سناتے ہیں ع۔ تو مرو در دہان اژدرہا۔ کہکر اسکا
ترجمہ کیا ضرور تھا مگر اسوقت تو تالیف قلوب سے کام لینا تھا
ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا اور زیر لب تبسم کرکے رہ گئے۔

پھر سے ایک گھنٹے کی قیل و قال کے بعد منشی مہراج بلی کو یہ لوگ
راہ راست پر لائے۔ فرمایا کہ اول تو یہی ہم کو سیا فعہ جوانمردی ہیں

بات کرتے ہی چانٹا رسید کرینگے۔ بس بندے نے ٹھان لی کہ اب زبان سے کام نہ چلیگا لہذا آپ ذرا سمجھ بوجھ کے چلیے گا ع۔

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

کسواسطے کام کرے عاقل کہ پھر آسکے پچھتاوا۔ دوسرے ہم اس شرط پر چلتے ہین کہ ہماری ڈانڈی تب تک سب کے آگے آگے چلے جب تک پہاڑ ملے اور ہموار زمین ہین ہم سے آپ سے دو دو نوکین ہون کچھ مضائقہ نہیں۔ اور بھیڑیے کا نام رات کو کوئی نہ لے۔ نواب صاحب نے کہا اگر اور کوئی شرط باقی ہو تو وہ بھی کہہ دیجیے۔ ایک ایک حرف کی تعمیل ہوگی۔ فرمایا بس اور کچھ ہمکو نہین کہنا ہے۔
الغرض بڑی جھوڑ کے بعد ؎

لائے اُس بُت کو التجا کرکے | کفر توڑا خدا خدا کرکے

آغا محمد اطہر نے میان اختر کو دوڑا دیا کہ لپک کے وہان سب سے کہدو کہ یہ وحشی بھاگا جاتا تھا۔ بڑی دقت سے منایا ہے کوئی اسوقت اسکو چھیڑنا نہین ورنہ یہ بھاگ ہی جائیگا۔
دور سے انکو دیکھکر سب ادب کے ساتھ کھڑے رہے کہ ایسا نہو ابکی پھر رسیان توڑا کر بھاگ جائے مگر آہستہ آہستہ آپس مین یون باتین کرنے لگے۔
نازو۔ ہمین بے اختیار ہنسی آجائیگی۔
قمرن۔ نا باجی جان ایسا غضب بھی نہ کرنا۔
مہری۔ تم ذرا منھ بنا کر روٹھی ہوئی رہنا۔
قمرن۔ ہان تدبیر تو اچھی ہے باجی۔
مہری۔ مگر بنسے مرے تو زہر کیون دو۔
مسخرہ۔ مجھے تم ذرا دو چار بار ڈپٹ دینا نازو جان۔
اختر۔ مگر یار تم ذرا مسخرہ پن نکرنا۔

مسخرہ۔ کیا مجال۔ کہین پھر وحشت کی لے تو غضب ہی ہو جائے۔ اتنے مین منشی مہراج بلی صاحب رئیس و مینوسپل کمشنر مع مصاحبین یعنی نواب صاحب و آغا محمد اطہر تشریف لائے تو نازو کو دیکھا کہ بولا کے کمرے مین دروازے کے پاس منھ چھپائے اوداس کھڑی ہے۔ اختر نے کان مین کہا سرکار آپ کی معشوقہ نے رو رو کے مہنا تہ مچایا۔ چوڑیان ٹھنڈی کر ڈالین۔ چھدا اگلیچر و کو بُرا بھلا کہا۔ بہت لے دے کی۔ وہ تو موقوف ہی کیے دیتی تھین مگر ہم نے تو سمجھو کر کے سمجھایا۔ لیکن آپ کے چلے جانے سے سخت ناراض ہین۔ یہ تو سیدھے سادے آدمی۔ بہکھرے مین آگئے۔ مگر نواب اور آغا دل ہی دل مین ہنسے کہ ان لوگون نے یہان اچھی کارستانی کی اور انکو سمجھانا شروع کیا کہ جاکے نازو کو مناؤ۔ آپ بہت خوش ہو گئے اور نازو کے پاس گئے جاکے قریب کھڑے ہوئے۔ کہا جانی نازو جان کیا تم روٹھ گئین خفا ہو گئین۔ تم تو جانتی ہی ہو کہ ہم کتنے حلیم الطبع آدمی ہین مگر جو کوئی ہماری آنکھون مین خواہ مخواہ کھٹکا کرے تو پھر ہم سے نہین رہا جاتا ؎

کرتے جون کو وہ نہین ہم تو سخن مین سبقت
پر وہ کچھ ہم سے سنیگا جو کہیگا ہم کو

اب غصے کو تھوک دو۔ تمھین ہمارے لہو کی قسم جو ہمسے بولو ہماری روح پر صدمہ ہوتا ہے۔ نازو منھ بنائے ہوئے چپ چاپ کھڑی رہی۔ انکی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھا بھی نہین۔ اب انھون نے اور بھی قسمین دینی شروع کین مگر وہ روٹھتی ہی گئی۔ آخر کار جب انھون نے نازو کے قدمون پر ٹوپی رکھی تو نازو نے جھلا کر کہا۔ بس بس ہمسے نہ بولو۔ پہاڑ پر ہمکو اسی لیے لائے تھے کہ چھوڑ کے چلدو۔ واہ۔ ایسی طوطا چشمی! ہمکو یہان کس پر چھوڑ کے جاتے تھے۔ تمھارے بھروسے پر تو ہمنے گھر بار چھوڑا۔ اپنے آدمی کو

چھوڑا - اماکو چھوڑا اور تم اسوقت ہمکو چھوڑ چھاڑ کے بھاگے جاتے تھے اگر خفا ہو گئے تھے تو ہمارا ہاتھ پکڑا ہوتا کہ چل ہمارے ساتھ ہمارا جی خوش ہو جاتا - نہ کہ اپنے آپ تو بھاگے اور ہمکو یہان چھوڑ دیا جیسے کوئی بے وارثی کو چھوڑ دیتا ہو اب ہمکو تمھاری وہ محبت نہین رہی جو پہلے تھی - ناز و نے باواز بلند یہ شکایت کی تاکہ سب سن سکین -

منشی مہراج بلی نے اسکے جواب مین یہ فصیح و بلیغ اسپیچ دی سنو ناز و جان اب تم ہماری اور ہم تمھارے - ہم اور تم سے

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تاکس نگوید بعد ازان من دیگرم و تو دیگری

راوی - مصرعہ اولی کتنا صحیح ہو اور تکرار نے کیا لطف دیا ہو - مصرعۂ ثانی مین بعد ازان اور دیگرم کے بعد واو عطف یہ گویا شاعر کو حضور نے اصلاح دی -

خیر - فرمایا کہ ہمکو تمھارا ویسا ہی عشق ہو جیسا باپ بیٹی مین ہوتا ہو - اس سے بڑھکر عشق کوئی اور ہو تو بتا دو - تم میری راحت جان ناتوان قوت بازوے برادران ہو - نور چشم ہو - فرد کنندۂ خشم ہو - تمھین ہماری کل کائنات ہو معشوق ہو بدر ہو ہلال ہو رفیع الدرجات ہو -

مگر عاشق و معشوق مین تو اب تک کوئی رنجش باہمی یا عداوت قلبی نہین ہوئی ہو اگر فساد کا دروازہ کھلا بھی تو باہم اغیار کے نہ کہ ماہین یار کے سے

رعنا قد او بجامہ زیبے	گلدستہ بدست دلفریبے
گیسوش بدامن جگر سای	پیچیدہ ہزار فتنہ در پاے
چشمش کہ جہان خراب کردہ	در چشم غزالہ خواب کردہ
شاہنشہ غمزہ فوج در فوج	طوفان کرشمہ موج در موج

یہ تمھاری شان مین صادق آتا ہو - ہم میان بیوی آپس مین کیون لڑین - ہم تو یک جان و دو قالب ہین اب ہمارا ہی مردہ دیکھے جو منہہ نہ دھو ڈالے - اب ہم نہ بھاگینگے مگر تم ہماری ہی سی کہتی جانا - ناز و کو سمجھا بجھا کر باہر آئے اور سب تیار ہو کر چلے مہراج بلی کی ڈانڈی سب کے آگے آگے تھی -

دوسری منزل

نواب - یار اسوقت تو نشان کے ہاتھی کی پھبتی ہوئی ہو -

مہراج - اچھی کہی - یہ پھبتی خوب ہوئی واللہ -

آغا - آدمی قدر دان ہین -

مہراج - بھائی صاحب یہ تو آپ نے ٹھیک کہا - چاہیے ہمین پھبتی ہو ہم تعریف کرینگے مگر ہان عمدہ پھبتی ہو -

مسخرہ - بھلا ہم بھی کچھ کہین حضور -

مہراج - (آنکھین نیلی پیلی کر کے) تو پھر بولا ہے مسخرے -

مسخرہ - چاہے حلال کر ڈالو - یہ زبان نہ رکیگی -

مہراج - یہی زبان تو جوتے کھلواتی ہو -

مسخرہ - پھر چاہے جو ہو - سچ کہیگا شیطان کے ماہی مراتب کی کتنی ہوتی ہو -

مہراج - (مسکرا کر) بھئی اچھی کہی -

نواب - واقعی خوب کہی - قدر دانی شرط ہو -

مہراج - ہم اسوقت فوج کے جنرل معلوم ہوتے ہین -

مسخرہ - حضور کی فوج کی قواعد تو ہولی کے دن ہوتی تھی آگے -

مہراج - یہ بے تکی کہی (سمجھے خاک نہین) -

آغا - (ہان مین ہان ملانے کو) واہیات -

جھلو - یہ بالکل بے تکی ہوئی -

نواب - جی ہان - ایسی پھبتی کا منہہ کالا -

مہراج - یہ خوب ہوئی -

ثنا - واقعی خوب ہوئی -

مہراج - بیجا تو مین نے نہین تعریف کی حضور -

نواب - تسلیم - قدردان ہو واللہ -

مہراج - صحبت کن لوگون کی رہی ہو بھائی صاحب -

مسخرہ - جی ہان - کیون نہین - آپ آپ ہی ہین -

مہراج - یہ لونڈہالی پھبتی ہو -

نواب - پیٹ چلو مسخرے کو جب بے تکی کہے پیٹئے -

مسخرہ - حضور آپ لوگون نے تو انکو اب دیکھا ہو ہم نے شاہی کے زمانے مین انکو دیکھا ہو جب یہ کسی رسالے کے افسر تھے - تلوار کتنی زیب دیتی تھی -

مہراج - (بہت خوش ہوکر) یاد ہو - یاد ہو - ہمکو یہ اب تک نہین معلوم تھا کہ تم ہمارے اُس زمانے کے دیکھنے والون مین ہو سچ کہنا گھوڑے پر کیسا سوار ہوتا تھا -

مسخرہ - بس یہ معلوم ہوتا تھا کہ گوبر مین کسی نے لوہے کی میخ ٹھونک دی ہو -

نواب - جیسے گھوڑے پر شیر ببر بیٹھا ہو -

مسخرہ - گھوڑا نظر تھوڑا ہی آتا تھا - گھوڑا تو اسکے تن و توش سے چھپ جاتا تھا - جیسے خاصہ اچھا بیٹہ یا سور گھوڑے کو چھاپ بیٹھے -

مہراج - (بے سمجھے) وہ زمانہ ہی اور تھا -

مسخرہ - اور حضور کو شکار کا بھی تو شوق تھا -

مہراج - سپہ گری کا وہ کون شوق ہو جو ہمکو نہ تھا - مگر اب وہ وقت کہان ہو یار -

مسخرہ - میر شکار سرکاری خطاب ملا تھا اسپر آغا محمد اطہر اور

اختر اور نواب صاحب کو بے اختیار ہنسی آئی مگر منشی مہراج بلی اس اصطلاح کو خاک نہ سمجھے - فرمایا کہ ہنستے کیا ہو - ہمین ہنسی کی کون بات ہو - ہم بڑے مشہور شکاری تھے نشانہ لگاتے تھے جتنے گل چلے تھے سب ہمارے تابع - نام سننے سے کان پکڑتے تھے -

نواب - تو منشی مہراج بلی کے یہ جوہر تو آج کھلے چھپے رستم نکلے واللہ - اور ہمسے اسکا کبھی ذکر ہی نہ کیا کیون استاد یہ انکسار -

مہراج - بندے کے مزاج مین تعلی نہین ہو -

جملو - جتنے باکمال ہین سب ایسے ہی ہوتے ہین -

مہراج - مین کس قابل ہون حضور - ایک بندۂ ناچیز - جاہل اُجڈ آدمی - سب سے بدتر - بیوقوف -

مسخرہ - یہی کمال ہو - اس کمال پر یہ عاجزی خدا کو بہت پسند ہو ہم تو بھائی صاحب کے اُس زمانے کے دیکھنے والون مین ہین -

مہراج - ارے یار یہ جبھی تم اسقدر گستاخ ہو -

مسخرہ - مگر تم تو بھولے ہوتے ہو -

مہراج - بھئی صاف یون ہو کہ ہمکو تو ایک زمانہ جانتا ہو اب ہم کس کس کو پہچان سکین -

مسخرہ - وہی مہراج بلی تو ہو جنکی ڈیوڑھی پر اچھے اچھے جکلدارون کی اطلاع نہین ہوتی تھی -

مہراج - (اکڑ کر) ہم دیکھتے ہین تم ہمارے رگ و ریشہ سے واقف ہو یاد ہو جب گردھاری سنگھ چکلہ دار تین دن ڈیوڑھی پر تب کہین ملاقات ہوئی -

مسخرہ - تم ایک گردھاری سنگھ کو لیے پھرتے ہو اور یہان ویسے بہتر یاد ہین - طوطی بولتا تھا -

مہراج - اب بھی کچھ برے نہین ہین - اب بھی خدا کے فضل سے مینوسپل کے کمشنر ہین اور نیکنام بھی اب تو شوا گزار رستہ آیا

واللہ - اب ذرا ذرا خوف معلوم ہوتا ہے - اتر پڑو - پیدل چلو

نواب - ہم سب تو آپ کے ہمراہ رکاب اور تابع فرمان ہیں اگر آپ اتر پڑیں تو ہم بھی اتر پڑیں اور اگر آپ لکھنؤ واپس چلیں تو بھی ہم تیار ہیں -

آغا - واقعی چڑھائی سخت ہے ذرا - مگر پہاڑوں کا سلسلہ کیا لطف دیتا ہے - جدھر دیکھو آسمان یا پہاڑ - جی خوش ہوتا ہے - اور سبز سبز درخت اور بھی لطف دیتے ہیں - مگر کیوں صاحب جن پہاڑوں پر سبزہ نہیں ہوتا وہ کیسے بھیانک معلوم ہوتے ہونگے کہ الامان - اور اسی طرح برف کے پہاڑ اور بھی بھلے معلوم ہوتے ہونگے - جی تو انسان کا یہاں نہ گھبرائے - ہمتوا گر اکیلے بھی ہوں تو دل بہلا رہے -

مہراج - یار نواب - تمھی یہاں کیسکا پردہ ہے - یہاں ہر کون ان دونوں بیچاریوں کی ڈانڈیوں سے پردہ اور گھٹا ٹوپ تو اٹھا دو - انکو یہاں بھی ذرا آزادی نہ ملی تو پہاڑ دکھانے لائے ہی کیوں - ہماری تو رائے ہے کہ پردہ اٹھا دو - کوئی بند ان جنگلیوں سے کیا پردہ ہے - اور جب ہم سا شیر بچہ ساتھ ہے تو مجال کیا کہ کوئی آنکھ اٹھا کے دیکھ سکے صورت دیکھتے آنکھیں نیچی کرلے - دل لگی ہے - آغا تمہاری کیا رائے ہے -

آغا - بھائی صلاح [illegible] سب راے آپکی اور نواب صاحب کی مقدم ہے جب ہم پہاڑ پر نہ [illegible] نکاح کرینگے تو سمجھا جائیگا - تم جانو نواب صاحب جانیں

چلتے چلتے [illegible] مقام پر نواب صاحب نے ذرا دم کے لیے ڈیرا دیولی کے [illegible] عجیب دلچسپ مقام ہے - چوٹی کوہ میں ایک مندر [illegible] چاروں جانب سبزہ اور انگریزوں کے پانچ سات [illegible] میں [illegible] ن پر ناز و ادا قمرن کی ڈانڈیوں کا پردہ بھی اٹھا دیں [illegible] تماشائے دلفریب دیکھکر عش عش کرنے لگیں

یہاں سے جانے کو دل نہیں چاہتا تھا - ندی سے اور بھی لطف آتا تھا قدرت خدا کی یہ کیفیت مشاہدہ کرکے چلے تو تھوڑی دور پر ذرا میدان ہموار ملا - یہاں نواب صاحب اور آغا صاحب اور میاں اختر اور چھبو اتر پڑے مگر منشی مہراج بلی نے ناز و ادا قمرن کا ساتھ دیا - اور باتیں کرتے ہوئے ڈانڈیوں پر سوار ہوا کھاتے جاتے تھے - مظفر الدولہ بھی اپنے مصاحب خاص بنے ہوئے ڈانڈی پر سوار تھے -

جب بیر بھٹی کے ڈاک بنگلے میں پہونچے تو ٹھان لی کہ شب کو یہیں رہینگے - اس ڈاک بنگلے میں شراب کی الماریاں بہت سی نظر آئیں اور بڑی صفائی اور قرینے کے ساتھ تھی -

آئی فصل بہار ساقی — اب پھر ہو انتظار ساقی
ہے وقت وداع ہوش ساقی — ہر موسم ناؤ نوش ساقی
ہر غنچۂ گل مہک رہا ہے — ہر مرغ چمن چہک رہا ہے
ہر گل کا ہے رنگ آفتابی — ہر غنچہ ہے صورت گلابی
ہر ساغر گل ہے سرشادہ — شبنم کا بھرا ہوا ہے بادہ

ناظرین کو یاد ہوگا کہ قمرن کی اور بیر نے [illegible] دونوں یا قوت [illegible] چھوکریوں کو ایک روز سکھایا تھا کہ نواب کو راہ پر لاؤ اور شراب پلاؤ تو دولتوں ہاتھوں سے لوٹ لو - قمرن تب تک اس شئے سے نا واقف تھی اور نواب صاحب کی صحبت میں بھی اسکا چرچا تھا بھولے پن کے ساتھ کہا اچھی جان کیا ہم مسلمان لوگ بھی کالا پانی پیتے ہیں - جس کے دم لگاتے تو مسلمانوں کو دیکھا ہے مگر کالا پانی پیتے نہیں سنا - ذرن پیر کے فقرہ سے ہمیں خوب یاد تھا با با تماش بینی میں پیر و مرید سب ہی باتیں چلتے ہیں - آدمی تنکے چننے لگتا ہے - کالے پانی کی کیا حقیقت ہے - ناز و ادا قمرن دونوں کو پٹی پڑھائی کہ نواب کے گلے میں ہاتھ ڈالکر کہنا

کہ ہمارا خون پیئے جو یہ نہ پیئے۔ دیکھو سمجھتے ہین یا نہین۔ قمرن کو تیار کیا کہ نواب سے اصرار کرنا اور نازو کو صلاح دی کہ مہراج بی کو زکمنا اس ضعیفہ کو پیسون سکے پیا نسنے اور ہٹانے کی صد ہا ترکیبین یاد تھین۔ نازو نے کہا تھا کہ امّی جان ابھی نیا نیا سابقہ ہی الگا ایکی فرمایش کر بیٹھنا ٹھیک نہین ہی شاید خفا ہو جائین مگر وہ تو خوب سمجھی تھی کہ یہ دونون یاقوت رخسار چھوکریان ایسی حسینہ اور سیہ چشم ہین کہ جو کہینگی وہی ہوگا۔ انکی بات ہرگز ہرگز نہ ٹلیگی چاہے ادھر کی دنیا ادھر ہو جاے۔ خوب جانتی تھی کہ جب یہ پری پیکر نوعمر خوبصورت چھوکریان کے ساتھ کہینگی کہ ہماری خاطر سے تھوڑی سی پی لو نہ کبھی پیئے ہونگے تو پی لینگے۔

نازو نے جو اس ڈاک بنگلے مین بوتلین اس قرینے سے چنی ہوئی دیکھین تو جی بھر بھر آیا۔ قمرن سے کہا کہ نواب سے کہو کہ آج تو تھوڑی سی پلواؤ۔ کئی دن ہوگئے اب بہت جی للچاتا ہی قمر تو خود بادہ گلگون کی شایق تھی راضی ہوگئی اور نواب صاحب کو بلا کر یون گفتگو کی۔

قمرن۔ میرے اچھے نواب۔ ایک بات کہون جو مانو۔

نواب۔ (بوسہ لیکر) تم کوئی بات کہو اور ہم نہ مانین یہ ہو سکتا ہی بھلا۔ بے تکلف کہو جان من۔

قمرن۔ آج ہمارا بہت جی چاہتا ہی کہ (بوتلون کی طرف اشارہ کرکے) بس سمجھ جاؤ تھوڑی ہی تھوڑی۔

نواب۔ ابھی حاضر ہی۔ سچ کہون میرا خود جی چاہتا تھا ابھی آغا اور ہم یہی گفتگو کرتے تھے کہ تمنے بلا لیا۔

قمرن۔ آغا صاحب۔ ذرا ادھر آئیے۔

آغا۔ حاضر ہوا۔ آج تو قمرن ہمارا جی چاہتا ہی کہ تمکو پلائین

بو لو کیا ہوگی۔

قمرن۔ باجی سے پوچھ لین۔ کیون باجی جان۔

نازو۔ اری نہین پردیس کا واسطہ ہی بہن۔

راوی۔ ہن بھاوے ڈریا بلا دے۔

آغا صاحب تو خود ہی چاہتے تھے کہ ذرا گرما جائین کیونکہ ہوا سرد اور کسی قدر بدلی تھی اسی بہانے قمرن کی دعوت کردی۔ شری اور شامپین اور کلارٹ اور ہوسکی اور برانڈی کی بوتلین میز پر چنوا دین۔

نواب۔ شری اور شامپین تو نازو اور قمرن کے لیے ہی کلارٹ گرمی کے دنون مین پی جاتی ہی۔ یہ آغا لیجاؤ ہوسکی ہم لوگ [illegible] پینگے۔ برانڈی کوئی نہ پیے گا۔

نازو۔ کوئی [illegible] اسکے ساتھ پینے کو تو لاؤ۔

قمرن۔ ارے [illegible] سے ہوش جاتے رہے۔ بدرقہ کہو

نازو۔ (تعجب کر) [illegible] ان وہی۔

نواب۔ بدرقے کے لیے [illegible] ب پہلے ہی سے حاضر ہین کھانا پکنے مین ابھی عرصہ ہی۔

آغا۔ میان جھبو ادھر آؤ [illegible] کو بھی بلاؤ اور مسخرہ کہان ہی اسکو بھی آواز دو۔ [illegible] وقت پارسائی کی کوئی لیگا تو بکڑ ہو جایگی۔

مہراج۔ کیون بچہ ہمکو بھول [illegible] دن [illegible]

آغا۔ تمتو لنگوٹیے یار ہو [illegible] جلد آؤ۔

مہراج۔ لاؤ پہلے تو نازو [illegible]

نازو۔ اور ہم تمکو پلائین [illegible]

مسخرہ۔ کیا خوب شیر خود [illegible] ہین [illegible]

نواب۔ کبھی نازو سے [illegible] ہوتا جاے۔

مہراج - ابھی نہین - ذرا پی لین -

اِس فقرے پر بڑا قہقہہ پڑا - اور مہراج بلی خفیف ہوے - نازو نے آہستہ سے منھ پر ہاتھ مارا - کہا تجھے اپنی زبان ہی سے لینا نہین ہی - اِسکو ہم کیا کرین -

اِس تمہید کے بعد شامپین کی بوتل کھلی اور ایک ایک گلاس نازو اور قمرن نے پیا تو سرخوش ہو گئین - نواب صاحب نے آغا اور آغا صاحب نے مہراج بلی کو ہوئیکی دی اور جلو اور اختر نے بھی پی - اور تعریف کرنی شروع کی کہ واہ کیا عمدہ شراب ہی ایک نے کہا ڈکار کتنی اچھی آتی ہی - دوسرا بولا تیز کسقدر ہی تیسرے نے کہا پھر ہی بھی تو خاص لندن کی - اِسپر آغا اور نواب صاحب کو ہنسی آئی -

ناتجربہ کار آدمی ہر قسم کی شراب ولایتی کو لندن ہی کی کھنچی ہوئی سمجھتے ہین - چاہے کوئی شراب ہو - انکے نزدیک ولایت کی کل شرابین لندن ہی مین کھنچی جاتی ہین اسمین چاہے موزبل ہو چاہے اولد صام یعنی تال بیر کھنٹی کی شراب کو بھی وہ لندن ہی کی شراب سمجھتے ہین - شاہجہان پور رم کو تو البتہ جانتے ہین کہ لندن کی نہین ہی لیکن اگر جمیکا رم بھی پلائی جاے تو وہ شاہجہان پور ہی کی سمجھینگے - رم اِنکے نزدیک شاہجہانپور ہی مین کھنچتی ہی - مگر نواب صاحب تو خوب واقف ہو گئے تھے اور کیون نہ واقف ہوتے ہزارہا روپیے کی پی چکے تھے مگر بعض بعض مصاحب ابھی گویا ٹھرے ہوے تھے - مہراج بلی کا قاعدہ تھا کہ پی کے شعرخوانی کی طرف بہت مائل ہو جاتے تھے اپنے اشعار پڑھنے شروع کیے -

کیفِ شراب مین ہم فرہ فکرِ شعر کا	رکھتا پیا دستے ہی ارادہ سوا ردو
پیری مین ترکِ مے کا ارادہ نہ کیجیو	آتش صبوحی کرتی ہی شب کا خمار دو

نواب - بھئی چڈ اگلیخیر و تم بھی کچھ کہو - بہت دن کے بعد آج فرمایش کی ہی -

مسخرہ - حضور قربان جاؤن اپنے استاد کے طبیعت حاضر ہی برجستہ عرض کرونگا -

آغا - مگر یہی بحر اور ردیف و قافیہ ہو حضرت -

مسخرہ - یہی بحر یہی ردیف یہی قافیہ خداوند سنیے گا -

نازو نے دھپ لگا کے کہا دور ہو موے	
	مین اور تجکو پیار کرون نابکار دور
وعدہ کیا ہی موسم گل مین ملینگے ہم	
	یارب مین کیا کرون کہ ہی فصل بہار دور
نازو کو رات دن ہی غم ہجر دستدار	
	اس دردِ دل کو کیجیو پروردگار دور

مہراج - بھئی یہ شعر ہمثل ہوا ہی -

نواب - ہمثل کیا خاک ہوا ہی - بددعا دی ہی - کہنے لگے شعر ہمثل ہوا ہی غم ہجر دستدار -

مہراج - پھر پروردگار سے دعا بھی تو مانگی ہی -

مسخرہ - اور اِس حسن کو آپ نے نہ دیکھا کہ معشوق کیطرف سے اظہار غم ہجر ہی - معشوق کہین درد و غم کا اظہار کرتے ہین - اول تو انھین ہجر کا غم یعنی چہ - اور پھر اُنکا اظہار یعنی نازو ہمارے ستارے یارچے مہراج بلی پر عاشق ہو گئین -

مہراج - ہمنے تو چھوٹتے ہی کہدیا تھا کہ یہ شعر ہمثل ہوا ہی یہ لوگ کیا سمجھین -

	زشعرِ دلکشِ حافظ کسے شود آگاہ	
	کہ لطفِ طبع و سخن گفتن دری داند	

ع - نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند -

نواب صاحب اور آغا جو اتہ کا نت ٹھنڈا بیچارے کیا جانین -

مسخرہ - اسوقت تو طبیعت آپکی چرب ہی -

نواب - حلق سے اُتری ہونا -

آغا - ایک ہوئی تبلہ -

مہراج - ایسے ابھی سیکڑون ہی ہونگے -

مسخرہ - مہراج جی ہین کہ کوئی اور -

مہراج - تم واللہ ہمین خوب پہچان گئے -

نواب - بڑے کی بات بڑے پہچانا -

مسخرہ - بھئی اس جنگلی کے لیے یہ بھی خوب ہوئی بن سکے، ڈُ بکٹ کے رانا - بڑے کی بات بڑے پہچانا -

نواب - معلوم شد بافندگی -

مہراج - ہم نہین سمجھے - یہ ناشد تو کہیں پر ہوئین -

آغا - سب حضور ہی پر ہوئین - مگر سمجھنا دل لگی نہین ہی کہ کاتا اور لے دوڑے - جی - ابھی کچھ دن سیکھیے اور شمالی رنگیے استادون کی صحبت مین بیٹھیے - جوتے سیدھے کیجیے تب کہین جاکے یہ باتین معلوم ہونگی -

مہراج - (مسخرے کے کان مین) اسکو چڑھ گئی ہی ورنہ مجھسے محقق فارسی بہانے کو ترجیح دیتا -

مسخرہ - صحیح ہی - مین پہلے ہی سمجھ گیا تھا جی -

مہراج - تم نہ سمجھتے تو کون سمجھیگا -

نازو - یہ کباب تو کھا - بکری کے گوشت کے ہین بڑی احتیاط سے پکے ہین -

مہراج - بس بس الگ رہیے - یہ نہ ہوسکیگا -

آغا - واہی ہو - یہان کون دیکھتا ہی - اور یہ پانی اور سوڈا پھٹتے اور ہوتی کہین برہمن کے ہاتھ کی ہی اور کھنچی ہوئی ہی -

مہراج - یہ اور شی ہی - یہ تو جائز کردی ہی ہمنے -

نواب - یار یہ تو پاگل بنا ہی - شراب مین گوشت نہین پڑتا وہ جائز ہی اور کباب ناجائز - پاگل کہین کا -

نازو - گڑ کھاے گلگلون کا پرہیز -

قمرن - یہ کلیجہ کاٹ دیگی - خالی خالی پینی ٹھیک نہین ہی -

مہراج - ہرچہ بادا باد - تم لوگون کو اس سے کیا مطلب - بھئی نواب یہ زبردستی اچھی نہین -

نواب - اچھا بھئی جانے دو - نہ چھیڑو - رو دیگا -

مسخرہ - رونے دھونے کی سند نہین ہی بھائی جان - اس کا فر کو مت برتن چھواؤ -

اختر - اس کافر سے کہو چھپ کے نہ یہ میز پر گڑ کھاے گلگلون سے پرہیز -

نواب - کیا خوب - کیا فی البدیہ شعر موزون کیا ہی -

آغا - صاد ہو واللہ مثل کتنی صاف کھپائی ہی -

نواب بھئی مہراج جی تم تو کم کم پیتے ہو یار - آج اس سرد ملک مین بادہ نوشی کی گھوڑ دوڑ ہو اور تم لدو ٹٹو کی چال چلتے ہو -

مسخرہ - جی اور کیا شہ کام جاتے شہ گام سے

مٹھو ہی اپنی گردن ذرا تیسنہ		مہراج جی کی دُم مین مہینہ

نواب - (زور سے قہقہہ لگاکر) بھئی کیا خوب کہا ہی واہ چشم بد دور واہ - واللہ قلم توڑ دیے اور پھر اور ردیف بھی وہی ہی جو - گڑ کھاے گلگلون سے پرہیز + اور جو - مہراج جی کی دُم مین مہینہ

شب کا ایک حصہ اس ہنسی خوشی مین صرف کرکے آرام کیا صبح اُٹھے تو کہسار کا سمان دیکھکر عش عش کرنے لگے - یہ سمان انہین دیکھنا کہان نصیب ہوا تھا کروڑون روپیے صرف کرنے سے بھی تو

نہین نصیب ہوتا وہ قدرتی سمان تھا سطح زمین کے ملکون مین کہان کوئی دیکھ سکتا ہی۔ یہان سے روانہ ہوے تو اُثناے راہ مین اور بھی لطف مزید پایا۔

کہسار رشک بہار اور آبشار طرب بار

یون تو سفر نینی تال مین ہر مقام عشرت منزل اور طرب کا شانہ تھا۔ مگر بیر بھٹی سے جو نواب صاحب کی سواری مثل باد بہاری چلی تو تھوڑی دور پر ایک ایسا دلکش سمان دیکھا کہ روح بلا مبالغہ وجد کرنے لگی۔ اِس دلاویز دلربا سمان نے روح کے ساتھ وہ کیا جو چاندنی چکور اور گھٹا مور کے ساتھ کرتی ہی مشہور ہی کہ ایک زمانے مین ہندوستان مین ہنس موتی چگتے تھے۔ لیکن اسمین ذرا بھی شک نہین کہ یہ وہ کوہی مقام ہی جہان پہاڑ موتی اُگلتے ہین۔ اگر اِس پہاڑ کی شان مین ابو الفیض فیضی فیاضی کے یہ اشعار لکھین تو بھی زیبد۔

عہد تو بعشرت دلاویز	رنگین چمنست روزگارت
دور لیست ز حسن و عشق لبریز	گلہاست شگفتہ در بہارت

ایک ایک پھول نور کا بکا تھا سبزے کا وہ روپ رُو در دیکھا پایا تو ہیرا کھاتے اور پھر آبشار صفا بار کا جلوہ نظر آیا تو گویا خدا کی قدرت کو مجسم رو برو پایا۔ پہاڑی ندیون کا پانی بڑی دور سے پہاڑون سے ٹکراتا ہوا اس مقام پر کئی جگہ زور سے ٹکر کھا کر باواز بلند گرتا تھا اور پہاڑ اسقدر راشمر و رفیع تھے کہ اگر چوٹی پر نظر ڈالتے تو ٹوپی ایڑی پر آ رہتی۔ اِس بلندی اور رفعت سے شل پانی کا اِدھر اُدھر ٹکرا کر گرنا عجب کیفیت بخشتا تھا۔ پانی کیا آب حیات ہی بلکہ آب حیات بھی اِسکے مقابل مین گرد اورات ہی ان کالے کالے پہاڑون مین روح نے وہ پایا مصرع۔

اِنچہ در ظلمت سکندر آرزو کرد و نیافت

ورثمین اگر صفائی کا دعوی کرے تو بے آبرو ہو جاے زہاد صفائی کے دل کی طرح صاف ہی جس سے سلسبیل و کوثر پر روضۂ رضوان کو ناز ہی اِس سے کہین شفاف ہی معلوم ہوتا تھا کہ صبح عید کے کھرل مین حور و غلمان نے اپنے گورے گورے ہاتھون سے لولوے لالا سرمہ سا کر کے اِس پانی مین ملائے ہین۔ نور دیدہ حور بھی گرد ہی آفتاب کی ضو بھی آب و تاب مین خجل ہی۔ چاندنی چاہے کیسی ہی شفاف ہو اِسکے سامنے میلی ہی معلوم ہوگی۔

وہ دونون پری تمثال یاقوت لب یعنی نازو اور قمرن بھی بیخود ہوکر اُتر پڑین۔ یہ بہار دیکھکر اُنکی وہی کیفیت ہوئی جو کالی گھٹا بدلی دیکھنے سے مور پیلے کی کیفیت ہوتی ہی۔ اول تو پہاڑون کے دیکھنے کا تمام عمر مین اِسی مرتبہ اتفاق ہوا تھا دوسرے یہ بے مثل سمان پہاڑ پر بھی شاذ و نادر ہی نظر آتا تھا۔
میان جلو نے لہرا لہرا کر بے اختیار گانا شروع کیا۔

ای جنون رکھو بیابان کو سواری تیار
آج کل چلنے کو ہی باد بہاری تیار

اتنے مین آغا محمد اطہر صاحب نے میان ممن سے ساتھ گانا کر کے ایک جام اُسکی ہاتھ مین لیکر سب کے روبرو آنکر کہا سہ

افطاری جام مر سحری ساغر شراب
مجھ رند کو شب رمضان روز عید ہی

نازو نے ہنسکر کہا بس میرے دل کی بات کی۔ بھلا ایسے مقام پر اور شراب ندارد۔ مہراج بلی نے اِس نازنین مشتری خصال کی ادا شیرین دیکھکر کہا۔

سر اسد صبر جنا تھر قیامت سی	فتنہ انگیزی کی ترکیبین ہین ساری تیار
تیرے دیوانی کی وحشت ہی زیادہ سرِ سال	تیر بان چلتی ہین ہر مرتبہ بھاری تیار

نواب صاحب ایا اور بی قمرن جان کی اجازت سے تھوڑی تھوڑی

سب نے پی اور پیکر جب سرور گٹھے تو کہسار پر بہار کی اِس روح پرور سمان نے اور بھی زیادہ فرحت بخشی۔

چھٹن ـ عجب مقام دلکش ہے ـ معشوقون کی سی لگاوٹ ہے واللہ ـ ڈھن ہے ڈھن ـ

ہر سمت ہوائے روح افزا
دم جسکا بھرے دم مسیحا

جنبش دہ دست و پائے تصویر
تن پرور و جانفزائے تصویر

تکلیف کن سبا مستی
مفتی طریق مے پرستی

بربادہ دہ نشان توبہ
رخنہ گر خانمان توبہ

زاہد کی جو وہ ہوا ہو قسمت
کاہیکو رہے ہوائے جنت

اور آسیہ دور ابر باران
ہنگامۂ عید بادہ خواران

ابر و گل و سبزہ سب طرب خیز
افلاک و زمین سرور انگیز

رخسار زمین سبزہ ہر سو
ریحان خط عذار گلرو

از بسکہ ہے سبزہ جلوہ آرا
ہر خاک طلسم چرخ خضرا

یون سبزۂ گیاہ جانفزا ہے
گویا خط یار دلربا ہے

خود رو گل کوہ کیسے کیسے
شاید کہ بہشت مین ہون ایسے

ہر رنگ کے گل جو ہین نمودار
صحرا کی زمین ہے صحن گلزار

ہے سرخ تو رشک لالہ و گل
ہمرنگ سرشک خون بلبل

ہے کوئی اگر سیاہی مائل
سو دیدۂ اہل حسن کا تل

ہے زرد تو نور چشم گلزار
یا جلوۂ حسن عاشق زار

اور ہے جو سپید تو وہ دیکھو
جیسے شب ہجر کی سحرگاہ

ان پھولون سے ہے زمین رنگین
ہے وہ نگار خانۂ چین

شرما کے ہے بید جسے گلون
فوارۂ آب حوض کوثر

گر کہ وہ نہین ہے غیرت باغ
ہے لالے کے دل مین کیسا داغ

سنبل کو ہے پیچ و تاب کیون کر
احوال چمن خراب کیون ہے

اسوقت عجیب اک سمان تھا
ان سب پہ سپہر مہربان تھا

قافلے کا قافلہ اِس بہار روح پرور پر لوٹ ہوگیا اور حکم ہوا کہ یہان ذرا ٹھہر جائینگے۔ شاہد گلفام دلبر بے پروا خرام معشوقۂ نسرین بدن لی قمرن جو ہوادار زرنگار سے جلوہ فگن ہوئین تو قدرت کی بہار پر عش عش کرنے لگین چارون سمت سلسلۂ کوہ فلک شکوہ اور جو بن کوہ مین ایک چھوٹی سی ندی کا چکر کھاتے ہوے جانا ـ نرمل پانی کی تہ سے سنگریزون کا صاف نظر آنا ـ ہر طرف سبزۂ بیگانہ و خودرو کا لہرانا روح کے ساتھ وہ کرتا تھا جو شب ماہ تدرو مست خرام اور ابر بار طاؤس مرصع دم کے ساتھ کرتا ہے خصوصاً جب کوہ فلک تمکین کی آبشار کے صاف و شفاف پانی پر نظر پڑی تو روح کو وقتی بالیدگی ہونے لگی کئی میل سے پانی پہاڑون سے ٹکر کھاتا اور چکر کھاتا ہوا اِس زور سے گرتا تھا کہ کان پڑی آواز نہین سنائی دیتی تھی اور ایسا صاف و شفاف اور بگلے کے پر سے کہین زیادہ سفید پانی تو اس چھوٹے سے قافلہ مین کسی نے کبھی ہیشتر نہین دیکھا تھا معلوم ہوتا تھا کہ حوران جنت اور راجہ اندر کے اکھاڑے کی پریون نے اپنے پیارے پیارے ہاتھون سے آب گوہر گران بہا کو جوے شیر مین غوطے دیکر جل کیا ہے اور ہماچل پربت کی اُن ندیون کے پانی مین ملا دیا ہے جنکی قرب و جوار کے پہاڑون کی کھوہون مین اہل ہنود کی روایات مذہبی کے مطابق رشی اور منی اور خدا شناس فقرا رسیدہ یاد الٰہی مین مصروف ہین۔ اور وہی پانی ٹکر کھاتا ہوا یہان گرتا ہے اِس آبشار کا پانی طوفان کیطرح اُمڈا آتا ہے۔ سنگ مرمر کی ایک گاے بنی ہوئی ہے گو کہ یعنی اِس گاے کے مُنھ سے پانی گر کر ایک خوشنما حوض مین جمع ہوتا ہے اور فیض عام پہونچاتا ہے۔ بخار کے لیے یہ پانی اکثر گنائین کی خاصیت رکھتا ہے تو صفرا شکنی مین آب زلال آلوے بخارا کا کام کرتا ہے

ایک گھونٹ پانی پی لیجیے سفر کی تھکاوٹ دور ہو جائے الغرض
پانی کیا زندگانی ہے۔ حضرت خضر اگر اسکندر اعظم کو گمراہ نکرتے
تو وہ اسی آبشار کا آب حیات پیتا۔ منکر و مشرک اور ملحد و
مرتد تک تھوڑی دیر کے لیے تو صانع بیچون کی قدرت بالغہ کے
ضرور قائل ہو جاتے۔ اور بے اختیار یہ اشعار زبان پر آتے

فضل خدا را کہ تواند شمار کرد
تا کیست آنکہ شکر یکے از ہزار کرد
آن صانعی لطیف کہ بر فرش کائنات
چندان ہزار صورت الوان نگار کرد
ترکیب آسمان و طلوع ستارگان
از بہر عبرت نظر ہوشیار کرد
بر آفرید بحر و درختان و آدمی
خورشید و ماہ و انجم و لیل و نہار کرد
الوان نعمتے کہ نشاید سپاس گفت
اسباب راحتے کہ نداند شمار کرد
آثار رحمتے کہ جہان سر بسر گرفت
احمال منتے کہ جہان زیر بار کرد
مسمار کوہسار بہ نطع زمین بدوخت
تا فرش خاک بر سر آب استوار کرد
اجزائے خاک مردہ بہ تشریف آفتاب
بستان میوہ و چمن و لالہ زار کرد
ابر آب داد بیخ درختان مردہ را
شاخ برہنہ پیرہنش نو بہار کرد
چندین ہزار منظر زیبا بیافرید
تا کیست کو نظر ز سر اعتبار کرد
توحید گوئے او نہ بنی آدم اند و بس
ہر بلبلے کہ زمزمہ بر شاخسار کرد
اے قطرۂ منی سر بیچارگی بنہ
کابلیس را غرور منی خاکسار کرد

پہلے تو نواب صاحب اور اُنکے احباب و رفقا کا قصد تھا
کہ سیدھی سے سیدھے نینی تال جائیں درمیان میں کہیں
نہ ٹھہریں مگر اس آبشار نے ایسا لبھایا کہ دیر تک ٹھہرے رہے
نواب ۔ قمرن سچ کہنا کیا فرحناک مقام ہے۔
ق ۔ نواب یہیں ایک کوئی محل اپنا کے رہا کرو۔
نواب ۔ ہے تو ایسی ہی دلربا جگہ ۔ کیوں ناز و جان ۔
ناز و ۔ میرا تو جی چاہتا ہے کہ میں اس پانی کے صدقے ہوں
ق ۔ پانی کا ہیکو ہے زندگی ہے ۔ جی خوش ہو گیا ۔
نواب ۔ ہماری بڑی خوش نصیبی تھی کہ ہم نے اس پہاڑ کو دیکھا ۔
ناز و ۔ اللہ جانتا ہے سچ کہتے ہو ۔ جدھر دیکھو گل لالہ ۔
ق ۔ کیا کہوں دگا نا جان کو نہ ساتھ لیتی آئی ۔
منغلانی ۔ اے حضور یہ حال کسی کو کیا معلوم تھا بھلا ۔
ق ۔ سچ کہتی ہو بی منغلانی ۔ یہ تو بہشت ہے بہشت ۔
نواب ۔ بہشت ہے سچ مچ بہشت ہے ؎

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد
کسے را با کسے کارے نباشد

یہاں رہے تو سب سے الگ تھلگ اور پھر نہ جی گھبرائے ۔
منغلانی ۔ جی گھبرانا کیا سرکار ۔ بالکل اکیلا رہے انسان تو بھی
جی نہ گھبرائے میری اتنی عمر آئی میں نے کبھی ایسا پانی پیا تھا نہ دیکھا تھا
نہ یہ بہار کبھی عمر بھر دیکھنے میں آئی تھی ۔ اُسکی کریمی کے صدقے
ناز و ۔ دو قدم پر نینی تال اور ہمکو معلوم ہی نہیں کہ یہ دنیا ہی
دوسری ہے ۔ اللہ نواب کو سلامت رکھے جنکی بدولت بہار

کھنے مین آئی-

خلانی - آہین نہین ہمارے نصیب ایسے کہان -

نواب - مین تو اب ہر سال یہان آیا کرونگا -

شغلانی - سرکار یہ تنہا خوری اچھی نہین سب کو ہمراہ رکاب لائیے تو بات ہی اکیلے آئے تو کیا -

نواب - سب آئینگے - اکیلے تو کاٹے نہ کٹے ذرد تے -

نواب صاحب خیمے سے باہر تشریف لائے تو دیکھا کہ منشی مہراج بلی صاحب ناچ رہے ہین - این! ارے میان مہراج بلی ارے یہ کیا خبط ہی - اسے کچھ شری ہوگیا ہی - او خبط الحواس لوگون نے آ کر مین جا کر اشارے سے کہا کہ حضور یہ بولین ذرا دل لگی دیکھیے اتنے مین نواب صاحب ممن کو علٰحدہ لیگئے اور کہا یہ کیا ماجرا ہی - کیا پی گیا ہی - یہ اسے اسوقت ہو کیا ہی ممن نے کہا حضور اس پہاڑ اور آبشار اور سبزے اور چشمہ سار کو دیکھکر سب وجد کرتے تھے مگر منشی مہراج بلی صاحب سب سے زیادہ عش عش کرتے تھے تو ہم سب نے بنانا شروع کیا کہ بھئی آپ مزاج رنگین طبیعت صنم پرست آدمی ہین انکو تو سب سے زیادہ لطف حاصل ہونا ہی چاہیے - بس اتنا کہنا تھا کہ بندے لگے مسخرے نے انگلیون پر نچایا - کہا ہم سنا کرتے تھے کہ فرط طرب سے ٹوپی اچھالتے ہین - مگر دیکھا نہین - آپ نے فوراً ٹوپی اچھال دی تو کھڈ مین گر پڑی - پھر مسخرے نے کہا ایران مین لوگ وفور مسرت سے ناچنے لگتے ہین اور یہ شعر پڑھا -

زشعر حافظ شیرازی رقصند و می گویند
سیہ چشمان کشمیری و ترکان سمرقندی

بس اتنا سننا تھا کہ خود بدولت بھی تھرکنے لگے -

نواب - عجب بیوقوف آدمی ہی - لاحول ولا قوة -

ممن - گدھے سے گدھا ہوتا تو بھی سمجھ جاتا -

نواب - مگر یہ وہ گدھا ہی کہ خاک نہ سمجھا -

ممن - حضور ہم لوگ چاہین تو ابھی آبشار سے اسکا سر پھوڑ وا دین یہ وہ فرمایشی گدھا ہی - عقل تو چھو ہی نہین گئی ہی -

نواب - واہ بھئی منشی مہراج بلی واہ - اسوقت تو خوب ناچے ذرا پھر تھرکو -

نازو - (خیمے سے) نواب اِن موے سودائی کو منع نہین کرتے اور اُلٹے اور شہ دیتے ہو - واہ عقل کا دشمن ہی نگوڑا - بڈھا ہو گیا اور عقل نہ آئی - یہ ذلیل کریگا تمھین -

منشی مہراج بلی نے جو یہ سنا تو بگڑ کھڑے ہوئے - این کہ زن جاہل العقل بود چہ داند بو زنہ لذات ادرک کہ گفتہ اند ع -

زنان را کید ہا ئے بس عظیم ست

بران ارشدک اللہ تعالے فی الکوہستان کہ

بکن یاد این سخن از این گنہکار
زکید زن بود دانا گرفتار

مردم ایران زمین ہم از فرط خرمی کناہ بر آسمان - اون ---- بر آسمان --- اون --- می اُچھالند و ہم مردم دنیا از غایت خرسندی رقص کردہ اند - بندہ کہ دلدادۂ سیہ خیمہ لیلاے بہار ست چون این کہسار جانفزا و بہار دلپذیر مشاہدہ کردم روح بوجد آمد و رقص کردن آغاز نمودم

	سبزۂ گل شگفتہ بر اطراف باغ
برافروختہ ہر یکے چون چراغ	
	ریاحین دمیدہ بر اطراف جو
صبا عطر بیز و ہوا مشکبو	

درخشش ز طوبے دلاویز تر

گیاہش ز سوسن زبان تیز تر

بابان را چنین بشنید کہ ہر گاہ کہ امیر دستعال صاحب اقبال دود و مال و جاہ و جلال کردہ است در ہیچ مقام پر فضا و دلکشا موسم گرما بسر کنند۔ بود و باش ما دولتمندان در موسم گرما بمقامات گرما گرم مثل لکھنؤ و آگرہ و ملتان وضع الشئ فی غیر موضعہ کہ گفتہ اند ؎

چار چیز ست تحفۂ ملتان

گرد و گرما گدا و گورستان

نواب - یار اِسوقت تو تم بالکل شیرازیون کی سی بول رہے ہو ذرا فرق نہین معلوم ہوتا واللہ۔

چھقن - بھی یہ تو مبالغہ ہی - مگر ہان فارسی اچھی ہی انصاف شرط ہی - امر حق بولنا چاہیے۔

مہراج - (بگڑ کر) امر حق کیا خاک آپ بولتے ہین - عیسکری نے اپنے نزدیک گویا مبالغہ کیا ہی کہ بالکل شیرازیون کی سی ہماری فارسی ہی - مبالغہ نہین ہماری ہجو کی ہی کہ اِسوقت بالکل شیرازیون کی سی گفتگو ہی - یہ اِسوقت کے کیا معنی - اور شیرازیون کی سی فارسی ہولی کب نہین ہی۔

مسخرہ - ہمارے سرکار کہنے سے تو بُرا مانینگے وہی بات کہتے ہین جس سے حسد پایا جاے گو ہم نواب صاحب کا نمک کھاتے ہین مگر اللہ لگتی کہینگے کہ یہ اِسوقت حسد کے سبب سے آپ نے فرمایا کہ اِسوقت تو شیرازیون کی سی فارسی بولتے ہین مجھسے ایک معتبر شیرازی کہتا تھا کہ منشی مہراج بلی سے بہتر بول چال اور روزمرہ اہل شیراز کا بھی نہین ہی۔

راوی - منشی مہراج بلی گدھے تو تھے ہی انکو فوراً یقین آگیا - اکڑ کر کہا - ارے یار عزیزان جاہلون کے سامنے یہ نہ کہا کرو - چہ دانند بوزنہ لذات ادرک -

نازو - اے نواب ایک دھول تو لگاؤ اِسکے سر پر بڑا ولایتی بنکے آیا ہی۔

مہراج - آپ نہ بولین جنابہ بس۔

راوی - جنابہ کے لفظ پر بڑا قہقہہ پڑا۔

نواب - یہ جنابہ ہین آپ کی !!!

ممن - حضور اِس رشتے کا حال تو اب معلوم ہوا۔

مسخرہ - تو اِس حساب سے نواب صاحب و منشی مہراج بلی مین کیا رشتہ ہوا ذرا غور فرمائیے گا۔

چھٹن - (ہنسکر) نواب صاحب کے سالے ہوے۔

مہراج - اگر آپ لوگ ہمکو بنانے کو لائے ہین تو ویسا کہیے۔ ہم مسخرے نہین ہین ہم بھی ردپیے والے ہین - صاحب دل اور صاحب جائداد منقولہ و غیر منقولہ اور پھر میونسپل کمشنر بھی ہین - اگر یہی مسخرہ پن ہی تو ہم بھاگ جائینگے۔

مسخرہ - تو ہم پھٹیل ہی رہجائینگے سرکار۔

اسپر بھی قہقہہ پڑا - بی قمرن نے اِس لطیفے کی بڑی داد دی۔

نواب - کیا اِنکو بھی تم مسخرہ سمجھتے ہو۔

مسخرہ - اے حضور کیسے کچھو - پشتینی - پشت ہا پشت سے یہ جو گانون اِنکے پاس ہین یہ سب اِنکے دادا کو اسی مسخرے پن ہی مین تو ملے تھے۔

مہراج - سنو جی - مین دل لگی مذاق مین بند نہین ہون - سمجھے حضور - مگر اپنے برابر والے سے - شریف زادے سے نہ کہ پاجی سے۔

مسخرہ - یہ پاجی نے کتنا مزہ دیتا ہی منشی مہراج بلی صاحب بڑے عقلمند مردان معلوم ہوتے ہین کہ گفتہ اند - ع -

کہ کلام من مسیح خطا ندارد

چھٹن۔ منشی مہراج بلی صاحب محقق فارسی ہین۔
نواب۔ اِن سے چڈا اگلنیزوں کی پیش نجائیگی۔
چھٹن۔ جعفر زٹلی ان سے البتہ بڑھے ہوے تھے۔

کشتی جعفر زٹلی در بھنور افتادہ ہست
ڈبکو ڈبکو میکند از یک توجہ پار کن

نواب۔ منشی صاحب کے اشعار کسی روز سُننے چاہیین
مسخرہ۔ واہ سے

تو کار زمین را نکو ساختی	کہ با آسمان تیز پرداختی

چہ خوش چرا نباشد۔
مہراج۔ تم نہو تم سے وہ ایرانی کہ چکا ہے بھول گئے۔
مسخرہ۔ حضور مین دل لگی کرتا تھا۔
مہراج۔ مین جانتا ہون جی۔ تم فہمیدہ آدمی ہو۔
مسخرہ۔ حضور وہ تو حضور کا لب ولہجہ ہی کہے دیتا ہے۔
مہراج۔ ارے یارہم کس قابل ہین۔
مسخرہ۔ واہ مجھسے وہ ایرانی کہ چکا ہے کہ اسوقت فارسی کے قطب ہین۔ مگر ایک بات وہ کہتا تھا حضور کے سامنے عرض کرونگا۔
مہراج۔ (بے پروائی کے ساتھ) اجی کہ بھی ڈالو۔
مسخرہ۔ وہ کہتا تھا کہ بول چال اور روزمرہ اور سلاست مین تو منشی مہراج بلی صاحب غالب دہلوی سے کہین بڑھے ہوے ہین مگر بلاغت اور کلام منظوم مین غالب اِنسے بیس ہے۔
مہراج۔ اول تو بھائی صاحب اسکو ہم اسوقت تک مستند نہین سمجھتے جب تک ہمارے اسکے نشست مشت کی نوبت نہ آئے مگر یہ البتہ اُسنے صحیح کہا کہ مرزا نوشہ کی بول چال ہماری بول چال

کی سی پیاری نہ تھی۔ ہان ایک شخص البتہ ہمارا نقطۂ مقابل تھا۔ وہ کون میرزا فاخر مکین سلمہ اللہ تعالے۔
اختر۔ سلمہ اللہ تعالے یا علیہ الرحمۃ۔
مہراج۔ علیہ الرحمۃ! کیا کچھ زندہ ہین۔
راوی۔ اسپر سُرا فرمایشی قہقہہ پڑا۔
نواب۔ بھئی اختر یہ پاگل ہی رہے۔
اختر۔ حضور بہت شرمایا اسوقت۔ بہتا ہی چوکا۔ علیہ الرحمۃ تو زندہ کے لیے کہا جاتا ہے۔
ممن۔ اب تو یاد رکھوگے مُردے کے لیے سلمہ اللہ تعالی کہا کرو۔
اختر۔ حضور خوب یاد آیا۔ وہ داکہ گئے ہین۔

مین دشمن جان ڈھونڈھکر اپنا جو نکالا
سو حضرت دل سلمہ اللہ تعالے

مہراج۔ یہ شعر ہمارا دادا علیہ الرحمۃ اکثر پڑھا کرتا ہے۔
نواب۔ ابے چُپ کم بخت پاگل۔ بڑا ایرانی بنا ہے۔ فارسی بولتے ہین صاحب۔ اپنا سر فارسی بولتے ہین سلمہ اللہ تعالی مُردے کے لیے آیا ہے۔ سلمہ اللہ تعالی کے کیا معنی۔
مہراج۔ سلمہ اللہ تعالے کے معنی سلامت رکھے اُسکو۔
(دانتون کے تلے انگلی دباکر) ارے!
نواب۔ اور علیہ الرحمۃ مُردے کے لیے نہین آتا!
مہراج۔ یہ اتفاق حسنہ ہے۔

گاہ باشد کہ زپیر دانشمند	بغلط بر ہدف زند تیرے

اسپر سب نے کسب نے غل مچا دیا۔ واہ رے بے تکی کے اُڑانے والے۔ شیخ سعدی کو کیا اصلاح دیدی ہے۔ مانتا ہون چار مصرعون کو مختصر کرکے دو مصرع کر دیے کیا عمدہ شعر ہوا ہے۔ خدا غارت کرے تجھے ابے آخر کچھ عقل بھی ہے

یا عقل کے پیچھے سونٹا ہی لیے گھومتا ہے۔ ایسی برتے پر ایرانی بنتے ہو۔ اے لعنت خدا۔

مسخرے نے کہا حضور غلام نے انکے دادا کو دیکھا ہے۔ اگر ایسے کے سامنے علیہ الرحمۃ کہتے تا تو اٹھا کے دے مارتا۔ بندہ اُسکا لوہا مانے ہوئے ہے۔ یہ فقرہ سنکر منشی مہراج بلی بہت بگڑے چہرہ سرخ آگ بھبوکا ہو گیا۔ لوگ تو اس فرک سے واقف تھے ہی تجاہل عارفانہ کرکے پوچھنے لگے کہ بھئی اسمین کچھ فہم معلوم ہوتی ہے۔ ممن نے کہا خداوند یہ کوئی معما ہے۔ چھٹن میاں جب بولے چیستان تو ضرور ہے۔ آغا صاحب انکو ملتے ہوئے تھے غل کی آواز سنکر کہا یارو یہاں تو اس کم بخت کو نہ بناؤ۔ یہ بھلا کونسا موقع ہے۔ منشی مہراج بلی انکا اتنا کہنا غنیمت سمجھے۔ اور بات ٹال دی گئی۔

نواب۔ آغا صاحب سچ کہیے گا بہشت ہے یا نہین۔

آغا۔ بھائی صاحب نمونۂ بہشت تو ضرور ہے۔

نواب۔ اگر فردوس بر روے زمین ست۔

آغا۔ سچ ہے یار۔ یہ فضا ہمارے شہر مین کہان۔

نواب۔ توبہ کر بندے۔ یہ پانی۔ یہ ہوا!!!

قمرن۔ آغا صاحب اب نواب صاحب کو صلاح دیجیے کہ یہین کوٹھی بنوائین۔

آغا۔ اور نہین تو کبھی کبھی تو انسان یہان رہے۔

نازو۔ جی چاہتا ہے ان درختون اور اس پانی کو پیار کرلون مگر راستے مین تو اللہ جانتا ہے بڑا ڈر لگا۔

قمرن۔ اوئی وہ ہوا میدان کیا ڈراونا تھا۔

آغا۔ تم تو تم نواب صاحب ڈر کے بھاگے تھے۔

مہراج۔ بھائی صاحب یہان ابھی تک خوف ہے۔

مسخرہ۔ حضور ہم لوگون کو بناتے ہین۔ آپکے ابا جان تمام عمر پہاڑون پر رہے۔ خود بدولت پہاڑ کی کھوہ مین پیدا ہوے پھر خوف کیا۔

مہراج۔ پاگل ہو۔ تم سے کسنے کہا۔

مسخرہ۔ آپ کی والدہ نے۔

مہراج۔ (بڑی حیرت کے ساتھ) کسنے کسنے۔ جھک مارتے ہو ہماری والدہ نے تم سے کیونکر کہا بھلا۔

مسخرہ۔ جب ہمارے یہان ناگری مین نوکر تھین۔

مہراج۔ جھوٹے ہو۔ انھون نے تمام عمر آپا گری تک مین تو نوکری کی نہین ہم سے اڑتے ہو بچہ۔ یہ بتاؤ کسی گنوار کو۔

نواب۔ منشی مہراج بلی چلیے ہین نہین آنے کے میان اختر نے کہا غضب ہے میرے دل کی تو اسوقت کچھ عجیب ہی کیفیت ہے حق تعالےٰ حضور کو سلامت رکھے آپ کی جوتیون کے صدقے مین یہ بہار روح افزا دیکھنے مین آئی۔ واللہ وہ ہندوستانی بڑے بدبخت و بدنصیب ہین جو باوصف ثروت و دولت اس کہسار لطافت بار کی زیارت سے محروم رہتے ہین۔ مین نے زیارت کا لفظ اسلیے استعمال کیا خداوند کہ یہ سلسلہ کوہ نہین نمونۂ قدرت حق ہے۔ اسکے مشاہدے سے دل پر صناع حقیقی کی صنعت کاملہ کا نقش اسطرح منقوش ہوتا ہے کہ اسکا مٹنا دل کی فنا پر موقوف ہے۔ اگر دو چار مہینے انسان اِس پہاڑ کی ہوا کھائے تو زندۂ جاوید ہو جائے جن لوگون کو یہ قدرتی بہار دیکھنی نصیب نہین ہوئی وہ اسکے لطف کا حال خاک نہین سمجھ سکتے۔ اور کیونکر سمجھین وہ تو سطح زمین کے دیکھنے کے عادی ہین۔ وہان مرزاپور اور چنار کی طرف جو ذرا ذرا سی پہاڑیان ہین وہ بھی ایک نمود کی چیز ہین اور

ین پہاڑ اِس کوہ عرش شکوہ کے مقابل ہین اُن پہاڑیون کو بھلا کیا نسبت ہی – ع – چہ نسبت خاک را با عالم پاک + اگر ہمارے شہر کے اہل ذوق اور شہزادے اور روساے عظام ایک مرتبہ یہان آجائین تو تمام عمر نہ بھولین – ہر سال نینی تال آئین – مگر وہ تو بسم اللہ کے گنبد مین بیٹھنے کے عادی ہین – انکو یہ فکر کہان کہ حفظان صحت کے لیے پہاڑ پر چند روز قیام کرین – لاحول ولاقوۃ – ایک نواب صاحب سے ہمنے ذکر کیا کہ ہمارے سرکار پہاڑ پر جانے والے ہین تو ناک بھون چڑھا کر فرماتے ہین کہ جی ہان آپ اپنے سرکار کی نہ کہیے – اُنکو ہمیشہ نئی نئی باتین سوجھتی ہین ہمیشہ اُپچ ہی کی لیتے ہین – کیا پہاڑ پر دوسرا خدا ہی – کیا پہاڑ کے لوگ نہین مرتے – پھر وہان جانا حماقت اور وحشت ہی – اپنے وطن اپنے گھر بار اپنے احباب کو چھوڑ کر جنگل اور صحرا اور بیابانون کی خاک اُڑانا مجنونانہ حرکت ہی یا کچھ اور – حضور مین تو سنتے ہی آگ ہو گیا – مین نے کہا جب حضور کے دشمن علیل ہوتے ہین تو حکیم صاحب بلوائے جاتے ہین یا نہین – پارسال جب ہیضے کی شدت تھی تو حضور لکھنؤ سے بارہ بنکی کیون چلے گئے کیا وہان معاذ اللہ کوئی دوسرا خدا ہی –

نواب – ہمارے شہر کے رئیس نامدار آغا ابو صاحب ہر سال المورٹے جاتے ہین اور نینی تال مین بھی رہتے ہین – فہمیدہ اور تربیت یافتہ ہین نا –

اختر – حضور اُنکا کیا کہنا – وہ لکھنؤ کی ناک ہین –

ممن – سرکار ایک شہزادہ مرزا سلیمان قدر صاحب عالم بہادر بھی نینی تال گئے تھے –

نواب – وہ تو جو شخص اخبار پڑھتا ہوگا وہ اخبارون مین پہاڑون کے سمان اور بہار کا حال پڑھ پڑھ کے اسقدر ضرور کوشش کریگا کہ جس طرح ممکن ہو پہاڑون کی سیر کرے –

چھنگاٹن – ہمین خود شرم آتی ہی کہ اتنے بڑے ہوے اور ابتک پہاڑ نہین دیکھے تھے –

آغا – علی ہذا القیاس – ہمارا بھی یہی حال ہی –

مسخرہ – حضور یہ بھی تو نہین جانتے تھے کہ ہی کتنی دور –

نواب صاحب نے کہا واللہ اعلم کیا سبب ہی کہ یہ جتنے پہاڑی ہین انکی عادت ہی کہ کھڈ کی طرف چلتے ہین – اب اس شہر کو ملاحظہ فرمایے کہ اُدھر تو کھڈ ہی اور ادھر پہاڑ چلا گیا ہی – مگر یہ لوگ جب چلینگے کھڈ ہی کی جانب چلینگے – اگر ذرا پاؤن پھسلے تو معاذ اللہ ہڈی تک کا پتا نہ لگے – آدھی ہی راہ مین مرغ روح قفس عنصری سے پرواز کر جا ممن نے کہا سرکار ان لوگون کو تو مساوات ہی – اور دل لگی بھی سُنی کچھ حضور نے – یہ کہار جو بلی قمرن کے ہوادار کا ہی آپ فرماتے تھے کہ ہم لوگ دیش مین تھوڑی دور چلنے سے تھک جاتا ہی نواب صاحب نے پوچھا دیش کیا معنی – کہا دیش ان لوگون کی اصطلاح مین مسطح زمین کو کہتے ہین جہان پہاڑ نہون – چونکہ پہاڑون کے چڑھاؤ اُتار اور گھوم گھومیون کے عادی ہین اُنکو مسطح زمین پر چلنا دوبھر ہو جاتا ہی – اتنے مین ایک پہاڑی ہاتھ جوڑ کر نواب صاحب کے روبرو کھڑا ہو گیا – اور اپنی ٹوٹی پھوٹی اُردو مین کہنے لگا کہ ہم کہار نہین ہین – اس پہاڑ پر کہار نہین رہتے ہم راجپوت ہین ہم لوگ غریب آدمی ہین – سب کام بجا لاتے ہین – ڈانڈی ہم اُٹھاتے ہین – برتن ہم مانجتے ہین – چوکا برتن ہم کرتے ہین جوتا ہم صاف کر دیتے ہین مگر کہار ہم نہین ہین – ممن ہنسا – اچھا اب کہار تم کو نہ کہینگے – دھوکے سے کہار کا لفظ نکل گیا ہمارے ملک مین راجپوت ڈولی نہین اُٹھاتے نہ برتن مانجتے ہین نواب صاحب نے پوچھا کیون بھئی اس پہاڑ مین مسلمان تو

بہت ہی تھوڑے ہونگے - مینے کہا اِس پہاڑ مین مسلمان
ہین ہی نہین - نام کو نہین ہین - اب البتہ آنے اور رہنے
لگے ہین - پہلے تو کوئی جانتا بھی نہ تھا - اِس پہاڑ مین سب
ہندو ہی ہندو ہین - پوچھا آبادی زیادہ ہی یا کم - کہا بہت کم
دور تک بستی کا نام نہین ہی - بہت کم آبادی ہی - مین نے
کہا سرکار دیکھیے کس فرے اور آسانی سے ہم پہاڑ کی چوٹی پہ
چڑھتے ہین کہ گویا سطح زمین پر چل رہے ہین - واللہ ہنسی
آتی ہی کہ دیس مین تھوڑی ہی دیر چلنے سے تھک جاتے
ہین - اور یہان کیفیت ہی کہ پہاڑ کی صورت دیکھنے سے
روح کانپتی ہی کہ یا خدا یہ کیا بلا ہی - یہان سے اختر کو تو اِس
زیادہ دلچسپ مقام نہین ملیگا - شاعر آدمیون کی تو جان ہی
آغا صاحب بولے بھائی جان شاعر ہو تو فضا مین رنگین
خوب سوجھین - پرستش کرنے کا اِس سے بہتر اور کون
مقام ہی - ع - کسے را با کسے کاری نباشد - ع -
نی غم وزرو نی غم کالا - شراب خوار ہو تو اِس سے زیادہ
لطف بادہ گساری اور کہان حاصل ہو سکتا ہی - یا یاشی کا
لطف ہو تو اِس سے بہتر جگہ اور کہان ملیگی - غرضکہ واقعی
نمونۂ بہشت ہی - واللہ ہم لوگون کی بڑی بدقسمتی تھی کہ ابتک
ایسے دلکش و دلربا مقام سے ناواقف تھے خیر الحمد کہ اب تو
اِس پہاڑ کے مشاہدے سے روح مسرور ہوئی - یہ کیا کم
غنیمت ہی ہم تو حضرت لکھنؤ جاکر کل احباب کو صلاح دینگے
کہ نینی تال ضرور جاؤ - ہزار کام چھوڑو اور نینی تال پہونچو -
قمرن - نواب اچھا قسم کھاؤ کہ ہر سال ہم کو لے کے
یہان آؤگے -
نواب - مین کسی اور ہی منصوبے مین ہون جان من

ق - وہ کیا - کہ یہان سے نیچے اُترو ہی نہین -
ن - (قمرن کے سر پر ہاتھ رکھکر) واللہ صحیح ہی -
نازو - اچھا تو یہان بھی یہی کون ہی -
ق - نکل نہ جانا نواب - دیکھو یاد رکھنا -
ن - میری روح اِس سمان اور قدرتی بہار پر عش عش
کر رہی ہی - مین زیر لوٹ ہون تم کہتی کیا ہو -
ق - میرے اچھے نواب آج تو نہین پڑا دکرو -
چمن - ای حضور آگے تو اِس سے بھی زیادہ دلچسپ فضا ہی -
ق - کیا ابھی اور چڑھائی ہی - اوئی -
چمن - اور نہین تو کیا ابھی تو نینی تال یہان سے دو کوس کے
قریب ہی -
ق - دیکھنے سے تو معلوم ہوتا ہی -
نازو - جبتک جیتے ہیں ہم جا کے نہ دیکھینگے اُسکی کیا سمجھ مین آئیگا -
ق - جبتک اپنی آنکھون سے نہ دیکھے کوئی کیا سمجھے -
ن - تم ہی سے کوئی کہتا کہ پہاڑ ایسا ہوتا ہی اور پانی کے جھرنے
گرتے ہین اور چکر کھاتی ہوئی سڑک گئی ہی تو کیا
سمجھ مین آتا -
نازو - کہتے ہی کہے لوگ تو ہماری سمجھ مین کیا خاک آتا تھا -
ن - یہین تو صاحب لوگون کو لکھتا ہی -
چمن - حضور خدائی بھر کا عیش انھین کے لیے ہی -
اختر - جب تو ساری خدائی کے بادشاہ بنگئے -
مہراج - چکرورتی راج ہی -
اختر - چکرورتی کیا معنی -
مہراج - یعنی ربع مسکون کے شہنشاہ ہین -
چمن - حضور کہتے ہین سکندر کے برابر بادشاہت ہی -

ن - کیا عجیب ہے - اب دیکھو کہاں لندن اور کہاں کلکتہ اور کہاں یہ پاٹو کا پہاڑ -

مستخرہ - خداوند یہ تو اسطرح راج کرتے ہین جیسے بادشاہ لوگ -

مہراج - بادشاہ لوگ ! اور یہ ہین کیا - آپ بھی عجیب پاگل ہو

مستخرہ - آپ بھی نرے گاودی ہو - آپ بات کو سمجھتے تو نہین اور آپ دخل در معقولات دیے بیٹھتے ہو آپ آدمی ہو یا گھن چکر آپ کی عقل گدی مین ہو -

راوی - اسپر ایسا قہقہہ پڑا کہ منشی مہراج لال صاحب جھینپ گئے

	قافلہ داخل نینی تال ہوا	

اس کہسار پر بہار اور آبشار لطافت بار کی سیر سے روح کا سیر ہونا محال تھا - مگر جب زیادہ عرصہ گذر گیا تو نواب پھٹن صاحب نے کوچ کی صلاح دی نازو اور قمرن ہوادارون مین سوار ہوئین اور قافلہ روان ہوا -

نواب - ہم تو یہان سے نہ جانے کے -

قمرن - یہین پر بنگلہ بنوا لو نواب -

نواب - اب کیا یہان سے مرنے دم تک جاتا بھی ہون -

قمرن - نہین ایک کوٹھی یہان بنوا لو میرے اچھے نواب مین صدقے -

نازو - یہان تو ہم جانتے ہین آدمی مرے کبھی دیہین -

نواب - اہاہاہا - کیا ہوا ہے -

مہراج - ہم لوگ بڑے بدنصیب ہین کہ گرمیون مین لو ن کھاتے ہین برسات مین اُمس مارے ڈالتی ہے اور یہ نہین ہوتا کہ دو قدم پر نینی تال ہے دو چار مہینے یہان آ کے رہین -

نواب - ہمارے ملک مین اسی سبب سے تو ادبار روز بروز بڑھتا جاتا ہے -

مہراج - بنتی ہین تو واللہ اگر دو ایک برس یہان بچ جاؤن تو دماغ چاق ہو جائے -

نازو - کیا کہین ہم منی کو اور اپنی گیان کو نہ لیتے آئے -

نواب - یہ صاحب لوگ اسی سبب سے تو ہر سال چھٹیان لے لیکر یہان آتے ہین -

قمرن - جی چاہتا ہے یہان سے قدم نہ اٹھاؤن -

نواب - دیکھ لینا - کہدیا ہے ہم نے -

مہراج - خدا نواب کو سلامت رکھے - انکی بدولت ہم نے بھی نینی تال کو دیکھ لیا -

نواب - اُفوہ - کن کن دقتون کے بعد آنا ہوا ہے -

مہراج - یہ بھی ہمارے ادبار کی دلیل ہے -

نواب - ہم لوگ سوا اسکے اور تو کچھ جانتے نہین ہین کہ تہ خانے مین گھسے رہین اور دن رات چانڈو خانے کی سی گپ اڑا کرے - نہ ہم کو صحت سے مطلب - نہ تندرستی سے کام فضول اوقات ضائع کرنا ہم جانتے ہین - واللہ ہم کو عمر رفتہ پر اب افسوس آتا ہے اور ہم کو سخت رنج ہوتا ہے -

قمرن - کیسا کیسا لوگون نے ہم کو ڈرا دیا تھا کہ توبہ ہی بھلی کوئی کہتا تھا کہ وہان بڑے بادی چور ہوتے ہین - وہان کے ڈاکو دور دور تک مشہور ہین پہاڑ کے ٹکڑے جب گرتے ہین لوگ مرجاتے ہین اور اللہ جانے کیا کیا بات کا تبنگڑ بناتے تھے وہ تو کہو اتفاق سے آنا ہوا - نہین ان لوگون نے تو اپنے نزدیک پہاڑ کو ہوا بنا ہی دیا تھا -

نازو - مگر سچ کہنا جو سنتے تھے وہی دیکھا بلکہ اس سے زیادہ پایا -

مہراج - اسمین کیا فرق ہے ؎

می شنیدم کہ راحت جانی		چون بدیدم ہنوز چند انی

نواب ـ یاد آگیا شعر ـ

راستے میں پہاڑی عورتوں کا ایک غول سامنے آیا معلوم ہوا کہ یہ قلیوں کی عورتیں ہیں اور بوجھا اٹھاتی ہیں سب سیان و اور نو بر دار خوش ادا ـ

قمرن ـ کتنی اچھی صورتیں ہیں ـ نواب دلارے نے جو رکابگنج کے پاس اس پیلی کوٹھی میں رہتے ہیں ایک عورت گھر میں ڈال لی تھی ـ اسکی صورت اس پہاڑن سے کتنی ملتی ہے ـ یہ جو لال لال اوڑھے ہے مگر وہ اتنی گوری چٹی نہیں ہے ـ

مہراج ـ ہیں تو بوجھا اٹھانے والی مگر صورتیں کیسی اچھی ہیں ـ معشوق پن بھی ہے ـ

نازو ـ گات کتنی پیاری ہے ـ

قمرن ـ آنکھیں کیسی کٹیلی ہیں ـ بال کسقدر کے سیاہ ہیں ـ

نازو ـ کلائیاں تو دیکھو ـ گوری گوری ـ

نواب ـ قمرن جو کہیں تم دو چار برس یہاں رہجاؤ تو ستم کا جوبن ہو جائے اور یوں ہی کیا کم جوبن ہے ـ یہ پہاڑ کی آب و ہوا کا وصف ہے کہ مزدورنیاں اور یہ جوبن ـ

نازو ـ جوبن! اے تم مردوں کی بھی کیا ارواح ہے ـ ایڑی چوٹی پر موئی کو واروں ـ

قمرن ـ کہنے لگی جوبن! آفتابہ نمک تو رکھوائیں نہ ہم ـ

نازو ـ اے موئی پہاڑن گنوارن ـ

نواب ـ (چھیڑنے کے لیے) تم دونوں سے اچھی ہے ـ

مہراج ـ لاحول ولا قوۃ! کہیں ہونا ـ

نواب ـ کیا نازو اور قمرن اس سے اچھی ہیں ـ

مہراج ـ یہ بکتے کیا ہو واہی ہو کچھ ـ

نواب ـ (بیوقوف بنانے کے لیے) اچھا کچھ بدتے ہو ـ آئیے سو سو روپے بدتے ہیں ـ

مہراج ـ (کنجوس آدمی) بدکے پاس ہم کھڑے نہیں ہوتے ـ

نازو ـ اے بد لو ـ بد لو جی ـ

قمرن ـ بد لو ـ آدھے کے ہم شریک ہیں ـ

نازو ـ جو ہاروگے تو بھر لینگے ہم ـ

نواب ـ ہم بھی بھر لینگے ـ دیکھو کہدیا ہے ـ

نازو ـ بیش باد ـ

مہراج ـ تو شرط یہ ہے کہ اگر دس آدمی کہدیں کہ نازو اور قمرن سے یہ پہاڑن اچھی ہے تو سو روپے ہم ہاریں ـ نہیں نواب ہاریں ـ

نواب ـ منظور روپیہ لبا دو ـ

مہراج ـ کیا چوروں سے ہوا ہے ـ

نواب ـ آپ کا اعتبار کیا ـ جھوٹوں کا ـ

مہراج ـ آپ بڑے ساہوکار ہیں ـ

نازو ـ اے ہم تو ذمہ دار ہیں ـ

قمرن ـ چپ رہو باجی جان ـ انکو یہ موئی کھرگنجی پہاڑ کی مزدورنیں ہی پسند ہیں تو بسم اللہ ـ

نازو ـ واہ کیسا ارواح ہے ـ

نواب ـ ہم تو خدا لگتی کہتے ہیں ـ

قمرن ـ بڑے خدا لگتی کے وہ بنکے آئے ہیں ـ

نازو ـ اچھا صاحب ہم برے ہی سہی ـ بس ـ

نواب ـ سچ کہہ ـ و ڈاڑھی جھار ـ

قمرن ـ اچھا تم ہی بڑے سچے سہی ـ

نازو تھوڑی دیر کے بعد تاڑ گئی کہ نواب چھیڑنے کے لیے کہتے ہیں ہنسکر کہا نواب سچ کہنا وہ سامنے جو پہاڑی بوجھا رکھے

سامنے کھڑا ہی کیسا خوبصورت ہی کہ واہ واہ ہم نے تو آج تک ایسا مرد نہین دیکھا۔

نواب صاحب بھی سمجھ گئے کہ نازو نے جواب ترکی بترکی دیا مسکرا کر کہا ہمکو اسکا کیا خیال ہی۔ کچھ بھی نہین ۔ تم نے جو ایک پہاڑی کو پسند کیا تو اسکی فکر نثی مہراج بلی کو ہوگی — ہم سے کیا واسطہ۔ تم ایک چھوڑ دس کو پسند کرو۔ ہمکو تو مطلب اپنی قمرن جان سے ہی۔

مہراج بلی نے کہا ہم کو خوب یقین ہی کہ نہ ہمارا سا مرد انکو ملیگا اور نہ یہ کسی اور کو پسند کرینگی۔ ہم کو تو اس بات کی تسلی ہی۔ یہ بھلا پہاڑی پر کیا ریجھینگی۔ ہم کیا کچھ کم خوبصورت ہین۔ بھلا نازو ٹھنک کر بولی۔ گھر کی پھٹکی اور باسی ساگ — اسنے چہرے پر سے نون رائی اُتروا ڈالو منھ پر پھٹکار برس رہی ہی۔ چلے ہین بڑے وہ بنکے۔ اِس پہاڑی سے مقابلہ کر سکتا ہی۔

مہراج۔ نیکی کا زمانہ نہین ہی۔ ہم نے انکی طرف سے نواب صاحب سے شرط بدی اور یہ اُلٹا ہمین کو بنانے اور بُرا بھلا سنانے لگین واہ کیا زمانہ ہی۔

قمرن۔ اے ہان باجی یہ کیا اُلٹی گنگا بہاتی ہو۔

نازو۔ [illegible] اے بہن یہ سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہین۔ مین خوب پہچانتی ہون۔

نواب۔ یہ مہراج بلیا ایسا ہی ہی۔ مگر نازو نے آج انھین خطاب خوب دیا ہی۔ مہراج بلی کے عوض بلیا اب ہم بھی انکو مہراج بلیا کہینگے۔

مہراج۔ آپ کون کہنے والے ہین۔ نازو جو چاہین کہین انکی دس باتین بھی ہم سُن لینگے۔

مسخرہ۔ جی ہان دودھاری گاے ہونا

جب خاص نینی تال پہونچے تو وہ لطف مزید حاصل ہوا کہ جو تحریر سے خارج اور حیطۂ بیان سے باہر ہی۔ بہت اونچے اونچے پہاڑ اور اُنپر بنگلے اور کوٹھیان یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہوا مین مکان بنے ہین۔ اور جھیل کو جو دیکھا تو روح کو بالیدگی ہونے لگی۔ اور اس بہین نمونۂ قدرت چیون پر ہزار جان سے عاشق ہوگئے عش عش کرتے تھے کہ واہ کیا صنعت کاملہ اور قدرت بالغہ ہی۔ اختر نے کہا ہے

دریا دیکھون کہ کوہ و صحرا دیکھون
یا معدن دولت کا تماشا دیکھون
ہر سو تری قدرت کے ہین لاکھون جلوے
حیران ہون کہ دو آنکھون سے کیا کیا دیکھون

شوق کو روک کر نواب صاحب بڑی دیر تک جھیل کی سیر دیکھا کیے کسی نے کہدیا کہ آج کشتیون کی گھوڑ دوڑ ہی نواب صاحب نے کشتیون کی دوڑ کبھی کاہے کو دیکھی تھی کمال اشتیاق سے حکم دیا کہ جس رخ سے اچھی طرح نظر آئے اُدھر چلو۔ مگر ایک خانسامان نے جو نواب صاحب کی دعوت پورے سات دن اُنکے یہان کرانے پر آیا تھا اور انکو بخوبی پہچانتا تھا جھک کر سلام کیا اور کہا حضور آپ اسوقت چلے آتے ہین ذرا آرام کرین پھر دیکھ لیجیے گا۔ یہان تو روز یہی حال رہتا ہی۔ نواب صاحب سمجھے تھے کہ جس طرح لکھنؤ مین سال مین دو ایک بار گھوڑ دوڑ ہوتی ہی اسی طرح یہان بھی ہوتی ہوگی مگر انکو یقین دلایا گیا کہ یہان کشتیون کی دوڑ ہفتے مین دو تین بار ہوتی ہی کوئی ایسی بات نہین ہی کہ اب فصل بھر دیکھنے [illegible] نہ آئے۔ اس خانسامان سے

آغا صاحب نے پوچھا کیا لکھنؤ مین تمھارا مکان ہو- اُسنے کہا ہان خداوند غلام تو حضور کو اور نواب صاحب بہادر کو خوب جانتا ہو- جب نواب صاحب کے ہان صاحب لوگونکی دعوت ہوئی تھی تو غلام بھی موجود تھا اِس تقریب سے یہ ساتھ ہو لیا تھوڑی دور جاکر اُسنے کہا سرکار یہ لکھنؤ والے مری صاحب کی دُکان ہو- حضور یہ اُس تصویر والے کی دکان ہو جو ڈاکخانے کے پاس رہتے ہین- اِن سب کو دیکھتے ہوے قافلہ جا رہا تھا کہ اُس خانساماں نے کہا حضور اِسی جگہ اُس سال پہاڑ گرا تھا- کیا کہون سرکار سیکڑون آدمی جھج گئے اور وہ دیکھیے اِس جگہ سے جو پہاڑ پھٹا تو وہان جاکے جھیل مین ہو رہا-

مہراج- (کانپتے ہوے) افوہ! غضب ہوگیا تھا-

آغا- جھیل کے اندر ہو رہا- اللہ اکبر-

خ- (خانساماں) ای خداوند دیکھیے تو گرا کہان سے تھا-

آغا- آسمان سے گرا بھی تھا-

مسخرہ- پھر تحت الثری کو تو جایا ہی چاہے-

مہراج- یار ہم سے یہ ناحق کہا-

نواب- کیون جی بڑا دھما کا ہوا ہوگا-

خ- نہین حضور آواز بھی نہین ہوئی-

مہراج- یہ جبھی اتنا پہاڑ کٹا ہوا معلوم ہوتا ہو-

خ- جی ہان بڑا ہلڑ مچ گیا تھا سرکار-

مہراج- (او ڈانڈی والا)- یہان سے بھاگ چلو ارے کمبخت تم سے خدا سمجھے یہان تیز قدم چلو-

راوی- ڈانڈی والے وحش- وہ یہ گفتگو کیا سمجھین- کم بخت اور تیز قدم یہ لفظ اُنھون نے کبھی کاہے کو سنے تھے سمجھے کہ شاید ٹھہرنے کا حکم دیتے ہین رُک رہے-

مہراج- او سور کا بچہ! ارے خدا کے واسطے اِس مقام مخدوش سے بسرعت تمام چلو-

گرچہ کس بے اجل نخواہد مرد
تو مرو در دہان اژدرہا

راوی- اِسپر لوگون نے بیساختہ قہقہہ لگایا اور ڈانڈی والے ہکا بکا کہ یہ کیا ماجرا ہو- اتنے مین مسخرے نے ڈانڈی والون کو اشارہ کیا کہ جس طرف پہاڑ پھسل پڑا تھا اُسی طرف جاؤ وہ گنوار کے لٹھ- ڈانڈی لے کے اُسی رُخ چلے تو منشی مہراج جی کفن پھاڑ کے غُل مچانے لگے اور ادھر زور سے قہقہہ پڑا تو وہ اور بھی تیز گام دوڑے اور مہراج کے حواس غائب کہ پہاڑ اب گرا اور اب گرا- زور سے چیخے- کہا- وہان اجل مین کاہے واسطے لیے جاتا ہو- خدا تم لوگون کو غارت کرے- اب روک لو- وہ سمجھ سکتے ہین- اور بھی تیز چلنے لگے تو منشی مہاراج جی نے آو دیکھا نہ تاؤ تصور کیا کہ فوراً کود پڑین مگر ڈانڈی والون نے یہ حال دیکھکر اُن کو روک لیا- آدھے ٹنگ گئے تھے اور گرنے ہی کو تھے کہ روک لیے گئے-

نواب- لاحول ولا قوۃ- بھئی یہ ہوا کیا- یہ لوگ اِس رُخ کیون بھاگے- اِنکو اور بھی ڈرا دیا- توبہ توبہ-

مہراج- ڈرنے کوئی اور ہونگے (ہانپتے ہوے) جی- یہان خوف پاس پھٹکنے نہین پاتا- جیسے ہی دیکھا کہ یہ لوگ بدی پر ہین معاً کود پڑا- کچھ آٹا دال بیچنے والے تھوڑا ہی ہین- فوج مین رہے ہین-

مسخرہ- ہمسے کہتے ہو- گویا ہم جانتے ہی نہین آپ کو-

مہراج- ہان تم تو اُس زمانے کے دیکھنے والون مین ہونا-

لوگ تو سمجھتے تھے کہ منشی مہراج جی صاحب (کاہے واسطے) کی ہانک لگا کر بگڑ جائینگے اور صدہا صلواتین سنائینگے مگر اُنھون نے بجیر دیکھکر

خلاف معمول اوریہی قسم کی گفتگو کی - اور بہادری دکھانے لگے
یہ دل لگی ہو کر داڑھی والے پھر ایک پہاڑ کی طرف جانے لگے اور
قبل اسکے کہ نواب صاحب یا مہراج جی اسکی وجہ دریافت کرین
ساتھیون نے کہدیا کہ جو کوٹھی لیگئی ہی وہ اسی پہاڑ پر ہی -
نواب - الحمدللہ اب پہونچے پہونچے ایکا اور پہاڑ ملا -
آغا - جی ہان پھر پہاڑ تو ہی ہی - مگر واہ ری جھیل -
چھٹن - سچ کہیے گا کیا لطف ہی -
آغا - زندگی بخش مقام ہی بندہ پرور -
چھٹن - یہان بہشت کا لطف آتا ہی -
جھلو - آپ تو اسطرح فرماتے ہین کہ گویا بہشت دیکھ آئے ہین -
مہراج - بہت صحیح کہتے ہین -

سراد دیدہ دیوسف با شنیدہ	شنیدہ کی بود مانند دیدہ

ناز و - یہ کیا واہیات بات ہی نواب - کیا مہراج جی کا ہاتھ
پاؤن توڑ والوگے - اسی واسطے اپنے ساتھ لائے ہو ہی -
مجکو یہ دل لگی ایک آنکھ نہین بھاتی -
نواب - لو اور سنو - یہ مجھی کو ڈانٹتی ہین - معقول !
ناز و - کیا خوب - کیا نرم زمین کا بیلدار سمجھ لیا ہی -
مہراج - کیون خفا ہوتی ہو یہان ہم کچھ سوچ سمجھ کے بیٹھے
ہین - وقت پڑے تو پہاڑ کی چوٹی سے پھاند پڑین -
ناز و - اسے ڈر ڈینگے -

جس طرف دیکھتے تھے پہاڑون کی اونچی اونچی چوٹیان اور
سبزہ اور لالہ زار ہی نظر آتا تھا اور نیچے جب نظر ڈالتے تھے تو
جھیل اور اسکی روانی اور صاف چمکتے ہوے پانی سے جی خوش
ہو جاتا تھا اور آدمی بہت ہی چھوٹے چھوٹے دکھائی دیتے تھے
گھوڑے بکری کے برابر نظر آتے تھے پہاڑونکو دیکھ دیکھکر خدا کی
قدرت پر لوٹ تھے کہ پہاڑ بھی اللہ نے کیا شی پیدا کی ہی کہ واہ -

پلا ساقیا بادہ مشکبو	کہ ہی سیر کہسار کی آرزو
نہون پر جو جان تو جلا دے مجھے	تو روح پرور پلا دے مجھے
پہاڑون کی ہی سیر منظور اب	نہ رکھ ساغر مے کو تو دور اب

نواب نامدار رو با وقار کے شفیق با تحقیق سے انکا قیام [illegible]
ایک پرفضا و دلکشا مقام پہ اپنی ایک فرح بخش کوٹھی جو آدمی کی
اسمین ایک وسیع گول کمرا یورپین مقام اور [illegible] کیلیے
بہت خوب سجا گیا تھا - اسی کے قریب آفس روم یعنی دفتر کا
کمرا تھا - اس مین نواب کے دوست نے کہ لکھنؤ ہی مہاجن تھا
تقریبا ایک ہزار کتابین فارسی عربی اردو المارون مین
چنوادی تھین - مگر کسی کو امید نہ تھی کہ نواب صاحب
ایک منٹ کیلیے بھی اس کمرے مین تشریف لیجا ئینگے -
مطالعہ کتب سے انکو کیا علاقہ تھا - کبھی تمام عمر سیر کتب
کی ہی نہین - اور آفس روم یعنی دفتر کے کمرے کا تو کبھی
انھون نے نام بھی نہین سنا تھا کہ دفتر کا کمرا کسکو کہتے ہین
انکی عالیشان کوٹھی کو دلھن کی طرح سجی سجائی تھی اور [illegible]
[illegible] مین موجود تھین مگر کتابون کا خط [illegible]
[illegible] کبھی ضرورت نہین پڑی تھی - اگر کبھی کسی خط یا [illegible]
مین [illegible] کی ضرورت واقع ہوئی تو داروغہ کا قلمدان منگوالیا
[illegible] شاعری کا نواب صاحب کو یہان اکثر [illegible]
[illegible] کے لیے - دیوان [illegible]
دیوان بھی نام کو نہ تھا - انکے والد کے وقت کی کچھ کتابین
زنانے مکان کے ایک کونے مین پڑی تھین وہ بھی دیمک کی نذر
ایک کوٹھری مین کچھ کتابون کا ڈھیر لگا ہی کہ [illegible]
انکے والد کو جو تحفہ نواب صاحب مشہور [illegible] تھا ان [illegible]

بڑا شوق تھا - انکے کتب خانے مین ایک بہت ہی خوشخط دیوان حافظ تھا جسکی تعریف سے پایا جاتا تھا کہ لسان الغیب کی وفات سے دو ہی چار برس کے بعد لکھا گیا تھا کسی نامی گرامی خوشنویس کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک قرآن ان کے کتب خانے کی جان اور تمام ہندوستان مین مشہور تھا - گلستان اور بوستان کی ایسی مطلا و مذہب جلدین انکے کتب خانہ مین تھین کہ اگر حضرت شاعر شیرازی حضرت شیخ مصلح الدین شیرازی علیہ الرحمہ دیکھتے تو عش عش کرنے لگتے - انکی روح ضرور وجد کرتی ہوگی -

حضرت ظہیر فاریابی کا دیوان فصاحت عنوان کسی زمانے مین بڑی ہی دقت سے دستیاب ہوتا تھا بلکہ دقت سے بھی نہین دستیاب ہوتا - چنانچہ یہ شعر بہت مشہور ہے ؎

دیوان ظہیر فاریابی	در کعبہ بدزد اگر بیابی

مگر انکے کتب خانے مین دیوان مذکور کی دو قلمی جلدین ایسی خوشخط لکھی ہوئی تھین کہ اچھے اچھے یاقوت رقم سواد نامہ سحر ختامہ کے صدقے ہوتے تھے ؎

خطت ای ہم دگر و سواد نامہ میگردم
فدای جنبش آن دست و طرز خامہ میگردم

شعرا کے نایاب تذکرے اور مستند ہین کے دواوین لاجواب انکے کتب خانے مین کثرت سے تھے - مذہبی کتابون سے بھی کئی الماریان بھری ہوئی تھین کل کتابین مجلد تھین - اور جلدین مختلف قسم کی اور نہایت خوشنما - کل جلدین پر انکے نقشون کی تھین اور قیمتی -

لیکن انھون نے چانڈو بازی اور نشہ بازی اور بدمعاشی اور عیاشی مین اپنے کو ایسا ستیاناس کیا کہ کہین کا نہ رکھا

مطالعہ کتب کا کیا ذکر تھا - ایک کمرہ نواب صاحب کے آرام کے لئے آراستہ کیا تھا - اسمین بھی ایک میز اور دو کرسیان تھین اور میز پر دس بارہ کتابین اور قلم دوات - اسی طرح کئی کمرے نواب صاحب اور انکے احبا اور مصاحبون کے لیے آراستہ کیے گئے تھے نواب صاحب کوٹھی کو دیکھکر بہت خوش ہوے اور انکے رفقا نے بھی بڑی تعریف کی -

ممن - حضور مکان دیکھکر تو جی خوش ہو گیا -

نواب - بھئی مکان کیا در حقیقت بہشت ہین -

اختر - خداوند واقعی طبقات ارم ہین -

مسخرہ - پھر حضور ان دونون پریون کے لیے (اختری اور نازو کی طرف اشارہ کرکے) بہشت کی ضرورت ہی کیا تھی -

نواب - اب ہم یہان چین سے رہینگے -

مسخرہ - چین جان خوش گذران -

نواب - یہ بنگلے تو ایسے معلوم ہوتے ہین جیسے ہوا مین لٹکے ہوے ہین -

آغا - اور کیسقدر لطف دکھاتے ہین بھائی صاحب

نواب - معلوم ہوتا ہے کہ ستارے آسمان سے اتر آئے ہین کہ نینی تال کی بہار چلکر دیکھین - کیا مقام ہے واللہ -

چھمن - بھئی واللہ ؎

اگر فردوس بر روے زمین ست
ہمین ست و ہمین ست و ہمین ست

دنیا کی بہشت تو یہی ہے -

مہراج - ہم کچھ اور ہی سوچ رہے ہین ہم وہی دھیان مین ہین

نواب - آپ بھی کہہ ڈالیے پنڈت -

چھمن - دور کی سوجھی ہوگی حضرت -

مسخرہ ۔ آسمان کا زینہ تو نہین مل گیا کہین ۔
مہراج ۔ ہمکو یہ فکر پیدا ہوئی ہو کہ اگر ہم کہین پی گئے اور
پہاڑ سے لڑھکے تو کیا ستم ہو جائیگا ۔
مسخرہ ۔ لاحول ولاقوۃ ۔ یہ کون مشکل امر ہو ۔ ارے بھائی
ہوگا کیا ۔ گر پڑے گر پڑے ۔ بس ۔
مہراج ۔ کیا مختصر کر دیا ہو آپ نے ۔ ماشاء اللہ حضرت ۔
آغا ۔ گویا گرنا انکے نزدیک کوئی بات ہی نہین ہو ۔
مسخرہ ۔ حضور آخر ہوگا کیا ۔ ہاتھ پاؤن ٹوٹ جائینگے ۔ ایکبار
ٹوٹ گئے ٹوٹ گئے ۔ مانگے کے تو نہین ہین ۔
آغا ۔ ہمکو تو ہنسی یہ آتی ہو کہ ہمارے حضور کو بھی کیا دور کی
سوجھی کہ اگر پی گئے اور پی کے گرے تو کیا ہوگا ۔
چھمٹن ۔ ارے یار کہان کا جھگڑا نکالا ہو ۔ ذرا جھیل کو تو
یہان سے دیکھو ۔ کیا لطف دکھاتی ہو واللہ ۔
نواب ۔ حضرت یہ تو قدرتی بہار اس قابل ہو کہ انسان
لوٹ ہو جائے مگر اس جھیل نے واقعی جان ڈال دی ہو ۔
اختر نے قطع کلام کر کے کہا پیر و مرشد سیر کہسار ہو تو ضرور ہی
کہ ساغر مشکبار ہو ۔ اس سے بڑھکر نعمت عظمی انسان کے لئے
اور کیا ہو ۔ مگر ہان اسکے ساتھ ہی معشوق چست و چالاک
شوخ و بیباک ہو اور عشق پاک ہو بے بادہ جان بخش
و جام گلفام سیر کہسار کا لطف کیا ۔ اودی گھٹا اور ٹھنڈی
ٹھنڈی ہوا مین شراب ناب کا جام آب حیات کی خاصیت
رکھتا ہو یہی مقام تو شراب پینے کا ہو ۔ شراب گلفام ہو اور
دلارام ہو ۔ مسخرے نے انسے اتفاق رائے کر کے کہا ۔
غلام نے عرض کیا ہو کہ ؎

وہ محفل بزرگ جہان بادہ نباشد		وہ بادہ بے لطف جہان بادہ نباشد

اگر بادہ ہو تو منشی مہراج بلی کی سی ۔ اسپر منشی مہراج بلی صاحب
کو غصہ آگیا ۔ سنو نواب یہ نگر گدے مسخرے جو تمھارے ساتھ
ہین انکو بھائی صاحب سمجھا دیجیے ۔ اب یہان ہم آپ
پردیس مین ہین ۔ یہان مل جل کے رہنا چاہیے نہ کہ لڑائی
جھگڑا مول لین ۔ آتنا ذہن اقدس مین رہے ۔
نواب صاحب مسکرانے لگے ۔ مگر آغا صاحب نے جواب دیا
کہ حضرت یہان اسلیے نہین آئے ہین کہ مہذب نہین بلکہ اسلیے
آئے ہین کہ منہین بولین لطف اٹھائین دو گھڑی غم غلط
کرین ۔ اگر آپ کی بادہ کی کسی نے تعریف کی تو برا کیا ۔
ہجو کرین ۔ کیا آپ اپنی بیوی کو ہجو کے قابل سمجھتے ہین ۔
کچھ غور کر کے فرمایا بھائی صاحب سچ تو یون ہو کہ ہم نے اتنی
صفتین ایک عورت مین نہین دیکھین ۔ خوبصورت ایسی
کہ یہان ایک نہوگی حسن کیا ہو خدا کی شان ہو بس شان
خدا ہو ۔ وہ جو بد صافی آپ نے دیکھی تھی بس جوانی مین انجناب
کی بیوی بھی ایسی ہی ہونگی اور ہونگی کیا معنی تھین ہی ۔
گال ایسے سرخ تھے جیسے انار کا دانہ ۔ اور ہونٹھ ایسے لال لال
جیسے شہاب ۔ آنکھین نشیلی رسیلی کٹیلی ۔ رسیلی متوالیون
نے جادو ڈالا ۔ اور نشیلی متوالیون نے جادو ڈالا ۔
جادو ڈالا رسے رسیلی متوالیون نے جادو ڈالا
منشی مہراج بلی اپنے کو بڑا خوش گلو سمجھتے تھے اور ادھر
مسخرے نے اسطرح گردن ہلا ہلا کر وجد کرنا شروع کیا کہ
اور بھی بنگئے ممن اور اختر نے بھی انکو چمکا دیا ۔ نواب صاحب
بھی تعریف کرنے لگے ۔ پھر کیا تھا ۔ اب تو گلا پھاڑ پھاڑ کر
گانا شروع کیا ۔ اور ہر مقام پر اپنے آپ ہی وجد کرنے لگے ۔
مسخرہ ۔ حضور ایسا دیکھا گیا ہو کہ مرد یا عورت خوش گلو ہو

تو واقفکار نہین - اور اگر واقفکار ہی تو خوش گلو نہین -
یہ نہین دیکھا گیا کہ خوش گلو بھی ہو اور علم موسیقی سے بھی
واقفیت رکھتا ہو - یہ بات منشی مہراج بلی صاحب ہی مین
دیکھی - بہت مشکل بات ہی -

ممن - حضور کیا گلا پایا ہی کہ واہ وا واہی وا -

نواب - اسکو خدا کی دین کہتے ہین میان ممن صاحب -

ممن - کیا شک ہی خداوند - برسون ریاض کیا ہو گا حضور

مہراج - ارے نہین یار - کیسا ریاض - برسون
گاتا ہی نہین -

مسخرہ - اسکا تو حضور کسی گنوار ہی کو یقین آئیگا - ہان -

مہراج - (مسخرے کے سر پر ہاتھ رکھکر) بھائی کے سر کی قسم

مسخرہ - تعجب ہی حضور - یہ معلوم ہوتا ہی کہ برسون کا
ریاض کیا ہوا ہی -

منشی مہراج بلی صاحب نے پھر اپنی بیوی کی تعریف
شروع کی - فرمایا - کھانا ایسا پکاتی ہین کہ باید و شاید -
دودھ کی روٹی - دہی کی روٹی - بانس کا اچار گنڈیری کا
اچار - نکوری کا مربا - مین کیا کیا تعریفین کرون - بھونی
کھچڑی وہ پکتی ہی کہ عالمگیر بھی انگلیان چاٹتے اور انکے نام
خط لکھتے کہ کھچڑی بریانی شما در ہندستان بیاد می آید الحق کہ
قبولی اسلام باوئی رسد - زیادہ کیا تعریف کرون - اور گانا
اگر سنئیے تو مجکو بھول جائیے -

دو چار چیزین تو انکے حصے کی ہین - ایک تو کروندے کی
چھپیان چھپیان - دوسری ڈولا ئے جاو بنیان - ماری جھو
ڈلائے جاو بنیان - اور بہاگ تو انکا واقعی حصہ ہی -
بہاگ اور بہاگڑے مین کوئی ان کا مقابلہ کرسکے کیا مجال

مگر استائی - ہاے ہاے - ارے یار لوٹنے لگو - پکا گانا بھی
گاتی ہین اور ٹھمری ٹپا بھی - علم موسیقی پر تو حاوی ہو گئی ہین -

مسخرہ - کیون صاحب بھلا صادق علی خان سے تعلیم
پائی ہی یا حیدری خان سے -

مہراج - آپکی ایسی تیسی - جھک مارتا ہی مردک -

آغا - یہ تو خواہ مخواہ کی خفگی ہی خداوند نعمت -

نواب - بیشک - ارے بھئی پوچھتے ہین کہ کس سے تعلیم
پائی ہی - آخر کسی نہ کسی ہی سے سیکھا ہو گا - پھر صادق علیخان
اور حیدری خان سے بڑھکر اور کون ہی -

مہراج - سیکھنا کیا معنی - سنتے سنتے گانے لگین -

مسخرہ - ماشاء اللہ طبیعت دار معلوم ہوتی ہین -

نواب - طبیعت داری مین کیا فرق ہی جناب -

مسخرہ - کیون منشی مہراج بلی صاحب - ہم جانتے ہین آپکی
بیوی ناچتی بھی خوب ہونگی -

مہراج - (آگ ہوکر) خدا انکو غارت کرے سور - اب کہین
شریف زادیان بھی ناچتی ہین - نامعقول -

مسخرہ - قبلہ جو شریف زادیان پکا گانا گاتی ہین وہ ناچتی
تھرکتی بھی خوب ہین - ہم سمجھ گئے آپ لاکھ جھوٹ بولیے
بندہ کب مانتا ہی - (نواب صاحب کی جانب مخاطب
ہوکر) حضور اسمین شک نہین کہ کالکا بندا سے انھون نے
ناچ ضرور سیکھا ہو گا -

یہ فقرہ سنتے ہی منشی مہراج بلی صاحب فرش سے اٹھ کھڑے
ہوے اور آدمی سے کہا باندھو اسباب اور چل سرا - اب ہم
اس منحوس اور کم بخت صحبت مین نہین رہینگے - اگر کوئی
دوسرا کہتا تو کھود کے دفنا دیتا مردود کو - نواب صاحب اور

آغا صاحب نے تو تھمو کر کے ذرا سمجھانا چاہا تو مسخرے کیجانب بگڑ کر آپ نے فرمایا - بشنو ای مسخرۂ ناہنجار کہ اگر بار دوم ازین نابکار اینقدر مذاق بشنوم تا شنودنی خواہی نمود فرق تو از تیغ سطوت خویش جدا و دو تا خواہم نمود کہ گفتہ اند

ع - دست بگیر و سر شمشیر تیز -

بر سر این کوہ کہ فلک پیش او کاہ ست و عرش برین بمقابلہ او خس و خاشاک - این مجادلہ کردن خلاف بخردی ست کہ این کوہ سراپا بہار کہ سدا بہار ست برای این خالق ما و شما وہر دو جہان آفرینش کردہ کہ ہر ہمہ ازین کوہ فائدہ بردارند و آب و ہوا را ذریعۂ ترقی جسمانی قوت متصور شوند - و از آب خنک کہ سردی را دور و گرمی را عدوی ہست ہر رگ جسم را خون و غذا دہند کہ ترقی جسم و خون تولید انسان را میگوید کہ خالق خویشتن را سراہید - ع -

قدر نعمت بعد زوال

گو منشی مہراج بلی صاحب کی یہ مجذوبانہ بڑ ایسی تھی کہ لوگ مشکل ہنسی کو ضبط کر سکین مگر چونکہ اسوقت منشی مہراج بلی صاحب بہت بگڑے ہوے تھے لہذا عمداً اور قصداً لوگون نے ہنسی کو بہت ضبط کیا - اور مسخرے نے جان بوجھکر گردن نیچی کر لی -

نواب - اچھی قابلیت فارسی مین ہو منشی صاحب کو -

ممن - حضور بلبل چہک رہا ہے -

چھٹن - لکھنے تو اور لوگ بھی ہین مگر بول نہین کوئی سکتا -

آغا - صاحب یہ خوب نویس ہین -

مرزا - حضور یہان اور زیادہ بولینگے -

نواب - یہ یہان پر کیا فرض ہے -

مرزا - حضور واقعی یہان زیادہ بولینگے -

مسخرہ - جھینٹا پڑے بولینگے ہمارے حضور -

مہراج - (مسکرا کر) بڑا مسخرہ ہے -

مسخرہ - سرکار بڑے تو حضور ہین -

نواب - بس اب چاہے جسقدر رادھی آؤ - اب یہ نہ بُرا مانینگے -

مسخرہ - خوب آدمی ہین صاحب - واللہ خوب آدمی ہین -

آغا - مگر اسوقت بہت ہی بگڑے تھے -

نواب - مین نے کبھی کیسے بچارے دبلے -

مہراج - حرنجی گالیان دیتا ہے یہ -

نواب - بس یہی تو بُرا معلوم ہوتا ہے کہ خواہ مخواہ کو تم بگڑ گئے تھے اُس نے کیا بُرا کہا تھا - اگر ناچ اُنھون نے سیکھا تو کیا بُرا کیا - اِس مین گناہ ہی کیا ہے - مگر تم عجب قطع کے آدمی ہو -

مسخرہ - حضور غلام نے تو کوئی بات اُنکی عفت کے خلاف نہین کہی تھی - مگر آپ کا تو وہی قاعدہ ہے کہ گاہے بسلامے برنجند و گاہے بدشنامی خلعت دہند -

مہراج - یعنی جب کوئی ہمکو بناتا ہے تو ہمکو فی الحقیقت رنج ہوتا ہے اور بُرا معلوم ہوتا ہے -

چھٹن صاحب نے کہا اِس جھگڑے کو اب دور کرو اور پہاڑ کو دوربین سے دیکھو - آغا صاحب اور نواب صاحب نے رائے دی کہ اب اِسوقت کھانا کھا کر سو رہو - کل سے پھر پہاڑ کی سیر کے سوا اور کون کام ہے - تھوڑی دیر کے بعد آغا صاحب اور میان اختر اور ممن اور نواب چھٹن صاحب نے شغل مےکشی کیا اور جب سرور گٹھے تو نواب صاحب کے ساتھ سب نے بیٹھکر کھانا کھایا - نواب صاحب کے حکم اور آغا صاحب کی تجویز کے مطابق اِسوقت صرف پلاؤ اور بورانی اور تلی اروپان

پکی تھین اور درجۂ ادنی کے ہمراہیون کے لیے دال اور قلیہ
اور چپاتیان - کھانا کھانے کے بعد نواب صاحب
بی قمرن کے کمرے مین گئے اور مزے مزے سے باتین
ہونے لگین -

قمرن - واہ رے نینی تال - جی خوش ہو گیا -

نازو - بہشت ہو نینی تال بہشت ہو -

قمرن - اب تو نواب یہان ہی رہو -

نازو - میرے اچھے نواب یہین رہا کرو -

نواب - ہمارا جی خوش ہو گیا کہ قمرن نے نینی تال کو بہشت
کا نمونہ بنایا - واللہ جی خوش ہو گیا -

قمرن - اب ہم اپنے دل کا حال کس سے کہین -

نواب - قصد ہو کہ یہان ایک کوٹھی خرید لین -

نازو - ایسی ہی کوٹھی خریدو - نہ بہت اونچی پہاڑ پر نہ بہت
نیچی ہو - ہم ہم مین جب اس چوٹی کی طرف دیکھتی ہون تو
مجھے بڑا ہی خوف معلوم ہوتا ہو - آسمان سے باتین کرتا ہو
ایک پہاڑ - دوسرے پہاڑ کا بھی باپ -

اتنے مین نواب صاحب کے دوست یعنی سیٹھ جی کا ایک
اہلکار آیا - نواب صاحب کو اطلاع دی گئی - باہر آگئے -
اہلکار مذکور نے سلام کیا - کہا سیٹھ جی تو شکار کو گئے ہین
مگر کل صبح کو آجائینگے - حضور کو جس شی کی ضرورت ہو حکم
دین - نواب صاحب نے سیٹھ جی کا شکریہ ادا کیا - کہا ہمکو کسی
شی کی ضرورت نہین ہو جھاڑ و تک موجود ہو - دو آدمی تعینات
ہین - فرش و فروش اسباب جھاڑ کنول شیشہ آلات میز
کرسی ونگل مسہری پلنگ وہ کون شی ہو جو نہین ہو اہلکار نے
عرض کیا حضور سرکار نے تو کھانے کا بڑا سامان کیا تھا حضور کے

داروغہ صاحب نے کہا کہ آج اسقدر سامان کی ضرورت نہین ہو
جو حکم دیا وہ پکا - اب کل ہماری راے سے کھانا پکے گا -
میر صاحب کو حکم دیا گیا ہو - یہ کہکر اہلکار مذکور رخصت ہوے
اور نواب صاحب اپنے احباب مین بیٹھے -

آغا - ارے میان قمرن اور نازو کو بھی یہین بلوالو -

نواب - بھئی بک بک مین ترکا ہو جائیگا -

ممن - تو حضور رات اپنی ہو -

آغا - ہان ہان جی - یہان بھائی صاحب دن کو تو کیجیے
رات اور رات کو کیجیے دن - آیا ذہن اقدس مین -

نواب - اچھا پھر جو دوستون کی صلاح ہو -

بی قمرن اور نازو بلوائی گئین -

آغا - سچ کہنا بی نازو شہر مین یہ بات کہان نصیب تھی بھلا
کوئی سمجھ سکتا ہو کہ پہاڑون کے قیام سے انسان کو کیا
لطف حاصل ہوتا ہو - واہ رے موسم - کیا خوشگوار
موسم ہو - فصل گل اور فصل بہار دونون کو اسپر سے
نثار کردن -

خوش آمد ابر وزان خوشتر نباشد
کہ در دستم بجز ساغر نباشد

اختر - دستم کی ایک ہی ہوئی - ہان دست کیون کہین -

نواب - ارے یارو کسی کے ساتھ دیوان حافظ بھی ہو -

اختر - حضور اس کمرے مین منجملہ اور کتابون کے
دیوان حافظ بھی ہو -

نواب - میان جملو - کل سے گانا کھانے کے وقت سنایا کرو -

جملو - بہت خوب حضور -

ابر ست و موسم گل ساقی بیار بادہ ہنگام گل کہ دیدست بے می قدح نہادہ

نواب - اہا ہا - بے مرقدح نمادہ -
ممن - حضور اسمین میان جملو بھی یکتا ہین -
نواب - کیا شک ہی - ہم اپنی سرکار مین ایسے ویسے کو تو
رکھنا ہی نہین چاہتے ہین - جو ہو فرد ہو -
ممن - اور اپنے فن مین میان اختر بھی یکتا ہین -
نواب - کسی سرکار مین اتنا بڑا زبردست شاعر نہین ہی
اختر - (آداب عرض کر کے) - حضور کی قدردانی ہی -
آغا - واقعی اچھا کلام ہی -
اختر - خداوند غلام کو شعر شاعری سے کیا سروکار ہی -
نواب - اب اسوقت کسی اور رئیس کے دربار مین ان کا
جواب دینے والا شاعر نہین ہی - اور نہ اتنا بڑا محقق فارسی
کا ہی کوئی اور پھر کلام مین عجب سلاست ہی واللہ -
سجان وائل ہین اپنے وقت کے - کوئی انکا مثل
ڈھونڈھ تو دے -
ممن - حضور بجا ہی ؎

آج بے مثل ہو سخن مین نسیم
چار دن مین مثل سمجھے لینگے

اہو خداوند انسے کہیے کہ پہاڑون کی شان مین کچھ
فرمائین واللہ بڑا لطف ہوگا - آبشارون اور پہاڑون کی
شان مین کچھ منظوم کرین - شب کو بڑی دیر کے بعد سب نے
آرام کیا - صبح کو اُٹھے تو موسلا دھار مینھ برس رہا تھا اور
یہ معلوم ہوتا تھا کہ آسمان پھٹا پڑتا ہی - ان سب نے کوٹھی سے
چو طرفہ کے پہاڑون اور کوٹھیون اور بنگلون کو دیکھنا
شروع کیا چونکہ پہلا پہل کا واسطہ تھا بڑی حیرت سے کل
چیزون پر نظر ڈالتے تھے - سب سے زیادہ لطف انکو

اسمین حاصل ہوتا تھا کہ جھیل مین چو طرفہ سے پانی بڑے زور
سے گرتا تھا ایک بار اس پہاڑ کا ایک چھوٹا سا کونا پھٹ پڑا
تھا مگر اس چھوٹے ہی سے کونے نے یہ آفت ڈھائی کہ چار
پانچ سو آدمیون کو ہلاک کر ڈالا - وجہ یہ کہ ایک مقام پر
پہاڑ منشق ہو گیا اور برسون تک اسمین پانی مرا کیا -
نوبت باینجا رسید کہ اُس حصے کے آخر تک اندر ہی اندر شگاف
ہو گیا اور پہاڑ پھسل پڑا - جسقدر کوٹھیان اور بنگلے اور
مکان اور آدمی تھے سب کو لیتا ہوا جھیل مین ہو رہا -
معلوم بھی نہین ہوا کہ وہ مکانات کہان تھے - پہلے تو
حکام کی یہ راے ہوئی کہ صدر مقام نینی تال سے منتقل
کر دیا جاے مگر انجنیرون نے یہ تدبیر نکالی کہ پہاڑ کے جو
حصے کسی قدر بودے معلوم ہون اور جن پر پانی بہت جمع
ہوتا تھا اُن مین آبشار کاٹ دین - تاکہ پانی رُکے نہین
اور صاف جھیل مین چلا جاے -
بادل اور مینھ کی یہ کیفیت اُنھون نے پہلے کبھی کاہے کو
دیکھی تھی - اس لطف بے اندازہ اور کیفیت تازہ سے
یہ بہت ہی خوش ہوے - سب نے سردی کے کپڑے پہن لیے
اور نواب صاحب اور نواب چھٹن صاحب نے پوستین پہنین -
اختر نے جھیل کی طرف اشارہ کر کے کہا حضور وہ دیکھیے وہ
صاحب لوگ بجرے پر جا رہے ہین -
ممن - ان لوگون کو برسات مین بھی چین نہین آتا -
اختر - کتنی اچھی ورزش ہی بھائی صاحب سبحان اللہ -
نواب - اس ورزش کا کیا کہنا - سب ورزشون سے بہتر ہی
مرزا - حضور کشتی کی گھوڑدوڑ بھی ہوتی ہی - بدبد کے
چھٹن - کشتی مین بڑی دل لگی ہوتی ہی جب دوڑ ہوتی ہی -

مرزا - لاٹھ صاحب جاتے ہیں - اور تماشا دیکھتے ہیں -
اور جب کوئی کشتی نکل جاتی ہے تو حاضرین تالیاں بجاتے ہیں
اور بندوق داغی جاتی ہے - بس معلوم ہو جاتا ہے کہ ایک فریق
جیت گیا - حضور اب ذرا کھل لے تو پھر دیکھیے گا - ہر کشتی
پر ایک پری بیٹھی ہوئی ہے -

نواب - جیسن انہیں کے لیے ہے - جیسن ہی جیسن لکھا ہے
ممن - کیا شک ہے - اس وقت خدائی کا دعویٰ کریں تو بجا ہے
نواب - اور لطف یہ کہ کھیلتے بھی ہیں تماشا ناچ رنگ بھی
دیکھتے ہیں کلب میں بھی جاتے ہیں - ہوا بھی دو وقت
کھاتے ہیں - سیر بھی کرتے ہیں - شکار پر بھی جاتے ہیں -
اور پھر بھی اپنا کام کرتے ہیں اور کتابیں پڑھتے ہیں اور
مطالعہ اخبار کرتے ہیں - اور کتابیں بھی تصنیف کرتے
ہیں اور آرٹیکل بھی لکھتے ہیں -

اس روز تمام دن مینہ برسا کیا - ان لوگوں نے گنجفہ شطرنج
چوسر سے دل بہلایا مگر طبیعت پریشان تھی کہ یا خدا ادھر کھلا
تو ہوا کھائیں - لطف اٹھائیں - مگر مینہ کہتا تھا کہ میں
برسونگا تو آج ہی - آج ہی برسونگا - اور اس زور سے
بارش ہوئی تھی کہ الامان - انھوں نے اس ورکی بارش
کم دیکھی تھی -

مہراج - بی نازو جان صاحب ذری ادھر آئیے -
نازو - اے دور ہو - تیری جان صاحب چولھے میں جائے
مہراج - پیری جی ! - ہائے دغا نہیں دیتا ہیں -
نازو - تیری جان کہیں چرخہ کات رہی ہوگی -
مہراج - اور تم نہیں ہو - یہ ظلم ڈھاتی ہو -
نازو - اے دور ہو تیرے فقرے میں آئے -

آغا - ان دونوں میں جب چلتی ہے تو بڑا مزہ آتا ہے -
مسخرہ - حضور مگر منشی مہراج بلی صاحب کا سا عاشق زار
بھی نہ کوئی ہوگا - اول تو بے حیا بے شرم - جوتی خور سے
مہراج - (بہت بگڑ کر) پہلی خطا دوسری خطا
راوی - کچھ اور کہنے کو تھے کہ مسخرے نے یوں جواب دیا -
مسخرہ - تو عاشقی کر چکے بس - سنا نہیں ؎

عاشقاں کشتگان معشوق اند
بر نیاید ز کشتگان آواز

مہراج - ارے لاحول - بھلا یہ نشانہ تھا - چھاتی ماتھے
چاہے جوتے ماریں چاہے دھپیں لگائیں بی قمرن -
قمرن - کیا کچھ سٹری ہوا ہے موئی کاٹے - ہمارا نام کیوں لیتا
شاہنشین آئی ہیں -
مہراج - بی بی زبان سے نکل گیا - معاف کرو -
نازو - تو میں دھپیں اور چپتیں لگاؤں نہ پھر
مہراج - (ٹوپی اتار کر) سر حاضر ہے -
نازو - لاؤ تو جوتا - اگر ٹوٹ رہی ہو -
مسخرہ - کسی گورے سے لو - تو بچانے کا ہو -
مہراج - تم پھر بولے جی - کیوں صاحب -
مسخرہ - حضور مار ڈالیے مگر یہ زبان نہ رہیگی - چاہے جو ہو مگر
ہنسی کی باتیں اسلیے کہتا ہوں کہ بی نازو خوش ہو جاتی ہیں
اور حضور صاحب آپ سے خفگی ہوتی ہے تو اور بھی زیادہ ناخوش
ہوتی ہیں اب میں کیا کروں -
مہراج - نازو کے تو غلام ہیں ہم

الغرض اس روز شام تک پانی برسا کیا اور نواب صاحب
باہر نہ نکلنے پائے -

کاٹھ گودام سے تار آیا تو بیگم صاحب کے دلکو قرار آیا

نواب صاحب کو نینی تال مین پہونچا کر اب ذرا کوٹھی مین
پہاڑ کی بارش اور لطف چشمہ سار اٹھانے دیجیے اور اب ذرا
بیگم صاحب بیچاری کا حال سنیے کہ جس شب کو نواب نامدار
روانہ نینی تال ہوے نواب نادر جہان بیگم ازبس بیقرار تھین
دل ہی دل مین دعا مانگتی تھین کہ یا اللہ خیر و عافیت سے
واپس آئین جس طرح پیٹھ دکھائی ہے اسی طرح منہ بھی
دکھائین - انکو نواب صاحب سے معمولی الفت سے کہین
زیادہ محبت تھی - اور انکی دم بھر کی جدائی بھی بہت ہی
شاق گذرتی تھی - برسون بعد تک تو نواب صاحب عمر ہی
کہیں جانے کا اتفاق نہ ہوا - آخر کار جب بیگم صاحب کی
بخوبی تسلی ہو گئی کہ یہ سفر خطرناک نہین ہے تو انھون نے کہا
کہ ضرور جاؤنگا اور سامان کرکے مصاحبون کو ساتھ لیکر
روانہ ہوے - وعدہ کر گئے تھے کہ بریلی اور کاٹھ گودام
سے اپنے پہونچنے کا تار بھیجونگا - بریلی مین چار پائی اور
ریل سے چڑھتے اترتے مین اس قدر وقت نہ ملا
کہ تار بھیجتے - کاٹھ گودام سے البتہ تار بھیجا کہ ہم
مع الخیر داخل کاٹھ گودام ہوے اور اب نینی تال کو آتے
ہوتے ہین -

بیگم صاحب کو شب کو نیند نہین آئی - ذرا آنکھ نہین
جھپکی - دل بہلانے اور وقت کاٹنے کے لیے انھون نے
چپیی کھیلی - کبھی گنجفہ کھیلا - مگر ہر پھر کے نواب یاد آتے تھے
چونکہ فہمیدہ رئیس زادی تھین انھون نے اپنے درد دل
اور بیتابی و بیقراری کو بہت چھپایا اور بڑا ضبط کیا - مگر
شب بیداری صاف اسپر دال تھی کہ نواب صاحب کی مفارقت کا
انکو بڑا صدمہ ہے - لاڈو اور چھبو اور مغلانی انکو باتون باتون
مین بہلاتی تھین اور یہ بات کو ٹال دیتی تھین کہ ہان ہان
کیا آپ جانتی نہین ہین کہ مرد سیر اور تفریح طبع کے لیے
جاتے ہین - کوئی شکار پر جاتا دو مہینے رہتا ہے - کوئی
ہوا کھانے پہاڑ جاتا ہے - جو نوکری پیشہ ہین وہ برسون
گھر سے جدا رہتے ہین اور یہ پہلا ہی مرتبہ نہین ہے کہ ہم سے
نواب جدا ہوے ہین -

گو کہنے کو تو یہ کہتی تھین مگر دل بیچین تھا - کیونکہ یہ
پہلا ہی مرتبہ تھا کہ نواب صاحب پہاڑ کے سفر کو گئے تھے
اور لوگون نے انکو ڈرا بھی دیا تھا یہ خدا سے دعا مانگتی تھین
کہ کہین جلد تار آئے تو جان مین جان آئے - اتنا
معلوم ہو جائے کہ نواب خیر صلاح سے پہاڑ پر داخل ہو گئے
سویرے کے وقت انکی آنکھ ذرا لگ گئی تو خواب دیکھا کہ
نواب صاحب پہاڑ پر ناچ دیکھ رہے ہین اور یہ انکے ہمراہ
ہین اور بشیر الدولہ انسے اشارے سے کہہ رہے ہین کہ ہمارا
حال نواب سے نہ کہنا - اتنے مین انکی آنکھ کھلی تو لاڈو سے
انھون نے خواب بیان کیا -

لاڈو - حضور اللہ کرے خیر صلاح سے پہونچ جائین تو ہم انکی
اگلے (جمعہ) کو سید جلال کا کونڈا کرینگے -

بیگم - اپنے اپنے خیال کے موافق سب نذر نیاز کرتے ہین -

مغلانی - حضور یہ سب اس موے ممن کی شرارت تھی -

لاڈو - ای ہے تم کیا کہتی ہو بوا - ممن کی تو جان کھسکتی ہے
پہاڑ جاتے ہوے یہ مرزا نے کہہ کے پہاڑ پر بھجوایا -

بیگم - میرا بس چلے تو موے کا کورے استرے سے سر منڈاؤن

مغلانی - حضور یہ مونڈی کاٹے تو اپنے ادھی کے فائدے کے لیے

رئیسون کی آبرو پر پانی پھیر دین -
بیا - ممن کا تو نواب کے دربار مین سکندر نصیبا ہی -
مغلانی - بس حضور یہان کے شہزادون مین ایک وہ
بیچتے واسطے تو راہ راہ چلتے ہین دیکھ بھال کے - باقی تو
اور سب لکی لٹ ہین -
بیا - کیون منے مرزا نہین دیکھ بھال کے چلتے ہین -
مغلانی - اوئی حضور نے کس کا نام لیا - ای وہ تو
نکھٹو چونس ہین -
بیا - کون ؟ منے مرزا ! ایلو اور سنو -
مغلانی - ای بیگم صاحب آپ کے نمک کی قسم ایک جھنجھی
تو خرچتے نہین کہ جھنجھی جمند چین کوئی پھوٹی کوڑی تو
آنکھ سے ملے -
لاڈو - دل تو اللہ نے دیا ہی ہماری بیگم صاحب کو -
مغلانی - کیا بات ہی - بیگم صاحب بڑی فیاض ہین -
لاڈو - کیا کہنا ہی - بیگم صاحب کی فیاضی مشہور ہی -
بیا - اب تو کہین نواب کا خط آئے تو ہمارے کلیجے مین
ٹھنڈک پڑے -
مغلانی - اللہ کرے آج ہی آئے - رت جگا کیجیے گا -
بیا - ضرور - ایسی بات ہی بھلا -
مغلانی - حضور کو خود ہی جانا چاہیے تھا -
بیا - اب ہم بھلا پہاڑ پر کہان کہان ساتھ پھرتے بی مغلانی
لوگ ہنستے کہ نواب پہاڑ پر بھی جانے لگین - یہی تو خرابی ہی
نہین ہم بھلا کب چوکنے والے تھے - اور سنا وہ موئی
ساتھ گئی ہی -
مغلانی - ای نہین - یہ لوگون نے باندھا ہی

ایسے کہان نواب صاحب کچھ وہ ہین - وہان بڑے بڑے
صاحب لوگ رہتے ہین - اس موئی چوڑی والی کو وہان بدنامی
کے لیے ساتھ لیجاتے - جگت ہنسائی رسوائی کے لیے - یہ کہا
کس نے کہ قمرن ساتھ گئی ہی ہمکو تو یقین نہین آتا حضور -
بیگم صاحب سے تھوڑے فاصلے پر جا کے لاڈو اور ننھو مین
آہستہ آہستہ گفتگو ہونے لگی - ننھو نے کہا - رہ گئین نا منھ
دیکھ کے - پیچھے سے منھ - ہم جو کہتے تھے وہ مانتین تو آج
نصیبا سکندر ہوتا - بیگم صاحب بنکے راج کرتین -
اور نواب ہاتھ جوڑتے رہتے - یہ امرن قمرن ایک موئی
نہ گھسنے پاتی مگر تمنے ہمارا کہنا کیا ہی نہین - ہم اسکو کیا کرین
ہائے بڑی بُر دگی ہاتھ سے - اور یون دال دلیا کھانیکو
سبھی کو ملتی جاتی ہی - مگر مین نے وہ بات سوچی تھی کہ تم
بیگم بنکے رہتین -
لاڈو نے تھوڑی دیر ذرا غور کرکے جواب دیا - ای تو
اسمین ہمارا کیا قصور ہی - نواب ریجھے ہوے تو تھے ہی
ہمپر - نظر انکی ہمپر پڑتی تھی ہی - ہم کیا انکے ہاتھ جوڑتے
پانون پڑتے - ننھو بولی ہمنے تم کو سمجھا دیا تھا کہ نواب جب
تم کو گھورین تم آنکھین لڑا کر نیچی نگاہ کر لینا - اس
لگاوٹ بازی سے انکے کلیجے پر سانپ لوٹنے لگتے ہم نے
لکھو کھا روپیے کی باتین تمکو بتائین مگر تم نے ذرا خیال نہ کیا
کسی بات پر تم نے دھیان ہی نہین کیا - تم کہنے لگین کہ مین
جا ہون تو نواب صاحب ڈھب پر تو آ جائین مگر بیگم کو کیا منھ
دکھاؤنگی - دیوانیون کی سی باتین کرتی ہو - مزے سے
بیگم صاحب بنی رہین - نواب خود محل کہلائین اور الٹا ہمکو
ڈانٹتی ہین کہ بہن تم ہمکو بناتی ہو -

ناظرین کو یاد ہوگا کہ تو نے جب دیکھا کہ لاڈو پر نواب بچھے
ہوئے ہیں اور اب کچھ گل کھلا ہی چاہتا ہے تو لاڈو کو وہ پی
پڑھائی کہ بیگم صاحب کی نظر سے بھی گر جائے اور ادھر جا کے
بیگم صاحب سے یہ کہہ دیا کہ حضور لاڈو تو اب اترا چلی ہے۔ اسکو تو
بڑے بڑے دعوے ہیں اور نواب صاحب نے جو اسکو ذرا
منہ لگایا تو بس سر چڑھ گئی کہ اب میں ہی میں ہوں۔ کہتی تھی
کہ آج سے ایک اٹھوارے میں اگر نکاح نہ ہوا تو منہ نہ دکھاؤں
اب عقد ہوا داخل ہے۔ میں مارے ڈر کے عرض نہیں کر سکتی
تھی۔ اب تو حضور وہ نخرے ہیں یاد کرتی ہیں۔

اثر ایسا کہاں ہے نالہ شبگیر میں آئے
کہ جس سے فرق چرخ آسمان پیر میں آئے

اتنے میں مصحفی خانم آئیں۔ یہ کیا سننے میں آیا ہے۔ یہاں
سب میں افواہ اڑی ہے کہ نواب اور بیگم میں جھگڑا ہو گیا اور
بیگم نے نواب کو نکال دیا۔ میں ایک سے لڑتی ہوں کوئی
مانتا ہی نہیں۔ کہتے ہیں کہ بشیر الدولہ سے کچھ شک ہوا۔ بس
نواب بھاگ گئے۔

نواب نادر جہاں بیگم نے مسکرا کر جواب دیا تم کاہے کو بے سبب
لڑتی ہو جتنے منہ اتنی باتیں۔ مجھے تو رو دھو کے رونے اتنا وقت
گذرا۔ میری مرضی کے تو خلاف تھا۔ مجھ سے لوگوں نے ان کے
کہا کہ پہاڑ کا رہنا اچھا نہیں ہوتا۔ میں تو ہاتھ جوڑتی تھی کہ
تم نہ جاؤ۔ تب تو مصحفی خانم چکرائیں کیسا پہاڑ! کیا پہاڑ
پر گئے ہیں۔ ہم نے تو سنا تھا خفا ہو کے کلکتے چل دیئے۔
کیسے کیسے جھوٹے جمع ہیں۔

ب۔ جس کا جو جی چاہے وہ کہے۔ ہم کو کیا۔
مصحفی۔ بکنے دو لوگوں کو۔ بکتے ہیں تو بکیں۔

ب۔ میں نے تو پہلے ہی سے یہ ٹھان لی ہے۔
مغلانی۔ حضور یہ تو موئے دشمنوں کی باتیں ہیں۔ کیا
مرد گھر ہی میں گھسے رہتے ہیں۔ باہر کہیں سیر کو نہیں جاتے
نواب صاحب اگر پہاڑ گئے تو کیا برا کیا۔ کیا مرد ویسے قید کی
ہوتے ہیں۔ کچھ خدا نخواستہ قید ہوئے تو ہوتے نہیں
کہ کہیں جائیں نہیں آئیں نہیں۔ اور ان لوگوں کی شکوہ
جو خواہی نخواہی کسی کی بدی کرتے ہیں۔ اور جھوٹی بات
بکھانتے ہیں۔

لاڈو۔ حضور تار ابھی نہیں آیا۔ یہ کیا؟
ٹبو۔ وعدہ تو کر گئے تھے نواب صاحب۔
مغلانی۔ اب پہنچ تو لیں۔ تار بھی آتے ہی گا۔
اتنے میں دربان نے ڈیوڑھی کو آواز دی تار آیا ہے۔ لاڈو
مہری تار آیا ہے۔
لاڈو۔ اے تو کہنے ہی کی دیر تھی تار آگیا۔
ٹبو۔ پڑھواؤ کسی سے۔ داروغہ کو دو۔
لاڈو۔ داروغہ محمد حسین سے کہو تار کو پڑھوائیں۔
دربان۔ پڑھوا چکے ہیں۔ سرکار کاٹھ گودام پہنچ گئے ہیں
ب۔ چلو شکر ہے۔ کاٹھ گودام تک پہنچ گئے۔
لاڈو۔ وہ کہاں ہے حضور۔ وہیں پہاڑ؟
ب۔ کاٹھ گودام تک ریل جاتی ہے۔ وہاں سے نینی تال
اتنا پانچ گھنٹے کا راستہ ہے۔ کوئی تین ساڑھے تین گھنٹے تو
تانگے پر جاتے ہیں اور باقی گھنٹا ڈیڑھ گھنٹا گھوڑے پر یا
جھپان پر۔
مغلانی۔ چلو اتنا اچھا ہوا کہ مصحفی خانم کے سامنے ہی
تار آگیا۔ اب تو انکو یقین ہوگیا کہ نواب صاحب لڑ جھگڑ کے

نہین گئے ہین -

مصحفی - اے بی ہمین تو یون بھی یقین تھا -

مغلانی - اور لڑائی بھڑائی کا تو کوئی ذکر بھی نہ تھا -

لاڈو - نہ نواب صاحب کا مجاز لڑائی جھگڑے کا ہی نہ سرکار کا -

ب - ایک برس بھر سے تیاری کر رہے تھے کہ پہاڑ جائین جب باجی جان کے بھیا کی موچھون کا کونڈا ہوا تھا - مگر ہم سے لوگون نے کہا تھا کہ پہاڑ پر بڑا خطرہ ہی لوگ گر پڑتے ہین مرجاتے ہین ڈوب جاتے ہین اور نینی تال کا پہاڑ بودا ہی - اس سبب سے ہم نے انکو نہین جانے دیا - اب انھون نے ہماری تشفی کر دی کہ لکھو کھا آدمی وہان رہتے ہین - اور بڑے بڑے صاحب لوگ - ڈر کاہے کا ہی - جو ڈر ہی ہوتا تو کاہے کو کوئی وہان جاتا اور چھوٹے لاٹھ صاحب بھی وہین رہتے ہین - تب ہم نے جانے دیا نہین تو ہرگز اودھر کا رخ نہ کرتے - اب جسکا جو جی چاہے وہ کہے - کوئی کہتا ہی لڑائی ہوئی تھی - اچھا یون ہی سہی - کوئی کہتا ہی بشیر الدولہ سے - کیا جانے کیا کیا جھک مارتے ہین - جھک مارا کرین -

لاڈو - مارے حسد کے یہ باتین مشہور کیجاتی ہین مگر حسد کرنے والے کو سدا خوار ہی دیکھا -

نبو - وہ تو حسد کی آگ مین جلا کرتا ہی نا -

مصحفی - حسد کرنے والا موا عمر بھر جلتا ہی رہیگا - ہم نے بہت دیکھا ہی کہ جو حسد کرتا ہی وہ آپ خوار ہوتا ہی - کسو اور کا نقصان نہین ہوتا - اسکا آپ ہی نقصان ہوتا ہی - اسکا برا ہی مانا گیا -

بیگم صاحب نے اپنی بڑی بہن عفت آرا بیگم کو بلوا یا اور کہلا بھیجا کہ پہاڑ سے تار آیا ہی - خیر صلاح ہی - لاڈو نے کپڑے بدلے اور بن ٹھن کے چلین - پہلے دربان سے چہل ہوئی پھر بڑے پھاٹک کے سپاہیون سے ہنسی بولین - یہان سے ٹھنی ہوئی چلی تو راستے مین سیکڑون آدمیون سے جھکت کرتی ہوئی نواب رونق جنگ بہادر کے مکان پر پہونچی کہا حضور سے بیگم صاحب نے بھیجا ہی - نواب صاحب کا تار آیا ہی خیر عافیت پہاڑ کے نیچے تک پہونچ گئے - اب پہاڑ پر بھی پہونچ گئے ہونگے حضور کو بلایا ہی - نواب عفت آرا بیگم جسطرح بیٹھی تھین اسیطرح اٹھ کھڑی ہوئین - حکم دیا فنس لگاؤ - دو مہریان ساتھ چلین ڈولی پر دو کہتارن اور ہمراہ دو سپاہی - تھوڑی دیر کے بعد سواری نواب محمد عسکری کی ڈیوڑھی پر پہونچی اور عفت آرا بیگم اندر تشریف لائین -

ع - پہاڑ سے خط آیا - خط کتنی دن - وہ تار -

ب - ہان باجی جان تار آیا کہ کاٹھ گودام تک پہونچ گئے

ع - اب وہان سے پہاڑ کتنے فاصلے پر ہی بہن -

ب - اے ہوگا کوئی پانچ چھ کوس بس -

ع - تو تو پہونچ گئے ہونگے -

ب - ہان - مگر چڑھائی ہی شاید دیر لگے -

ع - چلو تسلی تو ہوئی -

ب - کچھ ڈر نہین ہی باجی جان -

ع - کچھ نہین ڈر کاہے کا ہی -

ب - لوگون نے خواہی نخواہی ڈرا دیا تھا -

ع - اے ہزار ہا آدمی ہر سال چلا جاتا ہی - وہان سے نواب لوگ صحیح تندرست ہو کے آتے ہین - مگر لوگون کی باتون کا کون ٹھکانا - واہی تباہی جو چاہتے ہین بک دیتے ہین

اب کوئی کہیں کہیں سے لڑتا پھرے۔

ب ۔ کہہ تو گئے ہیں کہ ہم تم کو بلا لینگے اور ہمکو اور دولھا بھائی کو بھی بلانے کو کہہ گئے ہیں۔ اور ہمیں یقین ہی کہ بلا لینگے۔

ع ۔ ہمارا تو بہت جی چاہتا ہی کہ رسیان توڑ کر پہونچیں۔

ب ۔ اب وہان سے خط آئے۔ وہ صرنینی تال سے تو پھر ہم لکھین کہ ہمکو اور باجی اور دولھا بھائی کو بھی بلاؤ۔

ع ۔ کل وہ آیا بڑی تعریف کرتی تھی۔

ب ۔ ہم سے بھی کہتی تھی۔

لاڈو ۔ اے حضور اسی کے کہنے سے تو بیگم صاحب کو تسلی ہوئی۔

مغلانی ۔ وہ تو کہتی ہی کہ جو ایک دفعہ پہاڑ جائیگا پھر ہر سال جانے کی خواہش کریگا۔ ایسی جگہہ پہاڑ ہی۔

لاڈو ۔ چلیے سرکار اور ہمکو بھی لے چلیے۔

ب ۔ ضرور خط وہان سے آئے۔

ع ۔ ہمارے یہان تو تیار بیٹھی ہین۔

ب ۔ وہ تو ہلکی ہی جاتی۔ اگر جاتے جاتے رہگئی۔

ع ۔ وہ مردار بھی تو ساتھ گئی ہے۔

ب ۔ اب اسکا کہنا تک نہ کرین۔ مگر وہ لونڈی لونڈی ہی وہ اس شرط پر اسکو لے گئے ہین کہ ہمکو ضرور بلا لینگے اور وہ لونڈی بنکر رہیگی۔

لاڈو ۔ کہان تو بیگم صاحب پہاڑ کے نام سے ڈرتی تھین۔ اور کہان اب یہ حال ہی کہ خود جانے کا شوق ہی۔

الغرض نواب صاحب کے تار آنے سے بیگم صاحب کو تسلی ہوئی اور اب فکر ہونے لگی کہ خود بھی نینی تال کی سیر کرین۔

	نئے اور پرانے خیالات کا جھگڑا	

گلہائے نو دمیدہ و میوۂ نو رسیدہ سبزۂ نو خاستہ اور باغ آراستہ نونہالان چمن اور سبزان گلشن طیور خوشنوا کی خوش الحانی آب رود بار کی روانی ہوا کی عطر بیزی نسیم عنبر شمیم کی شگفتہ ریزی جھیل کے صاف شفاف پانی کی جھلک اور اسکی لہرون پر شعاع شمس کی چمک آب و ہوائے جانفزا اور نظارۂ خوبان خورشید لقا بینڈ باجے کی دلکش آواز اور مجمع بتان طناز نے نواب ہلال رکاب کو نینی تال پر اسقدر مفتون کر دیا کہ انھون نے ٹھان لی کہ گرمی اور برسات کی فصل پھر اسی سرزمین مینو آئین مین برابر استقامت گزین ہونگے اگر کوئی انسے کہتا کہ کیا اب لکھنؤ کا قیام ترک فرمائیے گا کیسا ہی کو صدر مقام بنائیے گا تو جواب دیتے کہ ہم تو سمجھتے تھے کہ ؎

کیا حقیقت چرخ کی ہم سے چھڑائے لکھنؤ	
لکھنؤ ہم پر فدا ہی ہم فدائے لکھنؤ	

اور یقین کامل تھا کہ ؎

سنا رضوان بھی جس کا خوشہ چین ہی	
وہ بیشک لکھنؤ کی سرزمین ہی	

مگر اب اگر لکھنؤ جاؤن تو نینی تال کے مقابل بیچ ہی اجہ حافظ شیرازی کا یہ شعر زبان پر لاؤنگا ؎

نشین تفنس نہ سزائے من خوش الحان ست	
روم بگلشن رضوان کہ مرغ آن چمنم	

حق یون ہی کہ در گوش بہشت و خلد یہی نینی تال ہی اور بہشت اسکے مثال ہی۔

نسیم خوردہ تابش آب کوثر	چہ نینی تال رشک ہفت کشور

اس کہسار کے ہر بام کی شان مین یہ کلام صادق آتا ہی اور یہ شعر چسپان ہو جاتا ہی ؎

خداوندا نگہدار از زوالش	چہ نینی تال و وضع بے مثالش

کہ نام قند مصری برد آنجا | ز شیرینیان ندا و ندا نفعالش
مکن چیدا رازین خوانم خدارا | کہ دارم عشرتے خوش با خیالش

ہاے حق یون ہی کہ - ع - عبیر آمیز مے آید شمالش ٭
اور انہین بھی شک نہین - ع - کہ نم خضری بخشد زلالش
یہان کی عورات حسین و زہرہ جبین اس قابل ہین انسان کو
گفنٹون گھورا کرے - اور معاذ اللہ زاہد ملکوتی صفات بھی
دیکھے تو انہین بتون کا کلمہ پڑھنے لگے -

دم نکلتا ہے نگاہ چشم مست یار سے
نشہ کا ڈورا بلا سے جان ہے اس تلوار پے
شرم سے وہ سرنگین آنکھین جھکی جاتی نہین
رات بھاری ہوگئی ہر مردم بیمار پے
خوشنما ہے چہرۂ محبوب پر زلف سیاہ
عالم اک دکھلاتی ہے کالی گھٹا گلزار پے

آغا - یار تم تو نینی تال پر لٹو ہو گئے ہو اور ہے بھی اسی قابل -
مہراج - پہلے تو ہم بہت گھبرائے کہ بڑی گرمی ہے -
نواب - آپ لوگ سچے ہین - خواہ مخواہ جھول لاد کے آیا
گرمی لگا ہی چاہیے -
مہراج - اب ایک بات اتفاق سے ہوگئی یا یاگیون بلرتے ہو
پانی پیا -
آغا - گریا گیا میونسپل کمشنر کا ہے واسطے تم لوگ نواب کا
دم بنکر بجرے سے گوشہ مانگتا -
مہراج - ایسی ہو تو لکھنؤ مین کمرو دن خرچے سے بھی نہ ملیگی
مین تو لوٹ ہون اسپر
نادر - جو نگا تو کھانا کھاتے ہین اور بشاش رہتے ہین -
اس سے بڑھکر اور کیا ہوگا -

مہراج - بیشک جان من بیشک - ع -
بہشت آنجا کہ آزارے نباشد

دو تین ہفتے جو نواب صاحب نے بعد شوق اس مقام
طرب مسکن کی سیر کی اور دو چار تربیت یافتہ آدمیون سے
ملے اور مختلف امور کے نسبت گفتگو ہوئی تو آنکے بہت سے
خیالات بدل گئے - لکھنؤ کی صحبت اور اپنے اشغال بیہودہ سے
نفرین کرنے لگے - ہوا کھانے اکثر انھین لوگون کے ساتھ
جانے لگے - اور گفتگو ان سے سوشل اور پولٹکل امور کی
نسبت جلشہ رہنے لگی ان مین زیادہ تر بابو امرکمار بوس ایم اے
منشی نہال الدین احمد بیرسٹر - پنڈت شیونا تھ منصف - اور
مولوی محمد علی خان بی اے سے زیادہ تر ملاقات کا موقع ملا
اور ان تعلیم یافتہ نوجوانون کی صحبت نے انکو تھوڑے ہی
عرصے مین جانور سے آدمی بنادیا -
نواب صاحب خلقی ذکی الطبع اور سلیم المزاج نہین تھے مگر
صحبت بد نے ان کو کہین کا نہین رکھا تھا - یہان
جو اچھی صحبت پائی اور خوش طالعی سے ایسے ایسے پڑھے
لکھے اور معزز آدمی ہاتھ آئے اور انسے ملاقات اور گفتگو کا
عمدہ موقع ملا تو آنکھین کھل گئین اور پڑھنے لکھنے اخبار اور
کتب کے مطالعے کا شوق پیدا ہوا - ایک دوست سے جو
آنھون نے تذکرہ کیا کہ ہم بھی کلکتے کی نمایش گاہ دیکھنے گئے تھے
تو انسے وہان کی اشیاء غریبہ کی نسبت کچھ سوال کیے - بالکل
کورے تھے تب آنھنے انکو ایک رسالہ دیا جسمین نمایش گاہ کے
متعلق کل امور درج تھے - گو خود کلکتے کی نمایش گاہ دیکھنے
آئے تھے مگر بجز نظارہ بازی کے اور کچھ وہان نہین دیکھا تھا
ایک روز نواب صاحب نے میان دختر کو بلایا اور کہا او

باہم مشورہ کرکے مرزا بندہ حسن کے نام خط لکھین - اور اِس مضمون کا خط لکھا وہ یہ تھا۔

بھائی صاحب برسون سے بہشت اور روضہ رضوان اور باغ نعیم اور خلد اور فردوس برین اور جنت کا نام سُنا کرتے تھے مگر یہ معلوم ہی نہ تھا کہ بہشت کہان ہے - یہ راز تو اب کھلا کہ بہشت لکھنؤ سے دس قدم پر نینی تال کا نام ہے - سبحان اللہ سبحان اللہ عجب دلکش مقام ہے - خدا کی شان مجسم نظر آتی ہے واللہ روح کو بالیدگی ہوتی ہے - فرحت اِس مقام کی لونڈی کا نام ہے - بہشت اگر نینی تال نہین ہے تو بہشت کا نمونہ تو ضرور ہے -

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد
کسے را با کسے کارے نباشد

اور حور و غلمان کی مجسم صورت اگر اسی دنیا مین دیکھنی ہو تو نینی تال کی عورتین دیکھ لے - ایسی ایسی صورتین دیکھنے مین آتی ہین کہ دل قابو سے جاتا رہتا ہے - وہ وہ چلبلے معشوق نظر سے گذرے کہ جی بے چین ہو گیا -

یہان کی آب و ہوا سبحان اللہ سبحان اللہ مردے کو زندہ کر دے اور مریض کے لیے تو یہان کی آب و ہوا اکسیر کی خاصیت رکھتی ہے - بخار کے لیے دوا کی کو نہین ہے اول تو عوارض کا نام بھی یہان کوئی نہین جانتا کہ بیماری کتنے کسے ہین اور اگر بیماری ہو بھی تو چٹکیون مین جاتی رہے - دور دور سے لوگ یہان اِس لیے آتے ہین کہ ہماری نینی تال کی صورت دیکھتے ہی فقر وا ہو جاے - حکیم نسخے مین ہوا شافی بھی نہین لکھنے پاتا اور مریض چنگا ہو جاتا ہے - اِسوقت بندہ لب جو بیٹھا ہوا قدرت حق کی بہار دیکھ رہا ہے -

صبر وحشت اثر نہو جائے
کہین صحرا مین گھر نہو جائے

ہجر پردہ نشین مین مرتے ہین
زندگی پردہ در نہو جائے

اے دل آہستہ آہ تا ب شکن
وہ بت آزردہ گر نہو جائے

حق تو یون ہے کہ نینی تال کا لطف اور یہان کی آب و ہوا اور قدرتی بہار اور گل و لالہ اور آب روان کی جھلک کا حال حیطۂ بیان سے خارج ہے - اِسکی پوری پوری کیفیت لکھنے کے لیے اچھے زبردست منشی کی ضرورت ہے اور اُسکو بھی خدا سے دعا مانگنی پڑیگی کہ -

خامے سے زبان نکتہ چین روک
رکھ لے مری اہل خامہ مین نوک

چو طرفہ پہاڑ اور سلسلہ کہسار ہی نظر آتا ہے - جدھر دیکھیے پہاڑونکی اونچی اونچی چوٹیان ہی دکھائی دیتی ہین سر بفلک کشیدہ اور بیچون بیچ مین ایک جھیل ہے - جسکا طول ایک میل ہے اِسکے پانی کی جھلک انسان کی روح کے ساتھ وہ کرتی ہے جو مارگزیدہ کے ساتھ تریاق فاروق کرتا ہے -

افسوس صد افسوس کہ ہمارے احباب لکھنؤ بسم اللہ کے گنبد مین بیٹھنے کے عادی ہین - نخاس کے باہر قدم رکھنا گالی ہے اگر جی کڑا کرکے کبھی چھاونی تک گئے تو گویا بڑی کڑی منزل طے کی - اپنے حساب سے دنیا دیکھ آئے مگر - ع -

بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے

اُن کو کیا معلوم کہ نینی تال کیا شے ہے - اِسکی ہوا کا لطف وہ کیا جانین جو تازگی بخشتی ہے اور جس سے مردے کے جسم مین بھی از سر نو جان آ جاتی ہے - کسی شاعر نے اپنے معشوق کے لب حیات بخش کی شان مین کہا ہے ؎

جہان تازہ یافت قالب افسردۂ سخن
این طرفہ جنبش لب اعجاز بیان کیست

یہ شعر اگر ہم نینی تال کو معشوق قرار دیکر اسکی شان مین کہین تو ہمی زیبد غالب دہلوی نے کلکتے کی تعریف مین لکھا ہے کہ یہان کل اشیا بجز دارو سے موت مہیا ہین - مگر نینی تال وہ مقام جانبخش ہے کہ یہان دارو سے موت بھی بہم ہو جاتی ہے - کیونکہ یہان کی آب و ہوا روح پرور ہے - یہان جو شے ہے جانفزا اور فرح بخش اور دلکشا ہے -

اور یہان کے بتان ماہ سیما اور لعبتان یوسف لقا کے حسن و جمال کا کیا کہنا - وہ وہ کافر صورتین نظر سے گذرتی ہین کہ خدا کی خدائی یاد آتی ہے -

مومن اگر نینی تال آتے تو یہ رباعی کہنا بھول جاتے -

مومن شوق گناہگاری کب تک
اے تیرہ دروں سیاہ کاری کب تک
ہان اپنے خدا کو بازآ بہر خدا
اے دشمن دین توبہ کی ہلوا یاری کب تک

اسوقت ایک زنگہ پانزدہ سالہ نظر سے گذرے

کشتہ ہون اسکی چشم فسونگر کا اے مسیح
کرنا سمجھ کے دعوی اعجاز یا تو دیکھنا

وہ پری بصد دلبری مندر کا طواف کر کے پہنچی ہے اور یہان جھیل کے کنارے بیٹھے ہوے گھور رہے ہین - گھوہلا آتے گنہگاری ہین تو کسی کا اجارہ نہین ہے - ہوگا

بھائی صاحب ہم تو اب یہین کے ہو رہے - جنت اور روضہ رضوان سب کو دور سے سلام ہے -

مومن خدا کے واسطے ایسا مکان نہ چھوڑ
دوزخ مین ڈال خلد کو کوے بتان نہ چھوڑ

ان مرگھٹے واعظون اور کٹ ملاؤن خدا بہلا اچھا سمجھے کہ دوزخ اور جہنم اور قیامت اور یوم الحساب اور روز جزا اور بعث و نشر اور خدا جانے کیا الم غلم بک بک کے رندون کو ڈراتے ہین اور اگر بہشت کا ملنا تارک الدنیا ہی ہونے پر منحصر ہے تو بہشت انہین زاہدان خشک کو مبارک ہو ع - ایسی جنت پڑے جہنم مین

ہم نینی تال چھوڑ کر جنت کی طرف رخ کرنے والے کو اپنے حساب کچھ کہتے ہین - یہ وہ روح افزا مقام ہے جہان ایام گل ہر فصل مین جوانی پر رہتا ہے جہان پیری جوانی اور شیب شباب سے بدل جاتا ہے - جہان صحت کی فتح اور عملداری ہے - شکست بیماری کی ہے - اس آب و ہوا کے صدقے کہ مریض آیا اور بات کرتے چنگا ہو گیا - حق یون ہے کہ یہان کی جھیل نے دنیا مین بہشت کا نمونہ دکھا دیا - اور بھئی ہم تو یہی کہینگے کہ ع -

بہشت اک باغ ہے دوزخ بھی اک شہر کی دھرکا ہے

زاہد خشک بہشت اور اعراف کے دم جھانسون مین ہم لوگون کو دنیا کے لطف نہین اٹھانے دیتے - بھائی یہ جھیل واقعی نمونہ سلسبیل ہے - نینی تال کو اسپر اسی قدر ناز ہونا چاہیے جس قدر ملاؤن کی بہشت کو کوثر پر ناز ہے - یہان صبح کو لوگ عموماً پیدل ہوا کھانے نکلتے ہین - صاحبان یورپین خواتین ہمپارہ کے ساتھ اور ہندوستانی ٹٹرون ٹون اور ساتھ بھی ہوے تو وہی دیوز اور ریشائیل - انکی زندگی یہان بھی بے حظ ہے - دن کو لوگ اپنے دھندے سے لگتے ہین مگر ساڑھے پانچ بجے سے پھر کسی بنگلے مین انسان کی صورت نہین نظر آتی سب ہوا کھاتے ہین - ادھر بینڈ باجے کی صوت دلکش گھوڑدوڑ کے میدان سے آئی اور طبیعت لہرائی کہ چلین جھیل پر - اسکا پانی دو گھڑی دن رہے سے اور کبھی سرد اور خنک ہو جاتا ہے اور سنج کو ٹھہرتا ہے اور لب چشمہ بہار کھڑے رہنے سے اور کبھی ٹھری معلوم ہوتی ہے

ادھر اُدھر کوہ فلک شکوہ - اور اُنکے بیچ مین گویا برف اور یخ کا سمندر ہی - اِن پہاڑون مین ایک بڑی خوبی یہ ہی کہ سدا بہار مین پھول اور بیلین اور ہرے ہرے درخت اور پودھے اور بھی جوبن دکھاتے ہین -

یہان کے معشوق واقعی پیار کرنے کے قابل ہین - مگر لکھنو کے سے چونچلے اور نخرے اور چلتر بازی اور چھل اور فریب تو جانتے ہی نہین - اِنکو پاتر کہتے ہین - شادی کرنا ان پاتر ون کے رسوم کے مطابق حرام ہی - مگر جب لڑکی کسی قدر سِن بلوغ کو پہونچتی ہی یعنی دس بارہ برس کی ہوتی ہی تو انار یا کسی اور درخت کے ساتھ اُسکی شادی کر دیتے ہین جیسے گڑیا گڈون کا کھیل ہوتا ہی - الموڑہ - کمارل - نینی تال رام گڑھ - اور کاشی پور مین ان کی کھان ہی - مگر خرابی یہ ہی کہ عیسائیون اور مسلمانون کے سایے سے بھاگتی ہین مین اِس فکر مین ہون کہ روپیے کے زور سے کسی کو مسلمان کرکے بھاگون دو ایک پر تو بے اختیار میری طبیعت آئی ہی اگر دس بارہ ہزار بھی صرف ہو تو خرچنے کو موجود ہون - دیکھنے سے بھوک پیاس بند ہوتی ہی - صبح سے اب تک بھولا ہوا تھا اب اس وقت پھر یاد آگیا -

پھر آئی فصل گل پھر شوق عریانی ہوا مجکو
چڑھائی آستین دست جنون نے پھر گریبان پر

بتان سیمبر کا وصل دنیا مین غنیمت ہی
یہ وہ دولت نہین جو چھوڑ دیجے زاہد ایمان پر

صبا دست جنون مین ہوا کا کام کرتا ہی
گریبان صورت گل پھٹ کر آ رہتا ہی دامان پر

مگر بھائی صاحب جہان گل ہی وہان خار ہی ایک مصیبت یہان یہ بڑی ہی کہ چڑھائی مارے ڈالتی ہی - معاذ اللہ کا مقام ہی اُف ری چڑھائی - الامان الامان - واللہ کلیجا منھ کو آتا ہی اور یہان لاہولال کی چڑھائی کو پہاڑ کا بھی باپ سمجھتے تھے لکھنو کے لوگ ہمکو چڑھائی سے کیا واسطہ - بس انتہا یہ ہی کہ چھوسات گھنٹے کی چڑھائی ہی - کچھ ٹھکانا ہی ہوش اُڑتے ہین دیکھتے ہوے - خدا کرے لکھنو کے دو ایک افیمی یا چنڈو باز یہان آجائین تو پھر دل لگی دیکھیے کہ قدم قدم پر ہانپنے لگین اور لکھنو مین جاکے وہ وہ گپین اُڑائین کہ توبہ ہی بھلی زمین آسمان کے قلابے ملائین - مگر اچھے کو بیٹے یہان وقت سے ملتے ہین - افیمیون کے لیے یہ بڑی مشکل کی بات ہی اگر با مرتبہ ابھی تک پچھتر مریض آچکے ہین - ہوٹلون اور ڈاک بنگلون اور کوٹھیون اور سرکاری سراؤن مین تل رکھنے کی جگہ نہین ہی - مگر ہندوستانی صرف دو آدمی آئے ہین - اور اور کامون کے لیے تو روز دس پانچ دو چار آتے ہین - اور خاصکر اہلکار لوگ حکام سے ملنے کی غرض سے - اور اہل معاملہ وغیرہ - مگر مریض ایک بھی نہین تو وجہ کیا ان کو حفظان صحت کا خیال ہی نہین اور اگر خیال ہی بھی تو اسقدر دل و دماغ کہا کہ نینی تال کا سفر گوارا کرین - واللہ ہندوستانیون کی اِن حماقتون پر افسوس آتا ہی -

آغا محمد اطہر سے بہت دل بہلتا ہی - مہراج بلی تو بس دمش جو برد اشتم مادہ برآمد - بوڑھے آدمی سے ہم جوانون کو کیا لطف صحبت

ہی عہد شباب زندگانی کا مزا
پیری مین کہان وہ نوجوانی کا مزا
اب یہ بھی کوئی دن مین فسانہ ہوگا
باتون مین جو رہگیا کہانی کا مزا

ہان ایک بڑے ملا وزیے کو مارا - بڑی پارسائی کی لیتے تھے پارسائی وارسائی سب نکل گئی - اب ہمارے انکے بے تکلفی ہوگئی ہی

ای مومن آپ کب سے ہوے بندۂ بتان
بارے ہمارے دین مین حضرت بھی آ گئے

یہ مقام ہی ایسا ہی کہ زاہد اور عابد کو رند شاہد باز بنا دے ہندو ہو یا مسلمان۔ کیسے باشندہ اور دل لگی یہ ہی کہ ایک دوسرے کا ناصح بنتا ہی مگر ع۔ ناصح خود یافتم کو در جہان۔

ناصح نادان یہ دانائی نہین	دلکو سمجھاؤن مین سودائی نہین

افسوس ہی کہ ہمارے لکھنؤ والون نے نوابی کے عہد مین اسقدر بیفکری اور بے پروائی سے بسر کی کہ ابتک محنت کرکے روٹی کھانا انکو اچھا نہین معلوم ہوتا اور ہم کسی اور کو کیا کہینگے ہم بھی اسی فشن کے ہین۔ باپ کی کمائی پہ ہمکو بھی ناز ہی۔ اپنے زور بازو سے ہمنے کبھی نہین ثروت پیدا کی اور نہ ابا جان نے پیدا کی تھی۔ لیکن اس شہر نے ہمکو آدمی بنا دیا۔ آنکھین کھل گئین واللہ۔ ورنہ بسم اللہ کے گنبد مین بیٹھے ہوے وہی چانڈو بازون کی گپ سنا کرتے تھے اور اسکا ہمکو یقین آتا تھا کہ سب سچ ہی۔

پہاڑون کی نسبت جو جو جھوٹی گپین لوگون نے اڑائی تھین انکا حال آپ کو بھی معلوم ہی۔ کل باتون کو غلط پایا۔ سمجھ مین نہین آتا کہ وہ لوگ اسقدر جھوٹ کیون بولتے تھے یہان ہم نے بہت سی باتین سیکھین منجملہ انکے ایک یہ بھی سیکھی کہ جبتک خوب محنت نہ کرینگے کھانا ہضم نہوگا اور نہ سونیکا لطف آئیگا۔ یہان بندہ سات ساڑھے سات بجے سوکے اٹھتا ہی منھہ دھوکر حقہ پیا۔ اور آٹھہ بجے تک حمام کیا۔ اور گرم گرم کپڑے پہن کر گھوڑے پر سوار ہوکر جکہر پہونچا وہان سے نو بجے تک واپس آیا۔ تھوڑی دیر دم لیا اور سستا کر کپڑے بدلے اور کھانا کھایا۔ بازار مین یہان بکری کا گوشت اچھا نہین ملتا لہذا کلب گھر سے جو گنی قیمت دیکر منگوا تا ہون اور جو ہندوستانی یہان ٹکے ہین وہ بازار کا خراب گوشت کھاتے ہین۔ ادھر ہزارون روپیے صرف کرتے ہین مگر یہ توفیق نہین ہوتی کہ صحت کا خیال کرکے دو چار آنے کا منھہ نہ دیکھین۔ پوچھیے نینی تال مین آن کے بھی اگر کھانے پینے کا لطف نہ ہوا تو پھر یہان آنے سے کیا فائدہ۔ یہان رہنے کا لطف دو باتون پر منحصر ہی۔ ایک مشی اور گھومنے اور سیر کرنے سے۔ دوسرے عمدہ غذاے مقوی اور فرحناک مقام دلکش مین رہنے سے یہ دونون باتین خدا کے فضل سے خاکسار کو نصیب ہین۔ ایک ڈپٹی صاحب یہان تشریف لائے تھے۔ چھ سو کی تنخواہ اور ڈھائی ہزار روپیہ سالانہ علاقے کی آمدنی۔ سرا مین جاکے آپ فروکش ہوے۔ اور اس خست سے یہان رہے کہ الامان لوگ تو یہان آکے بشاش اور خوش و خرم رہتے ہین وہ نینی تال سے بیزار تھے۔ شکایت تھی کہ کھانا ہضم نہین ہوتا۔ رات کو نیند نہین آتی۔ پسو کاٹتے ہین۔ پیٹ مین درد ہوتا ہی صدہا شکایتین۔ تو وجہ کیا۔ ٹکے جاکے سرا مین اور کھانے مین کنجوسی کی اور مشی کی نہین۔ چلنے پھرنے سے اجتناب رہا کسی سے ملے نہ جلے۔ پھر فرمائیے صحت کہان سے ہو۔ یہ تو ہمین دعوی ہے کہ اگر امراے لکھنؤ ایک بار نینی تال آئین تو پھر ہر سال گرمی بھر یہین بسر کرین اور جانے کا نام زبان پر نہ لائین۔ یہان کی آب و ہوا اور جھیل اور پانی ہضم اور سبک اور ٹھنڈا ٹھنڈا پانی اور حسن صبیح اور شکار اور سردی سے ایسا لطف حاصل ہوتا ہی کہ بلا مبالغہ مردہ زندہ ہو جاے مگر اس سے زیادہ افسردہ دل اور کون ہوگا جو یہان آن کر بھی خوش نہو۔ سمجھ لو کہ بڑا بدنصیب آدمی ہی۔

لکھنؤ کا دوسیر آنبا کو اور عظیم اللہ خانی حقے اور وہ نئر اشش
خواش یہان کہان - مگر وہ سب روپیہ صرف کرنے سے یہان
بھی حاصل ہوسکتا ہے - یہان کی قدرتی اشیا اور آب وہوا
کروڑون صرف کرنے سے بھی وہان نہین دستیاب ہوسکتین
یہ ہوا وہان ہزار اشرفی تولہ بھی نہین مل سکتی واہ رے نینی تال
شہر کے بدنصیب وہ امرا ہین جو باوصف بیفکری و تمول گرمی کے
دنون مین اس مقام دلربا کی آب وہوا سے روح پرور لطف
نہین اٹھاتے اور لکھنؤ کے بھاڑ مین پڑے رہتے ہین

آپ کا دوست عسکری

یہ خط نواب صاحب نے میان اختر کے مشورے سے لکھا اور
رجسٹری کرکے اپنے شفیق باتحقیق کے نام روانہ کیا جو کچھ روز
اس خط کا جواب آیا -

وہو ہذا

بھائی نواب - تمہارا طویل وعریض اور دبیز خط پڑھنے مین
میرے وقت کا ایک قیمتی حصہ ضایع ہوا - آپ نینی تال کو
بہشت اور جھیل کو سلسبیل وکوثر سمجھے - آپ کو بہشت وکوثر
مبارک - ہم تو لکھنؤ کی گلیان چھوڑکر جنگل اور پہاڑ کی طرف
رخ نہ کرینگے - آپ بھی اپنے وقت کے مجنون اور فرہاد ہوے
اب دو دن مین سن لینگے کہ نواب محمد عسکری صاحب نے بھی قیس
کی طرح ہرن اور چکارون کو رام کرلیا اور نینی تال کے پہاڑ پر ایک
قدرتی جھیل کے مقابل مین جو سے شیر کاٹ کے لانے ہ

قیس صحرا مین اکیلا ہے مجھے جانے دو
خوب گذرے گی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو

قیس کے بعد اب آپ اسکے سجادہ نشین ہوے - مجنون کی
روح زبان حال سے اگر یہ مصرع کہے تو مین زیبا ہے - ع -

نہ رہی دشت مین خالی کوئی جا میرے بعد

آپ بھی وہان کسی نہ کسی محمل نشین کے پھیر مین ضرور ہو گئے
خدا مبارک کرے - جیسی نینی تال کی آپ نے اسقدر تعریف
کی ہے - اب آنا لیلی کی صدا تھوڑے دن مین بلند کیجیے گا -
اگر مجھے خوف ہے کہ مبادا لکھنؤ کی نظیر جان رقاصہ کے عاشق
دلگیر کیطرح آپ بھی (فریاد رس الٰہی) کی ہانک نہ لگانے لگین
اور پھر لوٹ سے آپ کے پیچھے غل مچائین (دہیا دہیا سلائی)
فوج طفلان منت - سواری خران منت -
نینی تال کی آب وہوا کی آپ نے بہت تعریف کی ہے اور ہندوستان
کو برا بھلا کہا ہے - تلی بخشے جو بیچارہ لنڈ وراہی ہو کے جیے گا
ہم ہندوستانیون کو لکھنؤ مین کون مارے ڈالتا ہے جو خواہ مخواہ
ہم جنگل اور پہاڑ مین جان بچانے کو جائین اور گھربار چھوڑکر
جلا وطن ہون - ہمارے دادا صاحب بچاسی برس کے ہو کر
جان بحق تسلیم ہوے - خدا کی قسم جو لکھنؤ کے محلے بھی اچھی
طرح جانتے ہون - جس محلے مین رہتے تھے اسمین بھی کوئی
نہین جانتا تھا کہ کون رہتا ہے - اب جب سے انگریزی ہوئی
تب سے یہ حال ہے کہ اگر کوئی صاحب باہر نوکر ہوے تو جورو کو بھی
لیکر بدبخت کے چلدیے - آگے عورتون کا گھر سے نکلنا اور
سفر کرنا معیوب سمجھا جاتا تھا - اب میان تراب علی جو رامپور
والے تھا کر زمیندار کے مختار ہو گئے تو گھربار سمیت وہین رہنے
لگے - کیا ہمارے آبا واجداد سب بیوقوف تھے - کیا
انکے وقت مین نینی تال اور شملہ اور پہاڑ نہ تھے - کیا وہ سب
بیمار ہی رہتے تھے - کیا وہ سب کم سنی ہی مین مرجاتے تھے
پھر ہمکو کیا گھن نے کاٹا ہے کہ خواہ مخواہ لڑکے بالون کو چھوڑکر
پہاڑ مین جاکے بسین -

آپ کلب گھر سے گوشت منگوا کر کھائین چاہے ہوٹل کا پکا
ہوا کھانا نوش جان فرمائین - آپ کو اختیار ہے - ہم تو اس
قسم کے کھانے سے ضرور پرہیز کرینگے - اور جس مقام پر شراب
اور لحم خوک کا استعمال ہوتا ہو وہان اگر نعمت بھی مفت ملے تو
دور ہی سے سلام ہے - ہم رکابی مذہب نہین ہین کہ گوشت کی
طمع میں ایمان کو بیچ ڈالین - ع -

کیا وہ دنیا جس مین ہو کچھ بھی نہ دین کے واسطے

نوابی کے عہد کی جو آپ نے ہجو کی ہے وہ آپ کی حماقت ہے
نوابی مین ایک ایک اہلکار دس دس آدمیونکی پرورش کرتا تھا
یہ ادنی ادنی اہلکارون کا تذکرہ ہے - اور چکلہ دارون اور ناظمون
کی بدولت تو ہزارہا بندگان خدا کی روٹیان چلتی تھین اب
جسکو دیکھو ٹھڑون ٹون - ایک آپ اور دوسرے خدا نگاہ
اسد اللہ خیر صلاح - اور آگے نہ تو اسقدر لو چلتی تھی نہ اسقدر
گرمی ہوتی تھی - خس کی ٹٹی اور پنکھے سے نینی تال کی سی
سردی ہو جاتی تھی - پھر بھلا کون سی عقلمندی تھی کہ اپنے
شہر اور اپنے وطن اور اپنے بال بچون اور دوستونکو چھوڑ کر
پہاڑ پر بسیرا کرتے - ہم لوگ ابابیل اور مرغابی نہین ہین کہ
گرمی کے دن کہین بسر کرین اور سردیون مین پہاڑون سے
نیچے اتر آئین - یہان تو اسپر عمل ہے ؎

حب الوطن از ملک سلیمان خوشتر
خار وطن از سنبل و ریحان خوشتر
یوسف کہ بمصر بادشاہی میکرد
میگفت گدا بودن کنعان خوشتر

آپ فرماتے ہین کہ بے محنت کیے نہ نیند آتی ہے اور نہ کھانے
کا لطف حاصل ہوتا ہے - یہ آپکا تجربہ ہوگا کہ جبتک چھ گھنٹے
چکی نہ پیسے یا دوپہر تک ڈیلا نہ ڈھوئے تب تک کھانا ہضم نہوگا
تو آپ کو ڈیلا ڈھونا مبارک ہے ع -

ہر کسے را بہر کارے ساختند

یہان تو خوب ٹھنکے پلاو اور قورمہ اور بورانی اور کباب اور
شیرمال اور باقرخانی اور گند لا قلیہ چکھتے ہین اور برف کا
ٹھنڈا ٹھنڈا پانی برفاب ناب پیکر جو خسخانے مین لمبی تان کے
سوتے ہین تو بارہ بجے سے چار بجے کی خبر لاتے ہین -

حضرت اسرافیل بھی سرہانے پر صور پھونکین تو کوئی مردود ہی
خواب راحت اور بستر استراحت سے اٹھے - اور ایک آپ ہین
کہ بے محنت کے نہ کھانا ہضم ہوتا ہے نہ نیند آتی ہے - بہتر ہو کہ آپ
جب یہان آئین تو روز تڑکے اٹھ کے چھتے کا دورا سر پر رکھکر
جنت باغ بخشی کے تالاب تک دوڑتے جایئے اور وہان سے آیئے
اس تدبیر سے شاید کھانا بھی ہضم ہو جاے اور نیند بھی آنے
میرے نزدیک کھانا تو آپ کو ضعف معدہ کے سبب سے نہین ہضم
ہوتا ہے اور نیند اس سبب سے نہین آتی ہے کہ دماغ مین خشکی ہے
اسکا علاج نینی تال مین محال ہے - کسی سے رجوع لایئے -
غالباً اب آپ وہان سے تشریف لاکر صاحب لوگ بنکے آئینگے
اور ہم لوگون کو کالا آدمی اور گدھا ہی بنا بیٹھینگے خیر ع -

ہر چہ از دوست میرسد نیکوست

اور کیون بندہ نواز وہ جو دو نیک بخت آپکے ہمراہ تشریف
لے گئی ہین وہ بھی میم صاحب بن گئین یا ابھی تک ہندی ہی
بنی ہین - لطف تو یہی ہے کہ انکو بھی سایہ پہنایئے آپ ہی
خالی خولی نہ صاحب لوگ بن بیٹھیے ؎

الفت کا یہ مزا ہے کہ جون وہ بھی بیقرار ہو
دونون طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی

بھائی صاحب اب اِس وحشت سے باز آئیے - اور آدمیت کو
ہاتھ سے نہ دیجیے - صاحب لوگون کی تقلید ہم کو زیبا نہین ہی
ع - چلا جب چال کوا ہنس کی اُسکا چلن بگڑا -
پہاڑ کے قیام پر پتھر پڑین - اب اپنے شہر آئیے -

راقم بندہ بندہ حسن

یہ خط پڑھکر نواب صاحب بہت بد دماغ ہو گئے اور دو تین بار
سب کو پڑھکر سنایا - جسنے سُنا اُسکو رنج ہوا کہ کیا فضول بکا ہی
نواب - بٹیرباز آدمی اِن باتون کو کیا سمجھے -
جملو - ایسا ہی ہو خداوند -
آغا - واہی ہی - مین تو اُنسے پہلے ہی سے واقف تھا -
نواب - وہ تو گالیان بکنے لگا جی -
اختر - حضور گالی گلوج پر آمادہ ہو جانا خاص دلیل اِس
امر کی ہو کہ مخاطب کا دعوی بے دلیل ہی -
آغا - اُنکو تو بس بٹیر کی کابک ہو اور دو چار پرانے چنڈو باز
بٹیرباز - میان گجن اور مرزا فدائی اور حسو باتھی والا کہ گھرے
اور بے تکی گپ اُڑتی ہو کہ آصف الدولہ نے لاٹ صاحب کو
خواب مین کہا کہ ہمارا امام باڑہ خالی کر دو اور جمنا مین عید کے
دن توپ نکلتی ہی اور پوچھتی ہو کہ کسکی عملداری ہی - اسی طرح
فضول تقریرسے یہ حضرات دل بہلاتے ہین -
نواب - ایک دلیل بھی معقول پیش کرتے تو ہم کہتے خیر کچھ تو لکھا
اسنے تو قلم اُٹھایا اور شتر بے مہار کی طرح ریگستان قرطاس پر
دوڑا دیا -
مسخرہ - یہ شتر غمزے ! بلبلانے لگے -
آغا - اسکا جواب خاموشی ہی -
نواب - نہین صاحب وہ دندان شکن جواب دون کہ عمر بھر یاد کرین

اختر - ضرور حضور نے تو عبث مین لکھا کہ یہ مقام نہایت ہی
فرحناک اور روح افزا ہی - جیسا دوستون کا قاعدہ ہی کہ جب کسی
نئے مقام پر جاتے ہین تو وہان کے کُل حالات دوستون کو
لکھ بھیجتے ہین - یہ آپ کو کیا معلوم تھا کہ وہ بگڑ کھڑے ہونگے
مہراج - آپ بھی تو بٹیربازون اور چنڈو خانے والون کو
مخاطب صحیح سمجھتے ہین - اُنکو آب و ہوا اور پہاڑ کی سیر اور صحت
و تندرستی سے بھلا کیا سروکار ہی - اور آپکو لکھنا ہی کیا فرض
تھا لاحول ولاقوۃ ! -
نواب صاحب نے میان اختر کے مشورے سے خط کا جواب
بلکہ جواب الجواب یون لکھا -

وہی جو کہتے اُنھین جاکے فقرہ بازون نے
اُڑائی پر کٹی کیا کیا بٹیربازون نے

آپ تو حضرت بے پر کی اُڑاتے ہین - اور حق یون ہی کہ کچھ بھی
غلطی ہوئی - آپنے تمام عمر تو بٹیر تھپکایا اور لدی لڑایا کیے - آپکو
دنیا و مافیہا کی کیا خبر ہی کہ زمانے کا رنگ کیا ہی اور دنیا مین کیا
ترقی ہو رہی ہی - تو وجہ کیا آپ کی دنیا تو بس بٹیرون کی پالی
ہی - آپ تو کابک کی ماہیت اور خواص سے البتہ خوب واقف
ہین - دن رات چانڈو بازون اور واہی تباہی آدمیون کی
اول جلول تقریر سننے کے عادی - ابھی آپکے مشیر - اور
اُٹھائی گیرے آپکے وزیر - ع -

وزیرے چنین شہریارے چنان

ارے نادان اب وہ زمانہ نہین ہی کہ اگر میان مفصل مین
نوکر ہو جاے تو موسی کی برسون صورت ہی نہ دیکھے - اس
زمانے مین جسکا آپنے ذکر کیا ہی بدنظمی اور طوائف الملوکی کا
ڈنکا بجتا تھا - زمیندار اپنی اپنی گڑھی مین گلی کے کتے کی طرح

۱۰۰

شیر بنے ہوئے تھے۔ بے فوج کشی کے مالگزاری کا وصول ہونا محال تھا۔ ایسی صورت میں جب کہ امن کا کہین نام بھی نہ تھا لٹیرے بالون کو کوئی کہان لیے لیے پھرتا۔ قدم قدم پر خوف تھا کہ مبادا کوئی آکے لوٹ لے۔ بال بچون کو قتل کر ڈالے اور انواع و اقسام کی مصیبتون مین گرفتار رہون۔ اب امن کا زمانہ ہے کوئی چون تک نہین کر سکتا جہان چاہیے سونا اچھالتے چلے جائیے۔ مگر یہ باتین تو وہ سمجھے جو سمجھدار ہو۔ آپ کو سمجھ سے کیا بحث اُس بدنظمی کے زمانے کو اس عہد معدلت مہد سے مقابلہ کرنا عین دلیل حماقت ہے آپ کے کرم خوردہ خیالات پر شیطان کی پھٹکار۔ آپ سیر و سیاحت کے اسقدر خلاف ہین کہ ایک محلے سے دوسرے محلے جانا بھی وضعداری کے خلاف تصور کرتے ہین۔ آپ کے دادا صاحب کو خدا بخشے تمام عمر لکھنو ہی مین رہے اسی اور پانچ پچاسی برس کے ہو کے انتقال کیا اور لکھنو کے گلی کوچون سے بھی واقف نہ ہوئے عجب نہین کہ وضع نباہنے کے لیے مر کے بھی لکھنو ہی کے گلی کوچون مین رہ گئے ہون آپ کے دادا صاحب جس تکیے مین مدفون ہین اُسمین گوندنی کا بھی ایک درخت ہے اور چونکہ اُنکو گوندنی بہت مرغوب طبع تھی لہذا غالباً اُسی درخت کی کسی پھنگی مین اُنکی روح اٹکا رہی ہوگی۔

آپ کے آبا و اجداد کے وقت مین اول تو نینی تال کو کوئی جانتا بھی نہ ہوگا کہ کہان ہے۔ دوسرے نینی تال اس عملداری مین قائم ہوا ہے انگریز سیاحون نے اس پہاڑ کو ڈھونڈھ نکالا اور آباد کیا۔ ورنہ نینی تال بھی مثل اور بہت سے کوہی مقامون کے اُجاڑ پڑا تھا۔ یہ اتنے بنگلے اور کوٹھیان اور سڑکین جو اب ہین یہ صرف چالیس برس کے اندر تیار ہوئی ہین علاوہ برین اُس زمانے مین بادشاہ اور حاکم وقت ہمیشہ اور ہر فصل مین اپنے پایۂ تخت ہی مین رہا کرتے تھے۔ اگر کوئی نینی تال جانے کا قصد کرتا تو کہان رہتا۔ یہ تو دو و دام کا مسکن اور پہاڑی جنگل تھا۔ ہو کا عالم۔ آپ شاید یہ سمجھتے ہین کہ ابتدا سے آفرینش سے نینی تال ایسا ہی آباد ہے جیسا اب ہے یہ تو آپ کی عقل ہے ع

	برین عقل و ہمت بباید گریست	

اب یہ مقام گلزار ہے اور قدرتی بہار نے اور آب و ہوا نے جانفزا نے اور بھی اسکو دوچند رونق دیدی ہے۔

آپ تو پہاڑ کے قیام کو جلا وطن ہونا سمجھے بیٹھے ہین جب ہی آپ بار بار لکھتے ہین کہ کیا سمجھے کتنے کاٹا ہے کہ گھر بار چھوڑ کر پہاڑون اور جنگلون مین جا کے رہون گویا نینی تال آئے اور گھر بار چھوٹ گیا۔

کلب گھر کو آپ شراب کی بھٹی اور سور کے گوشت کی دوکان سمجھے ہوئے ہین۔ کلب گھر مین بھی گوشت اُسی احتیاط سے بکتا ہے اور اُسی طرح بکرے ذبح کیے جاتے ہین جسطرح لکھنو مین پھر کلب گھر سے گوشت منگوانے مین کیا گناہ ہے۔ برسون جوا کھیلا کیے۔ چرس اور مدک کے دم لگایا کیے اور کلب گھر کے گوشت پر اعتراض جڑنے کو مستعد۔ ہوٹل کا پکا ہوا کھانا کون نہین کھاتا۔ میرے یہان جب صاحب لوگون کی دعوت ہوئی تھی تو کتنے آدمیون نے اُنکے ساتھ بیٹھ کے کھایا تھا اور بے ادبی معاف اُنکا پس خوردہ آپ نے بھی مزے مزے سے چکھا تھا اور ہان خوب یاد آیا کیون صاحب پارسی کے ہوٹل مین آپ میرے ساتھ نہین کھا چکے ہین بڑھ بڑھ کے باتین بناتے ہو۔

	واعظان کاین جلوہ بر محراب و منبر می کنند

چون بخلوت میروند آن کار دیگر می کنند

مشکلے دارم ز دانشمند مجلس باز پرس

توبہ فرمایان چرا خود توبہ کمتر می کنند

خود را فضیحت و دیگران را نصیحت (آپ فرماتے ہین
کہ ہم کالی نہیب نہین ہین) - وہ دن بھی یاد ہے جب مرغ کے
کٹلٹ مانگ مانگ کے پارسی کے ہوٹل مین کھاتے تھے اب
ہوٹل کے نام سے اتنی نفرت ہے ع -

دلم ز صومعہ بگرفت و خرقۂ سالوس

آپ فرماتے ہین کہ ہم لوگ ابابیل اور مرغابی نہین ہین
کہ گرمی مین کہین بسر کرین اور سردیون مین پہاڑ دن بیتے
(اتے ہین) - بجا ارشاد ہوا اگر آپ کو رستے کے کپڑے ضرور ہین کہ آدمی
گھونگھے پیدا ہوتے ہین اور اسی شان مرتے ہین -
آپ یون ہی کہ آپ بھی ایسے جہلا اور متعصب اور کاہلون اکلو
کے سبب سے سلطنت گئی ہے

جب ندو سے باغ ہو برباد ہو
ایسے ہین یا گلچین ہو یا صیاد ہو

تم ہی ایسے جاہل فکرے جنھون نے تمام عمر کبھی نوکری نہین
کی اور بٹیر بازی اور پتنگ بازی اور صحبت فسق و فجور مین
زندگی بسر کی ملک کے ساتھ دشمنی کرتے ہین -

محمد عسکری از نینی تال

نواب صاحب نے خطبیات اختر کے شورے سے لکھا اور جیلہ
اور آغا صاحب کو سنایا ان دونون نے بڑی تعریف کی
کہ واقعی جواب ترکی بترکی لکھا ہے - منشی معراج علی نے
کہا کہ لاؤ ایسے آخر مین ہم کچھ فارسی مین بھی لکھدین تاکہ انکو
معلوم ہو کہ نشیان بھی انکے ہمراہ ہین -

اس نشیان کے لفظ پر ٹھٹھا قہقہہ پڑا اگر منشی معراج علی تو سمجھ کے
بیٹھے سو تا لیے گھوتے تھے انکی سمجھ مین خاک نہ آیا کہ یہ کس پر
ہنسیے - قلم دوات کاغذ انکو دیا گیا کہ لکھیے اور آپ نے فارسی
زبان کی یون ٹانگ توڑی -

سیاحت عرصۂ حماقت مدفن مرزا بندہ حسن صاحب دام حماقت من
سپس گزارش سلام کہ مافوق آن نیست بندہ معراج علی
محقق زبان فارسی دہلوی و دری زبان کہ رواج داشتہ
در بلدۂ ایران و در آب حیات ملک کہ عبارت از ظلمات بود
زیادہ چہ بر طرازم - الا چونکہ درین دیار کوہسار رفعت آثار
و حوالی مرغزار الہ بار دو ہشت کہ از ورود لیدار رست نمودہ
می آید متاع سست الطف و احسن چونکہ بندہ از درختہ بلا
سیر چشمہ لیلای انشا بخنون دارد بودہ کہ بکوہ چشمہ چشمہ پیچ پیچ
حیران و سرگردان بودہ سیاحت باری از فضل باری درینجا
کہ کوہ خاص لنخاص تمام است و سیر چمپہ و دیگر نایاب عالم
رسیدہ مقام ادرسیدم و چشم کشودم و سبزہ گیاہ سنبل زار دیدم
پیچ و تاب خوبان نوشادوارا شنیدم ہمہ را خواب دیدم - آب و
ہوایش چنان کہ کسی کہ مردہ شدہ باز زندگی در قالب مردہ
و مردہ آب رفتہ بجوی باز در آمدہ گفتہ اند

حجاب چہرۂ جان میشود غبار تنم
خوشا دمے کہ ازین چہرہ پردہ برفگنم

اگر کسے کہ گرفتار امراض مزمنہ و بیمار رہا سے پرانی ہر سالہ کی
باشد و اینجا آمدن کند و درین مقام عشرت فرجام ماند خوش ہو
در یک روز چنگا و خاصہ ہٹا کٹا شود - وتاثیر اینکہ ہوا ہر وقت
سرد و ٹھنڈک پذیر میشود و آب کہ عربی دانان آشنا مارگوینید
اد ہم ہمراہ نشق ٹھنڈک پذیر است و نمہ الکرکہ باد -

اکنون تعریف دیگر بشنو که در عہد نوابی آبا و اجداد یعنی باپ حسنا و دادا جان و لالہ جی من محقق فارسی در سواری زنہا نشستند و یکجی که ز رفتہ مالی ستانند انستند که کدام جانور بود و ست و باشد او آبا و اجداد را چہ خبر که پہاڑ چہ جانورست مگر درین پہاڑ سنگ صحرائی که عبارت ازان جانورست که درندہ است و درار دوب بسر بود بسیار ست ـ مگر آخر جنگل ست و شہر شہر که گفته اند

در بیشه گمان مبر که خالیست	شاید که پلنگ خفته باشد

الغرض خوبان کہسار ہم از طائفان لکھنؤ بہتر و وجہ الحسن می باشند که گفته اند

بسیار خوبان دیده ام اما تو چیزے دیگری

حررہ معراج علی محقق فارسی و پہلوی و دری وغیرہ المعروف بہ نشان

یہ خط پڑھکر منشی معراج علی صاحب نے سب کو سنایا سامعین ہنستے ہنستے لوٹ لوٹ گئے ـ اور بنانا شروع کیا کہ واہ فارسی لکھنا کیا معنی آپ تو فارسی کی ٹانگ توڑتے ہین اور ایرانیون کا منہ چڑھاتے ہین اور پہلوی و دری زبانون کو از سر نو زندہ کرتے ہین ـ یہ گو کھسے مارے رعم کے اکڑنے لگے ـ ذرا بھی نہ سمجھے کہ یہ بناتے ہین ـ اکڑکر فرمایا کہ بھائی صاحب برسون ریاض کیا ہی تب جاکے یہ بات حاصل ہوئی ہی ـ دل لگی نہین ہی کہ کاتا اور لے دوڑا ـ اسکے لیے طبع خداداد بھی چاہیے

یہ سب خط ہم نے عمداً ایک مقام پر لکھدیے تاکہ ان لوگون کے خیالات بخوبی ظاہر ہوجائین جو لکھنؤ کے سوا اور کہین نہین گئے اور جنکو حال کی ترقی اور مغربی خیالات و شائستگی کے اثر سے ذرا بھی واقفیت نہین ہی ـ اور بسم اللہ کے گنبد مین بیٹھے ہو اول جلول بکا کرتے ہین ـ

نواب صاحب وغیرہ کے خیالات پہاڑ پر آتے ہی بالکل بدل گئے اور ابھی کیا ہی چند روز رہئے تو دیکھیے پھر انکی کیفیت دیکھیے گا ـ

سیر نینی تال

کنار جوے چمن جھومتے ہین مست ترے
بطِ شراب کا کھلواتی ہی شکار بہار

گوہر نازو اور قمرن نے ان سب کی زبانی کنار چشمہ سار اور میدان فرح بار کی کیفیت من وعن سنی تھی اور کوٹھی پر سے بھی ہر روز کچھو نہ کچھ لطف اٹھاتی تھین مگر ایک روز باصرار تمام نواب صاحب سے کہا کہ ہمین یہان لائے ہو تو از برائے خدا [illegible] پردے کی قید سے آزاد کردو اور سیر کہسار کا حظ حاصل کرنے دو یہ نہین کہ یہان بھی پردے اور گھٹا ٹوپ کی قید مین جکڑ دیجیے ـ یہان کیا کرنے کو لائے ہو ـ اگر یہی قیدین ہین تو خدا ہی حافظ ہی ـ ہم اللہ جانتا ہی یہ سختیان نہین اٹھائینگے ـ

نواب صاحب نے کہا اچھا آج میدان کی طرف جاؤ مگر گھوڑ دوڑ کے چکر مین نہ جانا ـ جھیل کی طرف رہنا ـ ساری کیفیت وہین سے حاصل ہوگی ـ اور ہم کسی کو تمہارے ساتھ بھیجدینگے ـ وہین ایک بجوگ ہی ـ وہ تم سے تخلیے مین کہدینگے ـ

شام کو تین چار گھڑی دن رہے نازو اور قمرن پردہ دار ہوا دارون پر سوار ہوئین ـ ہوا دار اٹھانے والے زرق برق نئی نئی وردیان پہنے ہوے تھے ہر ہوا دار کے ساتھ چار چار آدمی ـ ایک ایک شوخ و طرار خوش پوش مہری اور ایک ایک رونا ـ اور ایک سپاہی ہری ہری بانکی پگڑی باندھے سبز غلاف کی تلوار لیے ساتھ تھا ـ پہاڑی اس ٹھاٹھ کی سواری کے عادی تو تھے نہین جسطرف ہوا دار نکلجاتے تھے

ٹھٹھے کے ٹھٹھے لگ جاتے تھے صاحبان یورپین اور لیڈیان
مشرقی امراء کے تزک و حشمتام اور آنکی پیش خدمتون کی
زرق برق پوشاک اور زیور اور پردے کی رسم کی نسبت گفتگو
کرتے تھے اور ہندوستانی باہم کہتے تھے معلوم ہوتا ہے کوئی بیگمات
آئی ہیں جبھی اس ٹھسّے سے ہواکھانے نکلی ہیں کہ مہریان
ڈانڈی کا کونا پکڑکر چلتی ہیں ایک ایک سپاہی ہر ڈانڈی کے
ہمراہ ہے اور ایک جوان شمشیر سبز غلاف لیے ہوئے ساتھ ساتھ
جاتا ہے جب گھوڑ دوڑ کے چکر کی طرف سے یہ سواری گذری تو
لوگ تماشا دیکھنے لگے۔

ان پریون نے یہ سیر کبھی پہلے کاہیکو دیکھی تھی۔ پہلے تو
لان ٹینس کے کھیل کو غور سے دیکھا اور حیرت ہوئی کہ میمین اور
مسین بھی اس بے تکلفی کے ساتھ کھیلتی ہین کہ انہین اور مردون
مین ذرا فرق نہین دور تک لان ٹینس ہی کا کھیل انکو نظر آیا۔
اور شاید ہی ایسا مقام پایا جہان کوئی لیڈی شریک نہ ہو پھر
کیا دیکھتی ہین کہ چھ گھوڑون پر صاحب لوگ سوار زور زور سے
چکر کے میدان مین گھوڑے دوڑا رہے ہین۔ پورب اور پچھم کے کونون پر
دو دو جھنڈیان نصب ہین اور ہر سوار کے داہنے ہاتھ مین ایک
بڑا سا ڈنڈا ہے جسکے سرے پر ہتھوڑے کی طرح سے لگی ہوئی ہے اور ایک
گیند زمین پر پڑا ہے۔ ہر سوار گھوڑے کو دوڑا کر اس گیند کو اپنے
ڈنڈے سے زور کے ساتھ ٹھیلی دیتا ہے اور گیند لڑھکتا جاتا ہے اور
ایک سوار نے پھینکا تو لڑھکتا ہوا وہ گیا اور ویسے ہی دوسرے
سوار نے ٹھیلی دی تو دوسرے رخ لڑھکتا ہوا پہونچا اسیطرح
ادھر سے ادھر اور ادھر سے ادھر لڑھکتا جاتا ہے اور گھوڑونکو
سوار اپنے زور سے گھر گھراتے اور دوڑاتے ہین کہ اچھا
شہسوار وقت سے ران پھیری جاسکے اور اپلا یا کم سوار

تو فوراً اُگر کے پھل جاسکے۔ اس گھوڑ دوڑ مین ان دونون شہزادیون کو
حظ وافر حاصل ہوا۔ اور بی قمرن نے ایک نوجوان لفٹنٹ کو
جسکی ابھی مسین بھیگتی تھین اور جسکا یابو سب سے زیادہ تیزی کے
ساتھ جاتا تھا بہت پسند کیا۔ اور دیر تک اسی کو گھورا کین
اور خدا سے دعا مانگا کین کہ اللہ کرے اسکا گھوڑا جلدی جلدی
ہماری طرف آجایا کرے۔

یہ لطف اٹھاکر جھیل کیطرف گئین تو یہ کیفیت تھی کہ ؎

کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجا ست

یہان انھون نے بڑی دیر تک کشتیون کی سیر کی اور کشتی
پر ایک میم ضرور بیٹھی دیکھی۔ درختون اور دونون جانب کے
اونچے اونچے پہاڑون اور بنگلون اور کوٹھیون کا سایہ اور بھی
جوبن دکھاتا تھا اسی مقام پر نازو اور قمرن کی ڈانڈیان ملاکر
لگائی گئین تو ان کو مکالمے کا خوب موقع ملا۔

قمرن۔ باجی جان کیا بہشت ہے اس سے بڑھکر لطف ہوگا
کیا ٹھنڈی ہوا ہے واہ واہ۔

نازو۔ یہان سے جانے کو جی نہین چاہتا ہے بہن۔

قمرن۔ یہ جھیل جو آپی جان دیکھین تو گھنٹون عش عش کرین
کیا پانی جھلکتا ہے کہ واہ۔

نازو۔ اور یہ ڈونگیان کیسی بھلی معلوم ہوتی ہین۔

قمرن۔ اور پیڑون اور بنگلون کی چھاؤن کیا اچھی معلوم ہوتی
ہے۔ ہم تو اب روز روز آیا کرینگے بہن واہ کیا جگہ ہے۔

نازو۔ جھیل بھی ہے کشتیان بھی ہین۔ باجا بھی بجتا جاتا ہے گھوڑ دوڑ
بھی ہو رہی ہے اور کیا چاہئے وہ ہاتھ مین لیکر کیا کھیلتے ہین۔
اور بے میم کے تو کوئی کام ہوتا ہی نہین۔

قمرن۔ زندگی کے مزے انھین کو ہین۔ ہندوستانی موسے

سب کچھ پھل نکلتے ہیں مرد ان کے ساتھ - کالے آدمی کو یہاں کبھی
لطف نہیں -

جب شام قریب ہونے کو آئی تو سواری روانہ ہوئی کیونکہ
روشنی کا سامان غلطی سے ساتھ نہ تھا - خوف تھا کہ مبادا
اندھیرا ہو جائے تو ان ناواقف آدمیوں کو راستہ چلنا
مشکل ہو جائے - چراغ جلنے کے کچھ دیر پہلے سواری پہونچ گئی
اور تھوڑی ہی دیر میں نواب صاحب اور انکے احباب و رفقا
کی سواریاں بھی آ گئیں -

قمرن - نواب آج تو ہم اور بھی اس پہاڑ پر لوٹ ہو گئے بہشت
کو بھی بھول گئے - اب تم چاہے چلے بھی جاؤ ہم یہاں سے نہ جائینگے
یہاں تو خدائی ہی دوسری ہے - شہر میں بھلا یہ بات کہاں -

نواب - مزا اون پیا نہیں - گھوڑدوڑ تم نے دیکھی بھی -

نواب - وہ گھوڑدوڑ نہیں تھی - پہلے ہم بھی نہیں سمجھے تھے آ
شنا کہ وہ گیند کی کثرت ہے کہ دو جھنڈیاں ادھر اور دو جھنڈیاں ادھر
لگا دیں اور دو دو تین تین آدمی ٹٹوؤں پر سوار ہو کر آپس میں
کثرت کرنے لگے - ادھر سے ادھر ادھر سے ادھر - جو گیند کو اپنی جھنڈیوں
کے اندر سے نکال لیجائے وہ جیت گیا -

نازو - مگر جان جو کچھ ہے - گھوڑے ہوا سے باتیں کرتے
جاتے ہیں - ریل گاڑی بنجاتے ہیں -

نواب - میاں اختر کچھ شعر خوانی ہو اس وقت بہت تھکے
آ گئے ہیں واللہ -

اختر - حضور غلام تو جان سے مرتا ہے -

ابتی ہو فکر تازہ مضامین کی منتظر
اس گھر میں آ نکلتے ہیں مہمان نئے نئے

مہراج - اور نازو جان کی شان میں آتش زبان شاعر
کچھ اور بھی فرماتے ہیں - فرمایا ہو کہ

سانپ کا زہر وہ گیسو ہیں اگلنے والے
آنکھ جو چشم چھلا اون کو ہیں چھلکنے والے

کشش عشق میں پارے سے اثر اٹھا تو ہوا
پھر کٹورے ہوئے ہیں منھ پہ سکے جلنے والے

حسن نے روشنی خورشید کی پیدا کی ہے
شب کو باہر نہیں وہ گھر سے نکلنے والے

آئینہ رکھا کیا ہے جو کبھی تم نے بناؤ
خاک میں مل گئے ہیں دیکھ کے جلنے والے

پاؤں تک تیرے جو پہونچے نہیں اے مایۂ ناز
کف افسوس وہی ہاتھ ہیں ملنے والے

اشک باقی ہو نہ آنکھوں میں رہے تو نہ رہے
جگر و دل میں لہو ہو کے نکلنے والے

نازو - اب تو کل سے ہم بھی کھلی ڈانڈی پر جایا کرینگے -

قمرن - یہاں ہمکو جانتا پہچانتا ہی کون ہے -

آغا - نواب صاحب کو تو لوگ جانتے ہیں - وہ بدنام ہونگے
تم کو کوئی نہ جانتا سہی - انکی بدنامی تو ہوگی -

قمرن - اے تو ہم کیا کہنے بیٹھینگے کہ ہم نواب محمد عسکری کے
ہاں کی عورتیں ہیں - یا ہماری پیشانی پر لکھا ہوا ہے کہ یہ
نازو ہیں اور یہ قمرن ہیں -

آغا - ہم نے تو کہدیا کہ جب ہم پہاڑن کو بیاہینگے تب
سمجھینگے - ابھی ہمکو اسکی کیا فکر ہے - ہاں ہمیں ایجانب کو
عذر نہیں ہے کہ جس طرح ایک صاحب دوسرے صاحب کی
میم کا ہاتھ پکڑ کر ہوا کھانے جاتے ہیں اسی طرح ہم بھی قمرن
اور نازو کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر سیر کو جائیں ایک جانب

راہ پر ہین اور پہاڑ ہی پہاڑ رہجاتا ہی بس - کیا دل لگی سمجھ لی ہی اور
پندرہ دن مین بھی تب پہونچین جب پہاڑیون کیطرح سے جائین
اور جو آرام کے ساتھ منزل منزل جائین تو مہینون کی راہ ہی
کہنے لگین برف کے پہاڑ یہان سے نزدیک ہین -

روّنا - ہجور برف تو ان پہاڑون پر بھی گرتا ہی مگر وہان
ہر مہینے مین دن رات برف ہی برف پڑا رہتا ہی اور یہ پاس نہین ہی
دور ہی - ہان جو دیکھنا چاہین تو یہین بیٹھے بیٹھے آپ
دیکھ سکتے ہین -

نازو - یہان بیٹھے بیٹھے کیونکر دیکھ سکتے ہین -

آغا - دور بھی ہین اور یہین بیٹھے بیٹھے دیکھ بھی سکتے ہین اسکے
کیا معنی ہین یہان -

روّنا - ابھی ہجور آگا صاحب ہان -

نازو - (ہنسکر) یہ موا بھنگیا گیا ہی کیا -

نواب - ابے تو ہی کہان اِسوقت -

آغا - دو اور دو کے ہوتے ہین جی - بتا تو دو -

روّنا - ہجور یہین تو یہان سے کئی سو کوس - کچھ سامنے ہین
کیا ؟ مگر اونچے اونچے پہاڑ سے صاف نظر آئی دیتے ہین - کل ہی
سویرے سویرے اُٹھیئے تو چل کے دیکھ لیجیے -

قمرن کو برف کے پہاڑ دیکھنے کا بڑا شوق ہوا - اور نوابصاحب
کی خوشامد کرنے لگی کہ میرے نواب آج رات سے اُٹھو اور ہماری طرح
سے تڑکا ہوتے ہوتے وہان پہونچ جاؤ جسمین اچھی طرح دیکھ سکین
نوابصاحب نے روّنا سے کل حال دریافت کیا تو اُسنے کہا
سرکار یہان ایک پہاڑ کی چوٹی سامنے ہی - کل تڑکے چلیے
تو کوئی دس منٹ مین وہان داخل ہو جایئے - وہان بنچ
پڑے ہین انپر بیٹھیے اور سیر دیکھیے - آفتاب نکلتے نکلتے برف کے
پہاڑ صاف نظر آتے ہین - جہان تک وہ پہاڑ سوجھتے ہین بالکل
سفید - برف انپر ہمیشہ اور ہر فصل مین رہتی ہی - دن ہو چاہے
رات ہو - اور ایسے بھلے معلوم ہوتے ہین کہ دیکھنے سے تعلق
رکھتا ہی - صاحب لوگ اور خود لاٹ صاحب اور میمین اور مسین
اکثر دیکھنے جایا کرتی ہین -

نواب صاحب نے دریافت کیا کہ بھلا وہان کچھ روک ٹوک تو
نہین ہی - اُسنے کہا خداوند یہان اسکا ہرگز ہرگز ذرا بھی خیال
نہ فرمایئے گا - یہان جانے کی روک ٹوک نہین ہی سب لوگ یہان
دیکھتے ہین - جہان خوشی ہو وہان چلے جایئے -

نواب چھٹن صاحب نے ایک پہرے والے کو بلوایا اور حکم دیا کہ
گھڑی بھر رات رہے ہمکو جگا دینا - اسمین عدول حکمی نہونے پائے
شب کو حسب معمول سب سوئے پہرے والے نے دو گھڑی رات
رہے انکو جگا دیا اور منھ ہاتھ دھو کر کپڑے پہنکر سب لیس ہو
مرد تو دس منٹ کی راہ سمجھکر پیادہ پا چلے اور نازو اور قمرن پردہ دار
ڈانڈیون مین سوار ہوئین - منشی معراج بلی صاحب نے فرمایا
بھائی گو ہم چلنے مین قاصر نہین ہین مگر وضع کے خلاف جوتیان
چٹخاتے نہ جائینگے - یہ بھی ڈانڈی پر لدے - مسخرے نے کہا
اِسوقت بی نازو تو ہوادار کے عوض ڈانڈی پر سوار ہین -
منشی معراج بلی صاحب ہی کو اس ڈانڈی پر نہ سوار کرا دیجیے
تاکہ لوگ سمجھین کہ انکے ساتھ تین مستاۃ ہین - منشی معراج بلی نے
مسخرے کو کچھ جواب نہ دیا - جس مقام سے برف کے پہاڑ دیکھے
جاتے ہین اُسکو وہان برف کی چوکی کہتے ہین نوابصاحب کی
کوٹھی سے قریب تو تھی ہی تھوڑی دیر مین قافلہ چوکی پر پہونچ گیا
یہ مقام پہاڑ کی ایک چوٹی پر واقع ہی - پہاڑیون نے انگلی کے
اشارے سے بتایا کہ وہ برف کے پہاڑ ہین - سب نے غور سے

اِس جانب دیکھنا شروع کیا - نازو اور قمرن بھی ڈانڈیون سے اُتر آئین - سحر کاذب کا وقت - تنہائی کا مقام - بالکل خلوت انکو خوب موقع ملا کہ بر افگندہ نقاب سیر کسار کرین - اور برف کے پہاڑ دیکھین - دس بارہ منٹ دیکھا کیے لیکن برف کے پہاڑ نظر نہ آئے - جب پو پھٹنے کا وقت آیا تو سب سے پہلے قمرن نے کہا ہم نے دیکھ لیے - سفید لکیر سی چلی گئی ہی آغا محمد اطہر نے بھی خوش ہو کر کہا - بھئی سچ کہتی ہین - اہا ہا ہا - دور تک سلسلہ چلا گیا ہی - بالکل سفید بگلے کے پر کی کیا حقیقت ہی - مگر اونچے نیچے بہت ہین اور ایک سلسلے کے بعد پھر دوسرا سلسلہ چلا گیا ہی - اِنکے قریب کھڑے ہو کر اور لوگون نے بھی سلسلۂ برفستان دیکھے - اور خدا کی قدرت کاملہ پر عش عش کرنے لگے -

نواب - کیا عظمت ظاہر ہوتی ہی سبحان اللہ -

آغا - حضرت یون تو ہر شی سے قدرت خدا نمودار اور عیان ہی مگر پہاڑون کی عظمت سے دل پر اُسکی قدرت کا نقش اور بھی جم جاتا ہی - اور خصوصاً یہ برف کے پہاڑ - واہ وا واہ -

چھٹن - اور ہم لوگون نے نئے نئے دیکھے ہین نا - اِس سبب سے ہم اور بھی زیادہ عش عش کرتے ہین - جو لوگ برفستان کے رہنے والے ہین انکو اسقدر عش عش کرنے کی وجہ نہین ہی جسقدر ہمکو - وہ اگر ہمارے بڑے بڑے شہرون مین جائین جیسے لکھنو - کلکتہ - بمبئی - دہلی - وہان کے امیرون کے ٹھاٹھ اور سواریون کے تزک و احتشام اور براتون اور سو بگیون کے جلوس اور دھوم دھام کو دیکھین تو دنگ ہو جائین -

نواب - بھلا ایک بات تو بتایئے - جس قدر لطف ہمکو پہاڑون اور برفستان کے دیکھنے سے ہوا ہی اسیقدر لطف اِن پہاڑیون کو شہرون کی دھوم دھام دیکھنے سے ہوگا کم و بیش

چھٹن - اِس سے زیادہ -

آغا - جی نہین - لاحول ولا قوۃ - اِسکا کرور وان حصہ لطف نہ حاصل ہو - سطح زمین اِنکو بڑی بُری معلوم ہو - پہاڑون کے رہنے والے بھلا شہرون کو کب پسند کرینگے - یہ تازی تازی ہوا اور پھولون کی بو باس اور سبزہ و گل یہ قدرتی ٹھنڈا ٹھنڈا پانی اور پہاڑی ندیون کی روانی اور یہ پہاڑ وہان خواب مین بھی تو انسان کو نصیب نہین ہوتے -

نواب - اور فرض کیجیے کہ وہ عش عش بھی کرین تو یہ فرق کیا کم ہی کہ پہاڑون کو دیکھکر ہم خدا کی قدرت پر عش عش کرتے ہین اور اسکی شان کبریائی کا نقش ہمارے لوحِ دل پر مرتسم ہوتا ہی اور وہ ہمارے شہرون کی دھوم اور امرا کا تزک اور ٹھاٹھ دیکھکر انسان کی صناعی کی تعریف کرینگے - کتنا فرق ہو گیا -

جب واپس چلنے کی تیاریان ہونے لگین تو نازو نے کہا ہم لوگ اپنے گھرون کی چار دیواری مین بیٹھکر دنیا کو جانتے ہی نہین تھے کہ دنیا کیا ہی - ایک دن کی راہ پر نینی تال ہی ایک نہین سو ادن سہی مگر اتنے ہی سے سفر مین کیا کیا دیکھ ڈالا - اور یہ برف کے پہاڑ تو بس - اِنکو دیکھکر قدم نہین اٹھتا جی چاہتا ہی یہین ٹک جائین -

ان سب نے یہ پہاڑ پہلے ہی مرتبہ دیکھے تھے - مگر تمام عمر یہ کیفیت یاد رہیگی -

خواب کی تعبیر

مسافران کہسار تو پہاڑ پر گلچھرے اُڑاتے اور قدرت حق پر

عشق عشق کرتے اور نینی تال کی بہار روح افزا کا لطف اُٹھاتے تھے مگر ادھر نواب نادر جہان بیگم اِس پیچ وتاب مین تھین کہ کہین میان اِس نازک کمر چوڑی والی کے دام زلف عنبرین مین گرفتار نہو جائین - ایسا نہو کہ وہ قمر طلعت اِنکو اپنے بس مین کرلے - کہین عاشق ہوکر گھر نہ ڈال لین - ایسا نہو کہ اُسکا چاہ زنخدان اِنکو کنوئین جھنکائے - دل مین خوب سمجھتی تھین کہ قمرن ایسی مہ جبین اور نوخیز ہو کہ جو ان مرد ایک نظر دیکھتے ہی فریفتہ اور شیفتہ ہوجائیگا - نہ کہ نواب محمد عسکری سا جوان جسنے اپنی عمر شاہد بازی ہی مین صرف کی ہو - اِنکو یہ بھی معلوم تھا کہ حسن اور کم سنی کے علاوہ قمرن خوش ادا اور خوش انداز اور زیبا اندام اور تدرو خرام بھی ہو اور جتنی صفتین معشوق مین ہونی چاہیین سب جناب باری نے اسکو عطا کی ہین - لیکن ایک امر سے اِنکو تشفی ہوتی تھی کہ قمرن باین ہمہ جمال مبین و اداے شیرین ایک ادنی شخص چوڑی والی کی چھوکری اور بدتمیز و بدشعور ہی - امیرزادون کی صحبت کے قابل نہین ہو اور یہ معلوم ہی نہ تھا کہ - ع -

	اگر نغمہ کند ور نکند دل بفریبد	

چوڑی والی ہو چاہے چماری دل کا آنا بُرا ہو عشق کا کوئی قاعدہ کوئی قانون نہین ہو - پری ہو خواہ چڑیل جسپر دل آگیا وہی معشوق ہو - اُسکے ناز ضرور اُٹھانے ہونگے لیکن کچھ تو دل کی تسلی اور خاطر غمگین کی تشفی کے لیے بہانا چاہیے - اُسکا حسن اُنکے حسن سے کہین چڑھ بڑھ کے تھا - عمر بہت ہی کم - قد بالا بیر - جوبن پھٹا پڑتا تھا - لب جان بخش قدرتی سرخ زلف چلیپا طول مین طول امل سے بھی دو ہاتھ بڑھی ہوئی سیاہی مین سویداے دل لیلی کی شرمانے والی - چال متوالی ادائین بناوٹ کا نام نہین - خلقی لگاوٹ جو مزہ دیجاتی ہو وہ مصنوعی مین کہان پائیے - شیرین بیانی مین بھی لطف اور تلخ کلامی مین بھی لطف - وفا اور جفا ہر حال مین عشاق راضی - تیر نظر بے گھائل کیے مرغ دل کو چھوڑتا ہی نہ تھا - اور طرہ یہ وہی قاتل اور وہی مسیحا -

	زندہ کنی عطاے تو ور بکشی فداے تو	
	دل شدہ مبتلاے تو ہرچہ کنی رضاے تو	

مگر نواب نادر جہان بیگم دل کے خوش کرنے کو یہ خیال کر لیا کرتی تھین کہ کہین زربفت مین ٹاٹ یا کمخواب مین دسوتی کا پیوند لگتا ہو - امیرزادون کی صحبت مین امیرزادیان ہی رہتی ہین - ہیچ قوم عورتین - ع -

	اگر ماند شبے ماند شبے دیگر نمے ماند	

جبتک تار نہین آیا تھا اِنکی طبیعت بہت ہی بیقرار تھی اور اِس کھٹکے سے کہ مبادا نواب اُسکو گھر ڈال لین دو چار سوت پیدا ہو جائے اِنکی نیند شب کو اُچٹ گئی تھی - جب دوسرے روز تار آیا تو اِنکے قلب کو ذرا تسلی ہوئی کہ نواب ابھی ہمکو بھولے نہین ہین - پہاڑ پر چڑھنے کے پہلے ہی ہمکو تار دیا کہ خیر صلاح سے وہان تک پہونچ گئے - اِس سے اِنھون نے یہ نتیجہ نکالا کہ ابھی تک نواب کا دل بے قابو نہین ہو گیا ہو - اب یہ فکر پیدا ہوئی کہ خود بھی کسی طرح نینی تال پہونچین اور نواب کو اپنے بس مین کرلین تاکہ اِن چھچھوکریون کا رنگ نہ جمنے پائے - بی مغلانی اِنکے مزاج مین بہت دخیل تھین اور اکثر درد دکھ کے وقت مشورہ بھی دیا کرتی تھین - بیگم صاحب کے دل کا حال چتونون سے تاڑ جاتی تھین جب اِنکو پریشان حال اور کسی قدر مضطرب دیکھا تو تسلی کرنے لگین کہ حضور گھبرائین نہین

اللہ پر شاکر رہین - اُسمین سب قدرت ہی - جو اسی اتوار سے
بین بلو سے کا خط پہاڑ سے نہ آیا تو جبھی کہیے گا - دیکھیے جاتے ہی
جاتے تار دیا کہ نہین وہ ان دونون کو حضور فقط ذری ہی دل بہلا
کے لیے لے گئے ہین - حضور تو جانتی ہی ہین کہ ہمارے شہر
کے رئیس بے عورتون کی صحبت کے دم بھر بھی چین سے نہین
رہ سکتے - حضور کو بے بندوبست کیے ہوے پہاڑ پر بھیجا تا کیا
کچھ دل لگی تھی ہان اب گئے ہین دیکھینگے بھالینگے مکان اچھا سا
دیکھ کے لینگے تو ضرور ضرور بلوا لینگے - بھلا نازو اور قمرن بازار کی
عورتین کیا جانین کہ سلیقہ اور شعور کس شی کا نام ہی - کہین
نواب صاحب کی طبیعت انسے بہل سکتی ہی - یہ عمدہ عمدہ کھانے
پکوا لینگی جو امیر رئیس شہزادے کھاتے ہین انکو سر کٹے شلجمے
اور چنے کے ساگ کے کھانے مین واللہ نہ آئیگا - اور کیا تعجب
ہی کہ عطر مین بو آتے اور تیل کی مچھلی اور تیل کا اچار اور دہی
کا توڑ کیچھے کی چٹنی کی فرمایش کرین - جو عورت ایسی دیدار
کی نڈر ہو کہ بازار مین نکل کر گنڈیری والے کو پکارے بھلا
وہ کہین امیرون کے محل مین رہ سکتی ہی -
بیگم صاحب نے کہا ہان اِسقدر تو ہمارا دل بھی گواہی دیتا ہی کہ
اگر ہمکو نواب نے پہاڑ پر بلایا تو ہماری بیقدری کرنے کی انکو
جرأت نہوگی - اور اِس موئی کی تو کیا مجال ہی کہ ہمارے
سامنے زبان کھول سکے - وہین بیٹھے جی جنوا دون - مگر
نواب کا دل اُسپر آگیا اِس سے ہم بھی لاچار ہین - ہم نے تو
باجی جان سے کہا تھا کہ باجی یہ سب تمہارے کانٹے بوئے ہین
نہ تم اِس نِگوڑی جنو کی جورو کو بلواتین نہ اِسکی چھچھوند کریان
تمہارے گھر آتین اور نہ ہمکو یہ دن دیکھنا پڑتا - میرا تو اُسی
وقت ماتھا ٹھنکا تھا جب قمرن کو نواب صاحب کے سامنے دیکھا
گھورا کیے اور گھور گھار کے چلے بھی تو پھر پلٹ پلٹ پھیر کے نظر بھر کر
دیکھا - مگر مجھے یہ نہین معلوم تھا کہ اِسکے پیچھے اِسقدر لٹو ہو جاینگے
کہ پہاڑ پر بھی ڈولا لیکے پہونچینگے - اور دودھا بھائی سے ہمین
گلے کی گنجایش ہی کہ انکو معلوم تھا اور انہین کے گھر سے ساری
باتین ہوئین اور کان مین تیل ڈالے بیٹھے رہے -
مغلانی - حضور یہ مرد مرد سب ایک ہین -
بیگم - ایسا کہین ہوتا ہی بھلا - وہ نہ سمجھاتے مگر مجھ تک تو
اِسکی اطلاع پہلے ہی سے دیتے کہ مین ہوشیار رہتی -
لاڈو - اور سرکار ہمارے نواب صاحب تو ایسے تھے نہین کبھی
آنکھ اُٹھا کے بھی کسی کی طرف نہین دیکھتے تھے -
راوی - بجا - اور کسی کی طرف دیکھتے ہون یا نہ دیکھتے ہون
مگر بی لاڈو پر کبھی نظر بد انھون نے ڈالی ہی نہین - اسکی تو
ہم بھی قسم کھا لینگے - مغلانی تو واقف راز تھی - لاڈو کی زبانی
یہ کہانی سُنکر دل ہی دل مین خوب ہنسی -
بیگم - مگر ایک بات تو ہم بھی کہینگے ہمارے نواب کسی ایسی ویسی پر
پھسل پڑنے والے آسامی نہین ہین - مگر اِس قمرن نے جو
اِنکے دل مین جگہ کر لی اِسکا سبب یہ ہی کہ وہ بڑی خوبصورت
اور پھر ابھی عمر بھی بہت کم ہی - نہین تو بھلا نواب صاحب اور
چوڑی والی پر اِسقدر رکے ریجھ جائین -
مغلانی - خوبصورت بدصورت تو اللہ کا نام ہی ہان سن دن
مین البتہ اچھی ہی - صورت کیا آپ سے کچھ اچھی ہی -
لاڈو - توبہ کرو بوا - ہماری بیگم صاحب کے تلوون کو تو
پہونچتی نہین - اور یون جوانی مین تو گدھی بھی وہ کیا مثل ہی
بھلی معلوم ہوتی ہی -
بیگم - نہین - یہ غلط ہی - صورت شکل اچھی پائی ہی اور

ناک سک سے بھی درست ہی مگر منہارن پھر منہارن ہی۔
لاڈو۔ چوڑیون کا ٹوکرا لیکے گھر جھکائے پھرتی تھی اب نواب صاحب
کے ساتھ پہاڑ پر پہونچین۔ اللہ کی شان۔
مغلانی۔ وہ تو بازار مین ہر کسو سے جُگت لڑتی تھی۔
لاڈو۔ اور کیا پہاڑ پر وہ نیک پارسا بنی رہیگی۔ سن لیجیے گا
کوئی نہ کوئی گل ضرور کھلائیگی۔ اِسکی تو گانٹھ گانٹھ مین بس
کوٹ کوٹ کے بھرا ہی۔
مغلانی۔ اور وہ موئی نازو اُس سے بھی چار ہاتھ بڑھ کے ہی
بڑی بی تو بڑی بی چھوٹی بی سبحان اللہ۔
لاڈو۔ وہ بڑی چھتیسی ہی۔
مغلانی۔ دیکھ لیجیے گا بیگم صاحب یہ نگوڑیان اس طرح سے
نواب کے محل سے نکالی جائینگی ساتھ ہی ٹھوکرین کھاتی در در
بھٹکتی اور ان کے یہان بھی انکو اب نہ پوچھا جائیگا۔ الہ آباد مین
کوئی ٹوٹا سا گھر لیکے ایک دیا جلا کے ہونڈ صورت پہ بیٹھینگی بس
یہی اُنکا حشر نہو تو میرے منھ پر تھوک دیجیے گا۔
اتنے مین مغلانی نے کہا۔ آہا خوب یاد آیا۔ لو مین تو بھول ہی
گئی تھی۔ کل رات ہم نے ایک خواب دیکھا تھا۔ اچھا اب
اتنے وقت دن کو نہ کہینگے۔ رات کو عرض کرینگی۔ دن کو
خواب کا حال کہنے سے مسافر بیچارے راستہ بھول جاتے ہین
بھٹکتے پھرتے ہین۔ لاڈو نے اِسکی تردید کی۔ اجی یہ
پرانے لوگون کی واہیات باتین ہین کہ مسافر راستہ بھٹک
جاتے ہین اور ایک پگڈنڈی سے دوسری پگڈنڈی پر
چلنے لگتے ہین۔ بیگم صاحب نے بھی اصرار کیا کہ کہو بھی۔ یہ سب
کوئی اندھے تھوڑا بہکاتے ہین جنکے اللہ نے آنکھین دی ہین
وہ اور دن کو راستہ بتاتے ہین۔ مغلانی نے حسب اجازت

بیگم صاحب سے خواب کا حال یون بیان کیا۔
اے حضور رات کیا جانے کیا سبب تھا کہ نیند نہین آتی تھی
کروٹون پر کروٹین بدلتی تھی اور پلک تلک نہین جھپکتی تھی لاکھ
لاکھ جتن کیے کہ ذری آنکھ لگے مگر نیند اُچٹ گئی۔ گیارہ بجے
بارہ بجے ایک بجا۔ دو بجے۔ تین کے عمل مین ذری ذری نیند
آنے لگی اور کہین چار بجے جاکے بے غافل سوئی تو کیا دیکھتی ہون
کہ جیسے ایک بڑا سا میدان ہی اور اُسکے چوگرد درخت لگے ہین
ہرے ہرے اور اونچے اونچے درخت آسمان سے باتین
کرتے ہوے اور سامنے ایک تلاؤ ہی۔ منہا منھ پانی بھرا ہوا
اور لال لال مچھلیان اُسکے بھیتر تیرتی ہین اور حضور جھولا جھول
رہی ہین اور ایک مرد جھلا رہا ہی۔ اور دو تین عورتین گاتی
جاتی ہین (جھولا کن ڈالیو امریان) ایسی بہار تھی اور وہ
سہانا سما تھا کہ لونڈی کیا عرض کرے۔ اتنے مین جھولا
جھلانے والے نے کہا حضور اتنی دیر سے جھولا جھلاتے ہین تو
ہم نے امیرون سے لکھو کھا روپے لیے ہین حضور سے تو
بہت کچھ امیدواری ہی۔ مین نے اُسکو سمجھایا کہ تو
گھبراتا کاہے کو ہی سرکار تجکو خوش کردیگی تو اُسنے کہا
اگر ہم کو خوش کردیگی تو ہم تمہاری سرکار کو بھی اونچی اونچی
زمین دکھائینگے۔ اب اِسکے بعد کا حال مجھے یاد نہین کہ
کیا ہوا مگر اتنا یاد ہی کہ وہ جو آپ کو جھلا رہے تھے انھون نے کہا
کہ اتر جاب ہم خود جھولینگے اور ہم جب پینگین لینگے تو آسمان تک
کی خبر لائینگے۔ بس اسپر حضور تو اتر گئین اور وہ جو پینگین
لینے لگے تو ہم سب نے دیکھا کہ آسمان کو چھو ہی لینے کو تھے
اُن مین اور آسمان مین بس یون ہی سی کسر تھی سب نے غل مچایا
کہ جھولا روک لو۔ یہ کیا کرتے ہو۔ وہ سنتے کسکی تھے۔ ایکبار

آسمان کو اِس اللہ کے بندے نے چھو ہی تو لیا۔ آسمان مین چھید ہو گیا اور منہ برسنے لگا۔ تو ہم سب بھاگے اور بس آنکھ کھل گئی۔

ب۔ پھر اِس خواب کا حال کسی مولوی سے دریافت کرو۔

لاڈو۔ سرکار کا حکم ہو تو ابھی ابھی ساتھ لِوا لاؤن۔

منغلانی۔ اے یہ کیا رہتے ہین مسجد کے نکڑ کے پاس لاڈو جا کے ایک مولوی کو بلا لائی اور راستے بھر مین اسکو پٹی پڑھاتی آئی۔

لاڈو۔ سرکار مولوی صاحب حاضر ہین۔

ب۔ چپکے سے پردے کے پاس بلا لو۔ اور تعبیر پوچھو۔

مولوی۔ بہت خوب سب حال غور سے سن لون تو عرض کرون۔

راوی منغلانی نے بڑی چرب زبانی سے خواب کہہ سنایا تو مولوی صاحب کہ سکھائے پڑھائے آئے تھے یون چہکنے لگے۔ جبل اسامید ان پہاڑ سے مراد ہی اور درخت اُن درختون سے مطلب ہی جو پہاڑ کے اردگرد ہوتے ہین اور تالاب اُس جھیل سے مطلب ہی جو نینی تال کے بیچ مین واقع ہی۔

راوی۔ نینی تال کا لفظ سنتے ہی بیگم صاحب کی باچھین کھل گئین اور منغلانی کی طرف دیکھکر مسکرائین۔

مولوی۔ اور جھولا جو آپ کو جھلا رہے تھے وہ نواب صاحب بہادر ہین اِسکے یہ معنی کہ وہ آپ کو دل و جان سے عزیز رکھتے ہین اور چاہتے ہین۔ جھولا جھلانے کے معنی خواب مین یہی ہوا کرتے ہین کہ جسکو جھولا جھلانے اُسپر عاشق ہی اور وہ عورتین جو گالی تھین انمین ایک تو منغلانی تھین دوسری لاڈو مہری ہین۔ اور وہ مرد جو جھولا جھولنے لگے اور اُنھون نے کہا کہ آسمان کی سیر لا ئینگے وہ آسمان پر جانے سے مراد ہی۔ اُنھون نے آسمان کو چھو لیا اسکے یہ معنی کہ جو کچھ انسان کو دنیا مین حاصل ہو سکتا ہی وہ آن کو حاصل ہوگا منہ برسنا عین علامت رحمت خدا ہی اور اونچی زمین دکھائینگے اِسکے یہ معنی کہ نواب صاحب حضور کو جلد پہاڑ پر بلا ئینگے۔

منغلانی۔ خدا کرے یہ پیشین گوئی ٹھیک اُترے مولوی صاحب۔

لاڈو۔ آمین اللہ ضرور کرے ٹھیک اُتریگی بوا منغلانی سرکار اِنکا کہنا کبھی بیکار نہین جاتا۔ جو جسکو کہدیا وہی ہوا۔

مولوی۔ جو کہدین وہی ہو۔ پتھر کی لکیر۔ ہمارا علم جھوٹا نہین ہی صاحب۔

ب۔ منہ برسنے سے کیا مطلب ہی اللہ اچھا ہی اچھا کریگا۔

مولوی۔ منہ برسنا خواب مین دیکھنا بہت اچھا ہوتا ہی اور پھر جھولا جھولنا اُس سے بھی بڑھا ہوا ہی۔

ب۔ ہان جھولا تو آدمی جبھی جھولیگا جب سر پر چار طرف سے بہار چھائی ہو گا۔ یہ تو بنی بنائی بات ہی۔

مولوی۔ ایسے خواب اچھے خوش نصیب لوگ دیکھتے ہین۔

منغلانی۔ خواب مین رونا کیسا مولوی صاحب۔

مولوی۔ اِسمین کئی شقین ہین۔ جو ہاتھی کو خواب مین دیکھے تو بُرا اور دیکھکر روئے تو اور بھی بُرا۔

لاڈو۔ اچھا تو ہاتھی کو دیکھ کے روئے کیون۔ اور جو نہ روئے

مولوی۔ نہ روئے تو کچھ ہرج نہین مگر ہاتھی کا خواب مین دیکھنا بُرا ہی لکھا ہی۔ ہان اگر ہاتھی سونڈ سے کھیلے تو بُرا نہ جانو اور جو ہاتھی پیچھے دوڑے تو بس گئے گذرے فوراً مر جاتا آدمی بچ ہی نہین سکتا۔

لاڈو۔ اوئی بڑا منحوس خواب ہی۔ اللہ پناہ مین رکھے۔

منغلانی۔ اللہ دشمن کو بھی ایسا منحوس خواب نہ دکھائے۔

مولوی۔ ایک آدمی کو کسی نے خواب مین ایک شعر سنایا تھا

تڑپ کے ہی مر گیا - ایک نے جو بیمار تھا ایک اور شعر سُنا جس سے
اُسکی بیماری جاتی رہی - جان تو اِس سے گئی -

خدا ہاتھی اگر دیوے تو ایسا
نہ فیل راجہ نرپت سنگھ جیسا

دوسرے نے خواب مین یہ شعر سُنا - جو پہلے سے علیل تھا
فوراً تندرست ہو گیا - اُٹھتے ہی خاصہ ہٹا کٹا بھلا چنگا ہو گیا

فیلبند خیال شاہ نگر | کردہ ملک مین از زبان وخطر

ہاتھی کا لفظ دونون مین ہی مگر اِس شعر سے یہ فائدہ ہوا
کہ بیمار جو جان بلب تھا اُٹھ کھڑا ہوا اور اُس منحوس شعر
نے زندہ آدمی کو جو صحیح وسالم تھا مار ڈالا - وجہ یہ کہ
پہلے شعر مین راجہ نرپت سنگھ کے ہاتھی کی ہجو تھی اور دوسرے
مین بادشاہ کے ہاتھی کی تعریف - پہلے مین سچ مچ کے ہاتھی
کا ذکر ہی اور دوسرے مین شطرنج کے ہاتھی کا تذکرہ
ہی - اور جو کہین انسان خواب مین دیکھے کہ ہاتھیون کے
بیچ مین پھنس گیا تو بھی بُرا ہوتا ہی - ہاتھی کا خواب مین
دیکھنا ہی بُرا -

لاڈو - تو انسان جان بوجھ کے ہاتھی کو کاہے کو دیکھے -
مغلانی - کیسی باتین کرتی ہو - خواب مین بھی کسو کا قابو رہتا ہی
کہ جو خوشی ہو وہ دیکھے اور جو خوشی نہو وہ نہ دیکھے واہ -
مولوی - ابھی الّھڑ پنے کے دن ہین اِنکے -
راوی - چہ خوش - عاشق مزاج بھی معلوم ہوتے ہین -
مغلانی - بھلا کیون مولوی صاحب کتنے ایک خوابون کا
آپ نے حال بتلایا ہوگا - کوئی دو اڑھائی سو -
مولوی - ہان کم سے کم دس بارہ ہزار -
مغلانی - اوئی دس بارہ ہزار ؟

لاڈو - یہ اِتنے خواب روز روز دیکھتا کون ہیگا -
مغلانی - اوی شہر بھی تو نق و دق شیطان کی آنت ہی -
مولوی - آنت کا بھی نام سُنا خواب مین بُرا ہوتا ہی -
لاڈو - اوئی یہ تو بڑی بُری بخ ہی - اب زیادہ نہ کچھ کہو مولوی
صاحب ہم کو رات کو ڈر معلوم ہوگا -
مولوی ہمارا نام لیکر سو رہیے گا - خوف منزلون دور دور
رہیگا - جب سو گئے تو خوف کاہیکا اور خواب کچھ انسان
کا امر اختیاری نہین -

بیگم صاحب نے جو اِنکی تقریر سُنی تو سمجھین کہ بڑا واقف کار
آدمی ہی - لاڈو کو پاس بلا کر چپکے سے پوچھا کہ اِنکو کیا دیا جائے
کچھ اِنکا معمول ہی - اِس نے کہا حضور غریب غربا کے
گھر جاتے ہین تو آنا دو آنے چار آنے پاتے ہین جو
لوگ خود اِنکے گھر پر جاتے ہین اُن مین کوئی دو پیسے
دیتا ہی کوئی چار پیسے کوئی پیسا ہی دیتا ہی کوئی کچھ بھی
نہین دیتا - اور امیرون رئیسون کے ہان جو جس نے
دیا لے لیا - کسی سے زبردستی نہین کرتے - لڑتے
جھگڑتے نہین -

بیگم صاحب نے حکم دیا کہ پانچ روپیے نقد دیدو -
مولوی - اِسکی کیا ضرورت تھی -
مغلانی - واہ آپ ایسا فرماتے ہین -
مولوی - مین آخر کہتا تا کسکا دیا ہون -
مغلانی - وہ سب کچھ صحیح سہی -
مولوی - حضور تو بہتر یہ ہی کہ جب اِس خواب کی تعبیر صحیح
نکلے تب حضور اپنی حیثیت کے موافق مجھے خوش کر دین -
مغلانی - بیشک - اب اسوقت اِس سے منھ تو میٹھا کیجیے -

مولوی - مجھے کوئی غدر نہین - لائیے -

مغلانی - یہ تو فقط مٹھائی کھانے کو دیا ہے -

لاڈو - مولوی صاحب اگر خواب صحیح نکلیگا تو مالامال کر دئے جائیے گا -

مولوی - انشاء اللہ - ہم لالچی آدمی نہین ہین - ہمین چاہے کچھ دیجیے چاہے نہ دیجیے -

لاڈو - مین تو پہلے ہی عرض کر چکی ہون -

مغلانی - وہ آپ کا حال یہان سب کو معلوم ہے جسنے جو دیا لے لیا -

مولوی - اسی مین اللہ برکت دیتا ہے -

مغلانی - کیون نہین - جو قناعت کریگا اُسکا پھل پائیگا -

مولوی صاحب تو پانچ روپیے گنگناتے ہوے گھر گئے یہان بیگم صاحب اور مغلانی اور لاڈو مین مولوی صاحب کی تعریفین ہونے لگین - یہ تعریفین ہوتی ہی تھین کہ نواب صاحب کا خط آیا -

لاڈو - حضور سرکار کا خط آیا -

مغلانی - شکر ہے اللہ کا - خط کا نام تو سُنا -

لاڈو - حضور پڑھ لیجیے - داروغہ صاحب کے بھائی کہتے ہین کہ صاف لکھا ہوا ہے بیگم صاحب نے خط پڑھا -

برادر عزیز و افر تمیز سلامت - بعد ادعیہ وافرہ مطالعہ نمایند کہ حضور پر نور آقائے نامدار مع ہم سب کے بفضلہ خیریت سے داخل نینی تال ہوے - یہ مقام بہشت کا نمونہ ہے - بلکہ بہشت سے بھی بڑھا ہوا ہے - اس مقام کی تعریف سواے نشی کے اور کوئی نہین کرسکتا - سچ تو یون ہے کہ فردوس بر روے زمین ہست کا مصداق ہے - ہماری بڑی خوش نصیبی ہے کہ ہمنے یہ کوہستان دیکھا - اسکے لیے بڑا نصیبا چاہیے یہان آنے سے جی بہت خوش ہوا - نواب صاحب بہت جلد بیگم صاحبہ کو بلوانے والے ہین - تم سرکار کی خدمت مین عرض کر دینا کہ تیار رہین - غلام کو حکم ہوا اور غلام چلا - تم بھی ضرور آنا - یہان ہم سب سمجھتے ہین کہ جیتے جی بہشت کو پہونچ گئے - وہ سب باتین جو سُنی تھین جھوٹ نکلین - یہان کوئی ڈر ہے نہ خوف ہے -

بیگم - مولوی کا کہنا تو بہت سچ نکلا مغلانی -

مغلانی - حضور نہ کیونکر سچ نکلے جیسے تیر نشانے پر ٹھیک جاتا ہے اسی اٹھوارے کے اندر ہی اندر سفر ہو تو سہی -

اس خط سے بیگم صاحب کو بڑی تشفی ہوئی کہ نواب ہم کو بھولے نہین ہین اور ان چوڑی والیون کی رنگت ابھی نہین جمنے پائی ہے -

نینی تال کی باتین

تیسرے روز مرزا صاحب نے منشی مہراج بلی صاحب سے کہا کہ حضرت آج پندرہ بیس روپیے کا خون ہوگا - بیس چہرہ شاہی نکال رکھیے - پوچھا کیون یہ بیس روپیے چہرہ شاہی کا خون ہونا کیا معنی - مسخرے نے کہا معلوم ہوتا ہے مرزا صاحب علم غیب پڑھے ہین شاید آپ سے کوئی جرم سرزد ہوگا اور آپ پر مجسٹریٹ صاحب جرمانہ کر دینگے - اسپر منشی مہراج بلی صاحب ذرا بگڑے - بھئی یہ بدشگونی بڑی ہے بندے کو پسند نہین - ع - مزن فال بد کاورد حال بد - بُری بھی بات زبان سے نکالنا بُرا ہوتا ہے - سمجھے صاحب - جرم ہمارے دشمنون سے سرزد ہو - جرمانہ اُنپر اچھا ہین - اور ہم پر کیا جرمانہ ہوگا - ہم تو خود مینوسپل کے کمشنر ہین کچھ تمھاری طرح سے تھوڑا ہی ہین - مرزا صاحب نے کہا

حضور یہان کی پاترین انعام مانگنے آتی ہونگی - بیس پچیس سے کم ہرگز ہرگز نہ لینگی - منشی مہراج بلی صاحب مسکرائے - معقول - ہم سے واسطہ - ہم سے سروکار - ہم تو اپنے نوابصاحب کے ساتھہ آئے ہین - انھین سے لین - ہم تو سستے چھوٹینگے - مرزا صاحب نے اسکی تردید کی - جی - کہین سستے چھوٹے نہ ہون آپ - یہان کی پاترین ہندون سے انعام لیتی ہین - اگر مسلمان کے ہان جائین تو برادری سے خارج کردی جائین - مگر یہ اسی پہاڑ کے قیام تک قید ہے پہاڑ سے نیچے اُترین پھر برائے نام یہ خیال رہتا ہے - یہان تو اگر بیٹھنے کو کبھی ہم بلوائین تو وہ نہ آئین آپ ہندو وہین آپ کے پاس انعام لینے آئینگی - یہ سُنکر منشی مہراج بلی صاحب چکرائے - آدمی کنجوس اور بخیل تو تھے ہی خون خشک ہوگیا - اور بیس روپیے کا نام سُنکر اور بھی چراغ پا ہوے - سوچے کہ یہان سے بھاگ چلین دو ایک روز سرا مین رہین - بلا سے روپیہ سوا روپیہ خرچ ہوجائیگا کچھ پروا نہین مگر بیس روپیے کی دھپ تو نہ لگیگی - اِس سے تو بچینگے تھوڑی دیر کے بعد آپ نے اپنے باری بودھی کو ساتھہ لیا اور چپکے سے چل دیے - صرف کپڑون کا بیگ اور دو لوٹے ساتھہ لیے - سرا مین جاکر دریافت کیا کہ کرایہ کیا ہے

بکٹھیاری - آٹھہ آنے روز - یہ سرکاری سرا ہے -

مہراج - آٹھہ آنے روز - کیا اندھیر ہے کچھ !!!

ب - ای حضور یہ سرکاری سرا ہے -

مہراج - ہم ایک کمرے کے دو آنے روز دینگے -

ب - تو کیا ہم اپنی گرہ سے ۶ ر دینگے - حضور سرکاری نرخ سے یہان لیا جاتا ہے ہم اِس نرخ سے کم لینگے نہ زیادہ

یہ دیکھیے لکھا ہے - اِس سے گھٹا بڑھا نہین سکتے -

مہراج - قہر درویش بر جان درویش -

بکٹھیاری - آپ دریافت کرلین - پھر دین -

مہراج - اچھا تو ایک پلنگ بھی لاؤ - مگر ہم اسباب تو مختصر سا لائے ہین - ایک بیگ اور دو لوٹے بستر نہین لائے ہین -

ب - حضور مین دری اور چادر بچھا دونگی سفید تکیے رکھ دونگی - آرام سے سوئیے - تکلیف نہونے پائیگی -

آٹھہ آنے روز کا نام سُنکر منشی مہراج بلی صاحب کی نانی مرگئی باری کو علیحدہ لیجاکر کہا - یار بودھی - یہ بڑا غضب ہوگیا - یہ تو صریح دوالا نکالنا ہے - رات بھر کے چار پیسے - حد دو آنے نہ کہ آٹھہ آنے روز - مگر اب کرین تو کیا کرین - تم جانتے ہو ہم وہان سے کیون بھاگ آئے - ارے کمبخت - وہان پاترین ہم سے انعام مانگنے آئینگی - اور پندرہ بیس مانگے جائینگی - اِس سے ہم یہان بھاگ آئے - بلا سے آٹھہ آنے روز دینگے - بلا تو ٹل جائیگی - یہ کتنی بڑی بات ہے آجکل مین پاترین ہمکو ڈھونڈھتی ہوئی جائینگی - ہم وہان ہونگے نہین - چلو اللہ اللہ خیر صلاح - پھر کون جاتا ہے کون آتا ہے - روپیہ سوا روپیہ خرچ سے پندرہ بیس بچ جائینگے -

بودھی نے بھی انکی تائید کی کہ دو ایک روپیے سے جو پندرہ بیس کی بچت ہو تو کیا کہنا - مجھے جانے دیجیے تو بچھونا بھی لا دلاؤن - انھون نے اجازت نہ دی کہا ذرا دو گھڑی دل لگی دیکھو - وہ لوگ کیا جانے اپنے اپنے دلون مین کیا سمجھینگے کوئی کچھ کہیگا کوئی کچھ کہیگا -

اب سنیے کہ منشی مہراج بلی صاحب نے تو اودھر بستر جما یا اور

اُدھر نواب صاحب کے ہان انکی تلاش ہونے لگی کہین پتا نہین - آدمی بھی ندارد - اُنکے برہمن سے پوچھا کہ کہان گئے ہین - کہا مجھے نہین معلوم - مین خود ڈھونڈھ رہا ہون رسوئی ٹھنڈی ہو گئی - کیا معلوم کہان چلے گئے دوسرے آدمی سے دریافت کیا اُسنے بھی یہی جواب دیا اِدھر اُدھر آدمی بھیجے گئے - کہین پتا نہین - یا خدا کہان چل دیے -

نواب - کہین کھڈ وڈ مین تو نہین گر پڑے کہین -

مرزا - کون تعجب کی بات ہی - گر پڑے ہونگے -

ممن - حضور وہ کسی اور ہی پھیر مین گئے ہونگے -

برہمن - سرکار کپڑون کا بیگ بھی نہین ہی -

ممن - این ! یہ تو سمجھ مین نہین آتا -

نواب - گئے تو ہوا ہی کھانے ہین - پھر بیگ لیجانا کیا معنی اور انکا باری بھی نہین ہی - ہماری سمجھ مین نہین آتا -

مسخرہ - حضور ممن کی راے ٹھیک ہی - کہین نلیے گئے ہین آدمی ہین حسن پرست نکل گئے کسی طرف بی نازو سے کہیے کہ میان کی فکر کرین -

نازو - اے دور ہو - میان ہوگا اپنی جورو کا -

نواب - بھئی بیگ لے کے جانا خالی از علت نہین ہی کچھ دال مین کالا کالا ضرور ہی بے وجہ نہین ہی - اور دیر بھی ہوئی - بازار مین بھی ڈھونڈھوایا - کہین نہین ملے -

آغا - ہماری سمجھ مین خود نہین آتا - کہین جھیل مین نہانے تو نہین گئے ہین -

مرزا - توبہ توبہ - جھیل کے تو نام سے کانپتے ہین -

آغا - پھر کہان رفو چکر ہو گئے - آخر کہین ٹھکانا بھی ہی

اتنے مین حسین علی خدمتگار آیا - اُسنے ہنستے ہوے نواب صاحب سے کہا کہ سرکار مین تہادون مین تلی تال گیا تھا وہان اُنکا باری ملا - ہاتھ مین پوریون کا دونا لیے تھا - مین نے کہا یہان کہان اور یہ پوریان کیسی ہین مجھے دیکھتے ہی ہکا بکا ہو گیا - گھبرا کر کہا مین نے یہ پوریان اپنے لیے لی ہین مجھے یقین نہین آیا مین نے کہا مین ہلنے نہ دونگا - صاف صاف بتاؤ کہ منشی مہراج بلی صاحب کہان ہین - بڑی دیر تک آئین بائین شائین بکا کیا - مین اُڑان گھائیون مین کب آنیوالا تھا - آخر کو مین نے قبولوا ہی چھوڑا - کہنے لگا کہ مرزا جی نے جو اُس سے کہا کہ پاترین آن کے گھیر لینگی تو چکرائے اور کنجوس تو پرلے سرے کے ہین سوجھی کہ ٹل جاؤ - سرا مین جا کے ٹکے ہین - ایک بیگ کپڑون کا ساتھ ہی - اور دو لوٹے بستر سرا مین بھٹیاری سے لیا ہی - دو ایک روز وہین رہینگے آٹھ آنے روز سرا کا کرایہ سنکر بڑے چکر مین آئے -

ممن اور داروغہ نے قہقہہ لگایا - کہا حضور حکم دین تو ہم ایک دل لگی دکھائین - یہ کہکر یہ دونون چلے - دوپہر کے قریب منشی مہراج بلی صاحب پوریان کھا کے نریل پی رہے تھے کہ سرا مین چھما چھم کی آواز آنے لگی سنتے ہی منشی مہراج بلی کے کان کھڑے ہوے کہ اتنے مین اُنکے باری نے کہا سرکار وہ سب کی سب آ گئین پاترین چھم چھم کرتی ہوئی منشی مہراج بلی صاحب کی کوٹھری مین در آئین تو دیکھتی کیا ہین کہ خالی چارپائی بچھی ہوئی ہی اور نریل گرا پڑا ہوا ہی --- اور بچھونے پر ایک چوٹی اور کچھ پیسے پڑے ہین باری سے پوچھا تمہارے مالک کہان ہین - اُسنے کہا ابھی تک تو بیٹھے تھے اب کیا معلوم کہان چلدیے - پاترون نے

اُنکا بیگ لیا اور چونی اور پیسے لیے اور فقرو ہوئین -
بارسی - ہائین ! ہائین - یہ کیا لوٹا ہی - بیگ کہان لیے جاتین -
پاتر - بیگ نہ ملیگا - جب تمہارے مالک انعام دینگے تو
بیگ بھی مل جائیگا -
بارسی - تو ہم اپنے مالک سے کیا کہینگے -
پاتر - یہی کہدینا کہ نینی تال کی پاترین آن کے لوٹ لے گئین -
انعام بھیجو تو بیگ ملجائے - بیس پچیس روپیے مین بلا ٹلتی ہی -
بارسی - بیگ یہین رکھ جاؤ (چپکے سے) جو بیگ یہان رکھ جاؤگی
تو پھر انعام اُنسے نہ ملیگا -
راوی - ایسے نمک حلال خیرخواہ آدمی کبھی نہ دیکھے ہونگے
یہ بارسی بوڑھا اور چرچرا اور مسخرا آدمی تھا اور منشی مہراج بلی صاحب
سے اس سے کم بنتی تھی جب موقع پاتا تھا اُنکو فوراً ادھر ادھر دیتا
تھا - پاترین ایک تو ممن اور داروغہ کی شہ سے یون ہی شیر
ہوگئی تھین دوسرے اِس بارسی نے اور بھی شہ دی پھر کیا تھا
بیگ لیا اور رلبی ہوئین - منشی مہراج بلی صاحب ایک گوشہ
عافیت مین چھپے ہوئے سیر دیکھ رہے تھے - سیر تو ضرور تھی
مگر انکی جان پر بنی تھی کہ کپڑے کے کپڑے گئے اور اُلّو کے اُلّو
بنے - اور اپنے لیے بیس پچیس روپیے خرچ کیے ہوئے منظر نہین
جب پاترین چلی گئین تو آپ برآمد ہوئے اور بارسی کو
آتے ہی ایک لیتڑ دیا - بارسی جھلا اور چرچرا تو تھا ہی بگڑ کھڑا
ہوا (دھولی سے تبیت نہ پائے گدھے کے کان اینٹھے)
بھاگ کا بیٹا گھورا ہے - نکل کے چھین کا ہے نہ لینہو - وہ
چالیس پچاس ہم اکیلے - اُٹھا لے گئین - اب پچیس
روپئے بھیجو تو بیگ ملے) جھلا کر پھر دوڑے - بارسی بھاگا
اور قہقہہ کی آواز بلند ہوئی - پیچھے پھر کر دیکھتے ہین تو ممن

اور داروغہ ہے - کاٹو تو لہو نہین بدن مین -
اور بھی زیادہ جھلائے بہت ہی خفا ہوئے - کاہے دار
تم ہمارے کو اِس پردیس مین ذلیل دینے مانگتا ہی - یو بلڈی
فول - ہم اسوقت ان سب کو چالان کردیگا - ایک دم سے
چالان بول دیگا -
ممن - کیا ہوا سرکار - کیا ہوا کیا آخر -
مہراج - تمہارا سب کا سر ہوا -
داروغہ - حضور خیر تو ہی - کیا ہوا کیا -
مہراج - یہ سب تمہارا ہی فساد ہی -
داروغہ - بی بھٹیاری یہ کیا ماجرا ہی -
بھٹیاری - (مسکرائی ٹرھائی) اے حضور مجھے کیا معلوم ہی
اِنھون نے مجرا دیکھا گانا سنا اُن کو انعام نہین دیا وہ جھلا کے
چل دین -
مہراج - مجرا کیسا اور گانا کیسا - تم قسم کھاتی ہو کہ ہم نے
گانا سنا تھا اور مجرا دیکھا تھا -
بھٹیاری - پھر میان بے سبب تو کوئی کسی کو لے نہین مرتا ہی -
مہراج - اور کپڑون کا بیگ بھی چرا لے گئین -
بھٹیاری - اے ہوش کی دوا کرو مردوئے - لو اور سنو -
ہماری سرا کو بدنام کرتے ہو - چوری کیسی -
ممن - ہمنے آجتک اِس سرا مین چوری ہوتے نہین سنا تھا -
بھٹیاری - اے تم سلامت رہو - تمہارا بیٹا جیے - مفت
مفت مین بدنام کرتے ہین - اے واہ - لاکھون کی چیزین
لوگونکی پڑی رہتی ہین تمہارے بیگ مین جواہرات بھرے
تھے کہ کوئی چوری کرتا - تم سے آتے وہان سے دو بنگلے -
داروغہ - منشی مہراج بلی صاحب اپنا اسباب اٹھا لاؤ گا -

مہراج - تم لوگ ارے ہم کو پریشان کرتے ہو جی - ہم جا کے نواب صاحب سے شکایت کرینگے -

بھٹیاری - (دگلے کا دامن پکڑکر) پہلے کرایہ کے آٹھ آنے دہنے ہاتھ سے رکھے جاؤ -

منشی مہراج بلی اسکے عادی تو تھے نہین کہ کوئی بھٹیارن یا پاسن یا مہری اِنکے دگلے کا دامن پکڑے اور نہ یہ جیب تقاضا کرتی تھی کہ عورت سے کشتی لڑین مجبور ہوکر باری کو حکم دیا کہ بستر پر سے بچو تی اور چار آنے پیسے لاکے اِسکو دے دو اُسنے کہا صاحب وہ سب اُٹھا لے لیگئین - اِسکے مارنے کو جھپٹنے ہی کو تھے کہ دگلے کے پھٹنے کا خیال آیا - اب کیا کرین روپیے اور نوٹ تو بیگ مین تھے اب دین کیا - کہا اچھا وہ جو تمھارے پاس روپیہ تھا اُسمین سے دیدو - اُسنے کہا وہ روپیہ تو بھنا یا گیا - دو آنے خرچ ہوئے ہین - آٹھ آنے اِسکو دے دو - اُسنے جواب دیا صاحب وہ بھی چھین لے گئین - دگلے کے پھٹنے کا خیال نہ کیا اور دوڑے کہ باری کو پیٹین - دگلے کا دامن تو بھٹیاری کے ہاتھ مین تھا - ادھر انھون نے اُدھر اُسنے زور کیا تو دامن چرسے بولا اور آپ دھم سے گرے اور سرا مین قہقہہ پڑا - جھلّا کر انھون نے ایک نرکل اُٹھا لیا اور لپک کر ایک گاڑی بان کو دو تین نرکل لگائے - جھپٹ کر دوسری جانب دوڑے تو بھٹیاری کو دو تین نرکل لگائے - ایک آدمی اور کھڑا ہنس رہا تھا اُسکی طرف جھپٹے تو اُسنے کوٹھری کا دروازہ بند کر دیا - ہنستے ہنستے لوگون کے پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے -

داروغہ - تم سب کا چالان بول دیا جائیگا -

ممن - سب کو کانجی ہوس بھجوا دینگے -

بھٹیاری - تو آدمی کاہے کو ہم سب بیل یا گھوڑے ہوے -

مہراج - مین ابھی جا کے نواب سے کہتا ہون کہ یا داروغہ اور ممن رہین یا ہم رہین بس -

داروغہ - (ہاتھ جوڑکر) خدا کے لیے ہمکو موقوف نہ کراؤ -

ممن - (ٹوپی قدمون پر رکھکر) حضور جانے دین -

مہراج - پھر کاہے واسطے تم لوگ ہمارا ساتھ دشمنی کیا -

ممن - اچھا اب یہان سے چلیے - بس اُٹھیے -

داروغہ - حضور چلین تو بندوبست کیا جائے -

مہراج - ہم تھانے پر رپٹ لکھائینگے جا کے -

داروغہ - پہلے سرکار سے مشورہ لے لیجیے - جو وہ فرمائین وہ کیجیے بیگ آپ کا کہین جا نہین سکتا - مجال ہے بھلا - کہین جا سکتا ہے -

ممن - حضور چلیے اب ٹہلتے ہوے چلین بی بھٹیاری کو آٹھ آنے ہم دینگے -

بھٹیاری - ہان یہ مانا نہین مین تو دگلا اُترو الیتی میان کا کیا دل لگی ہے - ہمارے پیٹ ہی نہین ہے اور یہ کرایہ تو کرایہ ہم کو تو بھاگوان لوگ انعام دیجاتے ہین -

ممن - ملیگا - ملیگا - وہان سے بھیجدینگے -

بھٹیاری - واہ - ایسے ہی تو بڑے فیاض ہین -

ممن - لاکھون روپیے خرچ کرڈالتے ہین ان کے نزدیک فیاض ہی نہین ہین -

داروغہ - برت کے دن پرسون صبح شام چار آنے کھا گئے -

بھٹیاری - (ہنسکر) اوئی چار آنے - تو تو بڑے فیاض ہین ایسے فیاض کاہے کو پیدا ہونگے - جب جانین کہ ہمین آٹھ آنے کے بدلے روپیہ دیجائین - وہ روپیہ درکنار

یہان تو اُس اُٹھو ہی آنے کے لالے پڑے ہین وہی ملجائین
تو ہم سمجھین بڑا نصیبا تھا۔

الغرض ممن اور داروغہ نے منشی مہراج بلی صاحب کی
طرف سے بھٹیاری کو ایک اٹھنی دی اور اُنکو نواب صاحب کے
یہان لے گئے نواب محمد عسکری صاحب کو پہلے ہی سے خبر
ہو گئی تھی۔ آغا محمد اطہر اور نواب چھٹن صاحب بہادر اور
اختر اور مسخرے کو تو معلوم ہی تھا کہ کیا گل کھلنے والا ہے مگر
خوف صرف اتنا ہی تھا کہ مبادا منشی مہراج بلی صاحب
ٹل جائین یا اترین ممن اور داروغہ کے جھکچے ہین نہ آئین یا خود
ہین آجائین تو کہین بگڑ جائے مگر تدبیر تیر بہدف ہوئی۔
آپ تشریف لائے تو ناک بھون چڑھا کر ٹہلنے لگے۔ مارے
ہنسی کے لوگون کا بُرا حال تھا۔ مگر سب نے ضبط کیا
اور نازو کو بھڑوا دیا۔

نازو۔ یہ تو آج سویرے سے کہان غائب غلہ تھا۔

مہراج۔ (تھر کی نظر ڈالکر خاموش)

نازو۔ ارے اب بولتا ہے کہ سور کا سا منھ بنائے ہے۔

مہراج۔ (بہت خفا ہوکر) بس خاموش رہو۔

نازو۔ (ٹیپ لگاکر) مونڈی کاٹا۔

مہراج۔ (بہت بگڑکر) مین اسوقت اپنے آپے مین نہین ہون۔

نازو۔ ہان لا تو جھاڑو۔ ایک دو جھاڑو مین مارونگی ہان
بڑا وہ بنا ہے (کان پکڑکر) تو تھا کہان مونڈی کاٹے کسکی
تلاش مین گیا تھا۔

مہراج۔ تلاش مین کس کم بخت کی گیا تھا۔

نازو۔ اپنی کسی اگلی پچھلی کی فکر مین گیا ہوگا۔

مہراج۔ مین اسی سے تو آتا نہین تھا۔

نازو۔ تیری خوشامد کس نے کی تھی۔

مہراج۔ اچھا تو اب آج سے تجھسے اور تم سب سے ملاقات
ترک بس بہیچ لی ہزار نعمت پائی۔ اب سے آئے گھر سے آئے

نازو۔ (چپت جماکر) چل تجھے دور۔ شلین بہت یاد ہین۔

نواب۔ ارے بھئی یہ کیا تکرار ہو رہی ہے۔

نازو۔ یہ صبح سے کہان تھا کہان۔

نواب۔ یہ ہم نہ بتا ئینگے۔ یہ بہت چل نکلے ہین۔

نازو۔ پیٹ سے پانون نکالے۔

نواب۔ بہت چل نکلے ہین۔

مہراج۔ سب کے سب ہمارے دشمن ہو گئے ہین۔ کوئی اپنا
دوست ہمکو نظر ہی نہین آتا۔ اُنکو پانون تک دشمن ہو گئے
افسوس کا مقام ہے ع۔

	من نکردم شما حذر بکنید	

اختر۔ مصرع کیا موقع پر پڑھ دیا ہے۔

نواب۔ اور یہ سب کے سب آپ کے دشمن کاہے سے
ہو گئے۔ یہ ہماری سمجھ مین نہین آتا۔

مہراج۔ آج رات کو مجھے یہان نہ پائیے گا۔

مسخرہ۔ کیا ڈوب مریے گا۔ ایک چلو کافی ہے مگر۔

ممن۔ جو چپا دار ہونا۔

مہراج۔ دور ہو مردک۔ یہ سب تیرا ہی فساد ہے۔

نواب۔ ممن تم لوگ کیون انکو دق کرتے ہو۔ بھئی منشی
مہراج بلی ہم سے کل حال بیان تو کرو۔

منشی مہراج بلی صاحب نے کل حال بیان کیا کہ مین سوچا
کہ پچیس بیس روپیے دینا حماقت ہے۔ آؤ چلین دو ایک روز
چھپ رہین۔

دو ایک دن کے بعد بات ختم ہوجائیگی - چلو آئی گئی بات
ہوگئی - ہم کپڑون کا بیگ لینے گئے - اُسی مین نقدی بھی ہی
اور دو لوٹے بھی لے گئے - مہترانی نے اپنا بستر دیا ہمنے بچھایا
مسخرہ - اوی لعنت خدا - حضرت ہم اُنکے بستر پر نہ بیٹھینگے -
باری - ای ہجور دہی کے بستر پر تو ن پوری کھائین -
نواب - اوی لاحول - بھئی اِنسے علیحدہ بیٹھو -
داروغہ - لاحول ولاقوۃ - غضب کیا واللہ -
آغا - بھائی صاحب اب ہمکو آج سے نہ چھو ئیے گا -
چھٹن - ارے میان آخر یہ تمکو سوجھی کیا -
مہراج - بھائی صاحب میرے ہوش ٹھکانے نہ تھے -
نازو - اعوذ - مہترانی کے بچھونے پر بیٹھ کے کھانا کھایا
اب جا اُسی کا ٹوکرا اُٹھا - مہتر کہین کا -
نواب - اچھا اب ذرا الگ بیٹھین آپ - ہمکو کسی کو چھونا نہین
خیر - ہان صاحب پھر کیا ہوا -
مہراج - ہمنے پوریان منگوائین اور بستر سے علیحدہ کھائین -
مسخرہ - جھوٹے کی ایسی تیسی - کہو بیش باد -
مہراج - اب ہم نہ کہینگے - لوگ خواہ مخواہ کو چھیڑتے ہین
بس صاحب ہم نریل پی رہے تھے کہ چھم چھم کی آواز
آئی - مین کھٹکا - اتنے مین باری نے کہا کہ وہ سب آگئین
اور جھٹ وہ جوتیان چھوڑ کے بھاگا بھائی صاحب - مین ایک
کائیان اور بھاگ کے باہر ایک کونے مین چھپا - آڑ مین
مین سب کو دیکھتا ہون مجھے کوئی نہین دیکھتا - وہ مجھے
ڈھونڈھکر چل دین - ہم سمجھے کہ ہین اچھے رہے مگر وہ
ہماری بھی اُستاد نکلین - باہر آن کے دیکھتا ہون تو بیگ
غائب - جوتی اور پیسے ندارد - وہ تو خوب ہوا کہ جوتیان

چھوڑ گئین - مگر یار کیا کیا صورتین تھین واللہ -
آغا - اب البتہ ایک بات کہی مطلب کی -
مسخرہ - ریشہ خطمی ہو گئے ہونگے - بے چڈا گلچھر دیہ ریشہ خطمی
دونون اچھے ملے -
نواب - پھر تم نے مُنھ کیون چھپایا -
مہراج - بس کے ماتھے جاتی یار عزیز -
نواب - اور اب جو سوکے ماتھے گئی -
مہراج - تھانے پر رپٹ لکھوا کے وصول کر لینگے -
آغا - وصول ہو جائیگا - جی ہو چکا -
چھٹن - ارے میان اب اِس سے ہاتھ دھو ؤ -
یہ گفتگو ہوتی ہی تھی کہ چھما چھم کی آواز آئی - باری نے کہا
ہجور پھر سب کی سب آئی ہین لوگون نے قہقہہ لگایا اور منشی
مہراج بلی صاحب نے فرمایا -

دلربایانہ دگر بر سر ناز آمدہ
از دل ما چہ بجا ماند کہ باز آمدہ

اتنے مین اندر کا اکھاڑا سامنے کھڑا ہو گیا -
نواب - بھئی اُنکو بٹھاؤ - تمھارے پاس آئی ہین -
پاتھر - سرا مین تو یہ جوتیان چھوڑ کے بھاگے تھے -
دوسری - ہمارا انعام لاؤ -
تیسری - ہم دو سو روپیے لینگے -
مہراج - ہمارا بیگ تو لاؤ - اُسمین کچھ ہو نہین - میلے کپڑے
ہین بس اُسمین ہو کیا اور اسکو لے کے کر دگی کیا -
مسخرہ - بس اب یہ خود قبول دیے کہ اِسمین کچھ نہین ہو اب
اگر تھانے پر لکھوا ئین بھی تو ہمارا کیا حرج ہو - لکھوایا کرین
خود ہی قبول دیے کہ اِسمین کچھ نہین ہو - اور ہم سے

کہتے تھے کہ نوٹ ہین اور نقدی ہے اور کپڑے ہین - کوئی دو چار سو کی مالیت بتاتے تھے -

چوتھی - (پاتر) چلو وہ سمجھے تو ہمارے ہین اور دو کا مال تھا تو ہمارا ہے - مگر وہ تو ہم کو پڑا ہوا مال ملگیا - اب ہمارا انعام تو دو -

مہراج - پڑا پایا کیا معنی - اور جو ہم کہین کہ ہمنے تم سب کو پڑا پایا -

پاتر - ہم سب کو روٹی کپڑا دے سکو گے -

مہراج - چکی پسوائینگے اور خدمت لینگے -

پاتر - تو گھر مین بھی چکی پسواتے ہو کیا؟

مہراج - ہمارا ایک دید وہان -

منشی مہراج بلی کی تو جان پر بنی تھی - مگر نواب نامدار اور آغا محمد اطہر صاحب اور نواب چھٹن صاحب اور میان اختر اور محسن اور داروغہ صاحب اور میان جلو ٹکٹکی باندھکر ان بتان عربدہ جو زلیخا جمال کے حسن کا جوبن لوٹتے تھے خصوصاً آٹھو نو - واقعی اس درجہ حسین ومہ جبین تھین کہ پرستان کی پریون کی کیا حقیقت ہے - ایک معشوق چار دہ سالہ کے دست حنائی کا جوبن دیکھکر نواب صاحب نے یہ شعر پڑھا -

مہندی ملتے ہین نہ زینت نہ بہلنے کے لیے
مشق کرتے ہین کلیجہ مرا ملنے کے لیے

اختر نے کہا پیر و مرشد خوب فرمایا ہے - ایک شعر اور مہندی کا سنیے گا -

وان نزاکت سے اجازت نہین مہندی کی ملے
یان نقاہت نہ کہے ہاتھ بھی ملنے کے لیے

نواب صاحب انہین سے کئی پاترون پر لٹو ہو گئے - دو ایک کو اشارہ کیا کہ ادھر آن کے بیٹھو انھون نے مسکرا کر انکار کیا کہا ہم منشی مہراج بلی صاحب سے ملنے آئے ہین اسپر نواب نامدار نے ٹھنڈی سانس بھری اور یہ شعر پڑھے

نہین ہے پاس عاشق کا ذرا بھی
مٹے تجھسے کوئی او بیوفا کیا

نکہ میرا علاج او چارہ گر تو
مریض عشق کی نادان دوا کیا

قمرن نے آڑ مین سے دیکھا کہ نواب کی طبیعت بے طور آئی ہے تو پہلے تو ان کو کئی بار بلوایا دوسری نے آنکر کہا حضور سرکار یاد کرتی ہین ذرسی گھڑی کے لیے ہو لیجیے - فرمایا تو چل ہم آتا ہون جب کئی بار انھون نے ٹال دیا تو بی قمرن اور نازو جھلا کے خود نکل آئین - کہا نواب ہم بھی یہان کی پاترون کو دیکھین المورے کی عورتون کی بڑی تعریف سنی تھی دیکھتی ہین تو نور کا عالم ہے اور چار پانچ کم سنون پر تو وہی وہ جوبن تھا کہ قمرن بھی جھپ گئین - نازو کے ہوش اڑ گئے کہ اب قمرن نواب کی نظرون سے گر جائیگی - ان مین سے دو چار کو پاس بلا کر بٹھایا اور باتین کرنے لگین تو جتنی کم سن نوعمر پاترین تھین وہ تو اردو کے محاورون مین چندان برق نہ تھین بلکہ بات کرتے ہوے شرماتی تھین مگر جو سن مین ذرا زیادہ بیس تیس تیئیس چبیس برس کی تھین وہ فرفر اردو بولتی تھین اور صاف صاف - اور بعض بعض ضلع جگت مین بھی طاق تھین مگر ایسی شاذ و نادر ہی تھین - نواب صاحب کو انکی صورت زیبا اسقدر پسند آئی کہ انکے بول چال اور روزمرہ اور گفتگو کی جانب ذرا توجہ نہ کی اور قمرن کو بھی صاف معلوم ہو گیا کہ نواب کا جی بے طور دل آیا ہے اب خدا ہی مالک ہے -

ان پاترون نے آخر کار منشی مہراج بلی صاحب کا بیگ جو ممن اور داروغہ کے اشارے سے لے لیا تھا اُنکے حوالے کیا اور کہا حضور ہمارا انعام لائیے - دیکھیے ایک تو یون ہمارا انعام چاہیے - دوسرے یہ کیا کم انعام کا کام کیا ہی کہ آپکا بیگ آپ کو واپس دیدیا - اگر ہم لے جاتے تو آپ کیا کرتے اور ہم لوگون کے ڈر سے آپ کو سرا مین چھپ رہنا تھا بھلا لکھنؤ کا نام آپ بد کرتے ہین - ہمارا انعام کون بڑی بات ہی - بیس نہین پچیس روپیے - بس اور کیا اسکے واسطے آپ اتنے بڑے رئیس منھ چرا سکتے ہین تو ہم لوگون کو بھی کون پوچھے اور آپ لوگ لکھنؤ کے رہنے والے تو بڑے فیاض مشہور ہین ذرا ذرا سی بات پر آپ لوگ ہزارون روپیے خرچ کرتے ہین بیس پچیس روپیہ کی کیا اصل و حقیقت ہی -

نواب - بڑے شرم کی بات ہی منشی مہراج بلی -

چھٹن - ارے کم بخت پچیس روپیے کے لیے بدنام ہوتا ہی

آغا - لے پچاس کا نوٹ اسی بات پر نکال دو -

مسخرہ - سرکار بھی غضب کرتے ہین وہ ایسی تاک مین ہین کہ دھمکا دھمکو کے دو ایک روپیہ آٹھ ان پاترون سے وصول کر لین -

پاتر - ہم سے کہین تو ہم دو دو آنے چندہ کر کے دیدین -

نواب - مہراج بلی - تم پر لعنت خدا - ڈوب مر جاؤ -

چھٹن - (نواب کے کان مین) بلاؤ مہراج کے نام سے اور خرچین ہم لوگ -

نواب - (مہراج بلی کے کان مین) - انہین سے دو چار کو مجرے کے لیے اپنے نام سے بلواؤ - روپیہ ہم صرف کرینگے -

مہراج - ہم سے اُڑتے ہو استاد - ع - مجکو نادان نہ سمجھو دو رہو دانا ہون مین - بندے کو معاف کیجیے اور الٹی آنتین گلے پڑین -

نواب - بھئی کیا شخص ہو واللہ - عجب بدظن اور بدگمان آدمی ہو - مین تمھین تیس چالیس روپیے کے لیے چکما دونگا میری عادت سے واقف ہو یا نہین - پھر کیون خواہ مخواہ رنج بڑھاتے ہو -

داروغہ - منشی مہراج بلی صاحب آپ ناحق کونسا دمول لیتے ہین - لیجیے یہ سو روپیے کا نوٹ بس تو ٹھنڈک پڑی -

الغرض بڑی دقتون کے بعد منشی مہراج بلی نے لوگون کے کہنے سننے سے شرما شرمی مین ایک روپیہ نکالا اور ایک بوڑھی پاتر کی طرف مخاطب ہو کر کہا دس آنے تو تم نے پلنگ پر سے پاہی لیے ہین ایک روپیہ یہ لو - پونے دو کے قریب ہو گئے -

پاتر - (بوڑھی) واہ وا پچیس نہیں - اِسکے پونے دو -

دوسری - (جوان) گیہون بھر وار کھوا ایسی روپیے کا -

تیسری - روپیہ رہنے دو کام آئیگا اور چاہیے دو چار آنے ہم سے لے لو -

آغا - بس! اتنی ہی اوقات ہی -

پاتر - جب آپ لوگ دو دو آنے کو ستر گرہون مین کھنے لگے تو ہم لوگ حیثیت کہان سے بنائین -

دوسری - آپ لوگ ہمکو دین تو ہماری اوقات ہو -

آغا - یہ ہمارے ساتھ بڑا کم بخت آدمی آیا ہی -

پاتر - اب یہ تو آپ کہین ہم اپنے منھ سے نہ کہینگے -

اب سنیے کہ جون جون ان پاترون کے جانے مین دیر ہوتی تھی اُسی قدر قمرن کی پریشانی بڑھتی جاتی تھی اور

دعا مانگتی تھی کہ خدا کرے کہیں یہ سب چل دیں تو میں انکی
ہجو کروں - نازو بھی شرمائی ہوئی تھی کہ جب قمرن کے حسن
اور جوبن کی اسکے حسن اور جوبن کے مقابل میں کوئی وقعت
نہیں ہے تو پھر ہمارے حسن کو کوئی کیا پوچھیگا قمرن تو اپنے
پرستان کی پری سمجھتی تھی اور واقعی تھی بھی پری رو -
مگر ان پاتر دن کو جو دیکھا تو خود عشق عشق کرنے لگی - کہ انکو رنگ
کی پریوں کی جسقدر تعریف سُنی تھی اُس سے زیادہ پایا -
ناحق یہاں آئے - اب اگر نواب کے دل میں آگئی تو پھر
ہم کو کون پوچھیگا - بڑا غضب ہوا - خدا ہی خیر کرے -
نواب صاحب نے منشی مہراج بلی کو سکھا دیا تھا کہ بغیر
ہماری راے کے انکو انعام نہ دینا - جسقدر زیادہ دیر تک
بیٹھیں اُسیقدر بہتر ہے مزے سے ان حوروں کو گھورینگے
الغرض قمرن اور نازو کی بیقراری کہ یہ پاتریں جلد روانہ ہوں
اور نواب صاحب اور رفقا کی خواہش کہ دیر میں جائیں
عجب لطف دکھاتی تھی -

قمرن - اے اب ان بیچاریوں کو رخصت کرو -
نازو - اے ہاں کب سے ٹھاٹ رہی ہیں بیچاریاں -
قمرن - جو کچھ انعام دینا ہے دل کھول کے دیدو دنا -
نازو - دل ٹلے کے پیسا لگا لتا ہے -

اکڑ بل کے پیسے کو بھینسا کیا

نواب - جائینگی - جائینگی - جلدی کیا ہے
آغا - ابھی تو آئی ہیں - انعام لینا کیا دل لگی ہے کچھ
عشقن - یہاں آئے ہو تو تھوڑی ہی دیر ہوئی ہے -
قمرن - ابھی اب رخصت کرو -
بیادوی - حسن تاڑ گیا کہ قمرن اور نازو کے خلاف ان کا
بیٹھنا ہے لہذا قمرن کے جی خوش کرنے کو کہا کہ اب انکو رخصت
کرو - اور نواب صاحب کیطرف اشارہ کیا -

قمرن - ہاں ہاں اب رخصت کرو -
نازو - ناحق دق کر رکھا ہے بیچاریوں کو -
نواب - آغا صاحب فہمیدی - مطلب سعدی دیگر ست -
اختر - جی ہاں - ظاہر ہے - آغا صاحب بھی خوب سمجھتے ہیں

درین ورطہ کشتی فرو شد ہزار
کہ پیدا نہ شد تختہ بر کنار

نازو - مہراج بلی کو علیحدہ لیجا کر کہا اپنے تئیں بہت سمجھے
ہو - اے جو دینا ہو وہ دیدو دنا -
مہراج - ہم تو پونے دو سے زیادہ نہ دینگے -
نازو - پانچ روپیے دو - اور بس ٹھکارا دو -
مہراج - تمہاری خاطر سے چار آنے اور بڑھا دونگا -
نازو - اے دُور ہو - تجھے سے تو چار آنے بڑھیگا اور وہ بھی ہماری خاطر سے
منشی مہراج بلی صاحب کو بیٹھے بیٹھے خیال آیا کہ یہ باتیں ہوا ہی
کرینگی پہلے چل کے بیگ کو تو دیکھو کہ خیریت ہے یا لٹ گئے
علیحدہ جا کر کنجی سے کھولا - دیکھا تو ڈھارس ہوئی کہ فضل
الٰہی ہے - جان میں جان آئی - اب جی کڑا کر کے چار روپیے
چھ آنے لے گئے - فرمایا دس آنے تو تم پا ہی گئی ہو - باقی
رہے چھ آنے - ایک روپیہ ہوا اور یہ چار روپیے - پانچ
روپیے ہو گئے - بس اب ہم آدھی نہ دینگے - تم لوگ تو ننھے
آئی ہو کہ ہنسی خوشی کا سودا ہے ہنستے ہی گھر بستے ہیں اور
ابھی تو ہم یہاں رہینگے جلدی کیا ہے - پھر لینا - پھر لینا
اور کل جلسہ بھی ہوگا - نواب صاحب نے کہ دلدادہ جمال
و فریفتہ حسن بتان پری تمثال تھے بات کاٹی اور کہا جلسہ

کل پہر موقوف رکھنا کیا معنی - آج شب کو بلوائیے - (ایک پاتر کی طرف اشارہ کرکے) تمھارا کیا نام ہی - اُسنے کہا چنی دوسری سے پوچھا تمھارا نام - بولی - رمیا - تیسری سے دریافت کیا اُسنے کہا - پیاری - چوتھی نے بتایا - کملی - ان چارون کا نام داروغہ نے حسب الحکم نواب صاحب لکھ لیا - تو محمد عسکری نے مہراج بلی کے کان مین کہا کہ داروغہ سے چار روپیہ کچہری کے تم اپنے نام سے دلواؤ - تاکہ یہان آنے مین یہ بجھکین نہین - اب کیا تھا اب تو شہ ہوگئی - داروغہ کو حکم دیا کہ کچہری کے چار روپیے ان چارون کو دیدو - ایک بوڑھی پاتر نے کہا اسکی کیا ضرورت ہی - یہ ہمارے پہاڑ کا قاعدہ نہین ہی - آج شام کو یہ چارون آئینگی - اب آپس مین یون صلاح ہونے لگی -

نواب - یار ان کو بٹھالو - باتین کرینگے - دل بہلا ئینگے دو گھڑی -

مہراج - جیسا جی چاہے مگر کہین بیٹھنے کا نہ کچھ مانگین -

نواب - کیا آدمی ہو بھئی - بیٹھنے کا کیا مانگینگی بھلا اور مانگین بھی تو کیا پروا ہی -

آغا - اور اگر مانگین بھی تو تمھاری جان کیون نکلی جاتی ہی ہم لوگ باہم سمجھ لینگے -

چھجن - تم تو صرف اَڑنے کے لیے ہو -

مسخرہ - حضور ہماری خالق باری مین یہ ہے سر اسکے ذرا زن ہیت مین - ع - چیل ہو درگوش کن گفتا رسن - تو یہ درگوش کن گفتار (سن) ہین -

چھجن - کتنا سیانا ہی واللہ - اے لعنت خدا -

مہراج - یہان پانچ روپیے کی دھپ پڑگئی - آپ کے نزدیک کچھ ہوا ہی نہین - آداب عرض ہی -

مسخرہ - حضور یہ جو تین دن کے عادی تو ہین ہی - یا ذہین چپت لگا کر نازو ولی بیاہ ارسے کچھ کھیل نہین ہین دن بھر لینا اور تو ہیجو بوڑھا میرا تیرا میل نہین -

مہراج - نواب - اس مسخرے مردود کو سمجھا دو اگر ہمکو چھیڑیگا یا بُرا بھلا کہیگا تو ہم ہزارون سنائینگے -

زبان در دہان خردمند چیست
کلید در گنج صاحب ہنر
چو در بستہ باشد چہ داند کسے
کہ جوہر فروش ست یا شیشہ گر

اگر دروازہ بند ہو کیا جانے کوئی کہ جوہر بیچنے والا ہی یا شیشہ بنانے والا -

مسخرہ - آپ مجھے گالیان دینگے تو مین خاموش ہو رہونگا - ع - جواب جاہلان باشد خموشی - جاہلون کا جواب یہ ہی کہ خاموش ہو رہیئے -

پاترین پانچ روپیے لیکر رخصت ہوئین اور جن جن کو بلایا تھا وہ وعدہ کر گئین کہ سات بجے شام کو حاضر ہونگی - نواب صاحب نعمت خانے مین تشریف لے گئے مگر نازو اور قمرن نے اُس دن کچھ بہانا کر دیا کھانا ساتھ نہین کھایا نواب صاحب مع احباب کھانا کھا ہی رہے تھے کہ دسترخوان پر مینہ برسنے لگا - اور اسقدر سردی چمکی کہ دروازے بند کر لینے پڑے - ادھر منشی مہراج بلی صاحب بھی نازو اور قمرن سے مشورہ کر رہے تھے - نازو نے دیکھا کہ منشی مہراج بلی اسوقت ان لوگون کے شریک نہین ہین - وہ سب کھانا کھا رہے ہین اور یہ علیحدہ ان پانچ روپیون کو رو رہے ہین چپکے چپکے

دیئے تھے تو اشارے سے اُنکو باز رکھا اور کہا دیکھو ایک بات
یاد رہے جو تمنے یہان کی ان موئی گنوارنون کی تعریف کی
تو پھر ہمسے نہ بنیگی - کیا ان مین نئی کیا بات - ہم کیا بُرے
ہین کچھ - لاکھ دو لاکھ نہین تو ہزار دو ہزار مین تو اچھے ہین
گورا چٹّا ان سب کا ہی یہ مانا مگر پھیکا شلغم ہوا تو کیا
نمکینی مقدم ہی - ہم کو تو ان مین ایک بھی اچھی نہین معلوم
ہوئی - مگر ممّن چھُٹ اور سب کے سب اِنھین کی پچھل پائین
پر لٹّو ہو گئے ہین - آغا صاحب تو اب شاید لکھنؤ نہین
جانے کے - چھٹّن صاحب بھی ریجھے ہوے ہین - داروغہ
مو اکتیسری تو نواب کی سی کہا ہی چاہے - نہین تو
شب دیگی گھر مین کیونکر پکے مسخرہ تو نگوڑا مسخرہ ہی ہی
ہان ایک ممّن البتہ اللہ لگتی کہتا ہی اور اِس سے
تعجب ہی - کیا جانے کیا دنیا دیکھی نازو کو جو برا آشفتہ
مزاج اور بددماغ پایا تو مہراج بلی بھی اُنھین کی
طرف ڈھلک گئے - ای توبہ - بد قطع بھونڈی عورتین
گورے چٹے سے کیا ہوتا ہی - بقول تمھارے نمکینی تو
چھو نہین گئی ہی - اور ہم تو برابر یہی کہتے آئے ہین کہ
جو بات نازو اور قمرن مین ہی وہ بات یہان پہاڑ بھر مین
کسی مین نہین ہی -

نازو نے مسکرا کر اِن کے اِس کلام کی تردید کی کہ
منھ دیکھی کی تم ہی رائے دیتے ہو ہمارے سامنے اُنکی ہجو
کرنے لگے اور پیٹھ پیچھے اُن کی تعریف کرتے ہو سب کے پہلے
تمھین نے کہا تھا کہ فردو نین نازو سے اچھی ہین اور آج بھی
کہا کہ بعض باتین ستم کی ہین اور اب ہمارے سامنے - یہ
باتین بناتے ہو خبردار خبردار اب کسی کے سامنے نہ کہنا نہین تم
جانو گے یہ دو فصلا ین کیسا - یا ادھر یا اُدھر مگر تم لوگون کی
کیا جانے کیسی روح ہی کہ ان موئی گنوارنیون کو آسمان پہ
چڑھا دیتے ہو - الموذہ الموذہ - کوئی جانے الموذہ پرستان
ہی - کیا بلا ہی - بھلا ایمان سے کہو ان مین ایک بھی
اچھی تھی - کوئی نہین - سب پھیکے شلغم کی سی -

منشی مہراج بلی نے بگڑی ہوئی بات بنائی - بی نازو جان
صاحب آپ سمجھین نہین مین ذرا ان لوگون کو چھیڑے اور
فقرے دیدیا کرتا ہون اور دور بیٹھا ہوا اپنے مزے سے
دل لگی دیکھتا ہون اور ذرا تمکو بھی چھیڑتا ہون تم گالیان
دیتی ہو - کوستی ہو - برا بھلا کہتی ہو اور ہمکو مزہ آتا ہی -

نازو تو چاہتی ہی تھی کہ نواب کے سامنے منشی مہراج بلی
اُنھین کی سی کہین اور نواب صاحب کی رائے سے اتفاق
نہ کرین مسکرا کر جواب دیا تو میان اگر ایسا ہی گالیان کھانے کا
جی چاہتا ہی تو سویرے اُٹھ کے روز دو چار سو گالیان دیا
کرونگی - میرا کیا حرج ہی - اور جو اور زیادہ جی چاہے تو کہو
کان بھی اینٹھ دیا کرون بلکہ کہو تو دو چار جوتیان لگا دیا کرون
اگر تمھاری خوشی اسی مین ہی تو اس سے کیا بہتر ہی - جیسی
تمھاری مرضی ہو - لے اب [illegible] اٹھ کے ہزار ہا سنایا کرونگی -

اتنے مین نواب صاحب اور رفقا کھانے سے فراغت
پائی اور بی قمرن کے سجے سجائے کمرے مین سب کے سب پایہ بپایہ
آن کے بیٹھے - چھٹّن صاحب اُنکے پلنگ پر لیٹے - نواب صاحب
نے گلوریان کھائین اور حقہ پیتے ہوے منشی مہراج بلی صاحب کی
جانب مخاطب ہو کر کہا - کہو یار تمکو آج اتنی باتون مین کون
سب سے زیادہ پسند آئی - منشی مہراج بلی کو تو بیاؤن کا
خوف تھا - لگے بغلی جھانکنے - کہا نواب یار سچ کہون -

بدمزاج جنگ جو تیسرے بہت چھٹ۔ ایک نیگی کو انھون نے
بلوایا اور چپکے سے کان مین کہا کہ ہم تمکو انعام دینگے۔ ہمین
شام کو چمپا کے یہان لیچلو۔ نیگی کا لفظ اکثر ناظرین کی سمجھ
مین نہ آئیگا۔ نیگی المؤڑے اور کمایون اور نینی تال
کی اصطلاح مین ان لوگون سے مراد ہی جو پاترون کو ناچ
گانے مجرے وغیرہ کے لیے امرا کے ہان لیجاتے ہین۔
نیگی نے کہا آج شام کو آپ میرے ساتھ چلیے۔ تلی تال مین
اسکا مکان ہی۔ یہان سے میل بھر ہی۔ شام کو چپکے سے
اسکے ہمراہ گئے۔ اور پاتر کے مکان پر پہونچے۔

مہراج۔ آپ کا نام کیا ہی بی چمپا صاحب۔

چمپا۔ (ہنسکر) ہم تو سمجھے تھے پہاڑی ہین سیدھے سادے
لوگ ہوتے ہین مگر اب معلوم ہوا کہ دیس مین بھی بیوقوف
ہوتے ہین۔

م۔ یہ آپ نے اپنا نام بتایا۔ بڑا لمبا چوڑا نام ہی۔

چ۔ اور آپ کا نام کیا ہی۔

نیگی۔ (پہاڑی بولی مین) ان سے روپیے لائی ہو اور
انھین کو بھولی جاتی ہو۔

چ۔ ارے یہ وہی ہین۔ یہ لوگ بھگوڑے ہین۔

م۔ کیا مجال۔ جان جاتی رہے مگر عشق کے میدان سے
قدم باہر نہ نکلے۔

چ۔ (نیگی سے) کیا کہتے ہین میدان سے نکلے۔

نیگی۔ یہ تو مین بھی نہین سمجھا کیا جانے کیا کہا۔

م۔ جی سمجھنا دل لگی نہین ہی۔ ہم عربی فارسی اردو
ترکی انگریزی بولتے ہین پانچ زبانین ہم بول لیتے ہین۔

چ۔ پہاڑی بولی بھی سیکھ لو۔

م۔ بندہ پارسی زبان را دانستہ و عربی گویم ہر نفسے کہ
فرو میرود ممد حیات ست و مفرح ذات۔

زبان در دہان خردمند چیست	کلید در گنج صاحب ہنر
چو در بستہ باشد چہ داند کسے	کہ جوہر فروش ست یا شیشہ گر

یہ تو فارسی زبان بولے ہم اب عربی سنو۔ ماعبدناک حق
عبادتک ماعرفناک حق معرفتک۔ بہ ان اسعدک اللہ تعالی
فی الدارین۔ یہ عربی ہوئی اب انگریزی سنو۔ ان او نو
اس اُو سولی او نو گٹر بوٹ۔ بٹ گٹ۔ گٹ بٹ۔
پارلیمنٹ۔ دی کیٹ بٹ دی ریٹ۔ سبٹ بیٹ۔
یہ انگریزی ہوئی۔

چمپا کے ہان اسوقت دو تین پہاڑی اور دیسی بھی بیٹھے ہوے
تھے۔ انکی اس وحشت پر اسقدر ہنسے اسقدر ہنسے کہ
پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے۔ لوٹنے لگے۔ سب سمجھ گئے کہ یہ
عقل سے خارج ہین۔ اور پہاڑی زبان مین یون باتین کرنے لگے

چمپا۔ یہ سڑی ہوگیا ہی۔ پاگلون کی طرح بک رہا ہی۔

پہاڑی۔ دیسی تو کہتے ہین کہ دیس مین سب عقلمند ہی
ہوتے ہین۔

دیسی۔ کیا کابل مین گدھے نہین ہوتے۔

چمپا۔ آخر یہ اس گٹ بٹ سے مطلب کیا ہی۔

پہاڑی۔ سڑی سودائی کی باتون کا مطلب کیا۔

دیسی۔ ہم جانتے ہین بھنگ لی ہی انھون نے۔

چ۔ اچھا ہوا یہ نینی تال آ گئے۔ اب ہم دیسیون کو
خوب ہنسینگے۔

دیسی۔ بڑی آفت ہوئی۔ یہ کم بخت کہان سے آگیا

چمپا - آپ نے اپنا کیا نام بتایا سرکار۔

مہراج - ہم کمشنر ہین لکھنؤ سپل کے -

چ - کبھی پہلے بھی پہاڑ دیکھا تھا -

م - اس ملک کے بیچ مین کبھی پہلے نہین آسکے تھے -

چ - آپ کو پہاڑ پسند آسکے -

م - ہمکو تو پہاڑ بھر مین تم پسند آئی ہو -

چ - ہمارے نصیب کہ آپ ایسے رئیس اور ہمکو چاہین -

م - رئیس اور پڑھے لکھے عالم اور شاعر -

خدا سرسبز رکھے تو سوداوے تری زلف پریشان کا
جو آنکھیں دے تو نظارہ ہوا یسے سنبلستان کا

پھر خوش گفتہ است کہ ع - دل من داند و من دانم و داند دل من

چ - ہم فارسی زبان نہین سمجھتے -

م - مگر اُردو تو صاف بولتی ہو -

چ - آپ ہی لوگون کی صحبت مین رہتے ہین - اور پاتر ین جو رام گڑھ اور الموڑے ہی مین رہی ہین اس طرف نہین آتین وہ ٹوٹی پھوٹی اُردو بولتی ہین - صاف نہین بول سکتی ہین -

م - تم مین سب صفتین موجود ہین -

چ - (صفت کا لفظ نہین سمجھی مگر مطلب سمجھ مین آگیا) - یہ آپ کی مہربانی ہے -

م - آپ ہمارے ساتھ ہمارے شہر چلیے -

چ - اس فصل مین اگر کوئی لاکھ روپیہ بھی دے تو نہ جائین - وہان تو آجکل آگ برس رہی ہوگی پہاڑی لوگ وہان نہین رہ سکتے - ہان چار مہینے رہ سکتے ہین -

م - ہم آپ کو خوش کر دینگے اور ناچ مجرے مین بھی آپ کو خوب ملا کریگا - یہان تم لوگون کو کچھ وصول نہین ہوتا -

وہان چلو تو لوٹ لو - لوگ بڑی قدر کرین - مگر تم لوگون کو کیا جانئے کیا سبب ہے کہ وہان جانے سے ڈرتی ہو - ہمارا ذمہ ہے تم چلو تو سہی - ہمارے کئی مکان باغ اور کوٹھیان ہین ایک کوٹھی سجوا دینگے اور دہری دہری خس کی ٹٹیان لگا دینگے - پندرھوین دن ٹٹیان بدلوا دیا کرینگے - تم کو معلوم بھی نہو گا کہ گرمی ہوتی کیسی ہے اور گرمی کہتے کس کو ہین تم ایک دفعہ چل کے دیکھو تو لو - خوشی ہو رہو خوشی ہو چلی آؤ یہ تو اختیاری بات ہے کچھ زبردستی تھوڑا ہی ہے - اچھا سردی کے چار پانچ مہینے رہو - یون ہی سہی - ہم خدا کے فضل سے امیر آدمی ہین - آپ کو خوش کر کے بھیجینگے -

چ - ہان یہ بات البتہ - سردیون مین چلینگے -

م - مار دیا ہاتھ پر ہاتھ - بس فیصلہ ہوگیا -

چ - سردیون مین تو کوئی کوئی پاتر ناچنے گانے کے لیے وہان جاتی بھی ہے - ایک سال ہم بھی متھرا گئے تھے - وہان پیدل چلنے مین ہم تھک جاتے ہین ہمین برابر زمین پر چلنے کی عادت نہین ہے -

م - یہ عجیب بات ہے ہم لوگ پہاڑ پر چلنے مین تھک جاتے ہین تم دیس مین تھک جاتی ہو - ہم کو چڑھائی پر چڑھنا مشکل ہو جاتا ہے - ہم تو ذرا سی چڑھائی چڑھنے مین بھی تھک جاتے ہین - اور یہان کے لوگ اسطرح دوڑتے ہوے چڑھتے اترتے ہین کہ ان کو ذرا خوف بھی نہین معلوم ہوتا - عادت کے تعلق ہے - تو اب چلوگی نا ہمارے ساتھ ؟

چ - جی ہان مگر وہی سردی کے دنون مین -

م - ایک بات اور ہے - ہمارے ساتھ بھی کچھ لوگ آئے ہین اُن کو ہماری تمھاری گفتگو کا حال نہ معلوم ہونے پائے -

وہ دل لگی باز آدمی ہین - بس ہمارے تمھارے سوا اور
کوئی نہ جاننے پائے - اور جو اُن لوگون پر یہ بات کھل جائیگی تو
ہمارا خاکہ اُڑائینگے اور تمھارا مدعا بھی فوت ہو جائیگا -

چ - کیا ہو جائیگا ؟

ہم - تم یہ فقرہ نہین سمجھی ہوگی - مدعا فوت شدن کنایہ از
مطلب بدست رفتن ہست یعنی تمھارا مطلب فوت ہوجائیگا
جو آرزو تمھاری ہو وہ نہ برآئیگی -

چ - (پہاڑیون کیطرف مخاطب ہوکر) کیا جانے کیا کہتے ہین

ہم - مطلب یہ کہ ہم اور تم جو چاہتے ہین کہ تم ہمارے ساتھ چلو تو
یہ بات نہونے پائیگی - وہ لوگ اڑنگا ارینگے اور مخل اور
سدباب ہونگے اور یہان مطلب سعدی دیگر ست -

چ - تم تو وہ بولی بولتے ہو جو ہم اچھی طرح نہین سمجھ سکتے -

ہم - تم تو خود خوب بول لیتی ہو -

چ - اور بہت سے ولیسی آئے مگر ایسی بولی کوئی نہین بولتا
جو سمجھ مین نہ آسکے -

ہم - (بہت خوش ہوکر) ہم فارسی محاورات بولتے ہین وہ
لوگ بھلا کہین ہمارے مقابل ہین - استغفر اللہ ربی
من کل ذنب و اتوب - یہ ٹھیٹھ عربی ہم بولے اسوقت -

ولیسی - تو ایسے بولنے سے کیا فائدہ کہ یہ تو خیر پہاڑن
ہین ہم دیس کے رہنے والے ہین ہماری سمجھ تک مین
تو آتا نہین -

ہم - تم خواندہ اور تربیت یافتہ نہین ہو -

چ - تو ایسی بولی کیون بولو جو ہم سمجھ نہ سکین -

ہم - اچھا اب ہم سہل ممتنع عبارت مستعمل کرینگے - کل ہم
اسباب بھیج آئینگے اور کل آپ کو خوش بھی کر دینگے -

نیگی - تو پھر آج انکا گانا تو سنتے جاؤ -

چ - ہان ہم بھی کیا یاد کرینگے کہ کوئی رئیس آئے تھے -
گانا سن لیجیے -

ہم - (پاکٹ مین ہاتھ ڈال کر) اسوقت تو جیب خالی ہو -

چ - اچھا انعام پھر دیدیجیے گا - سنتے جائیے -

اسپر منشی مہراج بلی صاحب تو راضی ہوے مگر پھر سوچے کہ
نیگی دوسرے روز تقاضے کو آئیگا تو ولایت کے ہان سب لوگونکو معلوم
ہو جائیگا اور ہم اس راز کو مخفی رکھنا چاہتے ہین کہ کسی کو
کانون کان خبر نہ ہو - کہا - اب آج تو دیر ہوگئی ہو آج گانا
موقوف پھر کسی روز آن کے سنینگے -

بولو کہ تمھین شتاب کیا ہو ‌ ‌ ‌ پھر سن لینگے اضطراب کیا ہو

برجستہ یہ شعر بندۂ درگاہ نے موزون کردیا - اِن طبیعت داری
کی داد دینے والا کوئی نہین ہو - افسوس -

راوی - کیا بلا کی طبیعت پائی ہو - کسقدر جلد مصرع (غیر)
موزون کردیا - موزون تو اور شاعر بھی مصرع کرسکتے ہین اُپیا
ہین یہ صفت ہو کہ آپ مصرع غیر موزون کیا کرتے ہین خدا
چشم بد سے بچائے - معلوم ہوتا ہو دیوان خواجہ کمند ہو احفظ ہو

چ - تو آج نہ سنیے گا - ایسی جلدی کیا ہو -

ہم - اور لوگ بھی تو ہمارے ہمراہ آئے ہین -

نیگی - تو وہ سب وہان اچھی طرح بیٹھے ہین اور چاہیے یہان
بلوا لیجیے -

ہم - لو اور سنو - ہم نے ابھی ابھی سمجھا دیا کہ اُن مین سے
کسی کو کانون کان خبر نہونے پائے اور تم ابھی سے بھول گئے
ہم کو چاہیے کہ ان لوگون کو کھانا کھلانا ہو ابھی -

چ - تو کیا تم اُن کے رسوئیان ہو -

ھم - (شرما کر) نہین - وہ ہمارے مہمان ہین - کئی رئیس ہمارے ہمراہ آئے ہین - اُن سب کا کھانا پینا ہمارے سر ہی ہم کیا کچھ باورچی ہین -

چ - نواب کے ساتھ بہت سے لوگ آئے ہین - پھر دین بلا کر ہمارا ناچ دیکھیے - بہار ہے اگر کچھ خرچنا چاہیے -

ھم - (اپنے دل مین) اتنے روپے کی تو ایک دھب لگ چکی ہے - اب اور لوٹنا چاہتی ہو - (با آواز بلند) خرچنے مین تو ہم اندھی ہو رہے ہین -

چ - کیون نہ خرچو - رئیس ہو کہ ایسے ویسے -

اتنے مین منشی مہراج بلی نے آدمی کو حکم دیا کہ لالٹین روشن کرو - خدمتگار نے لالٹین روشن کی چپا سے رخصت ہو کر منشی مہراج بلی صاحب چلے تو راستے مین خدمتگار سے مشورہ ہونے لگا - پوچھا کیون جی اس وقت ہم نے اچھا کیا نا کہ گانا نہین سنا - مفت مین کٹنے سے کیا فائدہ - کل ضرور آئینگے - مگر کل گانا بھی سن لینگے اور کچھ تھوڑا بہت دے بھی دینگے - اگر ساتھ چلے تو ہم تو ضرور لے چلین - کہان کا جھگڑا - ع -

	کیسکی رہی اور رہی کس کی	

ہم فیاض آدمی ہین - دو چار روپے نشد نشد - کون بڑی بات ہے - اور پھر ہم ایسے فضول خرچ آدمیون کے سامنے - مگر آدمی معقول ہے - خوبرو اور تمیز دار - اور بولی کتنی پیاری ہے - خدا کرے نواب کو نہ معلوم ہو اور جو کہین حسن کم بخت سُن پائیگا تو بس غضب ہی ہو جائیگا وہ سارے مین ڈھنڈورا پیٹ دیگا اور نواب چھٹن صاحب آ دل لگی ہاتھ لگے گی اور نازو جان ہم کو مار ہی ڈالینگی -

کہین کانو کھینگی اور ہم بڑی مصیبت مین پڑ جائینگے اور کرنے دھرنے کچھ نہ بن پڑیگی - اس سے بہتر یہی ہے کہ چپ چپاتے کل کارروائی کی جائے لوگون کے فرشتہ خان کو بھی خبر نہ ہو -

خدمتگار نے یہ بحر طویل سنکر کہا - حضور اس بنگی کو کچھ دیدیا تھا - تھوڑے سے انعام مین یہ لوگ بہت خوش ہو جاتے ہین - دھیلی بارہ آنے دلوا دیتے تھے - جس مین کل پھیر چکے سے دوڑ آتا -

منشی مہراج بلی کو یہ صلاح ناگوار گذری - دینے لینے کا ذکر کیا معنی - یہ خدمتگار تو ہم کو لٹوا دیگا - اب آج سے ایسے مشورہ ترک - اچھی صلاح دی کہ دھیلی بارہ آنے دیدیتے تھے - کچھ قرضہ چاہتے ہین کسی کے باوا کا - خدمتگار نے کہا سرکار کل کچھ دلوا دیجیے گا نہین کہین ایسا نہو کہ پھر نہ آئے تو سارا کھیل ہی بگڑ جائے - انھون نے (ہون) کر کے سکوت اختیار کیا - جب نواب صاحب کی کوٹھی مین پہونچے تو تھکاوٹ کے سبب سے جان پر بنی ہوئی تھی - پانچ سات منٹ تک کوچ پر لیٹ کر سستائے - اسکے بعد چار نوش کی - اتنے مین حوالی موالی سب جمع ہو گئے -

نواب - یہ آج کہان گئے تھے حضور -

ھم - جی کہین نہین ذرا ادھر ہی اُدھر -

چھٹن - ہوا لگی پہاڑ کی شاید - ع -

	لگی گلشن کی ہوا دم کا بلانا گیا بھول	

ھم - ذرا ہوا کھانے گئے تھے - خوب مقام ہے واللہ

آغا - بھائی صاحب ہوا کھانے نہین گئے تھے -

یہ ہوا کھانے کا وقت نہین ہی - پہاڑ کا مقام - اور اسقدر سردی اور کٹھن اور رات کا وقت اور اتنی چڑھائی چڑھنا یہ ہوا کھانے کے لیے نہین - کوئی اور ہی سبب معلوم ہوتا ہی

مسنحرہ - حضور دل لگی کی بات نہین کرتا - یہ اچھا نہین ہی اول تو اگر سردی پیوست ہوگئی تو ماندے پڑ جایئے گا اور یہ پردیس ہی - یہان حکیم سید محمد خان اور ڈاکٹر نوین چندر کہان سے لایئے گا اور رات کا وقت اور پہاڑ کی چڑھائی ایک دن نزک اٹھایئے گا - اور پھر پچھتایئے گا - آیندہ آپ کو اختیار ہی - سرشام سے سب کو آجانا چاہیے یہان جو چاہیے سو کیجیے -

نواب - ہم کو اِس راے سے بالکل اتفاق ہی -

آغا - منشی مہراج بلی صاحب آپ یہ اچھا نہین کرتے -

مسنحرہ - اور خدا نہ کرے کہ پہاڑ کی سردی پیوست ہو جائے معاذ اللہ کا مقام ہی - خدا بچائے اور کہین پانون پھسلا تو گئے گذرے بس -

آغا - اجی تو یہ پتا تو لگیگا نہین -

نواب - اِس وقت سے عہد ہو جائے کہ شام کے بعد کوئی باہر نہ نکلے اور اگر باہر جائین بھی تو شام کے پہلے ہی چلے آئین -

مسنحرہ - یہ کوئی بہادری نہین ہی کہ صاحب ہم پہاڑ سے نہین ڈرتے - یہ اکھڑ پن ہی ہم آپ کوئی انگریز نہین ہین ہم لوگ اِس چڑھائی کے عادی نہین - اِس سردی اور آب و ہوا کے بھی عادی نہین - رات کو جانا آنا عقل کے خلاف ہی آیندہ آپ کو اختیار ہی -

م - جناب مین نے تو آج قسم کھائی ہی - اب دو گھڑی دن رہے سے نہ دیکھ رہون تو قسم لیجیے - آج جو کچھ مجھپر گذری ہی میرا دل ہی جانتا ہی - ایسی مصیبت مین کبھی کاہکو پڑے تھے - مگر اُف تک نہین کی - اور جو کہین منھ برستا یا بجلی چمکتی تو معاذ اللہ ستم ہی ہو جاتا واللہ - اب کان پکڑے اب نہین جانے کے -

نواب - خیر یہ تو سب ہوا - اب صاف صاف بتاؤ کہان گئے تھے - مگر سچ سچ -

مہراج - یہان سے گئے تلی تال - وہان سے گورکھا پلٹن کی طرف گئے - وہان سے تلی تال کے گندھک کے کنوئین کو دیکھا - اُسکا پانی پیا - ذرا یون ہی سی مہک آتی ہی مگر ہاضم بہت ہی - وہان بیٹھے تالاب کی سیر دیکھا کیے اُٹھے تو فرے فرے ٹہلتے ہوے چلے - راستے مین شام ہوگئی - ایک جگہ لان ٹنس دیکھنے لگے -

نواب - چل جھوٹے یہ فقرے کسی اور کو دینا -

م - نہین فقرے نہین ہین سچ کہتا ہون -

ن - کیون آغا صاحب آپ کی کیا راے ہی -

آغا - جی یہ سب فقرہ بازی ہی اور کچھ نہین -

م - اب آپ کو یقین ہی نہ آئے تو کوئی کیا کرے -

نواب - یار ممن ایک بات ہی -

ممن - سرکار جو حکم ہو -

ن - پتا لگاؤ کہ یہ اسوقت کہان سے آتے ہین -

ممن - بہت خوب سرکار - ابھی پتا لگائے دیتا ہون -

یہ کہکر ممن اُٹھے اور کہا سرکار ذرا پانی پی لون تو حاضر ہون - منشی مہراج بلی صاحب نے کہا نواب یار تم مین یہ بڑا عیب ہی کہ ہاری مانتے ہو نہ جیتی - جھوٹ بولنے سے

کیا فائدہ تھا - اتنے میں نازو انکی آواز سُنکر دوڑی آئین کیون موڈی کاٹے کہان تھا - یہ اتنی دیر کہان تھا تو یہ بڑبھس - اچھا بتا کہان تھا - سات بجا چاہتے ہین اندھیاری رات ہی - تو تھا کہان - بولتا نہین - اب نانی مرگئی - سچ بتائیے کہ آپ اب تک تھے کہان - حضور کہان تشریف رکھتے تھے - مہراج بلی نے کہا - تم تو بڑی شکی ہو نازو - اب کوئی قیدی ہی تمھارا - نازو نے جھلا کے جواب دیا قیدی نہین تو ہی کون موئے - منشی مہراج بلی صاحب مسکرانے لگے - کہا اچھا صاحب قیدی ہی سہی - تو اب آج تو معاف فرمائیے کل سے جسوقت کہیے گا اُسوقت واپس آؤنگا - ہوا کھانے تو جانے دوگی یا ہوا کھانے بھی نہ جانے دوگی بھلا یہ کیا اندھیر ہی اور یہان اگر خوب چلے پھرے نہین تو بیمار ہوجائے - کہا بلا سے بیمار ہوجائے گا تو ہو جا - مگر کل سے تجھے ہم کہین جانے آنے نہ دینگے - اسمین چاہے جو ہو - اور یہ ابھی تک نہ بتایا کہ تھا کہان - ممن جو تھوڑی دیر کے لیے نواب صاحب سے اجازت لیکر پانی پینے کے بہانے گئے تھے چار پانچ منٹ کے بعد تشریف لائے - نازو بی نازو جان کچھ گانا و انا بھی جانتی ہو - یہ تو گاؤ رہے کن سوتنیان کے اور کدہ ریان آئے نہ سجیا مورے

اسپر نواب صاحب اور آغا محمد اطہر مسکرائے اور منشی مہراج بلی صاحب کا رنگ فق ہوگیا اور نازو تاڑ گئی کہ دال مین کچھ کالا کالا ضرور ہی - اور ممن نے ہنس ہنس کر گانا شروع کیا - (رہے کن سوتنیان اور کدہ ریان آئے نہ سجیا مورے) پوچھا کچھ سمجھین بی نازو - نازو نے کہا اس موڈی کاٹے کا سر سمجھی - مہراج بولے ابھی یہ تم کو سب کے سب بناتے ہین - تم انکے بھر دان مین نہ آنا کہین - یہ بڑے ذات شریف ہین - مفت مین لڑا دے کے دل لگی دیکھینگے اور تم کو کیا جانے کیا بات ہی کہ ہمارے خلاف ہر امر کا یقین آجاتا ہی - یہ کچھ عجیب بات ہی -

ممن - جناب منشی مہراج بلی صاحب بندگی عرض ہی -

مہراج - وہ چاہے نہ کبھی ہنسین اب اُن کو ضرور یقین آجائے گا -

ممن - تو نازو کوئی بیوقوف عورت تو ہین نہین - بڑی ہوشیار اور سمجھ دار ہین ایسی ویسی بات بھلا وہ کبا ماننے لگین - بے سمجھے بوجھے تو وہ ماننگی نہین کہ جسنے جو کہدیا وہ صحیح ہی سمجھ لین - اور ہم تو ثبوت دینگے -

مہراج - کیون اسقدر واہی تباہی بکتے ہوجی -

ممن - گھڑی دو مین مرلیا جائیگی -

نازو - ممن تمھین قسم ہی سچ سچ بتا دو -

ممن - منشی مہراج بلی صاحب خفا ہو جائینگے -

نازو - کیون صاحب آپ کو انکے خفا ہونے کا خیال ہی اور ہمارا خیال نہین ہی -

مہراج - (جھلا کر) تم لوگ بڑے بدذات بے ایمان اور لڑوا دینے والے ہو - واہ - کا ہے واسطے یو بلڈی فول لوگ ہم کو لڑوانے مانگتا -

ممن - حضرت اب اُنکی ہی نہ کہین وہ بُرا مانین - آپ کی سی نہ کہین آپ بُرا مانین فرمائیے ہم کیا کرین اور کیا نہ کرین -

مہراج - جو حق امر ہو وہ بیان کردو کہ ہمین کچھ نہین معلوم -

ممن - حق امر تو یہ ہی کہ تلی تال مین ایک جھپٹی رنگ ہی -

مہراج - کیا بکتے ہو خرافات - مرد بسیار لغو کہ گفتگو سے یاد رہو کہ معنی بہ آسمان و زمین قلا بہ ہاست - بسیار خشمگین

چلین بہ جبین آدم -
نازو - پھر وحشت کی لی اوہو - یہ موا بات کا ٹتا ہی - مطلب کا
بڑا ہوشیار - ایک ہی کا یان ہی -
اب سنئیے کہ ممن چالاک آدمی تو تھا ہی - نواب صاحب کا
حکم پاتے ہی سوچا کہ مہراج بلی کا حال کیونکر دریافت ہو -
معًا بات سمجھ مین آگئی - پانی پینے کے بہانے اُٹھکر باتون
باتون مین منشی مہراج بلی صاحب کے خدمتگار سے پوچھ آیا
اور اُسنے بھی از سرتا پا کچا چٹھا کہہ سنایا - ممن خوش خوش آئے
اور شیر ہوگئے - چمپئی رنگ کے اشارے سے سمجھ گئے کہ ممن
کو ہمارے حال کی ضرور اطلاع ہی - رنگ فق ہوگیا اور
دل مین کانپنے لگے کہ خدا ہی خیر کرے - اب دھر لیے گئے -
خوشامد کرنے کا موقع تو تھا نہین ورنہ ضرور ممن کی خوشامد
کرتے - اور ادھر ممن نے آوازے کسنے شروع کیے - کہیے
منشی مہراج بلی صاحب ہمنے سُنا آج حضور کی جیب خالی ہی
(وہ چپ - سناٹا) - کہیے جناب اب کسی چمپئی رنگ معشوق
کا گانا بھی سُنوا ئیے گا (کاٹو تو لہو نہین بدن مین) - کیون
حضرت فارسی تو آپ خوب بولتے ہونگے - (جواب ندارد)
کیون قبلہ اب یہان سے کسی کو ساتھ بھی لے چلیے گا -
وعدہ تو کسی سے ضرور ہی ہوا ہوگا - مگر جا ئز ون مین
(چہرہ سرخ ہوگیا)
نواب - بھئی کسی بات کا تو جواب دیا ہوتا! -
آغا - حالانکہ ابھی ہماری سمجھ مین نہین آیا کچھ -
نواب - او ہم کیا خاک سمجھے - مگر ہان کچھ کچھ مطلب سمجھ
مین آگیا - کہین گئے ضرور تھے منشی مہراج بلی صاحب -
اور شاید ساتھ لیجانے کا وعدہ بھی کر لیا ہی -

آغا - اسقدر تو ہم بھی سمجھے تھے مگر یہ چمپئی رنگ کیا معنی -
چھٹن - چمپئی رنگ کا معشوق ہوگا - اور کیا معنی -
مسخرہ - اسوقت تو ان بچارے کا رنگ فق ہی -
داروغہ - ... رکھڑی گھڑی ہوئی نہ -
مسخرہ - کیسی کچھ - اب دل ہی دل مین گالیان دے رہے
ہونگے - اچھی اچھی ہمکو اور بُری بُری تمکو - ابھی یہ ممن نے
کہانی شروع کی ہی - آپ ایسے نہین ہین یہ سب ان کی
فقرہ بازی ہی اور بس -
ممن - کیون حضور مہراج صاحب یہان کوئی رنڈی چمپا
بھی ہی - چمپا نام کی بھی ہی کوئی - کچھ آپ کو معلوم ہی -
مہراج - (بہت ہی خفا ہوکر) آپ کا سر ہی چمپا اور آپ
سب چغلخوردن سے خدا اسمجھے - کاہے واسطے جھک مارتا ہی
او سور -
نواب - کیون حضرت - یہ سب پر ایک سر سے ملاحی آگئے -
نازو - کیا یہ جھگڑا کیا ہی - یہ بوڑھا کس پر بگڑ رہا ہی -
مہراج - آپ ان بدمعاشون کی باتو نین نہ پڑین جناب -
مسخرہ - والدہ شریفہ بنائے دیتا ہی - جناب!
نواب - بی نازو جان صاحب سے اب آپ ہمارا انکا فیصلہ
کرین ہم انسے پوچھتے ہین کہ یہ کہان غائب ہوگئے تھے اور
کس چمپئی رنگ والی کے ہان اب تک گھُل گھُل کے باتین
کر رہے تھے - چمپئی رنگ کے لفظ پر یہ خواہ مخواہ بگڑتے ہین
نازو - اخاہ! مین بھی کہون یا اللہ یہ ماجرا کیا ہی - یہ جبھی
کہاں تھا (رہے کن سوتنیان کے اور) - کیون رہے تو کہان
تھا اب تک - اور وہ چمپئی رنگ والی کون موئی ہی ذری کسی
خدمتگار کو حکم دو - نواب ہم رونے سے کہے کسی نیگی کو جا کے

بُلالائے - مین ابھی ابھی اسکا فیصلہ کرتی ہون - اپنا اِسکا
خون ایک کردنگی - یہ سمجھا کیا ہو - بس نیگی سے اتنا پوچھ لو
کہ یہان چھپا کون ہو -
مسخرہ - گھڑی دو مین مُر رہیا باجیگی -
اختر - بھئی آخر بات کو کیون بڑھاتے ہو - بتا کیون نہین
دیتے - چھپا کے ہان گئے تھے ؟
نازو - اِسکے اِس بوڑھے آدمی کو تو بلاؤ ممن -
ممن - بہت خوب حضور - میان ذرا ادھر آنا اودھرا -
نازو - (مہرا سے) ارے بڈھے یہ آج کہان گئے تھے -
مہرا - کو جانے کہان گئے کھون ناہین گئے -
نازو - جو سچ سچ نہ بتائیگا تو اتی گرگا بہان پڑینگی کہ کھوپڑی
پر ایک بال نرہیگا -
نواب - بتادے بڈھے - بتادے صاف صاف -
مہرا - ارے ہجور ہمکا مارسکو اُدھیڑ لیہین -
اتنا کہنا تھا کہ سامعین نے قہقہہ لگایا - بوڑھے کہار کے
بیان سے مہراج جی صاف مجرم نِبکلے - کوئی ایسی ہی بات
ہوئی ہو کہ کہار کو صاف صاف بتانے مین پٹنے کا ڈر ہو -
نازو نے مہراج جی پر قہر کی نظر ڈالی اور اُنھون نے کہار پر -
اگر بس چلتا تو مار ہی ڈالتے -
کہار - ہونہہ ! اس گھورت ہین جاؤ لیل جہہین -
نازو - کیون جی یہ کیا بات تھی - یہ کہار کیا کہہ رہا ہو -
مہراج - ابے ہم کہان گئے تھے بے - ارے ہم ہوا کھانے
گئے تھے یا کہین اور گئے تھے - اب بولتا کیون نہین -
کہار - ارے صاحب جہان چاہو جاو ہمکا کا کریکا ہو -
نازو - ارے یہ کیسکے ہان گئے تھے - وہ کون ہو -

کہار - سرکار یو ہمکا لیل ہی جہہین -
مہراج - ابے سور کے بچے بتاتا کیون نہین ہو جا اور اتنک بڑھاتا
ہو ہم ہوا ہی کھانے گئے تھے نا - یا اور کہین گئے تھے -
کہار - کاہے گئے تو جرور کرکے راہیو - مدا ہم بتا سب نا -
مار کو کھاے -
نازو - مارینگے نہین ہمارا ذمہ - بتادے کہان گئے تھے -
کہار - اب لے آس سسری کا نام کا جانون - ٹل ہو ابہین
جوان - (رام کریا)
نازو - ہان - جوان ہو - اور ایسے باتین کیا ہوئی تھین -
کہار - وہان ہوتر کی پارسی چھانٹنے لاگے - گٹر پٹر بورہن کے
نیائی - بکت راہین - کو و بھلا کا سمجھے -
منشی مہراج جی اب تک بہت ضبط کیے بیٹھے رہے مگر اب
ایسے نرہا گیا - اُسنے جو کہا کہ ترکی پارسی چھانٹنے لگے اور
سودائیون کی طرح گٹر پٹر بکتے تھے تو یہ آگ ہوگئے اور کہار کی
طرف لپکے - پہلے دست پناہ اُٹھایا پھر جلانے کی ایک لکڑی
اُٹھائی اور اسکی طرف پھینکی اور وہ بھاگا اور یہ اِسکے پیچھے
گالیان دیتے جاتے ہین جب پلٹے تو نازو نے اِسکے کان لیے
دو ہاتھون سے دونون کان پکڑے ہوے کمرے مین لائی اور
بٹھا کر کہا کیون رے یہ کیا بات ہو اور ہمارے سر کی قسم
کھاتا تھا کہ کسی کی طرف آنکھ اُٹھا کے بھی نہ دیکھونگا - کیون
بولتا نہین -
مہراج - جنا بہ اگر - اب -
نازو - زور سے چپ جا کی مونڈی کاٹا -
مہراج - جنابہ یہ کہار جھوٹا گردن زدنی ہو -
نازو - (جھلا کے اور لگائی) اور تو موے گردن زدنی نہین ہو

مسخرہ - آواز ذرا کم ہوتی ہو - گھن گرج جو ہین نہین پڑتی ہین - ذرا ہاتھ کو پھونک لو بی نازو -
نواب - اور سنیے - موسے پر سو دُرّے -
نازو - جب تک صاف صاف نہ بتایئے گا مین اُٹھنے کیا معنی سجھے ہمسنے تو دونگی نہین -
مہراج - مین تو کسی کے پاس بھی نہین گیا وا تھا -
نازو - (دانت پیسکر) - گیا تھا تو یہ تیرا باوا کیا کہ رہا ہو -
مہراج - یہ بڑا حرامزادہ اور بدمعاش ہو آج مین اسکو ذبح ہی کرڈالونگا -
مسخرہ - ہاتھ آپ کے دُکھنے لگینگے - گوری گوری کلائی مین کہین موچ نہ آجائے - یہ رول لے لیجیے - آغا صاحب وہ رول پڑا ہو - ذری اُٹھا دیجیے گا -
نازو - رول کیا جی مین تو اسکا خون کرونگی -
مسخرہ - سب زبانی داخلہ ہو آپ کا -
نازو - اسکی لاش نکلیگی آج -
مسخرہ - ہم بھی کہینگے فی النار والسقر شد -
نازو - کیا بھیگی بلی بنا بیٹھا ہو -
مہراج - تو کون مردود کسی کے ہان -
نازو - (حلق مین رول ڈالکر) اور اوپر سے مُرتا ہو بھیا شرم نہین آتی خدائی خوار -
مہراج - اب تم سے کہے کون - حق ناحق کو مارتی جاتی ہو اُسکے کہنے مین جاتی ہو - گنگا جلی کہو اُٹھا لون کہ وہ بچہ سور جھوٹ بولتا ہو -
مسخرہ - جب تک اپنی نانی کی قسم نہ کھائے ہرگز باور نکرنا نانی جان کی قسم کھلواؤ وہ بڑی روپیے والی عورت ہو

اُسکا ترکہ سب انہین کو ملیگا - گر سنا ایک آنکھ کی کانی ہو ایک ٹکڑیا بسے کی - کانی آنکھ تماشے کی -
نازو - اچھا اپنی کانی نانی کے مرنے کی قسم کھا -
آغا - واہ - اچھی قسم کھلواتی ہو - وہ تو چاہتا ہی ہوگا کہ نانی مرے تو ترکہ ملے -
مہراج - نانی بھلا اب تک زندہ ہو -
نواب محمد عسکری صاحب نے کہا بھئی اب ہم ان دونون کے درمیان مین پڑینگے - تاکہ فیصلہ ہو جاے - بات کاہے کو بڑھے - سُنو صاحب آج سے منشی مہراج بلی قید کیے جائین بس - جہان کہین جائین ہمارے ہمرکاب - اپنجانب کی اردلی مین - اور سرِ شام سے ہم سب کوٹھی مین آجائین یہ کسی حالت مین اکیلے نہ جانے پائین - آج جو کچھ ہوا اُسکو جانے دو -
نازو بولی ہم تو اِس بات پر راضی ہین مگر جب یہ کبھی تو ہان نہین کچھ کہے - اور تم کو مین ذمہ دار بناؤنگی ایسا نہ ہو یہ کہے کچھ اور کرے کچھ -
منشی مہراج بلی صاحب نے نواب صاحب کی راے سے اتفاق کر لیا کہ جہان جائینگے نواب کے ہمراہ - اکیلے گھر سے باہر قدم رکھین تو کاٹ ڈالو -
نواب - اب ہماری خاطر بی نازو ذرا مہراج بلی کو بوسہ تو دے دو - آج تم نے بہت مارا ہو - مہراج بلی سے بوسہ لیلو - اب چل جاؤ -
مہراج - عتاب تو جنابہ کی جانب سے تھا -
آغا - ابے یہ جنابہ تجھے کس نے سکھایا ہو -
مہراج - شما راچہ وقوف - در فارسی زبان ہمہ رائج الوقت

نہ کہ مردم مثل شما چہ دانی کہ فارسی کہ زبان ست -

تاڑو اور قمرن چودھوین کا چاند اور چوتھی کی دلھن

مہاراج بلی کے ہاتھ مین ہاتھ دیکر نواب صاحب ٹہلتے ہوے باہر آگئے اور علیحدہ لیجاکر پوچھا کہ کیون یار کہان گئے تھے یہ الگ ہی الگ معاملے بھگتے ہین - بھائی صاحب تنہا خوری اچھی نہین ٹھیک ٹھیک بتاؤ چمپا کون ہے اور کیسی ہے - انھون نے مسکرا کر کہا - یار نواب وہ پاکیزہ صورت ہے کہ مین کیا بتاؤن - بندہ تو لٹو ہو گیا ہے مگر اس ملعون نامعقول آدمی نے دھر دیا - اب کل تلی تال چلو تو دکھا دون اسکے گھر پر جانا تو شاید آپ کی وضع کے خلاف ہوگا مگر ہم کسی نہ کسی ترکیب سے دکھا دین - تمھارے ساتھ جانے مین تاڑو جان کو بھی شک نہ ہوگا اور بات بھی بنجائیگی اور حکم دو تو آج ہی شب کو مجرے کے لیے اسکو بلوا لون خرچ کا کچھ بڑا معاملہ نہین ہے -

خرچ کے لفظ پر نواب صاحب بددماغ ہو گئے - یار تم بڑے ہی دلی ہو - ارے کم بخت اتنا روپیہ تیرے پاس ہے اسقدر جاندا د - اور مکان باغ نوٹ یہ سب تو چھاتی پر رکھ کے تو لیجائیگا نہین - پھر یہ ماجرا کیا ہے کہ ادھی تک خرچنے مین تیری جان نکلتی ہے - آخر تو کبھی سوچتا بھی ہے اور ہم نے تو پہلے ہی کہدیا تھا کہ تم ہمنہ و بولا ؤ اپنے نام سے اور روپیہ ہم صرف کرین مہراج بلی نے بات ٹال دی مگر خوف تھا کہ مبادا چمپا بلوائی جائے اور نازو بدظن ہو جائین - یہ بھی انھون نے صاف صاف نواب صاحب سے بیان کر دیا - انھون نے تسلی کی کہ جس کام مین ہم سب شریک ہونگے انھین کبھی کوئی بدظن نہین ہو سکتا - نازو بولینگی نہ قمرن تم بیسگی کو بلواؤ ہم اپنے سمجھ لینگے - اسی وقت نیگی حاضر ہوا - منشی مہاراج بلی نے حکم دیا کہ آج تو جلسہ ہی ہے - مگر چمپا کو نہین کہا تھا اسکو بھی جا کے کہدو کہ آج شام کو ناچ ہے - ضرور آئے ادھر تو یہین یہ گفتگو ہوتی تھی اور ادھر قمرن اور نازو مین کچھ اور ہی ہنڈیا پک رہی تھی - ان دونون کو خوف تھا کہ ایسا نہو کہین پہاڑون کی پاترون پر نواب صاحب ریجھ جائین اور ہم کو نکال باہر کرین - گو قمرن چند سے آفتاب چندے ماہتاب نہایت ہی حسین و خوبرو نازک کمر نازک اندام نازک بدن رشک پری اور بہت ہی کم سن اور نوخیز تھی اور نازو بھی سو پچاس مین ایک مگر پہاڑی عورتون مین بھی دو ایک غضب کی خوبصورت تھین - اور یہ بھی خوف تھا کہ رئیسون کی طبیعت جدت پسند ہوتی ہے ایسا نہو کہ پہاڑنون کا عشق چرائے اور انھین کے پیچھے لٹو ہو جائین تسلی فقط اتنی تھی کہ مسلمانون سے یہان کی پاترون کو بہت پرہیز ہے مگر ایک دن نواب صاحب کہتے تھے کہ جی چاہتا ہے بے شمار روپیہ خرچ کر کے ایک آدھ کو مسلمان کر لون اور لے بھاگون - یہ بات قمرن اور نازو کو بہت کھٹکی تھی -

نازو نے منشی مہراج بلی کو اسی سبب سے اسقدر سخت سست کہا اور دانت پیس پیس کر جھلا جھلا کے پیا - چمپا کا نام سنتے ہی آگ بھبھوکا ہو گئی - اب سنیے کہ نواب صاحب اور منشی مہراج بلی نے جو نیگی کو حکم دیا کہ چمپا بھی آج شب کو ناچ کے لیے آئے تو ایک مہری نے جو یہ باتین سن رہی تھی قمرن سے بڑھ چڑھ کے چمپا بھی آج شام کو ناچنے کے لیے بلوائی گئی ہے - یہ سوچین کہ بند غضب

بات ہوئی - چھپا کا نام ٹھیک نہیں ہی - قمرن نے مغلانی سے مشورہ لیا اُسنے غور کرکے کہا مین پہلے ہی سمجھی تھی کہ ان مرداروں کا جھم جھم کرتے آنا اچھا نہیں ہی - یہ سرکا ہی تُرا ہی مگر کیا کیا جائے اور اسمین بھی شک نہین ہی کہ ان مین بعض بعض ایسی خوبصورت اور نکیلی ہین کہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہی - مردون کی نگاہ بڑی کافر نگاہ ہوتی ہی - آنچل کے اُبھار ہی پر پہلے پڑتی ہی تلا دلی کے پہاڑ دن ہی پر بسر کرتی ہی جو نیا مال ہوگا تو سب کو پسند آئیگا - مگر جو لونڈی کی صلاح مانیے تو ایک کام کیجیے کہ آج حمام کیجیے اور مین مشاطہ خود ن خوب نکھر کے بناؤ چناؤ کرکے بن ٹھن کے کنگھی چوٹی سے لیس ہوجیے اور بھاری بھاری جوڑے پہنیے اور بالون مین خوب عطر ڈالیے اور کپڑون کو بھی عطر سے بسائیے اور معطر ہوکر دلھن بنکے محفل مین جھمکڑا دکھائیے - یہ سب موئی گنوار نیان از خود سے مارے شرم کے غرق عرق ہوجائینگی ہماری تو یہی صلاح ہی - آیندہ جو حضور کی راے ہو سوچ سمجھ لیجیے

نازو اور قمرن دونون کو یہ صلاح پسند آئی اور اسی وقت سے نہانے دھونے تیل پھلیل عطر اور بناؤ چناؤ کا سامان ہونے لگا -

نازو - اچھی بی مغلانی حنا کے عطر سے بسائین کپڑے -

قمرن - باجی وہ تو ذری ذری چلکٹ گیا ہی -

نازو - اوئی کیسی باتین کرتی ہو - عطر نہ ہوا موا وہ ہوگیا ہوگیا - ابھی گنتی کے دن تو ہوئے ہی ہین - ابھی سے چلکٹ گیا - اور پھر یہ عطر پانچ روپیے تولہ والا -

مغلانی - اے حضور بھلا کوئی بات ہی - کیا کوئی گھٹیا عطر مقرر کیا ہی جیسا کم پونجی کے آدمیون کے ہان شادی بیاہ کے لیے آتا ہی -

قمرن - ہم تو موتیے کا عطر لینگے -

نازو - تو تمھارا ہاتھ کون پکڑتا ہی -

مغلانی - (نازو سے) حضور شہناز کا عطر لین اور چھوٹی حضور موتیے کا - دو رنگ کے -

قمرن - یہ شہناز کا ہیکا بنتا ہی -

نازو - اُف کتنی حجت اِس چھوکری کے مزاج مین ہی کہ کچھ ٹھکانا ہی نہین - آم کھانے سے مطلب ہی یا پیڑ گننے سے جاہے جا ہے کا بنتا ہو - پسند ہو تو نہ پسند ہو نہ ہو - اور کوئی پسند کرو - کچھ عطر کا بھی خدا نخواستہ کال ہی -

قمرن - بی مغلانی کے ہاتھ بھی خوشبو دار ہوجا ئینگے کپڑون مین بھی مل لینا -

مہری - ہان جسمین چوطرفہ سے لپٹین آئین -

مغلانی - زیور بھی پورا پہن لیجیے گا -

نازو - ضرور - تو زیور ہی رکھ چھوڑینگے -

قمرن - ان باتون سے ہوگا کیا -

مغلانی - آپ ابھی ماشاء اللہ سے کل کی لڑکی ہین - یہ رِکانے کی باتین بھلا آپ کو کیا معلوم

نازو - اے بلی ہی سمجھے نہ بوجھے کچھ -

قمرن - جو کوئی کی صورت نواب کے دل مین کھب گئی تو ان باتون سے ہونا ہوا نا معلوم - کیا کبھی نواب نے ہمین کھرے ہوئے نہین دیکھا ہی یا زیور پہنے نہین دیکھتے ہین -

نازو - اچھا تو تم اور میلی کچیلی ہو کے رہو - نہیں -

قمرن - نہین - بات کہتی ہون باجی -

مغلانی - جب سرکار کی بغل مین زانو سے زانو بھڑا کے بیٹھیے گی اور سر سے پاؤن تک زیور سے گوندنی کیطرح لدی ہوگی اور

عطر مین ڈوبی ہوئی تو نواب صاحب اُن سب کے حسن کو
بھول جائینگے۔
نازو۔ ہان اِسمین کیا فرق ہو سکتا ہے۔
منگلانی۔ آج ہی تو امتحان ہے۔
قمرن۔ ہان یہ کہو ہمارے محلے مین پادری خانے کی ایک
ماسٹرن دو تین گھرون مین لڑکیون کو پڑھانے جاتی ہین
وہ بھی کبھی کبھار لڑکیون کا امتحام لیتی ہین تو ہمارا اور
یہان کی پہاڑون کا بھی آج امتحام ہوگا۔ ہماری کچوری
چوٹی سب سے بڑھ چڑھ کے ہو تو سہی۔
نازو۔ امتحام نہین۔ امتحان کہو۔ اب کہین نواب کے
سامنے یہ کچی بولی بول دینا۔ وہ یون ہی ٹوکتے رہتے ہین
قمرن۔ پھر اب اپنی بولی کو کیا کرین اور پھر ہم بہت
سنبھل کے اُن سے باتین کرتے ہین۔ اور اب اِتنے
دنون کے ساتھ رہنے اور سننے سنانے سے ذری ذری زبان
بھی ٹوٹی ہے۔ آگو ہم مجاز کہتے تھے اب مزاج کہتے ہین
جیسی عادت پڑیگی اور جیسا سنگ ساتھ ہوگا ویسی بولی
بھی ہوگی یہ تو بنی بنائی بات ہے
نازو۔ دیکھین تو یہ موئی چنپا کیسی ہے جس پر مہراج بلیا
ریجھا ہوا ہے۔
قمرن۔ آج ہم سے اور باجی سے بھی مقابلہ ہوگا۔
نازو۔ مین بچاری بڑھیا کیا کسو سے مقابلہ کرونگی۔
قمرن۔ اوئی اوہ یہ ابھی سے بوڑھی ہو گئین۔ انیس ہی
برس کی عمر مین بوڑھی بنجاؤگی۔ ہم سے کم سن معلوم ہوتی ہو
ابھی۔ اور ہم مین تم مین ایسی چھوٹائی بڑائی کیا ہے دو برس
سے بھی کم۔

نازو۔ امی جان کہا کرتی ہین کہ قمرن رجب کی نوچندی کو
پیدا ہوئی تھی اور ہم پیدا ہوے تھے جس روز نواب فوق جنگ
کے ہان بٹیا کی بسم اللہ تھی۔
قمرن۔ ہمکو معلوم ہے۔ جس روز تم پیدا ہوئی تھین پیدا
ہوتے ہی تم بہت روئی تھین۔ چہان۔ چہان۔ چہان۔
منگلانی۔ (بہت ہنسکر) بڑی بہن کی پیدایش یاد ہے حضور کو
کہ یہ چہان چہان کرتی تھین۔
مہری۔ ابھی الھڑپنے کے تو دن ہی ہین ماشاء اللہ سے۔
منگلانی۔ ابھی کر آدمی کو بیرشدی۔
نازو۔ اور تم ہنستی ہوئی پیدا ہوئی تھین قمرن۔
قمرن۔ ہمکو اتنا یاد ہے کہ پیدا ہوتے ہی ہمنے دودھ پیا تھا۔
منگلانی۔ مین صدقے ہو جاؤن دو باتین فرمائین۔ دونون
سچی۔ روتے ہوے اور چہان چہان کرتے ہوے تو
سبھی پیدا ہوتے ہین وزیر بادشاہ ہو چاہے گدا۔
اور بچہ پیدا ہوتے ہی دودھ بھی پینے لگتا ہے۔
مہری۔ تو اپنا پیدا ہونا کبھی یاد ہے اور بڑی حضور کا بھی
(ہنستی ہوئی) بڑی یادداشت ہے۔
نازو۔ آج بھر کا کھانا تو یاد نہین ہوگا۔ پیدا ہونے کا
دن یاد ہے۔
قمرن۔ اُف کبھی ہم سے تو سردی مین یون نہین رہا جاتا
پانی اب ٹھنڈا ہوتا چلا ہے۔ اب جلدی جلدی نہا لو باجی
بس گرم دوشالے اوڑھ کے بیٹھین۔
راوی۔ سچ ہے اللہ میان اپنے گدھے کو بھی خشکہ
کھلاتے ہین اب وہی قمرن اور نازو جو اچھی رضائی کو
بھی ترستی تھین دوشالے پھڑکاتی ہین۔ گرم گرم

دوشالے اوڑھکے بیٹھین - اللہ اللہ - سچ ہی خدا دیتا ہی تو دونون ہاتھون سے دیتا ہی اور چھپت پھاڑکے دیتا ہی اِن دونون بہنون کا نصیبا خوب جاگا - لکھ پتی عورتونکو وہ عیش وآرام نہوگا جو اُنکو حاصل ہی -

مغلانی - تو آج کھچوری چوٹی لہرائیگی -

ق - دیکھنا کس جوبن پر ہوتی ہی -

نازو - کونسا جوڑا پہنوگی بہن -

قمرن - ہم تو اوڑھین زرد دوشالہ کالہ ادرا اور تم سبز چار حاشیہ اوڑھو -

راوی - کسی نے خوب کہا ہی -

دیا سلائی جو بیچے تھے پاکہ سر کنڈا
بنے ہین صاحب لشکر بنا کے اک جھنڈا

نازو - نواب کی بدولت نینی تال بھی دیکھ لیا اور یہ سردی بھی دیکھ لی - کلیجے کی ٹھٹھرانے والی -

قمرن - نواب کی بدولت تم نے دیکھا ہوگا ہمنے تو اپنے جوبن اور اٹھتی جوانی کی بدولت دیکھا -

نازو - ہان ہی تو یہی مگر یہ نہ بک دیا کرو - ہمین یہ بدتمیزی کی باتین بڑی بُری معلوم ہوتی ہین - اور تم کو اِن باتون سے عشق ہی - کیا کیا جائے ابھی وہ سُن لین تو -

قمرن - اونہہ ! اونہہ ! سُن لین تو کیا کرین را انگوٹھا دکھا کر) ہین اُنکے باپ کے مُنہ پر کہون وہ بچارے کیا شی ہین - ڈنکے کی چوٹ کہون -

نازو اور قمرن نے ایک گھنٹے مین حمام سے فراغت پائی اور مغلانی کی مشاطگی مین ایسی نکھرین کہ واہ دونون پر وہ نور عالم افروز کہ آفتاب کی نظر بھی خیرہ ہو جائے اور وہ جمال مبین کہ چاند اُسکے سامنے شرمائے - خصوصاً قمرن کی کھچوری چوٹی تو واقعی وہ کالی ناگن تھی جسکے کاٹے کا منتر نہین - جسکا کاٹا منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے - پانی بھی نہ مانگے - ایک تو بال قدرتی بھونرا سے سیاہ تھے دوسرے حنا کے تیل کی چمک سے اور بھی سیاہی جھلکنے لگی تھی - اور اُنپر چمپکا ایسا نظر آتا تھا جیسے کسوٹی پر کوئی سونا کسے - یا شب دیجور مین بجلی چمکے -

جب بیش بہا لباس زیب بدن نازک کرکے زیور وجواہرات سے آراستہ ہوکر کشمیر کے قیمتی دوشالے اوڑھے ہوے یہ دونون مہ پارہ عالم آرا حور لقا ماہ سیما بہنین ایک انداز دلربا کے ساتھ قدم دھرتی اور غرور حسن سے اتراتی ہوئی اس کمرے مین آئین جہان نواب صاحب مع رفقا و احباب مشکبو حقے پی رہے تھے تو جس نے دیکھا عش عش کرنے لگا -

آغا - آج تو کُنادہ ہی - نکھار کیا ہی یا ستم ڈھایا ہی -

چمن - حضور چشم بددور کیا جوبن ہی کہ دیکھا نہ سُنا -

مسخرہ - چاند سورج کی جوڑی اصل مین یہی ہی -

مغلانی - بیگم صاحب ذری کالا دانہ ــــــــ

مسخرہ - بات کاٹ کر) کالے دانے کی کیا ضرورت ہی مہراج بلی کو نہ دونون پر سے صدقے کر دو -

نازو - اِی واہ کیا کالا کلجنگا مقرر کیا ہی -

نواب - دل لگی تو ہو چکی حقیقت حال یون ہی کہ اسوقت یہ دونون اِس قابل ہین کہ پریون کو اُنپر سے نچھاور کر دے -

مہراج - نازو جان تمھارے سینے کا اُبھار مارے ڈالتا ہی -

مسخرہ - بھوکے کی نظر ہمیشہ دودھ ہی پہ پڑتی ہی -

راوی - اِسپر بڑا فرمایشی قہقہہ پڑا - اور سب کے سب

لوٹنے لگے - بڑی دیر تک ہنسا کیے -

نازو - کیا بکتا ہے واہیات - یہ مسخرہ موا روز انکو چھیڑتا ہے شامتیں آئی ہیں کیا ٹپکا گیا ؟

مسخرہ - چاہیے توپ دم کر دو یہ زبان تو نہ رکیگی -

مہراج - واہی ہے فحش کی سند نہیں ہے بھائی صاحب -

چھٹن - بی قمرن جان صاحب جو یہی نکھار ہین تو ہم لوگونکی خیر صلاح نظر نہین آتی -

اختر - حضور قسم ہے جناب والا کی روح کی ہمنے تو آج تک یہ شکل و شمائل اور یہ حسن صبیح اور ادا اور آن اور حسن اور انداز و ناز کی اتنی باتین ایک معشوق مین کبھی نہین دیکھی تھین

چھٹن - انکو سامنے بٹھائے اور مثنوی تصنیف کرے -

نواب - کبھی ہمارے دل کی کہی واللہ -

مہراج - ہم کہنے ہی کو تھے -

مسخرہ - خواجہ کمند ہوا کے دیوان کا جواب فرمایئے منشی مہراج بلی صاحب - ایسا موقع پھر نہ پایئے گا -

مہراج - واقعی یہ ہے کہ اس سے بڑھکر حسن بس خدا کا نام ہے

نواب - اسمین بی مغلانی کی بھی کاریگری ہے -

مغلانی - (بہت جھک کر سلام کر کے) سرکار مشاطہ کی کاریگری تو جب ہو جب کوئی بات اللہ میان نے جان بوجھ کے چھوڑ دی ہو کہ بندے مین کوئی نہ کوئی نقص ہوگا تو وہ اترا چلیگا اور جو اللہ ہی نے کسی کے حسن مین کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھا ہو تو کوئی بھلا اسمین اپنی کاریگری کو کیا دخل دیگا - توبہ کر بندے اور پھر مشاطہ کا حال مشاطہ جانین مین بیچاری تو موٹا جھوٹا سوئی کا کام کرنے والی ہون -

نواب - قمرن تم نے اس وقت مار ڈالا -

مغلانی - حضور نہ ایسا فرمائین انکی ادا جان بخش ہے - سچ کہیے گا چوتھی کی دلہن بھی شرما جائے یا نہین -

نواب - چاند مین داغ ہے انمین نہین ہے -

مغلانی - حضور تو خود منصف ہین -

اختر - جو کچھ انکی شان مین کہیے سب صحیح ہے -

قمرن - اے یہ باجی نے آج بن ناحق کو اتنا زیور لاد دیا گرمی لگتی ہے -

مسخرہ - یہ گرمی زیور کی نہین ہے - یہ جوانی کی گرمی ہے حضور یہ شباب کی گرمی ہے - یہ گرمی حسن گلو سوز ہے - زیور سے کہین گرمی لگا کرتی ہے -

اختر - اور مین جب سے چوٹی اور مانگ کی طرف دیکھ رہا ہون شان خدا نظر آتی ہے - واقعی آج تو انھون نے حوران جنت اور چودھوین کے چاند کو بھی اپنے حسن سے بے وقعت کر دیا جو آج کہین ہوا پر سوار ہو کر بے نقاب باہر نکلین تو سیکڑون بسمل نظر آئین -

کر دیے اس رخ نے حیران سیکڑون
اور سنبل نے پریشان سیکڑون

جملو - حضور پرستان کا دھوکا ہوتا ہے واللہ -

چون تلخ سخن برائی تنگ شکرت خوانم	
	چون کار جان آری جہان دگرت خوانم
زہر غم خویشم دہ تا جان خوشت گویم	
	خاک در خویشم کن تا تاج سرت خوانم
اشک دل من ہر دم رخسست و کبود از تو	
	خوش رنگی زین بس تو عیسی ہنرت خوانم

اختر - اس فن کے تو تم بادشاہ ہو -

جملو - (بندگی کرکے) سرکار کی قدردانی ہو کہ ہم ایسون کا بھی
پیٹ پلتا ہو ورنہ ہمکو کون پوچھتا -
چمن - بس کہدیا ناکہ عالمون کی قدردانی دوہی جگہ ہوتی ہو
یا رام پور مین یا ہماری سرکار مین -
اختر - کیا شک ہو بھائی جان کیا شک ہو -
چمن - بس یہی دو قدردان ہین باقی خیر صلاح -
چھٹن - خاقانی کا عمدہ کلام سناؤ -
جملو - بہت خوب خداوند ے

ترک سن ہن گوی توسن خوی سوسن موی من
گرنگہ کردی بسوے من نبردی سوے من

نازو - اب کے بجے سے ناچ شروع ہوگا -
نواب - وہی معمولی وقت - کوئی ۹ بجے سے -
نازو - انکی چمپا تو ضرور ہی آئیگی -
قمرن - چمپا تو کاٹا جاتا ہو باجی -
نازو - وہ چمپا ہین اور مہراج بلی موگرا ہین -
قمرن - نہین یہ موگرا نہین یہ ——
اختر - یہ چھوئی موئی کے پیڑ ہین -
مسخرہ - اجی یہ نہ موگرا ہین نہ چھوئی موئی کے پیڑ یہ تیرے
گیندا ہین -
راوی - گیندا میان مسخرے کے کتے کا نام تھا - اور
چونکہ میان گیندا کبھی کبھی جدا گلنیر و کے ساتھ بھی رہتے تھے
اور سب لوگ اس سے واقف تھے اور گیندا اور شیرو وغیرہ
کتون کے نام ہوتے بھی ہین اس فقرے پر بڑا قہقہہ پڑا
مگر مہراج بلی اس مرتبہ جھلائے نہین -
مہراج - آپ میری چمبیلی ہین -
نازو - خوب کہی - تُرنہ برا کرو جو کوئی تم کو کہے تم اسکو کہو -
ہنسی مین لڑنا کیسا -
مہراج - کیون چمبیلی کی کتنی ہوئی -
نازو - یہ تم نے کیا کہا (میری چمبیلی) - ارے کیا تیری
نانی کا نام چمبیلی ہو -
مسخرہ - ہماری طرف سے اچھا جواب دیا بی نازو -
مہراج - آپ تو جناب انھین لوگون کی طرف ہو جاتی ہین -
نواب - یار خدا کے لیے جناب تو نہ کہا کرو - ہزار بار سمجھا دیا
مگر ایک نہین مانتا دشمن عقل -
مہراج - بھئی یہ تو لفظ تعظیمی ہو -
نواب - ابے تو یہ کوئی تیری دادی جان ہین نامعقول!
مہراج - اچھا صاحب اب کہین تو گنہگار - ع -

وز گفتہ ناصواب توبہ

جب شام کا وقت قریب آتا گیا اور نواب صاحب کا اشتیاق چمپا بائی کے دیکھنے کا بڑھتا گیا تو اتفاق سے بادل گھر آیا - نواب اور اختر اور چھٹن صاحب کو تو سخت افسوس ہوا کہ ناچ کا مزہ کرکرا ہو گیا اور اب ان معشوقون کی نظارہ بازی کا بھی موقع نہ ملیگا مگر نازو خوش ہوئی کہ چلو آج کا دن تو ٹل گیا قمرن کو البتہ اس بات کا افسوس تھا کہ اس وزیر بائی روڈ نے انکو معمولی وضع مین دیکھا تھا آج اگر دیکھتین تو شرما جاتین عرق عرق ہو جاتین اور دل مین سوچتین کہ ہان کسی سے مقابلہ ہوا تھا - الغرض اسی امر مین نازو اور قمرن کے خیالات مین اختلاف تھا تھوڑی دیر مین منھ جھما جھم برسنے لگا اور اسی منھ مین بگی دوڑا آیا کہ سرکار پانی موسلا دھار برس رہا ہو سو تستے اسٹنے اونچے پہاڑ پر کھسکنے اور بیٹھ ان

ہوتے پاترون کا آنا مشکل ہی اور خود اگر پریشانی اور خرابی برداشت کرکے آئین بھی تو پشواز اور کپڑے خراب ہوجائینگے دوشالہ رضائی چادر کل اسباب بھیگ جائیگا - اگر حکم ہو تو ڈانڈی پر سوار کرالاؤن - نواب صاحب تو راضی ہوتے مگر نازو نے کہا اب اسوقت اس مینہ مین لت پت بھیگتے ٹھٹھرتے آنا واہیات ہی ایسا ہی ہی توکل پر رکھو - ایک دن مین کیا ہوا جاتا ہی - نواب چھٹن صاحب اور نازو کی راے سے ناچ ملتوی ہوگیا مگر قمرن اس التوا سے خوش نہوئین کیونکہ انکی دلی خواہش تھی کہ پاترین انکا حسن دیکھین اور مقابلے مین یہ آنسے بڑھ جائین - مینہ کم بخت نے انکی آرزو پوری نہونے دی - انھون نے کئی بار نازو اور چھٹن صاحب کی بات کاٹی بھی کہ ابھی سے کیون موقوف کیے دیتے ہو شاید کھل جائے - ناچ تو کوئی ۹ بجے سے شروع ہوگا - ابھی تو ہوئے چھ بھی نہین بجے ہین مگر انکی کچھ شنوائی نہ ہوئی - نازو نے آسمان کی طرف دیکھکر کہا آثار تو رات بھر کھلنے کی نہین ہین - تمام شب جھڑی لگی رہیگی - اُن بیچاریون کو اس مینہ مین کاہے کو تکلیف دو گے -

گو مہراج بلی کی بھی دلی خواہش تھی کہ چمپا ضرور آئے مگر زیادہ بیقراری نہین دکھا سکتے تھے کہ مبادا نازو سمجھ جائے اور بگڑ کھڑی ہو تو آج پھر لینے کے دینے پڑین اور انکا یہ بھی منشا نہ تھا کہ آج نازو کو خفا کردین کیونکہ وہ اسقدر نکھرکے بناؤ چناؤ سے تھی کہ انکی جان جاتی تھی -

نواب صاحب تو چمپا کے حسن و جمال کا حال سُن ہی کر فریفتہ اور شیفتہ ہوگئے تھے بار بار آسمان کے رخ دیکھتے تھے اور جھلا جھلا کے رہ جاتے تھے -

کیا برستا ہی یون برس کم بخت
کوہ سے لیکے ڈوب جائین درخت

گھڑی گھڑی پوچھتے تھے کیون جی کچھ کچھ تو کم ہوتا جاتا ہی اب تو اسقدر ترشح نہین ہی عجب نہین کہ گھنٹے آدھ گھنٹے مین کھل جائے - نازو انکی بات کا اُلٹا جواب دیتی تھی کھل چکا - اب آج تو یون ہی موسلا دھار برسا کریگا - اور ہمارے شہر کی طرح یہ نہین ہوتا ہی کہ رات بھر گھرا ہوا ہی اور ٹپکا ٹپکی ہو رہی ہی - پھس - پھس - پھس - پھس - یہان تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ جیسے آسمان مین چھید ہوگیا ہی اور پھٹا پڑتا ہی - یہ بھلا کہین کھلنے والا ہی -

نواب صاحب نے کہا اتنے دن سے پہاڑ پر ہین پاترونکو تو خیر دیکھا ہی اور دیکھتے ہین مگر افسوس ہی کہ ہمارے ہان اور گانا نہو - ناچ نہو - کل چاہے جو کچھ ہو ضرور ناچ ہوگا مگر ہم دیکھتے ہین کہ یہان مجرے کا بہت چرچا ہی اور ہمارے شہر مین مجرے اور ناچ دونون کی ایک شرح ہی - مگر اور اور شہرون مین بھی مجرے کی شرح اور ہی اور گانے کی شرح اور - نازو نے کہ اسوقت انکی بیقراری دیکھکر ساتھ ساتھ رہی جواب دیا کہ جب یہان کی پاترین سوا ہندوون کے مسلمان اور صاحب لوگون کے ہان جاتی ہی نہین تو پھر تم کو ایسی اُنکی کونسی غرض ہی - نواب صاحب نے کہا وجہ اسکی یہ ہی کہ اس پہاڑ پر مسلمانون کی بستی نہین ہی - کوئی چالیس بیالیس برس سے مسلمان یہان آنے لگے ہین - اسی سبب سے میل جول کم ہی - ہمارے شہر مین ہندو مسلمان کا چولی دامن کا ساتھ ہی - اس مین بُرا ماننے کی کیا بات ہی - اتنے مین نواب چھٹن صاحب نے کمرے سے بلانڈی کی

بوتل لائے اور نواب کی اطلاع کے بغیر وہ اور منشی مہراج بلی
اور بی قمرن جان اور اختر شغل مے کرنے لگے نازو نے جو
پیچھے پھر کے دیکھا تو کہا ایں ! ادھر تو اور ہی شغل ہو رہا ہے
نواب صاحب بھی نازو کو لیکے ہو بیٹھے - یار اسوقت پینا
حرام نہیں ہے - فرشتوں کی راہ ابر نے بند کر دی جا ہے جو
گناہ کیجیے - جین لکھتا ہے - آج مہراج بلی کو رخصت کر دو بھئی
مہراج بلی نے ہاتھ جوڑ کر کہا ہمکو تو خیر تم اپنے لونڈے کیا
رخصت کرینگے مگر ایک التماس البتہ ہے کہ بی نازو کو ذرا سمجھا بوجھا
کے دیجیے گا - ورنہ ہماری مرن ہوگی - یہ ذرا ہی سی ہیں
بہت بہکنے لگتی ہیں - اسکا خیال رکھیے گا اور ہماری نازو
حالا تو خود فہمیدہ ہیں -

نازو کو یہ گفتگو ناگوار معلوم ہوئی - معشوقوں کا مزاج
اور انکا تلون مشہور ہے - تنک کر اٹھ کھڑی ہوئیں - ہم کو
بڑا بُرا لگتا ہے جو کوئی ہنسے ہی پر ٹوکتا ہے - ایک دن ذرا تیز
ہو گئی تو اب گھڑی گھڑی اسکا طعنہ دینا کیا معنی - نواب
چھٹن صاحب نے انکو زبردستی بٹھایا اور بڑی خوشامد منت اور
سماجت سے قسمیں دے دے کر تھوڑی سی برانڈی پلائی
اور نواب صاحب نے مہراج بلی کو للکارا تاکہ نازو خوش
ہو جائیں - تم میں یہ بڑا عیب ہے جی - اگر زیادہ تیز ہو جائینگی
تو کیا ہرج ہوگا - مہراج بلی نے کہا تو بھئی ہم کان پکڑتے ہیں
اب کہیں تو گنہگار - نازو نے جھلا کے اپنے ہاتھ سے کان
اینٹھا اور کہا یوں اینٹھتے ہیں - اسپر سب کے سب ہنس دیے
اور نازو بھی مسکرا دیں -

چھٹن - معشوقوں کی بھی کیا باتیں ہیں واللہ -
اختر - معشوقوں کا اور شاہوں کا ایک مزاج ہوتا ہے -
چمن - بادشاہ تک انکی نازبرداری کرتے ہیں -
نواب - اسمیں کیا شک ہے - مگر سچ کہنا اسوقت نازو جان کا
ٹھنکنا اور روٹھنا کیا مزہ دے گیا ہے -
مہراج - میرے دل کی بات کہی واللہ - جی خوش ہو گیا -
نواب - کس شیریں ادائی کے ساتھ ترش رو ہوئی ہیں -
مسخرہ - کیا خوب - شیریں ادائی کے ساتھ ترش رو ہونا
کیوں نہ مزہ دے حضور شربت اناردانہ کا مزہ آگیا -
اختر - بھئی خوب کہی -
مسخرہ - نازو جان کیا کھٹ مٹھے بیر ہیں - بالکل -
اختر - یہ اس سے بھی بڑھ گئی -
مہراج - ہمکو تو کسی کنجڑن کا لونڈا معلوم ہوتا ہے -
راوی - اس لطیفے پر سب کھلکھلا کے ہنس پڑے اور
نازو نے سب سے بڑھکر قہقہہ لگایا -
نواب - بھئی جدا گانہ و اسوقت ہمارے منشی مہراج بلی
کی طبیعت بھی جولانی پر ہے -
اختر - جہاں ذرا سی انھوں نے پی اور بہرہ کھل گیا -
مہراج - (نازو جان ذرا کان میں ایک بات تو سنو) ضروری
بات ہے جانی سن لو -
نازو - (کان جھکا کر) کیا بات ہے ؟ -
مہراج - (بوسہ لیکر) ہ

یارو کرو معاف خطا میں نشے میں ہوں
شیشے میں مے ہے کہ میں نشہ میں نشے میں ہوں

نازو - اے دُر موئے - میں بھی کہوں کونسی بات ہے -
مہراج - کس قدر صاف گال ہیں کہ واہ -
اختر - دُر موئے کی کتنی ہوئی - ہ

لیا جو بوسہ تو ہنسکر یہ اُس صنم نے کہا
خدا سے شرم نہ ای بندۂ خدا آئی

مہراج - بھئی اسوقت نازو کے ہونٹھ ایسے شیرین ہین کہ واللہ مجھے چھچھی کے ——

راوی - (چھچھی کے) کہکر زبان روک لی - دودھ کا لفظ اُنکے مُنھ سے نہین نکلنے پایا تھا کہ سب بے اختیار لوٹنے لگے - مارے ہنسی کے بُرا حال تھا -

منشی مہراج بلی اس مرتبہ بہت جھینپے اور بات ہی ایسی بچہ کہی تھی - کوئی شخص کوٹھی بھر مین ایسا نہ تھا جسکا مارے ہنسی کے بُرا حال نہو - اور جب ہنستے ہنستے اُنکی صورت پر نظر ڈالتے تھے تو اور بھی زیادہ ہنسی آتی تھی - انکی اسوقت کی بیکسی دیکھنے کے قابل تھی بالکل سکتے کا عالم - خاموش مسخرے نے کہا - ؎

شکل تصویر ہو خاموش تماشا کیا ہی
بیٹھے بیٹھے کھنچے جاتے ہو یہ نقشا کیا ہی

نازو کبھی بارہا ہنستی ہوئی اُنکے قریب گئی مگر انھون نے ذرا گردن تک نہ اٹھائی جام ہاتھ مین - شراب جام مین - کان لوگون کے قہقہے پر - نظر فرش کی جانب - یہ قطع اور بھی زیادہ باعث خندہ زنی ہوتی تھی -

مسخرہ - سیر اور کرک اور شربت انار ترش و انار شیرین سب سے یہ فقرہ بڑھ گیا - واقعی شیرینی کی تعریف اب اس سے زیادہ اور کیا ہوگی مگر ہم تو اس یادداشت کی تعریف کرتے ہین - کب کا ذائقہ یاد آیا -

اختر - بھئی اب نہ چھیڑو -

نواب - مہراج بلی ذرا ہنس دو جی میان بھتیجے ہین ایسے

ایسے لفظ زبان سے نکلتے ہی ہین اور پھر اِس وقت -

مہراج - نہین - وہ - اب - اتفاق سے کتنا کچھ تھا اور کہا کچھ -

محسن - اور یہ بے شرمی کچھ ہوئی ہی نہین کہ سب کے سامنے بوسہ ان کا صیغہ گردانتے لگے -

اختر - آپ تو نازو کی حفاظت کرتے تھے خود ہی پی کے اپنے آپے مین نہین رہے - اور دل لگی یہ کہ وہ بیچاری شرما گئی اور اس بیحیا کو نہ شرم آئی - ؎

شراب اُنکو پلا کر ہوئی پشیمانی
وہ بیحجاب ہوے تو مجھے حیا آئی

مہراج - تو کیا بے لحاظی ہم نے کیا کی جناب -

اختر - اب چوما چاٹی سب کے سامنے کرنے لگے - اس سے بڑھکر اور کیا بد لحاظی ہوگی -

مہراج - بھائی صاحب پینے کا لطف تو یہی ہی اور بد لحاظی کو کہو تو کیا یہان کوئی میرا بزرگ بیٹھا ہی - مگر تم سمجھتے ہو کہ ہمین شاعر ہین اور ہم اپنے سامنے تمہاری دمڑی بھر بھی اصل و حقیقت نہین سمجھتے آپ نے جو شعر پڑھے اسی ردیف او بحر و قافیہ کا شعر ہمارے حسب حال سُن لیجیے ذرا حضور بھی سنیں نواب چھٹن صاحب - ؎

ہوا رنگ مین ہین دلدادے جامے سے باہر
پری کا بھیس ہی بدلے ہوے بلا آئی

یہ شعر پڑھکر منشی مہراج بلی صاحب اکڑ گئے - اور شعر تھا بھی کسیقدر حسب حال اور ایک ہی غزل کا - اختر نے کہ مرد فہمیدہ وخوش مذاق تھا خود تعریف کی اور دوستنے داد دی تو مہراج بلی اور بھی اکڑنے اور اترانے لگے -

مصنف — حضور غلام نے شعر کے انجھڑ پنجھڑ ڈھیلے کر دیے اصلاح
تو جب تمام کا حصہ ہے بندہ شعر کے ارننگے برننگے بال دیتا
ہے سنیے گا —

سر دہیان ہیں یہ نازو کے ابرو خمدار
جو شعر چڑھیگا تو معراج کی قضا آئی

معراج — ہیں یہ شعر ہیں بس — سر کٹو کے معراج —

اختر — حضور کیا خوب فرمایا ہے —

لباس کعبہ کا حاصل کیا شرف اسنے
جو کوسے یار میں کالی کوئی گھٹا آئی

جب رات بھیگی تو سب اپنے اپنے بستر پر گئے نواب صاحب
اور قمرن میں بعد مدت یوں کھل کھل کے باتیں ہونے لگیں —

سالی کی چاہ اور بہوتیا داہ

قمرن — اگر کسی نامحرم پر ہم نظر ڈالیں تو آنکھیں ہی
پھوٹیں —

نواب — اور ہم اگر کسی اور عورت کو چاہیں تو خدا سمجھے —

قمرن — تم میں کون بات نہیں ہے نواب جو ہم کسی اور کے
پاس بھاگے جائیں — دولت اور دولت تمہارے
پاس — پھر کنجوس کبھی چھو نہیں — فیاض آدمی ہو — جسکو
دینے پر آئے نہال کر دیا — اور ماشاء اللہ سے جوان
جوان ہو — خوب صورت دیدار و جوان ہو — دل ان ہزار
میں ایک — ہاتھ پاؤں سانچے کے ڈھلے ہوئے جو کچھ
تعریف کرتا ہے — بس ظاہر بھی ہو — خوش پوش بھی ہو
سواری شکاری کا شوق — کوٹھی باغ مکان بنگلہ آراستہ
شیشہ آلات فرش فروش سے لیس — جاگیر بھی اچھی ہے —
پھر مجھے کیا سنکے نے کاٹا ہے کہ تمکو نہ چاہوں —

نواب — جان من جتنی باتیں معشوق میں ہونی چاہییں وہ
سب خدا نے تمہیں عطا کی ہیں — جوانی پھٹی پڑتی ہے —

کیون رک نہ سکی امنگ دل کی
پستان بنکر شباب نکلا

اس اٹھتی جوانی کا کیا کہنا — اور حسن تو خدا نے دیا عطا کیا ہے
کہ ہماری نظر سے ایسی پری گذری ہی نہیں — گال پھولوں کی
پنکھڑیاں ہیں — بلکہ برگ گل سے بھی نازک تر آنکھیں وہ
کہ ماہ صفوں کی صفوں کو گھائل کر دیں — قتل عام بول دیں ہے

کاٹ جسطرح سے روشن

قمرن — چلو اب بات بناؤ نہیں —

نواب — جو ذرا بھی بناوٹ کرتا ہوں تو چاہے جو قسم لو —

ق — تمکو محبت کے سبب سے ہم اچھے معلوم ہوتے ہیں —

ن — جی بجا —

ق — ایک سے ایک اچھی عورت دنیا میں پڑی ہے —

ن — ہاں یوں ہونے کو ایک سے ایک اچھی ہوتی ہے — مگر
تم بھی لاکھ دو لاکھ میں ایک ہو —

راوی — قمرن کو یہ بھی ناگوار گذرا کہ نواب نے یہ کیوں کہا کہ
ایک سے ایک اچھی ہوتی ہے — یہ کیوں نہ کہا کہ تم سے اچھا
پھر خدا کا نام ہے —

ن — اور اس حسن پر طرہ یہ کہ غرور نہیں اور بیوفائی کا نام نہیں
حسن اور وفا مشکل ہے —

ق — اور تو جب حسن ہوتا — حسن یہاں کہاں —

ن — لیلی را بچشم مجنون باید دید —

ق — نواب ایک بات کہیں جو مانو —

ن — دل و جان سے پیاری نہ ماننا کیسا — جو حکم دو

بجا لاؤن -

ق - (گلے مین ہاتھ ڈالکر) میرے نواب ہمکو میمون کا سایہ بنوا دو مین صدقے دو جوڑے بنوا دو - مگر جس رنگ اور قطع کے ہم کہین -

ن - پانچ سو بلکہ ہزار روپیے تک کا جوڑا ہوگا - پھر کون بات ہو جو ہمین منظور رہو -

ق - گوٹا پٹھا بانات کرن بانگڑی بچکا توٹا نکا نہین جاتا کامدانی کی بیل اور بوٹیان تو ہوتی نہین - ہان ریشمی کپڑا البتہ قیمتی ہوتا ہو اور سلائی -

ن - لاحول ولا قوۃ ارے جانی کوٹھی کی کوٹھی خرید دون کپڑا بھی کوئی نعمت ہو -

ق - بات کہتی ہون جی -

ن - کل ہی لو - دو نہین دس جوڑے -

ق - ایک تو سایہ ہوتا ہو اور کیا جانے مواکیا کیا پہنتی ہین - کسی انگریزی درزی سے کہنا -

ن - اجی صبح ہی کو یہان حاضر ہو -

ق - بھلا دو دن مین تیار کر دیگا -

ن - ایک جوڑا تو کل شام کو پہن لو -

ق - کل شام کو - سویرے کب کپڑا لاؤگے کب ہو نتیگا کب قطع کریگا کب ناپیگا کب بنائیگا - تم تو اندھیر کرتے ہو -

ن - چار بجے پہن لوگی - اچھا دیکھ ہی لینا -

ق - جنٹلمن صاحب وغیرہ دیکھینگے تو بڑی دل لگی ہوگی -

ن - باجی جان کے لیے بھی بنوا لو -

ق - تم بنوا دو - دام بہر اچ بلیا سے وصول کر لینگے -

ن - تو پھر چپکے سے بنوا دو -

ق - اور نہین کیا ڈھنڈھورا پٹوا کے -

ن - سچ کہنا ہم لوگون کی کیسی خوش قسمتی تھی کہ یہان آنا نصیب ہوا - بھلا یہ بات لکھنؤ مین کہان -

ق - اے تو یہ خواب و خیال ہین نہین -

ن - تمھارے سبب سے ہماری زندگی سدھر گئی -

ق - ایسی باتین نہ بکنا یا کرو - غیرون کی سی -

ن - بھلا کیون جانی وہ وقت بھی یاد ہو جب ہمنے نواب رونق جنگ کے ہان تمکو پہلے پہل دیکھا تھا اور بہانہ کرکے پانی مانگا تھا -

ق - (ہنسکر) اور مین دیکھتے ہی تاڑ گئی -

ن - میرا جی چاہتا تھا کہ وہین پر گلے لگا لون اور چوم لون

ق - (ہنسکر) پھر منع کس نے کیا تھا -

ن - جسوقت سے دیکھا پھڑک گیا تھا کہ کیا پریزاد چھوکری ہو جی بے قابو تھا - طبیعت لوٹ ہوئی جاتی تھی کہ واہ کیا مال ہو - تمھارے بغیر زندگی بیکار سی معلوم ہوتی تھی -

ق - آغا اور تم دونون بیچھے ہو لیے تھے -

ن - اور لطف یہ کہ رونق جنگ کی بھی تیر نظر تھی -

ق - مگر کبھی ہم سے کوئی بیجا بات نہین کہی - کوئی بات کوئی اشارہ کیا مجال - دل مین چاہے جو کچھ ہو -

ن - کس ادا سے تمنے باتین کی تھین کہ اور بھی تیر مارا بلکہ زخم دل پر نمک چھڑکا -

ق - بیچھے پھر کے دیکھتی ہون تو رئیس زادے سفید پوش امیر آدمی اور سر بازار ساتھ ساتھ - سمجھ گئی کہ عاشق مزاج آدمی ہین اور دل کے چالاک -

ن - مگر مین نے بھی کیسا شبہ اڑایا -

ق - تم امی جان ہی کے پاس پہونچ گئے -
ن - خدا جانے وہ کدرا کہان ہی -
ق - ہوگا موا کہین - کس کا نام لیتے ہو -
ن - تم بھلا اُس گنوار مردود کے قابل تھین لاحول ولا -
ق - نازو کو کچھ مہراج بلی سے ملنا ملاتا نہین - ٹرا کنجوس
آدمی ہی - ذرا اسکے مزاج مین تمیت نہین -
ن - کل ہم چھیڑینگے -
ق - کچھ تو نکلے - کل کٹوا دو -
ن - کل ہی لو - یہ کون ٹری بات ہی - یہ تو بائین ہاتھ کا
کھیل ہی - ذرا چھیڑ دیا اور راہ پر آگیا -
ق - واہ ایسا کچا نہین ہی - ٹرا گھاگ ہی موا -
ن - نازو تو ہمارے قابل ہین -
ق - کیا بکتا ہی چپ - شرم نہین آتی -
ن - اب ایک کرو - مہراج بلی کو تو دھتا بتاو اور تم دونون
ہماری ہوکے رہو -
ق - اب تم چوکے نواب -
ن - مار ڈالو - پیٹ لو - مگر نازو کو اب ہم سالی اور بیوی
دونون بنائینگے - مہراج بلی کو دھتا ہی -
ق - (مسکراکر) - دیکھو نواب اب تم نے پیٹ مین سے
پاؤن نکالے ہین - واہی تباہی اول جلول بک رہے ہو
ن - تمھارا کیا ہرج ہی - دونون بہنین چین کرینگی -
ق - جب سے بے شرم ہوجی - الگ ہٹو -
ن - سنو صنو تمھین قسم ہی جانی -
ق - ہم ایسون کی نہین سنتے - بس چلو -
ن - دل لگی کرتے ہین - تم تو دل لگی دل لگی مین رو دیتی ہو

کیا نازو جان اگر ہماری ہوکے رہینگی تو تمھارا کیا ہرج ہی -
ق - اب مین سناؤنگی ہان -
ن - اور چھیڑنے کیلیے ہین -
ق - باجی جان - اری باجی - اری باجی -
ن - چپ چپ خدا کا واسطہ کہین اُسسے نہ کہنا -
ق - کیون - جب جورو بناؤگے تو ڈر اور شرم کاہیکی ہی ہم
پیغام کہدین کہ تمھارے بہنوئی کی تم پر کبھی اب طبیعت آئی
ہی ریجھے ہوے ہین -
ن - مرا مان جائینگی -
ق - واہ چاہے جو ہو - ہم تو کہینگے - ہوشیار تو ہوجائین -
ن - دیکھو کہین ایسا غضب بھی نہ ڈھانا بگڑ جائینگی -
ق - مین کہونگی باجی جان مبارک - اب تک ہم تم بہنین
بہنین تھے اب سوتین سوتین ہوکے رہینگے - وہ پوچھینگی
کیون کیون یہ بکتی کیا ہی - سوتین سوتین کیسی - مین
کہونگی نواب کا تم پر بے طور دانت ہی - بہت ریجھے
ہوے ہین - بس وہ ہوشیار ہوجائینگی - بہنون بہنون
مین لڑائی تو نہو -
ن - پھر اچھا تم ایمان سے کہو کہ اگر تم دونون کی دونون
ہماری ہوکے رہو تو اسمین کیا ہرج ہی -
ق - اول تو ہم بہنین بہنین بھلا سوت ہوکر کیونکر
رہ سکتے ہین - سوتیا ڈاہ بری ہوتی ہی - عورت گور کا منھ
دیکھے مگر سوت کا منھ نہ دیکھے - سوت کی ڈاہ ٹری بری ہوتی
ہی - آگ مین جل مرنا گوارا مگر سوتیا ڈاہ کی آنچ نہین گوارا -
ن - ہم تم دونون کو برابر زیور بنوا دینگے تم کو انکو دونون کو
برابر روپیہ دینگے پھر لڑائی ہونے کا کیا سبب ہی -

ق۔ وہ تم ہمیں موتیوں اور ہیرے اور جواہرات میں
تو لو چاہیے اور قاروں کا خزانہ بخش دو مگر سوت کا
نام نگوڑا بُرا۔

نواب اپنے دل میں سوچنے لگے کہ جب قمرن کا سوت کے
نام پر یہ حال ہے تو بیگم کے دل پر کیا گذرتی ہوگی
چوڑی والی ٹکے کی عورت۔ چوڑیوں کا ٹوکرا لیکر بازار
میں نکلنے والی جب وہ سوت کے نام پر اسقدر چونکتی ہے
اور صرف اس خیال سے کہ ہماری سوت بھی کوئی ہوگی
اسکے چہرے کا رنگ فق ہوا جاتا ہے تو بیگم جنکی سوت یہی
قمرن ہمارے ساتھ پہاڑ پر آئی ہے کیسی افسردہ خاطر اور غمگین
ہونگی قمرن کو یہ تک سننا گوارا ہے کہ اسکی خاص بہن
اسکے ساتھ سوت بنکے رہیگی۔ اور بیگم کو تو ہمنے بالفعل
گویا چھوڑ ہی دیا ہے۔ وہ وہاں ہم قمرن کو لیکر یہاں آ گئے
دل پر کیسی چوٹ لگی ہوگی۔ انکو تو یہ خیال تھا اور ادھر
قمرن اپنے دل میں سوچتی تھی کہ ع

پڑ گئی اور یہ کیسی مرے اللہ نئی

میں تو ان موئی پانڈوں ہی سے ڈرتی رہتی تھی کہ کہیں نواب
کی آنکھ نہ پھر جائے یہ گھڑی میں شکار کھیلنے کو تیار ہو گئے۔
اسکا کیا علاج ہے۔ باجی میرا ساتھ چھوڑ نہیں سکتیں میں
اکیلے رہنے کی عادی نہیں۔ اور انکا ہر دم نواب کی
نظر سے گذرنا برا۔ اور یہ بھی جرات نہ تھی کہ نا دے جیا
کرے۔ گو مگو کا معاملہ تھا۔

الغرض ان دونوں عاشق و معشوق کے مختلف خیالات
تھے۔ وہ بیگم کی بیکسی اور افسردہ دلی پر افسوس اور
اپنی حرکت اور بد وضعی پر اپنے نفس کو ملامت کرتے تھے
اور یہ اس سوچ میں تھیں کہ کہیں ناز و ادا پر یہ سوت نہ بنجائیں
کہ بہنوں ہی بہنوں میں جوتا چلے اور بنا بنایا گھر تباہ اور بنا را
کھیل بگڑ جائے اور کیے کرائے پر پانی پھر جائے۔

نواب صاحب نے ایک دفعہ پھر قمرن سے کہا کہ جانی تم
ابھی بہت کم سن ہو اپنے نیک و بد کو نہیں سمجھ سکتیں ہمارا
کہنا مانو اس امر میں بیوقوفی نہ کرو۔ تم دونوں بہنیں چین
کروگی۔ ہماری تو ناز و پر طبیعت آئی ہے۔ اور ہم کو تو کی
ایک ادا دل سے پسند ہے۔ کل جب مہراج بلی سے کہا تھا
کہ ناز و کو زیادہ نہ پلا دینا اور وہ ٹھٹک کر چلی تھیں اسوقت
کی ادا دل میں کھب گئی۔ بے اختیار جی چاہتا تھا کہ ناز و کو
چمٹ کر چوم لوں۔

اتنی گرم جوشی اور عشق دیکھکر قمرن آبدیدہ ہو گئی کہا ہمیں
اب ہم سمجھ گئے نواب کہ ہماری تمہاری نہ نبھیگی۔ تمہارے
کارن بدنام ہوئے گھر چھوڑا۔ میاں کو چھوڑا اور اب
تم ہی ہمسے اس طرح پیش آتے ہو۔ چار دن کی چاندنی
اور پھر اندھیرا پاکھ۔ اگر تم کو بیوفائی ہی کرنا منظور تھا تو
ہم کو کیے سینا ناس کیوں کیا۔ اگر یہی جی پر تھا اور نیت
تھا تو کیوں کو پسند کر لیا ہوتا۔ ہمنے کیا تمہارے ہاتھ
جوڑے تھے کہ تمہیں نہ ہمارا جی کیا تمہارے بدولت ہم
ساری دنیا میں مشہور ہوئے شہر بھر میں بدنام ہوئے مانا کہ
ہم ایک غریب آدمی کی لڑکی ہیں مگر دال روٹی سے تو
خوش تھے۔ صبح سے شام تک محنت کر کے با فراغت تھے
گوشت روٹی تو کھاتے تھے عزت آبرو تو بچا تم تھی۔
اب تو سب کوئی جانتا ہے کہ میاں کو چھوڑ کر قمرن کسی کے
ساتھ بھاگ گئی۔ کسی کے ایسی موئے پان والے لونڈے

للتو اکے ساتھ بدنام کیا - کسی نے کہا کا ہو رکسی گھبرو کے
ساتھ چلدی ہی - کوئی کہتا ہی اجی وہ تو پہلے ہی سے بد تھی
محلے کے چھوکرون کو گھورا کرتی تھی - کوئی کچھ کہتا ہی کوئی
کچھ کہتا ہی - جتنی زبانین اُتنی باتین - اب ہم کس کس سے
رُکتے پھرین اور کس کس کی زبان روک سکتے جائین - اور
اپنے منھ سے کہنا تو اپنے منھ میان مٹھو بننا ہی مگر سارا
شہر جانتا ہی کہ لکھنؤ مین کوئی امیر رئیس ایسا نہین جو ہماری
خواہش نہ رکھتا ہو - وہ جوہری جو چھتے کے پاس رہتے ہین
اُنکا منجھلا لڑکا مجھ پر جان دیتا ہی - جان ہی جاتی ہی
اُسکی - ایک دن مجھے راستے مین ملا تو کئی اشرفیان دکھا کے
کہا یہ تمپر سے صدقے ہین - اور جو کہو جا چکر دون) مین
بگڑ کھڑی ہوئی مین نے کہا ہوش کی دوا کر ڈالا - مجکو
اب چھیڑو گے تو دو سو گالیان دونگی - خبردار جو یہ بات
زبان سے نکالی ہوگی - بس بھاگ کھڑا ہوا اسی طرح وہ
وثیقہ دار جو مرزا باقر بیگ کے رشتہ دارون مین ہین -
بھلا ہی سا نام ہی - گورے گورے ہین - گلچھے رکھاتے
ہوتے - ابھی بہت کم عمر ہین - مہری کو بیچ کے چوڑیون کے
بہانے بلوایا ہم عورت دیکھکر چلے گئے - اے بس ڈیوڑھی
مین پہنچتے ہی دیکھتی ہون کہ چھپے کھڑے ہین مین سمجھ گئی
مگر اسکے مین کھڑے ہین - جب تک مین بھاگون جھپٹ
کے لپٹ گئے - چوڑیون کا ٹوکرا کبھی گر پڑا چوڑیان کبھی ٹوٹین
ڈوپٹا کھسک پڑا اور کچھ مسل بھی گیا - میرا دم اس چھینا
جھپٹی مین ٹوٹ گیا ہاتھ ڈھیلے ہو گئے - تب مین
چیخ اٹھی تو ہاتھ چھوڑنے لگے مہری ایک انسان ہو - مین نے
کہا اپنا تیرا ہو ایک کردونگی مونڈی کاٹے - الگ کھڑا ہو
تو بات دات سب سنونگی - نہین کیچھے کا کوئی سات آٹھ سو
کے سونے کے کڑے کی جوڑی دینے لگا کہ تم اپنی ہنسی خوشی
ایک بوسہ لینے دو - مین تاڑ گئی کہ دانت کھٹے ہو - پہونچا دے
ہاتھ پکڑ لیگا - مین نے کہا بس اپنے کڑے کی جوڑی رہنے
دے - ہم کوئی بسوا بازار کی رہنے والی نہین ہین ہم
بہو بیٹیون سے یہ باتین نہ کرنا - اور اس نگوڑی مہری
مردار کو سیکڑون ہی سنائین کہ دور ہو میرے سامنے سے
شتنگلی - کٹنا پیسے کا روپیہ کمانے والی - تیری اور تیری کمائی
پر (لعنت) ہم کو چھپا نسا دے کے بلا لائی کہ بیگم صاحب
چوڑیان پہنینگی - بیگم صاحب نے بلایا ہی فلانا ہی ڈھکا کا ہو
اور یہان لا کے ایک مو سنڈا سامنے کھڑا کر دیا - مجال
کیا تھی کہ وہ مہری یا خود وہ چھلن تو کر سکتے - مین نے
خوب آڑے ہاتھون لیا - اور جو چوڑیان لے گئی تھی اُن
سب کے بھلے چنگے مین ہاتھ دام کھرے لیے اور یہان کو
دیکھتے ہی بن پڑے - نہین تو مین ڈیوڑھی ہی مین ایسا
منا منھ جھالی کیا دیا کرتے -

اب تک ہم رنڈیانا موس بچا کے ساتھ عزت آبرو کے رہتے
تھے - کوئی آنکھ اٹھا کے ہماری طرف نہین دیکھ سکتا تھا
پان والے لونڈے سے مجھے محبت تو ضرور تھی مگر جیسے
بہن بھائی - اسکی صورت اور نقشہ مجھے بہت پسند ہی
اور ہاتھ پانون بھی اچھے ہین - چھوٹا چھوٹا گول گول
منھ - مگر وہ دور دور کی بات چیت الگ رہی جہان گلوری کھاتی
چھت کی گلوری دیتے ہین احسان تو نہ مانوگی) بس اتنی ہی
بات چیت ہوئی تھی - ہان خوب یاد آیا ایک دفعہ اور ہمکو
ایک کٹنی چھپا نسا دے کے لیگئی اور ہم اسکے جھکے مین آگئے

کوئی سوداگر ہی - دس ہزار روپیہ لکھے دیتا تھا - مین نے کہا
دس لاکھ دیگا تو نہ مانونگی ایک میان کو چھوڑکر دوسرے
میان کو لیکے کیا کرونگی - ابھی وہ سوداگر زندہ ہی دریافت
کرلو - وہ رکاب گنج مین رہتا ہی - اور کوٹھی بھی اُسکی وہین ہی
مگر تمھاری خوش قسمتی تھی کہ تمھاری صورت اور سیاست
دیکھکے ہم پھسل پڑے - قسمت کے دشمن ہوکر مجھ ایسی پری
کو پایا جو آج تک کسوکے ہتھے چڑھی ہی نہ تھی - مگر اب تم
لگے نت نئے کھٹ پنا کرنے - کہین پاترون کو بلاتے ہو اور
اُنپر عاشق ہوتے ہو - کہین مزدوریون پر ریجھتے ہو کہین
نازو کو گھر مین ڈالنے کا قصد کرتے ہو - اب بتاؤ
ہم کیا کرین - شہر مین تو منھ دکھانے کے قابل ہے نہین
اور تمھارا یہ حال ہی -

یہ کہکر قمرن کا دل بھر آیا اور بے اختیار رونے لگی اور
روتے روتے ہچکیان لیتے ہوئے پھر کہنا شروع کیا کہ اچھے
اچھے لکھ پتی اور کروڑ پتی اور جوہری اور مہاجن اور نواب
لوگ اور وثیقے والے ہماری چاہ کرتے تھے اور ہم کو
آنکھ اُٹھاکر بھی انکی طرف دیکھنا قسم تھا اور کٹنیان
برابر لگی رہتی تھین اور تم ہمارے ساتھ ایسی بے اعتنائی
کرتے ہو -

قمرن نشے مین اِسقدر بکی کہ تڑکا ہوگیا -
ایک ہی بات کو بار بار دُہراتی تھی اور رو دیتی جاتی تھی -
نواب صاحب خود بھی نشے مین تھے انکو بھی یہ خیال نہ رہا
کہ بکتے بکتے بھور ہوجائیگا - جب میان اختر اور مسیح الدولہ
بہادر نماز صبح کے لیے اُٹھے اور فارغ ہوکر اختر نے مناجات
باواز بلند پڑھنا شروع کی اور میان جملو بھی لہرا لہرا کر
بستر ہی سے بھیرون اُڑانے لگے تب اُنکو ہوش آیا کہ تڑکا
ہوگیا جملو نے بہت دل لگاکر ایک غزل گائی جس کے چار
شعر ہی قمرن نے بہت پسند کیے - گو مطلب نہ سمجھی ہون
مگر گانے کا طرز بہت ہی اچھا معلوم ہوا -

بشگفد گل از بہار روے تو	در چمن بو ہست از خوشبوے تو
بادہ نوشان چمن را در بہار	مست دارد نرگس جادوے تو
بر فلک قوس قزح از رشک ہم	سرنگون پیش این ابروے تو
از حرم صد درجہ باشد محترم	سجدہ گاہ قدسیان شد کوے تو

قمرن - کیا اچھی غزل ہی اور اسوقت کیسی بھلی آواز معلوم
ہوتی ہی - کیا سہانا سمان ہی -
نواب - اب بھوت حضور کے سر سے اُترا خیر شکر ہی -
قمرن - تو تم ایسی بات کیون کہو جو تیر کی طرح کلیجے کو
چھلنی کردے - اول تو جب تم ہمارے سامنے عورتون کی
تعریف کرتے ہو تو ہم جل بھُن کے خاک ہوجاتے ہین -
نواب - (بوسہ لیکر) تمھارے دشمن جلین - تم ہمارے
روبرو ایسے کلمے مُنھ سے نہ نکالا کرو - بات ساری یہ ہی کہ ہمکو
بھی نشہ تھا اور تمکو بھی - ورنہ جب تم اِسقدر خفا ہوئی تھین
اور بگڑی تھین تو ہمکو خاموش ہو رہنا لازم تھا ہم نے اور
دہرانا شروع کیا کہ نازو پر ہم مرتے ہین اور ہماری جان جاتی
ہی اور تم جلنے لگین -
قمرن - جب تمنے قسمین کھا کھا کر کہا کہ نازو کو بھی ہم پیار
کرتے ہین اور ہماری جان اُسپر جاتی ہی تو ہم سمجھے کہ تم ڈگری
ہانکنا چاہتے ہو - بس ہمارے دل مین آگ لگ گئی -
نواب - اجی وہ کسقدر بکتی رہی ہو کہ تڑکا کردیا - فلانے
جوہری نے ہمکو اشرفیان دکھائین اور ہمنے اسکو ڈانٹ بتائی

اور اُس وثیقہ دار نے ہمکو کڑے کی جوڑی دی ہمنے کہا یہ جوڑی جاکے بیسواؤن کو دکھا اور مہری جو ہمکو جھانسا دیکے بلا لیگئی تھی اُسکو بھی ہمنے للکارا کہ یہ ہم سے تو کہا تھا کہ بیگم صاحب چوڑیان پہنینگی اور ایک موا سنڈ الا کے سامنے کھڑا کر دیا۔ خدا جانے کیا کیا کہا کین اور ہم بھی چپ چاپ سُنتے رہے۔

قمرن۔ اب کہین اِن سب سے نہ پرچہ جڑ دینا کہ ہماری تمہاری دونون کی ہنسی ہو اور باجی الگ بُرا مانین۔

جو ہوا سو ہوا۔

نواب۔ توبہ توبہ۔ بھلا یہ آپس کی باتین کسی سے کہنے کی ہوتی ہین۔ اور پھر یہ نازو جان کا جھگڑا لیکن از برائے خدا کہین اپنی باجی سے نہ کہ بیٹھنا تمہارا ہی سراسر نقصان ہو میرا نقصان نہین ہی۔

جب کسی قدر دن چڑھا اور یہ عاشق و معشوق شکوہ شکایت اور روٹھنے منانے ہی مین پڑے رہے تو ممن نے کمرے کے باہر سے باواز بلند کہا (کیا سرکار ابھی آرام ہی مین ہین) حضور اب باہر تشریف لائین۔ تڑکا ہو گیا نواب صاحب مع بی قمرن جان کے باہر آئے تو دیکھا کہ نازو اور مہراج بلی جبل کی سیر دیکھ رہے ہین قمرن اس صبح فرحت نشان کے سمان پر لوٹ ہو گئی کہا نواب بھلا لکھنؤ مین یہ سہانا سمان کہان نصیب ہو سکتا ہی ننھی ننھی پُھہار اور بھی مزہ دے رہی۔ نازو نے ان کو پکارا اور کہا جبل کو ذری آن کے دیکھو ننھی ننھی بوندیان کس مزے سے پانی مین پڑتی ہین کہ واہ وا۔ اور ہر طرف کے درختون کے ہرے ہرے پتے کیا بھلے معلوم ہوتے ہین

یہی معلوم ہوتا ہی کہ دولہنون کو ہرا ہرا لباس پہنا دیا ہی۔ اور پہاڑون پر بادل کیسے دل بادل جمع ہین دھوان سے نظر آتے ہین۔ اور سردی کس قدر خوشگوار ہی۔ مسخرہ بولا سردی تو خوشگوار ضرور ہی مگر گھڑی دو مین مریا باجیگی نواب چھٹن صاحب نے پوچھا کہ یہ معما آپ کیا بولے۔ کہا جوانی کے زعم اور برانڈی کی گرمی، و حسن کے گھمنڈ اور شباب و شراب کی مستی مین سردی اسوقت مزیدار معلوم ہوتی ہی لیکن جو کسی روز سردی اور پہاڑ کی برساتی ہوا اثر کر گئی تو پھر دل لگی دیکھیے گا۔ آپ لوگ جوانی کے زعم مین سردی کو نہین مانتے مگر ضرور پچھتائیے گا۔ اس بات کو خوب یاد رکھیے۔ مین ہی تو ایک بڈھا آدمی آپ کے ساتھ ہون

نصیحت گوش کن جاناں کہ از جان دوست تر دارند
جوانان سعادتمند پند پیر دانا را

اور مہراج بلی صاحب تو سینگ کٹا کے بچھڑون مین داخل ہو گئے ہین۔ سکندر کی فوج مین وہ پیر مرد ہی عقل کی بات بتانے مین کام آیا تھا جسکا لڑکا اُسکو پٹارے مین بند کر کے لے گیا تھا۔

نازو نے کہا (ہوگا بھی) ۔ سردی اثر کر جائیگی تو با سے آپ جھول کہان تک لادے لادے پھرین۔ شملو کا تو یہ ہی مین دُہرا۔ اب لحاف کے اندر تو سردی کے کیڑے ہین کے نہین سویا جاتا۔ جتنے جوان جوان تھے سب نے انکی راے سے اتفاق کیا اور منشی مہراج بلی بھی جوان بننے کے لیے بول اُٹھے کہ کبھی یہان تو شب کو لحاف بھی لپٹے روز نہین اوڑھا جاتا مسخرہ جل گیا۔ کہا جی ہان آپ سے لحاف کا ہیکو اوڑھا جائیگا مین تو کہہ ہی چکا ہون کہ آپ بھی سینگ کٹا کے بچھڑون مین

داخل ہوئے ہین - مگر خدا نے چاہا تو ایک روز فالج ضرور کریگا - دیکھو لینا مفلوج نہو جاؤ تو سہی - لقوہ یا فالج دونون مین سے ایک نہ ایک بلا ضرور نازل ہوگی -

منشی مہراج بلی نے کوسنا شروع کیا بلا نازل ہو تجھپر اور تیرے تمام کنبے پر اور تمھاری جورو اور عزیزون پر بدمعاش - کاہے واسطے یہ بلڈی فول ہمسے اول فول بکتی ہر گا -

زبان در دہان خردمند چیست
کلید در گنج صاحب ہنر

مسخرہ - یہ سب باتین رکھی رہینگی - کٹھیا یا لقوہ یا فالج ضرور مزاج پرسی کو آئیگا -

نواب - یار تم ان بیچارے کے پیچھے کیون پڑے رہتے ہو -

مسخرہ - حضور مین ذرا ان سے یون ہی مذاق کیا کرتا ہون ورنہ مین کیا جانتا نہین کہ اس شخص کا بدن نرکھجور کی لکڑی کا بنا ہوا ہی - کابل مین جب یہ فوج کے ساتھ گیا تھا تو شہر ہی کا مہین انگرکھا پہنے ہوئے یہ بڑا جری سپاہی ہر خداوند - لقوہ اور فالج تو اسکی صورت دیکھے سے سترلون بھاگتا ہی اسکو سردی کیا اثر کریگی - وہ بچیا ہی یہ شخص -

راوی - گو مسخرے نے آخر آخر مین بچیا بھی بنا دیا مگر منشی مہراج بلی انکی اس تقریر سے بہت خوش ہوئے اکڑ کر کہا بھائی صاحب کابل تو کابل ہمارا جیالا پن اُسوقت آپ دیکھتے جب ہمنے رنجیت سنگھ کے ساتھ جہیلم مین گھوڑا ڈالدیا تھا اور اسطرح ہمارا صر صر تک گھوڑا پانی مین جاتا تھا کہ معلوم ہوتا تھا - ع -

کبھی ڈوبی کبھی اُچھلی یہ نو کی کشتی

قلزم خار مین کبھی سمتم تر نہین ہوئے اور مین خود سر پر رکھے ہوئے دیوزاد کی شکل بنائے ہوئے تھا - اور اس شوخی کے ساتھ گھوڑا بل کھاتا ہوا جاتا تھا کہ دور تک جہیلم کے پانی مین تلاطم تھا اور بندہ درگاہ اسطرح ران پٹری جمائے اکڑے بیٹھے تھے کہ گویا کسی نے میخ گاڑدی ہر - رنجیت سنگھ تک کی انگلیان اُٹھنے لگی تھین اور دریا کا پاٹ اسوقت اتنا ہوگا جیسے یہان سے کاٹھ گودام -

مسخرہ - بس اتنا ہی بولتے ہین آپ کاٹھ گودام نہین بلکہ جیسے یہان سے بہرام گھاٹ - اتنا بڑا پاٹ تھا -

نواب - (مسکراکر) تو یہ کیسے بڑے بڑے معرکے دیکھے ہوئے ہین آپ - کیون جی اُسوقت کیا حال ہوگا -

مہراج - (بہت اکڑکر) حال کیا تھا - دل شیر تھا -

محسن - بھلا کیون صاحب جو اسوقت کہین بھیڑیا نکل آتا تو حضور جنٹل مین صاحب کیا کرتے -

نازو - (قہقہہ لگاکر) نانی ہی مرجاتی اِنکی - ای موا گپ اُڑاتا ہی - دریا کا پاٹ اتنا بڑا تھا جیسے یہان سے کاٹھ گودام تو دریا کاہیکو سمندر تھا -

چھٹن - یار مہراج بلی نازو کی نظرون مین آپ جیسے کچھ جچتے نہین - یہ کیا سبب ہی - جہان آپنے بہادری کی لی اور انھون نے ہنانا شروع کیا -

مہراج - اجی ہمارا حال رن کی زمین مین دیکھو -

نازو - گھر کی پھلی اور باسی ساگ - موا ڈینگیا - بڑے سپاہی سکے وہ بنے ہین -

جسوقت یہ فرحے فرحے کی باتین ہوتی تھین ننھی ننھی بوندین پڑتی جاتی تھین مگر چہار طرفہ گھرا ہوا تھا اور بقول نازو جان کے دھنو لدا ہوا گھرا ہی کچھ دیر مین موسلا دھار

برسا ہی چاہتا ہی) - ایک دفعہ اور بھی کالی کالی گھٹا جھومتی ہوئی آئی اور واقعی آنًا فانًا موسلا دھار مینہ اس زور سے برسنے لگا کہ کان پڑی آواز کا سننا محال تھا - اور سیاہی ایسی کہ معلوم ہوتا تھا رات ہو گئی - داروغہ نے حکم دیا کہ لمپ فورًا شروع کیے جائین اور عرض کیا کہ خداوند یہان برآمدے مین ہوا بڑے زناٹے کی چلتی ہی اور سردی بھی زیادہ ہی حضور اندر چلکر گرم کمرے مین بیٹھین اور گرم گرم کپڑے پہن لین - نواب مع احباب اور مہوشان مہجبین اندر کے ایک کمرے مین فرش پر آکے متمکن ہوے اور نازو نے رضائی اوڑھ لی - اسی رضائی کا ایک کونا نواب صاحب نے اپنے پانْون پر بھی ڈال لیا - یہ امر بھی قمرن کے خلاف گذرا - ان کو رات کی بات اور نواب صاحب کے عشق کی حکایت اور باہمی رنجش وشکایت کا حال خوب یاد تھا - سمجھین کہ آغاز عشق اور بسم اللہ محبت ہی - چھیڑ چھاڑ شروع ہو گئی - اب شک اور واہمے نے طرح طرح کی باتین پیدا کر دین - گو نواب صاحب نازو کو چاہتے ضرور تھے اسکے حسن وجمال اور رخسار زیبا اور نازک کمری اور طراری اور حاضر جوابی اور جوانی کی امنگ پر دلدادہ اور فریفتہ تھے مگر اسوقت نازو کی رضائی جو انھون نے اپنے پانْون پر ڈال لی تو اس مین ذرا بھی بدی کا خیال نہ تھا - لیکن قمرن کے لوح دل پر نقش ہو گیا کہ نواب نے اب نازو سے پینگ بڑھانے کا لگا لگایا - ذرا بھی اگر ہوا سے رضائی کے کونے نے جنبش کی تو یہ سمجھی کہ نواب نے پانْون سے ٹھوکا دیا - نازو ذرا مسکرائی اور انکو شک کی جگہ یقین ہو گیا کہ نواب نے اشارہ کیا ہوگا - تھوڑی دیر مین نازو جان

اتفاق سے نواب کے زانو پر سر رکھکر لیٹین اور نواب صاحب نے اپنا دوشالہ اوڑھ لیا تو بس غضب ہی ہو گیا - چہرہ مارے غصے کے سرخ - لال بھبوکا - ایک تو گال یون ہی لال لال قدرتی سرخ تھے غصے نے اور بھی بیر بہوٹی کر دیے اور لطف یہ کہ نازو کے وہم وگمان مین یہ بات نہ تھی کہ قمرن اسوقت رنجیدہ بیٹھی ہی کیونکہ گو نواب صاحب نے کئی بار قمرن سے نازو کی چاہ اور اپنے عشق کا حال بیان کیا تھا اور یہ بھی کہا تھا کہ اگر دونون بہنون کا مل جل کے ایک ہی جگہ رہنا ہو تو کیا اچھی بات ہو لیکن قمرن نے اپنی بہن کو اسکی اطلاع نہین دی تھی ایک دفعہ لیٹے لیٹے نازو کے کسی چیونٹی نے کہین پر کاٹا تو وہ اوئی کہکے ذرا یون ہی سی اٹھ بیٹھی اور جس مقام پر کاٹا تھا وہان کھجلا کر پھر نواب صاحب کے زانو پر سر رکھکر بدستور لیٹ رہی - دیوانہ را ہوئے بس ست قمرن کو یقین کامل ہو گیا کہ نواب نے دست اندازی کی تھی - اور بھی دل ہی دل مین بگڑی - سوچی کہ باجی جان تو آستین کا سانپ بنگئین - اب تو دن دہاڑے کھلم کھلا نوچ کھسوٹ ہونے لگی یہان تک تو نوبت آگئی اب باقی کیا رہا مگر کبھی کبھی بہن کی محبت کے سبب سے سوچتی تھی کہ خیر جو ہو سو ہو ضبط کرنا چاہیے - بڑی بہن کہان ملیگی - اس سے تو اچھا ہی کہ اس موے کلمُہے قدرا کے گھر مین رہون اور دن رات محنت کے مارے پسی جاؤن اور موٹی موٹی روٹیان اور چچینڈے کی ترکاری کھاؤن - یہان کا سا چین کبھی خواب مین بھی تو نصیب نہو گا - یہ پلاؤ اور قورمہ اور کباب اور کندن قلیہ اور ساری خدائی کی نعمتین کہان نصیب ہونگی آج فرمایش کی کہ انناس پلاو پکے - کل کہا خاگینہ کھائینگے

کبھی حلوا سوہن نبوایا۔ یہ انار اور انگور اور سیب کہان
نصیب ہونگے۔ جھر بیری کبھی وقتون سے نصیب ہوتی تھی
یہ دوشالے اور بھاری بھاری کپڑے کبھی خواب مین بھی دیکھے
تھے۔ یہ زربفت اور اطلس اور کمخواب کہان نصیب تھا
یہ گنگا جمنی ہوادارون کی سواری کا بھلا ہمارا نصیبہ تھا
یہ اتنی مہریان اور پیش خدمتین اور مغلانی اور بندے
ہماری سات پشت مین بھی کسی نے نوکر رکھی تھین۔ یہ سب
نواب کی جوتیون کا صدقہ اور ہمارے حسن و جوانی کا طفیل ہے
اگر نازو پر انھون نے بری نظر ڈالی بھی تو ہمارا کیا نقصان ہے
ہماری گرہ سے تو نہین کچھ جاتا ہے۔ اور اگر نازو کی ہم سے
زیادہ خاطرداشت بھی کی تو پھر اپنی بہن ہے۔ کوئی غیر
تھوڑا ہی ہے۔ قدر اکے یہان سے تو ہر حالت مین اچھے
رہینگے۔ اور اب اگر اسکے گھر گئے بھی تو اور بھی بیقدری
ہوگی۔ پاس پڑوس کی عورتین طعنے دینگی کہ بڑی خصمی ہے
میان کو چھوڑ کے بھاگ گئی تھی۔ ٹکٹ لیکے کمائی تھی۔ ساس
مردار سے روز جوتا چلیگا۔ قدر ا بوٹیان نوچ نوچ کے کھائیگا
اور یہ ہو سکیگا نہین کہ کمرا لیکے چوک مین بیٹھین۔ لاج آئیگی۔
اور اگر سسرال مین ساس اور میان نے کبھی لڑے۔ اور پڑوسیون
مین کسی نے طعنہ بھی نہ دیا تو اس عیش اور آرام کے بعد اس
مصیبت مین رہا کس سے جائیگا۔ پلاؤ وہان کہان۔
وہان وہی تیل کی مچھلی اور وہ بھی روہو نہین ہوگی۔ جھینگا
یہان کی مہاشیر مچھلی وہان کہان اور پھر ایسے ایسے
باورچیون کے ہاتھ کی پکی ہوئی۔ وہان دودھیا جاء
اور قند کہان سے لائینگے۔ یہ پانچ پانچ روپئے تولے کا
عطر کس کے گھر سے آئیگا۔ دھوئی تلی کا تیل بھی تو ساس

ہزارون نکتورون کے بعد دیگی۔ یہ ذری ساٹن اور کامدانی
اور جامدانی قدر ا مونڈی کاٹا کہان سے پہنا سکیگا۔ رنگا ہوا
دوپٹا جو تین آنے گز کی تنزیب کا نبوا دیا تو گویا مول ہی لے لیا
دن رات چوڑیان بنانا اور بیچنا۔ اور بیچ قوم اور
شہدون کے آوازے سننا اور بازار والون کی چھیڑ چھاڑ
اور للتوا سے آنکھین لڑانا۔ یہ گدگدا بستر اور ہوائی تکیے
اور مخملی گیندے کون دیگا۔ وہی پھٹی پرانی دری اور بابا آدم
وقت کا غالیچہ جسمین ایک روان تک نہین باقی رہا ہے۔ یہ
سواری پر چڑھ کے وہان کون نکلیگا۔ وہان وہی بازار
کے دھکے کھانا اور جوتیان چٹخاتے جانا۔

پہلے تو قمرن بہت ہی خفا تھین۔ نہایت بگڑی ہوئی۔
نواب سے بھی ناراض۔ نازو سے بھی بد دماغ۔ اپنی قسمت
کی بھی شاکی۔ مگر جب ذرا غور کیا تو راے بدل گئی اور واقعی
اچھی سوچین۔ اور خوب راے قائم کی ورنہ نتیجہ یہ ہوتا کہ
ادھر نازو سے چل جاتی بہنون بہنون مین جھگڑا ہوتا اور
ادھر نواب صاحب کی نظرون سے گرجاتین اور اگر بات
رفتہ رفتہ بڑھتی تو نواب اور انکے پرانے دوست منشی مہرابلی
مین بھی دلی عداوت ہوجاتی۔ کیونکہ اگر محمد عسکری ان کی
معشوقہ سوسن موہنی نازو کو اپنے بس مین کرلیتے اور نازو
مہراج بلی کو چھوڑ کر نواب صاحب سے بغل گرم کرتین مہرابلی
کو ضرور شاق گذرتا اور جانی دشمنی ہوجاتی۔

نواب صاحب کی بیقراری اور نازو کی نازبرداری

اس روز پھر نازو اور قمرن خوب نکھرین کہ نینی تال کی
پاترون کے مقابل مین انکا حسن ماند نہ ہوجائے۔ نواب صاحب کا
دل تو نازو پر آیا ہی تھا یہ جوبن ٹھن کے سامنے آن کھڑی ہوئین

تو طبیعت ہاتھ سے جاتی رہی اور بیقرار ہوے نوابصاحب نے
بہانہ کرکے فرمایش کی کہ ذرا اُس کمرے مین جاکر اپنی صندوقچی
سے عطر تو نکال لاؤ - نازو کو کیا معلوم تھا کہ نواب کس تاک
مین ہین - تھرن اُسوقت مغلانی اودھری سے باتین کرتی
ہوئی جھیل کی طرف کھڑی ہوئی سیر دیکھ رہی تھی - نازو جو
کمرے مین جاکے عطر کی شیشی نکالنے لگی تو نوابصاحب نے
موقع پاکے چھیڑنا شروع کیا -

نواب - (نازو کے سر پر ہاتھ پھیرکر) آج تو خوب پٹیان
جمائی ہین نازوجان -

نازو - (متحیر ہوکر) جی ہان - جیسا برش پھیرا جائیگا ویسی ہی
پٹیان جمینگی -

نواب - (گالون پر ہاتھ پھیرکر) اور گال بھی آج چکنے ہین -

نازو - (اور بھی متحیر ہوکر) - اچھا ذری ہٹو تو -

نواب - اچھا ایک بوسہ دیدو -

نازو - ای واہ - پیٹ سے پانون نکالے -

نواب - ہم زبردستی چوم کے بھاگ جائینگے -

نازو - ای ہٹو - آج تمھین یہ ہو کیا گیا ہی -

نواب - نازوجان قسم خدا کی تم پر جان جاتی ہی -

نازو - این! (قہقہہ لگاکر) اور دل لگی دیکھنا - سبزی
پی ہی کیا -

نواب - ہم تھوڑی دیر مین ہٹ کے چوم لینگے -

نازو - پھر دھمکانے کیا ہو -

نواب - ہان پھر برا نہ ماننا - مین اپنے سر کی قسم ہٹ کے
دو ہی سو بوسے لونگا -

نازو - جو گرجتے ہین وہ برستے کم ہین -

راوی - نازو ایک ہی استاد دل سے چاہتی تھی کہ نواب
اسیر بھی رکھین اور دونون کونے آباد ہو جائین - جب
نواب صاحب نے کئی بار کہا کہ مین ہٹ کے چوم لونگا تو
تنک کر بولی کہ (پھر دھمکاتے کیا ہو) یعنی چوم لوگے تو ہوگا
کیا - (کوئی تمھارے چومنے سے ڈرتا ہی) - اور جب دیکھا کہ
نواب کا زبانی داخلہ ہی تو جھلا کر کہا (جو گرجتے ہین وہ برستے
نہین) - جب نواب صاحب نے اتنی شہ پائی تو ہاتھ پکڑکر
اپنی طرف کھینچا اور نازو سے دھینگا مشتی ہونے لگی
نوبت بانیجا رسید کہ اُنکا ڈوپٹا اِنکے ہاتھ مین آگیا اور نازو
نے بدن چھپانے اور چھڑانے کے لیے ایک شالی رومال
جو وہان پڑا ہوا تھا اُٹھا کے جلدی سے اوڑھ لیا اور دوسرے
دروازے کی جانب سے بھاگتے ہوے نواب کے گال
مین زور سے چٹکی لی -

نواب - یاد رکھیے گا بی نازوجان صاحب - ایک بوسے
کے لیے بیمروتی کرتی ہین آپ -

نازو - اوئی ایک بوسہ اِنکے نزدیک کوئی چیز ہی نہین ہی کیا
مفت کا سمجھتے ہین -

نواب - اچھا خیر یاد رکھیے گا - اور یہ گال مین چٹکی بھی
لی ہی آپ نے -

نازو - خوب کیا - کسی کے دبیل مین گیا - جو جی چاہا وہ کیا -

نواب - اچھا پھر روٹھنا نہین - خیر فہمیدہ خواہد شد -
کیا مضائقہ ہی -

نازو - ای یہ تم ہمکو دھمکی کیا دیتے ہو - تم ہمسے دھینگا مشتی
مین جیت پاؤگے بھلا - ای لاحول -

نواب - اخاہ اب تو خوب قرأت کے ساتھ حضور

گفتگو کرنے لگین -
نازو - اُف - ہانپ گئی اللہ جانتا ہی ہم مین ہاتھا پائی کا دم نہین ہی یہ دل لگی کسی ہرزنگی سے کیا کرو صاحب -
نواب - کبھی نزاکت کی لیتی ہو کہ ہانپ گئین اور یہ ہوا اور وہ ہوا - اور کبھی مرہنگی کی لیتی ہو کہ معلوم ہو بڑی کراری ہو - بڑی پہلوان ہو -
نازو - تم لوگون کا جو اعتبار کرے وہ بیوقوف - تم تو ہم عورتون کو بدنام کرتے ہو کہ رہے تو آپ سے نہین تو سگے باپ سے - اور خود جو ادھر اُدھر پھاندتے پھرتے ہین اُسکا کچھ نہین - اچھا اچھا ہی سب - بُرا بُرا - تمکو تمکو لازم نہین تھا کہ ہمسے اسطرح سے برتاؤ کرتے -
نواب - ہم تو سالی کو نصف جورو سمجھتے ہین -
نازو - ایک بہن تو تمھارے حوالے کردی -
نواب - ہم تو دُکڑی ہانکنا چاہتے ہین -
نازو - اِی کٹے سے مُنہ - شرم نہین آتی - چھوٹی بہن تو ہم نے تمھارے سپرد کردی اور کیسی بہن چاند سا مکھڑا ہی جسکا -
نواب - اب تم ہمسے بچ کے کہان جا سکتی ہو -
نازو - دیکھو نواب وحشت کی بہت نہ لینا - نہین مُفت مین بدنام ہو جاؤ گے - اب تم کو قمرن اور قمرن کو تمھارے ساتھ عمر بسر کرنی ہی -
نواب - ہم چاہتے ہین کہ ہم اور تم اور قمرن ایک ہی ساتھ رہین اور جو رشتہ ہم سے اور قمرن سے ہی وہی تمسے بھی ہو جائے اور قمرن ہماری بیوی کی بیوی ہون اور سالی کی سالی -

نازو - ایسی تیسی تمھاری - بہت وحشت کی نہ لو بس -
نواب - دل مین تو خوش ہو گئی ہوگی -
نازو - اِی کیون نہین - ایسے ہی تو بڑے خوبصورت ہین آپ سالی کی سالی اور جورو کی جورو - شرم نہین آتی بیہودہ - ہمارا لحاظ کیا کرو (مسکرا کر) تم ہمارے چھوٹے ہو -
نواب - ہم تو کہہ ہی چکے ہین کہ ہم بڑی سالی کو نصف جورو سمجھتے ہین -
اِس تقریر اور بوسے کی طلب اور گالون کی تعریف اور ہونٹون کی توصیف سے نازو سمجھ گئی کہ نواب صاحب بے طور رِیجھے ہوے ہین کہ یہ باتین کرکے قمرن کے پاس جا کے بیٹھین اور جھیل کو دیکھکر کہا - اِسکا پانی تو بڑا مست کرنے والا ہی - قمرن بولی - باجی یہان پہاڑ پر جو شی ہی مست کرنیوالی ہی ہوا الگ مست کرتی ہی - پانی الگ مست کرتا ہی - بدلی الگ مست کرتی ہی - بجلی چمکتی ہی تو وہ بھی مست ہی کرنے والی ہی - اللہ کرے سب کو توفیق ہو کہ یہان آیا کرین - اب دیکھو یہان جب سے آئے نہ بدہضمی ہوئی ہی نہ پیٹ مین درد - نہ بیماری نہ بخار - مزے سے دو تین وقت تر مال چکھتے ہین - اور دو ہی تین بار میوہ کھاتے ہین اور مٹھائی کھاتے ہین مگر پانی پیا اور ہضم ایچ - ڈکار تک جب آتی ہی تو خوشبودار - کھانے پینے سونے اُٹھنے بیٹھنے کا مزہ بس یہان ہی ہی -
اتنے مین نواب صاحب اور آغا محمد اطہر بھی آگئے - آغا نے کہا جھیل کی سیر ہو رہی ہی بی قمرن جان صاحبہ - سچ کہنا کیا مقام ہی - بھلا ایسی ہوا کبھی لکھنؤ مین خواب مین بھی آئی تھی -

وہان گرمیون مین اگر ایسی ہوا چلے تو لوگ سمجھین زندگی ہو گئی - لاکو خس کی ٹٹی لگاؤ اور دہری دہری ٹٹی لگاؤ اور پنکھا چل رہا ہو اور ٹٹی برابر چھڑکی جاے اور اندھیرا بھی ہو اور مکان دو منزلہ چاہیے چومنزلہ ہو یہ بات کہان - یہ قدرتی ہوا کہان - نہ ٹٹی ہی - نہ پنکھا ہی - نہ پنکھا قلی ہی - نہ چومنزلے مکان کی ضرورت ہی دروازے سب کھلے ہوے ہین اور ہوائین چل رہی ہین اور جھیل کا پانی لہرین مار رہا ہی - خدا کی قدرت تو یون بھی ہر مقام اور ہر در و دیوار سے عیان ہی مگر یہان تو نا خدا ترس اور دہریہ اور مشرک بھی آسکے تو خدا کا قائل ہو جائے -

چار گھڑی دن رہے نواب صاحب مع احباب و رفقا گھوڑون اور ڈانڈیون پر سوار ہو کر ہوا کھانے گئے -

نواب - بھائی چھٹن صاحب یار یہان تو جسطرف نکل جائے ہین لان ٹنس ہی لان ٹنس کا کھیل دکھائی دیتا ہی -

چھٹن - خوب کثرت ہی بھائی صاحب -

آغا - حضور اگر یہان رہ کے اتنا بھی نہ کھیلنا سیکھا تو کیا - وہان جاکے کچھ تو نئی بات سیکھے ہون -

نواب - سکھائے گا کون -

آغا - بھئی کوئی نوکر رکھو - مگر یہ قسم کھا لو کہ روز معمول کے وقت کھیلا کرینگے - یہ نہین کہ ایک دن سیکھا اور دس دن سناٹا - ہنٹے سال بھر تک تو خوب جم کے کثرت کی - ڈنڈ اور مگدر اور لیزم اور بیٹھکین - مگر پھر جو کاہلی نے گھیرا تو کسی روز ڈنڈ ہی خالی کر لیے کسی دن مگدر ہی - صرف جوڑی کے ہاتھ ہلا لیے - کبھی پچاس ساٹھ بیٹھکین لگائین

غرض پوری کثرت کسی روز نہ کی - اور رفتہ رفتہ یا چھوٹ گئی - اب برسات بھر تو سوا سو ہاتھ جوڑی کے ہلا لیتے ہین باقی اللہ اللہ - اور اسکا روز روز نباہنا مشکل ہی کثرت کرنا لوہے کے چنے چبانا ہی - خالا کا گھر نہین ہی -

مسخرہ - حضور اس جھیل پر کسی روز ضرور شغل ہو -

آغا - جی ہان جسمین پولیس مین چالان کیا جائے -

نواب - واہ - چالان کی ایک ہی کہی ہی - وجہ کیا -

مسخرہ - کسی کا اجارہ ہی -

رنگین کے واعظ کی آج داڑھی کسی کے باوا کا ڈر نہین ہی پینگے مے جھیل کے کنارے کسی کی خالہ کا گھر نہین ہی

نواب - اہی شاباش - یہ رندی ہی - رند ہون تو ایسے ہی - ع - پینگے مے جھیل کے کنارے کسی کی خالا کا گھر نہین ہی ہم تو جانتے ہین اسمین کوئی خوف نہین ہی -

اتنے مین انکے انگریزی خوان احباب بیرسٹر صاحب اور پنڈت صاحب اور بی - ال - اور ام - اے - ملے سب پیادہ پا بیرسٹر کا بہاڑی پا بود البتہ اس وجہ سے ساتھ تھا یہ دور کا دھاوا کر کے آئے تھے - نواب صاحب بھی گھوڑے سے اتر پڑے اور انکے احباب و رفقا بھی پیدل چلے - مگر منشی مہراج بلی صاحب ڈانڈی سے نہ اترے بیرسٹر نے کہا نواب صاحب یہان جہانتک ممکن ہو پیدل چلا کیجیے - مشی یہان بہت ہی مفید ہی - اور یہ آپ کے دوست ڈانڈی پر لدے رہتے ہین - یہ تو بڑی کاہلی ہی - ابھی تو ایسے بوڑھے نہین ہین - انسے کہیے اس ڈانڈی کو خدا کے لیے چھوڑین - یا بو یا گھوڑے پر سوار ہوا کرین ڈانڈی تو عورتون کے لیے ہی - یا بیمارون کے لیے -

گفتگو پانون اور ڈانڈی کی سواری - بھئی واہ -

منشی مہراج بلی صاحب بھی تمر ماکر آتر پڑے تو ام - اے نے اُنسے پوچھا کہیے حضرت یہان آج کل کون کتاب حضور زیادہ تر مطالعہ فرماتے ہین - کچھ پہاڑ کی کیفیت آپ نے احباب کو لکھی یا نہین - لوگون کو خوب ترغیب دیجیے کہ پہاڑ پر آیا کرین - اپنے اپنے احباب کو ضرور لکھیے - انھون نے گپ اُڑانا شروع کی کہا جی ہان حضرت ہم نے اپنے کل احباب کو لکھا ہی کہ پہاڑ جس نے نہین دیکھا اُسنے دنیا کی سیر ہی نہین کی - پہاڑ پر سردی ہوتی ہی اور مینھ برستا ہی اور ٹھنڈا پانی ہوتا ہی اور درخت ہین سب کیفیت یہان کی لکھدی اسپر وہ سب ہنسنے لگے اور نواب صاحب اور آغا محمد اطہر نے بھی قہقہہ لگایا - ایک صاحب نے کہا آپ نے تو وہ وہ باتین لکھدین جو دنیا بھر مین اور کہین ہوتی ہی نہین ہین - نہ مینھ کہین اور برستا ہی نہ ٹھنڈا پانی ہوتا ہی نہ سردی ہوتی ہی

نواب صاحب تو دل سے نازو کی ادا پر ریجھے ہوئے تھے ہی جب دیر تک نازو سے جدا رہے تو تدبیر سوچنے لگے کہ جناب مخل جو لکچر دینے آئے ہین اور عمدہ عمدہ افعال کی تعلیم دینے کا بیڑا اُٹھایا ہی وہ کہین جلد دفان ہون تو یہ نازو جان کی صحبت کا لطف حاصل کرین -

نواب - ارے یار اسوقت تو نیند آتی ہی -

آغا - کل شب کو سوئے نہین - نیند تو آیا ہی چاہے -

مہراج - سو رہیے تھوڑی دیر آرام کیجیے -

چھٹن - ہزار بار کہا کہ بھائی صاحب کم سے کم چھ گھنٹے روز سو یا کیجیے - رات کا جاگنا بڑا برا ہوتا ہے مگر آپ لوگ مانتے ہی نہین -

ام اے - اب آپ آرام کیجیے - کل انشاء اللہ تعالی ملاقات ہوگی - مگر شب کو زیادہ نہ جاگا کیجیے -

بی ال - رخصت - کل گھوڑدوڑ مین ملینگے -

یہ سب صاحب رخصت ہوئے تو مہراج بلی نے کہا یہ کہان کا جھگڑا لگا یا ہی نواب -

ممن - حضور اب کیا عرض کرین -

آغا - اِنکی صحبت کو ہم ہزار غنیمت سمجھتے ہین -

نواب - اسمین کیا شک ہی - گدھے کو آدمی یہ لوگ بناتے ہین - اکسیر ہی انکی صحبت -

مسخرہ - تو جونپور کے قاضی تو انھون نے بہت سے بنائے ہین - بے ادبی معاف حضور -

مہراج - خدا کرے نواب صاحب کو بھی جونپور کا قاضی بنا دین بس یہی کسر ہی -

نواب - مگر گستاخی معاف آپ مین یہ کسر بھی نہین رہی آپ تو پیدایشی قاضی ہین -

مہراج - بُرا نہ مانا کرو بھائی - ہم لوگ بڑے پہونچے ہوے اللہ والے لوگ ہین -

نواب - فقط دم کی کسر ہی -

مہراج - یہ لگی ہی بھائی صاحب بولو جی نازو جھوٹ کہتے ہین ہم -

نازو - اے یہ موئے ہین کون خدائی خوار - گدھے اسوار انکو گھر مین بیٹھنے کی جگہ نہین ہی معلوم ہوتا ہی - اے ہان جب دیکھو موجود - اور سب کے سب ساتھ پلٹن کی پلٹن لیکے آن موجود ہوئے -

قمرن - نواب نے منھ لگایا ہی نا - منھ لگائی ڈومنی

ناچے تال بے تال۔

نازو۔ اور یا چا تو ڈرا ایسے کہ بیٹھے تو بس جم گئے۔ جب تک
کالی نہ لگ لیگی تب تک اُٹھنے کا نام نہ لینگے۔

قمرن۔ اللہ کرے دیک لگے۔

مہراج۔ ہمکو بھی انکا یہان آنا بُرا معلوم ہوتا ہے۔

نواب۔ آپ ایسے گدھون کو تو بُرا معلوم ہی ہوگا پڑھے
لکھے آدمیون کی صحبت سے تو آپکو نفرت ہوا ہی چاہیے
شہدون کی صحبت کے بیٹھنے والون کو بھلے مانس کا ساتھ
ہمیشہ بُرا معلوم ہوتا ہے۔

مہراج۔ (ہنستے ہوئے) بجا۔ تو پڑھے لکھے بس ایک حضور
ہین۔ شان خدا۔ ہمارے سامنے غالب اور صہبائی تو زانو
ادب تہ کرتے تھے آپ کس کھیت کی مولی ہین۔ غالب
نے اپنی ایک مثنوی مین کہا تھا۔

شوکت شہ ونیم روز ان ساز کرد
از سحر دروغ سر بہ آغاز کرد

ہمنے فوراً ٹوک دیا کہ (خوک را نیچہ گیا)

اختر نے کہا واہ حضرت واہ۔ اس جھوٹ مین کیا سچ۔
یہ مرزا ناطق مکرانی نے اعتراض کیا تھا آپ اپنے نام سے
مشہور کرتے ہین۔

مسخرہ۔ یہ میان جملو کے چچا پیدا ہوئے۔ کیون منشی
مہراج جی صاحب خسرو تو حضور کے دادا تھے نا۔

مہراج جی کو اختر کا ٹوکنا اور مسخرے کا ہنسانا ناگوار گذرا
تو اٹھکے برآمدے مین چلے گئے اور قمرن کو بلا کر چھٹن صاحب
اور ممن وغیرہ کو لیکے گنجفہ کھیلنے لگے۔ تخلیہ پاکر نواب صاحب
نے نازو سے پھر وہی گفتگو شروع کی۔

نواب۔ نازو جان۔ اس امر مین غور کیا تمنے۔

نازو۔ پھر تمنے بک بک لگائی جی۔

نواب۔ مار ڈالو۔ قتل کر ڈالو۔ کوسو۔ بُرا بھلا کہو
اختیار ہے۔ مگر ہان نا کچھ تو جواب دو۔ یہ خاموشی بُری
معلوم ہوتی ہے۔

نازو۔ تم کو یہ ہو کیا گیا ہے نواب۔ ہزار دفعہ کہدیا کہ
ایک بہن تو تم کو دیدی ہے۔ بار بار ناحق کو چھیڑ خانی
کرتے ہو۔

نواب۔ (نازو کے سر پر ہاتھ رکھکر) اس سر کی قسم تمھاری
ایک ایک ادا پر جان جاتی ہے۔

نازو۔ اجی آخر ہم مین ہے کیا۔ قمرن سے ہم بھلا کہین ہلکی ہین۔

نواب۔ قسم کھا کے کہتا ہون کہ قمرن تمھارے پاسنگ
کو نہین پہونچتی ہے۔ یہ ادا یہ شوخی یہ دلبری اسمین کہان۔
تم لاکھون مین ایک ہو۔ جواب نہین رکھتین۔ ہم چاہتے
ہین کہ تم دونون بہنین ہماری سالی اور بیوی بنکے رہو۔

نازو۔ دُر ہو۔ خبردار جو اب یہ بات زبان سے نکالی ہوگی
(آہستہ سے کان اینٹھکر) شریر ہو گیا ہے کیا۔

نواب۔ تمھارا ہرج کیا ہے۔

نازو۔ تیرا سر ہرج ہے (دوسرا کان زور سے اینٹھکر)
جوتیان کھانے کو جی چاہتا ہے؟

نواب۔ اچھا بوسہ ہی دیدو۔

نازو۔ لو۔ ایک نہین دس۔ کیا چوما چاٹی مین گال
گھس جاینگے مگر خبردار جو کوئی ایسی ویسی بات منہ سے
نکالی تو تو جانیگا۔

راوی۔ تو تکار کی نوبت تو آگئی۔ اور کیونکر آگے تک۔

نازبران کن کہ خریدار تست

اب تو نواب کہنے لگے - کان بھی اینٹھے - چٹکی بھی لی پٹہ بھی آہستہ سے جما دیا - شری پاگل واہی بھی بنا یا -
ع - آگے آگے دیکھیے ہوتا ہی کیا -

نازو - تم لوگون کا کوئی اعتبار نہین ہی عورتونکو لوگ ناحق دق کرتے ہین - مردون سے بڑھکر بری نیت عورتون کی نہین ہوتی - ایک بن تمہارے سپرد کردی اب تم جوڑی ہانکنا چاہتے ہو -

نواب - مین کیا کرون نازو - مجھ پر تو تم نے ! جیسے دفعتہً جادو کردیا - مین جب تک تمکو نہین دیکھتا روح بیقرار رہتی ہی اور جب تک دیکھ نہین لیتا زندگی تلخ ہوتی ہی - میرا بس یہی جی چاہتا ہی کہ تم کو کسی طرح کلیجے مین رکھ لون - اِن سب کو یہان سے نکال دون - اور بس ہم تم دو آدمی رہجائین - اب بتاؤ مین اپنے دلکو کیونکر سمجھاؤن - لاکھ لاکھ سمجھاتا ہون - مگر دل کو قابو مین نہین پاتا تم جب میرے سامنے آتی ہو تو معلوم ہوتا ہی کہ سچ مچ کی پری روبرو کھڑی ہوگئی -

یہ فقرے نواب صاحب نے اِس بیکسی اور حسرت کے ساتھ کہے کہ نازو کا دل بھی پسیجا - مگر عورت کیسی ہی آوارہ کیون نہ ہو پھر عورت ہی ہی - منھ سے کچھ جواب نہ دیا لیکن آنکھون کے اشارے سے خدا جانے کیا سمجھا یا کہ نواب کی باچھین کھل گئین اور ادھر اُدھر دیکھکر ٹبرے جوش مین نازو کے لال لال گال کاٹ لیے اور بوسے کی سرخی کا نقش دیر تک اُس پریوش کے رخسار پر منقوش ہا نازو بھی سوچی کہ نواب کو آزردہ کرنا عقل دوراندیش کے خلاف ہی - گو معشوقہ زرین کمر رشک نسرین نرنی قمرن اور اُنکی رنگین ادائین دلبر غنچہ دہان نازوجان کے حسن عالم آرا اور ادائے جانفزا کا عشق تو دن دونی رات چوگنی ترقی پر تھا اور دونون لعبتان طرحدار غیرت خوبان خلخ و فرخار کے دلون مین بھی نواب ہلال رکاب کی محبت جگہ کرتی جاتی تھی لیکن اُنکے نئے احباب تربیت یافتہ مہذب و شایستہ کی صحبت نیک نے اِنکے ساتھ وہ کیا جو بادمراد جہاز کے ساتھ کرتی ہی - جبھی تو استادون نے کہا ہی

کہ ہمنشین تو از تو بہ باید	تا ترا عقل و دین بیفزاید

گو حسینان نینی تال اور وہان کی لولیان زہرہ تمثال کی نظارہ بازی اور چشم جادو کی فسونسازی اور ہنسی مذاق دل لگی چہل پہل سب باتین بدستور تھین مگر خیالات مین البتہ زمین و آسمان کا فرق ہوگیا تھا - ان لوگون کی ہردم کی صحبت اور اُٹھنے بیٹھنے سے نواب صاحب نے بہت سی نئی باتین سیکھی تھین - اور اُنکے پرانے خیالات خرف مین بڑا تبدل واقع ہوگیا تھا پہلے تو اُنکو بجز اِسکے اور کوئی فکر نہ تھی کہ عمدہ عمدہ قسم کی ولایتی شرابین نوشجان فرمائین اور پلاؤ قورمہ چکھین اور معشوقون کے ساتھ بسر کرین اور دو چار فقرہ باز خوش گپ مصاحب صحبت مین ہون اور رنگین طبع یار دوست - اخبار بینی اور مطالعہ کتب سے شوق نہ تھا اور نہ یہ معلوم تھا کہ دنیا مین کیا ہوتا ہی اور یورپ کی قومون نے کیا کیا ترقیان کی ہین - ان باتون سے کوئی بحث ہی نہ تھی - کبھی جلسے یا انجمن مین شریک نہین ہوے اور کسی جلسۂ تہذیب یا انجمن رفاہ کے ممبر نہ تھے - اب اِن دوستون اور نئی روشنی والون نے جو اُنکو نئی تہذیب و

شائستگی کی باتین سکھائین تو اُنکی آنکھین کھُل گئین اور سمجھنے لگے کہ دنیا مین کیا کارروائی ہوتی ہے اور یورپ اور امریکا مین کیا کیا ترقیان زمانہ حال مین ہوئی ہین۔

نواب صاحب آدمی طبیعت دار تھے اُنکے دل پر نئی تہذیب نے بہت جلد اثر کیا اور اُنکو یقین واثق ہو گیا کہ ترقی قومی کا بہین ذریعہ اور بہترین وسیلہ یہی ہے کہ اہل انگلستان کے نقش قدم پر چلین۔ دوبارہ عام جلسون مین لکچر سننے بھی گئے۔ ایک لکچر کسی ہندو نے اہل ہنود کے خیالات پست کی نسبت دیا تھا اور اپنے ہموطنون کو صلاح دی تھی کہ اب اِن خیالات کی پابندی سے کنارہ کش ہون جو زمانے اور وقت کے خلاف ہین اور جنکی پابندی سے اب سراسر زیان ہے۔ دوسری اسپیچ ایک مسلمان نے دی تھی اور اُس مین اہل اسلام کی حالت موجودہ و گذشتہ کا مقابلہ کرکے افسوس ظاہر کیا تھا کہ مسلمان ترقی کے عوض اور گرتے جاتے ہین۔ یہ پہلا ہی موقع تھا کہ نوابصاحب کو اسپیچ سننے کا شوق ہوا ہو۔ اور وہ بھی دوبار۔ ایک ہی ہفتے مین۔ ان دونون لکچرون نے اُنکے خیالات مین بڑا تبدل کر دیا۔ خصوصاً دوسرے لکچر نے جو خاص اہل اسلام اور زیادہ تر امراء لکھنو کی حالت زار کی نسبت دیا گیا تھا اور جس سے ہمدردی اسلام ٹپکتی تھی۔ نواب صاحب نے اِس اسپیچ کو بڑے غور سے سُنا اور گھر پر آن کر احباب سے بڑی تعریف کی۔ اگر لکھنو مین کوئی شخص اُنکے سامنے اِس قسم کے خیالات ظاہر کرتا تو ضرور اِسکو مشرک اور کافر اور نا مسلمان قرار دیتے اور اِسکے نام سے اُنکو نفرت ہو جاتی مگر یہان خیالات مین اسقدر ترقی ہو گئی تھی کہ اُس لاجواب اسپیچ کو انھون نے صرف غور سے سنا ہی نہین بلکہ اُس کے مطالب پر بھی قرار واقعی غور کیا اور سوچے کہ اِسکے مطابق اپنے خیالات کو آراستہ کرین اور جو نقص اپنے چال چلن مین ہو اُسکو دور کر دین۔ اسپیچ کے ایک ایک لفظ سے نوابصاحب کو اتفاق تھا اور اُنکے سنے احباب نے تقریر مذکور کے اکثر خیالات کی عمدہ طور سے تشریح و توضیح کی تو اِس وضاحت سے نوابصاحب کے دل پر اِسکی رزانت کا نقش اور بھی جم گیا کہ واقعی ہمکو اب ترقی کی طرف مائل ہونا چاہیے۔

اہل ہنود کی حالت زار اور تقریر فصیح آزمودہ کار

جلد لے میری خبر اے ساقی — نام کو مجھ مین ہے اب دم باقی
پھر کہان مین کہان گردش جام — تیری غفلت نے کیا کام تمام
صدمۂ درد و ہجوم غم ہے — تیری فرقت مین ہون پر دم ہے
دور آخر ہے پلا ساغر مے — اسطرح محو تغافل کیون ہے
ہوش آئے تو بصد رنج و الم — کہ سناؤن تجھے افسانۂ غم

ساقی اُس مرشد کامل سے عبارت ہے جو راہ نیک بتانے مین خضر فرخ پے کا کام دیتا ہے مرید اپنے پیر کی طرف مخاطب ہو کر کہتے ہین کہ ہم لوگ عرصۂ دراز سے حضیض تنزل و ادبار قومی مین پڑے ہوے ہین۔ کوئی ایسا جرعۂ روح پرور اور جام تکمینی پلا کہ ہم لوگ مخمور بادۂ حب الوطنی ہو کر اوج ترقی کی طرف پھر عود کرین۔ اب ہند کے نوجوانون کی طبیعتین اُمنگون پر ہین اب اُنکے دلون مین ولولہ پیدا ہوا ہے کہ یورپ کی قومون کی طرح ہم ہندی بھی ترقی کرین۔ ہندو اور مسلمان دونون اِس سوشل گھوڑدوڑ کے لیے تیار ہو رہے ہین۔ اب اُنکی دلی آرزو ہے کہ یورپ کے خیالات اور شائستگی سے بہرہ ور ہون۔ یورپ کے جدید

اور عتیق سائنس یعنی علوم سے فیض پائین اور اُن امور کو اخذ کرین جو یورپ کی ترقی علم و فضل کے باعث تھے - اور جنکے ذریعے سے اقوام یورپ کا آفتاب آج نصف النہار ترقی پر ہے - یہی اُنکو شوق ہے اور اسی کا اُنکو عشق ہے اور عرصہ دراز سے وہ اسی ادھیڑ بن مین ہین - یہی اُنکا معشوق ہے -

روزگاریست کہ سودائے بتان دین منست
غم این کار نشاید دل غمگین منست

جن نوجوانون کو اپنی خوش نصیبی اور فرخندہ طالعی سے اِس معشوق کی ہم آغوشی نصیب ہوئی وہ اپنے بخت رسا پر جسقدر ناز کرین می زیبد -

گل در بر و می در کف و معشوقہ بکام ست
سلطان جہانم بچنین روز غلام ست

عوام خصوصاً پرانے فیشن کے لوگون مین مشہور ہے کہ اِس زمانے مین علم و فضل کا کوئی قدردان نہین ہے کسی اور زمانے مین کم ہوئی ہوگی - ہان اگر کوئی بزرگوار بیکار اور فضول باتون مین کمال حاصل کرین تو اُنکی قدردانی البتہ اِس زمانے مین محال ہے - مثلاً زید نے ناخن نویسی مین کمال حاصل کیا - بکر کو مادۂ تاریخ نکالنے مین بڑا مادہ ہے - خالد نے قصیدہ گوئی مین کمال پیدا کیا - ممدوح کے فیل فلک شکوہ اور شمشیر خون آشام اور توسن ضرغام پر طولی ہے اور شجاعت و سخاوت اور قہر و مہر کی تعریف مین پل باندھنے کا ملکہ حاصل ہے - حامد نے رمل مین وہ مشق بڑھائی ہے کہ فن رمل کو مجوی کر لیا - کوئی نیرنگ و نجوم مین ید طولی رکھتے ہین - ایسے کمال کی قدردانی اب نہین پرانے خیالات کے بزرگوارون اور پرانے فیشن والون مین ہو تو ہو - زمانۂ حال کے تربیت یافتہ نوجوان اِن بیکار باتون کو کب دھیان مین لاتے ہین -

در مذہب عاشقی حسابے دگر ست
رسمی دگر ست و احتسابے دگر ست
در مذہب ما نماز باشد نہ نیاز
پیغمبر عشق را کتابے دگر ست

حقیقت حال یون ہے کہ جسقدر قدردانی علم و فضل اِس زمانے مین ہے اس قدر اور زمانے مین نہ تھی - اول تو برٹش گورنمنٹ کو تعصب مذہبی نہین - بلکہ اسکی یہ خواہش اور کوشش ہے کہ سنسکرت اور عربی اور فارسی روز بہ ترقی پائے - کوئی کالج ایسا نہین جس کے متعلق سنسکرت اور فارسی اور عربی کی ایک ایک شاخ نہو - ممکن ہی نہین - پنجاب مین ایک یونیورسٹی خاص اسی غرض سے قائم ہوئی ہے کہ السنۂ مشرقی کو ترقی دیجائے اور علم و فنون خاص اسی ملک کی السنۂ مروجہ مین سکھائے جائین -

گو ہندوستان مین اِسوقت چار یونیورسٹیان یعنی دار العلوم قائم ہین - کلکتہ - بمبئی - مدراس - لاہور - اور اِنکے ذریعے سے اعلےٰ درجے کی ترقی علوم ہو رہی ہے لیکن ہندوستان کے اولو العزم اور تربیت یافتہ نوجوانون کی طبع ارجمند کا میلان اِس طرف ہوا کہ خاص ولایت مین جاکر علوم و السنۂ مغربی حاصل کرین - یہ اولو العزمی واقعی قابل ہزاران ہزار تعریف و توصیف ہے - جو بات ولایت کی تعلیم سے ہین حاصل ہو سکتی ہے وہ یہان کہان ع - چہ نسبت خاک را با عالم پاک

زمین آسمان کا فرق بعد المشرقین ہی - اول تو السفر وسیلۃ الظفر ایک مشہور عربی جملہ ہی - دوسرے اس سیاحت سے جو تجربہ اسکو حاصل ہوتا ہی وہ بسم اللہ کے گنبد مین بیٹھے رہنے سے ہرگز نہین حاصل ہوسکتا -

وہان کے علماء اجل اور فضلاء اکمل کی صحبت یہان کہان نصیب ہوسکتی ہی - اور پھر وہ بے تکلفی اور یکجہتی یہان کہان جس بے تکلفی سے ہندی وہان یورپین علماء سے مل سکتے ہین وہ بے تکلفی یہان کہان نصیب ہوسکتی ہی - پھر وہان کے علمی جلسے اور سوسائٹیان جیسی ہین ویسی یہان کہان - وہ آرٹیسٹ اور زبردست معزز وہ افصح اور ابلغ البلغا اسپیچ دینے والے یہان کہان - پھر ہر دم وہر لحظہ انھین لوگون کی صحبت - ہر طرف وہی ذکر - وہ باتین بھلا یہان کہان - خیالات کی رزانت اور فکر کی متانت اور علم وفضل کا چرچا جس قدر وہان ہی اسکا عشر عشیر بھی تو یہان نہین ہی - یہ ظاہر ہی کہ اگر کوئی ہندی دو برس شیراز مین رہکر فارسی زبان تحصیل کرے تو ہندوستان مین دس برس مین بھی وہ نہین حاصل کرسکتا ہی - مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ مین جو تحصیل علم عربی ہوسکتی ہی وہ ہندوستان مین بھلا ممکن ہی - ہرگز نہین - علاوہ برین اکثر علوم وفنون تو ایسے ہین کہ یہان انکی تعلیم ہی نہین ہوتی - مثلاً اعلے درجے کی انجنیری - یا فن ڈاکٹری - یا فنون زراعت یا بیرسٹری - یا مثلاً سول سروس - یا جیالوجی اندرونی حالات طبقہ ارض کی تحقیقات وغیرہ وغیرہ - ہندوستان کی تعلیم سے سول سرجن اور اکزیکیوٹیو انجنیر اور بیرسٹر اور ناظم زراعت ہونا محال ہی - اگر رعایتاً کسی نے عہدہ اعلی پایا بھی تو کیا - جو درجہ اور اعزاز ولایت کے تربیت یافتہ نوجوانون کو حاصل ہوسکتا ہی وہ اورون کو حاصل ہونا محال ہی -

پُرانے فیشن کے ہندو ولایت جانے کے کئی نقص بتاتے ہین ایک یہ کہ دھرم جاتا رہتا ہی - اس اعتراض کی وقعت ظاہر ہی اول تو ہماری سمجھ مین ہی نہین آتا کہ دھرم جانے کے کیا معنی دھرم کسی عارضے کا نام تو ہی نہین کہ سمندر کی ہوا سے پیدا ہوجاے یا جاتا رہے یا جہاز پر بیٹھنے سے انسان کے جسم مین بے دھرمی پیدا ہوجاے دھرم تو عقیدے کا نام ہی عقیدے کو جہاز اور ولایت سے کیا سروکار - مگر بعض جہلا نے یہ پخ لگادی کہ سمندر مین گئے اور سیدھے نرک لوک پہونچے جہاز پر سفر کیا اور دین گیا گذرا ع -

	بربن عقل و دانش بباید گریست	

لاحول ولاقوۃ - کوئی لاکھ زنا کرے فسق وفجور مین غرق ہو - بے ایمانی کرے - منہیات ومعصیات سے باز نہ رہے - کل افعال خلاف شرع ہون - مگر کس نمی پرسد - کوئی ایسے شخص سے ہرگز مواخذہ نہ کریگا - لیکن ولایت جانے کا خیال ذرا بھی دل مین آیا اور لوگون نے اُسکو مورد طعن لسانی بنایا اب کوئی پوچھے کہ ولایت جانے مین کیا قباحت ہی مگر پوچھے تو اُس سے جو عقل کے ساتھ بحث کرے اور جہان عقل سے کوئی بحث ہی نہین وہان دلیل اور برہان پیش کرنا فضول ہی - وہ آنکھ بند کرکے یہی فتوی دینگے کہ ولایت گیا اور گیا گذرا -

یہ اعتراض کیا جاتا ہی کہ ولایت جاکر ہندو لوگ انگریزون اور عیسائیون کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا کھاتے ہین اور

نلون کا پانی پیتے ہین - اب فرمایئے نلون کا پانی کہان نہین پیتے - کلکتے مین بڑے بڑے باجپئی اور بڑے بڑے برہمن نلون کا پانی پیتے ہین یا نہین - راجپوتانہ مین اکثر مقام ایسے ہین جہان ہندو پانی کی چھوت نہین سمجھتے - دہلی مین بعض برہمنون کے ہان اب تک سقے پانی بھرتے تھے - اور اب بھی اگر کوئی سقے کا پانی پیے تو کوئی اعتراض نہین کرسکتا - باقی رہا یہ امر کہ عیسائیون کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا کھاتے ہین - ہم پوچھتے ہین کہ کیا وہ لوگ جو ولایت نہین جاتے اس سے بری ہین - کیا بنگال کے ہندو کھلے بندون ہوٹلون مین کھانا نہین کھاتے - کیا جب وہ لوگ مرجاتے ہین تو برہمن اور پنڈت انکا کریاکرم نہین کرتے اسکو کبھی جانے دیجیے - اکثر مقامات پر ایسا ہوا ہی کہ مسلمان عورتون کے بطن سے جو لڑکے پیدا ہوے اُن کو برہمنون نے ہندو بنا لیا اور برہمنون نے اسکو جائز قرار دیا - اب اس سے بڑھکر بے دھرمی اور کیا ہوگی کہ بی محبوب جان کا لڑکا اور ٹھاکر بنا پھرے - اللہ رکھی کا چھوکرا اور ہندو - وہ تلک لگاتے اور ہندو اُسکے ہاتھ کا پان کھائین -

یہ سب جائز ہی مگر ولایت جانا ناجائز ہی - ولایت جانے سے دھرم جاتا رہتا ہی مگر مسلمان عورت کے بطن سے جو لڑکا پیدا ہوا ہو وہ صرف اس بنیاد پر ہندؤن مین شامل ہوجاتا ہی کہ اُسکا باپ ہندو ہی - واہ رے مذہب اور واہ ری پابندی مذہبی - یہ ظاہر ہی کہ ولایت مین جن لوگون نے تعلیم پائی ہی وہ فخر ہندوستان ہین انھین سے امید ہوسکتی ہی کہ ہندوستان کو حضیض ادبار سے اوج اقبال پر پہونچائینگے - اُن لوگون سے ہندوستان کو ترقی کی امید نہ رکھنی چاہیے جو دنیا کو ترک کرکے پہاڑون کی کھوہ مین جاکے بیٹھتے ہین - یا جو رام رام کی گڈیان دن دن بھر لکھا کرتے ہین تاکہ مچھلیون کو نفع پہونچے اب ان مدعیان خرد سے کوئی پوچھے کہ مچھلیون کو تمھاری مدد کی کیا ضرورت ہی - خدا نے مچھلیون کے لیے اسقدر ذخیرہ پیدا کیا ہی کہ حضرت انسان کی مدد کی ضرورت نہین ہی - رام رام کی گولیون سے فائدہ کیا خاک ہوگا -

اب واقعی انھین لوگون سے ہندوستان کو فائدے کی امید ہوسکتی ہی جو مغربی تہذیب اور شایستگی سے واقف ہین اور ظاہر ہی کہ مغربی تہذیب اور شایستگی سے انھین لوگون کو زیادہ تر واقفیت حاصل ہوسکتی ہی جو یورپ کے ملکون کی سیر کر آئے ہین اور جنھون نے یورپ مین قیام کیا ہی -

اہل ہنود کو اب ولایت جانے کی اشد ضرورت ہی - ورنہ وہ اپنے برادران ملکی اہل اسلام سے بالکل گھٹ جائینگے - اب تک اہل ہنود نے اہل اسلام کی نسبت انگریزی زبان اور علوم مغربی مین زیادہ ترقی کی ہی وجہ یہ کہ اہل اسلام کے لڑکے انگریزی مدرسون مین کم بھرتی ہوتے ہین لیکن چونکہ مذہب اسلام کی رو سے سفر بحری سے مذہب جاتا نہین رہتا لہذا وہ برابر اپنے لڑکون کو ولایت بھیجنے لگے - پہلے تو لوگ سمجھتے تھے کہ ہندو انہین اہل اسلام سے کم رہینگے کیونکہ رسم و رواج کے مطابق وہ سفر بحری نکر سکینگے - جہاز پر سفر کرنا اسکے مذہب کے خلاف نہو مگر بعض حضرت نے غلبہ ذکاوت سے

اسکو ناجائز کردیا اور اسقدر مخالفت کی کہ ولایت جانے
کو ہنر قرار دیا لیکن تربیت یافتہ ہندوؤن نے ان پوچ
خیالات کی پابندی نہ کی اور برابر ولایت جانے لگے ۔
یہانتک کہ اب اس وقت کوئی پندرہ سولہ ہندو نوجوان
لندن مین تعلیم پاتے ہین الحمد للہ ۔ ع ۔

ہزار شکر خدا صد ہزار شکر خدا

نوبت باینجا رسید کہ دو ہندو لیڈیان بھی اپنے فہمیدہ
اور تربیت یافتہ اعزہ کے ہمراہ لندن مین موجود ہین ۔
اپر انڈیا کے ہنود سے اسقدر جرات اخلاقی کی امید نہ تھی
بنگالے کے ہندو جو علم و فضل مین اقوام ہندوستان سے
بڑھے ہوے ہین تو بہت عرصے سے ولایت جاتے ہین
مگر اپر انڈیا یعنی اودھ اور ممالک مغربی و شمالی اور پنجاب
کے ہندوؤن کی یہ جرات قابل تعریف ہی ۔ ع ۔

آفرین باد برین ہمت مردانہ تو

آپ ملاحظہ فرمائیے کہ جب ہندو اور مسلمانون کے لڑکے
کثرت سے ولایت جائینگے تو ملک کو کسقدر فائدہ کثیر حاصل
ہوگا اسمین شک نہین کہ جبتک ہندو اور مسلمان دونون
ترقی نہ کرینگے تبتک ممکن نہین کہ اصلی فائدہ ہندوستان
حاصل ہو ۔ وہ ہندو جو اہل اسلام کی ترقی پر حسد کرتے ہین
اپنے ملک کے دشمن ہین ۔ اسی طرح جو اہل اسلام ہندوؤن کے
ولایت جانے کے خلاف ہین وہ بھی بر سر غلطی ہین ۔
اکثر صاحب یہ بھی فرماتے ہین کہ کیا علمیت ولایت ہی
جانے پر منحصر ہی ۔ کیا جو لوگ ولایت نہین گئے وہ عالم نہین
ہین ۔ کیا ہندوستان مین رہکر انسان علم و فضل نہین حاصل
کر سکتا ۔ کیا وہ لوگ ہائی کورٹ کے جج اور چیف جسٹس نہین

مقرر ہوے جنھون نے ولایت کی صورت بھی نہین دیکھی تھی ۔
اور اس سے وہ یہ نتیجہ نکالتے ہین کہ جبکہ ہندوستان کی
تعلیم سے بھی وہی بات حاصل ہوتی ہی جو ولایت کی تعلیم سے
حاصل ہوتی ہی تو پھر مذہب کو ترک کرکے لا مذہب ہونے سے
کیا فائدہ ۔

اتنا نہین سمجھتے کہ پیشتر کے زمانے اور اب کے زمانے مین
زمین آسمان کا فرق ہی اب قیدین ٹوٹتی جاتی ہین پہلے فرسٹ
نمبر ریڈر پڑھنے والے لائق انگریزی دان سمجھے جاتے تھے شاہی
کے زمانے مین وہ لوگ بڑے قابل انگریزی خوان مشہور ہوتے تھے
جو لوگون کے نمبر پڑھ سکتے تھے رفتہ رفتہ انٹرنس پاس کیے ہوے
طلبہ کی بڑی قدر ہوتی تھی ۔ پھر ایف ۔ اے ۔ اور بی ۔ اے
عالم و فاضل سقراط و بقراط سمجھے جاتے تھے اب اچھے اچھے
ام ۔ اے ۔ مارے مارے پھرتے ہین اور علم و فضل کو روز بروز ترقی
ہوتی جاتی ہی ۔ شائستہ خیالات روز افزون ترقی پاتے جاتے ہین
اب ان لوگون کے علم و فضل کی قدر زیادہ تر ہوتی ہی جو ولایت سے
تعلیم پاکر آتے ہین ۔ اور بیشک انکی دستگاہ قابلیت بہت
بڑھی ہوتی ہی ۔ انکی قابلیت مین کوئی شک نہین ۔ ولایت
کی تعلیم اور ولایت کے سفر سے ایک تو تجربہ حاصل ہوتا ہی
اور جو تجربہ اس سے حاصل ہوتا ہی وہ ہندوستان کے قیام سے
ہرگز ہرگز حاصل نہین ہو سکتا ۔ اور تجربہ انسان کے لیے
ایک ضروری امر ہی ۔ تجربے کے علاوہ توسیع استعداد ہوتی ہی
خیالات کی شائستگی اور پختگی حاصل ہوتی ہی اور علماء اجل اور
فضلاء اکمل کی صحبت اور میل جول سے جو فائدہ وہ اٹھاتے
ہین وہ ہندوستان کے قیام مین قیامت تک نہین حاصل
ہو سکتا ہی ۔ صاف ظاہر ہی کہ جو محاورات فارسی اہل زبان فصحا

ایران اور اہل شیراز کی صحبت مین ایک برس مین سیکھ سکتا ہی وہ تمام عمر فارسی کتابون کے پڑھنے سے نہین سیکھ سکتا - اسیطرح انگلستان کے قیام اور تعلیم سے جو بات تین برس مین حاصل ہوسکتی ہی وہ ہندوستان مین بیس برس کے قیام مین بھی نہین حاصل ہوسکتی -

خوب یاد رکھیے کہ جو لوگ اس امر کا سدباب کرتے ہین وہ ملک کے ساتھ دشمنی کرتے ہین - گو انکی نیت خراب ہو مگر انکی نصائح ملک کے حق مین زہر کی خاصیت رکھتی ہی ظاہر ہی کہ تعلیم اور صحبت کا انسان کے دل پر بہت بڑا اثر ہوتا ہی - ہمنے اکثر ہندوون کو دیکھا ہی کہ محرم کے دنون مین عاشورے تک پان نہین کھاتے - اکثر اہل ہنود عزاداری کرتے ہین اور تعزیہ داری کرتے ہین - درگاہ مین شربت پلاتے ہین - لڑکون کو امام حسین کا غلام بناتے ہین اسیطرح اہل اسلام کے ہان چیچک مین مرد انکی چوری سے عورتین مالنون کو بلاتی ہین اب یہ کون نہین جانتا کہ اہل ہنود کے مذہب کے مطابق عزاداری کرنا خلاف ہی اسی طرح چیچک مین مالنون کی ہدایت کے مطابق کارروائی کرنے کو اہل اسلام بدعت تصور کرتے ہین مگر یہ صحبت کا اثر ہی - اب یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ انھین ہنود اور اہل اسلام پر اسکا اثر ہوتا ہی جو ان پڑھ یا جاہل ہین - ممکن نہین کہ تربیت یافتہ ہندو عزاداری کرے یا کوئی مولوی اس بدعت کو اپنے ہان جائز رکھے -

اب وہ زمانہ نہین ہی کہ ہم لوگ پرانے ڈھرے پر آنکھ بند کرکے چلے جائین پرانی لکیر کے فقیر ہون - اب وہ زمانہ نہین ہی کہ اگلی باتون کو بوجہ بے سبب تسلیم کرلین - اب زمانہ اور ہی اور زمانے کا رنگ بدلا ہوا ہی اب ہم کو یہ تعلیم ہوتی ہی کہ شایستگی کے میدان مین قدم بڑھاتے چلو - دیکھو اور غور کرو کہ زمانہ سلف کی باتون اور رسم رواج قدیم مین کون کون امور قابل تبدیل ہین - یہ کچھ فرض نہین کہ جو بات قدیم سے ہوتی آئی ہی وہ خواہ مخواہ اچھی ہی ہو - خذ ما صفا دع ما کدر پر عمل کرو -

باده در جوش ست و رندان منتظر
ساقیا خذ ما صفا دع ما کدر

اکثر صاحب فرماتے ہین کہ رسوم قدیم کی پابندی ہم پر اس وجہ سے فرض ہی کہ ہمارے باپ دادا انکے موجد تھے کیا وہ لوگ بیوقوف تھے - کچھ تو سمجھکر انھون نے یہ رسمین ایجاد کی تھین -

یہ خیالات محض خرف ہین - اپنے باپ دادا کو بیوقوف کہنا اپنی بیوقوفی کا ثبوت دینا ہی اس سے بڑھکر حماقت اور کیا ہوگی - مگر ایک امر قابل تسلیم ہی کہ زمانہ بدلتا رہتا ہی ہمکو زمانے کے مطابق کارروائی کرنی چاہیے - ہمارے آبا و اجداد کے زمانے مین شاید وہی رسوم عمدہ ہون مگر ہم کو دیکھنا چاہیے کہ ہمارے زمانے مین انکی پابندی کہان تک مفید ہی - یہ کچھ فرض نہین کہ جو باتین انکے وقت مین مفید مطلب تھین وہی اب بھی مفید مطلب ہون - اس زمانے مین رعایا کو اس شعر کے مطابق عمل کرنا پڑتا تھا -

اگر شہ روز را گوید شب ست این
بباید گفتن اینک ماہ و پروین

اب ہمکو یہ سکھایا جاتا ہی کہ اپنے خیالات آزادانہ طور پر ظاہر کرو اگر گورنمنٹ کی کسی تجویز سے ہمکو اتفاق نہو تو فوراً ادب کے ساتھ ہیر جیج کرو - اور نکتہ چینی کرو - نہ یہ کہ اگر گورنمنٹ کی

حکمت عملی خلاف ہو تو بھی اُسکے مداح ہو - اِس خوشامد کو اب
انتہا سے زیادہ معیوب سمجھتے ہین -

آخر مین مین سب صاحبون سے معافی چاہتا ہون کہ آپ کا
اسقدر قیمتی وقت مین نے ضائع کیا - لیکن اگر میری اِس
خادمانہ تقریر سے آپ لوگون کو کسی قدر فائدہ ہوا ہو تو زہے
نصیب مجھے امید ہو کہ آپ سب صاحب میرے عاجزانہ مشورہ
پر غور کرینگے گو مجھے خوب معلوم ہو کہ اکثر اہل ہنود میری اس
آزادانہ تقریر پر نفرین کرینگے اور مجھے بُرا بھلا کہینگے اور
گالیان دینگے مگر مجھے نہ گالیون کا خوف ہو نہ لعن طعن کا
مین صدق دل سے اپنے ہموطنون کی بہبود کا خواہان ہون
اِسکے صلے مین مجھے خلعت فاخرہ عطا ہو یا گالیان دیجائین
میرا کوئی نفع نقصان نہین ہو - میرا خدا گواہ ہو کہ میری
دلی خواہش یہی ہو کہ میرے ہموطنون کو فائدہ پہونچے اور
وہ راہ راست پر آئین اور مین صدق دل سے کہتا ہون کہ
میرے نزدیک اب وہ زمانہ نہین ہو کہ ہند و دھرم دھرم
پکارین اور زمانہ حال کی ترقیون سے منزلون دور رہین
اگر دھرم کی بھونڈی باتون کی پیروی کی تو ہند و سوشل
گھوڑ دوڑ مین سب سے پیچھے رہ جائینگے - جن باتون کو وہ
دھرم سمجھے ہین وہ اصل مین دھرم سے کوئی تعلق ہی
نہین رکھتین - اب آپ لوگون کا دھرم صرف کھانے پینے
پر رہ گیا ہو - افسوس صد افسوس -

من نگویم کہ این مکن آن کن
مصلحت بین و کار آسان کن

حضرت ناظرین - آپ کو استعجاب ہو گا کہ کہان نواب صاحب
کا سفر نینی تال اور داخل منزل مقصود ہونا اور ادھر
بیگم صاحب کا تار پانے سے تشفی حاصل کرنا اور کہان لندن
کے سفر کی تعریفین -

چہ خوش گفت ست جامی در آئینولہو
ندارم غیر از تو فریاد رس

مار دن گھٹنہ پھوٹے آنکھ -

اصلیت اِسکی یون ہو کہ نواب صاحب کے احباب نینی تال نے
اِنکو مجبور کیا کہ اِنکے ہمراہ لکچر سننے جائین - اور کہا کہ منشی مہتاب [illegible]
نامے ایک عہدہ دار پنشن خوار سفر اور تعلیم ولایت کی نسبت
لکچر دینے والے ہین ضرور چلیے -

خیر - جب لکچر ختم ہوا تو حاضرین جلسہ نے نعرۂ تحسین
بلند کیا اور تالیان بجائین اور گھر پر نواب صاحب کے ہان
یون باتین ہونے لگین -

ممن - حضور کیا جانین کیا واہی تباہی بکتا تھا -
مسخرہ - ہمکو تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے ہمارے منشی
مہراج بلی صاحب فارسی بول رہے ہین -
آغا - بھئی ہمتو دیر کو پہونچے ہمنے کچھ سنا نہین -
چھٹن - بہت لائق آدمی ہو جناب -
مہراج - لائق کیا اپنا سر ہو - پہلے ہی سے مذہب کو بٹے
دیتا ہو -
چھٹن - یار کہتا تو سچ ہو -
نواب - بھائی صاحب آپ لوگ غور کر کے سنتے ہی نہ تھے -
مہراج - جی ایک آپ ہی تو سمجھدار ہین بس -
چھٹن - تم کو ان باتون سے کیا سرو کار ہو -
مہراج - جی ہان مین تو بیوقوف آدمی ہون نا -
چھٹن - بیوقوف نہین تو ہو کون -

مہراج - ارے تو نامعقول اسکے کہنے سے کوئی اپنا مذہب بدل دے -

نواب - وہ مذہب آپکا جاتا رہیگا تو کیا ہوگا -

مہراج - بجا ہی - مذہب گیا تو پھر رہا کیا -

نواب - تو جو لوگ ولایت گئے ہین وہ سب لامذہب ہو گئے -

مہراج - اور نہین تو کیا - لامذہب تو ہو ہی گئے -

نواب - گدھے ہو خاصے - ارے وہ ہندو جو ولایت گئے اور وہان سے تعلیم پاکر واپس آتے وہ تم سب ہندوون کے فخر ہین -

مہراج - ایسی تیسی آپکی - وہ ہمارے ننگ ہین -

نواب - کیا پٹیان آنکھون پر بندھی ہین -

چھمّن - انھین ہندوون پر تمکو بھروسا رکھنا چاہیے -

مہراج - وہ لوگ ہمارے آزار کے باعث ہین -

> رکھو بھروسا نہ دلا اُس سے تو دلداری کا
> کام ہی آٹھو پہر جسکو دل آزاری کا

وہ مردم آزار ہین - ہم لوگون کے دل دکھاتے ہین -

> حکم دیدیتا ہی عاشق کی گرفتاری کا
> یہ چلن یار نے سیکھا ہی دل آزاری کا

نواب - بھئی کیا اچھا لکھ دیا ہی - اسکا یہ مصرعہ از رنگ ہی

> اسے دیکھے جو مشتاق مضامین و معانی ہی
> جہان مین دھوم ہی جسکی یہ وہ ارژنگ مانی ہی

مہراج - مردود کہتا ہی کہ اب انھین لوگون پر ترقی منحصر ہی جو ولایت مین تعلیم پاتے ہین -

نواب - بہت سچ کہتا ہی بھائی صاحب -

مہراج - جھک مارتا ہی مردود -

چھمّن - یہ تو جاہل ہی - اس سے کیا کہتے ہو -

ممّن - حضور معلوم تو عالم ہوتا ہی -

آغا - افسوس ہی ہم نہ سن سکے -

مہراج - کہتا تھا کہ مذہب کو ترک کردو اور ولایت جاؤ -

آغا - مذہب کے معنی کیا - ارے میان ولایت جانے سے مذہب کو کیا واسطہ - عجب دشمن عقل ہو -

مہراج - جی بجا ہی - آپ بڑے دانشمند آدمی ہین -

نواب - بیشک ہین - اور نہین تو کیا تمھارے سے گدھے ہین -

مہراج - تم اپنے مذہب کے خلاف کوئی فعل کروگے بھلا ہرگز نکروگے سمجھا -

نواب - بھلا یہ تمھارے مذہب مین جائز ہی کہ مسلمان عورت کے بطن سے جو اولاد ہو اُسکو ہندو کرلو -

مہراج - ہرگز نہین - ہندو وہ اولاد کیونکر ہوسکتی ہی -

نواب - پھر اُسوقت کیون نہ تردید کی - وہ تو مثالین دیتا تھا کہ ایسا ہوا ہی اور بیشک ہوا ہی - اب آپکا دھرم کہان رہا -

آغا - سنیے قبلہ اب ترقی قومی کا وہ جوش و خروش ہی کہ آپ پرانے خیالات کے آدمیون کی ایک نہ چلنے پائیگی -

نواب - ارے یار خوب یاد رکھو کہ اب ترقی کا دارمدار انگریزی تعلیم پر ہی - آپ چاہیے کہ عربی کے ملا ہوکر ترقی کیجیے یا محقق فارسی بنکر یا سنسکرت کے عالم ہوکر ترقی کیجیے - ع -

> این خیال ست و محال ست و جنون

آغا - ہم ایک بات آپ سے دریافت کرتے ہین -

مہراج - ابھی ہم کسی بات کا جواب نہ دینگے - آپ ایک بات کا جواب دین - جتنے انگریزی خوان آپنے دیکھے اُن سب کو عموماً لامذہب پایا یا نہین - جسنے کوٹ پہنا اور ولایتی پانی پیا اور حقہ پیا اُسکے ایمان کا کیا ٹھکانا وہ ہندو کہان رہا -

چھٹن - تو آپ کے مذہب کا دارمدار صرف لباس پر ہی - اگر دھوتی پہنے تو مذہب باقی رہا ورنہ جاتا رہا - گیا گذرا -

نواب - اب یہ بتائیے کہ کتنے ہندو دھوتی پہنتے ہین - فارسی خوان ہندو گھرون مین دھوتی پہنتے ہون تو پہنتے ہون باہر تو دھوتی پہنکر نہین نکلتے - گانون کے ہندو پایجامہ نہین پہن سکتے انگریزی خوان ہندو کوٹ تپلون پہننے لگے -

آغا - اب اِس سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ جسقدر علم و فضل کی ترقی ہوگی اُسی قدر لباس مین بھی تبدل اور شایستگی واقع ہوگی - تربیت یافتہ ہندو دھوتی پہنکر ہرگز کچہری یا دفتر یا ہوا کھانے نہ جائینگے - لباس کو مذہب سے کیا واسطہ ہی کچھ نہین - مگر آپ لوگون کے ادبار نے آپ کو یہ ہدایت کی کہ مذہب کو عقیدے سے کوئی بحث نہین ہی - مذہب کا دارمدار صرف لباس پر ہی - کیون صاحب ولایتی پانی پینے سے تو مذہب جاتا رہتا ہی اور ڈاکٹر خانے مین جو دوا بنتی ہی اُسمین مسلمان کمپونڈر پانی جو ملا دیتے ہین وہ پینا جائز ہی - گلاب اور کیوڑا مسلمان کے ہان کا پینا جائز ہی

نواب - آپنے ثابت کر دیا کہ اکثر مقامات کے ہندو برابر مسلمانون کے ہاتھ کا پانی پیتے ہین -

چھٹن - اور کیون صاحب کلکتے مین جو ہندو علانیہ ہوٹلون مین کھاتے ہین اور جب مرتے ہین تو برہمن انکا کریا کرم کرتے ہین یہ کہان جائز ہی -

مہراج - یہ بھی بدعت ہی - یہ سخت بدعت ہی -

نواب - پھر جب ہندوستان مین علانیہ یہ فعل جیرز ہوتے ہین جب مسلمان کمپونڈر آپ کے سامنے نادر سے پانی لاتا ہی

اور آپ پیتے ہین - جب مسلمان عورتون کے بطن کے لڑکے ہندو بنا لیے جاتے ہین تو اُس شخص کو کیون مورد لعن سمجھے جو جو بیچارہ محض نیک نیتی سے علم حاصل کرنے ولایت جاتا ہی - وہ تو بدیا سیکھنے جاتا ہی -

مہراج - واہ - کیا بدیا سیکھنے جاتے ہین -

آغا - بھائی صاحب ہونا وہی ہی جو وہ کہتا تھا -

مہراج - یہ کون نہین جانتا -

آغا - کیون صاحب جو آپکی وضع آج ہی وہی آپکے دادا کی پردادا کی وضع بھی ہوگی یا کوئی تغیر تبدل واقع ہوا ہی -

مہراج - نہین وہ کیونکر ہو سکتی ہی - ضرور تبدل و تغیر ہوا ہی -

آغا - بس نواب اِس سے ظاہر ہی کہ لباس اور وضع مین تغیر و تبدل سلف سے ہوتا آتا ہی - پھر اگر اِس زمانے کے نوجوانون نے پاجامے اور گھٹنے کے عوض تپلون اور کوٹ پہنا تو کیا گناہ کیا -

مہراج - ہماری وضع کیا بُری ہی جو ہم اورونکی وضع اختیار کرین -

آغا - آپ سے بحث ہی کرنا فضول ہی - ابھی خود تسلیم کر چکے ہو کہ وضع مین تبدل تغیر ہوتا آیا ہی - یہ کوئی نئی بات نہین ہی اور پھر کہتے ہو کہ ہم اپنی وضع کو کیون بدلین -

نواب - دور کیون جائیے - ابھی کل کی بات ہی کہ وضعدار بزرگوار گھیتلے جوتے پہنتے تھے - شملے زیب سر کرتے تھے - انھین بزرگوارون نے زمانے کا رنگ بدلا ہوا دیکھکر گول ٹوپیان اور سلیپر مین پہننا شروع کین اور گھیتلے جوتون کے عوض وارنش کے بوٹ پہننے لگے - بیشتر وضعدار لوگ انگرکھے کے نیچے کرتا نہین پہنتے تھے - اب سینہ کھلا رکھنا معیوب سمجھا جاتا ہی -

ممن - کیا خوب مثال دی ہے حضور نے -
مسخرہ - منشی مہراج بلی کے فرقدان نامبارک پر بھی اسوقت ایک اوگی - دو - لاحول ولاقوۃ - ٹاٹ باقی - ارے نہین کیا کہتے ہین آپسے - بھلا ہی سا نام ہے منڈیل دھری ہوئی ہے پوچھیے انگریزی کے پہلے بھی کبھی منڈیل پہنی تھی -
مہراج - پہلے منڈیل کا رواج کہان تھا -
آغا - چہ خوش - اپنے منھ سے آپ قائل ہوے -
نواب - اب تو منہ کی کھائی -
مسخرہ - یہ چکنے گھڑے ہین حضور -
نواب - ارے میان نواب اسکے یہ معنی ہوئے کہ رواج کے مطابق انسان کو کارروائی کرنی پڑتی ہے - بس ہمارا مطلب حاصل ہوگیا -
مہراج - اجی ہم تو سمجھے ہی ہوئے ہین کہ اب سب لے دھری کا زمانہ آگیا -
نواب - یہی ترقی کا زمانہ ہے -
آغا - مہراج بلی کی آنکھون پر تو پٹی بندھی ہوئی ہے -
مسخرہ - حضور یہ غلط ارشاد ہوا - ابھی انکی آنکھین کھلی کہان -
ممن - اچھا فقرہ چُست کیا بھئی چڈ الگنجر و -
مہراج - انکی ایسی تیسی - فقرہ اپنا سر چست کیا -
نواب - اگر ولایت جانے کو سب ہند و ناجائز اور معیوب قرار دیتے تو آج بابو لال موہن گھوس اس درجہ اعلے کو نہ پہونچتے - سرا ندرناتھ انگریزی تقریر مین ایسا فصیح لبیان نہ ہوتا - لندن مین ہندوستان کے فوائد کی بحث مین اسقدر سرگرمی نہ ظاہر کیجاتی -
مہراج - یہ کردن کے فاقے مین سیکھے ہو -
آغا - اخاہ آپ بھی چہر کنے لگے ماشاء اللہ -

یہ پہلا ہی مرتبہ تھا کہ نواب صاحب لکچر سننے تشریف لیگئے تھے اس کل قافلے مین صرف نواب چھٹن صاحب نے البتہ ایک مرتبہ لکچر سنا تھا - تالیان بجانے پر اکثر رفقا ر نواب صاحب متحیر ہوے مگر اس لکچر نے نواب کے دل پر بہت بڑا اثر ڈالا اور اس سے انکے دل مین جوش پیدا ہوا کہ ترقی کرین - اور تحصیل علوم کی طرف مائل ہون -
منشی مہتاب راے صاحب کی جادو طرازی اور نکتہ پردازی نے انکے دل کو مسخر کر لیا - اور یہ سوچنے لگے کہ کیون بھئی نواب بھلا ایسا بھی کوئی دن ہوگا کہ ہم بھی اسی لیاقت کے ساتھ لکچر دیتے ہونگے - انکو اسکا یقین نہین آتا تھا اور انکی راے تھی کہ اس فصاحت کے ساتھ لکچر دینا ہر شخص کا کام نہین ہے اور چونکہ کم استعداد آدمی تھے انکو اور بھی مایوسی تھی کہ لاکھ پڑھ جائین اب اس سن مین اسقدر قابلیت نہ حاصل ہوسکیگی -
نواب صاحب گو کم استعداد آدمی تھے اور بہت پڑھے لکھے نہ تھے مگر بڑے ہی طبیعت دار تھے اگر انھون نے عمدہ تعلیم پائی ہوتی تو آسمان مین تھگلی لگاتے - انکو لڑکپن ہی سے بُری صحبت تھی - خوشامدی اور بد وضع آدمی انکو گھیرے رہتے تھے - پڑھنے لکھنے کا شغل براے نام تھا ہان کبوتر بازی اور بٹیر بازی مین البتہ بہت وقت ضایع ہوتا تھا اور انکی صحبت مین جس قدر آدمی بیٹھتے تھے وہ سب فقرہ باز اور جھوٹے اور بے ایمان تھے - اگر لڑکپن سے عمدہ تعلیم پائی ہوتی تو بے مثل اور بے نظیر رئیس ہوتے

اور اُنکی ذکاوت طبع اور جودت خلقی پر اس تعلیم سے جلا ہوجاتی - مگر صحبت ہوئی اُن لوگون کی جو تعلیم اور تحصیل علم کے دشمن تھے - پھر بھلا کیونکر راہ راست پر آتے اب اگر قمرن اور نازو کی ادا اور نخرون سے مہلت پائین اور عمدہ اشغال کی جانب متوجہ ہون تو فہو المراد ورنہ - ع -

پھر وہی کنج قفس پھر وہی صیاد کا گھر

دو چار انگریزی خوان دوستون کی صحبت مین دنیا کے حالات سے کچھ کچھ واقف ہوگئے تھے - بابو لال موہن گھوش اور بابو سرندرو ناتھ بنرجی کے نام سے بھی واقف ہوگئے تھے -

ممن - کیون حضور یہ منشی مہتاب راے بھی ولایت گئے تھے
نواب - اب یہ ہمین کیا معلوم - شاید گئے ہون -
چھٹن - قطع سے تو پایا جاتا ہی کہ نہین گئے -
نواب - ہان اگر گئے ہوتے تو کوٹ پتلون ضرور ہوتا -
چھٹن - کیا کوٹ پتلون مین ہرج کیا ہی -
نواب - کچھ نہین - ہم تو کوٹ پتلون کے خلاف نہین ہین
آغا - واللہ بہت ہی عمدہ وضع ہی -
نواب - ہمکو تو بہت ہی پسند ہی - مردانہ لباس ہی -
آغا - اور جیسی کتنی رہتی ہی - یہ نہین دیکھتے -
مسخرہ - اور حضور سر کے اوپر وہ ڈلیا کتنی اچھی معلوم ہوتی ہی - اور بعض ٹوپیان تو بالکل جیسے پٹاری کا ڈھکنا ہوتا ہی -

مسلمانان در گور و مسلمانی در کتاب

اہل اسلام کے ادبار اور حالت زار - اُنکی فتوحات زمان پاستان اور پچھلی عظمت وشان کی نسبت جو فصیح و بلیغ اسپیچ اور تقریر پُر تنویر نواب صاحب نے نینی تال مین بڑے ذوق اور دلی شوق سے سنی تھی اُسکی نقل نذر ناظرین اولی الابصار کیجاتی ہی - وہو ہذا -

ایہا السامعین - جو اسپیچ خاکسار اسوقت عرض کرنیوالا ہی اُسکو ہر ہوا خواہ اسلام توجہ سے سنیگا اور ضرور اہل اسلام کی موجودہ حالت زار اور تنزل و ادبار پر ماتم کریگا کہ ہم کیا تھے اور اب کیا ہین کجا وہ اوج - کجا یہ حضیض - کجا وہ عروج - کجا یہ ادبار - کجا وہ اقبال - کجا یہ پتلا حال -

کیا یاد نہین تمھین وہ ایام ۔ جب قوم تھی مبتلاے آلام
وہ قوم جو جان تھی جہان کی ۔ جو تاج تھی فرق آسمان کی
تھے جسپہ نثار فتح و اقبال ۔ کسرے کو جو کر چکی تھی پامال
گل کردیے تھے چراغ جسنے ۔ قیصر کو دیے تھے داغ جسنے
وہ نیزۂ خون فشان جو چلکر ۔ ٹھہرا تھا فرانس کے جگر پر
روما کے دھوئین اُڑا دیے تھے ۔ اٹلی کو کنوئین جھنکا دیے تھے
یہ قوم کہ تاج آسمان تھی ۔ اب کوئی گھڑی کی میہمان تھی
اسلام کی جان پر بنی ہی ۔ دم توڑ رہا ہی جان کنی ہی
ماتم تھا یہی کہ آئی ناگاہ ۔ اک سمت سے اک صداے جانکاہ
دیکھا تو وہان بحال و تمکین ۔ آیا نظر ایک پیر دیرین
نالان ہی کہ اب بھی تو جاگو ۔ اے خواب گران کے سونے والو
تا چند رہو گے مست و سرشار ۔ اٹھو کہ سحر ہوئی نمودار
وہ کشتۂ قوم وہ فدائی ۔ اُٹھا لیے کاسۂ گدائی
ایک ایک سے عرض حال کرتا ۔ در در وہ پھرا سوال کرتا
ہر بزم و ہر انجمن مین پہونچا ۔ ہر باغ مین ہر چمن مین پہونچا

حضرات سامعین - یہ اشعار آبدار از زبان حضرت محمد شبلی نعمانی سے ہین - یہ بزرگوار علی گڈھ کے مدرسۃ العلوم للمسلمین کے

پروفیسر عربی ہین - آپ نے حال مین حضرت نثار لکھنوی
مہتمم پیام یار کے اہتمام مین صبح امید نام سے ایک مثنوی
بطافت معنوی شائع کی ہی اور اس مین مصنف باوقار اہل اسلام
کے سرمایہ ناز و افتخار نے مسلمانون کی حالت موجودہ اور
گذشتہ کی تصویر کھینچدی ہی اور واقعی لائق داد دست اہل
مصادیہ فرماتے ہین کہ

باالیہمہ جاہ و شوکت و فر	اقلیم سخن کبھی تھا مسخر
حیثیت مین بلند پایہ اسکا	تھا فلسفہ زیر سایہ اسکا
منطق مین ہوا جو گرم جولان	تھا ساتھ ہی رکاب مصر و یونان
میدان سخن جو در ہیرو تھا	فارس کی زبان پہ طرہ تھا

مگر افسوس صد افسوس کہ

وقت پیری شباب کی باتین
ایسی ہین جیسے خواب کی باتین

اب ہم لوگون کا یہ حال ہی کہ

باطل پہ فدا ہو حق سے بیزار	تعلیم پہ کس بلا کا اصرار
دنیا ہی رہا ہے نام ہی نام	وابستہ رسم عام ہین ہم
ہین رسم و رواج پر فدا سب	تحقیق سے کچھ غرض نہ مطلب
سمجھے نہ ذرا کہ وقت کیا ہی	کس سمت زمانہ چل رہا ہی
تیور نگہون پہ نہ کچھ نظر کی	یہ بھی کہ ہوا ہی اب کدھر کی
کیا بیش ہے کیسی صورتین ہین	کیا وقت ہی کیا ضرورتین ہین
رنگ اور روش سپہر کیا ہی	اب طرز خرام دہر کیا ہی
ہین چرخ کی اپنی اور گھاتین	چلنے لگین اور ہی ہوائین

اب بھی لیل و نہار ہی اور ہماری کاہلی اور ہمارا اصرار دور
تقلید یون ہی بڑھتا گیا تو ابھی ہماری حالت اور بھی
زیادہ ابتر اور تباہ ہوگی اور ہندوستان کی کل قومین
ہم سے گوے سبقت لیجائینگی اور ہم منھ دیکھتے رہجائینگے -
افسوس ہی کہ کسی طبقے کے مسلمان ترقی نہین کرتے غریب
غربا کے پاس کھانے کو نہین وہ نان شبینہ کو محتاج و درماندہ
ہین ایسے ترقی کی بھلا کیا امید ہوسکتی ہی - اوسط درجے کے
مسلمان سوداگری اور سود اور انگریزی تعلیم کو جو خاص
ذریعہ عروج و ترقی ہین گناہ و کفر قرار دیتے ہین اور امرا
اہل اسلام عیش و عشرت اور سستی و کاہلی کے ہاتھ ایسے
بک گئے ہین کہ ایسے امید بہبود رکھنا خیال خام ہی مین بھی
لکھنؤ کا ایک امیرزادہ ہون - گو مدت مدید سے وطن چھوڑا
مگر ماوا و ملجا وہی ہی سمجھے وہان کے امرا کی حالت پر افسوس
ہی - باستثنا چند شہزادگان وغیرہ سب کو اسی حال مین
پایا ہم لوگون کی زندگی بھی کوئی زندگی ہی - زندگی کا لطف
انگریز اٹھاتے ہین ہم تو زندگی کو تباہ کرتے ہین باپ
دادا پر دادا حرام حلال کا روپیہ چھوڑ گئے یا وثیقہ کہین سے
بیش قرار مقرر ہوگیا بس اسی مین گلچھرے اڑاتے ہین اور
اصل مین دیکھو تو گلچھرے تو کیا خاک اڑاتے ہین ہان روپیہ
کو بیکار اور بے مصرف لٹاتے البتہ ہین - اور بیوقوف الگ
بنتے ہین - دولت کی دولت لٹائین اور اوسکے اوپر ہیچ
نقصان مایہ و دیگر شماتت ہمسایہ - گدھے نے کھیت
کھایا پاپ نہ ہی - اور ستم یہ ہی کہ جو ذات شریف ہماری
دولت کے مزے اٹھاتے ہین وہی الٹا ہمکو بیوقوف بناتے
ہین اور سارے زمانے مین کہتے پھرتے ہین کہ ہم تو فلان
شخص کو خوب الو بنا کے مال چرتے ہین مگر ہماری عقل کی
آنکھون پر ایسی پٹی بندھی ہوئی ہی کہ ہین کچھ سوجھتا ہی نہین
اور اگر کوئی خیرخواہ دوست ہمکو سمجھائے کہ یا تم پر کسی ہی کے

جہاز مین گرفتار ہو تو ہم اسکو اپنا دشمن سمجھنے لگین اور پھر اسکو اپنی صحبت مین نہ بیٹھنے دین - افسوس ہی کہ ناصح مشفق کو ہم دشمن سمجھتے ہین اور خوشامد خورون اور یاران نانی اور یاران زبانی کی خوشامد اور تملق اور جھوٹی تعریفون پر بہے جاتے ہین کہ انکی دشمنی ذرا نہین سوجھتی ؎

برے کو ہم بھلا سمجھے بھلے کو ہم برا سمجھے
پڑے ہین پتھر سمجھ پر ایسی ہم سمجھے تو کیا سمجھے

ایسکے کئی اسباب ہین - منجملہ ان سببون کے ایک سبب خاص یہ ہی کہ ہماری تعلیم ناقص ہوئی ہی یا یون کہین کہ ہم کو تعلیم دی ہی نہین جاتی ہی - ہم سب عموماً اس مصرع کے مصداق ہین ع - خود غلط املا غلط انشا غلط -

کوچے کو ہم کوچہ لکھتے ہین - ورنہ کے عوض اگر نہ والا استعمال کرتے ہین (کر) یعنی کاف بیانیہ کو (کی) کی طرح پر لکھتے ہین - انگریزی پڑھنے کا بھی اگر شوق کیا تو اسے بی سی پڑھکر فاضل ہوگئے - اور جو فرسٹ نمبر ریڈر پڑھ لی تو زمین پر قدم ہی نہین رکھتے - گویا منشی ہو چکے - ظاہر ہی کہ جب ہم بھی گنوارون کی طرح جاہل اور ان پڑھ ہونگے تو ہم اپنی سوسائٹی مین کیا خاک ترقی کر سکینگے - لفاظی اور فقرہ بازی اور شی ہی اور علم شی دیگر - اگر زبان کا (لقلقہ) ہوا تو کیا - خالی خولی فقرہ بازی سے مطلب ہماری معلوم -

دوسرا نقص یہ ہی کہ ہماری صحبت بڑی خراب ہی - ہماری صحبت مین وہ لوگ بیٹھتے ہین جو ہماری طرح مدرکہ اور جاہل ہوتے ہین اور الف کے نام بے بھی نہین جانتے - بلکہ تمام زمانے کے کلائیان - اٹھائی گیرے - بدوضع چھیلے - ذوات شریف ہوگئے ہین - جو اپنی تمام عمر کاہلی اور سستی اور جلسا زی مین صرف کرتے ہین جو کبھی کوئی کام نہین کرتے بجز اسکے کہ آج ایک رئیس کی صحبت مین ہین - کل وہان سے نکالے گئے کسی اور کی صحبت مین بیٹھے - دس پانچ روپیہ ماہواری تنخواہ مقرر ہوگئی - دسترخوان پر کھانا کھانے لگے - ان لوگون کو ہمیشہ یہی فکر رہتی ہی کہ کسی طرح رئیس کو دھوکا دیکر کچھ اینٹھین - شراب خواری یہ سکھائین - بدکردار اور بدوضع عورتین پیش کرین - قمار بازی مین ان کو دخل - چانڈو پلانا یہ سکھائین - درک کا شوق یہ دلوائین - الغرض یہ حضرات اس مثل کے پورے پورے مصداق ہین (سب گن پورے - انہین کون کہے لنڈورے) اگر کوئی ان سے پانچ انگلیان دلائے تو پوری پانچ پھر اسکے ہاتھ نہ لگین - ایک آدہ انگلی یہ ضرور اڑا لینگے اسمین فرق ہی نہین پڑ سکتا - ایسی گھاتین اور وہ وہ داؤن پیچ یاد ہین کہ مارین چاہے رون شاہ چت - معاملہ پٹ تو پڑ ہی نہین سکتا - اور کمسن رئیسون کو اپنی راہ پر لانا اور چکما دینا تو بائین ہاتھ کا کرتب ہی - یہ تو کوئی انکے شاگردون سے سیکھ جائے چٹکیون مین رنگ چڑھا دین اور اسکے رنگ پر ایسے آ گئین اور وہ رئیس زادہ انکا دم بھرے - وہ یہی سمجھے کہ ان سے بڑھکر دوست دوسرا پیدا نہین ہوا ہی -

ان حضرات سے ہم لوگون کو بہت احتراز کرنا چاہیے اور حتی الوسع یہ کوشش ہونی چاہیے کہ ہمارے لڑکے انکی صحبت سے بچین ورنہ اگر انکی صحبت ہوئی تو بس پھر یہ ضرور جھاڑ پر چڑھا لینگے انکے ادنیٰ ادنیٰ ہتکنڈے یہ ہین -

ا - پہلے رئیس زادے کو ٹٹولا کہ کتنے پانی مین ہی - پھر اسکی خوشامد کرنی شروع کی دو ایک مرتبہ لسانی کے ساتھ گفتگو کی - کبھی ہوا کھانے ساتھ گئے بس قابو مین کر لیا جب تک

اِس سے روپیہ مل سکا خوب دل کھول کر اُڑایا جب دیکھا کہ گھر سے نہین ملتا - بیوی کا زیور منگوایا اُسکو اونے پونے پر پٹیلا - سو کا مال پچاس پر اسکے کوڑے گیے - دس رئیس کے ہاتھہ دھرے چالیس خود اُڑائے جب زیور بھی قید مین رہنے لگا اور ہر طرف سے ناجائز آمدنی کا دروازہ بند ہوا تو رئیس زادے کو ادھر اُدھر اِیں وعدے پر قرض دلوانے کی کوشش کی کہ جب اِنکے باپ مرینگے تو ادا کر دینگے - سو دیجیے ہزار کا تمسک لکھوا لیجیے - دس روپیہ سیکڑا سود دینے پر جو اُلٹی سیدھی پڑھ رہے ہین کہ بابا مرین تو بیل ٹہین - اکثر لالچی آدمی پھنس بھی جاتے ہین پچاس دیکے دو سو لکھوا لیے - اپنے نزدیک گویا جوا کھیلا - ملے تو پچاس کے دو سو اور اگر ڈوبے تو گھر سے بھی گئے - ملنا ملانا اور سو کے دو ہزار ہونا تو نجیر - اکثر ایسی رقمون کو ڈوبتے ہی دیکھا ہی -

۳ - یا یہ کارستانی کی کہ کسی عورت سے عقد کر لیا اور اُسکی چھوکری رئیسون سے پیشکش کرنے لگے - چھوکری بھی قابو مین اور اسکی امّان بھی - نوعمر رئیسون کو بھڑے دینے شروع کیے حضور پری کی کیا حقیقت ہی - اور شوخی کی تو قسم کھائی ہی بجلی تو بیٹھتی ہی نہین - بس حضور ہی کے قابل ہی اور دس دن تک بات چیت سب طرح اچھی - ایک دن حضور ملاحظہ کر لین نا - یہان سے قدم بھر پر بیرونی خندق مین تو مکان ہی - نوعمر رئیس بھلا ایسی باتون پر کیون نہ پھسل پڑے - ع - نہ تنہا عشق از دیدار خیزد -

گیا اور بلا مین پھنسا - متعہ کرا دین نکاح کرا دین - کچھہ لکھوا پڑھوا دین - جو ستم چاہین ڈھائین - اختیار ہی - اگر ہم لوگون کو اچھی تعلیم دیجاے اور ہمارے ہمنشین لائق

اور مہذب اور روشن ضمیر لوگ ہون تو ممکن نہین کہ ہم ترقی نہ کرین اور ہمارے خیالات اعلیٰ درجے کے شایستہ ہو جاین - افسوس ہی کہ نہ تو گھر پر ہمکو فارسی عربی پڑھائی جاتی ہی اور نہ اسکول مین انگریزی کی تعلیم دیجاتی ہی - لڑکپن سے ہم کو وہ وہ باتین سکھائی جاتی ہین جو ہمیشہ مضرت بخش ہین - پتنگ بازی کے جو پینگ بڑھے تو اُنہی کے ہو رہے - دو دو چار چار پانچ پانچ روپیہ اشرفی پیچ لڑ رہا ہی خوشامد خورے شہ دے رہے ہین کہ حضور کا آج تمام لکھنؤ مین نام ہو رہا ہی کہ اشرفی اشرفی پیچ فلانے رئیس کے ہان لڑ رہا ہی - کوئی کہتا ہی سرکار میدان لڑائیے تو ایسا - ملکون ملکون مشہور ہو گیا - رئیس زادہ پھولے نہین سماتا - مصاحبون سے پوچھتا ہی کیون جی بھلا گوہر جان کو بھی خبر ہو گئی ہی کہ ہمارے ہان اشرفی پیچ بدبد کے لڑ رہا ہی - اُنھون نے اور بڑھانا شروع کیا - ای حضور بس یہ سمجھ لیجیے کہ تمام چوک کے کرے سونے پڑے رہتے ہین جتنی ہین چھوٹی اور بڑی سب کو ٹھون پر سے حضور کے میدان کی سیر دیکھتی ہین - پہر دن رہے سے چوک کے کرے سب سونے ہو جاتے ہین اور کوٹھے پرستان ہوجاتے ہین - معلوم ہوتا ہی دن رہے ہی سے کئی چاند نکل آئے ہین - ایسا میدان تو جنرل صاحب نے بھی نہین لڑایا تھا - اور حضور یہی رہجاتا ہی - روپیہ پیسا کوئی چھاتی پر رکھ کے تو لے نہین جاتا - میر دل نے سو کھی دھوم سے نکالی آج تک نام ہی - سارا زمانہ تعریف کرتا ہی کہ بھئی سو کھیان تو بہت دیکھین مگر ہی کیا کہ میر دل کی سی سو کھی نہ سنی نہ دیکھی نواب سعید الدولہ بہادر کو خدا بخشے مر گئے مگر نام چھوڑ گئے - آج تک لوگ نیکی سے اور ساتھ تعریف کے

اُنکا نام یقینے ہین تو کہین اسبب سے - اُنکی فیاضی کے سبب سے اور بہت رئیس بھی مرے مگر کوئی نام بھی نہین لیتا اور جانتا بھی نہین کہ کون تھے اور کون نہین تھے اور حضور کو تو حق تعالی نے وہ ریاست مزاج مین عطا کی ہو کہ تعریف کرنا محال ہو اور کیون نہ ہو پوتے دلی کے رئیس ہین یہ باتین یادگار رہجاتی ہین سہ

زندہ است نام فرخ نوشیروان زعدل
گرچہ بسے گذشت کہ نوشیروان نمرد

پڑھے لکھے تو یہ لوگ ہوتے ہی نہین اور اگر اکا دکا کوئی جانتا بھی ہوا تو شُد بُد - لہذا (بہ سبب سے) اور (زندہ است) کو زندانست کہنے لگے شیخ سعدی کو بھی اصلاح دیدی - نوعمر رئیس ان بھر دن مین کیون نہ آئے - ع -

خوشامد سر کرا کردی خوشش آمد

اور جو چانڈو بازی کی لت لگادی تو اور بھی گئے گذرے دن رات بخت واژون کی طرح اوندھے پڑے چانڈو اڑارہے ہین - صبح ہو تو اور شام ہو تو - بجز اس کم بخت چانڈو کے اور کوئی شغل ہی نہین - مکان کثیف - کپڑے میلے - ہر وقت لمپ اور تیل اور افیم کے ست کا شغل ہو - بیٹھے تو اُٹھا نہین جاتا - لیٹے تو پھر بیٹھنے کی سکت نہین صحبت بھی انھین ہیچ قوم آدمیون کی رہتی ہو - باتین بھی ہوتی ہین تو وہی جیسی چانڈو خانے مین ہوا کرتی ہین جنکا سر نہ پیر - ہم یہ نہین کہتے کہ ہم اس سے خود بری ہین - ہرگز نہین ہم بھی کم وبیش اسی فش کے آدمی تھے مگر ہان اب یہان آنے سے آنکھین کھل گئین - مجھے خوب یاد ہو کہ جب کلکتے کی نمایش گاہ دیکھنے مین گیا تھا تو میرے ساتھ سب جہلا

اور ان پڑھ آدمی تھے اور اگر پڑھے لکھے دو ایک تھے بھی تو وہی دقیانوس کے وقت کے لوگ - یہان نینی تال مین مین نے ایک مختصر رسالہ دیکھا جسمین کلکتے کی نمایشگاہ کا کچھ تھوڑا سا ذکر مذکور ہو - ایک مقام پر کلون کا ذکر کیا ہو - اور ایسی ایسی مفید باتین لکھی ہین کہ مجھے اب اتنے دن کے بعد افسوس ہوتا ہو کہ مین نے کلکتے مین وہ کلین کیون نہ دیکھین - خدا جانے مجھے وہان کیا ہوگیا تھا - مین نے آنکھین بند کرلی تھین یا میری عقل کی آنکھون پر پٹی بندھی ہوئی تھی غضب خدا کا اتنی بڑی بڑی کلین مجھے نسو جھین - مین نے اس رسالے مین یہ بھی پڑھا کہ کانچ اور شیشے کے برتن بنانے والے بھی ولایت سے آئے تھے - جو عمدہ عمدہ مصالح اور نئی نئی ترکیبون سے گلاس اور آبخورے اور طرح طرح کے برتن بناتے تھے - خدا کی قسم جو یاد بھی ہو کہ یہ سب سامان کہان تھا حالانکہ پورے ایک مہینے وہان رہا - مگر بارہ برس دلی مین رہے بھاڑ ہی جھونکا کیے - واہ رے ہم - یہ بھی اس رسالے سے منکشف ہوا کہ نمایشگاہ مذکور مین کسی شخص نے میدان کے تالاب کے سامنے جہان کلین تھین ایک ایسا بنگلہ بنایا تھا جسمین ملکون کی مختلف آب وہوا کا ایک ہی مقام پر لطف حاصل ہوتا تھا پہلے درجے مین گئے تو معمولی آب ہوا - دوسرے مین گئے تو افریقہ یعنی حبش کی سی گرمی - اسکے بعد ایک اور درجہ تھا جسمین سردی بہت تھی اور آخری درجے مین گئے تو معلوم ہوا کہ کشمیر کی زمستان دیکھ رہے ہین وہ ٹھٹھر ان کہ الامان اب مین جو غور کرتا ہون تو ذرا خیال بھی نہین ہوتا وہ کون بنگلہ تھا یہ مقام قابل دید ہوگا مگر ہم اس سے بالکل محروم رہے -

وجہ یہ کہ ہم وہان نمایش گاہ دیکھنے تو گئے مگر یہ نہین سمجھے تھے کہ یہ نمایشگاہ کیون منعقد ہوئی ہو - اس سے ہمین کوئی

بحث ہی نہین تھی - ہم تو وہان اس فکر مین تھے کہ تمام دنیا کی
عورتون کو دیکھین - دن رات یہی جستجو تھی کہ حسین حسین بنگالنین
کہان رہتی ہین - جرمنی کی خوبصورت خوبصورت چھوکریون
کا محلہ کون ہے - آج کسی لاشی ہوس چلین جسکو خالی گھر کرنے
ہین اور جونسٹن و فچور کا گھر ہے - مچھوا بازار کی گشت کرتے
ہین کبھی کسی بیوہ دلہن پر عاشق ہوتے - کبھی کسی اڑین کا عشق
چرایا - تھیٹرون اور سرکس مین پہونچے - ہوٹل ڈی لوریٹ مین
مزے اڑائے - پھر دن بھر کلکتے کی گھنٹے والیون کو نچایا -
احباب کو انکا ناچ دکھایا - ہمین اپنی اُس حالت پر شرم آتی ہے
مگر انداست کہ بر ماست -

کبھی کلکتے کے کسی باکمال آدمی کی صحبت مین نہ بیٹھے - یہان
اخبارون مین تعریفین پڑھتے ہین کہ وہان کے ایسے ایسے
ایسے نامور دستا لوگ ہین کہ تمام ہند مین نظیر نہین رکھتے -
ٹون ہال مین فلان فلان لائق فائق بنگالی نے جو اپنے
وقت کا سحبان وائل ہے نمایشگاہ کے زمانے مین بڑی بڑی
دھوان دھار اسپیچین دی تھین - اسپیچون کا سننا
درکنار ہمین یہی نہین معلوم کہ ٹون ہال کس جانور کا نام ہے
ہم سنتے ہین کہ وہان کے علما جدید سائنس کی نسبت علمی کچھ
دیتے ہین مگر ہمارے نزدیک یہ سب کہانیان ہین - افسوس
صد افسوس -

کلکتے کے پل کی بھی بڑی تعریف سنتے ہین کہ بڑے مشہور اور
نامی انجنیرون نے اپنے فن کے جوہر اسکی تعمیر مین ظاہر کیے
ہین - ہمکو یاد ہی نہین کہ وہ پل کہان تھا -

اگر ہمارے ہمنشین پڑھے لکھے لوگ ہوتے اور زمانہ حال
کی تہذیب سے انکو واقفیت ہوتی تو وہ ضرور ہم کو فائدہ
ہو نہ جاتے - اور ہمارا کلکتے کا جانا بیکار نہ ہوتا مگر ہمارے ساتھی
بےفکری اور عیاشی اور کاہلی مین ہم سے بھی بڑھے ہوئے تھے -
اور ایک ہم پر کیا فرض ہے - غیر سے جتنے ہندوستانی گئے تھے
سب قریب قریب ایک ہی نقش کے - اور لکھنو والون کو تو
نمایشگاہ کا کوئی لطف ہی نہ تھا - وہ تو صرف عورتون کے
گوہر شب کے جوہری بنکے تھے - باقی اللہ اللہ خیر صلاح -

سید احمد خان جو عقل کی بات سکھاتے ہین تو انکو ہماری
قوم کے مشہرت برا بھلا کہتے ہین - انپر یہ اعتراض ہے کہ عتبات
عالیات کے لیے کیون نہ گئے - ولایت کے سفر اور قیام کو
انھون نے حج پر کیون ترجیح دی - آنریبل سید احمد خان کہلانے
اور نجم الدولہ کا خطاب پانے سے دنیا مین نیکنامی ہوئی تو کیا -
حاجی حرمین الشریفین ہوتے تو عاقبت سدھر جاتی - ہو چکے
آپکو اس جھگڑے سے کیا مطلب ہے - وہ حج کو نہین گئے
آپ کوئی قاضی ہین - یہ نہین دیکھتے کہ وہ کس شوق سے اپنی قوم
کے لیے کیا کر رہا ہے - کیسی کیسی حکیمانہ تدبیرون سے اسلام کی
حالت کے ترقی دینے مین ساعی بالخیر ہے - اپنی عمر اس نے
بہبودی اسلام ہی مین صرف کی اور اب تک صرف کر رہا ہے گویا
اپنے آپکو وقف کر دیا - ان باتون پر ہمارے مسلمان بھائی
نظر نہین ڈالتے اعتراض بیجا اور بیہودہ نکتہ چینی کرنے کو موجود
اور یہ سمجھتے تلا اور ہمکی عظمت اسلام کی گردن پر چھری پھیرنا
چاہتے ہین - اور اہل اسلام کو تقلید کے پھندے مین جکڑے
دیتے ہین یہ نہین دیکھتے کہ زمانے کا رنگ کیا ہے - اب ملا نوکی
عملداری تو ہے نہین - اب تو ہم ملکہ معظمہ انگلستان کی رعایا ہین
اور ہماری عظمت تو اسی مین ہے کہ اس عملداری اور اس زمانے
کے مطابق اپنی سوشل حالت مین ترقی کرین خدا ایسے تعلیم

اول جلول اور فضول باتوں میں وقت ضائع کریں اور ہندوستانی
کی اور قوموں سے متبذل ہو جائیں ۔

ہمارے مسلمان بھائی روم میں کیسی ترقی کر رہے ہیں ۔
وہاں یہ فضول قیود نہیں ہیں کہ عیسائیوں کی چھونے سے
چیزیں ناپاک ہو گئیں ۔ انگریز کے ساتھ کھانا کھایا اور
دین و دنیا دونوں سے گئے گذرے ۔ یہ مہمل باتیں یہاں
نہیں ہیں ۔ ان کے خیال ایسے تنگ اور مجبور نہیں ہیں ۔
آزادی کے ساتھ انگریزوں اور فرانسیسیوں اور ملک
کے عیسائیوں کے ساتھ ایک میز پر کھانا کھاتے ہیں جو
لوگ زیادہ محتاط ہیں وہ صرف اسقدر احتیاط کرتے
ہیں کہ جب انگریزوں یا فرانسیسیوں کے ساتھ کھاتے ہیں
تو اتنا لحاظ رکھتے ہیں کہ شراب اور لحم خوک نہو ۔ بس
مگر یہاں تو ہم لوگوں کا باوا آدم ہی نرالا ہے ۔ جو اصول ہمنے
قائم کر لیے ہیں چاہے ساری خدائی کے اصول انکے خلاف
ہوں اور چاہے کابل اور فارس اور روم سب سے نرالے
اصول ہوں مگر ہم انکی پابندی اپنے اوپر فرض سمجھتے ہیں
سب سے زیادہ افسوس یہ ہے کہ مسلمان مسلمان ہی آپس میں
کٹے مرتے ہیں ۔ سنی شیعوں کے جھگڑے ختم ہو جاتے ہیں
انکو انسے نفرت ۔ انکو انسے تنفر ۔ وہ اسکے بدخواہ ۔ یہ اسکے
دشمن ۔ اب فرمایئے ستم ہے یا نہیں کہ مسلمان مسلمان کا دشمن
جان ۔ اگر روم اور ایران میں بھی باہم اسی قسم کی عداوت
ہو تو بھی افسوس کا مقام ہے ۔ اور یہاں ہندوستان میں تو
اور بھی زیادہ تاسف و تلہف کا مقام ہے ۔ اور اسپر طرہ
یہ کہ سنی سنی کا دشمن ۔ شیعہ شیعہ کے خلاف ۔ ہفتاد و دو ملت
قائم کر کے اور بھی رہی سہی مٹی خراب کر دی ۔ اگر اہل اسلام
میں باہم اتفاق ہوتا تو سبحان اللہ مگر اس پھوٹ سے خدا سمجھے
جس نے کہیں کا نہ رکھا ۔ ع ۔

| پھوٹا ہوا اس پھوٹ کا خدایا کہ رشتہ رکھا نہیں کہیں کا |

اور ان ملاؤں نے اور بھی ہمارے پیر اکھاڑ دیئے ۔
ان حضرات نے مذہب کی آڑ میں اپنی جہالت کو خوب رونق
دینے کی کوششیں کیں ۔ اور اسلام کے ساتھ برائی کی ۔
لکھنؤ میں ہم لوگوں کی حالت شاید اور بہت سے مقاموں
کی نسبت خراب ہوگی ۔ اول تو وہاں کوئی پیشہ ور نہیں ۔
اور اگر پیشہ یا آرٹس یا علم ادب ہے تو کیا صنعت و
حرفت کی ترقی کی جانب سلوک ذرا بھی مائل نہیں ہوتے ۔
اور تجارت کو عیب سمجھتے ہیں ۔ ہماری جہالت نے ہمکو یہ پٹی
پڑھائی ہے کہ سوداگری بنیوں کا کام ہے ۔ رئیس سوداگری
نہیں کر سکتا ۔ اگر رئیس ہوکر سوداگری کرے تو اسکی بڑی
ہتک اور بیعزتی ہو ۔ رئیس چاہے فاقہ کر کے سو رہے مگر یہ
ممکن نہیں کہ سوداگری کرے ۔ تجارت جس سے زیادہ شریف
پیشہ دنیا کے پردے پر اور کوئی نہیں ہے اسکو ہم اپنی جہل مرکب کے
سبب سے ایک نہایت ہی ذلیل پیشہ سمجھتے ہیں ۔ اور یہ نہیں
دیکھتے کہ کسی قوم نے آجتک دنیا کے پردے پر بغیر تجارت کے
ترقی ہی نہیں کی ۔ جو ملک بڑھا تجارت کے سبب سے ۔
جس ملک کی تجارت کو ترقی ہوئی وہی ملک خوب پھلا پھولا
فرانس کی حالت موجودہ اسکی ادنیٰ سی مثال ہے ۔ لوگ سمجھے
تھے کہ جنگ جرمنی کے بعد فرانس تباہ ہو جائیگا مگر فرانس نے جنگ
اور شکست کے تھوڑے ہی دن بعد وہ فروغ پایا کہ جرمنی کو بھی
گرد کر دیا ۔ اب فرانس جرمنی کو کئی بار دولت کے زور دکھا سکتا ہے
یہ سب کس کی جوتیوں کا صدقہ اور کس کا طفیل ہے ۔ تجارت کا

جن ملکون مین تجارت نہین ہے وہ عسرت کی حالت مین ہین
رعایا مفلس - خزانۂ عامرہ معمور نہین - لوگ پریشان حال -
اور اسکے برعکس جن ملکون مین سوداگری کو فروغ کامل ہے
وہ رونق پر ہین - انگلستان کی دولت اور مرفہ حالی اور
آسودگی اور رعایا کی ثروت اور ملک کی ترقی کا کیا کہنا -
اہل لکھنؤ کو عموماً تجارت سے نفرت ہے - اور سوداگری کو
صرف مارواڑیون کا حصہ تصور کرتے ہین - اور یہی وجہ
انکے افلاس کی ہے - تجارت کے عوض ہمارے شہر مین وہ
باتین ہوتی ہین جو ترقی ملکی کی دشمن - خانہ برانداز ترقی
آتش زن کالائے آسودگی اور فروغ بازار تباہی و پریشان
حالی ہین - مثلاً بٹیر بازی - اسکا اہل لکھنؤ کو بڑا شوق
ہے بڑے نامی وثیقہ دار ہین - بڑے معزز آدمی - صدہا آدمیون
کی روٹیان انکی بدولت چلتی ہین مگر بٹیر بازی پر جان
دیتے ہین - اور پالیون مین بٹیر لیے لیکر مع خدم و حشم
پہونچتے ہین - نواب صاحب ہین بڑے نامی گھرانے کے
شجرہ تیمور سے ملاتے ہین لیکن بٹیر بازی کا شوق بدرجۂ
غایت - انکا بٹیر تمام لکھنؤ مین مشہور ہے پانچ پانچ سو کی بازی
بد بد کے لڑاتے ہین - محمد یا مصدی ہے وہ بھی بٹیر باز - سنار
ہے لہار ہے وہ بھی بٹیر باز - مہرا ہے وہ بھی بٹیر باز اڈے پر بیٹھے بٹیر
مٹھیا رہے ہین - ڈولی کاندھے پر بٹیر ہاتھ ہین - اسکے سوا
کبوتر بازی کی وہ کثرت ہے کہ الامان - جدھر دیکھیے گو ادر کا کی آواز
بلند ہے - جہان جائیے چھیپی پل رہی ہے - کتنی کی جان غدر آباد
مین ہے - ہزارہا آدمیون کی روٹی اسی پر ہے - اور یہی نہین کہ
کسی خاص قوم کا شغل ہو - نہین - امیر اور غریب اور ہندو
مسلمان کسی کی خصوصیت نہین ہے - کسبے باشندہ - دن بھر غل
مچایا کرتے ہین - اسکے علاوہ پتنگ بازی بھی ایک بہت بڑا
شغل ہے - میدان بدے جاتے ہین - ہزارون کے وارے
ہوتے ہین - پتنگ باز نوکر رکھے جاتے ہین - لنڈورے
پیچ بدے جاتے ہین - مرغ بازی کا شوق ان سب سے بڑھا
ہوا ہے - گھنٹون گتھے پڑے ہوئے ہین - خون کے تراٹے
بہ رہے ہین - گھٹنو کے ٹھٹھے لگے ہوئے ہین - ایک ایک پیر
دس دس گرے پڑتے ہین - ہنگامۂ محشر بپا ہے - اور اس
چانڈو بازی نے اور بھی رہی سہی مٹی خراب کردی - مدک بازی
کا شوق تو شہر مین پہلے ہی سے تھا اور چرس کی بھی گرمی بازار
تھی - تو آسمان کی خبر لاتی ہے - ساقنون کی بن آئی ہے جو
آیا بی بی ساقن کے دمون کی خیر - مگر چانڈو بازی نے
ان سب نشون کے کان کاٹے - مجت و اثردن کی طرح
پہلے ہی اندھے ہوگئے -

اب فرمائیے جس شہر مین بیفکرے پن کی اسقدر گرم بازاری ہو
وہان افلاس اور عسرت کیون نہ ترقی کرے - جہان ایسے
اشغال عدو ترقی قومی ہون وہان ادبار کیون نہ در در
اور گھر گھر نظر آئے - نہ کوئی منڈی ہے نہ دستکاری - کامدانی اور
چکن تو خیر معدودے چند کا پیشہ ہے بھی مگر اس سے کیا
ہوتا ہے کانپور کو دیکھیے تجارت کی بدولت کس قدر ترقی
کی کہ آج ممالک مغربی و شمالی و اودھ مین دوسرا شہر اسکا
نقطۂ مقابل نہین ہے -

اگر شعر شاعری کی طرف متوجہ ہوئے تو کیا - اول تو
اس زمانے مین شعر شاعری کوئی کار آمد شے نہین - اور
اگر ہو بھی تو ہمین کبھی زمانۂ حال کے مطابق ہم ترقی نہین
کرتے - پرانے دھرے پر چلتے ہین - اور اسی پرانی

لکیر کے فقیر ہین - وہی ناک بندی - وہی گل وبلبل کا جھگڑا
اور عشق وحسن کی بحث وہی مجنون اور لیلی - فرہاد وشیرین
اور وامق وعذرا کے عشق کی کہانی اور سرمے مسی اور پان
اور آواز خلخال اور معشوق کے لب لعل اور بوسہ روح پرور
کا ذکر بدکور خضر کا تذکرہ اور منصور کا سولی پر چڑھنا -
فرمائیے اس سے دنیا یا عقبی کا کونسا فائدہ ہے - بیٹھے ٹک
مین تک ملایا کیجیے - پھر اس سے مطلب -

اب نیچر یہ شاعری کی طرف لوگ زیادہ تر مائل ہوتے جاتے
ہین اور انکی کوشش یہ ہوتی ہے کہ شاعری کو ایک کار آمد شغل
بنائین - غزل کے پڑھنے سے بجز اسکے اور کیا نتیجہ نکلیگا کہ اگر
شاعر نے تشبیہ اور رعایت کا پہلو اچھا رکھا ہو تو ایک
ساعت کے لیے پڑھنے والے کا جی خوش ہو جائیگا -

مثلاً - میرؔ

قصد کعبے کا خیال خام ہے	کچھ نہین وان بھی خدا کا نام ہے

یا مثلاً اسیر مرحوم نے کہ اپنے عصر کے میر تھے واقعی کیا خوب
فرمایا ہے اور داد سخن دی ہے

تیغ قاتل کو دیا سر جان عزرائیل کو
تنگدستی مین کہان قاصر مری ہمت ہوئی
مفلسی بھی کیا کسی زردار کی دولت ہوئی
جب ہوئی ہمکو تلاش رزق بے منت ہوئی

اس غزل مین کیا کیا شعر نکالے ہین کہ زمین غزل کو رشک
آسمان بنایا ہے - اور اس مطلع مین کہ واقعی رو کش مطلع
خورشید ہے کسقدر زور طبع بلکہ نور طبع دکھایا ہے -

یا مثلاً جناب حکیم نے جو اسیر مغفور کے خلف اکبر ہین کیا
خوب فرمایا ہے -

جو جانور حرام نہین ہے حلال ہے	دیکھو یہ بچپنے کے رفیقون کا حال ہے

اور انکے برادر اصغر افضل نے -

مثل سچ ہے کہ جھوٹونکے نیند کے سولی پہ آتے ہین

خواجہ حیدر علی آتش آنجہانی نے کہ رشک خاقانی اور
غیرت قاآنی تھے کیا موتی پروئے ہین -

در وزبان جناب محمد کا نام ہے	قابل درود پڑھنے کے اپنا کلام ہے
زنجیر ہے وہ طرۂ مشکین دام ہے	شاعر کہا کرین انھین سودا کے خام ہے
صبح بہار ہے مجھے ساقی پلا شراب	سب جانتے ہین عید کا روزہ حرام ہے
ہم چشم شیر کو سامنے کرتے ہین اسکے	ہم ہنس پڑے تو سبزی کا قصہ تمام ہے
خلخال یار سے آتی ہے یہ صدا	مرد سے پیچھے وہ جو زندہ کا کام ہے

یہ سودا سے شہادت ہے ہمارے سر کو اے قاتل
تیری تلوار کا دم بھرتی ہے جو رگ ہے گردن مین
پلاتا ہون نہین ہون دوستی سے اس ستمگر کو
چھری دیتا ہون اپنے ذبح کو مین دست دشمن مین
کھلا زلفون کے لہرانے سے اس رخسار رنگین پر
رہ گل کی نگہبانی کو دو کالے ہین گلشن مین

یا مثلاً ذوق نے سہرے کی شان مین جو جو کلام بلاغت
التیام کہا ہے اسکا ایک ایک شعر موتیون مین تولنے کے قابل ہے

آج وہ دن ہے کہ لائے دُرِ انجم سے فلک
کشتی زر مین مہ نو کے لگا کر سہرا
وہ کہے صل علی یہ کہے سبحان اللہ
دیکھین [illegible] مہر و اختر سہرا
ایک کو ایک یہ تزئین ہے دم آرائش
سر پہ دستار ہے [illegible] سہرا
جب کہ [illegible] سہرا

نواب - سبحان اللہ کیا اسپیچ ہی - مین تو اس اسپیچ پر عاشق ہوگیا جھٹی اور اکثر باتین بندہ درگاہ ہی کے حسب حال ہین - ہم بھی تمام عمر ایسی ہی صحبت مین بیٹھے جسمین یہ نواب صاحب بیٹھے تھے - نمایش گاہ مین اینجانب بھی اُسی چکر مین رہے تھے جسکا ذکر کیا گیا -

جھٹن - وہ تو اس رنگ کے جتنے آدمی پاؤ گے سب ایک نشن کے -

آغا - مگر واللہ اس شخص نے خوب ترقی کی ہی ہمنے اِنکو اکثر رکھی کی مسجد کے پاس دیکھا ہی -

مہراج - اِنکی فصد کھلوایئے -

نواب - بھی ایسے گدھون کی سمجھ مین یہ باتین آنے کی ہی - ؏ - کار ہر بزنیست نجاری -

مہراج - چہ داند بوزنہ لذات ادرک -

مسخرہ - چہ خوش یہ تو حضور اپنے ہی او پھبتیان کہنے لگے -

نواب - سید احمد خان کی یہ بھی تعریف کرتے ہین اور وہ قابل تعریف ہین ہی اگرچہ ہم لوگون مین یہ خرابی ہی کہ عقل کی بات کسی نے کہی اور ہمنے اُسکا ٹٹو الیا - چاہیے دنیا بھر کے جیلے اور دغاباز اور بدمعاش اور جواری اور کاذب اور تارک الصوم والصلوۃ ہون کسی کی پرسد - مگر انگریز کے ساتھ کھانا کھایا اور مورد طعن بنگیا - میز کرسی پر کھاتے ہی کافر ہوگیا - یہ بیچارہ ہماری طرح یہ سب باتین خود بھگتے ہوے ہی - مگر واللہ شعر شاعری کا توارد ہوتے سنا تھا - کبھی حال اور سوانح عمری کا دوسرے کے حال اور سوانح عمری سے توارد ہوتے آج ہی دیکھا -

مسخرہ - حضور یہ انھون نے سرقہ کیا ہی -

آغا - وہ ایک حضور پر کیا فرض ہی ہم جتنے ہین سب ایک نشن کے ہین - انکا حال صرف آپ ہی کے حال سے توارد نہین ہوا بلکہ ہم سب اُسی حال مین گرفتار ہین -

دن عید رات شب برات

اس دلکش تقریر کے سننے سے نواب صاحب کے بہت سے خیالات بدل گئے - کئی دن تک آغا صاحب اور نواب صاحب جھٹن صاحب اور وہ چارون تربیت یافتہ احباب جنکی لیاقت سے جیسے پہاڑ مین اتفاق سے ملاقات ہوئی تھی اِس اسپیچ کی نسبت گھنٹا دو گھنٹے روز باہم گفتگو اور بحث کرتے تھے اِس بحث اور علمی گفتگو سے نواب صاحب اور اُنکے دوستون کو بڑا فائدہ حاصل ہوا اور آخر نواب صاحب نے صاف صاف کہدیا کہ لکھنؤ مین ہمارے یہ خیالات ہوتے اور نہ ایسی عمدہ صحبت وہان ملتی - کیونکہ ہمارا میلان طبیعت وہان ان باتون کی جانب کبھی ہوا ہی نہین - یہان جو جو باتین ہمنے سنی اور سیکھین اُنسے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ ہم لوگون کو ابھی بہت کچھ سیکھنا ہی -

اور اگر ہم اپنی حالت مین ترقی کرنا چاہتے ہین تو ہمپر یہ فرض ہی کہ اکثر باتون مین شایستہ قومون کی تقلید کرین - اب وہ زمانہ واقعی نہین ہی کہ ہم مسجد کے ملاؤن کے بہکانے مین آئین اور انگریزی تعلیم کو گناہ سمجھین - اب بے انگریزی پڑھے لکھے کسی کا گزر محال ہی - پرانے خیالات کی اگر پوری پوری پابندی کرینگے تو کسی مصرف کے نہ رہینگے - جھٹن صاحب اور آغا صاحب بھی ایسے متفق الراے تھے مگر منشی مہراج علی صاحب دونون لکھوون کے خلاف - نواب صاحب کے خیالات مین شایستگی اور آراستگی تو

ضرور آگئی تھی مگر لڑکپن سے جن باتون کے عادی تھے وہ
بھلا کہان چھوٹ سکتی تھین اور وہ بھی دفعۃً - جب تک
انکے تربیت یافتہ احباب نینی تال انکے ساتھ رہتے تھے
تب تک تو مزاج مین انتہا کی آراستگی رہتی تھی مگر جب نازو
اور قمرن اور اختر وغیرہ کی صحبت ہوتی تھی تو پھر وہی وارفتگی
وہی دھما چوکڑی - وہی پرانے اشغال - وہی
سب باتین -

ایک روز صلاح ہوئی کہ کل دو تین میل پر چلکے پہاڑ کی
سیر کرین اور دن بھر وہین رہین اور کھانا بھی وہین پکے
اور شام کو واپس آئین - چھولداریان اور شامیانے
جو ہمراہ تھے اسی روز وہان روانہ کردیے اور نصب
کرادیے گئے - دوسرے روز دو گھڑی رات رہے تارون
کی چھاؤن مین قافلہ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کھاتا روانہ
ہوا - منشی مہراج بلی صاحب حسب معمول ڈانڈی پر لدے
اور لوگون کے ساتھ گو گھوڑے تھے مگر پیدل ہی چلنے
کی صلاح ہوئی -

مسیحو - خدا کرے اسوقت بھیڑیا نہ نکلے نہین تو آفت ہی
ہو جائیگی - بھاگنے راستہ نہ ملیگا -

مہراج - (ڈانڈی والے قلی سے) ارے او - کیا شب
کے وقت یہان بھی جنگلی کتا بھولا بھٹکا نکلتا ہے

قلی - ہون - کیا بولا - سب صاف چلا ہے - ابھی دو دیہان سے
ہیگا - ہم کو ڈگر کا چال جانا ہوا ہے -

مہراج - مین جی سرائیم دلنبورہ من جی سر اید -
ابے گیدی خبر سمجھا کہ نہین سمجھا - نرا گیدی ہی ہے -

قلی - گدی - گدی کیا ہوگا - چلا چل - بے گدی چلا ہے -
ایسا بولتا ہیگا -

مہراج - اپنا مسخرہ بناتا ہے ہین - ابے عدو سے خرد
جنگلی کتا تو اس جنگل مین نہین لگتا ہے کہین - بات سمجھتا
نہین اور اول جلول بکتا ہے -

راوی - ڈانڈی کے قلی سمجھ گئے کہ واہی ہین - اپنی کسی نے
جواب نہین دیا - تو یہ اور جھلائے اور چونکہ مسیحو نے
بھیڑیے کا نام لیا تھا اور انکے دل پر جمی ہوئی تھی کہ رات کو
بھیڑیے کا نام لیا اور وہ آن موجود ہوا اس سبب سے یہ دل ہی
دل مین خوف کرنے لگے کہ مبادا بھیڑیا آجاے مگر یہ انکو خوب
یقین تھا کہ قافلے بھر مین کسی کو انکے ساتھ ہمدردی نہین ہے
لہذا قہر درویش بر جان درویش - خاموش ہو رہے -
تھوڑے عرصے مین تڑکا ہوا تو جان مین جان آئی - اب تو
یہ شیر ہو گئے اور لگے بکارنے کہ اگر بھیڑیا کہی راہ مین ملتا تو دو
ٹکڑے ہی لیتا - آواز بھی بھولی ڈھیر کردیتا - راستے مین سب
بہار جانفزا دیکھکر نینی تال کی توصیف گل و لالہ و آب ہوا مین
رطب اللسان تھے اور قمرن بار بار کہتی تھی کہ نواب صاحب خدا
اب لکھنؤ چلنے کا نام زبان پر نہ لانا - یہ بہار یہ آب ہوا یہ لطف
وہان کہان - یا اللہ وہ لوگ کیسے بد نصیب ہین جو دو ہیے ہو
ساتھی نینی تال نہین آتے اور گرمی کے دنون مین وہین
بھاڑ مین پڑے رہتے ہین - اللہ رو کھی سو کھی روٹی بھی ملے تو
یہان سے جانے کو جی نہ چاہے -

جب ایک پہاڑ کی چوٹی پر داخل ہوے جہان چھولداریان
نصب تھین اور قلہ کوہ سے دامن کہسار کے رخ نظر کی تو ادھر
پھر ادھر ادھر کی چوٹیان دیکھین تو اور بھی خوش ہوے
دور تک پہاڑ ہی پہاڑ دکھائی دیتے تھے - اور سب پر سبزہ

اور درخت - جھولداریون سے باہر کرسیان اور دریان اور غالیچے بچھ گئے - اور اپنی اپنی پسند کے موافق سب بیٹھے جس طرف نظر جاتی تھی طبیعت بشاش ہو جاتی تھی - نو دس بجے ناشتہ کیا - کوئی لیٹا ہوا باتین کرنے لگا کسی نے لمبی تانی - کوئی بیٹھا حقہ پیتا ہی - مراج علی ایک دری پر لیٹے تو نیند آگئی - آغا صاحب کی بھی آنکھ لگ گئی قمرن بھی جھولداری مین جا کے سو رہین - موقع غنیمت نواب صاحب نے نازو کو اشارہ کیا اور وہ بھی گویا موقع ہی تاک رہی تھی اشارہ کرتے ہی اٹھ کھڑی ہوئی اور ٹہلنے لگی - نواب صاحب نے دیکھا کہ سب اپنے اپنے دھندے مین مصروف ہین تو پہاڑ کی ایک جانب کو چلے اور نازو کو بھی بلا لیا - جب سب کی نظرون سے اوجھل ہوئے تو نازو نے بڑھکر نواب کے کاندھے پر ہاتھ رکھدیا اور کمر لچکاتی اٹھلاتی ہوئی چلی - نواب صاحب اسقدر مسرور و محظوظ تھے کہ گویا انکو کسی نے لکھوکھا روپیہ دے دیا - اور نازو کی زلف عنبر بار سے جو لپٹین آتی تھین انھون نے انکو اور بھی مست کر دیا - گویا دیوانے کے ہاتھ مین عین جوش جنون کے وقت کسی نے تلوار دیدی - نازو کی طرف دیکھکر بڑی عاجزی سے کہا جانی اپنی خوشی سے کوئی بات ایسی کرو کہ ہمارا جی خوش ہو جائے مگر زبردستی نہین ہی - اس دلبر شوخ و بیباک نے کہا - تم نواب پہیلیان بجھوانے لگے - یہ کیا کم احسان ہی کہ تم کو لپٹ کر چل رہے ہین - احسان فراموشی کرتے ہو - انھون نے گڑگڑاتے ہوئے کہا یہ احسان ہمارے سر آنکھون پر - مگر - مگر کے بعد دوسرا لفظ نہین کہنے پائے تھے کہ نازو نے ادھر ادھر سناٹا ہو کا عالم پا کر انکا سر ذرا جھکا کر دو گالون کے گرم گرم بوسے لیے اور انکو جواب دینے کی مہلت بھی نہین ملی تھی کہ ذقن بھر کر دس قدم پر ہو رہی اور کہا بس اب پلٹو - نواب صاحب کو عدول حکمی کی مجال نہ تھی فوراً واپس آئے - یہان دیکھا کہ کچھ تو سو رہے ہین اور کچھ مزے مزے سے لیٹے ہوئے باتین کر رہے ہین اور قمرن اور آغا اور مراج علی شیری شراب ڈھال رہے ہین - قمرن کو تو سب حال معلوم ہی تھا وہ تو تاڑ گئی مگر اور کسی کو نازو اور نواب کی جانب سے ذرا بھی شک نہ گذرا - اور دو گھڑی دن رہے تک بادہ گساری اور عیش و عشرت اور فقرہ بازی اور سیر کوہ فلک شکوہ کر کے شام کے قبل سوار ہوئے اور چلے - نازو اور قمرن کے ہوادار ذرا دور تھے اور کبھی کبھی یہ لوگ گھوڑے اور ٹٹو روک لیتے تھے کہ ہوادار والیون کو کوئی اڑا نہ لیجائے - مگر جس راستے کی طرف سے صبح کو آئے تھے اسکو بدل دیا تاکہ اور نیا راستہ بھی دیکھ لین - اثنائے راہ مین ایک حسینہ و جمیلہ پہاڑن نظر سے گذری - جسنے دیکھا ناوک نگاہ کا گھائل ہو گیا - اور اس طرح سے نکل گئی جیسے تیر - بلکہ کڑی کمان کا تیر -

آغا - اسکی ادا دیکھی آپ نے - آنے دارد -

ممن - حضور صحیح ہی واللہ - عجب آن ہی -

چھٹن - اور اس حسن پر یہ آن -

ممن - چھلاوا ہی چھلاوا - ع -

بندۂ طلعت آن باش کہ آنے دارد

نواب - حافظ شیراز ہین - میان جلو - کچھ کہتے چلو -

جلو - حضور راہ مین نامناسب ہی -

نواب - (بدماغ ہو کر) خیر تو مناسب اور نامناسب آپ ہی سمجھتے ہین شاید -

ممن - یہ تو جملو مین عادت ہی کہ خواہ مخواہ اپنی شستخت ضرور جتا ئینگے -

آغا - عدول حکمی ہمکو کبھی سخت ناگوار گذرتی ہی -

نواب - اس شخص کی عادت مین داخل ہی -

جملو - سرکار عرض کرتا ہون - نئی غزل سنیئے -

دوش در حلقۂ ما قصۂ گیسوے تو بود

تا دل شب سخن از سلسلۂ موے تو بود

عالم از شور و شر عشق خبر ہیچ نداشت

فتنہ انگیز جہان نرگس جادوے تو بود

بوفاے تو کہ بر تربت حافظ بگذر

کز جہان میشد و در آرزو روے تو بود

نواب - ہم تو اسکے کلام پر عاشق ہین -

اختر - حضور تغزل مین ایسا کوئی تھا ہی نہین -

بوفاے تو کہ بر تربت حافظ بگذر

کز جہان میشد و در آرزو روے تو بود

نواب - یہان نینی تال مین ان چیزون کی کیا قدر ہی -

ممن - حضور یہان پہاڑی رہتے ہین انکو کیا بحث -

اختر - کوہستانی ملکون مین صرف ایک کشمیر مین تو البتہ فارسی پڑھائی جاتی ہی اور وہان عدالت کی زبان بھی فارسی ہی - باقی گنوار ہین سب -

نواب - ابکی انشاء اللہ کشمیر بھی دیکھینگے -

اختر - انشاء اللہ! انشاء اللہ -

اتنے مین قمرن نے ہوادار سے کہا اے نواب ذری اس اونچی چوٹی کی طرف دیکھنا - افوہ کتنی بلندی پر ہی - وہان جو کوئی جھانکے تو پھر بچ نہ سکے گر ہی پڑے - افوہ کچھ ٹھکانا ہی کیون نواب ان چوٹیون تک ہم پہونچ سکتے ہین یا نہین - ایک دن وہان بھی چلینگے - اسپر قلی کی ایک عورت بولی کہ اس سے کہین اونچی اونچی چوٹیان ہین - اس چوٹی کی کیا اصل و حقیقت ہی - اسنے اپنی زبان مین اسطرح ادا کیا کہ قمرن بخوبی اسکا مطلب سمجھ سکی - کہا نینی تال سے کسقدر فاصلے پر ہین - کہا کوئی آدھ میل ہی کوئی میل بھر - کوئی دو تین میل - پاس ہی پاس ہین - بی قمرن نے اس عورت سے کہا کہ تم ہماری نوکری کرنا پسند کرو گی - اسنے کہا ہان ہمکو ہر روز دو تو ہم دن رات رہا کرین - قمرن سے اگر دو روپیے روز بھی مانگتی تو وہ منظور کر لیتی فوراً راضی ہوگئین - اور ایک روپیہ ابھی سے انعام کا دیدیا - یہ چھوکری بڑی سرخ و سفید اور خوب رو کشیدہ قامت بالا بلند اور چست و چالاک شوخ و بیباک تھی نواب صاحب بھی اسپر ریجھے اور فدا بھی

ممن - کیون نیک بخت تمہارے میان کہان ہین -

عورت - ہمارے میان پہاڑ پر ہین - الموڑے پر -

ممن - تمہارے میان کی عمر کیا ہی -

ع - کوئی اٹھارہ برس کے ہونگے -

م - اور تمہارا سن کیا ہی -

ع - سن کسکو بولتے ہین -

م - تم کے برس کی ہو -

ع - (شرماکر) کوئی چودہ برس -

م - تم ہمارے ساتھ عقد کر لو -

مسخرہ - میان ممن کا نام بھی گدھون کی فہرست مین لکھ لیجیے - گر سر فہرست حضور (منشی مہراج بلی کیطرف اشارہ کر کے) کا نام دوم نمبر پر رکھیے - میان ممن کا نام اول نمبر پر

درج فرمائیے۔

نواب۔ ارے میان وہ سن تو سمجھتی نہین ہے عقد کیا سمجھیگی۔

مسخرہ۔ اور دو چار ترکی لفظ بولو۔

اختر۔ عقد! واللہ کیا پنسیری لفظ بولے ہو۔

نواب۔ قمرن سنتی ہو۔ جمن بھنگیا گئے۔

قمرن۔ خوب سمجھتی ہون۔ وہ بچاری یہ باتین کیا جانے۔

نازو۔ اے عقد تو شہر کی عورتین نہ سمجھینگی۔ ہندنیان کیا سمجھینگی۔ وہ بھونڈی جاہلین۔

اتنے مین ایک پہاڑی ٹانگھن سامنے سے نظر آیا۔ جمن نے کہا حضور مجھے تو مرزا صاحب سے معلوم ہوتے ہین۔ پہلے تو کسی نے یاد نہین کیا۔ کہا یہان مرزا صاحب کہان انکا تو پتا بھی نہین ہے۔ مگر آغا صاحب نے کہا بھئی بیشک مرزا ہی ہین۔ یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ مرزا صاحب نے جھک کر سلام کیا۔

مرزا۔ آداب عرض کرتا ہون خداوند۔ کورنش۔

نواب۔ اہو۔ ارے یار مرزا تم یہان کہان۔

مرزا۔ حضور کے استقبال کو حاضر ہوا ہے غلام۔ جناب آغا صاحب کی خدمت مین مجرا عرض ہے۔ اخاہ ہمارے منشی معراج علی صاحب بھی ہین۔

معراج۔ مینے تو جیسے پہاڑ کا ٹھیکہ لے لیا ہے مرزا صاحب

آغا۔ بھئی انھین کے سبب سے تو ہم لوگون کو بھی شوق ہوا پہلے تو انھون ہی نے پہاڑون کی تعریف کی تھی۔

مرزا۔ حضور کو یاد ہوگا کہ جب غلام نے عرض کیا تھا کہ پہاڑ نو ہزار فٹ بلند ہوتے ہین تو میان کو یقین نہین آیا۔

جمن۔ جی ہان پہلے پہل تو ہمین بھی یقین نہین آیا۔

مرزا۔ آپ ابھی نہ کہین۔ آپ تو کہتے تھے کہ خداوندا اگر یہان کوئی گرے تو کہان جائے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ آپ سخت خلاف ہو گئے تھے آپ کہتے تھے کہ حضور پہاڑی تو وہان رہنے کے عادی ہین وہ کون لوگ ہین جو زمستان مین مزے سے رہتے ہین وہ کون لوگ ہین جو حبش مین جیا کرتے ہین اگر ہم لوگ برفستان مین رہین تو ٹھٹھر کر مر جائین اور اگر حبشیون کے ملک مین جائین تو جھلس جائین یا نہ جھلس جائین۔ اب تو خیر سب صاحبون نے اپنی آنکھون دیکھا۔

جمن۔ آپ کہتے تھے کہ مینہ نیچے برستا ہے اور لوگ اوپر سے دیکھتے ہین۔

مرزا۔ کیا کچھ جھوٹ بھی ہے۔

جمن۔ ہم کبھی پہاڑ کاہے کو آئے تھے۔

مرزا۔ اب چینا پہاڑ چلکے دیکھیے گا۔

نواب۔ ہان سنتا ہون بہت اونچا ہے۔

جمن۔ مرزا صاحب ہی نے تو بیان کیا تھا۔

مرزا۔ اب چلکے دیکھیے گا کیفیت۔

جمن۔ خدا گواہ ہے یہان سے جانے کو جی نہین چاہتا۔

مرزا۔ اجی ابھی چینا پہاڑ تو چلکے دیکھیے قبلہ۔

جمن۔ کیا وہان اس سے زیادہ سردی ہے۔ تو تو قبلہ ہم ٹھٹھر ہی جائینگے۔ ابھی تو راستہ چلنے کی گرمی کے سبب سردی نہین معلوم ہوتی جب وہان پہنچینگے تب البتہ ٹھٹھرن ہوگی۔

مرزا۔ کیا اسمین شک بھی ہے کچھ۔

نواب۔ ہمین خوب یاد ہے کہ جب مرزا صاحب نے بیان کیا تھا کہ مینہ نیچے برستا ہے اور لوگ اوپر سے دیکھتے ہین تو جمن نے کہا تھا کہ یہ تو کسی پاگل ہی کو یقین آئیگا۔ اور حضرت سچ تو یون ہے کہ ہمین خود بھی شک تھا کہ بادل نیچے اور انسان اوپر اسکے کیا معنی۔

مرزا - حضور یہ تو دو دو من خربوزے بدلتے تھے -
نواب - ابھی یہ تو ناک بدنے کو تیار ہو جاتے -
مرزا - نکٹا کرکے نہ چھوڑا ہو اسکو تو سہی -
نواب - اب یہ تو بتاؤ کہ یہان حسن کیسا ہی یعنی ہمکو تو یہانکی عورتین بہت پسند ہین -
مرزا - خداوند ع - ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہی - ملاحظہ فرما لیجیے گا - اور آپ نے دیکھی ہی ہونگی - حضور کو یہان کتنا عرصہ ہوا -
نواب - یار یہ قلی کی عورتین تو واقعی حسین ہوتی ہین -
مرزا - خداوند بھوک پیاس بند ہو جائے -

وہان شیخ بھولا یہ اِس بت کو دیکھکر
سبحہ کہین عمامہ کہین اور عصا کہین

وہ وہ پیاری پیاری صورتین مٹی کی مورتین ہین کہ انسان دیکھ کے دنگ ہو جائے -

کر دیے اِس رخ نے حیران سیکڑون
اور کاکل نے پریشان سیکڑون

نواب - بات چیت کیسی پیاری ہی -
مرزا - جو عورتین الموڑے یا رام گڑھ سے آتی ہین اُنکی بولی کچی ہی مگر جو بریلی مراد آباد علی گڑھ مین رہتی ہین وہ فرفر بولتی ہین یہان ایک عورت ہی واقعی ایسی اچھی اُردو بولتی ہی کہ مین کیا عرض کرون تو وجہ کیا - وہ دیسیون مین رہی ہی -
نواب - دیسی کیا معنی - آپ بھی دیسی کہنے لگے -
مرزا - ہم لوگون کو دیسی کہتے ہین - ہان تو ایک مرتبہ کہنے لگی کہ کیا میرے ہی سر سہرا ہی - مین پھڑک گیا -
نواب - تو قابل صحبت ہی -

مرزا - اجی حضور کیسی کچھ - گدڑی پہنے ہو تو بھی نور برستا ہی حسن کیا بلا ہے بے دربان ہی - گھنٹون صورت دیکھا کیجیے اور سیری نہو - غلام نے تو عرض کیا تھا کہ ساری خدائی کی نعمتین ایک طرف اور پہاڑ کا قیام ایک جانب - جبتک حضور نے پہاڑ نہین دیکھے تھے تب تک اصلی کیفیت سے واقف نہ تھے اور کوئی لاکھ بیان کرے بیان سے کیا ہوتا ہی یہ تازہ تازہ ہوا اور خوشگوار موسم اور ہاضم پانی اور سبزہ کوہی اور آب و ہوا شہر مین کہان پایئے -

نواب صاحب نے کہا ہماری سمجھ مین پہلے نہین آتا تھا کہ وہ ہزار فٹ کی بلندی پر کوئی کیونکر چڑھ سکتا ہی برسون کی مدد بیجاتی ہی یا زنجیرین ہوتی ہین مگر اب یہ عقدہ کھلا کہ اِس جگہ سے جانا پڑتا ہی بھلا پہاڑ کی چوٹی پر کوئی سیدھا بخطِ راست کیا جائیگا - مرزا صاحب نے اپنی چشم دید ایک روایت بیان کی - کہا خداوند ایک مرتبہ ایک نواب صاحب یہان تشریف لائے - لکھنؤ کے آدمی بالو لال کی چڑھائی کو کوہ ہمالیہ سمجھنے والے شاید نواب کجن صاحب کی اولاد سے تھے - خیر - اُنکے ساتھ کئی مصاحب گئے تھے - رئیس آدمی - ایک خدمتگار اور ایک مصاحب کو بیر کھٹی مین چھوڑ گئے کہ سب انتظام کرکے آنا - اِنھون نے پہلے تو چانڈو کا شغل کیا ایک گھنٹے کے بعد جب نشے گٹھے تو سواری کی فکر ہوئی - اب یہان سواری کہان اور اتفاق سے اُس روز مسافر بھی کثرت سے آئے تھے کہ سواری نہ ملی - لوگون سے دریافت کیا کہ کتنی دور ہی - کسی پہاڑی نے کہدیا کہ پاس ہی - آپ اپنی پینک مین چل کھڑے ہوے ایک چھوٹی سی چڑھائی چڑھے تھے کہ دم ٹوٹ گیا - سانس پھولنے لگی - ایک ٹیکرے پر بیٹھکر

سستانے لگے۔ جب ذرا جان مین جان آئی تو پھر چلے۔
بیس پچیس قدم جاکے پھر گرے۔ پوچھا کیون یارو اب
کتنی دور ہے۔ لوگون نے کہا حضرت ابھی تو دس قدم بھی
آپ نہین چلے ہین۔ آپ کو وہ جانا ہے۔ (انگلی کے اشارے
سے دکھا کر) تب تو اُنکے ہوش اُڑ گئے۔ وہ جانا ہے؟ وہ تو
آسمان ہے۔ اس نے کہا اور آپ سمجھے کیا ہین۔ آسمان ہین
تو گیا۔ ہین پر جانا ہے۔ اب ایک ایک کی خوشامد کرنے لگے
کہ ٹٹو یا ڈانڈی لادو۔ وہان ٹٹو اور ڈانڈی کہان۔ ناچار
قہر درویش بر جان درویش۔ اُٹھے اور تھوڑا تھوڑا چلنا
پڑا اور ایک چڑھائی طے کی۔ کہ پسینے مین شرابور تھے۔
بڑی دیر ہانپا کیے۔ پیاس شدت کی لگی تھی۔ ایک
آبشار سے ٹھنڈا ٹھنڈا پانی پیا تو ذرا تسکین ہوئی۔ پھر
چلے مگر پہاڑ کی اس چوٹی کو دیکھتے جاتے تھے جہان پہاڑی
نے اشارے سے بتایا تھا۔ یا خدا یہ کڑی منزل کیونکر ہوگی
آج بُرے پھنسے۔ خدا ہی بچائے تو بچین۔ جی کڑا کرکے
پھر اٹھے چلے تو بدحواس۔ قلیون کی عورتون نے جو اُنکے
آقا کا اسباب لیے جاتی تھین اُنکی بدحواسی دیکھکر ہنسنا
شروع کیا۔ پانچ چھ جوان عورتین اُنکے ہمراہ تھین
گو یہ بڑے ہنسوڑ اور ٹھٹھول آدمی تھے مگر اسوقت جان
بنی تھی۔ ورنہ یہ کب چوکنے والے تھے۔ ہنستے بولتے چہل
کرتے آتے۔ لیکن وہان اس وقت جان کے لالے پڑے
تھے۔ کس کی ہنسی اور کس کی دل لگی۔ وہ اُنکو ہنستی
تھین اور یہ اپنی حالت زار پر روتے تھے۔ آخرکار ایک
نوخیز چلبلی نے کہ تیرے بھی اورون کی نسبت صاف پہنے
ہوئے تھی آگے بڑھکر اُنسے کہا کہ آؤ مین تم کو کاندھے پر
چڑھا کر لے چلون۔ یہ اُسکی صورت دیکھکر رہ گئے۔ وہ سب
چہل کرتی تھین اور یہ اپنی جان کی خیر مناتے تھے۔ دوسری
عورت لپک کر اُنکے قریب آئی اور ٹوٹی پھوٹی اُردو زبان
مین کہا۔ تم اچھے مرد ہو۔ کہ چل نہین سکتے۔ دو قدم
چلے اور ہانپ گئے۔ ہم عورتین ہی تم سے اچھے کہ بوجھ لیکر
برابر اُترتے ہوئے چلے آتے ہین۔ یہ بیچارے سُنکر خاموش ہو رہے
ہر بار اُس چوٹی کی طرف دیکھتے تھے جہان اُنکو جانا تھا اور ہر بار
اسکو آسمان کے قریب ہی قریب پاتے تھے۔ چلتے چلتے ایک
مقام پر اُنکو غش آیا اور یہ گر پڑے۔ ان عورتون نے اُنکو مدد دی
اور اٹھایا۔ انھون نے ذرا سستا کر ٹھنڈا ٹھنڈا پانی پیا اور پھر
چلے تھوڑی دیر کے بعد ایک ناگمن اُنکو ملا۔ انھون نے اُس سے
کہا او بھائی جو تو مانگیگا ہم دینگے۔ ہمین نینی تال تک پہونچا دے
اُسنے کہا حضور تو کہین کے رئیس معلوم ہوتے ہین۔ بھلا اِس
اونچے پہاڑ پر پیدل کیون آئے۔ ہم بیچ محنت مزدوری کرنیوالے
تو تھک ہی جاتے ہین نہ کہ حضور۔ یہ ناگمن ایک صاحب کا ہے
اور وہ پاچھو آرہے ہین۔ نہین تو ہم آپ کو بن دامون پہونچا
آتے۔ اِنھین بھی یہ مایوس ہوئے۔ اب اُن عورتون نے اور بھی
بنانا شروع کیا۔ مگر انھون نے کسی کو کچھ جواب نہ دیا اور
جواب بھلا کیا دیتے جان پر بنی ہوئی تھی چپ چاپ آہستہ آہستہ
جاتے تھے۔ ہر قدم پر خوف معلوم ہوتا تھا کہ اب گرے اور
اب گرے۔ اب ٹھوکر لی اور اب ٹھوکر لی۔ کھڈ کی طرف
دیکھتے تھے تو روح تھرا اُٹھتی تھی اور پہاڑ کی چوٹی کیطرف رخ
کرتے تھے تو کانپ اُٹھتے تھے۔ بارے خدا خدا کر کے نصف
راستہ طے کیا۔ کچھ دیر سستائے اور پھر چلے۔ اسی طرح راستے مین
ٹھہرتے اور دم لیتے ہوئے بڑی دیر مین گورکھا پلٹن کی

چھاؤنی کے پاس پہونچے اب قدم نہین اُٹھتا۔ ساتھیون نے
کہا اب تو بہت قریب آ گئے ہین جی کڑا کر کے چلے چلیے۔ کہا
اب تو بےطرح پیچھے لگا کے جنبش کرنا محال ہے۔ اب ایک قدم بھی
نہ چلا جائیگا۔ اگر کوئی شخص ڈانڈی لا دے تو ایک روپیہ
انعام دون۔ اُن عورتون مین سے ایک عورت فوراً دوڑ گئی
اور چار کہار اور ایک ڈانڈی لے آئی۔ ڈانڈی پر آپ
لد لیے۔ تین دن تک بخار آیا۔ تیسرے روز کھانا کھانا
نصیب ہوا۔

نواب۔ یہ اُنکی حماقت کہ پہاڑ پر اتنی دور پیدل چلے۔
مرزا۔ حضور بھگتے بھی تو تکلیف بھی تو اُٹھائی۔
نواب۔ مگر کمال کیا واللہ کمال کیا۔
ممن۔ حضور کرتے کیا۔ چارہ کیا تھا۔
نواب۔ یہ بھی صحیح ہے۔ ع۔

بہر صورت فرزند آدم ہرچہ آید بگذرد

مرزا۔ (ہوادار دن کو دیکھکر) سرکار کیا نئی بیگم صاحب بھی
آئی ہین۔
ممن۔ کیا آپکو یہ حال نہین معلوم۔
نواب۔ (مسکرا کر) اِنکو کیا معلوم۔
مرزا۔ حضور مجھے کیا معلوم۔ میرے سامنے کی بات تو ہے نہین۔
آغا۔ یہین نواب صاحب کی مخدومہ محترمہ ہین۔
نواب۔ اور آغا صاحب کی ہمشیرہ عزیزہ۔
مرزا۔ (ہنسکر) سرکار حضور کو کہین۔ حضور سرکار کو۔ ہم
تابعداروں کو بولنے کا کیا منصب ہے بھلا۔
ممن۔ بھئی یہین بہت اچھا مال ہے۔
مرزا۔ حضور ایک جھلک غلام بھی دیکھ لے۔

نواب۔ کیا مجال تلوے تو دیکھ نہ سکوگے۔
مرزا۔ یہ حضور نے خوب کہا۔ سبحان اللہ کا لطف نہین۔ مگر
حضور ممن کے وہ فقرے بھی حضور کو یاد ہین کہ جب میان
نور نے مجھسے اتفاق رائے کیا تھا کہ سیر کوہستان ضرور فرمایئے
تو ممن نے آپکو پٹی پڑھائی تھی کہ سرکار یہ سب نور اور مرزا صاحب
کی لفاظی ہے۔ اول تو حضور سے کوسون کی چڑھائی بھلا کاہیکو
چڑھی جائیگی۔ ورگاہ تک جاتے ہوے تو آپ ہانپ جاتے ہین
نہ کہ پہاڑ کی چڑھائی اور پھر ذرا سی پگ ڈنڈی اور راہ مخدوش
اور کوسون منزلون کا نشیب و فراز۔ نیچے دیکھتے ہی آدمی
تھرتھرا کے گر پڑتا ہے اور یہ پٹی خوب پڑھائی تھی کہ اگر پہاڑون
مین گئے تو بس ستم کا سامنا ہے۔ جل بھن کے کباب ہو گئے
اور حضور نے فرمایا تھا کہ ٹٹو پر ہم سے نہ جایا جائیگا۔ پھر اب
آج کیون ٹٹو پر چڑھے جاتے ہین آپ۔ حضور کو یاد ہوگا
حضور رسنڈ پر ین ڈھونڈھتے تھے۔
اختر۔ اور سرکار ممن کے دوست مولوی صاحب کی گفتگو بھی
یاد ہے۔ جنھون نے کہا تھا کہ وہان رہنے سے گٹھیا ہو جاتی
ہے اور حضور کو ایسا ڈرا دیا کہ عزم ہی فسخ کر دیا تھا۔
مرزا۔ گٹھیا نہین گھینگا کہا تھا۔ لاحول ولا قوۃ۔
نواب۔ ہان خوب یاد آیا گھینگا کہا تھا۔
ممن۔ سرکار مرزا صاحب تشریف لائے ہین اب دیکھیے گا
روز جوتی پیزار پڑھے تو سہی۔ یہ انکا قاعدہ ہے۔
مرزا۔ ہم تو کھرے آدمی ہین صاف گو۔
ممن۔ تم سے بڑھکر بے ایمان کوئی نہین۔
آغا۔ یہ کیا خرافات تقریر ہے جی۔
نواب۔ اور ہمین اس تقریر سے نفرت ہے۔

چھٹن - ہمارا دم الجھتا اور جی گھبراتا ہی -
نواب - اچھا اب اسوقت سے اگر کوئی ڈریگا تو وہ جائیگا -
مرزا - حضور غلام اس ممن کے جھوٹ اور نمک حرامی کا ثبوت دیتا ہی کہ کسقدر لغو یہ بکا تھا -
نواب - ہان ڈرایا تو اسنے ضرور تھا - اسمین شک نہین ہی اور محض لغو اور دروغ -
ممن - سرکار تو جو غلام نے سنا وہ عرض کیا -
اختر - حضور کچھ عداوت تھوڑا ہی تھی -
ممن - تمہارا بٹیا جیے - دیکھو تو سہی -
نواب - حضرت ہمنے یہ سفر دو سبب سے اختیار کیا تھا - ایک آب وہوا کی لطافت دوسرے عورتون کے حسن کا شہرہ سنکر -
ممن - حضور غلام نے کیا برا کہا تھا کہ دشمن من کو بیٹھے بیٹھے بلین -
نواب - اسکا اسوقت کیا ذکر تھا -
ممن - حضور مجھے یاد آیا کہ میان اختر بہت بگڑے تھے کہ کوسے لیکر سفر کرنا منحوس ہوتا ہی - شاعرون مین جب ہم کسی کو ضعیف الاعتقاد پاتے ہین تو برا پیچ ہوتا ہی -
آغا - سچ ! ہم تو اسکے قائل نہین ہوتے -
ممن - جی ہان - شاعری اور ملاگری مین فرق ہی -
مرزا - میان ممن کو ہماری بات بری لگتی ہوگی -
ممن - (اپنے دل مین) پاؤن تو کھاہی جاؤن کچا -
آغا - اچھا اب اس نفسانیت سے کیا مطلب ہی -
نواب - ابکی جسکی طرف سے پہل ہوگی اسکو ہم نکال دینگے -
آغا - بس اس بات پر قایم رہیے گا -
نواب - قول مردان جان دارد - اور میان ممن کی

نہ کہیے وہ تو مولوی بدر کو پٹی پڑھا کر لائے تھے کہ پہاڑ کی ہوا خراب ہوتی ہی اور خیر سے نینی تال کی صورت بھی کبھی مولوی صاحب نے نہین دیکھی تھی -
راوی - ممن اب تک نواب صاحب کے بڑے مشیر تھے مگر مرزا صاحب کا آنا تھا کہ انکا رنگ پھیکا پڑ گیا -
نواب - تم کو ہمارے آنے کی کیونکر خبر ہوئی مرزا -
مرزا - جی حضور وہان تو ایک ہفتے سے دھوم ہی - غلام الموڑے مین نوکر ہی - رخصت لیکر آیا ہون -
اختر - میان ممن صاحب ذرا اسوقت اداس ہو گئے ہین -
نواب - آپنے پھر وہی ذکر چھیڑا -
آغا - عجیب شخص ہین آپ بھی - آپکو کسی کے ادھین نے سے کیا واسطہ -
نواب - ہماری گھر مین عورتون نے جاکے یہ گپ اڑا دی کہ پہاڑ پر بڑی بیماری ہو جاتا ہی علیل ہو جاتا ہی اور دست آنے لگتے ہین - عورتون کی عقل کتنی - انکو یقین آگیا اب گھر بھر مین کھلبلی مچ گئی - اب مین بیگم سے لاکھ لاکھ کہتا ہون کہ بیگم کے سر کی قسم یہ سب گپ بازاری ہی ہرگز ہرگز اسکا یقین نہ کرنا مگر وہ مانتی کب ہین - وہ کہتی ہین ہم سے نہ بہت اڑو - تمنے اڑائی ہین تو ہمنے بھون بھون کھائی ہین - وہ کسی طرح مانتی ہی نہین - وہ کہتی ہین کہ یہ نہ ہیگا - قسم کھاؤ کہ پہاڑ کی طرف نہ جاؤنگا -
مرزا - حضور عورتون سے برتاؤ کرنا بہت مشکل ہی -
چھٹن - ہمارے ہان کیا حال تھا - بڑی بیگم صاحب کی بھی یہی کیفیت تھی دو دن تک رویا کین - پھر مجبور ہو کر ہمنے چچی آنا کو بلوایا انھون نے سمجھایا کہ ہمارے دونون بیٹے

پارسال وہان چھ مہینے تک رہے - جب وہان سے آگئے تو بڑی تعریف کی - تب کہین انکی تشفی ہوئی -

آغا - ہمارے گھر مین تو نینی تال کا حال سب کو معلوم ہی کوئی معترض نہین ہوا - کیونکہ اکثر ہمنے سفر کیے ہین اور دور دور تک گئے ہین ہمارے ہان تو مساوات ہی -

نواب - ہمکو تو حضرت یہ پہلی ہی مصیبت تھی -

مرزا - حضور مبارک ہو - نینی تال تو پہونچ گئے - پہاڑ پہ قیام تو کر لیا -

نواب - ہمارا قصد تھا کہ گھر کے لوگون کو بھی لیتے آئین -

آغا - اب بلوا لیجیے -

مرزا - خداوند - حکم ہو غلام ابھی چلا جائے -

نواب - بھئی بڑی پریشانی اور دقت ہوئی -

مرزا - جو غلام کو پیشتر سے خبر ہوتی تو کوئی دقت نہ تھی -

نواب - اچھا تو چور جاتے رہے کہ اندھیاری -

چھٹن - اگر تم بلواؤ تو ہم بھی بلوائین اپنے گھر سے -

نواب - قصد تو ہی - نیت شب بخیر - اب تو پہونچ گئے ہین حقہ بہت دیر سے نہین پیا - چھولداری نصب کرا دیجاے یا ایک کام کرو - میان حسین علی ذرا کچھ بچھا دو -

حسین علی نے ایک دری بچھائی اور اُسپر قالیچہ اور اُسپر سوزنی اور فوراً ایک پیچوان بھر لایا اور ایک حقہ - سب بیٹھکر پینے لگے - اسی کے قریب ہوادار بھی لگائے گئے - حکم ہوا کہ میان جھلو کچھ سناؤ - جھلو نے گلا صاف کرکے عرض کیا -

یہ قدرت ضعف مین بھی ہی فغان کو   کہ دے ٹیکے زمین پر آسمان کو
وفا سکھلا رہیگا دل ہمارا   تمھاری خاطر نامہربان کو
پڑی ہی اس گلی مین نعش دشمن   اٹھاؤ کیونکر اس بار گران کو
کہان ہی تاب ناز برق ای کاش   جلا دے آتش گل آشیان کو

نواب - بھئی کیا عمدہ شعر ہوا ہی - اہاہاہا -

مرزا - حضور روانی غضب کہا ہی - سبحان اللہ -

اختر - ناز برق کون [illegible] - کیا کہا ہی خدا کی قسم -

جھلو - حضور سنیے گا -

نہین آتا وہ لیلی وش سکھا دے   کوئی مجنون کا قصہ ساربان کو
دل مضطر کی بیتابی نے مارا   کہان سے لاؤن اُس آرام جان کو
سن ای مومن یہ ایمان ہی ہمارا   نہ کہنا کفر پھر عشق بتان کو

نواب - ہیلو یہ مومن خان مومن ہین -

اختر - کیا کلام سحر طراز ہی - ہاے جادو ہی جادو -

سن ای مومن یہ ایمان ہی ہمارا
نہ کہنا کفر پھر عشق بتان کو

کیا زبان ہی - روزمرہ کتنا پیارا ہی - کیا بول چال ہی - کچھ دیر بیٹھکر نواب صاحب نے حکم دیا کہ اب کوچ ہو - دو چار منٹ مین بستی مین داخل ہوے - مرزا صاحب نے کہا حضور اسکا نام تلی تال ہی - وجہ تسمیہ اسکی یہ ہی کہ تال تالاب کو کہتے ہین اور تلی نیچے کے حصے کو - اوپر کے حصے کا نام ملی تال ہی - من نے کہا میان کچھ واہی ہو - یہان مہینون سے نینی تال مین چوطرفہ کی چاک پھیریان کرتے ہین آپ ہمین ملی تال اور تلی تال سکھانے آئے ہین -

اتنے مین نواب صاحب کی نظر ایک کمرے پر پڑی - دیکھا تو ایک پری بصد شان دلبری جلوہ فگن ہی نظر اُسپر پڑی -

نواب - آغا صاحب - چیز بیست - کیون نہ کہو گے -

آغا - آنکے دارد برادر - آنکے دارد -

مہراج - از ناز و معشوقہ من بسیار خوشتر بود -

اختر - اہو سبحان اللہ - واہ ری فارسی - معلوم شد
بافندہ گی -
چھٹن - واقعی اچھی صورت ہو - اچھی ادا سے دلربا ہو اور
آگے بڑھے تو ایک کمرے پر دو اور صورتین نظر آئین -
نواب - ایک سے ایک بڑھکر ہو - حسین خیز مقام ہو -
اختر - بھئی واللہ اندر کا اکھاڑا ہو - بنی تال کیا ہو -
آگے بڑھکر تین چار کمرون پر دو دو پریان نظر آئین -
نواب - چھٹن صاحب نے کہا یارو ہم تو یہین بستر جمائے دیتے
ہین چاہے جو ہو - اب تو قدم نہین اٹھتا - پرستان ہو
پرستان - کیا کیا حسین ہین - جی خوش ہوگیا - خدا مرزا کو
سلامت رکھے - بار بار دونگا دعائین دیتا ہو - بندہ درگاہ
نواب یہان سے نہ جانے دیگے - نواب تو یار اب گھر بار بھلا
بس اب ہم ہین اور یہ مقام ہو - کوئی مرکے جنت پاتا ہو
ہم جیتے جی بہشت مل گئی - بہشت ملے یا نہ ملے -
حورون کو تو دیکھ لیا - نواب صاحب اور یہ سب کسی بہانے
سے اس جگہ پر کھڑے ہوگئے اور گھورنے لگے ایک سے
ایک پری تمثال زہرہ جمال - یوسف لقا - ماہ سیما انھون
نے جو دیکھا کہ یہ امیرزادے ہم پر ریجھے ہوئے ہین تو
اور بھی غرور کی لینے لگین اب کوئی انکی طرف نظر اٹھاکر
نہین دیکھتی اور یہ ہین کہ ٹکٹکی لگائے گھور رہے ہین پر سوار
گھوڑے ہین کہ ایک نظر تو دیکھ لین - انہین کی دو چار ماہرون کو
انھون نے پہلے بھی دیکھا تھا -
نواب - نواب چھٹن صاحب - اس غرور کا ملاحظہ فرمایا
آپ نے - آپ تو لاکھ گھر بار چھوڑ بیٹھے مگر یہان ٹھکانا
نہین ملتا

آغا - بھائی صاحب ہم تو ایسے عادی ہوگئے ہین -
کہ دین مین تھا لقب یگانا اپنا - تجھے بت سے خفا
گا بیسے مضمون کو ہم نے جانا اپنا - اللہ ری خطا
سب دیر و حرم کی خاک چھانی ہو مین - کیا خاک کہین
دیکھا تو کہین نہین ٹھکانا اپنا - جی بیٹھ گیا
مہراج - بعض از ایشان گوش نازومی تراشند -
نواب - یاد رکھیے گا سب صاحب گواہ رہین - آج اپنے
بے بھائی کی ٹھہرنگی - دیکھیے تو ذرا دل لگی -
آغا - ہم نہین سمجھے بھئی - کیا انکا مطلب کیا ہو -
مسخرہ - مجھے انکا فقرہ خوب یاد ہو - بعضے از ایشان
گوش نازومی تراشند -
آغا - کیا اس سے مطلب کیا - ہم نہین سمجھے بھئی -
چھٹن - ارے یار تم تو مسخ ہوگئے ہو - تم بھی اسوقت
مہاراج بن گئے - مطلب یہ کہ انہین سے بعض بعض تو
نازو کے بھی کان کاٹتی ہین - گوش می تراشند -
آغا - ارے یار پھڑکا دیا - خدا کی قسم پھڑکا دیا -
نواب - بھائی صاحب اب چلیے وہ لوگ تو آپ کی طرف
دیکھتی بھی نہین ہین -
آغا - تو ہم بھی ان عاشقون مین نہین جو ایسی سے ہوجائین -
مسخرہ - واہ - تو اچھے عاشق ہین آپ -

جب پاس وفا اسے ہمارا نہ رہا
ہم کو بھی خیال دوستی کا نہ رہا
قربان ہین کس ادا سے کہتا ہو ہمین
اتنے ہی ہین عاشق کا دعوی نہ رہا

اختر - کیا رباعی پڑھی ہو واللہ - ع -

اُتنے ہی مین عاشقی کا دعویٰ نہ رہا

مہراج - ہماری طرف سب دیکھ رہی ہین - کیون نہ کھو گئے

آغا - یہ اپنی اپنی خوبی قسمت ہی -

اِس طالع شور کا تو چارا ہی نہین　　دنیا مین علاج اک ہمارا ہی نہین
اغیار کو ذو شجان محروصل کہ یان　　خبر شربت امرگ کچھ گوارا ہی نہین

مہراج - یہ اپنی اپنی قسمت ہی -

ہر مجھپہ نگاہ لطف منظور　　کیا خوب نظر ہی چشم بد دور
خوش کیون نہون بات با تپر آج　　ہی اُسکی زبان پہ میرا مذکور
ہون حسن مین بے نظیر او فرد　　دعوی ہین سے جہان مین مشہور

مسخرہ - کیا کہنا - آپکی شکل و صورت ایسی ہی ہی -

گر دیکھے ہی مہراج بلی آئینہ　　اور شیطی ہو صورت مبارک پہ نگا
ابلیس کے شبہہ مین پڑھتے ہین آپ　　لاحول ولا قوۃ الا باللہ

یہان سے آگے بڑھے تو ایک مقام پر مرزا صاحب نے اُنکو روک لیا - کہا ذرا ٹھہر جائیے گا - اِس کھان کو بھی دیکھتے چلیے گندھک کا سوتا ہی اتنے دن رہ کے اب تک نہین دیکھا - شرم کی بات ہی - نواب صاحب نے کہا - اجی اب چلو بھی - آغا صاحب نے گھوڑے کو اُس طرف موڑا تو کہا بھئی واللہ گندھک کی تو بو آتی ہی - اتنا سُننا تھا کہ سب کے سب اُسی جانب مڑ پڑے -

آغا - صاف گندھک کی بو آتی ہی - سونگھ لیجیے -

چھٹن - گندھک کی کھان ہی ہی - بو کیسی -

نواب - بھلا اِسکا پانی پیا جاتا ہی کہ نہین -

مرزا - حضور بڑا ہاضم ہی -

نواب - مگر بو ضرور آتی ہوگی -

مرزا - حضور بس یون ہی سی -

نواب - تو ہم روز پیا کرینگے -

مرزا - بندہ تو جب ادھر آتا ہی پی لیتا ہی -

مہراج - اِسمین کچھ اسرار ضرور ہی ورنہ گندھک یہان کہان

آغا صاحب نے ایک کٹورا بھر پانی پیا - منشی مہراج بلی صاحب نے بھی ڈانڈی سے اُتر کر تھوڑا پانی چکھا یہان سے چلنے ہی کو تھے کہ دو قتالۂ عالم ہوش اس جماعت کو دیکھکر کھڑی ہوگئین تو آغا صاحب نے پھر آہ سرد بھر کر کہا بھائی صاحب ہم تو اب کافر بنینگے یہ دونون ستمگر مسلمان کش ہین - مجھ سے پرہیزگار کو تمنے کافر کر دیا - نہ نیچی تال آتے نہ اِن بتون کا کلمہ پڑھتے دین بھی گیا ایمان بھی گیا -

وہ نوجوان تھا بد و زاہد کہ سب جسے　　کہتے تھے مومن اور بہت دیندار تھا
کل ایسے حال سے نظر آیا کہ کیا کہون　　جو تھا سو اُسکو دیکھکے زار و نزار تھا
عبرت کی جا ہی ان صنمون نے کیا خراب　　ملنے سے جنکے معتقد ننگ و عار تھا
بیمار کر دیا شب ہجر بتان نے آہ　　کیا ہوگئے وہ روز کہ پرہیزگار تھا
پاؤن ہین ڈولتے تھے خورشید حشر سے　　یا اپنے سر پہ داغ جنون شعلہ بار تھا
اختر شماری شب غم نے بھلا دیا　　جتنا خیال پرسش روز شمار تھا
ہر ایک کیطرف نگہ بیکسانہ تھی　　کسکی نگاہ لطف کا امیدوار تھا
ہر دم ہوا آہ سے اُڑتی تھی منھ پہ خاک　　جتنی کہ سر مین گرد تھی دامن غبار تھا
زخمون سے بسکہ تنگ تھا کیا نہین کہون　　عالم بدن کا اُسکے عجب لالہ زار تھا

نواب - اگر آپ کا یہی حال ہی تو آپ گھر بار کو جلد استعفا دیجیے -

مہراج - یہ تو جسکو دیکھتے ہین اُسپر انکا دل آجاتا ہی -

چھٹن - جی ہان سہر دیگی بچے ایسے ہی ہوتے ہین -

مہراج - مگر یار یہ صورتین بھی ایسی ہی ہین -

نواب - لے اب چلیے حضرت - دیر ہوتی ہی -

دو قدم چلے تو جھیل نظر آئی - نواب صاحب نے کہا بھئی

ہزارہا بار اِس جھیل کو دیکھیے مگر پھر بھی روح سیر نہین ہوتی اور کیونکر ہو۔ چوطرفہ سر بفلک کشیدہ کوہ عرش تمثیل اور بیچون بیچ مین جھیل۔ ایک میل طول نصف میل کے قریب عرض پانی روانی اور موج زنی عجب لطف دکھاتی ہو اور ارد گرد کے پہاڑون کا سبزہ نودمیدہ اور اشجار عظمت بار سے آنکھون کو خضارت و نظارت حاصل ہوتی ہو اِدھر اُدھر پہاڑون پر بنگلون اور کوٹھیون اور مکانون کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ گویا یہ عمارتین ہوا مین ٹنگی ہوئی ہین مرزا صاحب نے کہا یہ جھیل پہاڑون کے جوف مین جو واقع ہو تو اودھر اُدھر سرنگ کے ذریعے سے پہاڑ کو اُڑا کر دونون جانب سڑک بنائی گئی ہو۔ شام کو اِس سڑک پر آپ لوگ ذرہوا کھاتے ہونگے۔ اور صبح کو بھی ہوا خوری کے لیے یہی مقام موزون سمجھا گیا ہے۔

مرزا۔ حضور وہ لاٹ صاحب کی کوٹھی ہو۔

نواب۔ ہان ہان جی دیکھی ہوئی ہو۔

آغا۔ فلک مقیم ہو کہ کوٹھی ہو۔ اللہ رے بلندی۔

چھٹن۔ اِس سے اونچی تو اور کوئی کوٹھی نہ ہوگی۔

مرزا۔ بس وہ کوٹھی سامنے والی اِس سے اونچی ہو ڈانگن صاحب کی کوٹھی۔ یہ دونون بلند ہین اور ایک وہ کوٹھی ولیم صاحب والی وہ بھی بہت اونچی ہو۔

مہراج۔ اوپر جاتے ہوے ہمین تو ڈر معلوم ہوتا ہو۔

مرزا۔ چھو گھنٹے کے راستے کی بلندی پر آنکر دس منٹ کی بلندی سے خوف معلوم ہوتا ہو حضور کو۔

مہراج۔ دیکھنے سے ڈر معلوم ہوتا ہو بھائی صاحب۔

نواب۔ اِسمین تو شک نہین۔ بیشک خوف معلوم ہوتا ہو

مہراج۔ اور خصوصاً ناواقف آدمیون کو۔ مگر اب خوف کم ہوگیا ہو۔ یہ گفتگو ہوتی ہی تھی کہ ایک زن جادو جمال قیامت خرام چھم چھم کرتی ہوئی اُدھر سے گذری۔ جسنے دیکھا لوٹ ہوگیا۔ آغا صاحب نے تو گھوڑا ٹھہرا لیا اور عاشقانہ اشعار پڑھنے لگے۔

بلا کی جنبش ابرو ہے کسکا — اسیر حلقۂ گیسو ہے کس کا
یہ کس کی چشم میگون نے خرابی — کہ ہے خود رفتہ جون رند شرابی
جلایا اِسطرح کس شعلہ رو نے — یہ دن دکھلائے کس خورشید رو نے
یہ فتنہ کس کے قامت نے اٹھایا — بلا مین کسکی زلفون نے پھنسایا
یہ کس دستِ نگارین مین ہے نیر — کہ رنگ خون بنا کچھو لائے ہے رنگ
یہ فکر باطل آشفتہ سری کی — بلا لائی ہوئی ہو کس پری کی

نواب۔ بھائی صاحب آپ اُلٹے پاؤن بھاگیے یہان سے

مرزا۔ اور حضور ابھی انھون نے اچھی صورتین دیکھی ہی نہین ہین۔

نواب۔ یہ اور ستم ہو۔ سب کو دیکھ چکے ہین جی۔

آغا۔ کیا! کیا اِس سے بھی اچھی صورتین ہین۔ اب خدا اکا نام ہو۔

مرزا۔ اجی آپ نے دیکھا کیا ہو۔

ایک ہی جلوہ مین بیخود ہوئے غش مین آکر
آپ نے حضرت موسیٰ ابھی دیکھا کیا ہو

آغا۔ یہ تو قبلہ سب ڈھنگ ہی ڈھنگ ہو۔ یہ صورتین جو ہمنے اِسوقت دیکھی ہین اِنسے بہتر بس باتین ہین جناب اور وہ کون پاتر جو نہین دیکھی۔

زہر ٹپکے ہو نگاہِ یار سے
موت سوجھی نرگس بیمار سے

بھائی صاحب اگر ایسی ہی صورتین ہین تو فرار شریف بندے کا یہین بنیگا بس یہ دہرا اور یہ سرا ہی - عشقبازی تو اپنا دین ایمان ہی - ہمارا مذہب بس عاشقی ہی - اور اس سے بہتر مقام ملنا معلوم - خدا کرے نواب کی ہر آرزو بر آئے واللہ اسی کے بدولت یہان آئے اور چین کرتے ہین -

کوّے کی بولی کا نرالا شگون اور خط کا دل خوش کرنیوالا مضمون

عرصۂ دراز سے نواب نادر جہان بیگم کا حال معرض بیان مین نہین آیا - یہ امیرزادی عفیفہ نواب صاحب کی سردمہری کی از بس شاکی تھین مگر دل ہی دل مین کڑھا کرتی تھین زبان پر حرف شکایت نہین لاتی تھین کاٹھگودام سے جو تار نواب صاحب نے بھیجا اور پھر دو ایک خط بھی اُنکے اور نواب رونق جنگ بہادر کے نام آئے تو اُنکے دلکو اس سے ذرا ڈھارس ہوئی مگر خوف یہ تھا کہ مبادا قمرن دل مین جگہ کرلے یا نازو اپنا رنگ جمائے - پہاڑنون کی بڑی تعریف سنی تھی کہ حسن و جمال مین فرد اور فقید المثال ہوتی ہین ایسا نہو کسی پہاڑن پر دل آجائے یک نشد دوشد کا نقشہ ہو - اسی قسم کے خیالات دن رات اِن کے دل مین جاگزین ہوگئے تھے مگر اللہ رے ضبط - اُف تک نہین کرتی تھین - اگر کبھی کوئی ہمجولی کہتی بھی کہ تمھارے نواب نے تو ابکی دفعہ بڑا لمبا سفر کیا تو یہ کہکر بات ٹال دیتی تھین کہ بہن مرد سفر کرتے ہی ہین - کلکتے بمبئی سیر کے لیے جاتے ہین شکار کھیلنے کا شوق ہوا تو سال مین تین چار مہینے غائب رہتے ہین - کوئی حج کرنے جاتا ہی کوئی کربلاے معلّا کی زیارت کو جاتا ہی اور زیادہ مقدرت نہوئی تو کچھوچھے شریف یا اجمیر شریف لوگ جاتے ہین سنی شیعہ اپنے اپنے عقیدے کے موافق چلتے ہی آتے رہتے ہین - اور یہ پہاڑ تو یہان سے دن بھری کے راستے پر ہی - بریلی پہونچے اور دو تین گھنٹے مین پہاڑ ہی پہاڑ دکھائی دینے لگے - خط تو برابر آتے رہتے ہین خیر صلاح کا حال معلوم ہوتا رہتا ہی - ہمکو بھی دو ایک بار لکھا تھا کہ اگر یہان آنے کا قصد ہو تو ہم زنانے مکان کی فکر کرین ہمنے لکھا جب سب بند و بست ہو جائیگا جیسا لکھوگے ویسا کرینگے اس طرح پر خوبصورتی کے ساتھ بات ٹال دیتی تھین اور اگر کسی برابر والی رئیس زادی نے قمرن کا ذکر کیا تو دو چار رئیسونکا نام لے دیتی تھین کہ اُنکے دو محل ہین - اُنکے چار محل ہین - کسی نے کسی کو گھر ڈال لیا کوئی کسی سے نکاح کرنیوالا ہی اگر ہمارے میان بھی پہاڑ کے شغل کے لیے کسی کو ساتھ لیتے گئے تو کون ایسا گناہ کیا - اِنکی ہمجولیون کو تمنا ہی رہگئی کہ کبھی اِنکی زبان سے نواب کی شکایت سنین -

ایک روز مہری نے اِنکو اُداس دیکھکر کہا حضور آج دو ایک حال کیا کچھ مزاج بے لطف ہی - سویرے سے مین غور کرکے دیکھ رہی ہون کہ حضور کچھ نصیب اعدا اُداس سی ہین - اِنھون نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا - ادھر کئی دن سے نواب کا حال نہین معلوم ہوا - اِس سے ذرا تردد سا ہی - خدا جانے کیسے ہین - وہ بولی اللہ نے چاہا تو سب اچھا ہی اچھا ہوگا مگر ہان حضور کو نہ خیال ہوگا تو اور کس کو خیال ہوگا - ایک بات ہی سرکار جو خط روز روز بھیجتا ہی اُسکا خط اگر دیر مین آئے تو بڑا تردد ہوتا ہی اور جو کبھی کبھار مہینے مین ایک دفعہ دو دو دفعہ خط بھیجتا ہی اُسکا خط نہ آنا ایسا کچھ بہت نہین کھلتا - بس بات ساری اِتنی ہی - اِتنے مین مہتابی پر ایک

کوا بیٹھکر زور زور سے بولنے لگا۔ مغلانی نے کہ یہ گفتگو سن رہی تھی کہا سرکار کوے کی بولی خط آنے کا بڑا شگون ہی۔ یہ سویرے سے آج کئی بار کائین کائین کرچکا ہی ضرور خط آئیگا۔ ایک اور عورت نے بھی مغلانی کے کلام کی تائید کی کہ ہمنے تو بہت تجربہ کیا ہی اور پورا اُترا۔

ب - اری یہ کوے کے بولنے سے کیا ہوتا ہی۔

مغلانی - یہ بہت اچھا شگن ہی۔ خط آنے کی خبر دیتا ہی جا سرکار کا خط پہلا اُڑے تو دودھ بتاسا کھلاؤنگی - جا جا کے خط لا۔

ب - جیسے کوا سنتا ہی تو ہی۔ آدمی مقرر کیا ہی۔

لاڈو - سرکار ایک ہوش بنگالی کل ادھر سے کہتا جاتا تھا کہ ہمارا محلہ مین کوا لوگ بڑا گول مچایا کال۔

راوی - اس فقرے نے بیگم صاحب کو ہنسا دیا - کئی بار فرمایش کی کہ ہان لاڈو کیا کہتا تھا (کوا لوگ) - لاڈو بار بار اُسکی نقل کرتی تھی۔ حضور ایک آدمی سے باتین کرتا جاتا تھا تو باتین کرتے کرتے کہنے لگا کہ (ہمارا محلہ مین کال کوا لوگ بڑا گول مچایا) - بیگم صاحب سر بار کھلکھلا کے ہنس دیتی تھین - اور گھر بھر مین قہقہے پڑتے تھے -

ننھو - کوا لوگ! ہم ہوتے تو کہتے - بابو تم ہی لوگ کو کیون نہین پالتا - اری ہوش تو ہوتے ہی ہین ہو۔ -

لاڈو - اور کل کو کال بڑھا کر کہتا تھا -

مغلانی - کال پڑے اُسکے گھر مین - اوہان -

لاڈو - غل منہ سے نہین نکلتا - گول کہتا تھا حضور اسکی زبان سے سنیے تو بڑا لطف حاصل ہو۔

مغلانی - پھر کوا بولا - سرکار جو آج خط نہ آئے تو ہمارا ذمہ کوا بار بار بول رہا ہی۔

لاڈو - ارے جاکے خط تو لا پھر کانون کانون کرنا -

مغلانی - کوا کاہن ہوتا ہی۔

لاڈو - سرکار کا خط آئے تو ہم جانین کوا کیسا ہوتا ہی۔

مغلانی - ہمارے مکان کے پڑوس ایک لالہ رہتے ہین اُنکے لڑکے کا خط کئی مہینے سے نہین آیا تھا - ایک دن وہ بیچارے بڑے اُداس بیٹھے ہوے تھے تو کوا بولنے لگا - اُسنے کہا کاگا بھیا کی چٹھی لا تو تجھے دودھ کھلاؤن - بس ویسے ہی کوا اُڑ گیا اور دوسرے دن شام کو ہرکارہ دار خط لے کے آپہونچا - ہم کئی بار آزما چکے ہین -

لاڈو - بھلا شگن بچار - یہ اِسی کوے پر کہا ہوگا -

راوی - واہ کیا دور کی سوجھی ہی۔

ب - خط لکھنے مین نواب بڑے کاہل ہین - مگر اس داروغہ کو کیا ہوگیا - وعدہ کیا تھا کہ روز روز خط بھیجو نگا - اُسکے اتنے دن ہوگئے خط کا پتا نہین -

مغلانی - سب ایک سے ساتھ ملے ہین - ہوحق مین پڑے ہونگے خط لکھنے کی فرصت کہان اور داروغہ جی اہتمام مین رہتے ہونگے - مگر اب کیا اِن کو بھی فرصت نہین ملتی -

ب - (کوا پھر بولا) اتنی دیر سے کائین کائین کر رہا ہی بیچ پھینک دونگی نگوڑے کے - مطلب کی بات ایک نہین کان کھا گیا موا -

لاڈو - کہتے ہین لوگ اِنکی بولی بھی پہچانتے ہین -

مغلانی - تاجب (تعجب) کی کون بات ہی - ایک دفعہ کا ذکر ہی کہ کوئی آدمی اپنی جورو سے لڑا - بیوی نے دو چار اینڈی بینڈی سنائین تو مسٹ مار کے چپ ہوگیا

اسپر ایک عورت جو اُسی گھر مین رہتی تھی بہت زور سے ہنستی
اِن میان بیوی دونون کو ناگوار گذرا کہ ہم مین تو لڑائی ہوتی ہی
اور یہ ہنس رہی ہی - تھوڑی دیر مین جب دونون کی گرمی اور
غصہ کم ہوا - غصہ تو حرام ہوتا ہی ہی تو میان نے بیوی سے
کہا کہ یہ عورت ہماری لڑائی پر بیچ بچاؤ کرنے تو نہ آئی کہان
بھئی بیچ بچاؤ کر دین مگر اور اُلٹی ہنسنے لگی اُسکی بیوی نے
بھی اِس عورت سے شکایت کی کہ واہ بوا تم تو بڑی اچھی
معلوم ہوتی ہو - یہ تم ہنسی کیا سمجھ کے تھین - اب تم سے
اور تمھارے میان سے جو جھگڑا ہو گا تو ہم بھی تالیان
بجائینگے - اِس نے کہا نہین مین اِس بات پر تھوڑا ہی
ہنسی تھی - ہنسی تو مین کچھ اور ہی بات پر تھی مگر مین
بتاؤنگی نہین - اسپر اِن دونون نے بڑی خوشامد
کی کہ نہین بوا ضرور بتاؤ ہم بھی سنین کہ وہ کیا بات تھی
جب بڑی دیر تک خوشامد کی تو لاچار ہو کے اُسکو کہنا پڑا
اُس نے کہا جب تم بہت بگڑی تھین اور یہ بھیگی بلی بنکے
دبک رہے تھے تو اس وقت گھر کا مرغا بولا تھا یا نہین
یاد ہی - میان نے کہا ہمین خیال نہین مگر بیوی نے تبولا
کہ ہان ہمین اچھی طرح سے یاد ہی - بہت تنکے مرغا بولا تھا
اور کئی دفعہ بولا تھا - اور تم مرغی کی طرف دیکھ دیکھ کے
ہنستی جاتی تھین - اسنے کہا ہان ہم مرغے کی بولی سنکے
ہنسے تھے - تب تو انکو اور بھی وہ ہوا کہ بڑے تاجب
(تعجب) کی بات ہی کہ جناورن تلک کی بولی یہ سن لیتی ہی
کہا خدا کا واسطہ بتاؤ مرغا اپنی بولی مین کیا کہتا تھا -
تب اُسنے سارا حال بیان کیا کہ مرغا اپنی مرغیون سے بہت
اکڑ کے کہتا تھا کہ دیکھو یہ مرد کیسا مرد ہی کہ ایک جورو

اِس سے نہین دبتی وہ جب ڈانٹ بتاتی ہی تو مرد وا بھیگی
بلی بنکے دبک رہتا ہی اور عورت شیر ہو جاتی ہی - بڑے
شرم کی بات ہی کہ مرد ہو کر عورت سے دب جاے - ایک یہ
مرد ہی زن مُرید کہ اسکی عورت اِسپر شیر ہی اور ایک ہم مرد ہین
کہ سو سوا بیویان ہماری ہین اور سو لہون چون نہین کر سکتین
سب حکم مانتی ہین اور سب اسپر ہم شیر ہین - مرد ہو کے عورت سے
دبے تو چلو بھر پانی مین ڈوب مرے - تو اسپر مرغیون نے کہا
وہ مرغیان کون ہوتی ہین جو اپنے مرغون کو دبا لیتی ہین ہمارا
مرغا تو ہمکو کچا ہی کھا لے - اِسی پر ہمین ہنسی آئی تھی -
ب - میان تو سنکے کٹ گیا ہو گا -
ننو - اور بیوی کی کیا بڑی آبرو بڑھ گئی ہوگی -
لاڈو - واہ اُس مرغے کی ایسی تیسی جو مرغیون پر ظلم کرے
ہم ہوا ایسے مرغے کو مارے لاتون کے بولا دین کیا دل لگی
بازی ہی کچھ -
ننو - چل چھوکری بہت بڑھ بڑھ کے باتین نہ بنا کسو قصائی
سے پالا پڑیگا تو یہ باتین بھول جائیگی سب -
مغلانی - ہان یہ لاتین واتین سب رکھی رہینگی -
لاڈو - جی تو وہ کوئی اور ہوتی ہونگی - ہم اُن مین نہین ہین
میان کی دم مین موٹا سا رسا - ہم میان کی کیا اصل حقیقت
سمجھتے ہین - میان گراہ چلتے دیکھے تو ہان بھئی اُسکا کہنا
حق سے ہی اور جو یون چلتے بیل کا سینگ پکڑے تو کوئی ذلیل
تو ہم مین نہین -
ب - نہین نہین - تمھارا دشمن ذلیل - تم بڑی سرہنگ ہو
سپاہی ہو - موسے چون پر لڑنے والی -
اتنے مین ایک مہری خوش خوش زبان خانے مین آئی

یہ انکی بہن کے ہان سے آئی تھی - بندگی کرکے کہا حضور یہ خط نواب صاحب کے نام پہاڑ سے آیا ہی - سب خیر صلاح سے ہین اور شاید حضور کا بھی بلوا ہی - خط بیگم صاحب نے خوشی خوشی لے لیا - اور کہا لی مغلانی کی بات صحیح نکلی - مغلانی تو اب شیر ہو گئی تھی - کہا سر رونڈی نے اپنی عمر کی ہی - بوڑھی ہونے کو آئی - کیا اتنا بھی نہین سمجھ سکتی ہون -

ب - اوئی - بوڑھی ہونے کو آئی - شاید ابھی بوڑھی ہوئی نہین ابھی جوان ہی بنی ہوئی ہی -

بنو - ای ابھی تو انکی کوئی بارہ ہی برس کی عمر ہوگی -

مغلانی - مگر حضور سچ کہیے گا کیا ٹھیک بات اتری ہی جیسے نشانے پر تیر پڑتا ہی جا کے -

ب - اب اس کو تسے کہ دودھ ملائی تو کھلا دو -

مہری - کیا کوا سو سویرے سویرے بولا تھا -

مغلانی - ہان ہان - بڑی دیر تک بولا کیا - ہم نے کہا کہ سرکار آج نواب صاحب کا خط ضرور کرکے پہاڑ پر سے آئیگا - سو وہی ہوا بس -

ب - ہم تو اب اسوقت سے کچھ قائل ہو گئے -

لاڈو - بھلا تبھو تو کی بولی کا بھی کچھ شگن ہی یا کوے ہی کا ہی ابھی یہی باتین ہو رہی تھیں بیگم صاحب نے خط پڑھنے کی کوشش کی مگر اسقدر بد خط لکھا ہوا تھا کہ انسے پڑھا نہین گیا گو خط پڑھنے واسطے لاڈو پڑھی پر بہت تھے مگر بیگم صاحب کی خواہش تھی کہ جو شخص خط پڑھے اسکے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی پڑھتی جائین - اور اسکے لیے کسی پڑھی لکھی عورت کی ضرورت تھی اور پڑھی لکھی عورت اسکے محلے بھر مین نہین - بلوائین تو کسکو بلوائین - آخر کار مغلانی نے سوچ کر کہا کہ اسکول کی استانی کو بلوا لیجیے - ڈولی بھیجکر استانی جی طلب کی گئین - یہ بڑی ہوشیار اور پڑھی لکھی عورت اور مدرسۂ نسوان کی افسر معلمہ تھی خط لیکر پڑھنا شروع کیا -

جناب نواب رونق جنگ صاحب بہادر - بعد تسلیم عرض ہی شکر ہی کہ تا دم تسطیر عریضہ خیریت طرفین حاصل ہی - خاکسار آپ احباب کی دعا سے کوہ نینی تال پر چین کرتا ہی - محمد عسکری اور آپ کے دوست آغا محمد اطہر صاحب بھی خوش ہین اور زیادہ تر لطف اس سبب سے رہتا ہی کہ منشی معراج بلی صاحب بھی ہمراہ ہین - یہ طرفہ معجون اور عجیب بزرگوار ہین - انکی باتین اور حرکتین سنیے تو مارے ہنسی کے لوٹ لوٹ جائیے نازو انکی خوب مرمت کرتی رہتی ہین - یہان کی آب و ہوا کی تعریف کرنا چھوٹا منھ بڑی بات ہی - سردیون مین جو لطف لکھنؤ مین نہین ہوتا وہ گرمیون مین یہان حاصل ہوتا ہی - بلکہ غلط - یون کہنا چاہیے کہ جو لطف گرمیون مین یہان حاصل ہوتا ہی اسکا عشر عشیر بھی سردی کی فصل مین وہان نہین حاصل ہو سکتا - پنکھے اور خس کی ٹٹی کے نام سے یہان جوڑی چڑھتی ہی - ہر دم جاڑا رہتا ہی - ہر وقت اس سطح کی سردی کہ روح تک اور جگر تک کو سردی پہونچتی ہی - لطف یہ کہ لکھنؤ سے چوگنا کھانا کھاتے ہین اور ادھر پانی پیا ادھر سب ہضم - پانی کیا ہی دوا ہی یا عرق جانئے کہ پتھر تک کو گلا اور پچا دے -

نواب صاحب اب وہ محمد عسکری نہین ہین جو لکھنؤ مین تھے اب ماشاء اللہ بہت اچھے ہو گئے ہین - بڑی محبت سے پیش آتے ہین ہر شے کو ایک قرینے کے ساتھ کرتے ہین - تفریط و افراط نہین ہی - نازو اور قمرن تو آپ جانتے ہی ہین سائے کی طرح ساتھ آئی ہین - مگر بھائی صاحب یہ کانٹے

آپ ہی کے بوئے ہوے ہین قمرن اب تک نواب صاحب کی
منظور خاطر ہی اور بھائی وہی آپکی ہی ۔

آہو چشم چھلاوے کو ہین پچھلنے والے !

لیکن اب بیگم صاحب کو بہت یاد کرتے ہین اور عنقریب
بلوانے والے ہین ۔ آپ اپنی سالی کو ضرور تسلی دین کہ اب
قمرن کا رنگ نواب پر ایسا نہین ہی کہ انکو بالکل بھول ہی
جائین ۔ بلکہ جب وہ یہان آئینگی تو خود دیکھ لینگی کہ قمرن
انکی برابری نہین کرسکتی ۔ اِسکی بہن نازو کو بڑا افسوس
ہی کہ نواب اب بیگم کو بلانے والے ہین ۔ کئی بار کہہ چکی کہ
پھر ہم کو رخصت کردیجیے ۔ جو انکو بلانے کا قصد ہی تو پھر
ہمین ہنسی خوشی جانے دیجیے مگر نواب ان باتون کی پروا
نہین کرتے ۔ بیگم صاحب کے لیے قیامگاہ کے قریب
ایک کوٹھی سجی جاتی ہی ۔ اِسمین نواب صاحب اور آپکی
سالی رہا کرینگی ۔ اور نازو اور قمرن اور ہم سب جسمین اب رہ
کوٹھی ہین جسمین ٹک کل رہتے ہین ۔ یہ دونون ملی ہوئی ہین
بیگم صاحب کا خط جب آتا ہی تو نواب کی باچھین کھل جاتی ہین
یہان کی عورتین بہت حسین ہوتی ہین اور نواب ضرور دو ایک
کو گھر ڈال لیتے ۔ گو وہ سوا ہے ہنود کے اور کسی قوم کے
ہان نہین جاتین لیکن نواب صاحب کے گنگا جمنی ہوادار
اور فوق البھڑک وردیان اور بہرونکی بیش بہا پوشاک اور
زیور اور سپاہیون کے زرق برق لباس اور سواری کے ٹھاٹھ
اور روپیے کے خیال سے ضرور پھسل جاتین ۔ اور نواب صاحب
ہزار ہا روپیہ لٹا دیتے مگر شکر ہی کہ اب انکی صحبت بہت ستھری
صحبت ہوتی ہی اور عالم و فاضل اور فہمیدہ و تربیت یافتہ
آدمی شریک صحبت ہوتے ہین جنمین دو ایک حکام بھی ہین
اور یہ لوگ نواب صاحب کو ہمیشہ صلاح نیک دیا کرتے ہین
اب وہ اشغال انکے نہین ہین جو پیشتر تھے ۔ زمین و آسمان کا
فرق ہی ۔ اب پھرتی اور چستی بھی طبیعت مین زیادہ آگئی ہی
اور وہ کاہلی اور سستی اب نہین باقی رہی ۔ دو ڈھائی گھنٹے
روز گھوڑے کی سواری کرتے ہین اور دو تین میل روز پیدل
بھی چلتے ہین ۔ پہلا لکھنؤ مین یہ بات کہان تھی ۔ دوپہر کو
تو سوکے اُٹھتے تھے ۔ شام کو ہوا کھانے گئے تو ساتھ وہی
خراب کرنے والے لوگ ۔ صحبت مین بیٹھتے تھے سب بد وضع
یہان وہی صحبت کے لوگ جو لکھنؤ مین ہر دم ساتھ رہتے تھے
راہ راست پر آگئے ہین اور انپر بھی یہان کی صحبت کے
تربیت یافتہ آدمیون کا اثر پڑا اور انکے خیالات اب شایستہ
اور آراستہ ہوگئے ۔ نواب کو بڑا افسوس ہی کہ وہ قمرن کو
کیون ساتھ لائے کیونکہ اب اِنکے یہ خیالات ہین کہ انسان
کو ایک ہی شادی پر کفایت کرنی چاہیے ۔ اِسکے علاوہ
اِنکو اس امر کا بھی افسوس ہی کہ قمرن ایک نیچ قوم بازاری
عورت ہی اور یہان کے کل باشندے اور عملے کے لوگ اور
حکام قمرن اور نازو کو نواب صاحب کی بیگم اور سالی سمجھے بیٹھے ہین
الغرض تمھارے ہمزلف کو اس پہاڑ کے قیام اور صحبت
نیک نے آدمی بنا لیا ۔ اپنی سالی کو مبارکباد دینا ۔ اور کہہ دینا کہ
انشاءاللہ بہت جلد وہ بھی اس کوہستان کی ہوا کھا رہی ہونگی
اور قمرن اور نازو انکے پانون داب رہی ہونگی ۔ نیازمند چھٹن صاحب
مغلانی ۔ حضور مبارک ۔ سب کیطرف سے ہم مبارکباد
کہہ دیتے ہین ۔ کوے کے بولنے سے خط کا خط آیا اور
بلوے کا پیام الگ لایا ۔
آستانی ۔ کوے کا شگن ہنود بہت مانتے ہین ۔

لاڈو - حضور لونڈی بھی ہمراہ چلیگی - کہین ایسا نہو کہ ہمکو یہین چھوڑ جایئے -

ب - ثوت نہ کپاس کوری سے لٹھم لٹھا - ابھی سے چلنے کی تیاریان کرنے لگین -

لاڈو - اب تو ایک اٹھوارے مین پہاڑ پر ہونگے - دیکھ لیجیے گا حضور -

ب - ہان یقین تو آتا ہے کہ بلا مین مگر وہ دونون ساتھ ہین - انکا ساتھ چھٹنا ہی اب مشکل ہے -

لاڈو - اوئی وہ موئی منہار نین بھی ایک کونے مین پڑی رہینگی - وہ ہین کیا مال -

ب - نہین وہ چھٹکی ضرور بال چیرتی ہوگی - اسپر نواب کا دل آیا ہے - اور ہے بھی ابھی چودہ پندرہ برس کی ورکامنی بھی ہے

منگلانی - سرکار کی بھی کیا باتین ہین - ہماری لاڈو اُس سے اچھی ہے -

ننھو - لاڈو کو تو ہم پہاڑ سے بھی نہین جانینگے -

لاڈو - یہ کیون ہمارا قصور -

ننھو - بیگم صاحب اچھی ہونگی - کیون حضور -

ب - ہم تو کچھ بھی نہین سمجھے -

ننھو - لاڈو واڈو کسی کو ساتھ نہین لیجاینگے حضور - بس سب بوڑھی بوڑھی عورتین خدمت کے لیے جاینگی -

ب - (مسکرا کر) اس بات کا ہمین ڈر نہین ہے - چاہے لاڈو کو گھر ڈالین چاہے قمرن کو -

ننھو - لاڈو کی سی بات قمرن مین کہان پاے -

لاڈو - (جھینپ کر) لاڈو تو ابھی باتین جانتی ہی نہین بیچاری - ہان تم زمانہ دیکھے ہوے ہو - وہ چاہے تو نواب صاحب کو رجھالے -

ننھو - ننھو بیچاری بڑھیا کو سواے اُسکے میان کے اور کون پوچھیگا - ہان جو تیرہ چودہ برس کی کنواری ہو اُسکو البت سب کوئی پوچھینگے -

لاڈو - جب تم تیرہ چودہ برس کی کنواری تھین تو سارا لکھنؤ تمکو پوچھتا ہوگا -

ننھو - تو نکتی کیون ہے -

لاڈو - تم بھی اپنی بیتی کہہ رہی ہو -

منگلانی - ہونگی جوانی پر ننھو بھی اچھی -

ننھو - اے تو اب سو پچاس مین اچھی ہے -

لاڈو - اپنی بڑھیا کا صدقہ - ذری شکل تو آئینہ لیکے دیکھو شکل چھوہارون کی ناز پریون کا -

ننھو - تم تو اپنے آپ کو کہتی ہین کہ ہمکو کوئی بھلا کاہیکو پوچھنے لگا امیر روپیے والے لاڈو کو پوچھینگے کہ ہمکو -

لاڈو - تمھارے پوپلے والے تمکو پوچھینگے - شاباش (شیخ چلی) تھا انسان - باورچی -

ننھو - چاہیے تمکو چاہیے کہ تم اب پہاڑ پر نہ جانے پاؤگی -

لاڈو - جائین اپنے بیچ کمبخت جائین -

منگلانی - اے تم ابھی سے کاہیکو کٹی مرتی ہو -

ب - خدا اسے بچلے کو - اب ہمارے نواب ایسے گئے گذرے کہ سرکوئی کو گھر ڈال لینگے - قمرن چوڑی والی کو کیا منہ لگایا کہ اب ننھو اور لاڈو اور منگلانی سب جیسے گھر ہی پڑ جاینگے ایسے گئے گذرے -

منگلانی - (ہنسکر) ایلا آئی گئی تو بڑے اسکے گئی - مجھ بڑھیا کمبختا کو تو اپنے صدقے مین آزاد ہی کر دیا ہوتا - ننھو تو بھلا خیر

جوان نہین تو ادھیڑ بھی ابھی نہین ہین - ابھی پارسال ہی لڑکی ہوئی تھی - مین تو اللہ جھوٹ نہ بلائے چار بیسی سے کسوطرح کم ہو ہی نہین سکتی -

مہری - مغلانی کو بھی سب کے ساتھ سان ڈالا -

ب - مہری تمھاری بیوی بھی چلینگی - ہم کہینگے تو اپنی طرف سے ضرور - مگر اِس خط سے اور بھی یقین ہوگیا کہ دولھا بھائی نے ہمارے حق مین یہ کانٹے بوئے ہین - اچھا سلوک کیا - دیکھو ملین تو سہی -

مہری - سرکار جو بہار پر قمرن نچجاتی تو ہمارے نواب صاحب اِن دونون بہنون مین سے ایک کو ضرور نوکر رکھ لیتے یا چوری چھپے آیا کرتی یا گھر ہی پڑجاتی -

نبو - ہمین اِس بات کا خیال نہین ہو کہ قمرن ساتھ کیون ہو جن لوگون کو اللہ نے دیا ہو وہ ایک چور دیر تو رہ نہین سکتے یہ تو غریب غربا کے لیے ہو - مگر ہمکو اِسکا بڑا اندیشہ ہو کہین اُس سے نکاح نہو جائے -

مغلانی - اِسکا میان نگوڑا موجود ہی نکاح کیسا - اور ہو بھی جائے تو کیا - ہماری قسمت تو وہ لے نجائیگی - جن جن کے میان نے دو دو چار چار نکاح کر لیے اُنھون نے آخر کیا کیا جو ہم کر لینگے یہ تو اِن مردون نے جو سر سمجھ لیا ہو پھر اب ہم لوگ اِسکا کہان تک خیال رکھین - جو ہونا ہو گا وہ ہو گا - مگر جو بلائینگے تو کچھ سمجھ ہی کے بلائینگے -

یہ باتین ہوتی ہی تھین کہ نواب رونق جنگ بہادر گاڑی پر سوار تشریف لائے اور دربان نے اطلاع دی کہ نواب صاحب تشریف لائے ہین - تھوڑی دیر تک داروغہ صاحب سے بھائی گفتگو کر کے اندر تشریف لے گئے - معمولی باتون کے بعد یون مکالمہ ہوا -

ب - واہ دولھا بھائی ہمپر بڑا احسان کیا - اِس احسان سے ہم کاہیکو کبھی سبکدوش ہونگے -

رونق - چھٹن صاحب تو ہین پاگل اور تم بھی اُس کے فقرے مین آگئین - اتنا نہین سوچتی ہو کہ مین نے کیا کیا وہ میرے مان کے ہین - ہم پر تو خود تمھاری بہن تہمت باندھتی ہین کہ نازو کو پیغام بھیجا تھا - اپنے بہنوئی کا سا آوارہ مزاج وہ سب کو سمجھتی ہین -

ب - بھائی تم سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہو - کہنے سے تو بُرا مانیے گا مگر ہم تو خدا لگتی کہینگے -

رونق - یہ خواہ مخواہ کسی بھلے مانس پر الزام لگانا ہو -

ب - جی ہان ہم آپ سب کی بھل منسی سے خوب واقف ہین بھل منسی کا نام نہ بدنام کیا کیجیے -

رونق - اب تم کو تو یقین ہی نہین آتا -

ب - ہمکو کیونکر یقین آئے صاحب - آپ لوگ تو قرآن کا جامہ بھی پہنین تو بھی ہمکو یقین نہ آنے کا - اچھا کھایئے تو قسم کہ آپکے علم یقین مین نہین تھا - آپ ہی کے گھر مین تو یہ سب گل کھلا نہ وہان جاتے نہ اُس موئی قمرن کو دیکھتے -

رونق - (مسکرا کر) تو کوستی کیون ہو اُس بیچاری کو -

ب - (ہنستے ہوے) ادلی اُسکی آتی محبت ہو - وہ بیچاری ہو ساری خدائی کی آوارہ - کالے سر کا ایک محلے مین نہ چھوڑا - بیچاری بناتے ہین - ایسی ہی دو ایک اور بیچاریان ہون تو لکھنؤ تباہ ہی ہو جائے -

رونق - اچھا اب تو وہ بیچارہ تمھارے بلانے کی تیاریان کر رہا ہو - اب تو بُری صحبت سے پرہیز ہو اب تو قمرن

تمھاری لونڈی بنکے رہیگی۔
ب ۔ بیچ پلی ہزار نعمت پائی۔ ہم ایسی لونڈی نہین چاہتے
ہردم کا ناسور۔ ایسی لونڈیان آپ ہی لوگون کو خدمت
کے لیے مبارک رہین۔ مگر تم لوگون کی طبیعت بھی ماشاء اللہ سے
کتنی سنہری ہی۔ گرے بھی تو کہان جاکے۔ واہ چوڑی والی
مچھلی والی۔ کنڈے والی۔ دہی والی۔ گھی بیچنے والی گدن
راوی ۔ اس (گدن) کے لفظ پر گھر بھر مین قہقہہ پڑا بیگم صاحب
خود بھی ہنسدین اور نواب رونق جنگ بہت جھینپے ۔
رونق ۔ مطلب ۔ اب ہم ۔
سیا ۔ کیا کیا ۔ ہان ہان کچھ کہو صاحب ۔ یہ چبا چبا کے
کیون باتین کرنے لگے ۔ کچھ پانی مرتا ہی۔
رونق ۔ تمھاری بھی کیا باتین ہین ۔
ب ۔ لیجیے پان لیجیے ۔ ہماری تو ایسی ہی باتین ہوتی ہین
رونق ۔ گلوری لینے مین تو عذر نہین ۔ مگر تم اسوقت ذرا
جھلائی ہوئی ہو ۔ ہمین خوف ہی کہ مبادا اس مین چھچھوندر ہی
ہون ۔ (گلوری لیکر) کھالون ؟
ب ۔ اب یہ اپنے جی سے پوچھو ۔ مگر ہان ہم نے ضرور
چھچھوندر ہین ۔ اور سب تیا مرچین ہین ۔
رونق ۔ (گلوری کھاکر) ۔ با قسمت با نصیب ۔ با بخت
ہمین بڑی خوشی ہوئی کہ تم کو بلوائینگے ۔ اگلی سال تو ہمارا
جانا نہ ہو سکیگا مگر ہان دوسرے سال ضرور جانیکا قصد ہی
قابل دید مقام ہی ۔
ب ۔ تعریفین تو بڑی سنتے ہین دیکھین تو معلوم ہو ۔
نازو اور قمرن کی بھی کیا قسمت کھلی ہی ۔ چوڑیون کا ٹوکرا
لے کے گھر گھر ٹوٹتی تھی اب ہوادارون پر چڑھ کے نکلتی ہین

اللہ کی شان ہی ۔ کہان وہ دن تھے کہ پاس نہین بیٹھ سکتی
تھین اور کہان ہم پہاڑ دیکھنے کو ترستے ہین اور وہ گنگاجمنی
ہوادارون پر سیر کو نکلتی ہین ۔
رونق ۔ ہمکو پورا پورا یقین ہی کہ تم وہان داخل ہوئین اور
وہ دونون نکالی گئین ۔ دونون کو دھتا بول دینگے ۔ آثار
سے ہمکو ایسا معلوم ہوتا ہی ۔
ب ۔ یہ تو سب فقرہ بازی ہی ۔ چھٹن صاحب لکھتے ہین
ابھی تک قمرن کا عشق کم نہین ہوا ہی ۔
رونق ۔ وہ یہ بھی تو لکھتے ہین کہ بیگم صاحب جلد یہان
آئینگی اور نازو اور قمرن اُنکے پاؤن دبائینگی ۔
ب ۔ یہ تو اُنکی شاعری ہی ۔
رونق ۔ نہین شاعری نہین ۔ وہ بہت سمجھدار آدمی ہی ہمنے
بھی دو تین آدمیون سے سنا تھا کہ اب محمد عسکری کے
خیالات بالکل بدل گئے ۔ اب وہ بالکل سیدھے ڈھرے پر
چلتے ہین ۔ اگر قمرن کا عشق باقی بھی رہا تو کیا ہرج ہی ۔
وہ بھی ایک علٰحدہ مکان مین پڑی رہیگی ۔ اتنا نہین
غنیمت سمجھتی ہو کہ تمکو بلاتے تو ہین ۔ تمھارا خیال تو ہی ۔
قمرن کے ہاتھ بک تو نہین گئے ۔ یہ کیا کم ہی ۔ اپنے پڑوس کا
حال نہین دیکھتی ہو ۔ ۱۳ برس سے میان بیوی مین آمد و رفت
بول چال نہین ہی ۔ میان بیوی کی صورت سے اور بیوی
میان کی شکل سے واقف نہین ایک تو سقے کی جورو گھر
پڑی ہی ۔ اور ایک اُس ڈومنی کی چھوکری ۔ وہ دونون چین
کرتی ہین اور جورو کو ایک مکان رہنے کو دیدیا ہی ۔ ایک
سپاہی کی تنخواہ ملتی ہی ایک ماما اور ایک مہری ۔ اور پچاس
روپیہ لڑکے انور حسین دلواتے ہین ورنہ زیور بیچ بیچ کے

کہاتین - اپنی پھوپھی امان کی نظر بھول گئین کہ چالیس برس تک میان الگ رہے باپ اگر دبیہ والا نہوتا تو فاقون کی نوبت آجاتی تم وہان جاکے سب پر دخل کرکے مزے سے بیگم بنکے بیٹھو اور کبھی عسکری کو ذرا نہ چھیڑو - قمرن کا تو ذکر ہی نکرو - اسمین انکو بھی لحاظ رہیگا اور بات بھی نہ بڑھنے پائیگی مگر کم سے کم ایک وقت کا کھانا اپنے ہی ساتھ کھلایا کرنا - شام کا کھانا تو وہ وہین کھائینگے یہ تو ہمکو خوب یقین ہی مگر صبح کو تم یہ معمول رکھو کہ گھر ہی پر کھائین اور شام کو بھی تم اپنے ہان سے گوشت یا مرغ یا کھیر یا کبھی مرغ پلاؤ یا کباب ایک نہ ایک چیز روز بلاناغہ پکوا کے بھیجا کرو - یہ ایک معمول کر لینا اور کبھی بھولے سے بھی طعن وطنز کی باتین نکرنا - اسکا ضرور خیال رہے - جب ہلو ہنستے ہو - اب تو اپنا وقت کاٹھنا ہونا - بس وہ راہ چلنی چاہیے جسمین کوئی خطرہ نہو سیدھا دھرا - انکو شکایت کا کوئی موقع ہی نہ ملنے پائے - وہ تو فعل مختار ہین - نہ قمرن اس بات کی کوشش کریگی کہ تمھاری طرف سے کان بھرے اور نہ انکو تمھارے خلاف ہونے کا موقع ملیگا

ب - مین نے بڑے غور سے سب باتین سنین اور مین ایسا ہی کرونگی - مگر جب کوئی بلوائے بھی -

رونق - یہ ہمارا ذمہ - اسکے ہم ذمہ دار ہو گئے بس -

مغلانی - اہی حضور بلائین اور پنچ کھیت بلائین -

رونق - نہ بلانے کی وجہ کیا -

مغلانی - حضور کو خدا سلامت رکھے کیا کیا پیچ پیچ کی حضور نے سمجھائی ہین کہ واہ واہ - بس یہی چاہیے - بات کو مختصر کرنا چاہیے اور یون چاہیے جتنی بڑھا دیجیے -

رونق - حیدر جان گاتی ہین نا -

بات ہی جسقدر بڑھاؤ بڑھے		طول بھی ہی یہ مختصر بھی ہی

مغلانی - اور کیا جس بات مین اپنا بس ہی نہین اسکو بڑھانا اپنا ہی نقصان کرنا ہی - اور جو طرح دی تو لحاظ بھی رہا اور اپنا نقصان بھی کم ہوا -

رونق - تم جہاندیدہ ہو - دنیا کا نشیب فراز دیکھا ہی ان باتون کو خوب سمجھتی ہو -

بیگم صاحب نے کچھ دیر تک مشورہ کرکے کہا - دولھا بھائی اگر نامناسب نہو تو ایک خط اسی وقت لکھکے رجسٹری کرکے بھیجیے دیکھین کیا جواب لکھتے ہین - انھون نے کاغذ قلم دوات مانگا اور یون خط لکھا -

مائی ڈیر عسکری - گڈ مارننگ - ارے یار تم پہاڑ پر بھی جاکے کاہل ہی بنے رہے - خط بھی بھیجا تو چٹن صاحب سے لکھوا کر - اگر خود لکھتے تو شاید حضور کے ہاتھ کی مہندی چھٹ جاتی - لہذا حضور نے چٹن صاحب کو اپنا سکتر اور میر منشی بنایا - خیر - ع - ہرچہ از دوست میرسد نیکوست - یہ بھی غنیمت ہی کہ یاد تو رکھا - بھائی صاحب آپ پہاڑ پر رنگ رلیان مناتے ہین - اور فرے اڑاتے ہین اور ہم یہان ترستے ہین - مگر پارسال انشاء اللہ جناب بھی کوہستان کی سیر کرتے ہونگے نیت بخیر - مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ اب آپ کے خیالات مین وہان کی عمدہ اور چیدہ صحبت سے شایستگی زیادہ آگئی شکر خدا - مین نے کئی معتبر آدمیون کی زبانی سنا کہ اب آپ لکھنے پڑھنے اور مطالعہ اخبارات اور کتب بینی کی طرف زیادہ مائل ہین - اس سے زیادہ مسرت دلی اور کس بات سے حاصل ہو سکتی - نینی تال کے قیام نے آپکے ساتھ

وہ کیا جو کسی اچھے زبردست مسیحا دم طبیب کی دوا مرض
مزمن کے ساتھ کرتی ہے۔

بی قمرن صاحب کا بناؤ کرنا اور سنورنا اور نکھرنا ستم ڈھاتا ہوگا
ہماری طرف سے اور نہین تو رخسار انور کے بوسے ہی لے لینا
یار تم بڑی بُرد مار لے گئے۔ نازو ہی ہمارے لیے چھوڑ دی ہوتی
آپ تو میرے دونون بیٹھے کہتے ہوے پہاڑ پر چلدیے اور ہمین
یہان پھٹیل چھوڑ گئے۔ قمرن پر واقعی وہان اور بھی جوبن
ہوگا۔ یار واللہ بڑا ستم ڈھایا کہ لکھنؤ کی پری کو پہاڑ پر
اڑا لیگیا۔ بھئی وہان سے ایک فوٹو تو کھچوا کے بھیجو۔ مگر نازو
اور قمرن دونون کا فوٹو ہو۔ قمرن کی تصویر کھڑی کھچوائیے گا
تاکہ قد و قامت کا بھی پورا پورا لطف حاصل ہو اور پتلی کمر کی خوبی
بھی نظر آسکے۔ مگر مین سوچتا ہون کہ انکا فوٹو کھینچ کیونکر سکیگا
شوخی کا عکس کہان اتریگا۔ اور وہ انکو اجازت کب دیگی کہ دو
منٹ بھی ایک پہلو پر قرار لین۔ کل ہمنے کدرا کو دیکھا تھا
ہمارے تو محلے ہی مین رہتا ہے۔ مجھے بڑی ہنسی آئی۔ للتوا
پٹو سے اور کدرا سے روز چخ چلتی ہے۔ روز جوتی پیزار ہوتی ہے
اُسکو لوگون نے خوب یقین دلا دیا ہے کہ للتوا ہی کے پیچھے ان مین قمرن
کہین ہے۔ ایکنے ایک دن فوجداری ضرور ہوگی۔ کہتا ہے یہ
للتوا اشارے سے بلایا کرتا تھا اور کہا کرتا تھا کہ قمرن جان
جری ادھر آؤ۔ گلوری تو سفید پان کی کھاتی جاؤ۔ ہمارے
ہاتھ کی گلوری کسو کو نصیب ہوتی ہے۔ اِسی نے اُسکو کہین
چھپا دیا ہے) بڑی دل لگی رہتی ہے۔ مگر تمھاری سالی روز قمرن اور
نازو کو بُرا بھلا کہتی ہین اور ہمین خواہ مخواہ ہنسی آتی ہے
مگر خدا گواہ ہے تمھاری بیوی نے کبھی تمھارے یا قمرن کے
خلاف ایک لفظ بھی نہین کہا۔ بلکہ جب کبھی کوئی کچھ کہتا ہے

وہ کہتی ہین کہ قمرن کو ساتھ لے گئے تو کیا گناہ کیا۔ جب ہم
جائینگے ہم وہان رہا کرینگے۔ قمرن کو بھی اگر روٹی کپڑا دیا کرین
تو کیا ہرج ہے۔ کچھ قمرن کے جانے سے ہماری وقعت تو کم
ہو نہین گئی۔ ہم ہم ہی ہین اور قمرن کو نواب لاکھ پیار کرین
مگر ہمارا اور اُسکا درجہ ایک نہین ہو سکتا۔ ہمارے نواب
فہمیدہ آدمی ہین۔

بھائی واللہ بیگم صاحب گل کے کانٹا ہوگئی ہین مگر تمھارے
خلاف ایک حرف بھی سُننا پسند نہین کرتین۔ ہان تمھاری سالی
البتہ ذرا تمھارے خلاف ہین۔ اور بہنون بہنون مین کبھی ذرا
یون ہی سی چل بھی جاتی ہے۔ وہ بیچاری ہمیشہ تمھارا ہی
جنبہ کرتی ہے۔ ایک دن روکر اپنی بہن سے کہا کہ نہ نواب اُس
چوڑی والی کو گھر مین ڈالتے اور نہ ہم کو بجولیان طعنے دیتین
غرضکہ اُنکی حالت رحم کے قابل ہے اور اب اگر تم مین کچھ بھی انسانیت
باقی ہے تو بیگم صاحب کو بھی بُلوا لو۔ اِسمین تمھارا کیا ہرج ہے
قمرن الگ رہے یہ الگ رہین مگر وقعت کے ساتھ۔ قمرن سے
آپکی کوئی وقعت نہین ہے۔ یہ منکوحہ بیوی ہین اور بڑے
باپ کی بیٹی۔ شام کا کھانا قمرن اور نازو اور اپنے احباب ہی
ساتھ کھاؤ۔ ہو سکی انھین کے ہان اڑاؤ۔ کیونکہ بیگم بیچاری تو
آپ کی بادہ گساری مین شریک ہونگی نہین۔ مگر اِنکو نہ بلانا
کیا معنی۔ تمھارا ہرج اِسمین کیا ہے۔

ارے یار منشی مہراج بی صاحب کے دیکھنے کو آنکھین ترستی ہین
وہان اِنکے بغیر آپ لوگون کو چین نہ آتا ہوگا۔ انکی دو چار
حماقتون کا حال تو ضرور لکھ بھیجیے۔ خالی از لطف نہو گا۔
اُنسے کہدینا کہ کاہے واسطے یہ بلڈی فول ہمکو خط نہین لکھنے
مانگتا ہے کہ گفتہ اند۔

دل اور اسکی کرتی نگہ سرشار	شیشے کا سامنا ہو پتھر سے

چھٹن صاحب کی خدمت مین خط کا شکریہ ۔ آغا صاحب کی خدمت مین آداب ۔ حضرت اختر السلام علیک بھی بیچ کہنا کیا مصرع موزون ہو گیا ۔ ع ۔

	حضرت اختر السلام علیک	

میان ممن اور حضرت جلو صاحب اور فخر الدولہ چھدا گلچھرو کو سلام کہدینا ۔ تم لوگ واللہ سب مزے مین رہتے ۔ ہمکو رشک ہو خدا کرے مہراج بلی کو وہان استسقا ہو جائے اور نازو اسکو چھوڑ کر میرے گھر پڑ جائے ۔

رونق جنگ از لکھنؤ

رونق ۔ لو صاحب خط تیار ہو ۔

سب ۔ لایئے ہم پڑھ تو لین ۔

رونق ۔ اسکی سند نہین ۔ ہمنے کچھ مذاق کی باتین لکھی ہین مگر اسکا جواب جو آئیگا وہ ضرور سنا دینگے ۔

سب ۔ اچھا جیسی مرضی ہو مگر یہ اتنی دیر تک لکھا کیا کیجے دفتر کے دفتر رنگ ڈالے ۔

رونق ۔ کوئی بات ہمنے باقی نہین رکھی ۔ کل باتین جو یاد آئین سب لکھ ڈالین ۔ ممکن نہین کہ اُنکے دل پر اثر نہ ہو ۔ اثر نہونا کیا معنی ۔ پتھر ہو تو پسیج جائے ۔

مغلانی ۔ تو حضور بس بھیجدیجئے نہین پھر رجسٹری آج نہو گی پرسون آدمی پھر آیا تھا ۔

سب ۔ ابھی بہت وقت ہو ۔ بارہ بجے ہین ۔ ہ بجے تک ہوتی ہو ابھی تو دو بھی نہین بجے ۔

مغلانی ۔ مین کہتی ہون جھین رہ نہ جائے ۔

للاڈو ۔ لفافہ تو لکھ ہی گیا ہو ۔ پھر اب کرنا کیا ہو چار آنے روپے کے ہاتھ دھر دیجے رجسٹری کرا لائے ۔

رونق ۔ (خط کھول کر) خوب یاد آیا ۔ اسقدر اور بڑھا دون کہ دیگر یہ کہ قمرن اور نازو کو یہ خط ابھی نہ سنانا اور نہ اُن سے یہ کہنا کہ بیگم آنے والی ہین ۔ مہراج بلی نامعقول سے بھی نہ کہنا ۔ یہ لاکہ روغن زرد نازو سے صاف صاف کہدیگا ۔ ابھی قمرن سے ذکر کرنا فضول ہو مگر ہان باتون باتون مین یہ ضرور کہتے رہو کہ اب بیگم بھی غالباً آئینگی ۔ نہ یہ سیاپا سمجھے ؟

یہ خط رجسٹری کرا کے بھیجا گیا تو اُسکے پانچوین روز دہی مہری جو خط لیکر آئی تھی پھر خوش خوش آئی اور کہا حضور نواب صاحب کے خط کا جواب پہاڑ سے آگیا خاص نواب صاحب کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہو ۔ بیگم صاحب نے بیقرار ہو کر خط لیا اور جلدی مین کھولا اور پڑھنے لگین ۔

	ای خضر راہ منزل مقصود لیجیا تھا	
	چھوٹا ہو مجھ غریب کا مجھ سے دیار دو	

بھائی صاحب آپ کا لطف نامہ مجھے ملا اور مین نے کئی بار اسکو پڑھا ۔ منشی مہراج بلی کو بھی پڑھکر سنایا ۔ بہت بگڑے ۔ آپکی ہجو مین کچھ کہنے والے ہین ۔ ہوشیار رہیے گا ۔ ہم نے جتا دیا ہو ۔ میان اختر سچ پڑھکر خوش ہوئے ۔ مگر چھدا گلچھرو آپسے دریافت کرتے ہین کہ آپ تو پہلے بڑھئی کا کام کرتے تھے یہ شاعر کب سے بن گئے ۔

اب نینی تال کا حال سنئے ۔ ایسی آب و ہوا روئے زمین کہین نہو گی ۔ چاہے آپ مبالغہ سمجھیے چاہے جو کچھ سمجھیے اور اس قطع کی جھیل روئے زمین پر کہین پایئے گا ۔ کہ آٹھ گھنٹے کی چڑھائی چڑھئے جو وقت کوہ مین ایک میل کی جھیل کا پانی روانی کے ساتھ جھلک رہا ہو بس یہ سمجھ لیجیے کہ

ہم لوگون کے لیے جنھون نے کبھی پہلے پہاڑ اور ایسے اونچے اونچے کہسار کبھی نہین دیکھے تھے اُنکے لیے تو قبلہ یہ مقام روح افزا واقعی بہشت برین ہی -

عاشق ہین ہمکو مدنظر کوے یار ہی
کعبے کے حاجیون کو مبارک یار ہین

عنوان مین جو شعر ہمنے لکھا وہ تو حب الوطنی کا تقاضا تھا ورنہ کجا لکھنؤ کجا نینی تال - کجا شال طوس کجا کمربند مرصع -

گفتہ اشرف کجا و قدر فردوسی کہ نیست
با کمر بند مرصع قدر شال طوس را

بھائی جان دنیا کا لطف حاصل کرنا ہو تو انسان سیدھا نینی تال چلا آئے - نہ کسی سے پوچھے نہ گچھے بس سیدھا نینی تال پہونچے ع - درکار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست بھئی اگر بہشت اور اصلی بہشت دیکھنا چاہتے ہو تو یہان آؤ اور ذرا پس و پیش نہ کرو - روح کو بالیدگی ہوتی ہی واللہ - واہ رے نینی تال ع - کہ عمر خضری بخشد زلالش -

اپنی اور آپ کی سالی کے خیالات ظاہر ہوے - دونون کے خیالات ہمارے مفید مطلب ہین - آپ کی تحریک اور اصرار کی اصلا ضرورت نہین ہی - کو ٹھی سج کے تیار ہوئی اور ہمنے تار آپ کے نام بھیجا اور بیگم صاحب کو بلوا لیا - لاڈو اور نیو اور مغلانی اور محلدار ضرور آئین - مین داروغہ کو بھیجونگا وہ سب انتظام کر دینگے - بی قمرن آپ سے خفا ہو گئی ہین - جب ملو گے تب منا لینا نازو بھی آپ سے خفا ہین - چھٹن بھائی صاحب اور آغا صاحب ودمن کا بیانہ - شکر ہی از بہشت نینی تال

جھیل کی سیر روح افزا اور سمندر کا تذکرہ دلربا

ایک روز خلاف معمول معشوقہ بیستہ وہان ہی قمرن جان کی آنکھ نور کے تڑکے کھل گئی اور بستر استراحت سے آنکھین ملتی اور انگڑائی لیتی ہوئی اُٹھین تو جھیل کے بیچ جہان جہان تشریف لائین مغلانی کہ ہمیشہ سے سحرخیز تھی دوڑی گئی اور ایک چھوٹی سی آرام کرسی رکھکر جھکجھک کے سلام کیا اور کہا یہ آج حضور نے کیا بدپرہیزی کی روز تو آٹھ آٹھ نو نو بجے کی خبر لاتی تھین - آج خلاف معمول منھ اندھیرے ہی اُٹھ بیٹھین - قمرن نے کہا سچ تو یون ہی لی مغلانی کہ یون تو یہان ہر دم بہشت کا سا لطف رہتا ہی مگر تڑکے کے وقت تو ہم جانتے ہین ایسا سہانا سمان ہوتا ہی کہ بہشت کی بھی اِسکے سامنے کچھ اصل و حقیقت نہین ہی مغلانی بولی قربان جاؤن حضور تڑکے کا وقت تو سب کہین بھلا معلوم ہوتا ہی - یہان تو یون حضور کے بقول ہر دم کیفیت رہتی ہی - پھر یہان کا اثر کا انسان کے دل کو کیونکر اسقدر نہ لبھائے - یہی معلوم ہوتا ہی کہ ہوا کے جھونکون کے ساتھ بہشت کی لپٹین آتی ہین - قمرن نے منھ دھویا - اِنکے منھ دھونے مین لونڈر کی ایک بوتل صرف ہوتی تھی - پانی مین جب ایک بوتل لونڈر کی ملائی جاتی تھی تب یہ منھ دھوتی تھین - اللہ ری نفاست طبع - مزاج کا ستھراپن ہو تو اتنا تو ہو اور خوش قسمتی مین تو کوئی انکا کیا مقابلہ کرسکیگا - کجا لاکو کی بدبو - اور کجا عطر و عنبر کی بوباس اور رایحہ روح پرور - ع -

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

قمرن - اسوقت طبیعت لہراتی ہی کہ جھیل کی سیر کرین اور بجرون پر سوار ہو کر گھنٹا دو گھنٹے خوب پانی مین اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر پھرے اُڑائین اور کھانا بھی پانی ہی مین کھائین مغلانی - قربان جاؤن حضور اب تو آپ بھی خوب ضلع بولنے لگین - کھانے کے لیے پانی کیا خوب -

راوی - اول تو بی قمرن خود کیا کم ہین - اور پھر لی مغلانی کی سلامتی سے ضلع بولنا کیا معنی جگت لڑنے لگینگی - ایک شاگرد تیار کر رہی ہین -

قمرن - نواب کو جگاؤ - آج بے جھیل ہین سیر کیے ہوے ہم نہ مانینگے - ذری جگا دو جاکے -

مغلانی - حضور جگا دین جاکے - ہماری مجال ہو بھلا ہم تو اس قمرے (کمرے) مین قدم نہین رکھ سکتے -

قمرن - تم بوڑھی کھوسٹ عورتین جب یہ نخرے کرتی ہو تو ہمین غصہ آتا ہی - منھ مین دانت نہ پیٹ مین آنت اور نخرے اور چونچلے ایسے یاد ہین کہ بارہ برس والی کیا کریگی -

مغلانی - عرض کردن حضور جان بخشی ہو تو عرض کردن یہ جو حضور نے فرمایا یہ تو قاعدے کی بات ہی - بھلا بارہ برس کی چھوکری بیچاری کیا جونچلے جانے وہ نخرے کرنا جانے کیا اور اسکو ضرورت ہی کیا ہی - ہزارون نخرون کا ایک نخرا تو اسکے سن دن ہین - نظر پڑی اور مردعش عش کرنے لگا ایک نظر تیر کلیجے کے پار ہوتا ہی - بارہ برس والی کی تعریف تو بھولے پن کی ہی - اسکے تو اٹھ بیٹھنے کے دن ہوتے ہین - ہان بیس بائیس برس کی عمر سے پھر شوخی ضرور ہونی چاہیے پھر بناوٹ کے نخرے بھی لطف دکھاتے ہین اور ہم بوڑھیان کس گنتی مین ہین آج موے کل دوسرا دن - ایک پاؤن قبر مین لٹکائے ہین بیچاری کا جینا ہی -

قمرن - ہم خود جاکے جگاتے ہین - آج بچے ضرور جھیل مین چھوٹینگے - چاہے جو ہو - ہم ایک تو مانینگے نہین - قمرن اٹھلاتی ہوئی اٹھین اور نواب صاحب کے پلنگ پر بیٹھکر لحاف ہٹایا اور جگانا شروع کیا - نواب نواب

(ہاتھ ہلاکر) نواب - این! نیند نہوئی وہ ہوگئی - اری اٹھو اٹھو بھئی - بہت نخرے نکرو - (گدگداکر) اٹھو - اٹھو کھڑے ہو نواب صاحب نے انگڑائی لیکر کروٹ بدل دی اور پھر سونے لگے تو قمرن نے کہا چہ خوش - لو اور سنو - ادھر سے لڑھکے ادھر ہو رہے - نواب اٹھتے ہو کہ ہم پانی ڈالین - لاتی ہون پانی - پانی کا نام سنکر نواب صاحب نے آنکھین کھولدین اور انکے آنکھین کھولتے ہی قمرن نے گردن نیچی کرکے انکے تکیے پر سر رکھدیا اور نواب صاحب نے سویرے سویرے معشوقہ نسرین بدن کے رخسار تابان کے کئی بوسے لیے - اتنے مین آغا صاحب نے آواز دی - یار نواب تمھین قسم ہی جو باہر نہ آو آج کی صبح بھئی واللہ دیکھنے کے قابل ہی -

نواب - (باہر آکر) سبحان اللہ سبحان اللہ - کیا وقت ہی -

قمرن - جبھی تو ہمنے جگایا - اور آج اتفاق سے ہماری آنکھ چار ہی بجے سے کھل گئی تھی -

آغا - بھئی ہم تو اس صبح پر عاشق ہین واللہ -

سمجھے تھے ہم کہ عمر اسی مین بسر ہوئی
یاد آگیا جو رخ تو یکایک سحر ہوئی

چھٹن - کیا خوب فرمایا ہی واللہ - کیا سحر ہوئی ہی -

الجھا رہا مین زلف کے مضمون مین رات بھر
تاریک شب مین ذہن گیا تھا کدھر کدھر

آغا - اچھی طرح یاد نہین ہی -

مشکل کی یہ مہم تھی مگر کی خدا نے سر

نواب - پھر بھائی آج تو کچھ شغل ضرور ہونا چاہیے جھراج بلیا رانے لو - دیکھو کیا کہتا ہی -

چھٹن - آج بھئی اپنے ہاتھ سے کھلا کے ادھر اج بلی سے

پورہان تلواؤ۔

نواب۔ جھیل پر کیا جوبن ہی۔ جی بے اختیار ہوا جاتا ہی کسی ترکیب سے یہ دونون پہاڑ اور یہ جھیل ہمارے باغ مین کوئی لے چلے تو کیا پوچھنا ہی۔

مسخرہ۔ آداب عرض کرتا ہون خداوند۔ ان دونون پہاڑون کا تو وعدہ معین نہین کر سکتا۔ مگر ہان جھیل کو تو غلام ضرور ہونچا دیگا مگر حضور غلام غریب آدمی ہی۔ باربرداری مین مجھ غریب سے دھرے اُڑ جائینگے حضور سے تعلق ہی۔ اگر چار مزدور اٹھا لیںگے تو دو آنہ فی مزدور۔ ۸ سر روز ہوے اور دس دن کی راہ ہی تو پانچ روپیے ہوے۔ کوئی چھ سوا چھ روپیے مین قبلہ بندہ جھیل اٹھا لیجانے کا وعدہ کرتا ہی۔

نواب۔ (ہنستے ہوے) آپ بیدار ہوے۔

مسخرہ۔ ابھی کہان حضور۔ ابھی تو سوچ رہا ہون۔

چھٹن۔ اتنے بادشاہ ہمارے اودھ مین ہو۔ ایک کو بھی نہ سوجھی کہ پہاڑون کا نمونہ بنواتا۔ کرور دن روپیہ بادشاہون نے صرف کر ڈالا مگر یہ کسی کو بھی نہ سوجھی اور کون بات تھی۔

مہراج۔ آج تو پینے کا دن ہی یاران۔

	میکشان مژدہ کہ ابر آمد و بسیار آمد	

آغا۔ آئیے حضور آئیے۔ کیون کیا سمان ہی۔ سچ کہنا۔ آج کوئی نیا شغل ہونا چاہیے یار۔

مہراج۔ بس اِس سے بڑھکر اور شغل کیا ہوگا۔

تا در میان میکدہ سر بر نمیکنم گفتم بہوش گوش بہر خر نمیکنم		ہرگز نمیشود ز سر خود خبر مرا شیخم بطنز گفت حرامست می مخور
	من ترک عشقبازی و ساغر نمیکنم صد بار توبہ کردم و دیگر نمیکنم	

چھٹن۔ کوئی عمدہ شغل تجویز کیجیے۔

قمرن۔ ہم بتائین ہماری رائے پر چھوڑ دو۔ جب ہم سب الگ الگ کہدوگے کہ ہماری رائے پر چلوگے۔ اور بلا عذر مان لوگے تو ہم بتائینگے اور وہ بات بتائین کہ تم سب پھڑک جاؤ۔

نواب۔ ہمین بلا عذر منظور ہی۔

چھٹن۔ قس علیٰ ہذا۔

آغا۔ علیٰ ہذا القیاس۔

قمرن۔ اب یہ ترکی اور پشتو مین بھیاگے تو ہانکو نہین صاف صاف کہو کہ ہم قمرن جان کی بات بلا عذر مان لینگے۔

نواب۔ ہم اور چھٹن صاحب اور آغا صاحب نے کہدیا کہ بلا عذر مان لینگے۔

مہراج۔ ہم بھی بشرطیکہ چپکی سے خالی نہو۔ اگر حضور قمرن جان کی تجویز سا یہہ گرامیہ مین شغل ہو نہین ہی تو بندے کو پذیرائی مین عذر ہی۔

قمرن۔ یہ بھی ہوگا ہمارا تو خود اسوقت جی چاہتا ہی۔ تا میین اور شیری آئینگی۔ ممن اور انقری سے بھی پوچھو۔

ممن۔ ہم کیا اور ہماری رائے کیا۔ جو سرکار کو منظور ہم کو بسر و چشم منظور۔ ہم تو خانہ زاد لوگ ہین۔

انقری۔ مجھکو تو وہی منظور ہی جو قمرن جان کا حکم ہو۔

قمرن۔ تو بھی بول مسخرے۔

مسخرہ۔ ارے آپ کے مہراج بلی ہین۔ جی۔

قمرن۔ اب مسخرہ پن نکرو اسفہ وقت۔

نواب۔ پھر وہی کچی زبان بولین۔

مسخرہ۔ جو خوشی مہراج بلی کو منظور وہ ہمکو منظور ہمارے خدا کو منظور۔ سنتے انھین کی رائے پر رکھا۔

قمرن — تو ہماری راے اب یہ ہو کہ آج بجرون پر سوار ہوکر جھیل کی سیر کرین —

آغا — ہمارا صاد ہو — ہمارا خود جی گھبراتا ہو —

مہراج — بھائی جان —

بدریا در منافع بیشمارست	اگر خواہی سلامت بر کنارست

شیخ سعدی کوئی نونڈے نہ تھے — بڑے تجربہ کار آدمی تھے جھیل مین جانا اور سیر کرنا کونسی عقلمندی ہو — اور جھیل بھی جھیل ہو — بچہ سمندر — آب کثیر — پچاس ہاتھی ڈباؤ — زنجیر پہناے قعر تک آج تک پہونچی ہی نہین — بھلا جان عزیز کو معرض خطر مین ڈالنا کون عقل کی بات ہو — ہم تو جانے دینگے عقل کے خلاف ہو —

آغا — قمرن جان کا حکم تو کسی طرح نہین ٹل سکتا —

چھٹن — اور نہ منشی مہراج ہی اُس سے انکار کرسکتے ہین — قول ہارے ہین — دل لگی نہین ہو —

نواب — خدا گواہ ہو — قمرن جان کو خوب ہی سوجھی مزے سے کشتیون پر سوار ہوکر جھیل کی سیر کرین اِس سے بڑھکر لطف اور کہان ہوگا —

اختر — حضور ضرور چلیے — وہ لطف حاصل ہو کہ کل لطفونکو واللہ بھول جائیے — ہمارا ذمہ —

مہراج — کہین وہی مثل نہو کہ

شد غلامے کہ آب جو آرد	آب جو آمد و غلام ببرد

پھر سیر ہو ئی جناب بندہ —

آغا — بڑے منحوس آدمی ہو — نواب اگر آج تم نہ چلے تو ہم سے بگڑ جائیگی — بس یہ کہہ یا ہم نے — اِس ملعون کو آج ضرور چلکے ڈبو دو —

قمرن — انھین کے جان ہو — اور سب فالتو ہین —

آغا — جی ہان بس انھین کو جان کا خیال ہو —

مسخرہ — حضور غلام ایک شرط سے ڈونگی پر سوار ہوگا کہ بھیڑیا دریا مین نہ نکلے — یون تو مین کہدان مگر بھیڑیے سے روح فنا ہوتی ہو اگر بھیڑیا نہو تو کیا مضایقہ ہو — یون تو ابنجاب بھی شیر ہین مگر بھیڑیے کے آگے بھیڑ ہین —

من آن رستم گرد روئین تنم
کہ دہ پاٹیر بخیتہ را بشکنم

مہراج — بندہ جان کے معاملے مین یارانہ نہین رکھتا —

آغا — آپ کے تو چلینگے جد —

مہراج — منھ دھو آئیے —

قمرن — (جھلاکر) اسی مارے تو ہم اِن لوگون کے بیچ مین دخل نہین دیتے —

نواب — کون — تم خفا کیون ہوتی ہو — یہ چلے اور اِسکا باپ چلے — تم چپ چاپ دیکھتی جاؤ —

چھٹن — یہ بھاگ جائیگا — اِسپر پہرا رکھیے —

نواب — ممن تمھاری حراست مین ہین —

ممن — ہمنے تو و ونگا نہین — سائے کی طرح ساتھ ساتھ رہون تو سہی — حضور اب ہماری حوالات مین ہین —

اختر — خدا جانتا ہو وہ عمدہ تجویز کی ہو کہ جی خوش ہوگیا — لکھنؤ مین کیا یاد کرتے کہ ایک دن بھی دریا کی سیر نہ کی — آج ضرور چلیے —

مہراج — اور یہ ابھارنے والے مردک اور معاملہ خراب کیے دیتے ہین

ہر بیشہ گمان مبر کہ خالی ست
شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

ہر جنگل مین گمان مت بیجا کہ خالی ہو۔ شاید کہ چیتا سو رہا ہو
اور نکل کے ہیب کر جاے۔

گو چہ کس بے اجل نخواہد مرد | تو مرو در دہان اژدر ہا

جان دینا کون دانشمندی ہو۔

نواب ۔ چاہیے جو ہو قبلہ ۔ آپ آج بچ نہین سکتے ۔ یہ یاد رہے ہم سب جو فعل کرینگے وہ آپ کے باپ کو کرنا پڑیگا ۔ اور قمرن جان کا حکم تم نہین بجا لاتے ہو ۔

مہراج ۔ تو آپ تو زن مرید ہین اور یہان ۔

طلب دنیا کی کرکے زن مریدی ہو نہین سکتی
خیال آبرو سے ہمت مردانہ آتا ہو

چھمن ۔ اللہ اللہ بڑے مردی کی دم بنے ہین حضور شان خدا

مہراج ۔ تو جان دینے مین تو قبلہ کوئی مردی نہین ہو اور اگر ہو تو آپ لوگ جھیل مین پھاند پڑین ہماری بلا پوش سے ۔

آغا ۔ اجی اس سے حجت کیون کرتے ہو ۔ ایسے گدھے بزدلے کے منھ کون لگے ۔ اسکو باندھکے لے چلینگے ۔

مسخرہ ۔ حضور اس سے فائدہ کیا ۔ وہ نہ چلین نہ سہی ۔

نواب ۔ معلوم ہوتا ہو آپ بھی پانی کے چور ہین ۔

مسخرہ ۔ خداوند حق پر نظر رکھیے ۔ ہمنے پہلے ہی عرض کر دیا تھا کہ ہم منشی مہراج بلی صاحب کی راے کے مطابق کارروائی کرینگے ۔ وہ جھیل کی سیر اور بجرے کی سواری ناپسند کرتے ہین ۔ بس ہو چکا ۔ اب غلام سے کیا بحث ہو ۔

قمرن ۔ اللہ جانتا ہو یہ سچ کہتا ہو ۔ اسنے یہی شرط کی تھی کہ جو مہراج بلی کہینگے وہ مین بھی کرونگا ۔ بس یہ تو بری ہو گیا ۔

آغا ۔ اور مہراج بلیا نے اس شرط پر منظور کر لیا تھا کہ شغل مو ضرور ہو ۔ لہذا مسخرہ تو بچ گیا مگر مہراج بلیا کو ہم نہین چھوڑ سکتے

نواب ۔ شغل مو دہان بھی موجود ہو ۔ چاہے جسقدر پیین ۔ فقط یہی شرط تھی ۔ یہ تو انکار نہین کر سکتے ۔

سب نے بی قمرن جان کی راے سے اتفاق کر لیا کہ باستثناے چند اگلیچہ وار کسی کو بوٹ پر سوار ہو کر جھیل مین سیر کرنے سے انکار نہین ہو سکتا ۔ اور منشی مہراج بلی اگر انکار کرین تو اسکے سخت بازپرس کیا جاے ۔ انھون نے منظور کر لیا تھا ۔ جو شرط انھون نے کی تھی وہ پوری ہو جائیگی ۔ ایک دو بوتلین ساتھ رکھیین اور پیین ۔

مہراج بلی بہت چکراے ۔ بوٹ پر سوار ہونے کی جرأت اپنے مین نہ پائی ۔ ٹھان لی کہ چاہے مر جائین جان جاے جو کچھ ہونا ہو وہ ہو یہ ممکن نہین کہ ہم دریا یا جھیل یا سمندر کا سفر کرین ۔ گویا اپنے نزدیک بحر اوقیانوس و بحر اطلانٹک مین جہاز پر جاتے تھے ۔ لیکن جب انکو یقین ہو گیا کہ یار لوگ کسی طرح نچھوڑینگے تو سوچے کہ بھاگ چلینگے مگر جائین کہان ۔ سوچے کہ چلو چل کے چپکے مکان پر چھپ رہین ۔

نواب صاحب نے جب سے ممن کو انپر تعینات کر دیا تھا ممن نے انکا ساتھ نہین چھوڑا تھا ۔ یہ تو بھول گئے تھے مگر ممن ایک ہی کائیان ۔ وہ انکو کنکھیون سے دیکھ رہا تھا کہ یہ ہلین اور مین چہر غتو کر دن نواب نے کہا بھئی ہم سب تو آسانی سے چل سکتے ہین مگر قمرن جان اور نازو کا چلنا مشکل ہو ۔ وہان پردہ بھلا کیونکر ہو سکیگا ۔ یہ بڑی ٹیڑھی کھیر ہو ۔ بی قمرن جان بولو ۔

قمرن ۔ اری ری ذری باجی کو جگاؤ ۔ واہ استادن چڑھ گیا ابھی تلک سو ہی رہی ہین ۔

مہری ۔ حضور دو باری جگا چکی ۔

قمرن - ایک بار پھر جا کے جگاؤ -

مہری - ایلو وہ خود ہی آگئی ہین -

قمرن - باجی جان خوب آئین - یہان بڑے بڑے منصوبے ہو رہے ہین - آج جھیل کی سیر کی تیاریان ہین - مگر ہمارے منشی مہراج بلی بطور رنگ لائے ہین - کہتے ہین ہم اپنی جان نہ دینگے - ہمکو جان پیاری ہے -

نازو نے کہا - ہمکو منھ تو دھو لینے دو - انکی ایسی ہی باتین ہین - بے تکی - منھ دھو کر نازو بھی جھیل کے رخ جا کر بیٹھی اور کہا اب کہو ہم سنتے ہین - جب قمرن نے کل حال بیان کیا تو نازو مہراج بلی پر بہت جھلائی - تم کو بھی اچھی سوجھتی ہے - یہ ہزارہا صاحب لوگ اور میمین روز بوٹون پر سوار ہو کے ہوا کھایا کرتے ہین - میمین اور بابا لوگ بیٹھتی ہین اور تم کو جھیل کھا جائیگی - جو بات ہے بزدلے پن ہی کی ہے - واہ کیا عقل ہے - ارے آخر ہر روز دیکھتا ہے نہین - پھر یہ ڈر کاہیکا ہے جو کانپا جاتا ہے - مہراج بلی چپ چاپ سنتے رہے - چڈا اگلے پیر ہو تو تھا نہین کہ ڈپٹ دیتے یا ڈانٹ بیٹھتے - نازو جان سے مقابلہ تھا بڑی سہولت کے ساتھ کہا - جناب سنئے - جس بات مین انسان ضعیف البنیان کو دخل نہین اسمین دخل دینا ضرور دخل در معقولات ہے اور امور زندگانی مین جو جا کر پھر واپس نہین آتی کہ گفتہ اند - ع -

عمر رفتہ تو نہین ہون کہ پھر آ ہی نہ سکون

دخل دادن مصداق چھوٹا منھ بڑی بات ہے بندہ پانی کا چور ہے جھیل مین بوٹ پر سوار ہونا درکنار اس خیال سے کلیجہ کانپ اٹھتا ہے -

مسخرہ - اور حضور نے تو مہاراجہ رنجیت سنگھ کے ساتھ چڑھے دریائے جھیلم مین گھوڑا ڈال دیا تھا -

اختر - خوب یاد آیا - جی ہان یہ وہی صوبہ دار میجر ہین جنھون نے چڑھے دریا مین گھوڑا ڈال دیا تھا -

نازو - اور اسکا پاٹ تو اتنا بڑا ہے کہ جیسے یہان کاتھ گودام جھیل تو اسکے مقابل مین کچھ بھی نہین ہے -

قمرن - اچھا - نہ چلین - اسمین اصرار کیون کرتی ہو یہ یہین بیٹھے مکھیان مارا کرینگے - انکی جان بڑی پیاری ہے یہ بوٹ پر بیٹھتے ہی مر جائینگے - انکو یہین پڑے رہنے دو -

نازو - مجھے روز بروز اس سے نفرت ہوتی جاتی ہے -

قمرن - اور ہمین آج سے نفرت ہو گئی -

نواب - اور ہمین ہمیشہ سے نفرت ہے -

چھٹن - (زور دیکر) یہ ہے اسی قابل -

مہراج - اگر ہم اسی قابل ہین تو بسم اللہ ہم رخصت ہوتے ہین اگر آپ سب کو ہم سے واقعی نفرت ہے تو ہم رخصت ہوتے ہین - بس اللہ اللہ خیر صلاح -

ممن - خداوند کچھ غلام کو عرض کرنا ہے - حضور کو یاد ہے کہ سرکار نے غلام کو حضور پر تعینات کیا ہے اب غلام تو چلنے نہ دیگا -

نازو - چلو اب اس بحث سے کیا مطلب تو کل جاتا ہو تو آج جا - چل چخے دور - دور ہو یہان سے - اب آنے کا نام لیا کئے تو تو جانیگا - آیا ہے بڑا وہ بنکے - کیا تو نہ ہوگا تو ہم نینی تال چھوڑ کے بھاگ جائینگے - جہان مرغا نہین ہوتا وہان سویرا نہین ہوتا -

مہراج - آپ تو جنابہ -

نازو - (بہت بگڑ کر) تیری جنابہ گئی چولھے بھاڑ مین -

مین کیا تیری جنابہ کو بیکر جاؤنگی - بڑا آیا وہان سے جنابہ والا بنکر
مہراج - نواب یا رسیل کرادو -
نواب - ہم سے آپ نہ بولیے - ہان جی نواب سامان کا
ذکر کرو - ہمنے یہ کہا نازو جان کہ ہم لوگ تو ڈونگیون پر جھیل
کی سیر کرسکتے ہین مگر ایسے بجرے یہان کہان سے آئینگے
جنمین پردے بھی ہون پردہ نشینون کے لیے تو بڑی دقت ہی
اور سردست یہان کوئی انتظام نہین ہوسکتا - تو بہتر ہی کہ
ہم سب جائین اور تم لوگ یہان سے سیر دیکھو -
آغا - یا تم کوئی اور تدبیر سوچو -
نازو - یہ جھیل کی سیر کی سوجھی کسے -
آغا - آپ کی بہن بی قمرن جان صاحب کو -
نازو - سچ ہے - اور یہ نہ سوچی کہ ہم تم کیونکر سیر کرسکینگے -
وہان ہوادار کہان اور پردہ دار ڈانڈیان کہان - وہان
وہی کھلی ہوئی ناؤ بلکہ چھوٹی سی ڈونگیا -
قمرن بولی باجی جان چاہے ادھر کی دنیا ادھر ہوجائے
آج بے جھیل کی سیر کے کھانا حرام ہی - ہم ایک نہ مانینگے
چاہے پردہ ہو چاہے بے پردگی ہو - سمجھی کہین - نازو نے
بہت سمجھایا - تم تو بہن ہاری مانتی ہو نہ جیتی بے پردے کے
سوار ہوگی تو لوگ کیا کہینگے اور وہ تمکو چاہین جو کہین انکو
جو کوئی برا کہیگا تو تمہاری عزت بڑھ جائیگی - اور سب یہی
کہینگے کہ لکھنؤ کے نواب آئے ہین اُنکے ہان کی بیگمین منہ
کھولے ڈونگیون مین بیٹھی ساری جھیل بھر مین ہنڈ رہی
ہین - واہ کیا عزت بڑھیگی - بات آدمی کو سوچ سمجھ کے
کرنی چاہیے نہ کہ بے سوچے سمجھے -
نواب صاحب نے بھی انکی رائے سے اتفاق کرلیا اور کہا

اگر ایسا ہی شوق ہی تو یہان کے باشندون سے دریافت کرکے
کسی اور جھیل مین چلے چلینگے جہان صاحب لوگ اور ہمچشم
سفید پوش نہون وہان تم بھی سیر کرنا -
نازو نے بہن کو سمجھایا کہ نواب جو کہتے ہین صحیح کہتے ہین
جھیل مین بھلا پردہ کیونکر ہوسکیگا تمہاری بیکار کی حجت
ہمکو بُری معلوم ہوتی ہی - یہ تو بچپنے کی باتین ہین کہ جو ہمنے
کہا وہی ہوگا جو ہماری زبان سے نکلے وہ ضرور ہو - یہ بھی کوئی
عقل کی بات ہوئی بھلا - مگر تم ہاری مانتی ہو نہ جیتی - قمرن نے
نواب صاحب سے قسم لی کہ اسی مہینے مین کسی روز باہر کی
کسی جھیل مین سیر کو چلینگے - مہراج بلی نے جھیل کی سیر سے
قطعی انکار کیا - اور سب صاحب نواب صاحب کے ہمراہ گئے
اثنای راہ مین وہان بیرسٹر صاحب ملے جو نواب صاحب کے
دلی دوست تھے - انھون نے انکو بھی لیا اور جن دوست کی
کوٹھی مین ٹھہرے تھے انکی ان کے بوٹ پر سوار ہوے - اور
بیرسٹر صاحب نے اپنے تجربے کا حال یون کہنا شروع کیا
بیرسٹر - ایک سیاح کپتان سر جیمس راس - انھون نے
جزیرہ سینٹ ہلینا کے قریب جو سمندر کا عمق دریافت کیا تو
زنجیر ستائیس ہزار فٹ پر جاکے ٹھہری -
نواب - ستائیس ہزار فٹ یہ کسقدر فاصلہ ہوا
بیرسٹر - کوئی پونے چھ میل کے قریب - کوئی ڈیڑھ گھنٹے
مین زنجیر ٹھہری جاکے - اور کپتان ڈنہم نے راس خوش امید
کے قریب نو میل کے قریب عمق دریافت کیا - ہمالیہ پربت
یعنی یہی کوہ ہمالیہ جو ساری خدائی کے پہاڑون مین سب سے
بلند ہی اسکی اونچی سی اونچی چوٹی پانچ میل سے زیادہ
بلند نہین ہی تو اس سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ اگر دنیا کے

سب سے اونچے پہاڑ کو بحر اطلانٹک مین کاٹ میل کے
ڈال دو تو وہ پہاڑ بھی سما جائین اور کئی میل کی جگہ بھی
باقی رہے - اگر موجودہ مقدار آب یعنے جس قدر سمندر ہی
اس سے ایک چہارم زیادہ ہو جائے تو ساری دنیا کے
غرقاب کرنے کے لیے کافی ہو - ہان دو ایک اونچے اونچے
پہاڑ البتہ بچ جائین - باقی سب غرقاب -
نواب - تو بھلا اس جھیل کا عمق کیا ہوگا -
پیرسٹر - واللہ اعلم - مگر اسکے اندر تو ایسے ہی ایسے پہاڑ
ہونگے جیسے چوطرفہ آپ دیکھتے ہین -
نواب - تو آپ کے نزدیک اگر چوتھا حصہ پانی کا دنیا مین
بڑھ جاسے مثلاً اگر دو کرور سمندر ہین اور اب سوا دو کرور
سمندر ہو جائین تو دنیا ڈوب جاسے -
پیرسٹر - بیشک - بس ایک آدھ پہاڑ کی چوٹی تو البتہ دکھائی
دے باقی خیر صلاح کے ڈھیر - چوتھا حصہ در کنار
مین کہتا ہون اگر آٹھوان حصہ بھی زیادہ ہو جاسے
تو بہت سے ملک غرق ہو جائین اور دنیا بھر کی آب وہوا
بدل جائے فصلین بدل جائین -
آغا - یہ کیا وجہ صاحب بہادر -
پیرسٹر - وجہ یہ کہ ابخرۂ مائیہ کی بڑی کثرت ہو جاسے
اور بارش لگاتار برسا کرے - اور کل نظم دنیا مین فرق
آجاسے - فواکہ اور غلے کی پیداوار پر بڑا خراب اثر پڑے
لوگ بھوکون مر جائین -
مسخرہ - یہ تو محالات سے ہی کہ کثرت بارش سے آثار
قحط سالی نمایان ہون - کیا مجال -
پیرسٹر - اسکی کوئی وجہ طبیعی بیان کیجیے -

مسخرہ - نیا کال آجتک سنا ہی نہین -
نواب - آپ بھی کس سے گفتگو کرتے ہین واللہ -
آغا - اسکو کیا آپ کوئی عالم سمجھے ہین - اسنے دو چار
موٹے موٹے لفظ بک دیے تو آپ سبب طبیعی دریافت
کرنے لگے -
پیرسٹر - ہم چکمے مین آگئے تھے جناب -
آغا - ہم تو سمجھ ہی گئے تھے -
پیرسٹر - سمندر کے متعلق ایسی ایسی باتین سناؤن کہ گفتگو
پیچھا نہ چھوڑو - سننے اور پڑھنے کے قابل ہو واللہ -
نواب - کیون صاحب بہادر حضرت نوح کا طوفان تو اس
جھیل مین بھی آیا ہوگا اور یہ سب پہاڑ ڈوب گئے ہونگے -
پیرسٹر - اسکا حال نہ پوچھیے حضرت - بس گو مگو کا معاملہ ہی
اسپر بڑے بڑے معرکے ہو چکے ہین - عیسائی پادری اور
پیر پادری اور بڑے جغادری جغادری بشاپ ورلارڈ بشاپ بحث
مین ہار گئے ہین - گو وہ اپنی زبان سے اسکا اقرار نکرین
مگر ہارے ضرور ہین -
نواب - مین سمجھا نہین - حضرت نوح کے طوفان کے تو
عیسائی بھی قائل ہین - اِنکے ہان بھی انجیل سے ثابت ہی
پھر وہ ہمسے خلاف کیونکر ہو سکتے ہین -
پیرسٹر - حضرت اس زمانے کے تربیت یافتہ تو حضرت نوح کے
طوفان کے قائل نہین ہو سکتے ایک علم انگریزون نے ایجاد
کیا ہی جسکا نام علم جیالوجی ہی - اس علم سے اندرونی طبقات
ارض کا حال معلوم ہوتا ہی - علماء علم جیالوجی نے اس امر کی
بڑی چھان بنان کی کہ حضرت نوح کے طوفان کی اصلیت
کہان تک ہی - مگر بعد تحقیقات انیق وہ سب متفق الرائے ہین

کہ طوفان نوح ڈھکوسلا ہی - اور عیسائی لوگ اس سے بہت چڑھتے ہین -

آغا - مگر مسٹر وہ کون لوگ ہین جو علم جیالوجی کے موجد ہین - وہ بھی تو عیسائی ہین نا - اچھا تو پھر آپ نے یہ کیا کہا کہ عیسائی لوگ چڑھتے ہین -

بیرسٹر - یہ موٹی سی بات آپ کی سمجھ مین نہین آئی - مین بہت ہی آسان طریقے سے سمجھا دونگا کہ علیگڈھ کے سید احمد خان کو آپ مسلمان سمجھتے ہین یا نہین - وہ قرآن مین تاویلات کیا کرتے ہین مسلمان انکی تاویلات سے سخت ناراض ہین - حالانکہ وہ خود مسلمان ہین اور سادات ہین -

چھٹن - تو قبلہ ایسے ہی عیسائی وہ بھی ہونگے جو طوفان نوح کا معاذ اللہ بطلان کرتے ہین نقل کفر کفر نباشد -

نواب - وہ مسلمان جو حضرت نوح کے طوفان کا قائل نہ ہو ہرگز مسلمان نہین - اور وہ عیسائی جو نوح کے طوفان کا بطلان کرے کبھی عیسائی نہین کہا جا سکتا -

آغا - ہمارے صاحب بہادر کی ذاتی راے اس امر مین کیا ہی -

اختر - حضور صاحب بہادر کی ذاتی راے آپ ناحق پوچھتے ہین اتنا یاد رکھیے کہ جس شخص نے کوٹ پتلون پہنا اور وہ پھندنے والی لال لال ترکی ٹوپی زیب سر کی وہ مذہب کو ہرگز نہ مانیگا - بے ادبی معاف کیجیے گا - اور جس نے انگریزی ٹوپی جسکو ہیٹ کہتے ہین سر پر رکھی وہ پورا صاحب لوگ ہی

بیرسٹر - ہیٹ بالکسر ہاے ہوز فرمایئے - ہیٹ بالفتح کہیے معاف کیجیے گا -

نواب - ہم کو منشی اختر صاحب کی یہ تقریر پسند نہین آئی یہ نہین غنیمت سمجھتے کہ ایک عالم ہمارے ساتھ ہی اور ایسی

ایسی باتین وہ بتا رہا ہی جو کبھی نہین سنی تھین مگر کوٹ پتلون پر اعتراض کرنے کو موجود - افسوس -

آغا - یہی تو ہم لوگون کی جہالت کا نمونہ ہی -

چھٹن - جی ہان - کوٹ پتلون پہنا اور گئے گذرے جنون ہو گیا لیجیو لیا ہی خبط ہی -

نواب - دنیا بھر کے فعل بد کرین کوئی نہین پوچھتا - شراب لنڈھائین - عیاشی خلاف شرع کرین - اور کل منہیات و مشتبہات سے محترز نہین کسی نے پرسش نہ کی مگر کوٹ پتلون پہنا اور کافر اور ملحد اور مرتد ہو گئے -

بیرسٹر - یہی تو رونا ہی اور رونا کیا ہی

	پھرے کو ہم بھلا تجھے بھلا کو ہم برا سمجھے ٹھہرین سمجھ پر ایسی ہم سمجھے تو کیا سمجھے

بندہ تو اسی سبب سے دم بخود رہتا ہی مین تو بولتا ہی نہین کہ جہلا کے منھ کون لگے -

میان اختر پرانے فیشن کے مسلمان - گو نواب صاحب کی صحبت مین میان ممن وغیرہ کی بدولت یہ بھی ہر قسم کے جلسے مین شریک ہوتے تھے مگر یہ ممکن نہ تھا کہ کوئی شخص طوفان نوح کا بطلان کرے اور اختر چپ چاپ سن لین - جب بیرسٹر صاحب نے طوفان نوح کے خلاف راے دی تو یہ آگ ہو گئے اور گو انکو خوب معلوم تھا کہ نواب صاحب مسٹر بیرسٹر کی بڑی خاطر کرتے ہین مگر لڑکپن سے جو تعلیم ہوئی تھی کہ طوفان نوح مذہبی بات ہی اسکے خلاف سنتے ہی آگ ہو گئے -

اب بیرسٹر صاحب کا حال سنیے کہ انکو ادنیٰ قسم کی تعلیم ہوئی تھی یہ علماے جیالوجی سے بحث کر چکے تھے انکے خیالات

اعلےٰ درجے کے تھے بھلا یہ طوفان نوح کے کب قائل ہوسکتے تھے
نواب صاحب نے اختر کی تقریر سنکر دل مین بہت برا مانا۔
مگر اختر ایک شریف زادہ تھا اور شاعر آدمی نواب صاحب کی
یہ جرأت نہین ہوسکتی تھی کہ اختر کو ڈانٹین۔ مگر کبھی نہ کبھی
پیراۓ مین اپنی راۓ کا اظہار کر دیا۔ اور گو نواب صاحب
اپنے دوست پیرسٹر کی راۓ سے متفق تھے مگر صاف صاف
نہین کہہ سکتے تھے کہ ع۔

بہشت ایک باغ اور دوزخ بھی ایک شرعی ڈھکا ہی

نواب۔ صاحب بہادر کچھ طوفان نوح کی نسبت اور کچھ
کہو۔ تاکہ آپ کی دلیل مسکت ختم ہو۔
پیرسٹر۔ مین اپنی خاص راۓ اس بارے مین نہین دیسکتا
کیونکہ عقلی اور علمی دلیل کا جواب جب لوگ گالیان
دینے لگے تو پھر اس بحث سے فائدہ کیا۔ افسوس۔
مسلمانان در گور و مسلمانی در کتاب۔ ان لوگون سے
بحث کرنے مین واقعی افسوس ہوتا ہی۔
اختر۔ خداوند۔ اگر مذہب یہی ہی کہ گردن مروڑی مرغی
کھاۓ تو ہم لوگ مجبور ہین۔
نواب۔ ہان صحیح ہی۔ مگر شراب پینا شاید حرام نہین ہی۔
کیون منشی اختر صاحب۔
اختر۔ حضور شراب پینا تو بیشک خلاف مذہب ہی مگر یہ کیا
فرض ہی کہ جو شراب پیے وہ ہر امر مین شرع کے خلاف
کارروائی کرے۔
نواب۔ جب شراب پی تو باقی کیا رہا۔ گردن مروڑی
مرغی حرام ہی مگر قمار بازی حرام نہین ہی۔
چھٹن۔ عیاشی اور مے نوشی اور چرس کے دم لگانا اور
پرائی بہو بیٹی کو بھگا لیجانا جائز ہی مگر ترکی ٹوپی سر پر رکھی اور
گئے گذرے۔
پیرسٹر۔ حالانکہ ترکی ٹوپی خاص اہل اسلام کی وضع ہی۔
ہم لوگ عقل سے تو کوئی بحث ہی نہین رکھتے۔
نواب۔ اور لطف یہ کہ کل مذہبون کا یہی حال ہی راجپوتانے
کیجانب ہندو اکثر اہل اسلام کا چھوا ہوا پانی پیتے ہین اور دہلی
مین بھی رائج ہی۔ اور ادھر کشمیر اور لداخ کی طرف اہل اسلام
پانی سے پرہیز نہین ہی مگر منشی مہراج بلی کو اگر کوئی ہمارا پانی
پیتے دیکھ لے تو غضب ہو جاۓ۔
اختر۔ جو راسخ الاعتقاد ہندو ہین وہ تو کبھی حشر تک اس
بات کو جائز نہ رکھینگے۔ انکا مذہب ہی اس قسم کا ہی۔
چھٹن۔ اور چوک کے کرون پر جاکے پان جو کھاتے ہین
اختر۔ یون چوری سے ایک فعل کرنا اور بات ہی۔
پیرسٹر۔ قبلہ جب تک ان لچر باتون کے بکھیڑے مین پڑے رہو گے
تب تک ترقی معلوم بسم اللہ کے گنبد مین بیٹھے ہوۓ زٹل
قافیے اڑایا کیجیے۔ ذرا دنیا کو دیکھیے تو آنکھیں کھلجائین پھر بھی
اگر یہی خیالات رہین تو جھک کے سلام کرون۔
آغا۔ اس جھگڑے پر خاک ڈالیے کوئی دلچسپ ذکر سنائیے
پیرسٹر۔ یورپ کے علما نے کہ علم و فضل کے نہنگ بحر آشام
ہین سمندر کے اجزاۓ شور نمک کا تخمینہ کر لیا ہی۔ ایک محقق کی
راۓ ہی کہ تمام دنیا کے بحور مین بیس لاکھ اکاون ہزار میل
مکعب نمک ہی۔ اس حساب سے اگر سمندر کے کل نمک کو ایک
مقام پر جمع کرین تو کوہ ہمالیہ سے صرف ایک تہائی کم ہوگا
اور ایک عالم کے تخمینے کے مطابق سمندر مین اسقدر نمک ہی
کہ ہمالیہ پہاڑ سے دو چند ہین۔

آغا - اصل یہی تحقیقات - حق یون ہے کہ اِن لوگون نے آئینہ علم کو جلا دیدی ہے -

چھٹن - جر اثقال اور علم طبیعی مین تو اپنا ثانی نہین رکھتے -

بیرسٹر - واقفکار آدمی جنہون نے ساری عمر سمندر ہی مین صرف کی اُنکی عموماً راے ہے کہ جس سمندر کے پانی کا رنگ نیلگون ہے اسکا عمق بہت زیادہ ہوتا ہے اور سبزی مائل پانی کے سمندر کم عمیق ہوتے ہین -

نواب - سمندر کی لہرین تو دور تک بلند ہوتی ہونگی -

بیرسٹر - یون تو - ع - جہاندیدہ بسیار گوید دروغ - لوگون نے اسمین بہت مبالغہ کیا ہے مگر اسمین شک نہین کہ بائیس چوبیس فٹ تک امواج بحر بلند ہوجاتی ہین - کبھی کبھی اس سے بھی زیادہ بلند ہوجاتی ہین مجھے ایک آلۂ علمی دیکھنے کا بڑا شوق تھا جسکے ذریعے سے پانی کے اندر کی اشیا صاف نظر آتی ہین یعنی پانی کے دوربین اس دوربین کی نَے کا ایک سرا جہاز پر رہتا ہے اور دوسرا پانی کے اندر - اور ایک شیشے کا پلیٹ نَے کے اُس حصے مین لگا ہوتا ہے جو پانی مین رہتا ہے - اوپر کے سرے سے جب پانی کے اندر نظر ڈالتے ہین تو شیشے کے ذریعے سے تہ آب کی کل اشیا کا عکس ثقبہ غیبیہ پر منعکس ہوتا ہے - اس شیشے کی صفائی اسطح کی ہوتی ہے کہ پانی کی تہ کی کل چیزون کا عکس اسپر مرتسم ہوجاتا ہے - سمندر کے پانی مین روشنی کی قوت ہر ۱۵ فٹ پر نصف رہجاتی ہے اسی آلے کے ذریعے سے مچھلی والے مچھلی پکڑا کرتے ہین - اور جس جانور کی کھال کا کوٹ اسوقت میان اختر پہنے ہین یعنی میل فش بھی اسی آلے سے اکثر پکڑا جاتا ہے -

اختر - تو یہ دریائی جانور کی کھال ہے - سمندر کا سفر بھی کتنا دلچسپ سفر ہوتا ہوگا -

بیرسٹر - آپکے ہندوستان مین نربدا کے بعض مقامون پر پانی مین ایک عجیب و غریب خاصیت ہے کہ فوٹوگرافک کھینچنے کے کل اجزاء اسمین موجود ہین -

نواب - فوٹوگرافی کے اجزاء موجود ہین اِسکے کیا معنی -

بیرسٹر - اسکے یہ معنی کہ دریاے نربدا مین بعض بعض مقامون کے پتھرون پر درختون یا ستارے یا چاند کی پوری تصویر بنی ہوئی ہے اور وہ تصویر اُس پتھر کا ایک ایسا جزو ہوجاتی ہے کہ مٹانے سے نہین مٹ سکتی - واقفکار لوگ اُن پتھرون کو ڈھونڈھ لیتے ہین - اور تراش خراش کر ایک خوشنما اور خوبصورت تصویر انہین دستیاب ہوتی ہے جس درخت کا سایہ جس پتھر پر زیادہ عرصے تک پڑتا ہے اُسی کا عکس اُسپر کھنچا ہے اور ہمیشہ بنا رہتا ہے چاند اور درختون کی تصویرین زیادہ ترملتی ہین - کیونکہ انھین دونون کا عکس زیادہ دیر تک رہتا ہے - کیا قدرت خدا ہے -

اختر - خدا کی قدرت کے آپ بھی قائل ہین - الحمد للہ -

بیرسٹر - اور آپ کیا ہمین دہریہ سمجھتے تھے - معقول خیر -

	ہرچہ از دوست میرسد نیکوست	

چھٹن - کیون صاحب یہ ہمارے ہان جو چھوٹے چھوٹے کوئی ہتھیلی کے برابر برابر پتھر ہین گول اور شش پہلو اور اُنپر درخت بنے ہوے ہین اور باریک باریک پتیان اور نہ صاف نظر آتا ہے یہ کہین نربدا ہی کے تو نہین ہین -

بیرسٹر - بیشک ہین سچ کہیے گا کیسے خوشنما ہوتے ہین -

اختر - ابھی جو ہم لوگون مین سے کوئی کہتا تو کسی کو بھی باور نہ آتا کہ کہان دریا کا پانی کہان یہ خاصیت -

نواب - تو چانڈو خانے کی گپ کا تو کوئی بھی قائل نہ ہوگا -

کجا یہ علمی باتین کجا وہ گپ بازاری - اچھا مقابلہ کیا مانتا ہون واللہ -

آغا - خدا جانے وہان کے پانی کو خدا نے کیا خاصیت بخشی ہی شان ہی اسکی کریمی کی -

اختر - یہ قدرتی جادو ہی خداوند -

بیرسٹر - نیچرل میجک تو اسکو کہتے ہی ہین - قدرتی جادو یہ اللہ میان کی قدرت کے ادنی ادنی شعبدے ہین انسان کی سمجھ سے باہر ہین -

اختر - شان خدا ہی - کیا قدرت حق ہی -

ای برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم
وز ہر چہ گفتہ اند و شنیدیم و خواندہ ایم
دفتر تمام گشت و بپایان رسید عمر
ما ہمچنان در اول وصف تو ماندہ ایم

بیرسٹر - انگلستان مین اور ایک انگلستان پر کیا فرض ہی تمام یورپ مین ہم نے ہندوستان کے سے ضعیف الاعتقاد آدمی نہین پائے - مگر ملاح البتہ بڑے ضعیف الاعتقاد پائے بعض بعض باتین ان کی قابل تسلیم ہین - مثلاً اگر صبح کو ملاح قوس قزح دیکھین تو دن بھر پریشان رہین کہ کوئی نہ کوئی مصیبت ضرور پڑیگی - صبح کی دھنک نحس سمجھی جاتی ہی - لیکن شب کو جو قوس قزح دیکھین تو مارے خوشی کے جامے مین پھولے نہ سمائین -

اختر - کیا! رات کو قوس قزح - رات کو ہمنے آجتک دھنک نہین دیکھی اور نہ کسی کی زبانی سنی -

چھٹن - شب کو قوس قزح - یہ تو نئی بات سنی - کیا رات کو بھی دھنک نکلتی ہی -

بیرسٹر - بیشک تمنے خود دیکھی ہی - صبح کو قوس قزح دیکھنے سے یہ سمجھا جاتا ہی کہ جہاز کو راستے مین بڑی بڑی آب و ہوا سے دوچار ہونا پڑیگا - پچھوا ہوا جب چلتی ہی تو بارش کثرت سے ہوتی ہی - طوفان آجاتا ہی - جب صبح کو دھنک دکھائی دے تو معلوم ہوا کہ پچھوا ہوا چلیگی - اور پچھوا ہوا طوفان کا پیش خیمہ ہی - شب کو قوس قزح دیکھنے سے یہ سمجھا جاتا ہی کہ پروائی ہوا چلیگی - اور بارش نہ ہوگی - اس سے بڑھکر خوشی جہاز رانون اور جہاز والون کو اور کیا ہو سکتی ہی - دھوپ کی رنگت سے اکثر باتون کی پیشین گوئی کرتے ہین اور ہمیشہ صحیح نکلتی ہین اگر غروب آفتاب کے وقت دھوپ زردی مائل ہوتی تو پیشین گوئی کرتے ہین کہ بارش ہوگی اور اگر بادل سرخی مائل ہون تو سمجھا جاتا ہی کہ آب و ہوا اچھی ہوگی اور مطلع صاف رہیگا -

مسخرہ - کیون حضور اگر ہمارے ملک کے ملاح جہازون پر مقرر کیے جائین تو یورپ کے ملاحون کو ہرا دین گا -

نواب - جی بالکل - وہ بیچارے ان لوگون کا بھلا کیا مقابلہ کر سکینگے - یہ پانی کا راستاد لوگ ہین -

بیرسٹر - (مسکرا کر) جی اور کیا - وہ لوگ اتنی بڑی بڑی ناوین کہان سے لائینگے - اور پھر گومتی او جمنا کا سا گہرا سمندر وہان کہان جسمین ایک ہاتھی ڈباو ہوتا ہی -

نواب - (ہنسکر) جی اور کیا - اور ایسے جانور بھلا ان سمندرون مین کہان - سنا ہی اگلے زمانہ کا ایک پانی کا جانور گھڑیال گہرا ئین ہوتا ہی -

اختر - آپ تو واقف ہونگے (مسخرے کو دیکھ کر)

مسخرہ - جی ہان خوب واقف ہون - دو پانون سے چلتا ہی

آغا۔ وہ تو دو پانون سے چلتا ہی مگر اُسکی زبان کترنی کیطرح روان ہی۔ وہ ہزار پانون سے چلتی ہی۔

مسخرہ۔ رئیسون کو دعا دیتی ہی۔ امیرون کی دعا گو ہی وہ زبان توجسقدر چلے اُسی قدر اچھا۔ مگر ہان میان ممن کی زبان کی طرح نہ چلے جو کاٹ ڈالنے کے قابل ہی۔

ممن۔ یہ ملاحی اچھی نہین حضور۔

نواب۔ ملاحی کیا خوب۔

آغا۔ واقعی خوب کہی۔ ملاحی کی ایک ہی ہوئی۔

مسخرہ۔ آپ لوگ چھینٹے دیجیے انکو اچھا ہے۔

ممن۔ یہ آورد ہی۔ قبلہ آمد نہین ہی۔

نواب۔ نہین بات تو انھون نے پیدا کی گو وہ آمد کہا ملاحی کا لفظ خوب ہوا۔

ممن۔ غلام تو بس ایسی کہتا ہی۔ آمد ہو۔ آورد ان مسخرون کو مبارک رہے۔

پیر صاحب نے کہنا شروع کیا کہ اکثر مقام دنیا کے ایسے ہین جہان پیشتر عالم آب تھا اور رفتہ رفتہ پہاڑ قائم ہو گئے۔ کشمیر جہان آج کل آباد ہی پہلے بالکل پانی پانی تھا۔ سمندر۔ رفتہ رفتہ پہاڑ قائم ہو گئے۔ اب کوہستان کشمیر کہلاتا ہی۔ نواب صاحب نے دریافت کیا کہ اِسکا ثبوت آپ کے پاس کیا ہی کہ کشمیر مین پہلے سمندر ہی سمندر تھا۔ اب وہان کہسار قائم ہو گئے۔ انھون نے جواب دیا کہ ایک ثبوت تو یہی ہی کہ کشمیر کے پہاڑ پر اس قسم کے جانورون کی ہڈیان نکلی ہین جو سمندر کے سوا خشکی مین رہ ہی نہین سکتے۔ اور اِس کثرت سے اِن جانورون کی ہڈیان ہین کہ ممکن نہین کہ انسان اپنی کسی ضرورت سے وہان لاسکا ہو۔ اِس سے صاف ظاہر ہی کہ وہان پیشتر سمندر ضرور تھا۔ اب وجوہ طبیعی سے پہاڑ ہی پہاڑ ہر طرف نظر آتا ہی آپ لوگون کو شاید یہ نہین معلوم ہو گا کہ دنیا کے عتیق کے مشرقی اور مغربی بر اعظم مین سب سے پہلے آمد و رفت ہمارے آبا و اجداد اہل عرب کے ذریعے سے ہوئی تھی ہزارہا برس کے عرصے مین اہل عرب ہندوستان کے مغربی ملکون مین تجارت کرتے ہوئے آئے اور اٹھاسی برس کے زمانے مین ہسپانیہ تک پہونچے۔ اُس زمانے مین یہ لوگ بالکل وحشی تھے۔ رفتہ رفتہ چین تک بحیثیت تجار پہونچے اور بحر ہند کے اکثر دور دراز جزیرون تک یہ لوگ پہونچے تھے۔ قہوہ اور نیشکر اور کاغذ اور کنگورو ڈرکے گھوڑے اور اکثر قسم کے فوائد انھین کے بدولت اِس ملک مین آنے لگے تھے۔

اہل یورپ نے تھوڑے ہی عرصے مین بڑی بڑی تحقیقاتین کر لین۔ قطب جنوبی کے کل برفستانی ملک دریافت کر لیے وسط ایشیا مین تجارت سے دریاے عمان اور چین کی دیوار قسطنطنیہ تک کل مقامون کی تحقیقات کر ڈالی۔ بحر المردار کی خوب چھان بنان کی۔ دریاے نائیجر کا مخزن اور رود نیل کا مخزن دریافت کیا۔ دو ہزار برس سے لوگ اِس امر کی تحقیقات کرتے کرتے تھک گئے کہ کرۂ قمر مین پہاڑ ہین یا نہین اِن لوگون اپنی عقل و دوربین کے زور سے کرۂ قمر کے پہاڑ بھی صاف دیکھ لیے۔ جہازون کے ذریعے سے وہ وہ کار نمایان کیے کہ باید و شاید۔ اسٹریلیا کے جنگلون تک کی سیر کر آئے جو پیشتر امر محال سمجھا جاتا تھا۔ آلے وہ وہ ایجاد کیے کہ سبحان اللہ سبحان اللہ آلات حرب ایسے ایسے ایجاد کیے جاتے ہین کہ الامان۔ تار برقی کو دیکھیے۔ اور اُسکے جواب کو دیکھیے

نواب - بھئی اس پہاڑ پر ان لوگون کو چین لکھا ہی عیش اور آسایش اور تفریح طبع کی جسقدر باتین ہین وہ سب اِنکے لیے ازل سے اُتری ہین - گھوڑ دوڑ اور پولو اور کشتی کی بازی اور لان ٹنس اور کرکٹ اور تھیٹر اور عمدہ عمدہ شرابین اور عمدہ عمدہ اغذیہ اور ہر دم پریون کا جھمگڑا - بستان کا لطف

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد
کسے را با کسے کارے نباشد

لوگ چاہے اِنکو کافر کہین چاہے جو کہین ہم تو اِنکو جنتی سمجھتے ہین - کس لطف کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہین ہم کو تو رشک ہوتا ہی واللہ -

مسخرہ - ہر ملکے و ہر رسمی - بھلا ہم لوگون کی عورتین اسطرح تنی ہوئی بے نقاب کشتی پر بیٹھ کے ہوا کھانا پسند کرین - کیا مجال کئی گھنٹے تک جھیل کی سیر کرکے کوٹھی فرودگاہ کو روانہ ہوئے - یہان قمرن اور نازو نے خوش خوش بیان کیا کہ ہم تمھارے بوٹ کو برابر دیکھ رہے تھے اور کشتی کی دوڑ بھی ہمنے دیکھی -

نواب - اچھا اب انصاف سے کہو قمرن بھلا وہان تمھارے لیجانے کا کون موقع تھا -

ق - تم لوگ ذرا ذرا سے معلوم ہوتے تھے -

آغا - یہ اونچی کوٹھی بھی تو ہے -

ق - اللہ جانتا ہی ایسا جی للچاتا تھا کہ بس ہین تو کود ہی پڑتی -

نازو - لے اب کوئی تال ایسا تجویز و جہان ہم لوگ بھی چلین یہ وعدہ پورا کرنا ہے -

آغا - ہم تجویز دینگے - خیمے چھولداریان لیتے چلینگے دو دن وہین سیر کرینگے -

ق - وہ تو اپنے منھ سے ہان نہین کچھ کہین -

نواب - ہان ہان - اب تو ہمکو بھی چسکا پڑ گیا -

چھمّن - بھائی صاحب بندۂ درگاہ نواب ہر روز شام کو کشتی پر ہوا کھایا کرینگے -

مہراج - خدا ہی خیر کرے -

انجام بخیر ابتدا بگڑی ہے
گھر گر نہ پڑے کہین بنا بگڑی ہے
کشتی سے انیس اب کنارے لگجاؤ
الٹا دریا بہا ہوا بگڑی ہے

منشی مہراج بلی کو لوگ اسوقت ذرا بھولے ہوئے تھے مگر اِس ہانک نے سب کو یاد دلا دیا کہ منشی مہراج بلی صاحب کے مزے لیتے ہین -

چھمّن - یہ کس کونے سے بولے بھئی -

اختر - حضور تو پردے کی بو بنے ہوئے ہین - ذرا باہر نکلیے - مردون مین آیئے -

مسخرہ - یہ کفن پھاڑ کے کہان سے چیخ اُٹھے -

نازو - ای باہر نکل مردوئے - اوئی ایسی بھی کیا سستی ہے ہاتھ پانو کی کاہلی اور منھ مین مونچھین جائین -

خدا خدا کرکے منشی مہراج بلی صاحب برآمد ہوئے - اور آتے ہی غل مچایا - بھائی ہماری تو ناک مین دم آگیا - بس ایک ذرا سے جھونکے مین معاملہ تلپٹ ہے سارا کھیل ہوا کا ہے ہوا نے ذرا دشمنی کی اور سارا بنا بنایا کھیل بگڑ جائیگا - آیندہ اختیار بدست مختار - ع - من نگویم کہ این مکن آن کن - اگر سیر دل لگی تفریح کے لیے آئے ہو تو اس کوٹھی مین کس شے کی کمی ہے - یہ فرمایئے - ٹھنڈی ہوا لینے کہین جانا نہین ہے - سردی ہر جگہ موجود - سبزہ دیکھنا ہو - سامنے ہے - بقول شخصے - سبزے کے پہاڑ کے پہاڑ رو برو ہین - پھولون کی سیر

مد نظر ہو تو یہ سب پھول ہی پھول ہین یا کچھ اور۔ سرخ۔ سبز۔ قرمزی۔ نیلے۔ اودے۔ آسمانی۔ داؤدی۔ کبودی۔ کاہی۔ عنابی۔ آبی پستئی معشوقون سے چھیڑ چھاڑ کا شوق ہو۔ تو یہ دونون کمسن معشوق مستعد ہین۔ اسپر نواب صاحب نے کہا حضرت دونون کو نہ شامل کیجیے۔ قمرن اسلیے نہین ہین کہ جسکا جی چاہے ہنسے بولے۔ نازوجان کو آپ نے اسلیے رکھا ہو تو آپ کو اختیار ہی نازو نے شکایت کی کہ واہ صاحب۔ ہم اب اس کام کے لیے رہگئے۔ غریب کی جورو سب کی سلہج۔ آغا صاحب نے بات کاٹ کر منشی مہراج بلی کو مخاطب کیا۔ کیون یار پیر تم اتنے ڈرپوک کیون ہو۔ بچپنے سے تم درد ساتنے کا نام رات کو زبان پر نہ لایا چاہو۔ پانی کے تم چور رہو۔ اسکا سبب کیا ہی۔ فرمایا سنیے قبلہ۔

رزق ہر چند بیگمان برسد | شرط عقل ست جستن از درہا
گرچہ کس بے اجل نخواہد مرد | تو مرو در دہان اژدرہا

نواب صاحب جھلا کر بولے بچہ اب کی نہ کشتی پر سوار کرایا ہو تو سہی۔

قمرن کی تلاش اور کلدرا ہشاش بشاش

چنو کی جورو کا داماد۔ محمد عسکری کا رقیب نامراد مصیبت اور شامت کا مارا کلدرا بیچارہ دن رات قمرن کی یاد مین سر دھنتا اور سنکے چُھنتا تھا۔ جن لوگون کو اسکی تباہی اور قمرن کی جدائی اور بیوفائی کا حال معلوم تھا وہ اسکی حالت زار اور پریشانی و انتشار پر افسوس کرتے تھے اور جو لوگ اسکی مصیبت سے ناواقف تھے وہ اسکی صورت اور وحشت اور آہ و فغان دیکھکر متحیر ہوتے تھے کہ یہ کیا ماجرا ہی کہ چہرہ زرد پڑ گیا تھا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے چھ مہینے سے بیمار آتا ہی۔ قمرن سی پری جس سے جدا ہو وہ کیونکر نہ مبتلاے بلا ہو۔ گو اسمین شک نہین کہ قمرن سی مہ پارہ زاہد فریب معشوقہ حور لقا زنکہ خورشید رخسار اس چوڑی والے منہار کے قابل نہ تھی۔ لیکن اگر کسی نیچ قوم یا غریب آدمی کی منکوحہ بیوی رشک بدر غیرت ماہ و مہر ہو تو اسکی جدائی کیون نہ شاق ہو۔ یہ کیا فرض ہی کہ اگر کسی کنجڑے یا منہار دھنیے چرمار کی عورت گوری چٹی اور سرخ و سفید رو کش خورشید ہو تو امیر آدمی اسکو چھین کر بھگا لیجائے۔ روپیے کے زور سے اس پری کو اُڑا لیجا کے کلدرا غریب پر نواب صاحب نے یہ ستم ڈھایا کہ لکھنؤ سے قمرن کو پہاڑ پر پہونچایا۔ جہان اس بیچارے کا مرغ وہم اُڑکے بھی نہ پہونچتا۔ کانپور اور بارہ بنکی سے دور دور جانے کا خیال بھی نگذرتا۔ کوئی گلی کوچہ کوئی سرا کوئی منڈی کوئی گنج ایسا نہ تھا جہان یہ روز قمرن کی تلاش مین خاک چھیریان نہ کرتا ہو۔ مگر وہ تو کوہ نینی تال نواب فلک کا کی کوٹھی عالیشان مین امیرانہ ٹھاٹھ سے رہتی تھی کجا لکھنؤ کجا نینی تال پہاڑ کے قیام کا حال اگر اسکو معلوم ہوتا تو پتھر دن سے سر ٹکراتا تسلی اسکو صرف اسقدر تھی کہ قمرن لکھنؤ سے باہر نہین گئی ہی اگر پہلے پہل بارہ بنکی یا بیگم گنج یا اور کسی اور قرب و جوار کے قصبے مین گئی بھی ہوگی تو اب لکھنؤ واپس آتی ہوگی۔ شاید تلاش سے ملجائے اور بخت خفتہ بیدار ہو جاے۔ سچ ہی دنیا باسید قائم۔ ایک روز کلدرا کی ماں نے اسکی گریہ و زاری اور انتہا کی بیقراری دیکھکر بادل حزین و آہ آتشین سمجھانا شروع کیا کہ ارے بیٹا مین تو تجھ سے کہتی ہی تھی کہ کمرن تیرے گھر مین ٹکنے والی

نہین ہی - مین نے دنیا دیکھی ہی - بال دھوپ مین سفید
نہین کیے ہین مین تو پہلے ہی سے جانتی تھی کہ کمرن ہمارے
کھاندان کو بدنام کریگی - سو وہی ہوا - اُسکی تو آنکھون سے
یہ بات برستی تھی کہ یہ مالیجادی ہی ایک میان کی ہوکے نہین رہیگی
چلنے مین بوٹی بوٹی پھڑکتی تھی - بات کرتی تھی تو سو نکھرون سے
اور جب کبھی باہر جاتی تھی اول تو مین اُسکو باہر جانے نہین
دیتی تھی اور یون ہم تو گریب آدمی ہین - محلون مین
گھر گرہستون مین بہو بیٹیون مین نہ جائین تو کار کیونکر چلے
جانا ہی پڑتا ہی تو باہر جانے کے پہلے پٹیان جرور جماتی تھی
بار بار شیشے کو دیکھتی تھی - اور ہمین یہ تیر لگتا تھا ہم بھی
تو کبھی جوان تھے - ایسی ہی بوڑھیا تو مان کے پیٹ سے
نکلے نہین تھے - مجال کیا تھی کہ کبھی گراہ چلین بیسواؤن
کی طرح بنّے ٹھنے کا ہیاو نہین پڑتا تھا - ساس نند کے
سامنے بوٹیان پھڑکا پھڑکا کے باتین کرنا تو دور رہی وہ تو
ٹھمکتی ہوئی راستے مین چلتی تھی - اور مردون سے چوکھی
لڑتی ہوئی - جیسے اچھی بیسوائین ہوتی ہین یا محلون کی
کوئی مہریان - کہ پان لینے گئی ہین تو تنبولی کی دکان پر
بیٹھی گلوریان چبا چبا کے ہنس ہنس کے باتین کرتی ہین
گندھی کی دوکان پر تیل لینے گئین تو عطر کا پھویا بھی
لگاتے مین لیلیا اور چوڑی چوڑی گوٹ کا پیجامہ پھڑکاتی
ہوئی چلین - وہی حال مین اسکا بھی دیکھتی تھی - جو دن
یہان ٹک گئی وہی گنیمت تھا وہ بہو بیٹی ہو کر رہنے والی
تھی بھلا - توبہ کر بندے - ہمارے کھاندان کو خوب رسوا
کرکے چلدی -

اس تجربہ کار بوڑھی عورت نے قمرن کی شوخی اور لگاوٹ
بازی چلبلے پن اور اچپلاہٹ اور اُسکے چال چلن کی پوری
پوری تصویر کھینچدی - واقعی اِسکی رائے پیشتر ہی سے
یہی تھی کہ قمرن اِس گھر مین - ع -

اگر ماند شبے ماند شبے دیگر نمے ماند

اول تو اِسکے فقید المثال حسن و جمال سے اُسکی ساس
کو یقین کامل تھا کہ کسی نہ کسی شوقین امیر کسی عاشق تن
رئیس کی اِسپر ضرور نظر پڑیگی - پھر یہ بھی جانتی تھی کہ قمرن پرائے
مردون سے لگاوٹ کرتی ہی - لہٰذا اسسے پیار اور عشق کی باتین
ہوتی ہین - راستے مین تماش بینون سے چشمک لڑتی چلتی ہی
اور جس طرف نکل جاتی ہی لوگون کا دل قابو سے جاتا رہتا ہی
بے اختیار گھورنے لگتے ہین - اور اٹھتی جوانی اور بھی ستم
کا سامنا تھا - یہ بھی جانتی تھی کہ روپیہ عجب شی ہی - اِسکو
خدا نے بڑی قوت دی ہی - بڑے بڑے امیرون کی نیت مین
فتور آ جاتا ہی - غریب آدمی کی کیا حقیقت ہی - ع -

زر بسر فولاد نہی نرم شود

اسنے جو کچھ کندرا سے کہا وہ سب صحیح تھا - مگر وہ تو قمرن کے
فراق اور وصل کے اشتیاق مین بالکل دیوانہ ہو رہا تھا
اپنی مان کی فہمایش کے جواب مین کہا اماّ - ہمین بڑا کھیال
ہی کہ وہ کیا جانے کیسی ہوگی - اچھی طرح کھاتی پیتی ہوگی یا نہین
ہمکو تمکو یاد کرکے روتی ہوگی - اُسکی جان پر بنی ہوگی -

یہ فقرہ کندرا کی زبان سے سننا تھا کہ اُسکی مان آگ ہو گئی
اور بہت ہی بگڑ کر کہا - (پتھر پڑین ایسی اکل (عقل) پر)
تجھکو یہ پھکر پڑی ہی کہ کمرن کھاتی پیتی کیا ہوگی - تو سمجھتا ہی کہ
اُسکو پیٹ بھر کھانا نہ ملتا ہوگا اور تن پر لتا نہ ہوگا - ارے
گدھے وہ کسی لکھ پتی کے پاس ہوگی اور اُسکی آنکھون کا

تارا ہو گی - سونے کا لکما (لقمہ) کھاتی اور دونون وکھت (دوقت) تر مال اُڑاتی ہوگی - اِسکے لیے بھاری بھاری جوڑے اور ہیجار دن کا گہنا تیار کرایا گیا ہوگا - کسی جوہری یا مہاجن کے گھر مین ہوگی تو رانی بنکے رہتی ہوگی اور جو کسی نواب کے یہان ہی تو بیگم صاحب کیطرح کھاتر کرتا ہوگا - تو گیرت دار ہوتا تو اُس موئی ہرجائی ہرذنگی کا نام نہ لیتا - تجھے گیرت تو چھو نہین گئی ہی تو ورنہ ہی کہ ہاے کمرن کھانی کیا ہوگی سکو مین ہوگی کہ دکھ مین ہوگی تجھے ابھی تلک یہی یکین (یقین) ہی کہ تجھے اور تجھے یاد کرتی ہوگی ارے نادان وہ مجھکو اور تجھکو پانی پی پی کے کوستی ہوگی - کہ دونون کی کٹیا مچھا تی نکلے - دونون کو ہیچا (سیدنہ) ہی - گیرت دار ہوتا تو اُسکے نام پر لات بھیجتا مین تجھے کہان تک سمجھاؤن - تو تو سٹری سودائی ہو رہا ہی - ہاے تجھے کیا ہوگیا - کمرن گئی چولھے بھاڑ مین پیرے آگو جو اُسکا نام لیا تو اپنا سر پھوڑ ڈالونگی اُسکا نام سننے سے میری آنکھون مین کھون اُترا آتا ہی)

کدرا اپنی مان کی اِس تقریر سے جو کمرن کے بالکل خلاف تھی اور بھی رنجیدہ ہوگیا - مان کو کچھ جواب نہ دے سکا مگر منہ پھیر کے رونا شروع کیا - اِسکی یہ حالت دیکھکر ضعیفہ کا دل بھر آیا اور پاس جاکر لڑکے کو گلے لگایا اور منھ دھو کر پھر سمجھانا شروع کیا -

ض - بیٹا اب اس رونے دھونے سے کیا ہوگا -

ک - اما پھر کیا کرون - تمہین بتاؤ -

ض - دوسرا نکاح کرو -

ک - یہ تو نہو سکیگا - یہ تو اما نہو گا - نہ ہوگا -

ض - یہ نہو گا تو پھر صبر کرو -

ک - صبر تو نہین ہو سکتا -

ض - (جھلاکر) نہ یہ ہو سکتا ہی نہ وہ ہو سکتا ہی تو پھر کنوئین مین جاکے کود یا دریا مین ڈوب مر کم بکھت - رہا پہلے مجھے مار ڈال پھر جو تیرا جی چاہے سو کر - آگ لگے اُس گھر کو جہان کمرن ہو بجلی اُسپر گرے اللہ کرے - نگوڑی رسوا کار سوا کر گئی اور لڑکے کو الگ تڑپا گئی - تڑپے اُسکا کنبہ اور وہ موا جسکے یہ سارے کانٹے بوئے ہوے ہین کہ مجھے اِس بُڑھاپے مین کہین کا نہین رکھا - ایک لڑکا اتنی عمر مین اور اِسکا یہ حال ہی کہ اللہ دشمن کا بھی ایسا حال نکرے - جیسے برسون کا کوئی ماندا ہوتا ہی بُری دشمناگی کر گئی یہ کمرن ہمسے - بیٹا گھر مین پڑے پڑے اور دن رات رونے دھونے سے کیا ہوگا - باہر جاؤ - یارون دوستون مین دل بہلاؤ - کسو سے صلاح لو - کسی سے اونچ نیچ کا حال پوچھو گچھو - کیون اپنی جان گنواتا ہی کدرا -

ک - کہان جاؤن کہان نہ جاؤن -

ض - دو گھڑی باہر جاکے دل بہلا آؤ -

ک - کہان چلی گئی اللہ - کچھ حال ہی نہین کھلتا -

ض - ہی لکھنؤ ہی مین - باہر نہین گئی ہی -

ک - اب اتنے بڑے ملک مین کہان پتا ملے ایک جھنگا سی جان اُسکی - کوٹھری مین بند کر دیا چلو برسون پتا نہین لگتا کانون کان کوئی نہین سُنتا کہ کہان ہی کہان نہین -

ض - پتا ملے اور پھر ملے - رہا جو کوئی ڈھی ہو اور گھر مین رونے سے کیا ہوگا -

ک - اچھا جری چلکے للتو کے پاس بیٹھین -

ض - ہان جاؤ دل بہلا آؤ بیٹا -

کدرا بیچارہ مصیبت کا مارا کمرن کے اتنا اور اپنے رقیب کے

دل ہی دل مین بد دعائین دیتا ہوا چادر اوڑھکر باہر گیا تو
للتو نے بآواز بلند کہا آؤ۔ یار کدرا۔ کہان ہتے ہو۔ تمھاری
تو صورت ہی اب نہین دکھائی دیتی۔ اور یہ تمکو ہو کیا گیا ہی
جیسے کبرستان کا مردہ۔ کمرن تمکو کھا گئی یار۔ ایسی جورو ابھی
کھدا نہ کسو کو دے۔ کچھ پتا ونا بھی چلا۔ کہان ہی کہان
اُسکی امان سے پوچھو۔ ہماری تو سمجھ مین آتا ہی کہ وہی
کٹنی ہو۔ ٹھگون کی بوڑھیا)۔ کدرا نے کہا یار کس سے
پوچھین کس سے نہ پوچھین۔ کیا جانے کس کے ساتھ
بھاگ گئی۔ تم بھی تو کچھ مدد نہین دیتے ہو۔ وہ بولا بھائی
ہم بھلا کس کابل ہین اور تم تو ہمین کو گرفتار کرنے کیمو دوڑ
گئے تھے۔ بھلا پردس مین رہ کے کہین ایسا ہو سکتا ہی
ایک کام کرو یار پہلے تو اُسکی ان سسری کے پاس چلو۔
اُسکو ٹٹولو جی (ذرہی) کدرا راضی ہو گیا اور یہ دونون
ملکے قمرن کی دادی کے ہان پہونچے۔ کدرا اندر گیا للتو باہر
کھڑا رہا۔ کدرا اور اُسکی ساس سے یون باتین ہوئین۔

کدرا (ک) اور ساس (س) ہی۔

ک۔ کہو کچھ حال حوال سنا سنایا۔

س۔ حال حال تیرا اور اُس مردار کا سُنا۔ تو پھر میرے
سامنے آیا۔ میری پالی پروسی سیانی لڑکی کو بھگا دیا اور بیچا
باتین بناتا ہی۔ ہاے مین نے کس گھر مین لڑکی دی تھی۔
اِس سے تو بھاڑ مین جھونک دیتی تو ایک ہی مرتبے جل بھن
خاک ہو جاتی یہ ہر گھڑی کی جلن ہر گھڑی کا کڑھنا تو نصیب
نہوتا۔ کیا کرون اللہ۔

ک۔ ہمارا اِس مین کون کسور ہی بھلا۔

س۔ دور ہو میرے سامنے سے۔

کدرا تو جورو کا غلام تھا۔ ساس نے جو ڈانٹ بتائی تو لگا گڑگڑانے
للتو کو اُسکی یہ ڈانٹ ڈپٹ بُری بُری معلوم ہوئی باہر سے آ
کدرا کو للکارا۔ ابے تو اتنا دبتا کیون ہی۔ یہ سب اِسی کا پھساد ہی
اِسی چڑیل نے کٹنا پا کیا ہوگا۔ اور اب جا بیجا بکتی ہی۔ آگو
سو بھی ردّی نہین کھانے کو ملتی تھی۔ اب ایک عورت نوکر
رکھی ہی۔ گوشت دونون وقت آدھ سیر کھانے کو آتا ہی۔ ہمکو سب
کھبر ہی۔ ہم ٹوہ لگائے رہتے ہین۔ لڑکی کو لے کے بھگا دیا
کٹنا پا کیا اور آپ بین کرتی ہی۔ اور اِسکو اوپر سے للکارتی ہی
اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے مین ایسا ورا (داماد) ہوتا تو جھونٹے
پکڑ کے ایک لات مارتا کہ گھر سے نکال دیتا۔ سادی کاہے واسطے
کی تھی۔ جب یہی کرنا تھا تو لڑکیون کو اپنی آباد یا چوک مین کھڑے
کر کے بٹھلا دیا ہوتا۔ بڑھ بڑھ کے باتین بناتی ہی چڑیل۔
اتنا سُننا تھا کہ قمرن کی دادی جامے سے باہر ہو گئی اب
کدرا کی ساس تو تھی نہین۔ اب تو یہ نواب صاحب اور منشی
مہراج بلی کی خوشدامن تھین۔ چڑیل اور مردار اور کٹنی سننے کی
تاب کہان۔ للتو کو خوب کوسا اور گلا پھاڑ پھاڑ کر بہت ہی بُرا
بھلا کہا۔ محلے والے اور راہ گیر کھڑے ہو گئے۔ کیا ہی بھئی کیا ہی
کدرا اور للتو نے کہا۔ ہی کیا۔ یہین ایک کٹنی مردار رہتی ہی
اُسنے اپنی لڑکی کو جسکا نکاح ہو گیا تھا کہین بھگا دیا اور اب
لڑتی ہی۔ سامعین و حاضرین دل لگی کرنے لگے۔ بقول نسیم
لکھنوی ع۔ لوگون کو شگوفہ ہاتھ آیا۔
وہ سب تو یہ جھگڑا دیکھکر اپنی اپنی راہ لگے اور ادھر قمرن کی
ان نے اپنی خادمہ کو بآواز بلند حکم دیا ذری جا کے نواب کے
داروغہ کو تو بلا لا۔ کہنا دو بدماش آکے ہمکو دھمکاتے
اور گالیان دیتے ہین۔ ادھر یہ دونون اور اُدھر خادمہ چلی

وہ تو نواب صاحب کی ڈیوڑھی پر پہونچی اور یہ دونون
آپس مین باتین کرتے ہوے اپنے گھر کی طرف چلے - للتوا
کی دکان پر آکے بیٹھے تو یون باتین ہونے لگین -

ل - (للتوا) - ارے یار کادر - وہ جو سپاہی (صفائی)
کا ٹھیکہ جن کے پاس ہی وہ جو منشی باجتے ہین وہ جون
تمھارے یہان آئے تھے جید دن (جسدن) کمرن بھیا گئے
آئی تھین اُنسے کمرن سے کیا بات چیت ہوئی تھی -
سو بتاؤ -

ک - وہ چلتے چلتے کمرن سے یہ کہ گئے کہ ہمنے جو کہا ہی وہ
یاد رکھنا -

ل - تو اُنکا مکان کہان ہی بے - اُنکا پتا لگاؤ چلکے -

ک - وہ تو کہین جھاؤلال کے پل کے پاس رہتے ہین
اچھی طرح نہین معلوم - للتوا کی ترغیب سے کدرا اُسکے
ساتھ ہو لیا گو ایک دفعہ مکان دیکھ آیا تھا مگر اندھیری رات
کو گیا تھا - صفائی کے ایک چپراسی سے مکان دریافت
کرکے دروازے سے آواز دی (ارے بھائی کوئی اِس
مکان مین ہی) ایک پٹھان جو دربان تھا اور اُس وقت
اڑمین بیٹھا ہوا اپنی روٹی پکا رہا تھا بولا - کون ہی بھئی
یہ جواب دینے بھی نہ پائے تھے کہ مہری اندر سے نکلی -
دکو گھراوت رہے ہو) - للتوا نے بڑھکر پوچھا منسی جی ہین
مہری نے کہا وہ تو پہاڑ کا گئے ہین - پوچھا کون پہاڑ -
کہا اب یہ تو ہم کا و جانی بھائی - اور یہ کہکر اندر چلی گئی
دربان سے کدرا نے پوچھا کیون بھائی جوان کس پہاڑ کو
گئے ہین اُسنے کہا ہم تو پرسون سے اپنے باپ کی عوضی پر
ہین نواب عسکری کے ساتھ کسی پہاڑ پر گئے ہین اُنکے
آدمیون سے پتا لگیگا - محلے کا نام بتا کر کہا اُنکے پھاٹک پر
دو شیر بنے ہوے ہین - یہ دونون اِس پتے پر چلے اور پوچھتے پوچھتے
نواب محمد عسکری کی ڈیوڑھی پر پہونچے - شیر دیکھکر سمجھ گئے
کہ یہی مکان ہی - پھاٹک کے پاس ایک آدمی کھڑا تھا اُس سے
پوچھا کیون بھیا نواب صاحب کس پہاڑ پر گئے ہین اُسنے
بے اعتنائی کے ساتھ جواب دیا (المورے کی طرف) اور یہ کہکر
اندر چلا گیا - اتنے مین اُسی پھاٹک سے ایک صاحب جو
پوشاک اور شکل صورت سے امیرزادے معلوم ہوتے تھے
برآمد ہوے - پیچھے ایک خدمتگار سفید کپڑے پہنے اور لال لال
پتی باندھے ساتھ تھا - سمجھ گئے کہ یہ بھی کوئی نواب یا شہزادے
ہین مگر اُنسے مخاطب ہونے کی جرأت نہ ہوئی اور اُنکو
کمال استعجاب ہوا کہ وہ خود با این ہمہ امارت اِن سے
مخاطب ہوے اور پوچھا تم کون لوگ ہو - اور نواب صاحب
کیا کام ہی) کدرا نے جھک کر زمین دوز سلام کیا اور کہا حضور
کچھ کام تھا - میرا نام کادر ہی اور منہار ہون - کادر منہار سے
تو یہ خوب واقف تھے - اشارے سے کہا ساتھ ساتھ چلے آؤ
جب تھوڑی دور نکل گئے تو للتوا پر غور سے نظر ڈالی اور نام
دریافت کیا - للتوا کا لفظ سنتے ہی دل مین بڑے خوش ہوے
اور سوچے کہ مار لیا ہی - کدرا اور للتوا بھی اپنے دل مین
سوچتے تھے کہ یہ کون ہین اور ہمکو اپنے ساتھ کیون لیے جاتے
ہین مگر کسی کی چوری تو کی نہین تھی - اُنکو خوف کیا تھا
جب نواب صاحب اپنے مکان مین پہونچے تو حکم دیا کہ پہرے والے
سے کہدو ہماری اجازت کے بغیر کوئی اندر آنے نہ پائے
فرش پر بیٹھے اور اِن دونون کو بھی زبردستی پائین فرش
بٹھایا - اور کہا لے اب جو دریافت کرنا ہو دریافت کرو -

کدرا گنگلا اور سیدھا آدمی تھا مگر للتو اچھا لاک مُنڈا تھا کدرا کو اسنے نہین بولنے دیا کہ مبادا کچھ اونچ نیچ ہو۔ کوئی اُنیڈی بینڈی بات مُنھ سے نکل جاسے۔ نواب ٹرے آدمی ہین ایسا نہو چوری کی علت مین ماخوذ کرا کے سزا دلوا دین تو اُلٹی آنتین گلے پڑین۔ نواب عسکری کا نام تو سُن ہی چکا تھا۔ عرض کیا حضور میرا بڑا بھائی گوبند نواب عسکری کی ڈیوڑھی پر برسون سے نوکر تھا۔ جب سے نواب صاحب کے ساتھ پہاڑ پر گیا ہی کوئی چٹھی نہین آئی۔ ہماری ماں کا کھانا پینا حرام ہی۔ سو وہی دریافت کرنا ہی کہ جس پہاڑ گئے ہین اُسکا نام کیا ہی۔

نواب صاحب لونڈے کے تیور دیکھ کر نہین کہ اس لونڈے کے چکمے مین آجاتے مسکرائے۔ کہا ابے ہمسے اُڑتا۔ کدرا کی طرف مخاطب ہو کے کہا۔ کیون میان کادر تمھاری چوڑی والی کہان ہین ہمارے گھر مین چوڑیان درکار ہین۔ بھید کھل گیا اسپر للتو اور کدرا دونون جھکرائے۔

ل۔ حضور جو روا سکی کہان۔

نواب۔ صاف صاف حال کہہ چلو۔ اُڑان گھائیان نہ بتاؤ تو ہم تم کو ایسی سزا دین کہ تمرن بھی ملجاسے اور ادھی تمھاری گانٹھ سے بھی نہ جاسے۔

ل۔ پھر حضور کو تو سب معلوم ہی ہیگا۔

نواب۔ تمرن جسکے ساتھ بھاگ گئی ہی اُسکو بھی جانتے ہین اور جہان ہی وہ شہر بھی ہمکو معلوم ہی مگر ایک شرط ہی۔ اگر ایک شرط مانو تو ہم اپنی طرف سے وکیل بھی کرین اور لاکھون روپیہ بھی لگائین۔ نہین تو ہمین کیا غرض ہی۔

ل۔ حضور یہ تو بنی بنائی بات ہی۔ کوئی اپنا بیارا ایسا اس جانے زمانے مین رہا تو دیتا نہین ہی۔ حضور اسکو مدت زندہ دین۔

ن۔ ایک شرط کے بغیر ہم نہ دینگے۔

ک۔ حضور جو شرط کرین منظور ہی۔

ل۔ حضور سب منظور۔

ن۔ وہ آوارہ تو ہو ہی گئی۔ اب اُسکے آوارہ ہونے مین تو کوئی شک رہا ہی نہین۔

ل۔ حضور یہ تو وہ کیا مثل ہی کہ اونٹونا کی چوری نہورے نہورے۔ آدمی آنکھ سے عورت کو پہچان لیتا ہی کہ بد ہی یا صاحب تمھارے نیک ہی۔

ک۔ (ہاتھ جوڑکر) نواب صاحب ہم کو آپ اب جلا لیجیے۔ بس اب اور کیا عرض کرے غلام۔

ن۔ شرط یہ ہی کہ ایک اٹھوارے کے لیے تمرن ہماری نوکر رہیگی سوچ لو۔ گھر مین چوڑی پہنانے کے لیے۔

ل۔ حضور ایک نہین دو اٹھوارے تک۔

ک۔ اور بلکن چار۔ دو میری کھاتر سے۔

راوی۔ کیا خاطر ہی۔ واہ۔

ل۔ حضور جیتے جی تک ہم سب غلام رہینگے اور وہ لونڈی بنی رہیگی۔ بس اتنا یاد رکھیے۔

نواب۔ اچھا تو اب ہم کوشش کرینگے۔ وہ پہاڑ پر ہی مگر تمھارے فرشتون کو بھی اسکا پتا نہین ملیگا اور اگر پتا ملا بھی تو وہ امیر تم غریب۔ تمھارا اُنکا مقابلہ کیا۔

ل۔ جی کہین ہاتھیون سے گنے کھائے جاتے ہین۔

ک۔ ہم سے کچھ بنائے بنتا تو ہم ابھی تک کچھ کر ہی نہ لیتے مگر کیا کرین ہم بے بس ہوگئے ہین۔

نواب - قمرن تمکو واپس ملے اور نواب عسکری کو جیلخانہ ہو اور وہ جو مہراج بلی ہے وہ بھی سزا پائے اور اُنکے جتنے مددگار ہین وہ سب دھر لیے جائین اور تمکو بہر پور روپیہ دلوا دین - قمرن کو لیکے مزے سے چین کرو - مگر جسے اپنا لی نہ کر جانا -

ک - (قدمون پر سر رکھکر) سور ہو جو بے مانٹی کرے - بھست (بہشت) نا صیب نہو - ہم گریب تو ہین پر سریپ جاد (شریف زادے) ہین - مگر ن بڑا دھوکا دے گیئن -

راوی - نواب اپنے دل مین ہنستے کہ وہ تو چھوڑ چھاڑ کر بھاگ گئی اور یہ اِس تعظیم سے اُسکا نام لیتے ہین کہ (دھوکا دے گیئن) اور کڑی سے کڑی شرط منظور کرنے کو مستعد ہی مگر شریف زادے بنتے ہین - یہ قادر کو سونے کی چڑیا سمجھتے تھے اور کئی دن سے اِس فکر مین تھے کہ قمرن کا پتا ملے یا اور کوئی عزیز ملے تو عسکری کو نیچا دکھائین اِن کو خوب معلوم تھا کہ قمرن منکوحہ عورت ہی اور نواب محمد عسکری اُسکو اور اُسکی بہن نازو کو بھگا لے گئے ہین اور وہ بھی منکوحہ ہی - پس اگر اِن دونون کے میان قابو مین آ جائین تو عسکری کو قید کی سزا ہو جائے - یہ اِس بات پر تلے تھے کہ نواب محمد عسکری پر کوئی ایسا مقدمہ دائر ہو جائے کہ نواب نادر جہان بیگم کو گواہی مین عدالت مین طلب کرین - یہ ایک نہایت ہی بد باطن سیہ قلب حاسد دون نفس آدمی تھا جسکو کسی کی عفت یا اپنی آبرو یا شرفا کی تعظیم کا مطلق خیال نہ تھا اور جسکا دامن ہر قسم کے لوث عصیان سے آلودہ تھا - اُسکو ہر وقت یہی فکر رہتی تھی کہ کسی کی بہو بیٹی کی عفت مین دھبّا اور ناموس مین داغ لگائے - اِن ذات شریف کو جو کدر ا اور للتوا ملے تو گویا شکار ہاتھ آیا - اِسقدر محظوظ ہوے کہ گویا قارون کا خزانہ پایا - للتوا کی طرف مخاطب ہوکر پوچھا کیون بھئی گبھرو تم اِنکے کون ہو - اُسنے کہا مین ان کا دوست ہون -

نواب - اِنکے دوست ہو یا اِنکی بیوی کے -

ل - اجی بھلا ہم گریب آدمی -

نواب - کیون جی قادر - یہ بھی تمہارے گھر آتا جاتا تھا -

ک - ہان یہ تو ہمارے پڑوسی ہی ہین -

نواب - تو یار تمہاری بھی نیت اچھی نہین تھی کیون جی قادر

ک - اب ہجو - جب عورت بد ہوئی تو اِسکا کون ٹھکانا - ہم کسی پے دیکھے کیون لگائین -

ل - یہ وہی للتوا ہی جسکی تلاش مین تم کانپور گئے تھے - وہی تنبولی کا لونڈا -

ک - جی ہان دھوکے باجی مین لوگون نے ہمین کمو ڈورا دیا اور یہان اُسکو اُڑا لے گئے -

نواب صاحب قادر سے پہلے ہی سے واقف ہو گئے تھے مگر صورت آشنا نہ تھے اور جو خدمتگار اِسکے مکان سے واقف تھا وہ اِسوقت لکھنؤ مین موجود نہ تھا - اتفاق سے قمرن کے میان سے دوچار ہو گئے - شریر آدمی کا قاعدہ ہی کہ جب کبھی اظہار شرارت کا موقع ملتا ہی تو اِسکو ہاتھ سے نہین دیتا - بھلا یہ بھلے مانس اِس موقع کو کب ہاتھ سے دینے والے تھے قادر کو رخصت کرنے کے وقت اِنھون نے پانچ روپیے دیے کہ لو اِسکی مٹھائی کھاؤ اور کل اپنے دوست للتوا کو لیکر پھر کو ہمارے پاس آؤ - اُسنے جھک کر سلام کیا اور شکریہ ادا کیا اور رخصت ہوا - تھوڑی دیر کے بعد کچھ سوچ کر خدمتگار کو بلا کر حکم دیا کہ اِن دونون کو بلا لو - خدمتگار نے لبیک کہ

آوارہ ہی اور یہ دونون واپس آ گئے - تو نواب صاحب نے بڑی تواضع سے بٹھایا اور کہا - یار کدرا ہمنے تمھارے لکھنؤ کی منہارنون کی بڑی تعریف سنی ہے - کوئی جان پہچان ہو تو لاؤ ذرا دل لگی ہی رہیگی - تمھاری بدولت ہم بھی آنکھیں سینک لینگے - کدرا تو جھینپنے لگا مگر للتوا نے کہا - جب حکم دیجیے حاضر کرین - آج ہی رات کو کوئی آٹھ بجے بھیجیے گا - گھر گرہست ہے دو دن گاڑی بیٹھ کے چلی جائیگی - یہ تو بیر لے سرے کے بدمعاش نکلے ہی بڑے خوش ہو گئے - کہا جاؤ اور ابھی لاؤ جہان تک جلد ممکن ہو جا کے لے آؤ - لینے دینے کا خیال نکرنا - ہم کچھ غریب یا فقیر نہیں ہین کہ کسی کو بلائین اور خالی ہاتھ بھیجین - للتوا نے کہا اے حضور آپ کے یہان جو آئیگا وہ خوش ہو کے جائیگا روپیہ آپکی اگاڑی کون بڑی بات ہے - تو اب حضور گھر ہی پر رہین - ایسا نہو وہ بیچاری آوے اور نا محروم واپس ہو - مگر ایک بات ہے ڈولی پر آئینگی - انھون نے جواب دیا (او نہہ جی! ڈولی ہو یا گاڑی چاہے جو ہو) یہ دونون پھر رخصت ہو کر چلے راستے مین کدرا نے کہا ارے یار یہ تو اچھے ملے - روپیے بھی دیے اور وکیل بھی کرنے کو کہتے ہین - کدرا نے اچھا آقا (آقا) ہم کو بھیج دیا - مل یہ تو بتاؤ کہ منہارن انکے واسطے کہان سے لاؤ گے - یہ تو بڑے گرماگرم آدمی نکلے - للتوا کھلکھلا کے ہنسا - کہا تم بیٹھے بیٹھے دیکھتے جاؤ ہم ابھی انکی بند و بست کیے دیتے ہین جی - نکھلؤ اتنے بڑے شہر مین عورتون کا کال ہے - انکو کیا معلوم منہارن ہے یا کون ہے - چلو ہم ایک جگہ لے چلین - ایک عورت ہے - ابھی جوان ہے اور دبلی پتلی اور رنگت بھی کھلتی ہے اور بڑی چلبلی ہے -

اور گھر گرہست ہے - بس اسکو اچھے اچھے کپڑے پہنا کے لیجلینگے اور سکھلا دینگے کہ کہنا مین چوڑی والی ہون - کدرا بہت خوش ہوا - یار تم بڑے اُستاد ہو - بڑے کائیان - اب چلکے اسکو ٹھیک کر لو -

یہ دونون اس عورت کے مکان پر گئے - یہ کٹرن کی چھوکری تھی - اپنے میان کو چھوڑ کر میکے مین رہتی تھی اور چوری چوری ادھر اُدھر جایا کرتی تھی مگر جاتی بوجھی جگہ - اور وہان بھی اندھیرے اُجالے - موقع محل دیکھکر للتوا نے سیٹی بجائی تو وہ مکان سے نکل آئی - اور ایک گلی کیطرف چلی گئی - یہ بھی ادھر اُدھر دیکھ کے اُسی گلی مین ہو رہے - جب دونون ملے تو اُسنے شکایت کی کہ واہ آنا ہی چھوڑ دیا - للتوا مسکرایا چلو آج ہمارے ساتھ چلو - ایک جگہ لے چلینگے - مگر جسری بن ٹھن کے چلو منّی (اسکا نام تھا)

منّی - ہٹ - ہم کیا کماتے ہین کچھ - جس سے محبت ہو گئی اُسکی اور بات ہے - بے ایمان -

للتوا - ارے اِسمین ہرج کیا ہے

منّی - اے واہ - تمھارے نگیچ نہین ہرج ہے کہ ہمارے نگیچ کوئی سُن لے - کوئی دیکھ لے رسوا ہون -

للتوا - دوانی ہو گئی ہے - خوش ہو کے آؤ گی - پوچھو اِسے کیسے امیر آدمی ہین -

کدرا - کہہ رہے ہین - چلو تو سہی -

منّی - (ہنسکر) اے تو وہ اتنے امیر ہین تو ہمکو بھلا کا ہیکو مُنھ لگائینگے -

للتوا - اب تکرار مین تو مارو نہین - سام تو ہو ہی گئی ہے ہمارے ساتھ چلی چلو - کسمت کھُل جائیگی - عمر بھر کی روٹیان ہو جائینگی

کدرا - بڑے دل کے چالاک ہین - چلو تو -

منی - (انگڑائی لیکر) - اب کل چلینگے -

للتوا - اب چلتی ہو یا نخرے کرتی ہوگی - واہ - انھین باتون پر تو ہمین غصہ آتا ہے بس -

کندن - اچھا ہم آتے ہین -

تھوڑی دیر مین منی ان دونون کے ساتھ چلی دراکھون کے اسکو راستے مین خوب پٹی پڑھا دی جب مکان کے قریب پہونچے تو ایک اکا کرایہ کیا اور کدرا اوسکے پاس ٹھہر کر للتوا نے جاکے اطلاع دی کہ آگئی - انھون نے کہا اسوقت یہان سناٹا ہے لے آو - اکے والے کو دو پیسے دیکر رخصت کیا اور کندن کو لیکے نواب صاحب کے کمرے مین پہونچے

نواب - آو - آو - ارے یہ تو پاؤن ننگی ہے -

للتوا - مگر گرہست ہے کہ نہین -

نواب - کیا چوڑی والیان ننگے پاؤن پھرتی ہین -

منی - ارے صاحب ہم گرہست آدمی ہین -

نواب - مگر شکل صورت تو گرہیون کی سی نہین ہے -

منی - یہ اللہ کی دین ہے -

نواب - ہمنے تمکو تیس روپیہ مہینے کا نوکر رکھ لیا - پندرہ روپیے آدھے مہینے کی تنخواہ آج سے لیجاو -

منی - بہت اچھا - ہم حاضر ہین -

للتوا - رئیس ہون تو ایسے ہون -

کدرا - واہ - کیا کہنا ہے -

منی - آپ اسی شہر کے رہنے والے ہین -

نواب - نہین - ہم پٹنے کے رہنے والے ہین (مسکرا کر)

اتنے مین ایک آدمی نے کہا لالہ منگلی پرشاد آئے ہین انھون نے فوراً دروازہ بند کر دیا لالہ تاڑ گئے - کہا - کیا ماجرا ہے بھائی - نواب نے کہا یار اسوقت نہ ملینگے وہ بولے کیا -

> قصہ سلسلۂ زلف نہ کہنا بہتر
> پیچ در پیچ ہے خاموش ہی رہنا بہتر

نواب - ارے یار بڑے بدگمان ہو -

لالہ - آغاز عشق ہے -

> یارب آغاز محبت کا بخیر انجام ہو
> شیشے مین اترے پری پختہ جنون خام ہو

نواب - معلوم ہوتا ہے چڑھی ہوئی ہے -

لالہ - ہمکو تو نہین تمکو البتہ نخرے کی چڑھی ہے -

> تازہ ہو دماغ اپنا تمنا ہے تو یہ ہے
> اس زلف کی بو سونگھیے سودا ہے تو یہ ہے

نواب - مزے مین ہو استاد -

لالہ - یہان تک آؤ تو یار -

نواب - یار اتوکل لو -

لالہ - تو کل پھر خود ہی آؤ ہم نہین آسکتے -

نواب - اچھا دو پہر کو آئینگے -

لالہ - لے خدا حافظ -

نواب صاحب نے خدمتگار سے پوچھا یہ بلا ٹلی - یا ابھی نہین ٹلی - عرض کیا - جی ہان چلے گئے - بہت بیٹھے کدرا اور للتوا برآمدے مین خدمتگار سے باتین کرنے لگے اور ادھر نواب صاحب نے منی سے ڈینگ کی لینی شروع کی کہ جو عورت ہمارے پاس آئی وہ نہال ہوگئی اودھی جسکے پلے نہ تھی وہ ہزاری ہوگئی اور دیکھتے ہی دیکھتے - تم اگر اچھی طرح رہوگی تو ہم تم کو ایک روپیہ روز دیتے جائینگے -

کھانا ہمارے باورچیخانے مین کھاؤ اور کپڑا ہم سے لو اور
زیور بھی ہم بنوا دینگے - مگر پہلے چاندی کا - کندن دلمین
خوش ہوگئی کہ سونے کی چڑیا پھنسی ہی - چاندی کے زیور کی
نسبت کہا - ذرا اتنے بڑے بیچارتی اور چاندی کا گہنا - ہزارتی
کے خطاب پر نواب ہو - دماغ ہو جاتے مگر سمجھ گئے کہ گنوارن ہی
ورنہ یہ نہ کہتی - ہزارتی ہو کر چاندی کا گہنا کیا بنوا دوگے
تمہاری شان کے خلاف ہوگا - ادھر یہ باتین ہو رہی تھین
اور اُدھر ایک اکا احاطے مین آیا - اور اسمین سے ایک عورت
اُتری - اور برآمدے مین آکے کرسی پر بیٹھی اور پھاٹک بند
کر دیا گیا - خدمتگار نے نواب صاحب کو اطلاع دی
سرکار ساقن آئی ہی - ساقن کا نام سُنکر کچھ سوچے - کہا
باہر کی کوٹھری مین بٹھاؤ - ساقن باہر کی کوٹھری
مین بٹھائی گئی -

کدرا - یہ تو بڑے تماش بین نکلے -

للتوا - ایسے ہی تو ہم چاہتے تھے - بے کسو بداس (بدمعاش)
کے طے مطلب نہین ہو سکتا -

ک - ہان مولوی ان باتون کو کیا جانے -

ل - بھائی یہ گمرن جرور دلوا دینگے -

ک - ارے یہ گمرن بھی دلوا دینگے اور اُسکے آسنا کو جیلن بھی
کرینگے - آدمی چلانک ہین نا -

ل - چلانک ہونے مین بھی سک ہی کچھ -

ک - کندن اندر بیٹھی ہین - ساقن یہان ہین - ڈیوڑھ
لگی رہتی ہی یہان - ایک اندر ایک باہر -

خدمتگار - اجی یہان دنرات یہی کام ہی - اندر باہر -
اغل بغل - ہمارے سرکار بڑے بدکار ہین - کیا جانے
اُنکا حشر کسکے ساتھ ہوگا -

ل - تم کتنے دن سے نوکر ہو بھیا -

خ - ارے ہم اب چھوڑنے والے ہین - ہم ایسی جگہ نوکری
نکرینگے - جب دیکھو گناہ کی بات -

ک - وہ تو ٹھہرے ایسے اور تم ہو نماجی (نمازی)

خ - چار روپیے کی نوکری مین ایمان دینگے کیا ؟

ل - یہی بات ہی بھائی - ایمان بڑی چیج ہی -

ک - یہ کہین نوکر ہین یا وسیکا (وثیقہ) ہی -

خ - اب کیا بتائین کیا ہی - مگر بڑے چلانک آدمی ہین -

ل - ہان چلانک تو معلوم ہوتے ہین -

اتنے مین اندر سے آواز آئی (کوئی ہی) - خدمتگار (حاضر)
کہکر اندر گیا - اور آہستہ سے ان دونون کو آواز دی - جب
یہ کمرے مین گئے تو نواب صاحب نے کہا - ہمنے پندرہ دن کے
پندرہ روپیے پیشگی انکو دیدیے ہین - بس اب انکو ہم گھر مین
ڈال لینگے - کدرا اور للتوا مسکرائے اور رمنی رخصت ہوئین
انھین کے سامنے حکم دیا گیا کہ ساقن کو بلاؤ -

للتوا اور کدرا رمنی کو لیکر چلے تو پھاٹک کے پاس ایک اور
عورت کھڑی دیکھی - خدمتگار نے کہا یہ باہر سے آئی ہین
اور نواب صاحب انپر بہت ریجھے ہوے ہین - کندن نے
اسکو غور سے دیکھا - سمجھی کہ نواب صاحب ریجھے ہوے ہین تو ضرور
خوبصورت ہوگی - گو اندھیرے مین اچھی طرح صورت نظر نہین
آئی مگر رمنی نے اپنے دل مین قیاس کر لیا کہ مجھ سے اچھی
نہین ہی - پندرہ روپیے پاکر کندن بہت خوش ہوئی اور
شرک پر اکا کرایہ کرکے روانہ ہوئی -

پہاڑ جانے کی تیاریان

ایک شب کو نواب نادرجہان بیگم نے خواب مین دیکھا کہ
وہ پہاڑ پر نواب صاحب کو اپنے پیارے پیارے ہاتھون کی
بنی ہوئی گلوری دے رہی تھین کہ اتنے مین قمرن اتفاق
سے آگئی - نواب صاحب کا چہرہ فق ہوگیا اور بیگم نے
طیش سے اسپر نظر ڈالی اور وہ کانپ کر انکے قدمون پر
گر پڑی اور ہکلاتے ہوے کہنے لگی - حضور ہمارا اس مین
کوئی قصور نہین ہے ہم بیگناہ ہین - اگر قصور ہے تو دو
آدمیون کا - ایک ہماری امان کا جنھون نے ہمین
شہ دی اور جنکی پرچک سے ہمنے اپنے بیاہتا میان کو چھوڑا
اور نواب صاحب کے قدمون کے تلے رہنے لگے - دوسرے
نواب کا قصور ہے جو آپ کے ہوتے ساتھی مجھ جوڑی والی پر
ایسے فریفتہ ہوگئے کہ اپنے آپے سے گذر گئے - ہماری امان
تو شہر مین ہین اور نواب سامنے بیٹھے ہین - ان دونون سے
چاہے جسقدر شکایت کیجیے مگر مین آپ کی جیسی لونڈی پہلے
تھی ویسی ہی اب بھی ہون بلکہ اب اور اس سے زیادہ
مین انجان انیلی تھی - انکے بس مین آگئی اور دہان نے مجھے
اور بھی چنگ پر چڑھایا - مین حضور سے چار آنکھین نہین کرسکتی
نواب مجھپر فریفتہ ہوے مین انکے پیچھے جڑ ہوگئی - اب مجھے
حضور خانہ زاد لونڈی سمجھین - اور میرا قصور معاف کرین
آپ کے گھر کی درم ناخریدہ پرستار ہون -

نواب نادرجہان بیگم نے قمرن کی مان سے پہلے شکایت کی
(خواب تو تھا ہی) کہ کیون چنو کی جورو تمھین ایسا کرنا لازم
تھا کہ اپنی اس چھوکری کو ہماری سوت بناؤ - اور ہمین
سوتیا ڈاہ مین جلاؤ - سنتے آنکھین نیچی کرکے کہا بیگم صاحب
ہمنے انعام پانے کا کام کیا ہے - آپ کے نواب کا دل ایک
گرجن پر آیا تھا اگر اُسکو گھر ڈالتے تو دو روز حال نواب صاحب
کو کمل ڈال کے لوٹ لیتی - مین نے جان بوجھ کے قمرن کو
بھیجدیا کہ اس چھوکری پر ریجھینگے تو دولت تو بچ جائیگی مین نے
اپنے ننگ ناموس کی ذرہ سی بھی پروا نہ کی اور اس لونڈی کو
خدمت مین بھیجدیا - تو فرمایئے مین نے کیا گناہ کیا - ہم لوگ
حضور کی سرکار کے دست نگر - آپ ہمارے داتا - ہم بیچارے
بھلا ہم سے ایسی بات ہوسکتی ہے جس سے ہمپر حرف آسکے -
کیا مجال - نواب صاحب بیٹھے سُن رہے ہین - ان سے
پوچھیے تو جھوٹ سچ کا حال معلوم ہوجائے -

بیگم صاحب نے نواب سے دریافت کیا کہ یہ کہا شک سچ ہے
انھون نے کہا ایک ایک حرف صحیح ہے - اسمین ایک لفظ
غلط نہین ہے - بس اسقدر خواب دیکھکر آنکھ کھل گئی -
اور انھون نے بی عباسی کو جگاکر اُس سے خواب کا حال
بیان کیا -

ع - رات کو نہ بیان کرنا تھا -
ب - مگر قمرن نے خواب مین وہ تقریر کی کہ واہ -
ع - اے حضور پھر خواب تو ہے ہی - مگر ہمارا تو جی کا کنول
کھل گیا اور ہوگا ایسا ہی -
ب - خود کیا الگ ہوگئی نواب اور اپنی مان کو دھروایا
بڑی ایک ہے -
ع - جی ہان - مگر ہان ہے کہ دادی -
ب - ہے تو دادی ہی مگر مان کہتی ہے اور لڑکیون کو بالا بھی ہے
وہ بھی مان ہی سمجھتی ہین - ہمنے تو یہ سب باتین باجی کی
معرفت دریافت کین ہین مگر باجی جان سے اس خواب کا ذکر نہ کرنا

ع - کیون حضور قمرن کا ذکر کرنا اور اُسکا نام سننا شاق
گذرتا ہوگا کہ یہ موئی شنقتل کہان سے پہونچ گئی -
ب - برا تو دلمین ضرور لگتا تھا مگر اتنا جانتی تھی کہ جب جا کے
سامنے کھڑی ہو جاؤنگی یہ مجال اور ڈھٹائی نہین ہی کہ وہ
قمرن نگوڑی چوڑی والی میرے برو آسکے -
مغلانی - حضور لونڈی تو پھکار پھکار کے کہتی تھی کہ ہماری
بیگم صاحب پہاڑ پر جائین اور پھر جائین -
مہری - اور ہم - ہم بھی تو یہی کہتے تھے -
ب - ہان ہان - مگر مغلانی کو زیادہ دُھن تھی -
مغلانی - دُھن کیا معنی حضور - مین تو جنورون کی بولی
پہچانتی ہون اُس دن کوا بولا اور مین جھٹ تاڑ گئی -
مہری - اور وہی بات ہوئی -
ب - جو شی بشر نے دیکھی نہین ہوئی اسکے دیکھنے کا کبھی
کیا شوق ہوتا ہی - اب پہاڑ موئے کچھ آفتاب سے اونچے ہونگے
مغلانی - توبہ کیجیے آفتاب سے اونچی کوئی شی نہین ہی
ب - روز روز دیکھتے دیکھتے ایک معمولی بات ہو گئی مگر
پہاڑون کو دیکھکر کیا جانے کتنی خوشی ہوگی -
مغلانی - اور پہاڑ کے رہنے والون کو کچھ نہین - اُن کو
یکسان بات ہی -
ب - دیکھین نواب کیونکر ملتے ہین -
مہری - اب بھی کوئی پوچھنے کی بات رہگئی - جو اگر انکو ملانا
نامنظور ہوتا تو کوئی کی زبردستی اُنسے چل سکتی - یا زبردستی
سے تو کوئی انسے خط نہ لکھواتا حضور -
ب - ایک تو یہ کہ لوگون کے کہنے سننے سے بلا لیا اور کچھ
نہ لی الگ مکان دیا چلو بس اللہ اللہ خیر سلا (خیر صلاح) اور
ایک یہ کہ بلایا اور خاطر داری سے رکھا -
مغلانی - حضور کو وہم بھی ہی -
مہری کلا - حضور نواب صاحب بھی بڑا غنیمت ہین - اللہ گواہ ہی
بڑا غنیمت ہین - اور دیکھتی ہو تو اللہ الٰہی کیسی ہوا چل رہی ہی
کوئی نواب زادہ بھی ایسا ہو جو ایک بیاہتا جورو اپر رہتے -
ہین تو ایسا کوئی نظر الٰہی نہین دیتا - کسو کے گھر چھ بیاری
پڑی ہی - کوئی نکاحی کو چھوڑ مہری کی چھوکری کو گھر ڈالے لیتا ہی
کہین چار چار پانچ پانچ سوتین ہین - آئے دن دال مین
جوتی بٹتی ہی - جب دیکھیے فساد تکرار - محل خانہ کیا خاصہ بھٹیار خانہ
ہی - نکاحی بیٹھی بچاری ہی وہ سوتون مین جھونکم جھونٹا
ہو رہا ہی - ایک شور مچا ہوا ہی کہ توبہ توبہ - آسمان سر پر
اٹھا اٹھا لیتی ہین -
ب - شریف زادیون کا یہ فعل نہین ہی کہ سوتون سوتون
مین جھونکم جھونٹا ہو - یہ انھین نگوڑی چوڑی والیون
کٹنیون پچھلی والیون چھوٹی ذات والیون مین ہوتی
ہوگی -
مغلانی - سوتیا ڈاہ تو سرکار مشہور بات ہی -
ب - وہ اور بات ہی سوتیا ڈاہ تو ہوئی ہی چاہیے مگر
اب اتنا بھی نہین کہ کھل کھیلی کو چھوڑ دے -
مہری - حضور جو باہر نکلنے والی اور کام کاج کرنیوالی ہونگی
انکی آبرو خدا ہی بچائے تو بچے - ایک تو پیسے والی نہین
ہوتین - دوسرے ہر کوئی کی آن پر آنکھ پڑتی ہی - جو
شکل صورت کی اچھی ہوئی تو رستے والون نے جہر بدار
سفید بنگلے کے پیچھے سے دیکھا کہ بس اپنی کر لیا - وہم سری
شی ہی - جو باہر نکلیگی اور نوکری کریگی وہ کہان تک بچا ینگی

اپنے تو - اور جو صورت بھونڈی اور کلوٹی ہوئی تو بھی جوانی پر ضرور اچھی معلوم ہوگی مثل مشہور ہے جوانی پر گدھی بھی بھلی معلوم ہوتی ہے -

مغلانی - یون تو اچھی اور بُری امیر غریب سب ہین ہوتی ہین - کیا بڑے آدمی سب نیک اور اُنکی عورتین نیک پارسا ہی ہوتی ہین - اور کیا غریبنین بچاری کوئی نیک نہین ہوتی سب بد ہی ہوتی ہین -

ب - اے یہ اپنی اپنی طبیعت پہ ہے - امیر دن مین ایک موا بشیر الدولہ ہی ہے - اسکی میت نکلے - بہو بیٹیون کو جب دیکھیگا بُری نظر سے - بڑا آدمی ہونے سے کیا ہوتا ہے دل صاف چاہیے -

مغلانی - بس بات تو یہ ہے

مہری - تمہارا دل تو صاف ہوگا بوا مغلانی -

مغلانی - اے چل چھوکری مجھسے کیا ہنستی ہے -

ب - نہین - تیور تو مغلانی کے ابھی تلک ٹھیک نہین پڑتے - یہ تو ہم ضرور کہینگے -

مغلانی - (قہقہہ لگاکر) بندگی - یہ خلعت ہمین ملا ہے -

ب - مین تو اسد لگتی کہتی ہون -

مغلانی - حضور نے مجھے چال سے بے چال چلتے کب دیکھا بھلا کوئی کہہ تو دے -

ب - اے نواب اس عمر مین تھوڑا ہی ہے -

مہری - بوڑھے منہ مہاسے -

ب - اب تو تمہارے دن حلوا کھانے کے ہین -

مہری - حلوا تو سرکار کی بدولت روز کھایا کرتے ہین - حلوا کیا کوئی نیامت (نعمت) کی ماں کا کلیجہ ہے -

مغلانی - جو نرمال ہم لوگون کو نصیب ہوتے ہین وہ کسو دوسرے کو کہان نصیب ہوسکتے ہین اسد حضور کو سلامت رکھے - حلوا کون بڑی چیز ہے اور دس کو کھلا کے کھاتین -

اتنے مین نواب عفت آرا بیگم کی سواری آئی اور مہریان فنس لیکر زنانے مین داخل ہوئین -

عفت - اب کب کی تیاریان ہین -

ب - باجی کب سے ہم بلا رہے ہین آج کوئی چھ دن تو ہوئے ہونگے - (اخاہ! یہ لال پالے ہین - اور بھیا کو کیون نہین لائین

عفت - یہ بھیا کے لال ہین - وہ باغ گیا ہے گرجاتے ہوئے کہ گئے تھے کہ خالاجان سے کہنا کہ آنکے دروغہ کے محلے مین لال بہت اچھے اچھے بکتے ہین ہمکو منگوا دین -

مغلانی - آپ ہی بیچیے حضور -

مہری - کیا بولتے ہین اسد جانتا ہے کیا بولی ہے

مغلانی - جیسے سیٹی بجاتا ہے کوئی -

عفت - انھین سکھاتا کون ہے - واہ کیا شان ہے -

ب - انھین اسد سکھاتا ہے -

مہری - حضور یہ لال یون سی پارہ پڑھتے ہین - اور جتنے جناور ہین سب عبادت کرتے ہین -

مغلانی - اس لال کی بولی سے صاف سنائی دیتا ہے کہ سی پارہ پڑھ رہا ہے - من السماء - یارب العالمین -

مہری - اور دوپہر کے وقت کیا اچھا معلوم ہوتا ہے کہ درختون کے جھنڈ مین قسم قسم کے جناور ٹہنیون شاخون پر بیٹھے چہکتے ہین -

مغلانی - حق سِرہ - حق سِرہ کی آواز انکی بولی مین کیسی بھلی معلوم ہوتی ہے -

عفت - یہ بندر لنگور کسی مرض کی دوا نہین ہی -
ب - اوئی بندر کو بھی کوئی مینا مقرر کیا ہی -
مغلانی - (ہنسکر) جی ہان مینا کی بولی کا کیا کہنا - مینا کی بولی تو ہو بہو بچے کی بولی کی سی ہوتی ہی - جو بھر فرق نہین ہوتا - اور مینا بس بہڑا نچ کی - ہمارے ابا ایک چکلہ دار کے ساتھ داروغہ ہو کر گئے تھے تو وہ ہر سال دو تین مینا بھیجا کرتے تھے - بس عیب یہ ہوتا ہی کہ زبان اور دُم مین کانٹا نکلتا ہی بس وہ کانٹا مار ڈالتا ہی -
مہری - اور مینا کو کھلاتے کیا ہین -
مغلانی - اوئی اتنا بھی نہین جانتی -
مہری - اری یہی کالن والن کھلاتے ہونگے -
مغلانی - اری واہ تیرا یا لال کو کالن کھلاتے ہین کہ مینا کو مینا کو بیسن کھلاتے ہین - اسکو گھی مین تلتے ہین اسمین لونگ ڈالتے ہین -
عفت - ہان ہان - گوندا دیتے ہین -
مہری - گوندا ہمنے آج ہی سنا - گوندا کسے کہتے ہین - گوندا کے میان کو - گوندا عورت - گوندا اُسکا مرد -
اسپر سب نے قہقہہ لگایا - بیگم صاحب نے فرمایا کہ گوندا تو باجی جان ہمنے بھی آج تک نہین سنا تھا -
اُنھون نے کہا ابھی تمھاری عمر کیا ہی - اور پھر تمنے کبھی مینا پالی بھی نہین ہی - اس گفتگو مین اصل بات اُڑ گئی - لالون کے ذکر سے جانورون کی بولی اور عبادت کا ذکر چھڑ گیا اور جانورون کی بولی سے مینا اور گوندے کا ذکر ہوا اسکے بعد عفت آرا بیگم نے یون مکالمہ شروع کیا -

عفت - تو اب کب کی تیاریان ہین -
ب - باجی جان تم بھی چلو -
ع - اب ہم پرسال چلینگے -
ب - پرسال کی پرسال سمجھی جائیگی - ابکی کیا وجہ ہی - ہم دولھا بھائی کو سمجھا لینگے -
ع - وہ کیا کچھ روکتے یا منع کرتے ہین -
مغلانی - اری تو پھر آپ چلتی کیون نہین بسم اللہ کر کے چلیے نا -
ب - چلو باجی - بے تمھارے ہمارا دل نہین بہلیگا - کیا اب میرا اتنا کہنا بھی نہ مانوگی -
ع - ایک وجہہ (وجہ) ہی -
ب - ہم اچھ وچھ ایک نہ مانینگے - چلوگی تو باجی جان ضرور مگر خوشامد کروا کے -
ع - تمھاری خوشامد کرنے سے ہمین کیا ملجائیگا ؟
ب - مل کیا جائیگا - بعضون کا قاعدہ ہوتا ہی کہ جب دس آدمی خوشامد کرین تو وہ چلین -
مغلانی - اچھا ایک کام کیجیے - فال کھولیے - جو اسمین نکلے وہ کیجیے - مین تو یہ جانتی ہون -
ب - اچھا لاؤ کتاب - دیوان حافظ لاؤ - کوٹھے پر کمرے کے باِئین ہاتھ جو پلنگڑی ہی اسکے تکیے کے پاس رکھ گئے ہین -
ع - اس سے فائدہ کیا -
ب - ہمارے دل کی تسلی تو ہوجائیگی -
مغلانی - اری اب جتنے پر تو کیے نہین -
مہری دوڑ کے کوٹھے پر گئی اور دیوان حافظ جو خاص

شیراز کے کسی خوشنویس کا لکھا ہوا تھا اے آئی جزدان
زربفت کا - اور کتاب مطلا و مذہب - بیگم صاحب نے
فال دیکھی اور بسم اللہ کہکے کتاب کھولی اور مجلا رنے
فوراً اُس صفحے پر نشان کر دیا اور کہا جو اسمین نکلے کہ باجی جان
کو ہمارے ساتھ چلنا چاہیے تو اس کتاب کو چاندی سے تولون
انھون نے خود دو چار شعر پڑھے مگر مطلب سمجھ مین نہ آیا
تو مولوی صاحب بلوائے گئے - مہریون نے انکو پہلے ہی سے
پٹی پڑھا دی - انھون نے دیوان حافظ کھولا اور اِس
صفحے کے اشعار پڑھے - اشعار یہ تھے -

ابر آذاری برآمد باد نوروزی دمید
دور مے میخواہم و مطرب کہ میگوید رسید
شاہدان در جلوہ و من شرمسار کیسہ ام
ای فلک این شرمساری تا بکی باید کشید
قحط جود است آبروی خود نمی باید فروخت
بادہ و گل از بہای خرقہ می باید خرید
غالباً خواہد گشود از دولتم کاری کہ دوش
من ہمی کردم دعا و صبح آمین مے دمید
دامنے گر چاک شد در عالم رندی چہ باک
جامۂ در نیکنامی نیز می باید درید

مولوی صاحب پڑھے لکھے آدمی تو تھے نہین - آپ نے
اناپ شناپ بے تکے معنی بتانے شروع کیے فرمایا کہ یہ فال
بہت اچھی ہے - اسمین حافظ شیراز فرماتا ہے کہ مینہ جھما جھم
برستا ہے اور ٹھنڈی ہوا چلتی ہے اور دور جاتا ہے -
راوی - دور مے کے اچھے معنی بتائے (دور جاتا ہے) -
مولوی - کہ میگوید رسید کے معنی (لوگ اُس دو مقام پر
کہتے ہین کہ اب پہونچین اور اب پہونچین -
راوی - کیا خوب معنی گڑھے ہین -
عفت - یہ تو صاف صاف بتاتا ہے -
ب - دور جاتا ہے یہ بھی بتا دیا - اور وہان آمد آمد کا انتظار
بھی کر رہے ہین یہ بھی کہدیا -
مولوی - شرمسار بروزن کہسار - اور کہسار پہاڑ کو کہتے ہین
تو شاید پہاڑ جانے کی فال ہے اور شاہد جو دوسرے شعر کے
پہلے مصرع کے سرے پر ہے اس سے پایا جاتا ہے کہ کسی عورت کا
ذکر ہے - اور کوئی عورت اصرار کرتی ہے کہ پہاڑ پر چلو - اور تیسرے
شعر مین ہے (خرقہ می باید خرید) اسکے یہ معنی کہ سردی
کے کپڑے خرید لو -
مہری - واہ کیا اچھی فال نکلی ہے - مینہ بھی کہتے ہین ہان
روز روز برستا ہے اور سردی بھی بہت ہوتی ہے -
ب - اور اب تو چاندی سے کتاب تولنی پڑی مطلب کی
بات نکلی -
مغلانی - ای سونے سے اشرفیون سے تولیے - اور تول کے
ہم لونڈیون کو دے ڈالیے - ہم مین تقسیم ہو جائے بس -
ب - یہ اپنا مطلب نہین چھوڑتین - انکو دیدو -
مغلانی - پھر مطلب ہے اور دینا ہے -
ع - ای اب سنو یا رخصت کر دو - ایک بات کر دو بس -
مولوی - اور پھر کہتا ہے کہ دولت تو اللہ کی دی ہوئی موجود
ہے - بس پہاڑ پہونچو - آمین کہکے دعا دی ہے -

من ہمی کردم دعا و صبح آمین مے دمید

یہ بہت اچھی فال نیک ہے اور پھر ایک شعر مین فرماتا ہے
کہ جاؤ تو نیکنامی ہے نہ جاؤ تو بدنامی نہین دونون باتون کا

حکم ہے۔

جامۂ در نیکنامی نیز می باید درید

مولوی صاحب نے تو پانچ روپے سیدھے کیے اور چلتے ہوئے
کہ پانچوں گھی مین اور سر کڑھائی مین۔ اور اِدھر مغلانی نے
خوش خوش کہنا شروع کیا کہ اب تو حجت اور تکرار کا موقع نہین
ہے اب تو سردی کے کپڑے اور دوشالے لیجیے اور چلیے عفت آرا
بیگم نے کہا اسمین ایک فی (رفیہ) ہے۔ اب جب سے یہ حال
دیکھا ہے کہ عسکری دولہا اُس مہارن پر ایسے لٹو ہو گئے
تب سے جی کانپتا ہے کہ اگر ہم پہاڑ پر گئے اور وہ بھی ساتھ گئے
تو مبادا وہان وہ دوسری بہن اُنکے گلے پڑے وہ دونون
بہنین ہم دونون پر دو رازِ حال ستم ڈھائین مغلانی نے
اُسی دم بات کاٹی۔ ستم وہ نگوڑیان ڈھائین اپنے
ہوتون سوتون پر۔ یہ آپ کیا فرماتی ہین۔ اک قمرن نے
کیا اپنے بس مین کر لیا ہماری سرکار کو کہ بس اب جتنی چوڑی
والیان ہین سب کی سب امیرون کو اپنے بس اور اپنے
قابو مین کر لینگی۔ اور کیا اسکی بہن اب ایسی قبول صورت
ہو گئی کہ آپ کے ہوتے ساتھی اسکو پیار کرنے لگینگے۔

مہری بولی۔ ای توبہ کرو بوا۔ چاند سی صورت ہے وہ ایک
کیا ہے ہزارون مین حضور ایک ہین۔ ایک دو مین نہین۔ مگر بوا
اِسکے تو ہم قائل نہین۔ اچھی صورت اور بُری صورت سے
کیا ہوتا ہے۔ یہ سب کہنے کی باتین ہین۔ جسپر انسان کا دل
آجاے وہی پری ہے اسمین چاہے مرد ہو چاہے عورت
ہمارے مکان کے سامنے گلی مین ایک نعلبند رہتا ہے۔ اُسکی
بیوی کوئی چودہ برس کی ہوگی اور ایسی اچھی شکل گوری
چٹی گدرایا ہوا بدن بوٹا سا قد کہ مین کیا کہون اور آنکھین تو
ایسی ہمنے دیکھی ہی نہین۔ کٹیلی۔ جیسے کہتے ہین ہرنی آنکھون
مین ہے۔ اور بدن پر کپڑا ایسا کھلتا تھا کہ اور دس گنا
جوبن ہو جاتا تھا اور وہ نعلبند بھی کوئی بیس برس کا ہوگا
مگر جورو سے بات نکرے۔ اُسی محلے مین ایک دائی رہتی تھی
لڑکے جنانے والی۔ کوئی اڑتیس برس کی ہوگی اور کالی کالی
صورت۔ ہاتھ پانون بھی کالے کالے۔ ذرا بھی کھنی البتہ رہتی
تھی۔ یہ نعلبند اُسپر لٹو تھا۔ سب کو تعجب تھا کہ چودہ برس کی
چھوکری اور ایسی چاند سی بیوی کو چھوڑ کے اُس بڑھیا پر
جان دیتا ہے۔ موئی کلوٹی۔ لوگون نے جو اُس سے کئی مہینے
کہا کہ ارے یہ تیری عقل پر کیا پتھر پڑے ہین تو اُسنے اپنے
یارون دوستون سے کہا کہ بھیا اگر ہمارا اِس عورت سے نکاح
نہوا ہوتا تو ہم اِس دائی کو ضرور گھر ڈال لیتے۔ تو گورے
چٹے ہونے سے کیا ہوتا ہے۔ دل کا آنا بُری شے ہے۔ اور وہ نازو
بھی کچھ کم نہین ہے مغلانی نے کہا مین نے اسکی بڑی بہن کو
نہین دیکھا ہے۔ اور دیکھا تو قمرن کو بھی اچھی طرح نہین ہے
بس اُسی دن موتیون کے کونڈے والے دن تو پیٹ دیکھا
تھا۔ وہ تو بڑی گوری ہے۔ سو پچاس مین ایک ہے۔ مگر انکی
ایڑی پر سے صدقے وہ چھوٹی عورتین ہین۔

آدمیت اور شے ہے اور شرافت اور ہے
کتنا طوطے کو پڑھایا پر وہ حیوان ہی رہا

مینا طوطے کہین پڑھنے سے آدم ذات بن سکتے ہین حیوان
پھر حیوان ہے اور آدم ذات آدم ذات ہی ہے انکو بہو بیٹیون کی
طرح چلنا ملک تو آتا ہی نہین کہ بہو بیٹیان چلتی کیونکر ہین مگر
ابھی کم سن ہے اور صورت ذرا پیاری پیاری ہے بس یہ بھی گئے
اور دل کا آنا بھی شرط (شرط) ہے۔

تحفت - وہ دوسری بہن بھی تیری نہین ہی - وہ بھی بڑے بناؤ چناؤ کے ساتھ رہتی ہی - اور اِس سے بڑھکے طرار ہی -

سب - باجی جان - آپ نے ہمارے حق مین اچھے کانٹے بوئے ہین -

ع - ہے بہن ہمین ہمارا کون قصور ہی - تمہارے میان اُسکو دیکھتے ہی فریفتہ ہوگئے - ہمین جسقدر رنج ہی ہمارا دل جانتا ہی یا ہمارا خدا اور نہ ہمین اپنے سیدھے پنے سے یہ شک تھا کہ وہ نازو پر نظر ڈال رہے ہین - مگر اب جو مین سوچتی ہون تو کل باتین مطابق پاتی ہون - پہلے پہل تو شرمائی ہوئی آئی تھی مگر جب سے دیکھا کہ نواب کا دل آیا ہوا ہی تب سے وہ بڑھیا ٹھگون کی بڑھیا جب آئی تھی نازو کو ضرور ساتھ لاتی تھی اور خوب نکھرکے آپ آتی تھین - جوان عورت - نواب کی نظر پڑ گئی مگر شکر ہی پاک پروردگار کا کہ دور ہی دور تلک رہی - نہین وہ کہان کے بڑے مولوی ہین - وہ اِسکو اور اِسکی بہن دونون کو گھر ڈال لیتے -

مہری مسکرائی - تو اُنکا ملبہ ہمارے سرکار سے بھی بڑھا ہوا ہی وہ تو بچارے قرآن ہی پر رہتے تھے - یہ گھر بھر کو گھر ڈال لیتے - اِن مردون کو جوروَن کا بُرا لالچ ہوتا ہی - جو اِنکا بس چلے تو یہ ہزار دو ہزار عورتین کر لین - مغلانی کہ خرانٹ جہاندیدہ تھی ہنسی - اور نواب شجاع الدولہ کا حال کہا کہ اُن کے سترہ سو محل تھے - اتنے مین بیگم صاحب بولین بی مغلانی اب خالی نعلی لال کیا پالین - دو مینائین بھی منگوالو مغلانی بولی مینا نہ منگوائیے - مینا کے کانٹا لگا اور بس مر گئی - بولتی ہوئی مینا کا مرجانا بُرا معلوم ہوتا ہی - اسکے دو

پڑھاؤ لکھاؤ اور پھر کچھ نہین - خواہی نخواہی کا رنج - جیسے لوگ چوسر کھیلتے ہین - جو بد بد کے کھیلے تو اپنا ضرر - جیتے تو کیا جواری کہلائے اور ہارے تو بس گئے گذرے - بہرحالت مین جواری - وہ مثل نہین ہی کہ اُن نے کہا آؤ بد لو - اُن نے کہا بدے ہماری جوتی - ہم بد کے پاس نہین کھڑے ہوتے وہی مینا کا پالنا بھی ہی - لال سب سے اچھے ایک تو دیکھنے مین اچھے پیارے پیارے - دوسرے بولی تو پھر واہ ہی واہ ہی مٹھی کے برابر جنا ور اور آواز کتنی دور تلک جاتی ہی - مہین مہین آواز اور سیٹی بجتی ہوئی -

داروغہ صاحب سے کہو کہ کل کوئی بیس پچیس لال ہمکو بھیجنا کے واسطے لا دین - مگر سرخ زیادہ ہون -

مہری - لال تو نام ہی ہی - کیسے پیارے پیارے ہوتے ہین

ب - اچھا کہدو پچاس لائین ہم بھی پالینگے -

مہری - مین عرض ہی کرنے کو تھی -

مہری نے باہر جاکر ڈیوڑھی مین دربان کو حکم دیا کہ ذری داروغہ صاحب کے بھائی کو تو ہانک دے لو) آٹھ ایک سپاہی سے کہا کہ داروغہ صاحب سے کہدو سرکار نے یاد کیا ہی ڈیوڑھی پر آئین - داروغہ صاحب چھپکے کا رومال سنبھالتے ہوے آئے

داروغہ - کیا حکم ہی بی مہری صاحب -

مہری - (بندگی کرکے) حضور سرکار کا حکم ہی کہ کل تلک اور جو آج ہو سکے تو آج ہی شام تلک بچاس لال لا دیجیے - مگر سرخ زیادہ ہون -

د - کیا لال پالینگی حضور بہت خوب -

م - تو کیا عرض کردون جاسکے -

د - کہدیجیے ابھی روپے کو روانہ کرتا ہون - مگر پہلے سے بھی

تو انکے لیے چاہییں۔

م — جی ہان پنجرون کا بھی حکم دیا ہی۔

د — پچاس لال۔ تو کم سے کم چار بڑے بڑے پنجرے ہونگے اور رفتہ رفتہ انکے لیے قیمتی سامان بھی بنوایا جائیگا۔

م — تو سرخ بہت ہون۔

د — ایسے سرخ ہون جیسے یہ گال۔

راوی — داروغہ صاحب تو نوجوان آدمی تھے سرخ کو مہری کی طرح سرخ بفتح راے مہملہ صرف مہری کے چڑھانے کے لیے کہا۔ اور انسے چھیڑ چھاڑ شروع کرنے کے لیے انکے گالون کی طرف اشارہ کرکے مسکراتے ہوے کہا (ایسے سرخ ہون جیسے یہ گال)۔

مہری — اے واہ۔ ہوش کی دوا کیجیے صاحب۔

د — مین نے تو کوئی کلمہ آپکی شان کے خلاف نہین کہا۔

م — بس اب زیادہ نہ بڑھیے۔

د — قصور معاف فرمایئے۔

م — مسکرا کر اندر چلی گئی۔ اور بیگم صاحب سے کہا سرکار داروغہ صاحب نے بھیجا ہی۔ لال شام تک آ جائینگے اور کل سویرے آ جائینگے۔ مگر خوب یاد آیا پنجرون کے لیے کہنا بھول گئی کہ پنجرون کو کہدون۔ حکم ہوا تین پنجرے اور دو چھوٹے مہری کو چھیڑ خانی کا مزہ۔ پنجرون کے لیے داروغہ صاحب کے بھائی نے (جو اب اسوجہ سے قائم مقام داروغہ ہوے تھے کہ انکے بڑے بھائی نواب صاحب کے ہمراہ پہاڑ پر گئے تھے) تو خود ٹوک کر پوچھا تھا۔ مگر چونکہ آدمی جوان اور خوش رو تھا مہری کو ذرا چھیڑا اور انکے گالون کی تعریف کی تو وہ بھی فریفتہ ہو گئی۔ اور شوق چرایا کہ پھر چلکے دو کال ہنس بول آؤن باہر گئی اور انکی داروغہ صاحب کو ڈیوڑھی کے پاس پہلے کی طرح سے بلوایا نہین بلکہ خود انکی تلاش مین باغ کی جانب تشریف لے گئین۔ داروغہ تو مہوش کے حسن پر خود شیدا تھا دیکھتے ہی دور سے کہا اب کیا حکم ہی۔ آؤ آؤ چلی آؤ اور ادھر خدمتگار سے جو قریب کھڑا تھا کہا حقہ بھر لاؤ مگر بھاری تو لاؤ اور مالی کو بھی رخصت کیا کہ اپنے کام پر جاؤ۔ اب ایک بی مہری صاحب ہین اور دوسرے داروغہ صاحب۔ تخلیے کا موقع۔

داروغہ — آؤ۔ برآمدے مین آؤ۔ دھوپ ذرا تیز ہی۔

مہری — (برآمدے مین جاکر) ہم لوگون کو گرمی اور دھوپ سے کیا۔ کام کاجی آدمی۔ دھوپ ہو تو خدمت بجا لائین۔ مینھ برستا ہو تو خدمت بجا لائین۔ بے عذر آدمی سے۔

د — مگر ایک بات ہی۔ اس دھوپ سے حضور کے گال اور بھی تمتمانے لگے۔ اور ان۔

م — ای کیا تم جب سے ہمارے گالون کو نظر لگا رہے ہو واہ اپنے گالون کو نہین دیکھتے ہو۔ ہمارے گالون کو نہ ٹوکا ٹوکا کرو۔

د — معاف کیجیے سرکار۔

م — مات (معاف) ایک کوڑی نہ ہوگی۔

د — اچھا تو پھر ہمکو سزا دیجیے اور اس سے بڑھکر سزا اور کیا ہوگی کہ ہمنے آپکے گالون کو نظر بد لگائی آپ اسکے بدلے ہمارے گال زور سے کاٹ لیجیے۔ بس اور کیا کیجیے گا۔

مہری خاصی شوخ اور چنچل تھی۔ یہ گرما گرم فقرہ جو سنا تو اچھل پڑی اور بھڑک اٹھی۔

م — چہ خوش کس مزے مین مطلب نکالنا چاہتے ہو۔

د- گال کٹواتے ہین کہ مطلب نکالتے ہین-

م- ہم گال کاٹنے سے دور گذرے- گال جاکے گھر مین کٹوائو یا کسی ایسی ویسی کے پاس جایئے-

د- تمھارا کیا سن ہوگا مہری-

م- ای کچھ سٹری ہوئے ہین آپ (مسکراکر)

د- یہ حضور بات بات مین بگڑتی کیا ہین-

م- بڑے گرما گرم معلوم ہوتے ہین آپ-

د- عاشق تن ہین- اچھی صورت دیکھی اور پھسل گئے

م- اوئی کیا پھسلن ہی ایسدن سے کون دل لگائے- نت نئی بغل ہین-

د- یہ تم جھجکتی کیون ہو- آگے آؤ-

م- کاہیکو آگو آئین-

د- تو اتنا جھجکتی کیون ہو-

م- کیون نہ جھجکین-

د- (پان دیکر) لو پان تو کھاؤ-

م- (نیند گی کھرکر) اچھا ہم آپکو اپنے ہاتھ کا پان بھی کھلائینگے- پہلے نہ کھائین تو ہمارا ذمہ-

د- ہم آپکا پان نہ کھائینگے-

م- یہ کاہے سے- ہم آپکا پان کھائیں اور آپ نہ کھائینگے یہی انصاف ہی-

د- ہمارا قاعدہ ہی کہ جوان مہری کے ہاتھ کا پان نہین کھاتے ہین جب وہ پان دیتی ہی تو مسکراتی اور دیتی ہی-

م- واہ اچھا قاعدہ ہی آپکا-

د- اگر آپکو منظور ہی تو بسم اللہ-

م- نہین ہی ایسے گلوری کھلانے سے درگذری-

د- تم بھی سوچین کہ ایک پان ہی بچا-

م- پان کے ٹکڑے کو تو ہم محتاج نہین ہین- مگر آپکو گلوری کھلواکر اپنے گال کون کٹوائے-

د- کیا یہ کوئی بڑے عیب کی بات ہی-

م- ای نہین- خدا نہ کرے- پرائے مردون سے گال کٹوانا تو عورت کے لیے بڑا جوبن ہی-

د- جوبن تو ہی ہی (نون پر زور دیکر)

م- یہ آج آپ اتی خرمستیان کیون دکھارہے ہین بھنگ پی لی ہی- کیا-

د- اب انصاف تمھارے ہی ہاتھ ہی- جب تمھاری سی صورت دیکھنے مین آتے تو انسان کا دل ہاتھ سے کیون نجائے- اور اگر معشوق بیوفا ہو تو اور ستم ہی-

م- لے اب ہمین جانے دیجیے دیر ہوتی ہی-

د- ذرا ٹھہرو- باتین تو کرلین-

م- آپکی یہ نٹ کھٹ پنے کی باتین جنسے کیا باتین آپ سے یہ باتین کیجیے- ہین بچاری کیا جانون-

د- ارے واہ چالاکی اور ابھی کچھ جانتی ہی نہین ہو-

مہری ایک چالاک عورت انکی آتش عشق کے بھڑکانے کے لیے انگوٹھا دکھاکر چلی گئی- انھون نے لاکھ لاکھ پکارا قسمین دین مگر اسنے ایک نہ سنی- پیچھے پھر کر بھی نہ دیکھا-

نہ مڑکر بھی بیدرد قاتل نے دیکھا
تڑپتے رہے نیم جان کیسے کیسے

ادھر دارو غہ صاحب کے دل مین اب یہ فکر پیدا ہوئی کہ کسی ترکیب سے اس سونے کی چڑیا کو پھانسا چاہیے دل نہایت ہی بیقرار تھا اور انھون نے یہان تک ٹھان لی

کہ چاہے جو ہو گھڑی ڈال لو۔ اور ع

ہرچہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم

کہکے ایک مکان علیحدہ لیکر مزے سے زندگی بسر کرو۔

اُدھر مہری اِس منصوبے مین تھی کہ دارو غہ سے کچھ لے مرو مگر اِس خوبصورتی کے ساتھ کہ کوئی کانون کان نہ سنے۔ بیگم صاحب سُن پائینگی تو غضب ڈھائینگی اور اگر مان لے سن لیا تو وہ مار ہی ڈالیگی۔ مغلانی کھڑے کھڑے نکلوا ہی دیگی۔ اور جو نوابصاحب کو خبر ہوگئی تو وہ بھی فوراً موقوف کر دینگے۔ اِسکو یہ بھی ابھی تک امید تھی کہ شاید نوابصاحب قمرن کو نکال دین اور یہ محل مین داخل ہو جاؤن اور نوابصاحب اِسکو روز چھیڑا ہی کرتے تھے۔ اِس پس و پیش مین یہ زنان خانے مین آئین۔ کہا پانچ پنجرون کے لیے کہدیا ہی۔ داروغہ جی خدا سے جانے کہان تھے ڈھونڈھوا لیے۔ کہا پنجرے بہت اچھے اچھے تیار ہین۔ لال انھین مین آئینگے۔ حکم ہوا کہ پوچھو چاندی کا پنجرہ کتنے مین تیار ہوگا اب اُنکو پھر داروغہ صاحب سے ملنے کا موقع ملا۔ باہر جاکر یون گفتگو ہوئی۔

م۔ پوچھتی ہین کہ۔

د۔ یا مار ڈالو یا جلا لو۔

م۔ ادھ مرا کرکے چھوڑ دنگی۔

د۔ ہائے ستم۔ ادھ مرا کرکے چھوڑ دگی۔ یہ بیرحمی!۔

م۔ تم ایسون پر رحم کون کرے۔

د۔ ہم نے کون ایسا قصور کیا ہی صاحب۔

م۔ اے تمکو ان باتون سے کیا ملتا ہی۔ ہم بدنام ہو جائین اِسمین تمھاری خوشی ہی؟

د۔ بدنامی کیسی۔ کسی کو کیا معلوم آپس مین کیا باتین کر رہے ہین۔ چوری چوری اپنے ہنس بول رہے ہین۔

م۔ اور جو ہماری اماں سے کوئی جاکے لگا دے کہ یہ تو اب گھنٹون داروغہ جی سے صحبت گرماتی ہی۔

د۔ تم کہدینا کہ ہم کوئی پردے کی بیٹھنے والی بی بی تو نہین ہین۔ اندر باہر آنا جانا لگا ہی رہتا ہی اب کوئی کسی سے بات بھی نکرے۔ بات کرنے مین کیا گناہ ہی آخر۔ اور جو یون ہی لوگون کی لگائی بجھائی پر دھیان کروگی تو اللہ ہی حافظ ہی

شام کو داروغہ صاحب نے ستر لال اور چار ٹبرے اور دو چھوٹے پنجرے محل خانے مین بھجوائے۔ بیگم صاحب نے پچاس لال اور دو ٹبرے دو چھوٹے پنجرے فوراً اپنی بہن کے لڑکے کے لیے بھجوا دیے اور بیس لال اور دو ٹبرے پنجرے رہنے دیے۔ آٹھ بجے کے وقت داروغہ صاحب ڈیوڑھی مین آکے کرسی پر بیٹھے اور دریافت کیا کہ اب پہاڑ چلنے کا کون دن حضور نے قرار دیا ہی کیونکہ جو خط آیا ہی اُس سے پایا جاتا ہی کہ سرکار نے روانگی کا دن حضور ہی کی راے پر چھوڑ دیا ہی۔ بھائی صاحب یہان نہ آئینگے۔ کاٹھگودام تک بندہ ہمراہ رکاب چلیگا اور آدمی سپاہی وغیرہ اور وہان سے بھائی صاحب بھی ہونگے۔

بیگم صاحب نے فرمایا ابھی ہمنے دن قرار نہین دیا ہی مگر اب یہان جی گھبراتا ہی۔ جلدی روانہ ہونگے تم اپنے کیل کانٹے سے لیس رہو۔ جس روز چلنے کی تیاری ہوگی اُسکے ایک دن پیشتر کہدیا جائیگا۔

انھون نے کہا بلکہ دو روز پیشتر۔ کیونکہ کئی خاص قسم کا انتظام کرنا ہوگا۔ یعنی ریل کے درجے خاص حضور

ہمراہیون کے لیے کرایہ کرنے ہونگے -
مہری - جی ہان دو روز پہلے سے اطلاع کردینگے کہ سب انتظام وقت پر ہوجائے -
داروغہ - انتظام تو اور سب لیس ہو فقط ریل کے کمرون کا انتظام البتہ وقت پر محال ہو -
مہری - جی ہان وہ اپنے بس کی بات تو ہو نہین -
محلدار - ہمنے آجتک ریل ہوئی کی صورت بھی نہین دیکھی کہ کیسی ہوتی ہو -
مغلانی - کلکتے ہم گئی ہین نہین -
مہری - ہم تو سرکار کے ہمراہ سب دیکھ آئے اور کل سیرین کر آئے ہین -

پہاڑ کا دلچسپ بیان

ان چار پانچ اصحاب تربیت یافتہ مین سے اور سب صفا تو کچھ دن قیام کرکے پہاڑ سے اتر گئے مگر بیرسٹر صاحب ایک خاص ضرورت سے نینی تال ہی مین رہے - اور ایک روز اپنے دوست کو جو مدت سے قیام لندن کے سبب سے لندنی کہلاتے تھے نواب صاحب کے ہان لائے -
بیرسٹر - آپ سے ملکر جیسے نواب صاحب - آپ میرے معزز دوست اور بڑے سیاح جہاندیدہ ہین - کہین ع -

جہاندیدہ بسیار گوید دروغ

کی بیچ نہ کہیے گا -
نواب - (معانقہ کرکے) مین آپ کی ملاقات سے نہایت خوش ہوا - جناب کا اسم مبارک اور وطن -
بیرسٹر - آپ کا اسم مبارک حاجی نورالدین صاحب نور لندنی ہو اور دولتخانہ خاص لکھنؤ مین - مگر عرصہ دراز سے آپ کے والد ماجد نے بنارس مین سکونت اختیار کی ہو سات برس آپ لندن مین رہے اور کئی سال روس اور روم اور فرانس مین - پہاڑون پر زیادہ تر رہنے کا اتفاق ہوا ہی
آغا - حضرت بندے سے بھی مصافحہ کیجیے -
لندنی (مصافحہ کرکے) جناب کا اسم شریف -
نواب - آغا محمد اطہر صاحب رئیس لکھنؤ -
آغا - آپ سے کچھ پہاڑون کا دلچسپ تذکرہ سننا چاہتا ہون
چھٹن - ہم سب مشتاق ہین - کسی زلزلے کے دیکھنے کا تو اتفاق نہین ہوا -
بیرسٹر - کسی زلزلے کا ؟ یہ کہیے کہ جان کے لالے پڑ گئے تھے جاپان کے کسی زلزلے کا حال بیان کیجیے -
ممن - آپ صاحبون کی ملاقات اور صحبت نصیب کہان ہوتی ہو - مغتنمات مین سے ہو -
لندنی - ایک جزیرہ ہو جاپان - وہان رہنے کا اکثر اتفاق ہوا ہو - ایک زلزلہ ایسا سخت وہان میرے ہنگام قیام مین آیا کہ الامان - کوئی دو بجے ہونگے کہ میری آنکھ کھل گئی - تو گرمی اسوقت معمول سے زیادہ معلوم ہوئی - مین نے اسکا کچھ خیال نکیا اور برآمدے مین آن کے بیٹھا - اتنے مین وہ ضعیفہ میرے پاس آئی اور مجھسے پوچھا کہ اسوقت تم کوئی بات پاتے ہو - مین نے کہا ہان گرمی ذرا معمول سے زیادہ ہی - اسنے کہا مین تو سمجھتی ہون کہ کوئی تازہ مصیبت آنے والی ہو خدا خیر کرے - اسوقت ایک تو حبس ہو - دوسرے ہوا بالکل بند ہو - تیسرے جانور سب دبکے پڑے ہوے ہین اور چوطرفہ سناٹا پڑا ہو - خدا ہی خیر کرے - آثار مصیبت صاف عیان ہین کوئی گنہگار ہمارے شہر مین آج آیا ہو مین سمجھا کہ جس طرح

یہ روز نئی نئی مصیبتون اور نئے نئے حادثون کی پیشین گوئی کیا
کرتی ہی اُسیطرح آج بھی اُسنے بک بک شروع کی مگر اُسکی باتون
مین مجکو بڑا لطف آتا تھا - اب اِس گفتگو مین کوئی آدھ گھنٹے سے
کچھ کم عرصہ ہوا ہوگا کہ اُسنے آسمان کیطرف دیکھکر کہا غضب کا
سامنا ہی ستم ہوگیا - بہت بڑی مصیبت آگئی - ابتک وہ مصیبت
آنے کی پیشین گوئی کیا کرتی تھی اب اُسنے بدحواس ہوکر کہا کہ
مصیبت آگئی اور مین نے جو غور کیا تو واقعی سناٹا نظر آیا -
جانور سب خاموش پائے اور ہوا بالکل بند - اور ہم سب کے چہرون
پر مردنی اور تیرگی اور افسردگی اور پژمردگی چھائی ہوئی اب مجھے
بھی تشویش ہوئی - اور میرے یورپین خدمتگار نے بڑی بدحواسی
کے ساتھ جلد جلد مجھسے کہا کہ حضور کوئی بڑی مصیبت آنیوالی ہی
اِتنے مین اِس ضعیفہ کی خوابگاہ کے کمرہ سے بڑے زور سے کھڑکے
کی آواز آئی اور ضعیفہ نے کہا - لو زلزلہ آتا ہی بڑا زبردست بھونچال
ہی اِس حادثے کی آمد آمد کی خبر سنکر روح پرواز کرگئی اور مین سراسیمگی
کے ساتھ کرسی سے اُٹھ کھڑا ہوا - اور میرا خدمتگار رونے لگا -
ضعیفہ سے مین نے پوچھا کہ اِس سے بچنے اور محفوظ رہنے کی
بھی کوئی ترکیب ہی - مگر اُسنے کچھ جواب نہ دیا اور دوڑکر صحن مین
کھڑی ہوئی اور غل مچاکر مجکو بھی بلایا - مین فوراً دوڑکر اُسکے
پاس چلا گیا اور میرا خدمتگار میرے بیگ اور بکس اور پورٹمنٹو اور
بستر کمرے سے بڑی پھرتی کے ساتھ اُٹھا لایا - اِس عرصہ مین ضعیفہ
کی ایک خادمہ اور ایک خادم نے اُسکا ضروری اسباب بھی
نکالکر باہر رکھا بس حضرت دفعتہً یہ معلوم ہوا کہ جیسے زمین کے اندر
ریل چل رہی ہی اور کبھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ زمین کے اندر بادل گرج
رہا ہی - اِسقدر ہراس و افکار کا ہجوم تھا کہ الامان یا الٰہی یہ
بادل زمین کے اندر کدھر سے گھس گیا - ریل گاڑی طبقات ارض کے
اندر کہان سے چلنے لگی - خادمہ کے بدن پر تو کپکپی چڑھ گئی اور ضعیفہ
اپنی زبان مین بکمال استقلال دعا مانگنے لگی - اور میرا خادم زار زار
رونے لگا - اور میرے قلب کی جو کیفیت تھی اُسکا حال مین کیا بیان
کرون ضعیفہ کا کتا ہم سب کی صورت دیکھے اور مارے ڈر کے ہمارے
ٹانگون مین لپٹا جاتے - رفتہ رفتہ گڑگڑاہٹ زمین کے اندر سے
بلند ہوتی گئی تو ضعیفہ نے اور زور زور سے دعا کے کلمات ادا
کرنے شروع کیے - گویا اسدرمیان اِس گڑگڑاہٹ کے سبب
زور سے چلائے بغیر نہین سن سکتے تھے -

تھوڑی دیر مین زلزلہ کچھ یون ہی خفیف سا محسوس ہوا
پھر کچھ منٹ تک زمین کو جنبش ہوئی - تو مین نے ضعیفہ سے
دریافت کیا کہ اب تو کوئی اور تازہ مصیبت نہین آنیوالی ہی
کیونکہ مین سمجھتا تھا ع -

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

اُسنے جواب دیا - لیکن شکر کرو خدا سے دعا مانگتے جاؤ کہ اللہ
اپنی مہربانی کیطرح ہمارے اوپر اپنا فضل و کرم کرے ابھی مصیبت
آئی کہان - بہت بڑی مصیبت تو ابھی آنیوالی ہی شاید ہی
جان بچے اب تو نہین ہی - اتنا سننا تھا کہ میرے ہوش غائب
ہوگئے کہ اب جان گئی پھر خیال ہوا کہ نہ جانے [illegible]
بھاگکر کہان جاؤن کہان - اور ٹھہرا رہون تو اِس مصیبت کے
شکنجہ مین - یہ سوچ ہی رہا تھا کہ سامنے کچھ دور پر زمین شق ہوئی
اور اِس زور سے زمین کو جنبش ہوئی کہ مین گر پڑا اور ضعیفہ اور
خادمہ دونون کو غش آگیا - یہ زلزلہ کوئی دس منٹ تک رہا
اِسکے بعد دس بارہ منٹ تک زلزلہ محسوس نہین ہوا -
اِس عرصے مین مینے ان دونون کو اُٹھایا جب کچھ ہوش آیا
تو ضعیفہ نے سب سے پہلے یہی دریافت کیا کہ [illegible] مین سے

فرا تو نہین - مگر خادمہ بہت زیادہ بدحواس تھی - کھر کھر کانپتی
اور زرد پڑگئی تھی اور ہونٹھون پر ملاہٹ آگئی تھی اور میرا خادم
تو سکتے کے عالم مین تھا اور اُسکی کہنی بہت چھلگئی تھی - اسکے بعد
پھر کوئی آدھ گھنٹے تک سکون رہا مگر ضعیفہ نے ہم لوگون کو
ہلنے ندیا - تیسرا زلزلہ بہت ہی مہیب اور سخت تھا - اور
کوئی چار بلکہ ساڑھے چار منٹ تک رہا - صدہا مکانات منہدم
ہوگئے -- دیوارین جڑ سے کھُد کھُد کے دور گرین اور کڑیان
اور شہتیرین تین تین مکانون کے فاصلے پر زور زور سے
گرنے لگین اور پہاڑ کے ٹکڑے کوسون کی خبر لائے - پتھر کا
ایک ٹکڑا کوئی ڈیڑھ میل کے فاصلے پر گرا - ایک ٹکڑا دو میل
پہونچا اور دھوئین اور چنگاریون اور گندھک کی انتہا
نہ تھی - اسقدر دھوان ہمنے کبھی کاہیکو دیکھا تھا - تمام
شہر مین دھوان تھا - اور گندھک کے اجزا چوطرفہ
دھوئین کیطرح پھیلے تھے - آتشبازی کے انارون مین اگر
کبھی گندھک ذرا زیادہ ہو تو کیا برا معلوم ہوتا ہے - نہ کہ
پہاڑ کی چوٹی سے گندھک جلتی بلتی ہوئی منتشر ہو اور
کوسون کی خبر لائے - معاذ اللہ کا مقام ہے توبہ توبہ جسوقت
یاد آتا ہے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہین - کیا بُرا وقت تھا -
ہے ہے - تمام شہر مین جدھر جاؤ کہرام مچا ہوا - ہر طرف
لاشین - کوئی دروازے پر مرا پڑا ہے - کوئی چھت کے
ساتھ نیچے آرہا - کوئی دیوار کے تلے دبکے مرگیا - کوئی
کوٹھے سے گر پڑا اور چل بسا - ہزارہا آدمی سسک رہے تھے
عورتین بچون کے بچانے کو دوڑین تو کوئی لڑکے کے ساتھ
خود بھی کچل گئی - کسی کی ٹانگ پر دیوار گری اسکے صدمے سے
جان گئی - بہت سے آدمی صدمے کی وجہ سے مرگئے -

اور جو بچ گئے وہ اپنے اعزہ متوفی کو روتے تھے - غرضکہ جو
تھا پریشان حال اور سراسیمہ - اور اس سب پر طرہ اور تازہ ستم
یہ تھا کہ کنوئین خشک ہوگئے - پانی کا کال پڑگیا - مکانات کے
گرنے سے کنوئین بند ہوگئے نالون تک کا پانی نہ ملا - کیونکہ
عمارتون اور مکانون کے گرنے سے نالے بھی پٹ گئے تھے
ہر سمت شور محشر بپا تھا - الامان - الامان -
پولیس والون نے بڑی جوانمردی اور کارنمایان کیا -
اپنی جان کا ذرا خیال نکیا اور لوگون کے بچانے مین بڑی
مدد دی - ہمارے ملک کے پولیس سے یہ نہو سکتا - انکو اپنی
اپنی جان کی پڑی ہوتی - اب سنئے کہ بعض کمبخت شقی القلب
آدمیون نے جنکو روسیاہ کہنا ثواب ہے یہ حرکت شیطانی کی
کہ مردون کی جیبین ٹٹولنے لگے - اس شور محشر اور ہنگامۂ حشر
مین ان شقی اور بدکردار ملعونون کو عبرت اور خوف خدا
نہ تھا - اصل کفن کھسوٹ ایسون ہی کا نام ہے -
نواب - خدا کی مار ایسے لعینون پر -
چھٹن - کتے کی موت ایسون کو نصیب ہو تو ہین خوش ہون
زندہ بیواد -
ممن - واللہ بدن کے رونگٹے کھڑے ہوگئے -
مسخرہ - ہم تو اپنے لکھنؤ ہی کو روتے تھے - مگر معلوم ہوا کہ
من چہ نقش ام برادر فلان من بسیار نقش ست اور اور مقامات
پر بھی ایسے ایسے حضرات موجود ہین جو لکھنؤ کے بدمعاشون کے
بھی کان کاٹتے ہین لاحول ولاقوۃ -
آغا - ہمین واللہ ابتک یقین نہین آتا کہ انسان اسدرجہ
شقی ہوسکتا ہے -
مسخرہ - سچ کہتے ہین آپ - واللہ سچ ہے -

نواب - ایک حشر بپا ہی - اور انکو یہ فکر پڑی ہی کہ مردے کی جیب ٹٹولین -

مسخرہ - اصل دوزخی -

نواب - دوزخ کو بھی انسے شرم آئے - وہ سب ادب کے مر گئے ہوتے تو مین خوش ہوتا -

لندنی - اس قسم کے ستائیس ناہنجارون نے بڑی سخت سخت سزائین پائین -

نواب - مین بہت ہی خوش ہوا غضب خدا کا جو شخص ایسے وقت مین بھی خدا سے نہ ڈرے وہ واجب الرحم نہین ہی بلکہ وہ واجب القتل ہی - ایسا شخص قتل ہونا چاہیے - شرع کی رو سے ایسے لعین کو حد دینا یا اسیر کرنا جنت سے محروم رہنے اور دوزخ مین داخل ہونے کی فکر کرنا ہی -

نکوئی با بدان کردن چنان ست
کہ بد کردن بجاے نیک مردان

آغا - اسوقت لوگون کے دلون پر خدا جانے کیا گذرتی ہوگی -

مہراج - مین تو کانپنے لگا -

آغا - کانپنے کی تو بات ہی ہی -

ممن - انسان کی مصیبت اور لکھوکھا آدمیون کی وفات کا حال پر ملال سنکر شکر کرنا کون بڑی مردی اور مردمی ہی - یہ تو نہایت درجے کے شقی القلب و سنگدلون کا کام ہی - اور انسان مین اگر انسانیت کا ذرا بھی خیال ہوگا تو ایسے آدمی کو بدتر از بہائم سمجھے گا -

مہراج - جی اور کیا - ع -

ابہ نطق آدمی بہترست از دواب

مسخرہ - بجا ارشاد ہوا -

عزیز و حق تعالے کبریا ہی

آغا - کیون حضرت آخر کچھ سبب بھی دریافت ہوا کہ یہ وجہ کیا تھی -

اختر - کوئی سبب طبیعی ہوگا -

لندنی - اس مقام سے کچھ فاصلہ پر ایک جھیل ہی اور کوہ آتش فشان یعنی جبال النار سے بھی قریب ہی -

نواب - تو پھر جھیل سے کیا ہوتا ہی -

مسخرہ - جلدی فرمائیے قبلہ - یہان روح فنا ہوئی جاتی ہی مگر جھیل تو ایک یہی ہی سامنے - اور پہاڑ پر ہم لوگ بیٹھے ہی ہین -

آغا - ان وجہ تو دریافت ہو جائے - ایسا نہو یہان بھی وہی سامان جمع ہو جائین -

نواب - یہ تو آپ نے اچھی سنائی -

مہراج - جبھی غلام یہین نہین اترا -

سخن دان پرورده پیر کہن		بیندیشد آنگہ بگوید سخن

ٹھنڈے سے بدن کانپ اٹھا - جو اگر دیا رکھی رہی آگ اور پانی اور پہاڑون سے ضرور ڈرنا چاہیے -

مسخرہ - اور بھیڑیے کو بھول ہی گئے - واہ

اسپر بڑا قہقہہ پڑا اور اس بارہ اور قہران بھی کھلکھلا کر ہنسین

لندنی نے زلزلے کا سبب یہ بیان کیا کہ جو مقامات جبال النار یعنی کوہ آتش کے قریب واقع ہوتے ہین وہان اکثر زلزلے آیا کرتے ہین - زمین یعنی اندرونی طبقات ارض کے اندر اجزا کبریتیہ یعنی گندھک کے جز بہت بہت ہوتے ہین اور جب یہ اجزا ادھر چند در چند طلب خروج کی کوشش کرتے ہین تو جس مقام سے باہر نکلتے ہین وہان زمین دور تک

منشق ہو جاتی ہے - اور اکثر اوقات کوہ آتش فشان کے اندر ہی اندر پہاڑ کو توڑ کر نکلتے ہیں تو اجزا کوہ یعنی پتھر کے ٹکڑے کوسون کی خبر لاتے ہیں -

نواب - کیون صاحب اس سانحہ ہوش ربا مین تو جان و مال کا نقصان کثیر ہوا ہوگا -

لنڈنی - جناب کئی کرور کا نقصان ہوا -

آغا - شہر مین کتنے آدمی بستے ہونگے -

لنڈنی - بیس ہزار کی آبادی ہے - اور دامن کوہ مین واقع ہے - ہے پہاڑ ہی پر مگر وہ پہاڑی کوئی دس منٹ کی راہ ہے تو دامن کوہ ہی کہنا چاہیے - اور ان پہاڑونکی چوٹی پر ہمیشہ برف رہتی ہے - بارہون ماس برف رہتی ہے یہان کے باشندے زلزلون کے عادی ہو گئے ہین کیونکہ زلزلے یہان بہت آیا کرتے ہین بیشتر کے زلزلون مین صرف یہ ہوتا تھا کہ عمارتون مین دراڑین پڑ جاتی تھین مگر یہ زلزلہ نہ تھا - اسکو آفت اور بلا کہنا چاہیے آفتاب کا رنگ عجیب قسم کا تھا - اور روشنی کا نام بھی نہ تھا لوگون کے کراہنے اور چلانے کی آواز جگر خراش دل کے ساتھ نوک سنان کا کام کرتی تھی - اور جب زمین کو جنبش ہوتی تھی تو یہی معلوم ہوتا تھا کہ زمین شق ہوئی اور ہم اسکے اندر سما گئے - اور وہ قدرتی قہر بگتی زلزلے کے وقت زندگی کی طرف سے بالکل مایوسی ہو جاتی تھی - مگر خدا مسبب الاسباب ہے -

آغا - زلزلے کے بعد پھر تو لوگ اپنے مکانون مین رہنے لگے ہونگے -

لنڈنی - دو دن تک میدانون مین پڑے رہے -

آغا - اور کھانے پینے کا تو بھلا کیا ذکر ہے -

لنڈنی - روٹی کا ٹکڑا تک میسر نہ آیا - دو دن کے بعد وہان سے خراب سی روٹی پک کے آئی -

چھٹن - پھر تو اور زلزلہ نہین آیا -

لنڈنی - خفیف زلزلون کی حرکت موقوف نہین ہوئی - وہان کے باشندے تو مدت سے عادی تھے مجھے جو اس زلزلہ سخت کا تجربہ ہو گیا تو ان زلزلون کی میرے نزدیک بھی کوئی وقعت نہ تھی - کیونکہ جو شخص اس آفت آسمانی کا تجربہ کریگا وہ ان خفیف خفیف زلزلون کو بھلا کیا سمجھیگا -

آغا - بھلا کتنے آدمی مرے ہونگے -

لنڈنی - بندہ تو چوتھے روز بھاگا - مگر سنا تھا کہ کوئی ڈیڑھ ہزار سو آدمی مرے اور زخمی تو خدا جانے کی ہزار ہوے -

آغا - معاذ اللہ کا مقام ہے -

مہراج - بھائی صاحب - ع -

	اگر خواہی سلامت بر کنارست

ورنہ جان کی خیر نہین -

لنڈنی - سفر کرنے سے انسان کی آنکھین کھل جاتی ہین - آپ کے لکھنؤ والون سے کون کہے - جنھون نے گھر کے باہر کبھی قدم ہی نہین رکھا - ذرا باہر نکلین تو معلوم ہو کہ دنیا کیا شے ہے - انکے نزدیک لکھنؤ سے بڑھ کے کوئی شہر ہی نہین ہے اب ہم انسے کیا لڑین کہ یورپ مین جا کے دیکھو تو پھر لکھنؤ کی عظمت کا حال معلوم ہو - اور یون تو - ع -

	کس نگوید کہ دوغ من ترش ست

وجہ یہ کہ اول تو اہل لکھنؤ ما چا تو ڑا لیسے ہوتے ہین کہ سفر سے انکو کوئی بحث ہی نہین ہے اور اگر سفر کیا بھی تو

وہی قرب و جوار کے شہرون اور قصبون اور ضلعون مین
بلیح آباد چلے گئے - یا بارہ بنکی یا سلطانپور - یا بستی اور
گورکھپور دیکھ آئے اب فرمائیے آنکے نزدیک تو لکھنؤ نمونۂ
بہشت بریں ہی بلکہ رشک روضۂ رضوان - گو لکھنؤ آبادی
اور وسعت اور رقبے کے لحاظ سے بڑے شہرون مین ہی
اور اسمین بھی شک نہین کہ لکھنؤ مین عمارتین بھی بہت
اچھی اچھی بنی ہوئی ہین - چھتر منزل اور ارکین کی
کوٹھی اور حسین آباد مبارک اور قیصر باغ قیصر پسند قابل
دید ہین اور بڑا امام باڑہ واقعی اس معنی کر کے ساری خدائی
مین اپنا نظیر نہین رکھتا کہ اتنا بڑا کمرا بلا ڈاٹ جسکو والاون کا
اوادا ہیر کہنا چاہیے کہین نہین اور طرہ یہ کہ اداؤ کا کام ہی
بے ستونون - اور لکڑی کا نام نہین - سب لوہے کا کام ہی
مگر دور کیون جائیے ذرا دو قدم بڑھ جہنپوری ہو آئیے -
دیکھیے تو ایسا بازار اور ایسے خوش قطع دو رویہ مکانات اور
دکانین اہل لکھنؤ نے کبھی خواب مین بھی دیکھی ہین - ٹہلتے
ہوئے ذرا آگرے مین اتر پڑیے - تاج بی بی کا مقبرہ ملاحظہ
فرمائیے کہ دنیا کے پردے پر ایسی عمارت کہین نظر نہین آتی
دہلی مین دیوان عام و دیوان خاص کیسا بےمثل بنا ہوا ہی
کہ دیکھنے سے جی خوش ہو جاتا ہی - مگر اندھے کے آگے رونا
اپنی آنکھین کھوتا ہی - میرا نے فقش کے اہل لکھنؤ کے دلون مین
تو لکھنؤ کی عظمت اسقدر سمائی ہوئی ہی کہ نکل نہین سکتی
وہ مرتے دم تک یہی کہتے جائینگے کہ ہفت اقلیم اور ربع
مسکون مین جو کچھ ہی لکھنؤ ہی ہی - وہ ابھی تک ہفت اقلیم
اور آب حیات اور سد سکندری اور یاجوج ماجوج کے
قایل ہین جس شخص نے یورپ کا سفر کیا ہو اور دنیا کے عجا

وغرائب دیکھے ہین وہ بھلا ان مہمل و پوچ بادر ہوا خیالات
کو کب مان سکتا ہی - اہل یورپ نے پہاڑون کی وہ وہ تحقیقاتین
کی ہین کہ عربی اور فارسی اور سنسکرت کی کتب مین انکا کہین
نام و نشان ہی نہ پائیے گا - تو وجہ کیا اس قسم کی تحقیقات کی
جانب ہم اہل ایشیا نے کبھی توجہ ہی نہین کی - سنسکرت ایک
جامع زبان ہی - ایسی صرف و نحو ساری خدائی کی السنہ مین
نہ پائیے گا اور نہ اسقدر کسی اور زبان کی شاعری کو وسعت
و جامعیت ہی - عربی مین منطق کا علم بہت بڑا علم ہی - فارسی
مین پرانی قسم کی شاعری اب تک لطف دیجاتی ہی - مگر جو
علوم و فنون نفیسہ اہل یورپ نے اب ایجاد کیے ہین وہ
ان السنہ مین کہان -

مگر بڑی خرابی یہ ہی کہ اہل ہنود کو یہ چڑی ہوئی ہی کہ سنسکرت
دیوتاؤن کی زبان ہی اور انکے وید مین دنیا بھر کے علوم
جدید و عتیق موجود ہین اور اہل اسلام یہ ڈینگ کی لیتے ہین
کہ عربی سے بہتر کوئی زبان ہو ہی نہین سکتی - اگر ان سے
کوئی بحث کرے تو آستینین چڑھا لین - پھر کس کو بڑی ہی
خواہ مخواہ بحث کرے اور لڑائی مول لے - اور اگر ہم سمجھین
کہ وہ داب مناظرہ کے موافق بحث کرینگے تو ہم ضرور بحث کرین
مگر جب ہم خوب جانتے ہین کہ وہ بحث کے عوض کج بحثی اور
مناظرہ کے عوض گالی گلوج پر آمادہ ہونگے تو ہم اسسے بحث کرنا
اپنا ننگ سمجھتے ہین -

نواب - واقعی آپ بڑے قابل اور لائق آدمی ہین - اور
جو کچھ آپ کی نسبت ہم سنتے تھے اس سے بدرجہا بہتر پایا -
آپ ہمارے فخر ہین -

آغا - اسمین کیا شک ہی - کیسے پاکیزہ خیالات ہین -

خدا کی قسم - بیشک ہمارے فخر ہین -

نواب - بیرسٹر صاحب آپ نے فرمایا تھا کہ جناب لندنی نور تخلص کرتے ہین - خاکسار آپکا کلام سننے کا بہت مشتاق ہی کچھ فرمائیے حضرت -

بیرسٹر - اب تو سب بھول بھال گئے ہونگے -

لندنی - ایک مدت گذر گئی - شعر شاعری سے کوئی بحث ہی نہین رہی - بیس بائیس برس مین شاید کوئی دس پانچ بار اُردو بولنے کا موقع ملا ہو - پھر فرمائیے شاعری کی مشق کیونکر ہو -

نواب - ہان صحیح ہی -

لندنی - اوہ - خدا جانے کو ہزار برس کے بعد اپنے نزدیک آج شعر شاعری کا نام سنا ہی مگر حضرت وہ میر ہین کہ تمام عمر نہین بھول سکتے ہمنے تو خیر پچیس چھبیس برس تک یورپ کی سیر کی اور ایک معتدبہ حصہ عمر صرف کر دیا - جو صاحبزادے بیرسٹری کے لیے گئے تھے اور جنکو صرف تین سال وہان رہنے کا اتفاق ہوا اُنسے پوچھیے کہ لندن کے قیام کو کیا کہتے ہین - لندن کے نام پر جان دیتے ہین یا نہین ہندوستان کو چاہیے آپ لوگ جنت نشان کہیے چاہے جو کہیے وہ بات بھلا یہان کہان - اور یون خالی خولی ڈینگ اُڑانا اور بات ہی -

آغا - جو ولایت سے واپس آتا ہی وہ یہی کہتا ہی -

چھٹن - جی ہان جو آتا ہی وہ کلمہ ہی پڑھتا آتا ہی -

بیرسٹر - قابل دید ہی نواب صاحب -

لندنی - آپ لوگ بے ادبی معاف بڑے پست ہمت ہین خدا نے زر دار بھی کیا ہی - جاگیر ہی کل اسباب عشرت و فارغ البالی مہیا ہین مگر اتنی عمر مین ابکی دفعہ نینی تال آنے کا اتفاق ہوا

واہ - افسوس ہی خدا کی قسم افسوس ہی -

چھٹن - ہم تو قبلہ مستعد ہین بشرطیکہ محمد عسکری ہمت کرین چار ہزار ہم بھی صرف کرینگے -

مہراج - اگر سمندر کی راہ نہ چلو تو آنے جانے اور وہان رہنے کے سات سو تک ہم بھی خرچینگے -

مسخرہ - کھیل گئے جان پر -

بیرسٹر - آنے جانے اور وہان قیام کرنے کے سات سو!

مہراج - کیا سات سو تھوڑے ہوتے ہین -

لندنی - آپ جا چکے قبلہ -

مسخرہ - اور شرط تو یہ ہے سمندر کی راہ اگر نہو -

لندنی - اور نہین کیا بائیسائیکل پر جائیے گا -

مسخرہ - پالکی پر چلیے -

بیرسٹر - ہان - تیز بھی جائیے اور جوکھم بھی نہ ہو - رنگ بھی چوکھا آئے -

لندنی - دس دس ہزار کمر مین باندھیے اور چلیے سات سو مین کیا ہوگا -

مہراج - کوئی پاگل ہی ہوگا جو صرف زر بھی کریگا اور جوکھم بھی اُٹھائیگا -

لندنی - اب سب چلے ہی جاتے ہین -

مہراج - اور ڈوبتے بھی جاتے ہی ہین -

پہاڑ پر لکھنؤ کا لطف صحبت

یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ ایک سپاہی نے جو ڈاک لانے گیا تھا کئی خط اور اخبار سامنے رکھدیے اور پڑھتے پڑھتے جناب نواب صاحب نے کہا بھئی اس اخبار پیسہ کا ایک مصرع ابھی ابھی نظر سے گذرا ہی ع -

آج بگڑی ہی اس ستمگر سے

آغا - شگفتہ طبع ہو -

پندرہ بیس منٹ کے بعد اختر نے عرض کیا -

اختر - حضور مطلع عرض کیا ہے -

نہ کہا ایک حرف دلبر سے | سدا اس ہمیشہ سے
نالہ وا بر دیدہ تر واہ | جو ہین گرچہ کہان ہین وہ ابر سے

لنڈلی - خوب فرمایا ہی - پوری مثل ایک مصرع مین آگئی -
اور یہی لطف ہی - ورنہ اگر مثل کو اس طور پر لاسکے کہ لدھڑ
کردے تو شعر گفتن چہ ضرور - جیسے -

بلند قامتی اپنی سے مشہور ہوا بشیر

اسکے یہ معنی کہ شہر مین اونٹ بدنام - مشہور ہوا بشیر بس
لدھڑ ہو گیا -

اختر - حضور اس شعر کو ملاحظہ فرمایئے گا - داد چاہتا ہون
آپ سب قدردان ہین - عرض کیا ہی -

عید کیونکر نہ ہو نکالا کام | حلق شہ پل کے اسکے خنجر سے

لنڈلی - سبحان اللہ پل کے کیا خوب فرمایا ہی جی خوش
ہو گیا واللہ - کیا عید قربان ہی -

بیرسٹر - واقعی بے مثل شعر ہوا ہی - پل کے لفظ نے جان ڈالدی
اور حلق کے لیے کام کیا خوب -

اختر - کیا خوب انگاہ رسا ہی -

لنڈلی - نواب صاحب خوب سمجھے ہین واللہ -

اختر - خداوند سنیے گا -

جان لی عشق زلف جاناں کی | نہ ٹلی یہ بلا مرے سر سے

آغا - واہ - کیا بلا اور کیا سر کا لفظ ہی -

مہراج - اندر سے - یہ قافیہ تو لایئے قبلہ -

مسخرہ - حضور صفائی کے کشتر کا قافیہ سنیے گا - سہ

بنا کر دبن پہ گر کشتر ڈالی
جبا کے کہدیگی وہ فروری صفائی کے کشتر سے

حسن - واہ - کیا موزون مصرع ہی -

نواب - اس صنعت کا کیا اسم ہی حضرت -

مسخرہ - حضور اسکو صنعت مہراج بلیہ کہتے ہین -

نواب - مگر فرمایش تو (اندر سے) کی تھی -

مسخرہ - (اندر سے) - سنگ لاخ ہی مگر لگے ہاتھون سن لیجیے

اپنے شوہر کی سنکے ایک نہیق | نکل آئین الائن اندر سے

اس شعر پر بعض نے زور سے قہقہہ لگایا اور بعض نے
ہنسی ضبط کی - مگر منشی مہراج بلی نے سب سے بڑھکر داد دی

مہراج - یہ شعر خوب ہوا ہی - انصاف شرط ہی -

لنڈلی - نہیق کے لفظ نے جان ڈالدی -

اختر - اس شعر کی گدھون تک نے تعریف کی -

نواب - للاین کا لفظ فحش ہی بھئی -

مہراج - یہ کاہے سے - اپنے شوہر ہی کی آواز پر تو باہر نکلین
پھر فحش اسمین کیا ہی -

آغا - نواب سمجھے ہی نہین - ارے بھئی فحش تو تب ہی کہ
جب کسی غیر مرد کی آواز پر باہر نکل آئین اور جب اپنے
خاص شوہر کی نہیق پر باہر نکل آئین تو فحش کیا معنی -

مسخرہ - حضور نہیق کے معنی منشی مہراج بلی کے سوا اور کوئی
نہین سمجھا - بڑے محقق ہین واللہ -

آغا - ہم کو خود نہین معلوم - ذرا غیاث تو لاؤ جی -

غیاث مین نہیق کا لفظ نکالکر کتاب منشی مہراج بلی کے
ہاتھ مین دی - پڑھتے ہین تو نہیق بالفتح بانگ خر از منتخب

(شرح نصاب) - کاٹو تو لہو نہیں بدن مین - بہت ہی جھینپے اور
بڑے جھلائے - اور ادھر ان سب نے زور زور سے قہقہے
لگانے شروع کیے مسخرے نے کہا اچھا صاحب یون سہی -

نکلے آواز میری سیٹی کی | نکل آئین للائین اندر سے

اسپر اور بھی قہقہہ پڑا - آغا صاحب نے کہا کھی یہ بہت
بڑھ گئی - اپنے میان کی نہیق تک تو خیریت تھی مگر اب یہ
سیٹی کی تو کھلی کھلی ہونے لگی -
لنڈنی - جناب منشی اختر صاحب کچھ ارشاد فرمائیے -
اختر - حضرت اب اس شعر کے سامنے رنگت نہ جمیگی خیر
منشی مہراج بلی صاحب کی فرمایش بندہ بھی پوری کر دے
(اندر سے) کا قافیہ -
مہراج - بس معاف کیجیے -
اختر - تو خاکسار کو بھی آپ کوئی مسخرہ سمجھے ہوے ہین -
تسلیم - قدردانی عالم بالا معلوم کردم -
مہراج - اس ملعون مسخرے کی تو شامتون نے گھیرا ہے
وہ تو اپنی قضا سے کا نوحہ خوان ہے -
مسخرہ - قضا سے مین اس (ی) نے کیا لطف دکھایا ہے -
اختر - دیکھیے کیا شعر نکالا ہے -

طالب مدح ہو جو وہ دم زیب | بولے عکس آئینہ کے اندر سے

لنڈنی - (بآواز بلند) اندر سے - ای سبحان اللہ کیا خوب
فرمایا ہے - ع - بولے عکس آئینے کے اندر سے -
نواب صاحب اور آغا محمد اطہر نے اس شعر کی نہایت تعریف کی
اور منشی مہراج بلی صاحب بھی بہت محظوظ ہوے -
لنڈنی - مجھے اسوقت ایسی خوشی ہے کہ بیان نہین کر سکتا
اس کوہستان اور جنگل مین شعر شاعری کا لطف آج ہی
حاصل ہوا واللہ - ورنہ کہان نینی تال اور کہان شعر و سخن کا خیال
آغا - ایک شعر میرے بھی ذہن مین آگیا اسوقت سے

بے گہر ہو کے یہ صدف نے کہا | آب و دانہ اُٹھا مقدر سے

پیر شہر - واہ واہ واہ کیا آب و دانہ ہے -
لنڈنی - آب و دانہ تصویر کھینچ دی ہے واللہ - گہر کے لیے آب
اور اُسکی صورت تو دانے کی سی ہوتی ہے آب و دانہ خوب ہی لائے
نواب - آغا صاحب بھی بڑے ذکی الطبع آدمی ہین -
آغا - تسلیم - یہ آپ کی قدردانی ہے -
لنڈنی - ہمنے تو آپکی صحبت مین ایک کو بھی غبی نہین پایا -
ممن - جو ہندوستانی ہو تو عرض کر دون کہ غبی تو اس صحبت مین
رہ ہی نہین سکتا -
اختر - حضور ایک شعر ذہن ناقص مین آیا ہے - امید تو یہی ہے
کہ سب صاحب پسند کرینگے

حال سب میری سخت جانی کا

ذرا غور سے سنیے گا حضور -
لنڈنی - جان لڑی ہوئی ہے ع

حال سب میری سخت جانی کا

اختر - حضور

حال سب میری سخت جانی کا | بارہ کہتی ہے مر کے خنجر سے

اس شعر پر سب پھڑک اُٹھے - دیر تک تعریف کی اور
بار بار پڑھوایا اور دہرایا -
نواب - کیا کہا ہے منشی اختر صاحب نے مر کے -
لنڈنی - ایسا لفظ یہان پر آیا ہے جیسے انگوٹھی مین نگینہ
آغا - روح وجد کر گئی - کچھ آپ بھی فرمائیے
لنڈنی - دو تین شعر ذہن مین آئے سب بنانا تو جہلا کا کام ہے

چھوٹا ہوا ہی۔ پچیس برس کے بعد ہندوستان مین آیا اور اُن
اُن ملکون مین رہا جہان اُردو بولنے والا عنقا۔ دو چار
شعر عرض کیے ہین۔

آہ سے اور داغ دل چمکا ... نہ بجھا یہ چراغ صرصر سے

اختر۔ بارک اللہ۔ واللہ خوب ہی فرمایا ہی۔
لندنی۔ عرض کیا ہی۔

جلتی وہ ہون جلتی دوزخ ہین ... جلتی ہین میرے دامن تر سے

اِس شعر کی بھی سب نے تعریف کی اور داد سخن دی
اسکے بعد لندنی نے کہا۔

اُسکو خوف شکست یہ نہچونا ... قطرہ بہتر کہین ہی گوہر سے

آغا۔ اہاہا۔ نیا مضمون ہی۔
اختر۔ جدت ہی جناب۔ ع۔ قطرہ بہتر کہین ہی گوہر سے
لندنی۔ حضور سکندر کا قافیہ رکھا ہی۔ عرض کرون۔

پاس اُس شاہ حسن کے آیا ... ٹوٹ کر آئنہ سکندر سے

چھٹن۔ ٹوٹ کر کیا خوب محاورہ معنی خیز ہی۔
لندنی۔ مقطع عرض کیا ہی۔

خیر اب تک جو کچھ ہوا سو ہوا ... اُٹھو ملجا دآکے انور سے

اختر۔ واللہ ہزار غنیمت ہی یہ صحبت۔ بقول مسٹر لندنی کے
یہ پہاڑ اور یہ صحبت استعجاب ہوتا ہی واللہ۔ مگر واہ رے
لکھنؤ جہان اہل لکھنؤ جاکے بیٹھے وہین شعر شاعری کا چرچا کیجیے
لندنی۔ یہ بات خوب تو بھائی صاحب لکھنؤ پر ختم ہی۔
نواب۔ کیا شہر ہی واہ واللہ۔ زبان تو ایسی ہندوستان کے
اور شہر مین ہی نہیں سنیے ہین یہ محاورات شستہ اور لطف
جا بمقام پر کہان لطف جا۔ لاحول ولا قوۃ۔
آغا۔ صحبت کیا بلا ہی اِس پہاڑ کے سفر اور قیام مین
مہراج۔ اندر سے۔

یادگار رہیگی۔ بھئی تھوڑی دیر سیر روز یہ شغل ہا کرے
واللہ روح کو فرحت اور تازگی حاصل ہوتی ہی۔
مسخرہ۔ روح کو تازگی تو قبلہ جھیل مین کشتی پر سیر کرنے ہی سے
حاصل ہوتی ہی۔ ہان فرحت شعر شاعری سے بھی ہوتی ہی۔
آغا۔ ہان تازگی تو اُسی سے حاصل ہوگی۔
مہراج۔ اور جان پر بن جائیگی۔

شد غلامے کہ آب جو آرد ... آب جو آمد و غلام ببرد

لندنی۔ اب کسی روز یہان سے کچھ فاصلے پر چلکے پک نک ہو
اسمین یہ ہوتا ہی کہ اپنا اپنا سامان سب لاتے ہین شراب پینے والے
ہوے تو شراب اور نہین تو گوشت روٹی پلاؤ قورمہ جو شی
کھاتے ہوے اپنے گھر سے لاتے ہین اور ایک جگہ بیٹھکر
کھاتے ہین یا جہان پک نک ہوتی ہی وہان کھانا پکتا ہی اور
شراب کا دور چلتا ہی۔
نواب۔ بہت اچھا مگر بقول آپ کے شہر سے باہر ہو۔ جہان
بالکل جنگل ہو۔
مہراج۔ ہم بھی متفق ہین۔
مسخرہ۔ مگر ہم متفق نہین ہین بھائی صاحب اور اگر متفق
ہین بھی تو دو شرطون سے ایک تو کوئی رات کو سانپ کا
نام نہ لے دوسرے اُس جنگل مین بھیڑیا نہو۔
لندنی۔ (ہنسکر) کیا نہو؟
مسخرہ۔ بھیڑیا نہو حضرت۔
لندنی۔ (بہت ہنسکر) کیا ہمارے بہادر دوست منشی
مہراج بلی صاحب بھیڑیے سے ڈرتے ہین۔
مسخرہ۔ جی نہین۔ مگر بہادر دوست کی آپنے اچھی پھبتی کہی۔
نواب۔ حضرت منشی مہراج بلی کی روح بھیڑیے کے نام سے فنا ہوتی ہی

بیرسٹر - اتنی بڑی لاش کو بھیڑیا اُٹھا لیجائیگا اور یہ رات کو سانپ کا نام لینا کس مصلحت سے ناجائز ہی -

مہراج - آپ تو ہین صاحبزادے اور انگریزی خوان اور تین برس ولایت مین قیام کیا ہی - فرنگستان کے اور ملک دیکھے ہین - بھلا آپ سے بحث مین کون جیت سکتا ہی مگر ایک سوال ہمارا بھی ہی -

راوی - سوال سننے کے سب مشتاق ہوے - کہا ہان ہان کہئی وہ آپ کا سوال کیا ہی - ہم بھی سنین -

مہراج - سوال یہ ہی کہ جان کو عزیز رکھنا لازم ہی یا جان گنوانا لازم ہی - اور درحالیکہ سمندر مین جوار بھاٹا آتا ہی اور جان کا خوف ہی کہ زندگانی کی کشتی معرض خطر مین ہتی ہی تو پھر قبلہ جان شیرین گنوانا کون عقل کی بات ہی آج یہ جہاز ڈوبا - کل وہ غرق ہوا - پرسون فلان جہاز گم ہوگیا سات سو آدمی ایک مین ڈوبے - چار سو آدمی فلان جہاز مین غرق ہوے - یہ جو بنی نوع انسان کی جان مفت مین یجاتی ہی تو اسکا عذاب کسکی گردن پر ہی - کہ سعدی گفتہ است

بدریا در منافع بیشمار است	اگر خواہی سلامت برکنار است

بیچ دریا کے در نفع بے گنتی ہی - اگر چاہئے تو سلامتی اوپر کنارے کے ہی -

نواب صاحب وغیرہ تو اِس لیے تکی ہانک کے عادی ہوگئے تھے انکو تو یہ کوئی نئی بات نہ تھی - مگر بیرسٹر اور لندنی بے اختیار ہنس پڑے -

لندنی - تو یہ کیا مکتب خانے مین آموختہ سنا رہے ہین آپ

بیرسٹر - ترجمہ کتنا فصیح ہی (بیچ دریا کے در)

آغا - ابھی آپ دونون صاحب اِنکے جوہر سے بخوبی واقف نہین ہوے ہین - یہ طرفہ معجون ہین -

مہراج - مین طرفہ معجون ہون اور یہ شہر کے بانی ہین -

بیرسٹر - اور بہت خوش ہوگئے -

لندنی - آپ تو واللہ دنیا مین نہد کر رکھنے کے قابل ہین -

مہراج - (بہت خوش ہوکر) - اجی جناب بندہ کس قابل ہی من آنم کہ گفتہ اند

ہرچہ از دونان بمنت خواستی
در تن افزودی واز جان کاستی

جو کچھ دونون سے ساتھ منت کے چاہا تو نے بیچ بدن کے بڑھایا تو نے اور جان سے گھٹایا تو نے -

اسپر وہ قہقہہ پڑا کہ بڑی دور تک آواز گئی اور ٹمن اور نازو کو بھی معلوم ہوگیا کہ مہراج بلی بنائے جاتے ہین -

نازو - اِسکو سب الو بنا لیتے ہین -

ٹمن - وہ باتین ہی ایسی ہین اُنکی -

معلانی - بڑے سیدھے آدمی ہین اور سمجھتے ہین کہ مین لقمان کا بھی دادا ہون -

نازو - ہمکو جو کوئی اسقدر کا دق کرے تو ہم تو رخ بھی نہ اُسکی طرف کرین -

معلانی - مگر جب وہ بیچارے سمجھین بھی -

ادھر تو مہراج بلی بنائے جاتے تھے ہی ادھر بھی انھون نے انکی حماقت کی تعریف کر دی کہ مہراج بلی گو سادہ لوح ہین مگر اپنے کو بقراط سے کم نہین سمجھتے -

مہراج - یہ خواہ مخواہ کی ہنسی ہمین کھلتی ہی -

آغا - (ہنسکر) - ہمین بھی -

لندنی - واقعی کھلا ہی چاہیے - بے سبب ہنسنا تو جہلا کا کام ہی

مہراج - خواہ مخواہ کی ہنسی بے وجہ بے سبب -
ایک خوش گلو کی آواز اسوقت جو سنی تو نواب صاحب کو اتفاق سے میان جملو یاد آئے - لوگون سے پوچھا میان جملو کہان ہین بھئی - کیا ابھی تک افاقہ نہین ہوا - پرسون تو فی ذرا آرام تھا - ممن نے کہا حضور فضل الٰہی ہی کل تک ذرا ضعف تھا آج صحت ہی - حکم ہو تو بلوا دون - اختر نے عرض کیا حضور سنوا دین - یہ دونون صاحب محظوظ ہونگے - نواب صاحب نے حکم دیا اگر انکو تکلیف نہو تو بلوا لیے جائین -

حکم پاتے ہی میان جملو حاضر ہوے - آداب عرض کرتا ہون خداوند - حضور غلام تو خود حاضر ہوتا - یہان شعر و سخن کا چرچا تھا - غلام کا جی خود بھر بھر آتا تھا مگر ذرا ذرا ضعف ابھی ہی - کچھ عرض کرون حضور - فرمایا اگر تکلیف نہ ہو - پیرسٹر صاحب اور ہمارے لندنی دوست کو کچھ سنائیے - کہا تکلیف کیسی پیر و مرشد - اس ذرا سے کام کے لیے تکلیف - ابھی عرض کرتا ہون - عین راحت ہی -

تیرا نیاز مند جو ای نازنین نہین
دونون جہان مین اسکا کہین ٹھکانا نہین
ہم بوسہ مانگین اور کہے تو نہین نہین
انصاف چاہتا ہی یہ ای نازنین نہین
تیغ برہنہ کب نہین قاتل کے ہاتھ مین
کسوقت کہنیون سے چڑھی آستین نہین
رخسار بادشاہ ہی دل بھی فقیر کا
اتنا تفاوت ہمین ہی حسین جبین نہین

مہراج - سبحان اللہ - آپ بڑے خوش گلو اور خوش
آواز ہین طبیعت کو بہت حظ حاصل ہوا ع
اسوقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

لندنی - ہم آپ سے متفق ہین - ہمین تو اسوقت یہ معلوم ہوتا ہی کہ گویا ہم لکھنؤ مین بیٹھے ہوے ہین - شعر خوانی غزلخوانی ہو رہی ہی - اشعار تصنیف کیے جاتے ہین برجستہ غزلین موزون ہو رہی ہین - کوئی حملۂ حیدری قرأت کے ساتھ پڑھتا ہی - کوئی خوش گلو گا رہا ہی - ہنسی مذاق چہل دل لگی ہو رہی ہی - نواب صاحب کو خدا خوش رکھے کہ انکی بدولت ہم اسقدر محظوظ و مسرور ہوے - مگر ایک بات کی کسر ہی قبلہ -

نواب - وہ بھی کہہ ڈالیے -

لندنی - وہ نہ کہینگے - ابھی آپ سے اسقدر بے تکلفی نہین ہی -

آغا - یون ہی بے تکلفی ہوتی ہی -

بیرسٹر - کیا کہی ہی - بے تکلفی ہوتے ہی ہوتے ہوتی ہی -

لندنی - حضرت لطف صحبت بے عورت کے محال ہی -

مصرعہ - جس صحبت مین معشوق نہین وہ صحبت کیا -

نواب - اب انگریزی قاعدے کا برتاؤ تو ہم لوگ کر نہین سکتے کہ لیڈیون کو آزادی دیجائے اور وہ بے نقاب مطلق العنانی کے ساتھ باہم ڈکورین اٹھین بیٹھین - یہ تو امر محال ہی - اب رہا یہ امر کہ بازاری عورتون سے دو گھڑی دل بہلائین وہ وضع کے خلاف ہی - اور آپ انگریزی خوان بزرگوار اسکو صحبت مین جائز نہ رکھینگے -

بیرسٹر - اگر مثل تھیٹر کی رقاصہ کے جسکو ایکٹرس کہتے ہین عورتین ہون تو کیا مضائقہ ہی -

چھٹن - خیر - اب صاف صاف کھل گئے - ہین آدمی رنگین طبع -

بیرسٹر - اور نہین تو کیا آپ بالکل زاہد خشک سمجھ بیٹھے تھے معقول ! -

چھٹن - زاہد خشک نہین - مگر روکھے پھیکے تو ضرور سمجھے تھے اب تشفی ہوگئی - بھئی نواب پھر کوئی معشوق صحبت مین ہونا چاہیئے -

نواب - کچھ فکر کیجائیگی -

لندنی - ہمسے تو بہت اُڑیے نہ - آپ نے لکھنؤ سے نکلکر نینی تال دیکھا ہی اور یہان ساری دنیا کی خاک چھانے بیٹھے ہین پس ہمکو وہ اُڑن کھٹولون کی پریان دکھا دیجیے -

نواب - (تجاہل عارفانہ کرکے) کون ؟ پریان -

آغا - یہ اُڑن کھٹولے کیسے حضرت -

لندنی - ہمسے اڑ اُڑن گھائیان - شان خدا -

نواب - بیرسٹر صاحب یہ آپکے دوست کیا کہ رہے ہین -

بیرسٹر - حضرت مشتاق تو ہم بھی ہین -

اختر - این ! یک نشد دو شد -

نواب - آغا صاحب - بولو بھئی - کیا صلاح ہی -

لندنی - بھئی ہم تو بے تکلف آدمی ہین -

آغا - بے تکلف ہی ہونا اچھا ہی ع -

	آرام سے ہین وہ جو تکلف نہین کرتے

آپ کو چون وچرا کا تو کوئی موقع اب ہی نہین -

نواب صاحب نے دیکھا کہ لندنی اور بیرسٹر دونون معزز اور ذی علم اور عالی خاندان آدمی ہین اور کسی قدر بے تکلفی بھی ہوگئی ہی لہذا اگر قمرن اور نازو اِنکے سامنے ہون تو کوئی ہرج نہین ہی دوسرے کمرے مین جاکر آغا صاحب اور میان اختر کو بلایا - ان دونون سے مشورہ لیا - انھون نے راے دی کہ جب اسقدر بے تکلفی ہوگئی تو کیا مضائقہ ہی - نواب صاحب نے نازو اور قمرن سے کہا - انکو نواب صاحب کے حکم کی تعمیل مین کیا عذر تھا - مگر منگلانی نے صلاح دی کہ حضور لونڈی کی ایک عرض ہی - بی نازو جان پہلے جائین اور سرکار بعد ازان آئینگی - اور وہ زیور سے آراستہ ہوکر جائین اور یہ سادی وضع مین - نواب صاحب نے یہ بات پسند کی اور کہا جب ہم بلوائین فوراً نازو جان کو نہ بھیجدینا کہلا بھیجنا وہ نہین آتین - مگر تھوڑی دیر کے بعد بھیجدینا منگلانی نے انکی تشفی کی کہ کل باتین آپ کے خاطرخواہ ہونگی اطمینان رکھیے - نواب صاحب پھر اپنے احباب مین آبیٹھے -

لندنی - کہو بھائی پریون کا جھمگڑا کب نظر آئیگا -

نواب - ابھی سو رہی تھین - جگا آیا ہون - مگر واللہ ہم تم ایسے بے تکلف دوستون کو بہت پسند کرتے ہین - جی خوش ہوگیا -

آغا - میرا جی چاہتا ہی کہ ان دونون کے پانون دھو دھو کے پیون - کیسے تہذیب یافتہ - کیسے متین و سنجیدہ - کیسے اہل - کیسے زبردست عالم اور منشی - کیسے محقق اور مدقق ہنگام تقریر منھ سے پھول جھڑتے ہین - پھر وقعت ایسی چڑھی بڑھی کہ بایدوشاید - اور بااین ہمہ غرور ذرا چھو نہین گیا - آپ تو برسون خاص ولایت مین رہ چکے ہین اور پھر کس طرح پر رہے کہ اعلے درجے کی تعلیم پائی - ایک صاحب بیرسٹر ہوکر آئے - ایک صاحب نے تمام یورپ کی سیر کر سمندر اور پہاڑ اور زلزلہ اور جبل امر کی نسبت جابجا گفتگو کا کام ہی

کل امور و حالات و اسباب طبیعی دریافت کیجیے - یہان تو
قبلہ یہ حال ہی کہ انٹرنس کے امتحان مین بھی فیل ہو گئے -
مگر اپنے کو انگریزی فاضل سمجھتے ہین - خودی اور انانیت
اِس درجہ کہ زمین پر قدم ہی نہین رکھتے - گویا انگریزی کے
کل علوم پر حاوی ہو گئے -

نواب - ہمارے آغا صاحب بڑے قابل شخص ہین -

لندنی - بہت لائق آدمی ہین - مگر اب جو آغا صاحب کی
نسبت مین کلمات توصیف کہون تو شاید - ع -

من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو

چھٹن - ارے یار اب اُن اُڑن کھٹولے والی پریون کو
تو بلواو -

بیرسٹر - میرے دل کی بات کہی آپ نے -

نواب - کوئی ہی - دیکھو - بی مغلانی کو ذرا بلا لو - کہدو کہ
تم بوڑھی عورت ہو اور یہان سب ہمارے دوست احباب
ہین - کوئی غیر نہین پہلے مہری کو بلاؤ -

مہری - حکم سرکار -

نواب - مہری - ذرا بی مغلانی کو بلا لو -

یہان چاہا تھا وہ نہ آئین مگر اِس کمرے کے پردے کے پاس
کھڑی ہو جاتی ہین -

آغا - یہ کیون - یہان نہ آنا کیا معنی -

نواب - بھئی یہ اُن مغلانیون مین نہین ہی -

آغا - مین سمجھا نہین -

نواب - اب آپکی سمجھ کو مین کیا کرون -

آغا - آخر یہ مغلانی کوئی آپ کی مخدومہ ہی -

نواب - مسکرا کر - ہم کو اِس سے کیا مطلب -

آغا - یہ آخر تم مغلانی اور مہری اور فلانی اور ڈھما کی سے
کیون ڈرتے ہو -

چھٹن - اب اِس بحث سے کیا بحث ہی -

مسخرہ - اہی سبحان اللہ - ہمارے نواب چھٹن صاحب بہادر
نواب عربی مین ضلع جگت بولنے لگے اِس لطیفے پر بڑا قہقہہ پڑا

نواب - یار چھٹن صاحب اچھی کہی -

آغا - خوب سوجھی -

چھٹن - بھئی چنڈال گنجیڑ وہی تو ہین - اچھی کیون نہ سوجھے
مذاق کا تو اُستاد ہی اور برجستہ سوجھتی ہی -

جب نواب صاحب کو خوب یقین ہو گیا کہ اب بی نازو جان
ہفت آرایش سے مزین اور حلیے پیرایش سے مشین ہو چکی
ہو نگی تو آغا صاحب سے کہا بھئی ہمارا حکم تو کوئی مانتا نہین
اب تم ہی حکم دو کہ وہ سب یہان آئین - یہ کیا واہیات
بات ہی) آغا صاحب نے مغلانی کو بلایا اور کہا کہ ان کو
بلاؤ جب ہم تم سے کہتے ہین تو اُنکو عذر کیا ہو سکتا ہی -

مغلانی - خداوند - عذر کیسا - مین جاتی ہون اور اُنکو
ابھی لاتی ہون - وہ فقط ایک بات سے ذری ڈرتی ہین کہ
مبادا کوئی صاحب ذری زیادہ پی گئے ہون -

آغا - پینے کا تو بی مغلانی اِس وقت کوئی ذکر بھی نہین
ہی - یہ تو ایک فضول عذر آپ نے پیش کیا اُن سے
کہدو کہ چلی آئین -

مغلانی - ابھی سرکار - اسی دم -

بیرسٹر - یہ کانا پھوسی کیا ہو رہی ہی -

نواب - کچھ نہین - وہ ابھی آتی ہین -

مغلانی - حضور وہ فرماتی ہین کہ ہم اِس وقت نہین آسکتے

اسوقت معاف فرمایئے۔

بیرسٹر۔ نواب صاحب سنتے ہین آپ۔

نواب۔ بی مغلانی تم ہماری طرف سے کہو کہ نواب صاحب بلاتے ہین۔

مغلانی۔ خداوند۔ وہ نہین آئینگی۔ وہ فرماتی ہین کہ وہان نامحرم لوگ ہین ہم وہان کہان جائین۔

لنڈنی۔ بھائی نواب تم خود جاؤ اور کہو تو شاید آئین ورنہ امید نہین کہ وہ یہان آنا پسند کرین۔

اِس گفتگو کو آدھا گھنٹا بھی نہین ہوا کہ ایک دفعہ چھما چھم کی آواز آنے لگی۔

بیرسٹر۔ ہان!۔

نواب۔ یہ ہان کیا معنی جناب۔

لنڈنی۔ اِس ہان کے معنی خاکسار سے پوچھیے۔

نواب۔ بسم اللہ۔ فرمایئے۔

لنڈنی۔ ہمین تو کوئی فرمانے کی بات نہین ہے اور نہ کوئی عرض کرنے کی بات ہے۔

نواب۔ بی مغلانی۔ تم اُنسے کہدو کہ یہان آئین۔ ہمارے دوست ہمکو طعنے دیتے ہین۔

مغلانی۔ خداوند۔ وہ حاضر ہین۔ مگر معشوقون کو کوئی اسطرح بلاتا ہے۔

نواب۔ اسطرح کیا معنے۔

مغلانی۔ سرکار معشوق کو تو کوئی حکم دیکے نہین بلاتا ہے۔

بیرسٹر۔ نہین۔ بی مغلانی صاحب۔ حکم کیسا۔ نوابصاحب تو فقط یہ کہتے ہین کہ ذرا یہان تشریف لائین۔

لنڈنی۔ نواب۔ یار۔ کئی دفعہ چھما چھم کی آواز ہو کر رہگئی۔

نواب۔ آواز ہو کے رہ نہین گئی وہ صورت آپ کے سامنے حاضر ہوگی۔

آغا۔ نازو جان چلی آؤ۔

آغا صاحب کا اتنا کہنا تھا کہ بی نازو جان چھم چھم کرتی ہوئی اِس کمرے مین آگئین۔

نواب۔ آیئے۔ یون بیٹھو۔

بیرسٹر۔ اچھی طرح بیٹھو۔

نازو۔ مین خوب بیٹھی ہون۔

لنڈنی۔ خدا کی قسم نوابصاحب۔ کیا معشوق ہے حسین مہ جبین۔ طرار اور طرحدار۔ اور پھر جوان اور خوبصورت۔

نازو۔ نواب۔ ہمین کیون بلایا۔

لنڈنی۔ حضور کو ہمنے بلایا۔

نازو۔ اوئی۔ اے یہ ہشو کون ہے نواب۔

لنڈنی۔ ہم ہشو ہین۔

نازو۔ ہشو نہین تو اور کون ہو۔

لنڈنی۔ نازو جان ہم نے برسون کے اشتیاق کے بعد آپ کو آج دیکھا۔

مہراج۔ اجی حضرت۔ ذرا سنبھل کے باتین کیجیے گا۔ جی۔

سنبھل کے رکھیو قدم راہ عشق مین مجنون
کہ اس دیار مین سودا برہنہ پا بھی ہے

آغا۔ لنڈنی مہراج بی صاحب۔

مہراج۔ نازو جان یہان کیون آئین۔

آغا۔ کیا کوئی حرج ہے۔

مہراج۔ بیشک حرج ہے۔ کہ گفتہ اند۔

زنان باردار ای مرد ہوشیار	اگر وقت ولادت مار زاید
ازان بہتر نزدیک خردمند	کہ فرزندان ناہموار زاید

بیرسٹر - بی نازو جان صاحب مزاج شریف -

نازو - شکر ہی حضور کا مجاز -

لندنی - نواب صاحب - کیا صورت زیبا ہی کہ تعریف کرنا محال ہی واللہ -

بیرسٹر - نواب صاحب کی پسند ہمارا بھی صاد ہی -

ممن - حضور نے تو لندن مین ایک سے ایک نادر صورت دیکھی ہوگی مگر بی نازو جان بھی کچھ کم نہین ہین -

بیرسٹر - انکا حسن بعینہ اطالیہ کی عورتون کا سا ہی -

لندنی - مین کہنے ہی کو تھا -

بیرسٹر - بی نازو جان صاحب - ہم آپکی ملاقات سے بہت ہی خوش اور محظوظ ہوے - نواب صاحب خدا کی قسم جو باتین حسین عورتون مین ہونی چاہیین وہ سب انمین موجود ہین -

لندنی - (نواب سے) یہ اس فن کے نقاد ہین -

اختر - کیون نہین -

بیرسٹر - اب یہ فرمایئے کہ بی نازو جان صاحب ہین کون -

مسخرہ - حضور کا نام بھی اسی فہرست مین شامل کر لیجیے -

بیرسٹر سے ایسی بے تکلفی ان لوگون سے نہین ہوئی تھی کہ ایسی پھبتیان کہتے اور آوازے کستے - مگر مسیح الدولہ بہادر کو اس سے کیا بحث تھی - نواب چھٹن صاحب نے ہنسکر کہا - بھئی عجب بدتمیز آدمی ہی یہ - مرد خدا جن لوگون سے تم سے دل لگی ہوتی ہی انسے دل لگی کرو - چو طرفہ منھ آنا کون عقلمندی ہی - اور جو کوئی بُرا مانے -

آغا - نہین جی بُرا کیا مانینگے -

بیرسٹر - لاحول ولا قوۃ - کیا ہم صحبت مین نہین بیٹھے ہین ہنسی مذاق مین کوئی بُرا مانتا ہی - ایسا ہی بُرا ماننا ہو تو انسان صحبت مین نہ بیٹھے - میرا مطلب یہ تھا کہ انکا مکان کہان ہی - یہان کس تقریب سے تشریف لائین - تو ہم کیا ہم - کس خوش نصیب کے پہلو کو گرم کرتی ہین رہتی کہان ہین -

مسخرہ - کتنی باتون کو حضور نے مختصر کر دیا -

لندنی - کچھ گل کے بھیجو بی نازو -

بیرسٹر - مس نازو - بھلا شغل بھی کرتی ہو -

نواب - حاضر کرون - جو شی فرمایئے -

بیرسٹر - وانہیر مین سے کوئی شی منگوایئے - بیرسٹ کا تو یہ وقت نہین ہی -

نواب - حضرت بندہ بیرسٹ نہین پڑھا ہی اردو مین گفتگو کیجیے -

نازو - ای ہان پشتو مین جھک نہ مارو -

لندنی - خوب کہی - حاضر جواب اور طرار بھی ہین -

نواب - صاحب یہ ہمارے منشی مہراج علی کی معشوقہ اور محبوبہ مکرمہ ہین - اور انھین کے پہلو کو گرم کرتی ہین -

بیرسٹر - یہ کہیے - بڑے خوش نصیب آدمی ہو بھئی - وہ بھی معشوق بنانے کے قابل ہی -

مہراج - مجھ سے ریاض سے اچھے معشوق ملتے ہین -

غیر ممکن ہی مرے خون کا ثابت ہونا
میرے قاتل کی لڑکپن سا زمانہ ہوگا

انکھ ہی کہیے گا کیسی پائی ہی -

واہ ری یاد نرگس مخمور	فرق رہتا ہی دور ساغر سے

اور ہاتھوں کی منہدی کیسی بھلی معلوم ہوتی ہے -

خون برسیگا دیدۂ تر سے	منہدی ہاتھوں میں وہ لگاتے ہین

میری جان جاتی ہے اپیر - مگر یہ ہمسے ناراض ہا کرتی ہین
ہم ہاتھ جوڑے کھڑے رہتے ہین اور یہ -
مسخرہ - جوتا لیکے سیدھی ہو جاتی ہین -
مہراج - مذاق درپیش نا آشنایان ولایت رفتہ ہرگز
جائز ندارم - ایاز قدر خود بشناس -

آزردہ کی کند دل محمود را ایاز
نیکو کند مطالعہ گراین کتاب را

لندنی - اوہ! کیا - اس شعر کا یہان موقع تھا منشی صاحب
محمود اور ایاز -
اختر - اس سے انکو کوئی سروکار نہین -
لندنی - ہان - شعر لانے سے مطلب ہے تو پھر ہر مقام
پر یہ پڑھ دیا کیجیے -

خالق باری سرجن ہار

بیرسٹر - یہ گلے سے بھی کچھ کرتی ہین -
نواب - خوش گلو ضرور ہین مگر ناچتی ہیتل ہین -
بیرسٹر - تو حضرت ہمکو انکا ناچ دکھلائیے -
آغا - ضرور - مگر یہ تو منشی مہراج بلی صاحب کے حکم کے بغیر
نہ ناچینگی - انسے کہیے -
مسخرہ - اور وہ بے خوشامد کے مانینگی نہین -
بیرسٹر - جناب منشی مہراج بلی صاحب کیا ارشاد ہے -
لندنی - ارشاد کیا - دوستونسے انکار کر سکتے ہین -
چھٹن - یہ نہ کہیے یہ بڑے پاجی ہین -
مسخرہ - جی نہین - بڑے تو انکے والد تھے - یہ تو منجھلے
پاجی ہین - چھوٹے انکے بھائی ہین -
بیرسٹر - جناب منشی مہراج بلی صاحب پھر کچھ ارشاد فرمایئے
مہراج - اجی جناب یہ لوگ تو واہی ہین - بندہ واہی نہین ہے
بی نازو جان صاحب کچھ بازارو عورت تو ہین نہین - گھر
گرہست ہین - منکوحہ ہین - گانا بجانا کیا جانین -
شریفون کی عورتین ڈومنیان تو ہوتی نہین ہین -
بیرسٹر - مگر سنیے تو - یہ تو آپ نے فرمایا کہ منکوحہ ہین اور آپ
بھی خبر ہے کہ آپ کے اس جرم کی سزا کیا ہے -
مہراج - واہ - کہ می پرسد -
لندنی - تو معلوم ہو گیا کہ آپ بڑے بیمروت آدمی ہین
اک ذراسی بات کہی اور آپ نے ٹال دی - لاحول ولا قوۃ -
مہراج - سن تو لیجیے -
لندنی - اجی جاؤ بس - دیکھ لیا -
مہراج - خدا کی قسم کھا کے کہتا ہون - جو انکو ناچنا گانا
بجانا بتانا کچھ بھی آتا ہو - مگر تم مانوگے تو ہو نہین - ان
شیطانون سے خدا محفوظ رکھے - ع -

لعنت بکار شیطان لعنت بکار شیطان

لندنی - خیر ہم سمجھ گئے -
بیرسٹر - اور کھلکے بات گنوائی -
مہراج - خدا کی قسم اور اپنے ایمان کی قسم واللہ جو یہ ناچنا
جانتی ہون - ناچنا کیونکر سیکھتین - کسی کی بہو بیٹی بھلا
ناچتی گاتی ہے -
بیرسٹر - اجی حضرت مجھسے بہت نہ اڑیے -
لندنی - آپ نے ہم لوگونکو کوئی لونڈا مقرر کیا ہے -
مہراج - مین اب انکو کیونکر سمجھاؤن

عجب در دست جانم را اگر گویم زبان سوزد
دگر دم در کشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد

چہ کنم بابا - حیران گردیدم از دست این شیطانان -
نواب - سنیے حضرت - ایک بات ہم بتائین تو ثبوت -
نواب صاحب پوری بات نہین کرنے پائے تھے کہ مہری جو چمکتی ہوئی اندر سے آئی تھی عرض کیا حضور ایک مس آئی ہین - حضور کو بلا رہی ہین - مس کے نام پر سب کے کان کھڑے ہوے - کون ؟ مس آئی ہین ! مس کون ؟ - مہری بولی - سرکار ٹھیک سے جانتی ہون کہ پادریون کے یہان کی ہونگی - یہ کیا سامنے کھڑی ہین - پیچھے پھر کے دیکھتے ہین تو واقعی مس کھڑی جھیل کیطرف دیکھ رہی ہی -
نواب - (اٹھکر) بیرسٹر صاحب چلو بھئی ذرا - انگریزی مین گفتگو کرو -
بیرسٹر - چلیے - نیکی اور پوچھ پوچھ -
آغا - ارے یار مجھے چلنے دو - معلوم تو جوان ہوتی ہی -
مہری - جوان ! بچھیا کہیے -
بچھیا کا لفظ کہکر مہری اٹھلاکے چلی گئی اور مس کے پاس جاکے کھڑی ہوئی - نواب اپنے دوست بیرسٹر صاحب کو لیکر مس سے باتین کرنے گئے - آغا نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا ہاے ہمارے نصیب - بخت خفتہ کب جاگیگا - تنی ہوئی چھوکری ہی - گو ادھر پشت ہی مگر گردن کا گورا پن کہین چھپ سکتا ہی ؟
اتنے مین نواب صاحب اور بیرسٹر اس مس کے پاس پہونچے تو بیرسٹر نے آگے بڑھکر گڈ مارننگ کہکے ہاتھ بڑھایا - وہ ہنسی تو نواب صاحب دنگ - دھک سے رہ گئے اور ایک دفعہ قہقہہ لگایا - بیرسٹر صاحب کی سمجھ مین نہ آیا کہ اس قہقہہ کے کیا معنی ہین اور ادھر مس نے بڑھکر ایک لوچ کے ساتھ اپنے ہاتھ ملایا -
نواب - دل مس بابا - آپکا مزاج تو اچھا ہی
مس - (مسکراکر) آو - بہت اچھا ہی -
بیرسٹر - (انگریزی مین) مین آپکا اسم مبارک دریافت کرتا ہون -
نواب - آپ اسوقت کہان آئین -
مس - ول - ہم بیگم صاحب سے ملنے آیا -
نواب - پھر کمرے مین آئیے چلیے -
نواب بیرسٹر اور مس جو کمرے مین پہونچے تو سب کے سب کرسیون سے کھڑے ہو گئے - پہلے تو منٹ ڈیڑھ منٹ تک کسی نے پہچانا ہی نہین اور دو ایک آدمی شاید پہچان بھی لیتے مگر کسی نے غور کرکے نہین دیکھا مگر جب مس کرسی پر بیٹھین تو آغا صاحب اچھل پڑے -
آغا - واللہ ہم اب تک نہین پہچانا تھا -
مہراج - پہچاننا کیا معنی -
چھٹن - صورت تو قمرن جان سے ملتی ہی -
آغا - ملتی ہی اور ہین کون -
ممن - کیا - قمرن جان - مگر - ارے - بھئی واللہ مجھے خود دھوکا ہوا -
اختر - مجھے اب تک دھوکا تھا - بھئی یہ پوشاک کیا زیب دیتی ہی - سبحان اللہ سبحان اللہ -
ممن - واقعی جامہ زیب معشوق ہی -
لنڈنی - یہ معما ہماری سمجھ مین نہین آیا -

نازو جان نے ہنسکر کہا) پہلے ہم بھی نہین سمجھے تھے۔ مگر جب یہ قریب آئین تو چال سے سمجھ گئی کہ قمرن ہین۔

منشی مہراج بلی نے بیرسٹر اور لندنی کو اس معمے کا حال بتایا تو وہ بہت ہنسے قمرن جامہ زیب تو تھی ہی۔ جو پوشاک زیب تن کرتی اُسی مین بھلی معلوم ہوتی۔ مگر اس بیبیانے لباس اور سائے اور گون مین اور بھی حسین معلوم ہوتی تھی۔ اگرچہ نازو بھی ہزارون مین ایک تھی۔ ناک سیک سے درست۔ آہو چشم۔ پری تمثال۔ مگر قمرن کے مقابل مین اسکا حسن ایسا نظر آتا تھا جیسے تارون کی روشنی کے مقابل مین چاند چمکے۔ بیرسٹر ہزار جان سے عاشق ہو گئے اور لندنی نے بھی بڑی تعریف کی۔

نازو۔ یہ بی مغلانی نے صلاح دی ہوگی۔

نواب۔ کیا تمکو بھی نہین معلوم تھا۔

نازو۔ نہین اللہ جانتا۔ ہمکو ذرہ بھی اطلاع نہ تھی ہمنے تو پہلے پہچانا ہی نہین۔ مگر جب یہ قریب آئین تو چال سے پہچان لیا اور پھر تو سامنے ہی آکے کھڑی ہو گئین۔

قمرن۔ مین آنے ہی کو تھی کہ بس درزی یہ سب پوشاک لیکے آگیا۔ بس بی مغلانی نے کہا یہی پہن کے جاؤ۔ درزی سے انھون نے اس پوشاک کے پہننے کی ترکیب دریافت کرلی اور ہمکو پہنا کے یہان بھیجا۔ تم سب کو دھوکا ہو گیا۔

نواب۔ مگر کیا کھلتی ہی پوشاک۔

بیرسٹر۔ صورت بھی تو خدا نے وہ دی ہی کہ خدا بھی اپنے اس بندے پر فریفتہ ہو جائے۔ ملحد بھی خدا کی اس صناعی کو دیکھکر الحاد سے باز آئے۔

	ابصورت تو نے کنتر آفرید خدا	

لندنی۔ میٹھی نظر دیکھے تو مار ڈالے اور ترچھی چتون دیکھے تو قتل کرے۔

قمرن۔ ہماری آنکھ کے رس مین تلوار کی کاٹ بھی ہی۔

نواب۔ (دنگ ہو گئے کہ قمرن اور یہ گفتگو) کہا کیا خوب۔ آنکھ کے رس مین دم شمشیر بھی ہی۔

لندنی۔ واہ رے لکھنؤ۔

بیرسٹر۔ بس دو باتین لکھنؤ پر ختم ہین۔ ایک کا لطف صرف پڑھے لکھے آدمیون کو حاصل ہوتا ہی اور دوسری بات کا لطف ہر فرد و بشر کو۔ ایک زبان دوسرے تراش خراش۔ بس خاتمہ ہی واللہ۔

لندنی۔ ہائے لکھنؤ یاد آگیا۔ اب تو مشاعرے کا ہیکو ہوتے ہونگے۔

اختر۔ لاحول ولا قوۃ۔ وہ جو صحبتین ہم لوگون نے دیکھی ہین وہ اب کہان۔

نواب۔ اب انقلاب ہی قبلہ۔

لندنی۔ وہ مشاعرے کیونکر ہون نہ وہ شاعر نہ وہ قدردان نہ چرچا۔ اب افسوس ہی کہ بس خالی خولی شاعری اور تک بندی ہی۔

اختر۔ اسکے کیا معنی۔ کیا نیچریہ شاعری پسند ہی۔

بیرسٹر۔ وہی شاعری ہی۔

لندنی۔ اسمین کیا شک ہی۔

مہراج۔ ولایت ہو آئے ہین نہ۔ نیچریہ شاعری بھی کوئی شاعری ہی۔ کیون صاحب نیچر تو بروزن سنیچر ہوا۔

بیرسٹر۔ جی ہان۔

لندنی۔ ہمکو تو نیچر معلوم ہوتا ہی۔

مہراج - اچھا ہے -
قمرن - اوئی اب تو پھاٹک ہونے لگی - جگت ڑتنے لگے -
بیرسٹر - بہت ہنسکر - کیا آدمی ہو واللہ -
مسخرہ - اب بس وہ بگڑ جائینگے - آپ اِنکو آدمی بناتے ہین
نواب - آدمی آپ خود ہونگے - کوئی اور کہتا تو دھوتی کے باہر ہوجاتے -
بیرسٹر - قصور ہوا قبلہ - نادانستگی مین لفظ نکل گیا - منشی
مہراج ہان صاحب آدمی نہین جانور سہی -
مسخرہ - جبھی تو خاکسار نے نہیں کا لفظ باندھا تھا انکے لیے
اختر - کشعرا تلامیذ الرحمن آیا ہے - آپ بھی لسان الغیب ہوکے
نواب - آدمی کیا معنی - یہ آدمی ہین آدمی اِنکے دشمن -

آدمیت اور شے ہے علم ہے کچھ اور چیز
کتنا توتے کو پڑھایا پر وہ حیوان ہی رہا

قمرن - آپ ہی بیرسٹری کا امتحان دیکر ولایت سے آئے ہین (بیرسٹر سے)
بیرسٹر - جی سرکار آپکی زیارت کا بہت مشتاق تھا -
قمرن - ہم کس قابل ہین - یہ سب آپکی مہربانی ہے مگر ولایت رہکے آپ بھی بالکل صاحب بہادر ہوکے آئے ہین -
نازو - مگر انپر یہ پوشاک کھلتی بھی بہت ہے -
قمرن - ہان ماشاء اللہ سے جامہ زیب آدمی ہین پوشاک کیون نہ کھلے -
لنڈی - کتنا اچھا مزاج ہے اور کیسی شستہ تقریر کہ واہ - اور سلیقہ شعور تمیز -
قمرن - اوئی یہ آپنے اپنے نزدیک بڑی تعریف کی - اور کیا کوئی گنوارن سمجھے تھے -
لنڈی - لکھنؤ مین گنوارن بھی رہکے تمیز دار ہوجاتی ہے -

وکیل کی صلاح

کدرا اور للتوا اور منی جان بہت ہی خوش خوش نوابصاحب کے ہان سے چلے - اور سب روپیہ کھنکاتے آئے تھے - منی کی تو گویا جاگیر ہی ہوگئی تھی - تیس روپیہ ماہواری مقرر ہوگیا اور نصف مہینے کی تنخواہ پیشگی ملگئی - اور ایسے امیر کبیر سے ملاقات ہوئی جو حاتم اور فیاض تھا اور دل کا صاف اور سیر چشم - اگر منی کو اِس شخص کی اصلی حالات اور خیالات اور چال چلن سے واقفیت ہوتی تو پندرہ روپیے کو غنیمت سمجھکر آئندہ اِن سے امید بہبود نرکھتی - کدرا اِسوجہ سے شاد و خوش و خرم تھا کہ اِنکے ذریعے سے قمرن مل جائیگی اور اِسکی خوشی حق بجانب بھی تھی کیونکہ نوابصاحب کو اِس معاملے مین خود فکر تھی اور وہ چاہتے تھے کہ محمد عسکری اور نواب نادر جہان بیگم دونون اِس مقدمے مین ماخوذ اور ذلیل ہون - اور نوابصاحب سے اِن کو چندان کد نہ تھی مگر نادر جہان بیگم کے ذلیل اور رسوا کرنے پر اُدھار کھائے بیٹھے تھے - کدرا کے ساتھ سلوک کرنے کا اِنکو ذرا بھی خیال نہ تھا - اور نہ کدرا سے اِن سے کبھی کی جان پہچان تھی - مگر مطلب سعدی دیگر است کا معاملہ تھا - خواہش تو انکی یہ تھی کہ چاہے قمرن کدرا کو ملے چاہے نہ ملے - کدرا چاہے جہنم واصل ہو مگر نادر جہان بیگم ایسا نیچا دیکھین کہ عمر بھر یاد کرین اور روتے نہ بنے - اِسی سبب سے اُنھون نے کدرا کو پانچ روپیے بھی بخشدیے اور للتوا سے بھی یارانہ پیدا کیا اور اُنھین کے ذریعے سے ایک عورت بھی بلوائی تاکہ بے تکلف ہوجائین اور کسی طرح کی

جھجک نہ باقی رہے - اور اِس عورت کو پیشگی روپیہ بھی دیدیا
دوسرے روز حسب الحکم نواب صاحب بہادر صبح کو کدرا اور
للتوا آکے ڈٹ گئے - نواب صاحب آرام مین تھے ایک
سپاہی نے کہا ابھی سرکار آرام مین ہین کوئی دو ڈھائی
گھنٹے مین آؤ - اُنھون نے کہا بھائی ہمکو حکم دیا تھا کہ بہت
تڑکے آنا - اِسی بموجب ہم لوگ آئے - اتنے مین خدمتگار نے
اشارے سے اِن دونون کو بلایا - اور سپاہی نے بھی نہین
روکا - گو یہ نواب صاحب تو ساڑھے نو بجے سو کے اُٹھتے تھے
مگر اس روز خدمتگار پر تاکید کر دی تھی کہ ہمکو فجر دم جگانا اور
وہ دونون لونڈے جب آئین تو اُنکو جانے نہ دینا - ٹھہرا لینا
خدمتگار - سرکار وہ دونون حاضر ہین -
نواب - بہتر بٹھاؤ اور کہدو چھوٹی فٹن جلد تیار رہو -
گرّہی گھوڑی جوتے -
منھ ہاتھ دھو کر نواب صاحب نے کپڑے پہنے اور باہر آگئے
اِن دونون نے جھک جھک کے سلام کیا - نوابصاحب نے
پوچھا - کہو منّی ہم سے ناراض تو نہین گئین -
للتوا - واہ ہجور -
کدرا - ہجور بڑی کشش تھی کہ پیشگی پندرہ ٹیپلے ایسے امیر کمیتون
سے ملتے ہین -
للتوا - سام کو مین حاجر کرونگا -
نواب - ضرور - اِسمین فرق نہ پڑے - چلو اب تم کو ایک
وکیل کے پاس لے چلین -
نواب صاحب گاڑی پر سوار ہوے - کوچبان کے پاس
للتوا بیٹھا اور کدرا پیچھے بیٹھا -
نواب - للتوا تم سب حال سرے سے بیان کرنا کدرا ذرا
سیدھا آدمی ہے - تم ہوشیار رہو -
للتوا - اجی ہجور سب حال بلکن اِسکی اور اُسکی پیدایش
کا حال تک کہدون -
نواب - بس بس - یہی چاہتے ہین ہم -
وکیل کے مکان پر پہونچے - آدمی سے پوچھا (وکیل صاحب
ہین) اُسنے کہا جی ہان ہین - کھٹ کھٹ کرتے کوٹھے پر
چڑھ گئے یہ وکیل مولوی عظمت اللہ صاحب ایک دبلے پتلے
نوجوان اور حسین آدمی تھے - انگریزی شدبد ہی جانتے ہین
اُردو اور تھوڑی سی فارسی اِسکول مین پڑھی تھی - قانونی
لیاقت معمولی تھی مگر چالاک آدمی گھُس پیٹھ مین چار سو روپیہ
ماہوار ہی پیدا کر لیتے تھے - اِسوقت پتلون اور قمیص پہنے
کرسی پر بیٹھے چرٹ پی رہے تھے - نواب صاحب کو دیکھکر
سروقد تعظیم کی - ہاتھ ملایا - مزاج پرسی کی - کرسی پر بٹھایا -
وکیل - آج خلاف معمول تڑکے تڑکے کہان بھول پڑے ہمنے
تو سنا ہے آپ بارہ بجے سو کے اُٹھتے ہین -
نواب - بارہ تو نہین مگر نو بجے کے بعد تو ضرور اُٹھتے ہین -
وکیل - مزاج تو اچھا رہتا ہے حضور کا -
نواب - شکر ہے جو دم ہے غنیمت ہے - ہر نفسے کہ فرو میرود ممد
حیات ست و مفرح ذات -
وکیل - (مسکرا کر) کہیے کیا شغل رہتا ہے -
نواب - شغل - نو بجے اُٹھتے ہین - حمام کرتے ہین گیارہ کے
عمل مین کھانا کھاتے ہین - بارہ کے قریب آرام کرتے ہین -
چار پانچ سے احباب کی صحبت -
وکیل - اور ارباب نشاط کی صحبت کا کون وقت ہے
نواب - یار ساؤن کو گالی دیتے ہو - خیر کبھی کبھی بات بات

تو ہوا ہی کرینگی - اب یہ بتاؤ کچھ مدد دیتے ہو - ایک سونے کی چڑیا جال مین پھنسی ہے -

وکیل - پھنس گئی یا پھنسنے والی ہے - یا پھنسکے پھڑک رہی ہے کوئی مالدار اسامی -

نواب - ہان مالدار ہے کیسی کچھ مالدار -

وکیل - بے ہمارے مشورے کے نہ پھانسنا - کیا کوئی گھرگرہست نکل آئی ہے - بیاہتا ہے - بیوہ ہے - کل حال بتائیے -

نواب - محمد عسکری کو آپ جانتے ہونگے - جنکی کوٹھی کے پھاٹک پر شیر بنے ہوے ہین -

وکیل - ہان ہان - وہ اتنے بڑے رئیس ہمارے شہر کے انکو ہم جانتے ہی ہین - آج کل تو شاید پہاڑ پر ہین -

نواب - جی ہان - وہ ایک منکوحہ عورت کو بھگا لیگئے ہین اسکا میان ہمارے پاس آیا - اور بذریعہ عدالت چارہ جوئی کرنا چاہتا ہے -

وکیل - تو آپ کو اسمین کیا کد ہے -

نواب - ہے کد - مین چاہتا ہون کہ وہ دھرے جائین - اور صرف وہی نہین بیگم صاحب بھی دھرلیجائین تو مین خوش ہون -

وکیل - تو اسکے میان کے پاس روپیہ ہے؟ اتنے بڑے رئیس سے مقابلہ کرنا دل لگی نہین ہے -

نواب - اسکے پاس روپیہ نہین تو ہمارے پاس تو ہے -

وکیل - ہان تو البتہ برابر کی چوٹ لڑیگی -

نواب - شرابخواری اور عیاشی مین تو بر قیاستے ہی اب لوگون کی بہو بیٹیان بھی نکالنے لگے - دیکھو تو سہی خدا نے چاہا تو کیے کا ثمرہ پائینگے - کلجگ نہین یہ کرجگ ہے اِس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے - کہ کرد کہ نیافت -

انکی بیگم کو جو ہمنے صلاح معقول اور مشورہ نیک دیا تو وہ بھی ہم سے بگڑنے لگین - دو چار شہد دن نے انکو الّو بنا رکھا ہے نواب تو اور طرف مشغول ہین - انکو قرن پر لٹو اور مزاج کا آوارہ وارستہ پاکر یہ بھی رنگ رلیان منانے لگین -

وکیل - شریف زادیون کو عدالت کے پھندے مین پھنسانا اور مقدمے کی کشمکش مین لاکر ذلیل کرنا شرافت کے خلاف ہے -

نواب - آپ کو شرافت اور کمینے پن سے کیا مطلب - آپ مقدمہ لیتے ہین یا پادری بنا کرتے ہین -

وکیل - اچھا تو مجھسے آپ چاہتے کیا ہین -

نواب - بھئی ایک سال سے کچھ زیادہ ہوا کہ نواب محمد عسکری ایک منہار کی چھوکری پر عاشق ہوے تھے - کچھ دن تک تو چوری چوری کسی نہ کسی بہانے سے اسکو کبھی کبھی بلاتے تھے مگر رفتہ رفتہ جب عشق کے پینگ بڑھے تو دور کی سوجھی - اور اسکو گھر ڈال لیا - چند روز کے بعد نینی تال بھگا لے گئے - اب وہان گلچھرے اڑاتے ہین اور اسکا میان یہان تڑپتا ہے - ایسی پاجی پنے کی حرکت کی -

وکیل - ایک بات کہون نواب صاحب - برا تو نہ مانیے گا - آپ کوئی خدائی فوجدار ہین - منہار کی چھوکری کو لے گئے خوب کیا - یہ نیچ قوم عورتین جسقدر ہم شریفون کے تصرف مین آئین مباح ہے - اُس چھوکری کو مین نے دیکھا ہے - لکھنؤ مین تو اُس شکل صورت کی عورت ہمنے نہین دیکھی -

نواب - بھئی خدائی فوجدار نہین - ہمارا اسمین مطلب ہے استاد -

وکیل - اچھا آپ یہ جانتے ہین کہ جب نواب محمد عسکری

اِس منکوحہ عورت کو لے بھاگے تو وہ کسکی حفاظت مین تھی
گدے بازی نہ کیجیے گا۔ تحقیقات کرکے فرمایئے۔
نواب۔ مجھے کچا چٹھا معلوم ہے۔ اُسوقت وہ اپنے خاوند
کے گھر تھی۔
وکیل۔ اپنے خاوند کے حفاظت مین تھی۔ سن کیا ہوگا۔
نواب۔ بس یہی کوئی سترہ اٹھارہ برس کا۔
وکیل۔ بس اور کیا۔ ایسی خوبصورت عورت ہمنے تو آجتک
نہین دیکھی۔ دونون بہنین حسین ہین۔
نواب۔ خاوند کے مکان سے وہ عسکری کے ہان چلی گئی
اور اب پہاڑ پر اُنکے ساتھ ہے اور اٹھارہ برس سے زیادہ
سن نہین ہے۔
وکیل۔ (ذرا تامل کرکے) تو یہ جرم لے بھاگنے کا نہین ہے
آیا ذہن اقدس مین۔ یہ لے اُڑنے یا پھسلا لیجانیکا جرم ہے۔
نواب۔ کیا۔ لے بھاگنے کا نہین ہے۔ پھسلا لیجانے کا ہے
اسمین اسمین فرق کیا ہے قبلہ۔ ارے بھئی ہم تمھارے ہان
کی لونڈی کو لے بھاگے تو کیا اور پھسلا لے گئے تو کیا۔
ایک ہی بات ہے۔ جیسے یون ناک پکڑی ویسے وون۔
وکیل۔ فرق فقط جلی پینے کی میعاد کا ہے۔ لے بھاگنے
اور پھسلا لیجانے اور لے اُڑنے مین قانوناً بہت فرق ہے
نواب۔ قانون بندہ نمیداند۔ قانون کے تو نام سے
ہمیشہ نفرت رہی۔ یہ آپ جانیے۔ ہمتو کسی کے لے بھاگنے
اور بھگا لیجانے کو ایک سمجھتے ہین۔
وکیل۔ اچھا نواب صاحب اُس عورت کو مجبور کرکے یا
کسی طرح دغابازی کرکے یا دغابازی کی تحریک سے بھگا
لے گئے ہین یا وہ خوش خوش گئی۔

نواب۔ جی خوش وخرم گئی۔ اِسکی قسمت کھُل گئی۔ وہ تو دعا
مانگتی ہوگی کہ کدرا پر آسمان پھٹ پڑے یا بجلی گر پڑے۔
وکیل۔ بھلا وہ چھوکری عدالت کے روبرو اپنے میان
کی سی کچھ کہیگی۔
نواب۔ ارے نہین بھائی۔ میان بھڑوے کو پائے تو
زندہ چبا جائے۔ وہ تو شاید نکاح ہی سے انکار کرجائے۔
وکیل۔ اگر نکاح ثابت ہوا تو یہ جرم پھسلا لیجانے کا اور
لے اُڑنے کا بھی نہین چل سکتا۔
نواب۔ پھر۔ دو جرم تو بیکار ہوگئے۔ لے بھاگنے اور اُڑا
لیجانے کے جرمون مین ایک بھی اسپر عائد نہین ہوسکتا۔
اور ہم یہ چاہتے ہین کہ نواب اور قمرن اور اُسکی بہن اور
مہراج بلی اور نادر جہان بیگم سب پھنسین۔ اور بیگم صاحب
ضرور جیل خانہ (؟) ہون۔ اگر کسی انگریز بیرسٹر کی ضرورت ہو تو
بسم اللہ۔ محنتانہ دیا جائیگا۔ مگر نواب نیچا دیکھے تو دوا
روپیہ کی کیا حقیقت ہے۔
وکیل۔ اِس عورت کے سوا نواب کے ساتھ اور کون
کون گیا ہے۔
نواب۔ بہت سے آدمی گئے ہین۔ نواب چھٹن صاحب
اور آغا محمد اطہر۔ منشی مہراج بلی۔ ممن۔ اختر۔ محمد جمال الدین
عرف جملو۔ نازو۔ قمرن۔ خدمتگار سپاہی۔ بادشاہ۔
محلدار۔ مغلانی مہری۔ یہ وہ۔ بہت لوگ ساتھ ہین۔
وکیل۔ اِس منہارن کا کیا نام ہے۔
نواب۔ عرض کیا نہ۔ قمرن۔
وکیل۔ ان قمرن۔ بی قمرن۔ نازو کی بہن قمرن جان
اچھا نام ہے۔ جتنے آدمی نواب صاحب کے ساتھ گئے ہین

اِن سب کو مدعی علیہ کر دینا مناسب ہوگا- تاکہ نوابصاحب کوئی گواہ نہ دے سکین مگر حضرت ہم پھر یہی کہینگے کہ بیگم بیچاری نے کیا گناہ کیا ہی- اِسکو خواہ مخواہ آپ کیون ذلیل کرینگے- اول تو یہ ممکن ہی نہین کہ کوئی شریف زادی ایسے معاملے مین اپنے میان کی اعانت کرے- امیر شریف درکنار ایک غریب عورت بھی تو سوت کے نام سے جلتی ہی بھلا بیگم صاحب اور محمد عسکری کو مدد دیتین کہ تمرن گھر پڑ جاے-

نواب- بھائی اب تم اِس بارے مین کچھ نکھو باقی مدعی علیہ بنانے کو- یہ تمکو اختیار ہی- سب کو مدعی علیہ بناؤ- مگر بیگم ضرور پھنسے-

وکیل- اچھا مگر-

نواب- اگر بیگم کی سند نہین ہی بھائی صاحب- ایکہزار روپیہ آپ کو علیحدہ بیگم کے پھانسے کا دونگا-

وکیل- (ہنسکر) تو بیگم صاحب کے ایسے خلاف ہو گئے اچھا بہتر- ہمکو کیا- مگر چونکہ شریف کے ساتھ ہمدردی کرنا مقتضاے شرافت ہی لہذا دو تین بار آپ کو فہمایش کر دی-

سمجھانے سے تھا ہمین سروکار	اب مان نہ مان تو ہی مختار

اب یہ فرمایئے کہ کل محنتانہ کیا دیجیے گا- ابھی تو ہم نواب محمد عسکری کے نام ایک نوٹس حسب ضابطہ بھیجینگے اگر نوابصاحب اور انکی بیگم دھمکی مین آگئے اور آپکا مطلب حسب دلخواہ نکلا تو بہتر- ورنہ خدا نے چاہا تو سب جیلخانے مین ہونگے-

نواب- تمہارے منھ مین گھی شکر- خدا کرے ایسا ہی ہو سردست آپ کو دو ہزار نذر کیے جاینگے- ایک ہزار پیشگی محنتانہ اور ایک ہزار بیگم کے لیے جو تدبیر مناسب ہو کیجیے-

وکیل- بندہ بے غدر آدمی ہی- مگر مقدمے کی حیثیت سے یہ محنتانہ بہت کم ہی-

نواب- اگر خاطر خواہ کارروائی ہوئی تو واللہ خوش کر دونگا بندہ کنگال نہین ہی آج سہ پہر کو ڈھائی ہزار روپیہ پہونچیگا حساب دوستان در دل-

وکیل- جب چاہیے بھیجیے کچھ جلدی نہین ہی-

نواب- تو اب کیا کرنا چاہیے-

وکیل- ذرا اُس عورت کے خاوند کو بلوا لیجیے گا- اُس سے بھی کچھ حالات دریافت کرونگا-

نواب- وہ تو ہمارے ساتھ آیا ہی- وہ اور اُسکا ایک دوست دونون باہر کھڑے ہین-

وکیل- تمرن کے عشق نے آپ کو اِس مقدمے مین پیروی کرنے پر مجبور کر دیا- مگر کیا کھرا مال ہی کہ مین کیا کہون-

نواب- ہمنے تو تمرن آجتک دیکھی ہی نہین- عشق کیسا- مگر بیگم سے البتہ خار کھایا ہوا ہون-

وکیل- اچھا تو اِن دونون کو بلوا لیجیے- ابھی سویرا ہی کوئی موکل بھی نہین آیا ہی- جو کچھ دریافت کرنا ہی دریافت کر لین (خدمتگار سے) دیکھو نواب صاحب کے ساتھ دو آدمی آئے ہین- باہر گاڑی کے پاس کھڑے ہونگے- اُنکو بلوا لیجیے-

خدمتگار اِن دونون کو بُلا لایا- دونون نے وکیل کو جھک جھک کر سلام کیے- وکیل نے اِن دونون کو سر سے پاؤن تک بڑے غور کے ساتھ دیکھا- اتنے مین نوابصاحب کے سامنے خدمتگار نے پیچوان لگایا اور خاصدان رکھدیا- آپ نے گلوریان چکھین اور حقہ گڑگڑانے لگے-

..رہ گرائیے - قانون سے بھلا آپ کو

..- قارورہ گرائیے یہ آپ کے اعظم گڑھ کا
..برس دلی مین رہے مگر بھاڑ ہی جھونکا کیے
..کاح کے بارے مین جو کچھ آپ نے کہا ہی
..مگر یہ مجمل اور خدا جانے کون المِ علم
..ہ کی سمجھ مین کبھی نہ آسکے -
..ر کی طرف مخاطب ہو کر)
..و خان اور ان دونون
..سچا سچا حال بتاوینگے یا ادھر

..کھان تو بڑے ایمان کے آدمی
..ت مارین - گر یہ بہین تو
..ل ہی اور کچھ تو انہی کے رٹے کے
..- ایمان اپنا کوئی نہ کھوئیگا ہم
..یاک کرینگے -
..پیر آگئے تو پھر کیا ہو سکتا ہی -
..انھون کا تو مکمت - صاف صاف
..سا اور جوتے دے کے ادھر نکلے تو لیا لندا
..ہ تو ہم ہجار ون آدمی لا کے کھڑے کر دینگے جو
..وہ بتا دین - جو سکھا پڑھا دیجیے بس وہی تو تے کی
..رٹ لینگے اور کہہ دینگے - اِس بات سے مجبور
..ہین -
..قت یہ دیکھا جائیگا نواب صاحب کی طرف
..ب حضور تشریف لیجائین - بندہ نوٹس کا

مسودہ تیار کر کے شام کو کچہری سے پلٹتا ہوا آپ سے ملیگا -
مگر شاید آپ کے عیش مین مخل ہون آپ تو ہر وقت کنھیا
بنے رہتے ہین -
نواب - واہی ہو - تمسے کوئی پردہ ہی خدا کی قسم مین تمھین
اپنے بھائیون کے برابر سمجھتا ہون -
وکیل - اچھا تو پھر ایسے وقت بلوائیے کہ کوئی معشوق
زرین کمر بھی ہو -
نواب - آپ کی بھی کیا باتین ہین واہ - میان جب چاہا
آؤ کوئی نہ کوئی معشوق وہان پر ضرور ہوگا - ع -

یہ قمر دین جتنی ہین اِشہر ہماری یکجی نشانی ہی
اور ایک معشوق پر بند رہنے والے نہین -

مجنون نہین کہ ایک ہی لیلی کے ہو رہین
رہتا ہی اپنے پاس نیا اک نگار روز

یہان تو قبلہ معشوق ہی کو اپنا دین و ایمان سمجھتے ہین
تمام عمر اسی مین بسر ہوئی -

عمر ساری تو کٹی عشق بتان مین مومن
آخری وقت مین کیا خاک مسلمان ہونگے

وکیل - چین لکھتا ہی -
نواب - لطف زندگی بندہ ہی اٹھاتا ہی -
وکیل - حق ہی - اسمین کیا شک ہی -
نواب - اور پھر یہ نہین کہ کوئی اُلّو بنا کے ہم سے کچھ وصول
کرے یا آج کل کے لونڈون کی طرح ہم آنکھ بند کر کے
دولت لٹا دین -
وکیل - مین خوب جانتا ہون - آج کل کے لونڈون کی
نہ کہیے باپ کے مرتے ہی بس روپیہ لٹانے کا لگا لگا دیا - اور

بقول آپ کے آنکھ بند کرکے لٹانا شروع کیا اندھا دھند چار دن میں کھکھس ہوگئے - آپ تجربہ کار اور پختہ مغز ہین تمام عمر عیش مین بسر کی اور ہمیشہ دو چار معشوق ضرور ہم پہلو رہے مگر ہر شی قاعدے کے ساتھ کی -

نواب - ہان تو آپکے نزدیک کون جرم اُنپر قائم ہوا - بھگا لیجانے کا یا [illegible]

وکیل - ابھی تک ہمنے تو کوئی تجویز نہین کی ہو مگر دفعہ ۴۹۷ - اور ۴۹۸ - تعزیرات ہند کا جرم تو صاف صاف اُنپر عائد ہو سکتا ہو اور اُنکی بیگم اور رفقا پہ دفعہ ۱۰۹ - تعزیرات ہند کے مطابق اِس جرم کی اعانت کرنا ثابت ہو جائیگا -

نواب - اِن دفعات کا کیا منشا ہی - ہم تو قانون وانون جانتے نہین - بقول آپ کے ہم تو ارباب نشاط کے قانون سے خوب واقف ہین - خلاصہ خلاصہ مطلب اِن سب دفعات کا بتا دیجیے -

وکیل - غیر شخص کی عورت منکوحہ سے زنا کرنا یا اُسکو بہ نیت جماع حرام لے اُڑنا یا پھسلا لیجانا - اِن دفعات کی رو سے یہ باتین بڑی سخت جرم ہین -

نواب - جانے نہ پائے - پھانس لو بس - لے اب ہم تو رخصت ہوتے ہین قبلہ - شام کو آپ کے منتظر رہینگے -

وکیل - (ایستادہ ہو کر مصافحہ کیا) والسلام -

قادرا اور للتوا نے بہت جھک کر وکیل کو سلام کیا -

وکیل - تو وہ روپیہ اگر اسوقت میرے کچہری جانے کے قبل بھیجدیجیے تو بڑا مطلب نکلے -

نواب - (مسکرا کر) بہت اچھا - ابھی لیجیے -

وکیل سے رخصت ہو کر نواب صاحب مکان پر آئے - للتوا اور کدرا سایے کی طرح ساتھ ساتھ تھے - اور راستے بھر نواب صاحب کی تعریفین کرتے آئے - نواب صاحب نے مکان پر پہونچکر کدرا سے کہا کہ دیکھو ہم تمھارے لیے کیا کیا پاپڑ بیل رہے ہین - ایسا نہو وقت پر ہمکو دھوکا دیجاؤ - قمرن تمکو دلوائے دیتے ہین اور تمھارے رقیب نواب عسکری کو ایسا نیچا دکھائین کہ عمر بھر یاد کرے اور جس جس نے تمھارے ساتھ بدسلوکی کی ہو سب کو جیلخانہ ہو تب سہی - مگر قمرن کی نسبت جو اقرار ہو وہ نہ بھولنا - ڈھائی ہزار روپیہ تھوڑی رقم نہین ہو - تین توڑے ہوے - اِس زمانے مین ڈھائی ہزار مین دو دو بیبیان خط غلامی لکھنے کو تیار ہو جائین قمرن کی کیا حقیقت ہی -

کدرا - حضور قمرن حضور کی لونڈی اور مین حضور کا غلام - مگر جب ملے بھی -

نواب - بلی داخل ہو -

للتوا - گریب پرور قمرن کو آپ اپنی عمر بھر کی لونڈی سمجھیے کدرا کی مجال ہو کہ نکل جائے -

کدرا - (قدمون پر گر کر) اللہ مجھے جہنم مین ڈال دے جو مین جری بھی اجر (عذر) کرون -

نواب - نازو کا میان کہان ہو -

کدرا - اجی وہ تو آپ ہی اسکو چھوڑ دے بس ہو - ناجو تو پہلے ہی سے کھراب (خراب) ہو -

نواب - اُسکے میان کا پتا تو لگاؤ -

کدرا - اچھا - ملے تو حاجر کرون -

للتوا - ہم لے آئینگے حجور - اچھیم دافیم بہت کھاتا ہو -

تھوڑی سی گھلوا کے پلوا دینگے۔

نواب - بس بس۔ تم یہان سے آؤ تو ہم اُسکو ٹھیک کرلین ذفیم ہی بلاتا ہو نہ۔ تم اِسکو ڈھونڈھ کے لے آؤ۔

للتوا - کل ہی بھیجیے۔

نواب - دیکھو تو سہی کر کیا ہوتا ہی۔ (ننھو خان خدمتگار کو بلاکر) ڈھائی ہزار روپیہ لالہ سے لیکر مولوی عظمت اللہ وکیل کے ہان ابھی ابھی بھجوا دو۔ تین سپاہیون پر لیجاؤ اور لالہ کو بھی ساتھ بھیجو۔

تھوڑی دیر مین للتوا اور کدرا ان سے رخصت ہوئے اور باہر آکے کدرا مارے خوشی کے للتوا سے لپٹ گیا۔ بھائی للتوا اب کمرن ملجائیگی۔ جب اللہ کو اچھا کرنا ہوتا ہی تو چھپت پھاڑ کے دیتا ہی۔ نہ جان نہ پہچان۔ مدد کو موجود (موجود) ہوگئے۔ یار انکو آپ اِسمین کد ہوگئی ہی۔ اِتا روپیہ دیکھتے دیکھتے کھٹ سے بھیجدیا۔ اب کمرن آئی داخل ہین۔

للتوا بھی بہت خوش تھا۔ اسکی دو گھڑی کی دل لگی گئی۔ محلہ سونا ہوگیا۔ قمرن کی نظارہ بازی کو ترسنے لگا مکان پر پہونچکر للتوا رخصت ہوا۔

شبراتن

کدرا بہت خوش خوش گھر مین آیا۔ اِسکی ماں نے جو اسکو اسقدر بشاش بشاش پایا تو بہت مسرور ہوئی۔ کیونکہ قمرن کے جانے کے بعد کدرا بہت افسردہ و پژمردہ رہتا تھا اتنے عرصے کے بعد جو خوش پایا تو خود بھی خوش ہوئی۔ اور دونون مین یون مکالمہ ہونے لگا (کدرا۔ ک۔ اور اسکی ماں م یہ اشارہ اِس مکالمے مین رہیگا)۔

ک - اماں کمرن کا پتا لگا۔

م - ہان۔ کس محلے مین ہی۔

ک - اماں وہ تو پہاڑ پر گئی؟ نواب رونک جنگ نہین [illegible] نکے ساڑھو بھگا لیگئے ہین

م - ہان! تبرا بدجات [illegible] ہوا۔

ک - ایک نواب ہمکو [illegible] یچ پھر انھین نے ہمکو بلوایا تھا۔ وکیل کے [illegible] بلوا [illegible] ہماری طرف سے مکدمہ (مقدمہ) لڑ [illegible]

م - ارے لڑکے یہ نواب نواب سب ایک ہین۔ تجھ سے ملکے اور تو وہ لیکے تجھی کو دھروا دینگے۔

ک - اری اماں تو عورت جات۔ یہ باتین کیا جانے۔

م - دیکھ لینا کدرو وہ سب ملکے تجھے دھروا دینگے۔

ک - جو جی چہے تو تو بھی ایک روج (روز) چل۔

م - بیگم اندر بلوائین تو جاؤن۔ یون مردانے مین ہمارا کون کام ہی۔

ک - اچھا ہم کل کہینگے۔

م - ذری جاکے شبراتن کو تو بلا لا۔ وہ سب رئیسون کو جانتی ہی۔

کدرا جاکے شبراتن کو بُلا لایا۔ اُسکی ماں نے شبراتن سے کہا۔ بہن اِس مردار کمرن کا حال اب معلوم ہوا ارے وہ تو نواب عسکری کے ساتھ نکل گئی ہی۔

ش - کون عسکری۔ اری وہ شیر دن والی کوٹھی۔

ک - ہان ہان کھالا وہی۔

ش - وہ تو پہاڑ پر ہین۔ میرا سب جانا ہی۔

م - وہی بھگا کے پہاڑ پر لے گئے۔ اللہ کرے پہاڑ ٹوٹ پڑے [illegible] شیر سے۔ اِسی اکھوارے مین لاش نکلے۔

ش - مین تو اُنکے گھر مین دو دن باجی (باری) چوڑیان
پہنا آئی ہون -

م - کیون بہن وہ نواب اُنکے کون ہین جو - کیا جانے
کیا نام ہے - بتا کدرا -

ک - وہ جو ٹیا برج سے آئے ہین - جنکے یہان کئی مکان
ہین اور منڈی کے پاس رہتے ہین -

ش - وہ جو کل تجھے رکھانے ہین - وہ اُنکے بھائی بند
ہین - ہم اُنکو جانتے ہین - بڑے بد آدمی ہین ایک دن
ڈیوڑھی مین تکو بی لگا تنا تھا موسے نے مین نے زور سے
غل مچایا (دیکھو یہ راستہ روک کے کھڑے ہو گئے) - بس
نانی ہی تو مر گئی -

م - کیون بھنا مین کیا کہتی تھی - ارے لڑکے تو بڑا سید ہوا ہے
جو روا کی جورو اکو بٹھا اور اپنے پیر انھین لوگونکے دم دھاگے
مین آتا ہے - مین تجھے کہان تک سمجھاؤن - مین تو ہار گئی
تجھے پیر کیا ہو گیا ہے -

ش - کیا - کیا اب کوئی بات اور ہوئی -

م - وہی نواب اسکو ایک وکیل کے پاس لیگئے - اور اسکو
سیدھا سادہ دیکھکے پٹی پڑھا دی کہ تو ہماری سی کہتا ہم نالش
کرکے اس نواب سے تجکو کرن دلوا دینگے -

ش - ارے تو بڑا گدھا ہے کا در - وہ تو بھائی بند ہین
جو عسکری نواب ہین وہ وہ ہین - وہ تیری سی کہینگے کہ
اپنے بھائی کی سی - کہین اُسکے جعل مین نہ پھنسنا - ای بہن
بڑا شہدر (شہدہ) جھنجھا لیا ہے - جھوٹی گواہی مین جھوٹی
قسم کھانے مین اسکو ذرہی عار نہین اور پرائی بہو بیٹی کا
بھگا لیجانا اسکا حال نہ پوچھو اب اسنے بخت (وقت) بھی

وہ ایک بلیچھی ہی ہونگی - بڑا گنہگار ہے - ایسے آدمی کی تو عبادت
بھی اللہ نہین مانتا کہ یہ گنہگار عبادت کرکے مجھے دھوکا دیتا
ہے - مین اُسکے دھوکے مین نہ آؤنگا -

م - بول اب بول - کہہ دے اب سے نچانا -

ش - ای بھیا وہ تمکو پھانسی کے جہنم بھجوا دینگے -

م - اسکو مین کیونکر سمجھاؤن -

ش - اور ابھی تک کرن کی یاد نہین بھولے ہے -

م - یہی تو مین سر پیٹتی ہون کہ اب اس چڑیل کا نام نہ
جون ہو سو ہوا -

ش - ای ہان اب اور رسوا کرنا ہے -

م - ایک تو یون ہی وہ حرامجادی داگ لگا گئی - اب تمکو
بھی پھنسوانے کے منصوبے ہو رہے ہین -

ش - ہاتھ پاؤن بچائے رہو بیٹا - کرن گئی بھاڑ مین
ای بہن اب اِنکا دوسرا نکاح کردو - کرن موئی کو آگ لگاؤ
جس گھر مین کرن ہو وہ اُجڑ جائے خدا کرے -

م - تمہارا بیٹا جیسے مین تو اسکو سمجھاتے سمجھاتے تھک گئی

ک - اب تو ایک نئیس نے ہماری بیٹھ پہ ہاتھ رکھا ہے -

ش - اُسکے بہکے مین نہ آنا - وہ بڑا موذی ہے -

م - ارے کہین وہ تجکو قید نہ کرا دے -

ش - اُسنے سیکڑون گھر گھالے ہین -

ک - مدا ہم کو وہ اس محبت سے مانتا ہے جیسے کوئی لڑکے کو
مانتا ہے -

ش - کل کو وہ کہیگا کہ اپنی بہن کو لاؤ - لیجاؤ گے - وہ
اس ٹے دھب کا موذی ہے - اس شہر مین اُسکو کون نہین جانتا
تم تو ابھی لڑکے ہو اور سیدھے اور گیلے - واہ اچھے اچھون کو

کلڑے کلڑے نخاس میں بیچ لے تم کیا سمجھتی ہو۔ بڑے بڑے
نواب زادے اس سے جیت نہیں پاتے اسکے کاٹے کا منتر
تو ہے ہی نہیں۔

م۔ اچھے گھر بیانا (بیعانہ) دیا بیٹا۔

ش۔ ایک بس کی گانٹھ ہے۔

ک۔ اچھا ایکدن ہمارے ساتھ وہاں تلک چلی چلو۔

ش۔ دور کرو نگوڑے کو۔ میری بیزار جاتی ہے بیٹا یکدفعہ جا کے
پچھتائی۔ اب سے آئی گھر شٹے آئی۔ بندہ ہی در گذری۔ اس
موذی کی پرچھائیں سے اللہ بچائے۔ وہ کوئی آدمی ہے کیا

ک۔ ابھی دروجے پر جھومتا ہے۔

ش۔ وہ ایک ہاتھی نہیں پورا فیل ہے۔ انسے کیا ان سے
پھر اس سے مطلب۔ نا بچیا ہم نہ جائینگے۔ مگر تم ذری ہاتھ
پانوں بچائے رہنا۔

ک۔ ابھی ہم ہاتھ پانوں بچائے ہوئے ہیں وہ تو کمرن پر جان
دیتے ہیں۔

ش۔ اخاہ! اب میں سمجھی۔ ارے یہ کمرن کے پھیر میں
ہوگا۔ یہ معلوم ہوتا ہے پہلے سے کچھ سانٹھ گانٹھ ہے۔ مگر بھائی
کیا آپس ہی میں کٹ مرینگے۔ ابھی تو دو ہی تین پشت کا
فرق ہوا ہوگا۔

م۔ یہ بھی دھوکا دیا ہوگا بہن۔

ش۔ اس سے کچھ تاجب (تعجب) نہیں ہے کمرن کے
پھیر میں ہو تو بھی تاجب نہیں۔ اسکو پہچانتا ہو تو بھی تاجب
نہیں۔ کوئی اور مطلب گانٹھتا ہو تو بھی تاجب نہیں ہے۔

م۔ پھر ایسے کے پاس جانا کیا۔

ش۔ اچھا تم نشان خاطر رہو میں ہم جا کے سب حال
دریافت کر کے تمسے کہینگے۔

م۔ میری بہن۔ ہم پر بڑا احسان کروگی۔

ش۔ اوئی وا۔ احسان کی کون بات ہے۔ آدمی ہی آدمی کے
کام آتا ہے۔ جو اتنا سا کام بھی ہم سے نہ نکلے تو لعنت ہے۔

م۔ ہاں بھلے آدمی اسکو مانتے ہیں۔ پاجی کیا مانینگے وہ مثل
ہے نا کہ اصل سے کمتا (خطا) اور کم اصل سے وفا نہیں۔

ش۔ اب ہم کل آئینگے۔ کمرن کا حال اتنا ہمنے سنا ہے کہ وہ
نواب کے ساتھ پہاڑ بھاگ گئی اور اسکی بہن نا جو کبھی تو ادھر
نہیں دکھلائی دی۔

ک۔ وہ دونوں چلی گئیں۔ اب ان نواب بچو نے ایک
وکیل ہماری طرف سے کھڑا کیا ہے کہ انکو پہاڑ پر کید (قید)
کر دیا ہے اور بیگم کو بھی پھنسوانے کی صلاح ہو رہی ہے۔

ش۔ تو پھر انکی بیگم پر اسی موذی کا تے کا دانت ہوگا
دیکھو میں سب باتیں ٹھیک ٹھیک دریافت کر آؤنگی نشان خاطر
رہو۔ انکی بیگم تو صورت شکل کی بہت اچھی ہیں اسپر
اس موذی نگوڑے کا دانت ہونا کوئی تاجب (تعجب) کی بات
نہیں ہے۔ یہ تو اسکی ہمیشہ کی عادت ہے۔ بیگم اور کمرن کے
ذکر سے تو ہمارا جی یاتھا تھک گیا کہ کدر اہج کہتا ہے۔ جو اسکو
اس بات کا یقین ہو جائے کہ کمرن اسکو مل جائیگی تو چار
پانچ ہزار بیٹھا تا اسکے آگو کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ انہیں تو
دل کا بڑا جلا بنا ہے۔ اچھی صورت پہچان دیتا ہے۔ جوان
خوبصورت اور کمرن ہو چاہے چمارن ہو۔ کوئی ہو۔ جوان ہو
چاہے ادھیڑ۔ مگر صورت اچھی ہو۔ اب میں کہاں کی بڑی
جوان ہوں۔ اتنی جوان بہن ہے۔ چار بچوں کی ماں ہو چکی
مجھکو گانٹھنے کو دیوانے ہیں تعجب ہے۔

ک - بھلا کہیے ہماری بات سچ تو مانی -

ش - اب ہمکو کچھ یقین آتا چلا -

م - اچھا بہن تو تو بلبنڈی پانی اونچا کرکے پھر جو کرن ایک کی بغل سے دوسرے کی بغل میں جا بیٹھی تو اس کم بخت (بدبخت) کدرا کو کیا ملیگا -

ش - اسی سے پوچھو -

ک - وہ نواب تو جیل کہانے جائینگے -

ش - نہ کوئی جیل کھانے جائیگا نہ کوئی قید ہوگا - تو دونوں کے منہ کھول دینگے - عملہ سب انسے ملجائیگا - تم منہ دیکھتے رہجاؤگے - ہاتھیوں سے کوئی گنا کھاتا ہے مزے سے دوسرا نکاح کرلو - چلو چھٹی ہوئی - کرن کو جہنم میں ڈالو -

م - مانو تو واہ واہ -

ش - نہ مانو تو واہ واہ -

م - نہ مانو تو واہ واہ - بس ہم تو یہ جانتے ہیں اگر نہ مانوگے تو ضرور پچھتاؤگے -

اُس روز تو شبراتن کدرا کی ماں کے دلمیں شک ڈال کے چلی گئی مگر دوسرے روز تڑکے ہی تڑکے آئی اور اپنی تحقیقات کا حال بیان کیا کہ میں کوئی چھ سات گھر گئی اور نواب عسکری کی ایک محلدار سے پوچھا تو معلوم ہوا کہ جو نواب کا در کا مقدمہ لڑاتے ہیں اُنسے اور عسکری سے رشتہ تو ضرور ہے اور پہلے یارانہ بھی بڑا گہرا تھا مگر اب کچھ دن سے کھٹ پٹ ہے - آمد رفت بھی نہیں کدرا کی ماں نے کہا تم کو کسی نے دھوکا دیا ہوگا جو آمد رفت نہوتی تو وہ نواب اسکو پھاٹک پر کیوں ملتے - کدرا نے اسکی تصدیق کی کہ بیشک محمد عسکری کے پھاٹک پر ملے تھے اور اندر سے آتے تھے

شبراتن نے جواب دیا - ہاں ہاں معلوم ہے مگر اندر زنانے میں نہیں گئے تھے باہر ہی سے لوٹ کے چلے گئے تھے - انسے گھنٹوں میں کسی رئیس سے نہیں بنتی - سب ان سے ناراض ہیں انکے نام سے بیزار ہیں وہ مقدمہ اس باعث سے لڑواتے ہیں کہ نواب عسکری کو ذلیل کریں اسمیں لکھو کھہا روپے ادھر اُدھر سے خرچ ہونگے - ایسا ویسا مقدمہ نہیں ہے اسمیں تو کادر اگر ہوشیار رہتا تو کچھ لے مرتا - مگر اس سے یہ کہاں ہو سکتا ہے - اسکے لیے کوئی اٹھون گانٹھ کمیت چاہیے -

کدرا جمائی لیکے بولا اجی ہم کو نہ روپیہ چاہیے نہ پیسا ہمکو کرن ملجائے بس کروروں روپیہ ملگیا - کدرا کی ماں اس فقرے پر بہت خفا ہوئی - واہ رے بچہ - وہ تو چھوڑکے جلدی یہ ابھی کرن ہی کرن پکارتا ہے - کروروں روپیہ اسکے آنے سے کہاں سے ملیگا -

شبراتن بھی اسکی ان باتوں سے جلی ہوئی تھی بولی - ابکی تو چوک پا ایسی آباد میں ایک گھر اسکو لے دے - بس پھر روپیہ وہ بھلا چنگا کما دیگی -

ک - اجی تو پھر اب یہ بھی تو نہیں ہوسکتا کہ کوئی جورو کو لیجائے اور ہم چپ بیٹھے رہیں -

ش - جو چاہو سو کرو -

م - (کدرا کی ماں) دوسرا ہوتا تو کرن کا نام نہ لیتا -

ش - کوئی عورت ادھر ادھر دیکھ بھال کے نکاح پڑھوا لو چلو چھٹی ہوئی -

ک - اور ان نواب کو کیا منہ دکھاؤں -

ش - تو پھر ایک کام کرو - جو کرن ملجائے تو پھر اب گھر سے باہر نہ نکلنے دینا -

ک - اجی دہلیج (دہلیز) کے باہر کدم (قدم) رکھے تو کوچے
کاٹ ڈالون -
م - اہا ہا ہا - تڑے سپاہی - جس دن بھاگ کے آئے تھے
تو یہ بیہادر نکا نہین تھا کہ اچھی طرح بات تو اُس سے کرین -
اب کوچے کا دم داعیہ ہی - دوسرا ہوتا تو مارتے مارتے ہاتھ
پانوٗن ڈھیلے کر دیتا -
ش - اوہو پھر نکل بھاگیگی - ہم غریب آدمیون کے
گھر مین رہنے والی نہین ہی اور اب تو یہ گھر اُسکو بھایا رکھا
ک - ابکی ہم زنجیر ڈالدینگے - ہاتھون مین -
ش - انگریزی عملداری ہی - ہتھکڑی بیڑی الٹا دل لگی
نہین ہی جیسا جور دامرد سے یون نہ دبی تو ہتھکڑی او بیڑی سے
کیا ہوگا - مرد کا آنکھ کا اشارہ بہت ہوتا ہی - اچھا بہن اب
رخصت ہوتے ہین - بندگی -

تجربہ سیاحت کے دلچسپ نتیجے

ناظرین کو یاد ہوگا کہ قمرن جان نے نواب صاحب سے بڑا
اصرار بلیغ کیا تھا کہ ایک دن ہمکو بھی اس جھیل کی سیر کی اجازت
دو تاکہ کشتی پر بیٹھکر ہم بھی دو گھڑی سیر چشمہ سار کرین مگر چونکہ
کشتیون پر پردہ ہونا امر محال تھا لہذا نواب صاحب نے
ٹالدیا اور وعدہ کر لیا کہ کسی روز نینی تال کے باہر کسی جھیل کی
سیر کرا لائینگے - تاکہ سیر کی سیر ہو اور تنہائی کا لطف بھی حاصل ہو
چنانچہ حسب مشورۂ احباب یہ امر قرار پایا کہ بھیم تال کی سیر کرین
کہ نینی تال سے قریب بھی ہی اور وہان صاحب لوگ کبھی نہین جاتے
اور جنگل اور ہو کا عالم ہی - اور سب احباب و رفقا کے علاوہ
بیرسٹر اور لنڈنی بھی ہمراہ تھے -
لنڈنی نے راستے مین پہاڑون در اپنی سیاحت کا دلچسپ
بیان چھیڑا تو سب کو لطف حاصل ہوا پہلے اُنھون نے
(کوہ مونٹ بلینک) کا ذکر کیا مگر علمی اصطلاحون کے سبب سے
کسی کو یہ ذکر بھلا نہ معلوم ہوا - پھر انھون نے مسیحے کی
فرمایش سے بھیڑیون کا ذکر شروع کیا تاکہ منشی مہراج بلی کو
چھیڑین - لنڈنی نے کہا ہمنے کئی لڑکے ایسے دیکھے ہین جنکو
بھیڑیا رات کے وقت اٹھا لے گیا اور وہ بھیڑیے کے بھٹے مین
پرورش پاتے رہے ایک لڑکا جسکی عمر کوئی دس برس کی ہوگی
بھیڑیے کے بھٹے سے پکڑا گیا - چوپایون کی طرح دو ہاتھ اور
دو پانوٗن سے چلتا تھا - اور کچا گوشت بڑی خوشی سے کھاتا تھا
کتے کی طرح ہڈیان چباتا تھا اور پانی بھی کتے کی طرح زبان سے
پیتا تھا - لڑکون کے ساتھ رہنے اور کھیلنے سے اسکو نفرت تھی
تاریک گوشے مین جاکے چپ چاپ بیٹھتا تھا اور کپڑا ادھر
پھینکا یا اور رستے پھاڑ کے پھینکدیا - جب اسکے سامنے کھانیکی
کوئی شی رکھی جاتی تو پہلے سونگھتا تھا اگر بو بری نہ معلوم ہوتی
تو کھا لیتا تھا ورنہ پھینکدیتا تھا - مگر بول نہین سکتا تھا -
اشارون سے اپنا مطلب رفتہ رفتہ بتانے لگا تھا -
مسیحو - خدا کرے ہمارے منشی مہراج بلی صاحب کو بھی بھیڑیا
اٹھا لیجائے تو دل لگی ہو -
اختر - تاکہ یہ بھی اپنی بولی بھول جائین - اور چوپایون کیطرح سے
چلنے لگین -
نواب - آپ لوگ خواہ مخواہ ہمارے دوست کو بد دعا دیتے
ہین - یہ کیا بات ہی -
لنڈنی - اتنے بڑے مرد کو بھلا بھیڑیا کیونکر اٹھا لیجائیگا -
بیٹھو پر لادکے تو نا سکیگا - دل لگی ہی کچھ -
نواب - نینی تال کا حال بھی اسیطرح تو کون سے بیان کیجیگا

اسکا ذکر بھی ایک دلچسپ ذکر ہوگا۔
لندنی - آپ لوگون کو تو ان باتون کا شوق نہین ہی
اور بندے نے تمام عمر اسی مین صرف کی - اول تو یہ فرمایئے
کہ یہان تال کتنے ہین - یا ہم سے سنیے - نینی تال اور بھیم تال
اور مالوا تال تو اول درجے کے تال ہین - نوکچیا تال -
سات تال یہ دو درجہ دوم کے ہین - اور کھرپا تال اور
سوکھا تال اور کھرپا تال اور دھوبی تال وغیرہ ادنی درجے
کے تال ہین - یہ فرمایئے کہ نینی تال کو نینی تال کیون کہا
مہراج - اب یہ کون جانتا ہی -
لندنی - ہم تو جانتے ہین - نہ جاننے کی ایک ہی کہی یہ جو
مندر سامنے نظر آتا ہی یہ نینا دیبی کا مندر ہی - اور اسی ہی کے
نام سے اس کل پہاڑ کو نینی تال کہنے لگے - یعنی نینا دیبی کا
تالاب - اس جھیل کا طول ۴۷۰۳ فٹ یعنی ایک میل سے
کچھ کم اور عرض ۱۵۱۸ فٹ - آپ کو یہی نہین معلوم ہوگا کہ
اس پہاڑ کی اونچی چوٹیون کی بلندی کسقدر ہی - نریا کنت
چوٹی ۸۱۴۴ فٹ - شیر کی ڈانڈی اور المابھی اونچی چوٹیان ہین
دیوپاٹا ۷۹۸۹ فٹ - ایار پاٹا ۷۷۲۱ فٹ - چینا ۸۵۶۸
فٹ یہ چوٹی سب سے اونچی ہی - اسپر سے بہت دور کی چیزین
نظر آتی ہین -
نواب - حضرت آپ بڑے محقق ہین واللہ - اس پہاڑ مین
نمک کے اجزا زیادہ ہین اور چونے کے اجزا بھی ہین -
جھیل کی تہ مین بھی پہاڑ ہی پہاڑ ہین اور اکثر لوگون کی
راے ہی کہ ایار پاٹا پہاڑ کے ٹکڑے کٹ کٹ کے اسمین گرتے ہین
اور اسی پہاڑ کا چونا بھی گرتے گرتے اسمین جم گیا ہی - یہ جھیل
جہان آپ اسوقت دندنا رہے ہین کوئی چھ میل نینی تال سے ہی
نینی تال کی نسبت اسکی بلندی ۱۹۰۰ فٹ کم ہی - اس جھیل کا
طول ۵۵۸۰ فیٹ ہی اور عرض ۱۴۹۰ فیٹ اور ۸۷
فٹ عمق ہی - یہ اور سب جھیلون مین بڑی ہی مگر عمق مین سب سے
کم ہی -
اسکے علاوہ ایک مالوا تال ہی - یہان سے ۵ میل ٹھیک
پورب کی طرف - کالسا ندی بھی اسکے پاس ہی - اور یہ پہاڑ کی
چوٹیان جو جھیل کے اردگرد آپ دیکھتے ہین یہ کوئی ۳۰۰۰ فٹ
جھیل کی سطح سے اونچی ہین - یہ سلیٹین جو اسکول کے لڑکے
پاس دیکھتے ہو اسکا پتھر بھی اسمین کہین کہین ملتا ہی - اسکا
طول ۴۴۸۰ فٹ ہی اور عرض ۱۸۳۳ فٹ - مگر عمق بہت
زیادہ ہی کوئی سوا سو فٹ کے قریب -
نوکچیا تال کا نام اسوجہ سے نوکچیا ہی کہ اسمین نو گوشے ہین
بھیم تال کے جنوب و شرق کے کونے مین کوئی ڈیڑھ میل کے
فاصلے پر واقع ہی اسکے اردگرد چھوٹی چھوٹی پہاڑیان ہین
ایک میل کے فاصلے سے یہ جھیل بہت چھوٹی سی معلوم ہوتی تھی
مگر نینی تال مین آکے معلوم ہوا کہ یہ ایک سو بیس فیٹ ہی -
اختر - کیون صاحب فٹ اور فیٹ مین کیا فرق ہی کبھی تو آپ
فٹ کہتے ہین اور کبھی فیٹ -
لندنی - فیٹ جمع ہی فٹ کی - اُردو مین واحد اور جمع دونون
کے لیے فٹ ہی بولتے ہین -
نواب - تو چلیے دو دو دن ان سب تالون کی سیر کر آئین -
آغا - حضور اب یہان سے سات تال چلیے -
نواب - سات تال کیا - کیا سات تالاب ہین -
لندنی - جی ہان -
نواب - بھلا یہان سے کسقدر فاصلہ ہوگا -

لندنی - یہ کیا سامنے ہے - کوس بھر سے بھی کم اسکے پہاڑ و لطف
پہاڑ ہین اور یہ پہاڑ بڑے ڈھالو ہین - اسکے عمق کا حال
سمجھئے نہین معلوم مگر دو مقام پر زنجیر جو ڈالی تو ۵۸ فٹ پر
زنجیر انتہا سے قعر تک پہونچی - نینی تال مین جو گندھک کا
چشمہ ہے وہ بھی قابل دید ہے کوئی طبیعی سبب اسکا ضرور ہے
مگر ہماری سمجھ مین نہین آتا -
اختر - گندھک کی بو دور تک آتی ہے -
ثمن - گندھک ہی ہے - بو کیا معنی -
چھٹن - پانی بہت ہاضم ہے -
نواب - مگر بو کرتا ہے -
لندنی - ایسی بو تو نہین ہے کہ انسان پی نہ سکے ہم نے تو
کئی بار پیا - اگر دو چار روز عادت ڈالے تو ناگوار نہ گذرے
مگر کیا خدا کی شان ہے واللہ -
نواب - ع - بسیار سفر باید تا پختہ شود خامی -
اختر - اب تو حضور لکھنؤ مین سوا چند روز کے زیادہ نہ رہا جائیگا
اتنی عمر ہم لوگون نے ضایع کر دی - افسوس - ع -

صد حیف کہ عمر رفت و ہشیاری نیست
دردا کہ طبیب خویشتن داری نیست

لندنی - ہم تو یہی صلاح دینگے کہ یورپ کی سیر بھی ضرور کیجیے
خوش ہو کے آؤ گے -
آغا - ہم تو تلے ہوے ہین -
چھٹن - ہم بھی - کوئی کل چلنا ہو ہم اسوقت مستعد ہین
ابھی اسی دم -
نواب - اچھا بھئی ایک مہینے کے اندر ہی اندر چلو -
نازو - ذری اس موے مہراج بلیا کی تو کوئی صورت دیکھے
کیا پھٹکار برستی ہے جیسے سیکڑون جوتیان پڑی ہین - ارے
یہ تو روپیہ کسکے واسطے جوڑتا ہے - کھانے والا کون ہے -
کل مو آج دوسرا دن - چھاتی پر رکھکے لیجائیگا - سب دولت
جانے کی (رامی) بھری مگر یہ نہ بولا نہ بولا - بولنا کیسا منھ پر
ہوائیان چھوٹنے لگین -
قمرن - اے ہان یہ آخر تم ولایت کے نام سے ڈرتے کاہیکو ہو
یہ اتنا روپیہ اور دولت کروگے کیا - ہے کون - یہ کھائیگا کون
داماد کو اٹھو دس ہزار دیدو - باقی دل کھول کے خرچ
مزے سے - یہ اپنی کنجوسی کاہیکو کرتے ہو -
نازو - یہ کمبخت نہ کھائیگا نہ کھلائیگا -
نواب - لندن کی عمارتین کیسی ہین -
لندنی - لندن کی عمارتونکا حال بھلا ایک گھنٹے یا دو گھنٹے مین
بیان ہو سکتا ہے - لاحول ولا قوۃ ایک مقام پر عمدہ عمدہ
عمارتین بنی ہین ایک مین اندھے اور اندھیان تعلیم
پاتی ہین - اور ایک مین بہرے اور گونگے - مرد عورت
دونون کی تعلیم ہوتی ہے -
نازو - اسمین تو شک نہین کہ یہ انگریز لوگ بس ماشاءاللہ
(معاذاللہ) خدائی کرتے ہین -
اختر - ذہن مین بات نہین آتی کہ اندھے اور گونگے کیونکر
تعلیم پاتے ہین - واہ ری استادی -
لندنی نے پھر سلسلۂ سخن شروع کیا - کہ آپکے ملک مین
بعض اندھے گانے کے ذریعے سے اپنا پیٹ پالتے ہین -
سورداس بیٹھے گا رہے ہین - لکھنؤ کا سورداس چکارا
بجانے مین برق ہے مگر پڑھنے لکھنے کا چرچا کبھی کسی سے کہیے
کہ اندھے اور گونگے بہرے پڑھے لکھے ہوتے ہین تو باور نکرے

ایک عمارت وہان ایسی ہی کہ بدوضع عورتونکی پرورش ہوتی ہی
مسخرہ - ای نہین حضرت - بدوضع عورتون کی پرورش
ہوتی - یعنی کسبیان پالی جاتی ہین -
راوی - زور کا قہقہہ پڑا اور لنڈنی نے اسکی تشریح یون کی -
لنڈنی - اسکے یہ معنی نہین کہ کسبیان تیار کیجاتی ہین -
لاحول ولاقوۃ - کسبیان تو وہان ہین ہی نہین - اسکے
یہ معنی کہ جو عورتین بدوضع ہوجاتی ہین وہ جب اپنی غلطی پر
نادم ہوتی ہین تو اس عمارت مین آکے رہتی ہین اور اُنکے
ضروری اخراجات اُسی کارخانے سے دیے جاتے ہین
جبتک کامل ثبوت نہین ہولیتا کہ وہ بدوضعی ترک کردینگی اور
راہ راست پر آجائینگی تب تک وہ وہین رہتی ہین اور جبتک
انکے لیے کوئی معزز ذریعہ حصول معاش نہین پیدا کرلیتے تب تک
انکو کہین جانے نہین دیتے - کتنی اچھی بات ہی - آپ کے
ملک مین بھی ایسا کوئی کارخانہ ہی - یہ انگلستان ہی کے
لوگونکو خدا نے شرف دیا ہی - ہندوستانیون مین یہ ہمدردی
کہان یہان تو ان باتون سے کوئی تعلق ہی نہین کبھی کسی کو
ہمنے یہ کہتے آجتک سنا ہی نہین کہ کسبیون اور بدوضع عورتون
کو راہ راست پر لانے کے لیے کوئی کارخانہ قائم کرنا چاہیے -
نواب - جب تو ساری خدائی مین راج کرتے ہین اور پھر
اس شان کے ساتھ - اس ٹھاٹے کا دوسرا بادشاہ ہفت اقلیم
مین نہین ہی -
اختر - کیونکر لنڈن دیکھین یا خدا - روپیہ پاس نہین اور
نہ کوئی ایسا فیاض نظر آتا ہی کہ دو چار ہزار روپیہ دیدے
مسخرہ - بمبئی مین جاکے تجارت کرو - لکھپتی ہوجاؤگے
سہل نسخہ ہی -

لنڈنی - لنڈن مین ایک عمارت ہی (ہوائیٹ ٹاور) یعنے
قصر ابیض - سفید محل یا منار سفید - اس سے پرانی عمارت
لنڈن مین نہین ہی کوئی نو سو برس بلکہ اس سے بھی زیادہ کی
بنی ہوئی ہی -
چھٹن - کیون صاحب یہ تاج بی بی کا روضہ بنے ہوے
کتنے دن ہوے ہونگے -
سپرنٹنڈنٹ - تاج بی بی کا روضہ - کوئی - اکبر کا سنہ ۱۶۰۵ مین
انتقال ہوا - تو تاج بی بی کے روضے کو کوئی ڈھائی سو
برس سے کچھ زیادہ ہوے ہونگے -
چھٹن - اور اس منار سفید کو ایک ہزار برس کے قریب
ہوا - اوہ -
لنڈنی - لنڈن کے تھیٹر قابل دید ہین بلکہ دید ہین نہ شنید
ہین - اور لطف یہ کہ پرائیوٹ تھیٹرون مین شرفا برابر
ایکٹ کرتے ہین انگلستان کی سی دولت و ثروت دنیا کے
پردے پر کسی ملک مین نہین ہی -
اور عیش وعشرت بھی دولت و ثروت کے ساتھ لازم
و ملزوم ہی - دل بہلانے اور تفریح طبع اور دو گھڑی کی
دل لگی اور ہنسی مذاق اور چہل کے لیے تھیٹرون سے بہتر
اور کوئی مقام نہین ہی - اول تو صورتین ایسی زیبا اور
زاہد فریب کہ دیکھتے ہی انسان کے خرمن صبر پر بجلی گرے
عقل تو ایک نگاہ کے ساتھ رخصت ہوجاتی ہی - یہ جی چاہتا ہی
کہ چاہے جیلخانہ بلکہ پھانسی کیون نہ ہوجائے تو کچھ پروا نہین
ان پریون کے گال ضرور چوم لے -
نواب - واللہ - یہ جوش !!!
اختر - تو عاشق تن حسن پرست آدمی کے لیے تو بڑا قیامت کا

سامنا ہی - ہمارے حضور پر تو روز سو دو سو روپیہ جرمانہ ہوا کرے
نواب - تسلیم - واللہ کیا تعریف کی ہی -
لنڈ نی - اور تھیٹرون مین سب سے زیادہ دلچسپ تھیٹر ہیمارکٹ کا ہی - ناچ اور گانا یہان کی بڑی بڑی ایکٹرسون پر ختم ہی - یہ تھیٹر بھی بہت پرانا ہی ایک دفعہ اِس مین آگ لگ گئی تھی جسکے سبب سے عمارت کو صدمہ پہونچا تھا - مگر ١٨٢٠ء مین اسکی مرمت کردی گئی کوئی تین ہزار آدمی کے بیٹھنے کی جگہ ہی - مگر ٹکٹ دل لگی نہین ہی - پندرہ روپیہ فی کس - سات روپیہ فی کس - تین ساڑھے تین سے کم تو ہی ہی نہین - مگر بہشت کو زاہد بھول جائے اگر وہان جائے مین کیا عرض کرون -
نواب - بہت جی للچاتا ہی -
اختر - حضور تنہا خود ہی نہ فرمائیے گا -
چھٹن - بھئی ہم اور آغا صاحب اور منشی مہراج بلی تو اپنے پاس سے خرچ کرسکتے ہین -
آغا - آپ اور نواب عسکری اور مہراج بلی تو مالدار آدمی ہین - موٹی آسامی - مگر بندہ غریب آدمی ہی - ہان آنے جانے کا خرچ دے سکتا ہون اور ایکسو روپیہ ماہواری خرچ کرسکتا ہون -
نواب - منظور - ایک کام کیجیے - ہم اور آغا محمد اطہر اور نواب چھٹن صاحب اور مہراج بلی اور نازو جان اور زعفران جان اور چمن اور منشی اختر اور ایک خدمتگار ایک مہری ایک مشعلچی اتنے آدمی چلین اور داروغہ صاحب اور خرچ کی نسبت یہ بندوبست ہو کہ کھانے پینے جہاز کے کرائے اور مکان کے کرائے اور ریل کا جو خرچ ہو اُسکے آٹھ حصے کیے جائین

پانچ حصے ہمارے ذمے - اور دو حصے چھٹن صاحب کے ذمے اور ایک حصہ مہاراج بلی کے ذمے اور سو روپیہ ماہواری جو آغا محمد اطہر دین وہ سواری کے کرائے کے لیے رکھا جائے - باقی رہے تھیٹر وغیرہ - جو جائے اپنا خرچے -
چھٹن - منظور بسر و چشم منظور -
آغا - سو روپیہ ماہواری کے علاوہ اپنا سفر خرچ ہم اپنے متعلق کیے لیتے ہین -
مہراج - اجی سوت نہ کپاس کوری سے لٹھم لٹھا - ہان صاحب وہان کے تھیٹرون کا ذکر کیجیے - کہانکا جھگڑا نکالا ہی -
نازو - مُردہ موے کنجوس مکھی چوس - روپیے کا نام سنتے ہی جان نکلنے لگی کیا بات ٹالی ہی - اور ابھی خالی خولی ہی باتین ہین - کوئی گلا نہین ریتتا کہ روپیہ رکھدے - صندوق توڑ دے - منہ - کوئی یہ نہین کہتا - فقط گپ ہی گپ اُڑ رہی ہی اور اِس موے کنجوس کی جان نکلی جاتی ہی -
نواب - ہمارے دل کی بات کہی -
مہراج - بندہ اِس زبانی دخلہ کا قائل نہین ہی قبلہ - جب چلنے کا عزم بالجزم کیجیے گا تو ہم آپکے سامنے بسا دینگے جی - کنجوس کوئی اور ہوتے ہونگے - جب چاہیے آزما لیجیے -
چھٹن - حضرت آپنے جو دلچسپ ذکر چھیڑا تھا وہ ختم کیجیے -
لنڈنی - اِس تھیٹر کے اسٹیج کی چوڑائی کوئی اسّی فیٹ ہی یہ ملکۂ معظمہ کا تھیٹر کہلاتا ہی - انگلستان کے تھیٹرون کے ایکٹر ایسے ایسے ہوگئے ہین کہ تمام دنیا مین اُنکے مقابل نہ تھے - اور اُنکے لیے مصنف اور ڈراما لکھنے والے بھی ایسے ایسے زبردست منشی اور شاعر گذر گئے ہین کہ نظیر نہین رکھتے تصویر کھینچدی ہی - مین کہان تک اُنکی توصیف کرون سچ

کہان تک کیجیے توصیف اُنکی خوش بیانی کی

مگر خرابی یہ ہی کہ اکثر تھیٹرون مین آگ لگ جاتی ہی - اور (روائیل اٹالین اپرا) جل گیا - ڈروری لین تھیٹر جل گیا - روائیل لائسیم تھیٹر - سرے تھیٹر مین آگ لگ گئی - اسٹلی تھیٹر مین بھی آگ لگ گئی - چھوٹے بڑے امیر غریب مرد عورت ہر درجے اور ہر طبقے کے لوگ تھیٹر پہونچتے ہین - ہم لوگون کو وہ تھیٹر نصیب کہان - آنکھین کھلجاتی ہین - اول تو تھیٹر یون ہی پرستان ہوتا ہی - جدھر دیکھیے پریان ہی پریان نظر آتی ہین - جو ہی رشک حور - پھر اسپر طرہ یہ کہ جو چھوکریان ایکٹرین ہوتی ہین اُنکی ادا - اُنکی مستانہ چال - اُنکی لگاوٹ اُنکی نظر غلط انداز - اُنکے عشوہ روح افزا - اُنکے غمزہ جانفزا

سبحان اللہ سبحان اللہ ؎

پریزاد و پریرو و پری خو	غلط گفتم پری شرمندۂ او

نواب - یار لندنی - بھئی اب ہم کو دل سے لگی ہی کہ واللہ پر لگا کے لندن اُڑ جاؤن - ہاے لندن واے لندن ؎

چہ لندن انتخاب ہفت کشور	قسم خوردہ بجانکش آب کوثر

چھٹن - بھائی نواب - اگر ایسا ہی تمھارا دل آیا ہی تو بسم اللہ بھر آہ وزاری کیسی - کمر کسو اور چلو - مہراج جی تو ہو نہین کہ روپیہ خرچنے جان نکلسکتی ہی - بہت صرف ہوگا بہت صرف ہوگا پچاس ہزار صرف ہوگا - اچھا تو کون بڑی بات ہی - تیس ہزار عسکری دین اور دس ہزار ہم دیتے ہین اور چھ ہزار یہ مہراج بلیا دے اور چار ہزار آغا سے لو -

آغا - ہم حاضر ہین - دو ہزار تو ہم پیشگی دیتے ہین - اب اُسوقت اسی دم - مگر واللہ نواب نہ چلوگے تو بیچ ہوگا -

چھٹن - ہم دس ہزار سے زیادہ دیتے مگر بھائی صاحب بی تمرن آپ کی ہمان من آپکے - اخترآپکے - مہری مغلانی یہ وہ سب آپکے - تو تیس ہزار کچھ زیادہ نہین ہین -

نواب - بھائی ہین تینتیس ہزار دونگا - تم سات ہزار دو اور یہ کتر بیونت تو تم ہی نے نکالی - مین تو ایک آدمی کسی سے نہین چاہتا تم سے اور ہم سے کوئی تکلف ہی لندنی نے اس وقت لندن کا وہ حال بیان کیا کہ ہمارا جی خوش ہو گیا -

لندنی - ملکہ معظمہ جہان رہتی ہین اُسکو انگریزی مین بکنگھم پیلس کہتے ہین - ۱۸۲۵ء مین اسکی تعمیر ہوئی تھی اسمین تین چار سنگی تصویرین ایسی بنی ہوئی ہین کہ واہ وا واہ ایک تو عاقبت اندیشی کی مجسم تصویر کھنچی ہی - دوسری امید تیسری خیرات - چوتھے استقلال طبع - پتھر کی تصویرین بنی ہوئی ہین مگر ذرا بھی غور کر کے ایک ناواقف دیکھے تو صاف ظاہر ہو جائے کہ یہ عاقبت اندیشی ہی بہت مشکل ہی - پتھر کو اس طرح تراشے کہ انسان کے خیالات کی پوری پوری واقفیت حاصل ہو جائے - تصویر کھنچ جائے - اگر امید کی سنگی تصویر بنائے تو اس پتھر کی تصویر کے دیکھنے ہی سے معلوم ہو جائے کہ واقعی امید ہی کی صورت ہی -

نواب - سبحان اللہ - آپ واقعی نہایت ہی قابل آدمی ہین - مگر بھائی لندنی اگر تم ہمارے ساتھ چلو تو کیا سچ ہی -

لندنی - قبلہ ہم تو آزاد وضع لوگ ہین - مگر خدا کا فضل ہی کہ عمر کا ایک معتد بہ حصہ خاکسار نے یورپ ہی مین صرف کیا - مگر اتنا مین ضرور کہونگا کہ اگر آپ مجھے ساتھ لے چلتے ہین تو دو شرطین ہین -

مہراج - مین اب تک آپ کو بڑا ہی عقلمند سمجھتا تھا مگر اب

| چہ دیدم عاقبت خود گرگ بودی |

اختر - خاکسار اس مصرع کے معنی یہان پر نہین سمجھا یہ میری عقل کا قصور ہے -

مہراج - بندہ کہ گفتہ است صحیح ست مگر افسوس کہ - گفتہ اند

ہر کہ دانا کند کند نادان | لیک بعد از خرابی بسیار

ہمین میگوئیم کہ جان عزیز از مال نیست و مال ہیچ نیست کہ گفتہ اند -

عزت کے اگاڑو مال کیا ہے کیا ہے
تکرار ہے - کیا ہے کیا ہے کیا ہے کیا ہے

نواب - بھائی آپ کو تو چڑھ گئی مگر ایک بات ہے منشی مہراجبلی کی سی قابلیت تو ہم مین نہین ہے - اگاڑو بھلا اُنکے سوا کون کہیگا - فرماتے ہین ع -

| عزت کے اگاڑو مال کیا ہے کیا ہے |

اختر - مگر نواب صاحب یہ شعر منشی مہراج بلی صاحب کا تو ہرگز نہین ہے

راوی - اختر تو ان باتون سے خوب واقف تھے وہ خوب جانتے تھے کہ مہراج بلی کی جسقدر تعریف کیجائیگی اُسیقدر وہ خوش ہونگے - اور یہ بھی منشی اختر صاحب خوب ہی جانتے تھے کہ مہراج بلی سے صاف صاف کہنا کہ تم بڑے عقلمند آدمی ہو فضول ہے - لہذا نواب صاحب کیطرف مخاطب ہو کر کہا کہ یہ شعر منشی مہراج بلی صاحب کا تو ہرگز نہین ہے منشی مہراجبلی آگ ہو گئے - اور میان اختر کا منشا یہی تھا کہ مہراجبلی صاحب ذرا اکڑین -

مہراج - تو جناب اگر یہ شعر میرا نہین ہے تو شاید میان اختر کا ہوگا

آغا - شعر تو بیمثل ہے (مسکرا کر) اب یہ بحث کہ یہ کسکا شعر ہے - اب ہم کیونکر عرض کر سکتے ہین کہ جناب منشی مہراجبلی صاحب کا شعر ہے - مگر اس سے کوئی انکار نہین کر سکتا کہ شعر عمدہ ہے - تکرار نے کیا لطف دیا ہے کہ سبحان اللہ -

مہراج - آپ قدردان ہین -

نواب - (مہراجبلی کے بنانے کے لیے) واقعی کیا شعر کہا ہے -

مہراج - اور مین قسم کھا کے کہہ سکتا ہون کہ مین نے بے سوچے سمجھے یہ شعر عرض کیا تھا -

اختر - حضور آپ چاہتے تو پ دم کر دیجیے - مگر بندہ ایک بات ضرور عرض کریگا - یہ شعر آپ نے جناب منشی صاحب برجستہ نہین کہا -

مہراج - ہان - تو مین علم غیب پڑھا ہون شاید - خاکسار نے یہ شعر برجستہ نہین عرض کیا - خیر - ہمکو یہی خوشی کیا کم ہے کہ آپ نے اِس شعر کو پسند تو کیا -

چھٹن - نہ پسند کرنا کیا معنی -

مہراج - تمھارا بیٹا جیے - ارے یار مین تو وہ شعر کہدون کہ اختر اور اختر کا باپ تعریف کرے اور عسکری کے دربار مین اختر ہی ہو جو کچھ ہے -

اختر - حضور اسوقت خاکسار پر بڑے مہربان ہو گئے ہین شاعر تو ضرور ہون مگر جناب منشی مہراج بلی صاحب کے مقابل مین مین کیا چیز ہون -

مہراج - واہ - مگر ہمارے شعر پر اعتراض آپ ہی نے جڑا تھا اور خدا کا شکر ہے کہ اب تم ہی انکار کرتے ہو -

آغا - منشی مہراج بلی - بھائی تمھاری شاعری کے تو ہم سب قدرشناس ہین یہ شعر تمنے ایسا کہا ہے کہ بے مثل ہے مگر

قدر گوہر شاہ داند یا بداند جوہری

نازو - مین سوچتی ہون یا اللہ جو لوگ یہین پیدا ہوتے اور یہین رہتے ہین وہ مرتے کیونکر ہین -

سیر سُٹھر - یہ سچ کہتی ہین -

لنڈنی - فضا تو واقعی ایسی ہی ہی کہ مردے کو زندہ جاوید بنا دے -

نازو - موت کا تو کوئی سامان یہان نظر ہی نہین آتا -

قمرن - نواب کرورون روپیہ بھی ہمکو ملے تو یہ خوشی اسکی نہو جو یہان آنے سے ہوئی -

نواب - ایک تم پر کیا فرض ہو جانی - سب کا یہی حال ہی ہم اپنے احباب لکھنؤ سے بھلا اس سمان اور بہار کا حال زبان سے کیونکر ادا کر سکتے ہین -

اختر - محال ہی - یہ وہ شی ہی کہ جبتک انسان خود اپنی آنکھ سے نہ دیکھے کبھی لطف نہین حاصل ہو سکتا مطلب تو سمجھ مین آہی جائیگا مگر یہ لطف بہار کہان حاصل ہو سکتا ہی -

نواب - بیشک - یہ حظ بغیر دیکھے ہوے خالی کسی کی تعریف کرنے سے حاصل نہین ہو سکتا -

مہراج - شنیدہ کے بود مانند دیدہ -

نازو - اب یہان ہمت نہ ہارنا -

قمرن - دریا مین گھوڑا تو چھوڑ دیا تھا اور اُس پار ہو گئے تھے جب جانین کہ اس جھیل مین کود پڑو اور پار ہو جاؤ -

مہراج - اگر جان لینی ہو تو یون ہی صاف صاف کیون نہین کہدیتین کہ اس جھیل مین ڈوب مر -

نواب - یار خدا کے لیے ہم لوگون کا عیش منغص نکرنا یہان تو آپ بچ سکتے نہین - چاہے لاکھ ہاتھ پانون مارو -

مہراج - تو ابھی سے کا ہیکو جھگڑا مول لیتے ہو - سوت نہ کپاس کوری سے لٹھم لٹھا -

نازو - تو اپنے منھ سے (ہا مین) بھر دے بس -

مہراج - اچھا تو مجھے غور کر لینے دو - اونچ نیچ تو دیکھ لینے دو یہ جان کا معاملہ ہی -

اختر - پیش از مرگ واویلا -

مہراج - آپ لوگ تو گھر سے قالتو ہین -

چھٹن - بھئی آج اچھی طرح سے تمہاری شامتین آ گئی ہین -

مہراج - بھائی جان ابھی تو کھاؤ گے پیوگے - آرام کروگے سستاؤگے - جب سیر کا وقت آئیگا تب البتہ سمجھا جائیگا -

نازو - ہمین شرم آتی ہی کہ ہمارے میان اور ایسے بُزدلے -

نواب - ڈوب مرنے کی بات ہی مہراج جی -

مہراج - ڈوب مرنے کے تو سامان ہی ہین -

اس حسرت اور بیکسی سے مہراج جی نے کہا (ڈوب مرنے کے تو سامان ہی ہین) کہ گویا جھیل موت کا منھ تھا - اس برجستہ جواب کو سب نے پسند کیا -

چھٹن - بھئی کیا برجستہ جواب دیا ہی -

نواب - ہمارا بھی دل خوش ہو گیا - لے مانگ اب کیا مانگتا ہی - بول -

مہراج - یہی مانگتا ہون کہ آج اس جھیل مین جانے پر مجبور نہ کیا جاؤن - (زور سے قہقہہ لگا کر) کیون چل گیا جتکہا یارون کا کہ نہین -

نازو - اسنے کہا کہ آج جھیل مین جانے کو زبردستی نہ کرنا اچھا آج نہین کل سہی -

آغا - ہان یار آج کا لفظ تو تُنے کہا ہی -

نواب - آج نہ سہی - کل کیا کروگے -

سراج - چلو ایک ہی دن جان بچی -

نواب - چکما ہو گیا بھائی صاحب -

اختر - گہرا چکما ہو گیا -

منشی سراج علی صاحب سے چہل کرکے سب جا کے درختوں کے سائے مین ایک ٹیلے پر بیٹھے - جہان چھولداریان اور شامیانے نصب تھے - کوئی کرسی پر بیٹھا - کوئی مونڈھے پر اور بعض بعض بے تکلف آدمی ہری ہری دوب ہی پر بیٹھ گئے -

نواب صاحب نے پھر اس پُرفضا مقام کی تعریف کی کہ قدرت خدا کا یہین نمونہ صحرا اور کوہسار ہے - اسمین ذرہ شک نہین کہ

اگر فردوس برروے زمین ست
ہمین ست وہمین ست وہمین ست

اسی کی شان مین صادق آتا ہے - نازو جان نے وقعی کیا خوب کہا تھا کہ یہان کے رہنے والے مرتے کیونکر ہین مرنے کے سامان یہان کہان سے ہم پہونچتے ہین یہان تو ہر شے زندہ ہی کرنے والی ہے - یار بار خیال ہوتا ہے کہ لکھنؤ کے احباب کو یہ مقام دلکش کسی طرح سے دکھا دیجیے واللہ اگر امراے لکھنؤ ایک بار یہان آجائین تو پھر ہر سال گرمی کے دن اسی پہاڑ پر بسر کرین - ابھی تو انکو عشر عشیر کیا معنی کروڑوین حصے سے بھی اس لطف کی واقفیت نہین ہے جو پہاڑ پر انسان کو حاصل ہوتا ہے وہ بسم اللہ کے گنبد مین بیٹھے ہوے ہین -

چھٹن صاحب کی راے ہوئی کہ اور کوئی شخص آئے یا نہ آئے نواب رونق جنگ بہادر کو تو ضرور بلواؤ - لکھ بھیجو کہ اگر زندگی کا حظ اٹھانا چاہتے ہو تو سیدھے یہان چلے آؤ - بخط راست - ورنہ عمر بھر پچتاؤگے - جو دم یہان گذرتا ہے ہزار غنیمت ہے -

ہر وقت خوش کہ دست دہد مغتنم شمار
کس را وقوف نیست کہ انجام کار چیست

ہم تو لکھنؤ جا کے قیام و سیر کوہستان کی تعریف کے پل باندھ دینگے اور کہانیاں بُننگے - نواب خدا تجھے سلامت رکھے یار تیری بدولت یہ پہاڑ دیکھنے مین آیا - نازو بھی چھٹن صاحب سے ہمصفیر ہوئی کہ اسمین تو شک ہی نہین کہ نواب کی وجہ سے ہم سب یہان آئے - کیسے کیسے باندھنو لوگون نے باندھے تھے اور کیا کیا بے پر کی اڑاتے تھے کہ تو بہ ہی بھلی - پہاڑ پھٹتا ہے اور آدمی دب جاتے ہین اور جھیل مین لوگ ڈوب جاتے ہین اور دست آتے ہین اور کیا ہوتا ہے اور کیا ہوتا ہے ایسا ڈرا دیا تھا کہ نام سننے سے کلیجہ کانپنے لگتا تھا کہ یا اللہ وہان کیونکر زندگی ہوگی - اب یہان آئے تو سب جھوٹ پایا - اور یہ ممن نے اور بھی ڈرا دیا تھا -

ممن اس بارے مین جھینپا ہوا تو تھا ہی نازو کے اس فقرے پر اور بھی جھینپا اور سخت ذلیل ہوا - بات یون بنائی کہ ہمکو کچھ پہاڑ سے عداوت تو تھی ہی نہین - لوگون کی زبانی سنی سنائی کہتے تھے - کہ سرکار کو اذیت اور تکلیف نہ ہو - کچھ بدنیتی سے تو کہتے نہ تھے - اور یون سمجھنے کو جسکا جو جی چاہے وہ سمجھے - ہم تو خود اس سبب سے کہتے تھے کہ ایسا نہ ہو پہاڑ پر جا کے سرکار اور از حال پریشان ہون - اسمین کون گنہگاری کی

بات ہی- ہم کچھ علم غیب تو پڑھے نہ تھے - راست دروغ بر گردن راوی- یہان آکے جو دیکھا تو کچھ اور ہی سمان ہی-

نواب - کیون جناب سمندر مین جب پہلے پہل آدمی سوار ہوتا ہی تو خوف تو نہین معلوم ہوتا-

لندنی - جب پہلے پہل انسان جہاز پر سوار ہوتا ہی تو ایسی کیفیت حاصل ہوتی ہی کہ مین کیا عرض کرون- بعض بعض کا جی کسی قدر مالش کرنے لگتا ہی مگر دو ایک دن ہم کو تو سمندر کی بیماری نے نہین ستایا- جدھر دیکھو پانی- بس نیچے پانی اور اوپر آسمان-

نازو - اے تو کہین کنارا دکھائی دیتا ہی؟

لندنی - کنارہ وہان کہان-

بیرسٹر - سمندر کو بھی کوئی گومتی سمجھے ہو-

نازو - اوئی مارے ڈر کے آدمی کا برا حال ہو جاے- الغارون پانی!

قمرن - اور جناور بھی لاکھون ہی ہونگے - بھلا جہاز پر تو چوٹ نہین کرتے-

لندنی - نہین - مگر پانی مین ابھرتے ہین اور صاف دکھائی دیتے ہین - جو لوگ جہاز رانی کا پیشہ کرتے ہین انکی عمر پانی ہی مین گذر جاتی ہی مگر جب جہاز بندر مین پہونچتا ہی تو دو تین دن تک ان لوگون کی عجیب حالت رہتی ہی- جہاز پر ہری ہری ترکاری اور تازی تازی مٹھائی اور ہر قسم کا گوشت کہان نصیب ہوتا ہی- خشکی پر اترے اور ہری ہری ترکاریان کثرت سے کھانے لگے اور شراب خواری کی انتہا ہی نہین - بوتل پر بوتل اڑتی ہی- جہاز پر کہان پائین اور وہان اگر پئین تو معاذ اللہ جہاز کی خیر نہ رہے - جیسے ریل کے ڈرائیور پی کے ریل کو لڑا دیتے ہین- جہاز سے اترے اور بوتلین خریدین دن رات غین پڑے ہین - ہوش کسے ہی- اور بڑے لڑاکے - ادنی ادنی قسم کے شراب خانون مین جا جا کے بدمست ہو کے لڑتے ہین - کپتان یعنی ناخدا تک کئی دن بدمستی مین بسر کرتے ہین - انکا پیشہ بڑی پھرتی اور چالاکی کا پیشہ ہی- ہر وقت جان ہتیلی پر رہتی ہی-

نازو - تو پھر ایسی نوکری کیون کرتے ہین-

قمرن - اے ہان جان بوجھ کے جوکھم مین پڑنا کس نے کہا ہی-

نواب - کوئی نوکری ایسی تو بتاؤ جسمین آدمی کبھی مرتا ہی نہین ہی کہ بس وہ نوکری کی اور گویا آبحیات پی گیا-

نازو - ایک تو یہ کہ آدمی اپنی موت مرے-

لندنی - اپنی اور پرائی موت کیسی ہوتی ہی-

مہراج - اجی موت سے کہین مفر نہین ہی-

نازو - پھر تو اس تال سے کیون ڈرتا ہی-

مہراج - کہان کی بات - کہان کا تذکرہ - ہمارا ذکر ضرور بیچ مین لائینگی - یہ بات وہ بات لاہور کے ہاتھ-

آغا - سوال تو کیا اچھا-

اختر - سچ کہا کہ اگر موت سے کہین مفر نہین ہی اور تم اس سے واقف ہو اور تم پر کیا فرض ہی ایک بچہ تک جانتا ہی تو پھر تال اور جھیل سے خوف ہی کیا-

مہراج - مرگ مفاجات کے معنی جانتے ہو-

گرچہ کس بے اجل نخواہد مرد
تو مرو در دہان اژدرہا

اختر - بس ایک شعر انکے ہاتھ لگ گیا ہی-

بات ہوئی اور تو مرد ور وہان اڑ رہا۔ کسی نے کچھ کہا کہ تم بودے ہو اور ہیدڑ دلے ہو اور جان کی حفاظت کا خبط ہے تمکو اور انھون نے کہنا شروع کیا۔ ع۔

گرچہ کس بے اجل نخواہد مرد

مسخرہ۔ حضور انکی کیفیات اس معلوم ہوتی ہے۔ جو اسمین فرق ہو تو میرا ذمہ۔

آغا۔ ہمین اتفاق ہے۔ سانپ کا نام رات کو لینا گناہ ہے بھیڑیے سے اسقدر ڈرتا ہے کہ معاذ اللہ۔ اتنی بڑی لاش کو بھیڑیا اُٹھا کے کہان لیجائیگا۔ مگر بزدلا پن۔ دریا دیکھکر لرزہ آتا ہے۔ مرد کا ہیکو یہ عورتون سے بھی بدتر ہے۔

اب کوئی ۹ بجے کا وقت تھا۔ باورچی تو پہلے ہی سے بھیجدیے گئے تھے۔ کھانا تیار ہو گیا تھا۔ خاص نبر نے عرض کیا حضور خاصہ تیار ہے۔ حکم ہوا انکا لاجائے ہری ہری دوب کے قدرتی فرش زمردی پر ایک دری بچھا دی گئی اور اسپر چاندنی اور وہین سب نے ملکر کھانا کھایا۔ کھانا کھانے کے قبل ناز و جان نے جمائی لی تو منشی مہراج بلی نے اختر سے کہا جناب ہمارے معشوق نے جمائی لی ہے اسکے یہ معنی کہ جبکے جام بادہ احمر کھانے کا لطف نہ آئیگا۔ نواب چھٹن صاحب نے کہا کیون بی ناز و جان صاحب۔ دور بھی چلیگا۔ ناز و تمکنت کر بولی آپکو تو جنون ہے ہمین اگر اسوقت جی چاہتا تو ہم جمائی اور انگڑائی کا ہیکو لیتے صاف صاف حکم کیون نہ دیتے۔ کہ کھانے کے ساتھ شراب بھی ہو۔ ہمین کیا کسی کا ڈر پڑا تھا۔

مہراج بلی نے مسکرا کر کہا دمن بھائے موڑیا ہلا سے۔ رکھدو تو ابھی بوتل کی بوتل صاف کر جائین اور اس انکار کو ملاحظہ فرمائیگا۔ چونکہ سردی بہت تھی اور اس تال کی سیر کو اسلیے آ گئے تھے کہ خوب کھائین پیئین سیر کرین لطف زندگی اُٹھائین لہذا سب کا جی بھر بھر آیا۔ اور سب کے پہلے چھٹن نے آدمی کو حکم دیا کہ شری اور ہوسکی لاؤ۔ نواب صاحب نے بھی اتفاق راے کیا کہ بھئی اب یہان تو اسی لیے آئے ہین کہ کھیلین کودین کھائین پیئین۔ بے سرور گتھے ہوے کیا لطف حاصل ہوگا خاک دس منٹ کے عرصے مین سب سرخوش و تر دماغ ہو گئے اور میان جملو نے لحن باربدی سے اور بھی سب کو محظوظ کیا۔

هاتفی از گوشهٔ میخانه دوش — گفت ببخشند گنه می بنوش
عفو الٰهی بکند کار خویش — مژدهٔ رحمت برساند سروش
این خرد خام به میخانه بر — تا می لعل آوردش خون بجوش
عفو خدا بیشتر از جرم ماست — نکتهٔ سربسته چه گوئی خموش

مہراج۔ جرم ماست غلط ہے (جُرم) بلا اضافت فرمایئے قبلہ جرم ماست یعنی جرم از ماست۔ از ماست کہ بر ماست۔

اختر۔ نہین حضرت۔ جرم مین اضافت ضرور چاہیے یعنی خدا کا عفو بیر جرم سے زیادہ ہے بلا اضافت تو فضول ہو جائے گا۔

نواب۔ منشی اختر صاحب کا بھی نام لکھ لیجیے آپ بحث کرتے ہین۔

کھانا کھانے کے بعد لندنی نے پھر سلسلہ سخن شروع کیا۔ بھیڑیے کا خوف تو خیر دل لگی کی بات ہے اور انتہا سے بزدلی مگر ہان جنگلون مین اگر انسان شیر سے دوچار ہو اور استقلال مزاج قائم رکھے تو اُسکو البتہ ہم سورما سمجھین۔ ایک مرتبہ کپتان پورٹر کے ہمراہ فیروز پور کی طرف دامن کوہ مین کئی دن تک شہر سے گھنے گھنے جنگلون مین مجھے رہنے کا اتفاق ہوا۔ سنا تھا کہ ان جنگلون مین شیر لگتے ہین۔ ایک دن کپتان صاحب اپنے خیمے مین اخبار پڑھ رہے تھے اور مین

خیمے کے باہر کرسی پر بیٹھا ہوا خط لکھ رہا تھا - اور کوئی چھ بجے
کا وقت تھا - مگر بدلی اور کالی کالی گھٹا کے سبب سے تاریکی
بہت ہو گئی تھی اور جنگل بھی گھنا تھا - اور چارونطرف پہاڑ ہی
پہاڑ - چوکیدار نے صاحب سے کہا - خداوند شیر ابھی ابھی
پہاڑ سے اترا اور اس جنگل مین گھس گیا ہے - معلوم ہوتا
ہے رات کو نکل کے ستائیگا - اگر بندوق دیجیے تو دو ایک
فیر کردون - کپتان صاحب نے اپنی بندوق بھری اور
مین نے اپنی دونالی بندوق جو بھری ہوئی بس رکھی تھی
اٹھالی اور چپ چاپ منتظر رہے - ہمارے ساتھ چار گھوڑے
تھے اور دو ہاتھی اور کوئی دس شکاری - بڑے مشہور کلیجلے
ہم باتین ہی کر رہے تھے کہ جنگل مین کھڑبڑاہٹ ہوئی
اور صاف معلوم ہوا کہ کوئی جانور کسی جانور کے پیچھے دوڑتا
ہے - بس اتنے مین ایک بہت موٹی تازی بھینس نکلی اور
بے تحاشا دوڑی - اور اسکے پیچھے شیرنی - بس شیرنی
نے ایک جست بھری اور بھینس کو تھپڑ دے کے گرا یا -
اور ادھر کپتان صاحب کی بندوق دغی - داغین کی آواز
ہوتے ہی شیرنی پھر جنگل کی طرف چلدی اور اپنا شکار
نہ کھا سکی - اگر بندوق کہین پھسلتی ہوئی بھی اسپر پڑ جاتی
تو آگ بھبوکا ہو کے ہماری طرف لپکتی مگر بندوق خالی گئی
اور وہ مہربانی کر کے جنگل کے رخ تشریف لے گئین - اب یہ
خوف پیدا ہوا کہ رات کو شیرنی اپنا شکار کھانے کو ضرور آئیگی
لہذا ہمنے خوب آگ روشن کر دی اور جس مقام پر بھینس
پڑی تھی وہان بھی روشنی کر دی اور ایک مرتبہ کپتان صاحب
کے گھوڑے سے کوئی پانچ چھ گز کے فاصلے پر شیر لیٹا ہوا تھا
انھون نے شیر کو دیکھکر گھوڑے کی باگ روک لی کہ اتنے مین
بندے کا گھوڑا بھی پہونچا اور دو ہاتھی بھی آگئے - ان ہاتھیون
پر چار پانچ شکاری بیٹھے تھے - ہم دونون بھی گھوڑون سے
اترکر ہاتھی پر سوار ہوئے اور گھوڑون کو تھوڑے فاصلے پر
ہٹا دیا اور کپتان صاحب نے گولی چلائی - گردن پر پڑی
اور شیر تڑپ کر اٹھا اور (ہاؤ) کر کے دوسرے ہاتھی کی طرف
لپکا - ہاتھی نے زور سے لات دی تو ذرا اینٹھا اور زخم بھی
کھایا تھا - جھلا کے ہاتھی کا اگلا پانون نوچ لیا کہ صاحب نے
دوسرا فیر کیا اور وہین ٹھنڈا ہو گیا -

نواب - کیون صاحب شملے مین زیادہ لطف ہے یا یہان -

لندنی - شملہ پہاڑ واقع ہے یعنی اسکی کل آبادی مسطح زمین
پر ہے - اور نینی تال کے بنگلے اور کوٹھیان مسطح زمین پر نہین
بنی ہین - ہر بنگلے کے اوپر ایک نہ ایک چوٹی یا پہاڑ ہے -
اسی سبب سے تو انگریز اسکو ایک عظیم الشان جیلخانہ کہتے
ہین - ایک بہت بڑے سیاح نے جسکا نام دی بال ہے اپنی
دلچسپ اور ضخیم کتاب مین ایک مقام پر لکھا ہے کہ جو لوگ
ہندوستان مین سیر کرنے آتے ہین انکو مین یہ صلاح ضرور
ضرور دونگا کہ کشمیر اور شملہ اور نینی تال اور منصوری کی ضرور
سیر کرین - اگر اعلے درجے کی فضاے روح افزا دیکھنا چاہتے
ہو تو کشمیر جاؤ - اور شملہ اور نینی تال کی سیر کرو اور منصوری
دیکھو - مگر مجھے نینی تال زیادہ تر اس وجہ سے پسند ہے
کہ ایسی جھیل کسی پہاڑ پر نہین ہے - یون تو دارجیلنگ کیا
برا ہے - شملہ کی بلندی کچھ کم نہین ہے بڑا بلند کوہستان ہے
منصوری کی [illegible] کی بہار بھی قابل دید ہے مگر نینی تال کو اس
جھیل نے بے مثل کر دیا ہے -

نواب - کشمیر بھی گئے ہونگے آپ -

لندنی - ایسا پہاڑ اور ایسا لطف اور ایسی بہار اور اسقدر لطف سبزی ساری جہان کے پہاڑون مین نہین ہے کشمیر کا تو نام ہی نہ لیجیے -

اگر فردوس بر روے زمین ست
ہمین ست وہمین ست وہمین ست

نواب - برف کے پہاڑ بھی دیکھنے کو جی چاہتا ہے - دور سے تو دیکھے ہین -

اختر - عجیب لطف حاصل ہوتا ہے کہ جی خوش ہو جاتا ہے دامن بر بون سفید سفید چوٹیان چلی گئی ہین -

نواب - آپ کے ہندوستان مین ہزارون چیزین دیکھنے کے قابل ہین - مثلاً نربدا کے کوہ سنگ مرمر - عجیب چیز ہے دا اللہ یا بھیلور - یا کوئیلے کی کھانین بھیلور دریاے نہاندی پر ایک خوشنا چھوٹا سا قصبہ ہے - اور ادھر ادھر پہاڑ ہین - رودبار اور کہسار دونون کا لطف اسکے پاس ایک گانون ہے - جھونن نام ہے - اسمین ایک کان ہے - راجہ نے اس کان کو چھپا دیا تھا کہ ایسا نہ ہو کہ برٹش گورنمنٹ کے حکام اپنا تصرف کرلین - مگر وہ کھان چھپ نہ سکی - اس کھان مین کام ہو رہا تھا جب بندہ درگاہ مسٹر وب کے ساتھ وہان داخل ہوے -

نواب - بڑے سیاح ہو بھئی -

پیرسٹر - جہانیان جہان گشت -

چھٹن - جب تو دنیا بھر کا حال معلوم ہے -

مہراج - سفر بھی خوب شی ہے -

لندنی - اسمین شرمہ ملتا ہے - مگر کوئی لائق عالم جیالوجی نہ ملا - اور کوئی ایسا آدمی بہم نہ پہونچا جو معدنیات کے کام سے کلی واقفیت رکھتا ہو اور اپنے فن کا استاد ہو اس سبب سے اس کھان کے کام مین کامیابی نہین ہوئی اب شاید کچھ ترقی کی ہو - راے گڑھ کے کوئیلون کی کھانین دیکھین -

نواب - بھئی ادھر کی دنیا ادھر ہو جاے مگر بندہ ضرور ولایت جائیگا -

چھٹن - ہم تو شریک ہین - ابھی مستعد ہین صاحب - ہان مہراج بلی کو راضی کیجیے -

آغا - اور ہم بھی راضی ہین - روپیے لیے ہوے حاضر تھا جب حکم ہو فوراً لیسا دین -

نواب - کیون مہراج بلی -

منشی مہراج بلی نے جمائی لی اور جھیل کی طرف دیکھکر کہا ڈکیت راے کے تالاب سے کوئی دس گنی ہوگی -

مسخرہ بولا بھئی خوب ٹالا - واہ استاد کیون نہو بات تو ایسی ٹالتے ہو کہ جیسکا حق ہے - چھری جانے دمڑی بچا ئیے -

تین گھڑی دن رہے جھیل کی سیر کی تیاریان ہوئین - چار بوٹ جھیل مین موجود تھے - منشی مہراج بلی صاحب سے کہا گیا کہ قبلہ تشریف لے چلیے - نازو نے بھی للکارنا شروع کیا - قمرن نے بھی غل مچایا مسخرے نے بھی بنانا شروع کیا - جب دیکھا کہ مہراج بلی کسی طرح منظور ہی نہین کرتے تو لندنی نے انکا ہاتھ پکڑا اور کہا بندے کو آپ سے کچھ عرض کرنا ہے علیحدہ لیجا کر کہا آپ ایک کام کیجیے یہ سب تو شہدے ہین ہم ایک معقول صلاح دین اسکو مانیے - آپ کہیے کہ ہم بے پیے نہ جائینگے - پی لین تو جھیل نہین سمندر کے باب مین چلنے کو مستعد ہین - بس اس بات پر راضی ہو جائینگے تم ذرا زیادہ

پی جانا۔ خود ہی نہ لیجائینگے۔ چلو مطلب حاصل ہو گیا۔

یہ صلاح منشی مہراج بلی کو بہت پسند آئی۔ کہا واللہ کیا بات بتائی ہے۔ لے بھئی نواب اگر ہمکو ہنسی خوشی لیچلنا چاہتے ہو تو ہم اس شرط سے چلتے ہین کہ ہوسکی کی بوتل کھلواؤ اور ہمکو اپنے ہاتھ سے پلاؤ۔

مسنحرہ۔ نازو نہ پلادین آپ کو۔

نازو۔ ہٹ مونڈی کاٹا۔

ممن۔ صلاح تو اچھی ہے۔ بوتل غلام حاضر کرتا ہے۔ مگر ایسا نہو کہ پی کے انکار کر جاؤ۔

اختر۔ دل لگی ہے انکار کرنا۔

ممن نے بوتل کھولدی۔ مہراج بلی نے پی تو مگر مقدار سے کہین زیادہ چڑھا گئے۔ پہلے آواز مین لکنت پیدا ہوئی اور پھر یہ کیفیت تھی کہ اُٹھے اور گرے۔ پانون قابو مین نہین تھوڑی دیر مین بیہوش ہوگئے اور نواب صاحب کے حکم سے ایک خدمتگار اور ایک سپاہی نے انکی لاش کو لادکر ایک بوٹ پر ان کو لٹا دیا۔ اسکے بعد سب یکے بعد دیگرے کشتیون پر سوار ہوے اور ہوا کھانے لگے۔

نازو۔ واہ کیا لطف ہے۔

قمرن۔ مردہ آئے تو جی اُٹھے۔

آغا۔ یہ فرحت بھلا شہر مین کہان روح پا سکتی ہے۔ لاحول ولاقوۃ

یہ پہلا ہی مرتبہ تھا کہ نازو جان اور قمرن جان اتنی بڑی جھیل مین بوٹون پر سوار ہوکر اس لطف اور امارت کے ساتھ سیر کرتی تھین۔ مہراج بلی کی لاش دیکھ دیکھکر چوطرفہ سے قہقہہ پڑتا تھا دو گھنٹے جھیل کی سیر کا لطف اُٹھا کر بوٹون سے اُترے۔ اور چونکہ اندھیرا ہو گیا تھا لالٹینین روشن کی گئین منشی مہراج بلی کو اب اسقدر ہوش تھا کہ پانون پانون لیے کسی کے سہارے چلتے تھے۔

نازو۔ نواب کو خدا سلامت رکھے۔ یہ ہوس بھی آج نکل گئی تال مین بھی سیر کرلی۔

مسنحرہ۔ اجی حضور مہراج بلی صاحب۔ وہ دیکھیے بھیڑیا کھڈے سے نکلا۔ ارے بھاگ۔

بھیڑیے کا نام سُنکر مہراج بلی کانپنے لگے۔ تو نواب نے اُنکے ہاتھ مین ہاتھ دیا اور مع الخیر چھولداریون مین پہونچ گئے۔

وکالت کے رکانے

ناظرین کو یاد ہوگا کہ مولوی عظمت اللہ صاحب وکیل نے نواب صاحب سے وعدہ کیا تھا کہ مین شام کو کچہری سے پلٹتے ہوے آپ سے ملونگا۔ اور مختتانے کا بھی ایک خوبصورتی سے تقاضا کر دیا تھا کہ اگر روپیہ اسوقت بھیجدیجیے تو بڑی مہربانی ہوگی۔ مختتانے کے ڈھائی ہزار تو نواب صاحب نے آتے ہی بھیجدیے اور مولوی عظمت اللہ صاحب کی دعوت اور تفریح طبع کے لیے دو نامی نامی طائفون کے پاس کچہری بھی بھیجدی اور خاص بز کو بلا کر حکم دیا کہ آج بہت بھاری مرغ پلاؤ پکاؤ اور انناس پلاؤ بھی ہو۔ دو چار صاحب آنیوالے ہین۔ زیادہ بھیڑ نہوگی لیکن کھانا پر تکلف ہو۔ یہ حکم دیکر نواب صاحب نے آرام کیا۔

اب ادھر کا ذکر سنیے کہ کدھا شبراتن کے رخصت ہونے کے بعد للتو کی دکان پہ گیا اور شبراتن کی کل سرگذشت کہ سنائی للتو اپنی راسے دینے ہی کو تھا کہ اتنے مین ایک برف والے نے آواز دی (ملائی کی برف)۔ جب قریب آیا تو للتو اسنے کہا ارے ادھر آ۔ او ملائی والے۔ کہان رہتا ہو بیٹے۔ دکھا آئی ہین

پڑتا آج کل - کیا بچہ کسی سے پھنسے ہو - ہو کچھ ضرور کچھ دال
میں کالا کالا ہے - اُسنے ٹھنڈی سانس بھر کے کہا یار کیا
بتائیں ایک سونے کی چڑیا پھنس گئی تھی مگر نکل گئی ہاتھ سے
یار ایسی پری ہے کہ ہم کیا کہیں - للتوا کے سر کی قسم آج تک
ایسی ایک نہیں دیکھی اور گروہتی عورت - کوئی بہت ہو
چودہ برس کی اور دھان پان - اور جب پان کھاتی ہے تو
گلے سے سرخی جھلکتی ہے -

للتوا نے گڑگڑا کر کہا - تو یار ہمکو بھی دکھا دو بھائی ہم
تمہارے (صدقے) ہو جائیں پھر ہمارا تمہارا دوستانہ کیا کام
آئیگا - وہ اپنی آشنا تم نے ہم کو دکھائی تھی کہ نہیں - بھئے
کون وہ بات تو نہیں کی کہ دوستانہ میں تم ہم سے سکایت
کرتے - اسکو بھی دکھا دو -

اُسنے کہا ارے بھائی اب کہاں - وہ تو ٹکیے کے پچھواڑے
والے مکان میں رہتی تھیں - وہ تو مکان ہی نہیں اس
ٹکیے کے پچھواڑے - وہیں رہتی تھیں - بیگم تھیں لاکھوں
کا کھرچ (خرچ) اور وہ جو تم کو دکھلائی تھی اُسی دن وہ بھی
ایک دن وہاں ہی تھی نوکر چاکر آدمی لونڈیاں پھر بیگم ہی
ہے - مگر اب وہ کیا جانے وہاں سے کہاں اُٹھ گئیں ہم تو
تڑپتے ہیں بھائی - ادھر ہم نے آواز لگائی ملائی کی
برف اور ادھر سننے گلی کی طرف کی کھڑکی کھول کے چقون
کے پاس کھڑی ہو گئیں چقون سے بلائیں لیتی تھی اور
ایسی چلبلی بیگم کہ اب میں تم سے کیا کہوں - اب تو
وہاں پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا - جدھر کی ہوا ہے ہم تم
کس کھیت کی مولی ہیں - اچھے اچھے وہاں پھٹکنے نہیں
پاتے - گردن ناپی جاتے ایک دن میری بلائیں لے کے
اپنی تصبیر (تصویر) ہمکو دکھائی ہم نے کہا جان صاحب یہ ہم کو
دیدو ہم اپنے پاس رکھینگے - بولی بیجا مگر ایسا نہ ہو کہ کسی کو
دیدا لے - بڑی سونے کی چڑیا ہاتھ سے نکل گئی - اب
ہر دم وہی تصبیر (تصویر) دیکھا کرتے ہیں بس - (تصویر
دکھا کر) دیکھو کیا تصبیر (تصویر) ہے -

للتوا تصویر دیکھکر دنگ ہو گیا - اور کندرا اگرچہ کھاتا تھا مگر
للتوا کی صورت سے وہ بھی سمجھ گیا کہ اسکو یہ تصویر دیکھکر
بڑی حیرت ہوئی - کہا یار ہم کو بھی دکھلاؤ مگر للتوا نے تصویر
نہیں دکھائی اور برف والے سے کہا یار ہم اس بیگم کا
پتا لگاوینگے - تم یہ تصویر ہمارے پاس رکھ جاؤ تو ہم
اپنی ماں کو ایک جگہ بھیج کے پتا لگائیں - میں بھی اسپر
عاشک (عاشق) ہو گیا مگر تم ڈرنا نہیں - ہم تم بھائی بھائی
ہیں برف والا چکما کھا گیا - اور تصویر للتوا کے پاس
رکھکر رخصت ہوا اور چلتے وقت اس قدر کہہ گیا کہ جو پتا
لگاؤ دوستا تو پھر ایسی ایسی کلیجی (قلفی) کھلاؤں کہ یاد ہی
کرو - جب برف والا نظر سے اوجھل ہوا تو للتوا اور کندرا
میں بہت چپکے چپکے یہ باتیں ہونے لگیں -

للتوا - بھلا پہچان تو یہ کسکی تصبیر (تصویر) ہے -

کندرا - ارے! یہ تو کمرن ہے - کمرن -

للتوا - کمرن کو ہم ایسا نہیں جانتے تھے جی - یہ تو کھسمی
(خصمی) نکلی - مگر لونڈا برف والا بھی کھیلا اور سچ سچ کا
گبھرو ہے -

کندرا - یہ حرامجادی سب پر عاشک ہو جاتی تھی - بڑی بد نکلی

للتوا - اب تم سے ہم کہتے ہیں - کوئی بیس دفان (دفعہ)
تو ہمارے گال کاٹ لیے تھے اور ہم جھینپ کے رہ جائیں

کہ محلے کا واسطہ ہی کوئی دیکھ لے تو کہے پاجی ہی۔ ہم نے تصویر تم کو اس سبب سے اُس وکت (وقت) نہیں دی کہ تم بک اُٹھو۔

کدرا۔ کھوب کیا۔

للتوا۔ اچھا لے اب چلکے یہ ٹوہ لگاؤ کہ اس بڑے مکان مین کون آن کے رہا تھا۔

ک۔ چلو۔ لگے ہاتھوں پوچھ آئین۔

ل۔ نواب صاحب سے یہ سب کہنا ہوگا جی۔

کدرا اور للتوا باتین کرتے ہوئے چلے۔ وہان پہونچے تو پھاٹک پر سپاہی اور تزک و احتشام اور لوگوں کی بھیڑ بھاڑ دیکھکر جرأت نہ ہوئی کہ کچھ دریافت کرین وہان سے بے نیل مرام واپس آکے دونون شیرا تن کے پاس گئے اور کدرا نے کل امور بیان کرکے قمرن کی تصویر دکھائی۔ شیرا تن تصویر کو بڑے غور سے دیکھکر ہنسی۔ کہا بیگم صاحب اور شہزادی بنکے تصویر کھنچوائی ہی مردار نے اور کیون ہم کیا کہتے تھے کہ وہ چین کرتی ہوگی اور سونے کا لقمہ کھاتی ہوگی۔ کدرا نے ان سے درخواست کی کہ بس اتا پتا لگا دو کہ اس مکان مین کون بیگم آکے ٹکی تھی۔ شیرا تن اسی وقت گئی اور للتوا کی دکان پر آکے کل حال یون کہا۔

نواب عسکری اسی مکان مین کمرن کو لیکے رہے تھے برف والا بوندا ٹھیک کہتا تھا۔ اب وہ اسکو اور اسکی بہن نازو کو پہاڑ پر لے گئے ہین۔

للتوا۔ چلو یار اب نواب صاحب کے پاس چلو۔

کدرا۔ جرور۔ ہم تو تیار ہی ہین۔

للتوا۔ تم وہان نہ بولنا تم مالا (معاملہ) کھراب کردوگے۔

ک۔ ارے ہم آپ ہی نہ بولینگے۔

ل۔ کمرن کی تصویر دیکھ کے اور بھی تڑپ جائینگے نواب۔ دیکھو تو سہی۔

ناظرین کو خیال ہوگا کہ جب نواب صاحب کے ہان بی قمرن جان اپنے میان سے بھاگ کر رہی تھین تو فضلے فضلو نامی ایک برف والے گبھرو پر کہ خوبرو اور نمکین تھا قمرن ہزار جان سے عاشق ہوگئی تھی اور اس سے کہتی تھی کہ چاہے مجھے چنا کھانے کو ملے چاہے آدھا پیٹ کھانا پاؤن مگر مجھے تیرے ساتھ رہنا گون ہی۔ اور کالاکھون روپیہ گون نہین۔ ع

گدا اے تو بودن ز سلطنت بہتر

یہ برف والا جو للتوا کا دوست تھا وہی فضلے ہی ناظرین کو یہ بھی یاد ہوگا کہ قمرن نے اپنی تصویر بھی فضلے کو دی تھی یہ وہی تصویر تھی جو للتوا نے باتون باتون مین برف والے سے ہتھیائی تھی۔ یہ بھی ناظرین باتمکین کو غالباً یاد ہوگا کہ قمرن کی منھ بولی بہن جسکو وہ دگانا کہتی تھین قمرن کے ملنے کو اسکے پاس آئی تھی اور فضلے برف والے اور اس دگانا سے بھی آشنائی تھی۔

خیر تصویر لیکر للتوا اور کدرا خوش خوش نواب صاحب کے ہان چلے کہ ایک اور ثبوت نواب کو دینگے اور قمرن کی تصویر بھی دکھائینگے شام کو مکان پر پہونچے تو اور دن کی نسبت ذرا صفائی اور تزک اور اہتمام زیادہ پایا ان کو دیکھتے ہی نواب صاحب نے اشارے سے بلایا اور کہا مولوی عظمت اللہ صاحب وکیل کے ہان ڈھائی ہزار روپیہ تو تمھارے سامنے ہی بھیجا تھا اب آج رات کو انکی دعوت ہی۔ کھانا پکوایا ہی جلسہ بھی ہوگا۔ یہ سب تمھاری بدولت لٹا رہا ہون لیکن مانوگے یا بھول جاؤگے۔

ک - (قدموں پر گر کر) ہجور غلام ہوں -
نواب - یاد رکھیے گا -
ک - (ہاتھ جوڑ کر) ہجور تا بے جندگی (تا بزندگی)
نواب - وکیل صاحب کی بڑی خوشامد کیا کرو -
ل - ہجور ہم تو ہجور کو جانتے ہیں -
ک - اوپر کھدا اور نیچو آپ -
نواب - بڑا لسان لونڈا ہے بے تو -

اتنے میں مولوی عظمت اللہ صاحب کا آدمی نواب صاحب کے نام ایک رقعہ لیکر آیا - رقعے کا مضمون یہ تھا - عالیجناب نواب صاحب - ڈھائی ہزار روپیہ مرسلہ سامی پہونچا ممنون ہوا - اسوقت حضوری کا ارادہ تھا مگر کئی امر مانع ہوئے - آج کوئی دس بجے جی نالش کرنے لگا - کھانا بھی نہیں کھایا کچہری چلا گیا - کمشنری میں ایک بڑا مقدمہ تھا - چار گھنٹے برابر ٹانگوں پر کھڑا رہنا پڑا کئی بیرسٹروں سے مقابلہ تھا - وہاں سے سب جج کے اجلاس میں آیا - یہاں دو مقدمے جیتے - اب تھک تھکا کر گھر آیا تو دن بھر بعد کھانا کھایا اور وہ بھی پرہیزی - کم روغن شوربا اور چار پھلکے - دن بھر بعد جو کھانا کھایا اور وہ بھی ہاتھ روک کے اور کئی گھنٹے کی قانونی بحث سے الگ شل ہو گیا تو اب آرام کو جی بہت چاہتا ہے - اس وقت معاف فرمائیے کل انشاء اللہ ضرور حاضر ہونگا - مجھے واللہ اس غیر حاضری کا سخت افسوس ہے - مقدمے کی جانب سے آپ مطمئن رہیں - نگیند ڈالونگا - کل صبح کو ملونگا -

نیت شب بخیر - خاکسار عظمت اللہ وکیل

رقعہ پڑھکر نواب صاحب نے مولوی عظمت اللہ وکیل کے آدمی سے کہا - ارے میاں تم نے تو اسوقت غضب ہی ڈھایا ہمنے بڑے اہتمام سے کھانا پکوایا - ناچ کے لیے دو تین طائفوں کو کچہری بھیجی - منتظر بیٹھے تھے کہ مولوی صاحب آتے ہونگے کہ آپ یہ رقعہ لائے - اچھا پھر اب تو مجبوری ہے قلم دوات کاغذ لاؤ کہ ہمی جواب لکھدیں - جواب رقعہ یوں لکھا -

حضرت مولانا - بھائی تمنے اسوقت غضب ڈھایا ارے میاں دور از حال آج ہی تمکو بھی بیمار رہونا تھا خاکسار نے آپ کے تابعدار نے ناچ کی تیاری کی ہے - طائفے گھڑی دو گھڑی میں آتے ہونگے فرہ کرکرا کر دیا - اب آپ جانتے ہیں بندہ کیا کریگا - جلسہ موقوف - مجرے کا جو ہو وہ لو اور جلدو کل بشرط خیریت انشاء اللہ پھر یہی لطف ہو گا - ع -

ہر کسی را بہر کارے ساختند

ہمکو اسی کام کے لیے خلق کیا ہے - مگر ایک امر میں حیرت ہوتی ہے کہ ابھی اس نئی جوانی ہی میں آپ کا یہ حال ہے کہ ذرا جی نالش کیا اور کمزور ہو گئے -

کل صبح کو آپ کیوں تکلیف کریں - بندہ خود حاضر ہوگا آپ کو تکلیف دینا ہرگز گوارا نہیں ہے - سویرے بندہ خود حاضر ہوگا اور مقدمے کی نسبت آپ نے اطمینان دیا ہے اسکا شکریہ ادا کرتا ہوں -

سپردم بتو مایۂ خویش را	تو دانی حساب کم و بیش را

حررہ ننگ انام - نواب برائے نام

خط دیکر وکیل صاحب کے آدمی کو روانہ کیا اور ادھر کدر اور للّو کی جانب مخاطب ہوئے -

نواب - کہو کوئی تازہ خبر -
ل - ہاں ہجور - کرن کو ہجور نے دیکھا ہے -

نواب - نہین کہان دیکھا مگر تعریف البتہ سنی ہی کہ بڑی حسین عورت ہی -

ل - حضور ہمارے پاس ہی کمرن -

نواب - کیا! کیا ہمارے سے بھاگ آئی (اپنے دلمین - ارے غضب یہ کیا ہوا) -

ل - بھاگ نہین آئی - بدا ہمارے پاس ہی (تصویر دیکھا) یہی کمرن ہی سرکار -

نواب - (تصویر کو بغور دیکھکر) یہ تو دوسری نورجہان ہی اللہ اللہ چوٹری والی اور اسقدر حسینہ - یہ نور عالم افروز یہ تو جورو بنانے کے لائق ہی -

ک - حضور لونڈی کہئے - یہ حضور کی لونڈی بنکے رہیگی -

بدا حضور جانتے ہین دھبا ہی اسمین دھبا نہین ہی -

نواب - واقعی -

می شنیدم کہ راحت جانی		چون بدیدم ہزار چندانی	

داہ واہ واہ - کیا شکل ہی - ذرا ہا - فریب - بھئی اب تو اگر ایک لاکھ روپیہ بھی بلئے تو کیا مال ہی مگر کدرا تم اس سے اب ہاتھ دھو بیٹھو -

ک - حضور -

نواب - حضور و جور نہین -

ل - سرکار مالک ہین - گلام کو کون بات کا اجر ہو سکتا ہی سے بھلا -

نواب - قمرن کیا پری ہی پری - واہ ری صورت زیبا عاشق ہو گیا -

اگر کوئی اور کدرا اور نواب صاحب کی یہ تقریر سنتا تو کدرا کو اسقدر مارتا کہ بیدم کر دیتا - نواب قمرن کے حسن کی تعریف کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اب تو قمرن سے ہاتھ دھو بیٹھو - اب یہ ہماری بیوی ہو کے رہیگی - اور کدرا حضور حضور کہہ رہے ہین اور فرماتے ہین کہ حضور اسکو اپنی لونڈی بنائین - واہ کوئی پوچھے کہ مردک جو قمرن تیری ہو کے رہیگی نہین تو تو بہ پاتُر کا ہیکو بیلتا ہی - لعنت بھیج - جیسے اُن نواب کے پاس رہی ویسے انکے پاس رہی - تجھے دونون باتین یکسان ہین اور للتو اپنا مطلب گانٹھتا تھا - اسکو اس سے کیا بحث تھی کہ قمرن یہان رہے یا وہان رہے - اسکو تو یہ فکر تھی کہ نواب سے چار پیسے ملین اور اگر اسی دل لگی دل لگی مین قمرن پھر محلے کو آباد کرے تو از ین چہ بہتر -

نواب - کادر - یار کمرن ہمکو دیدو -

ل - حضور اسکے بس مین ہو نہ جب -

نواب - ایک لاکھ روپیہ خرچ ونگا -

ل - کھدا (خدا) سلامت رکھے -

نواب - ہم کوئی کنگال نہین ہین -

ل - دم گنیمت (غنیمت) ہی -

نواب - تو جو مانگیگا وہ تجکو بھی دونگا -

ل - حضور نے جب سے میری پیٹھ پر ہاتھ رکھا مین بادشاہ ہو گیا بس حضور -

نواب - ارے میان کدرا کوئی اور چوڑی والی دکھاؤ - کیا قمرن کی سی کوئی اب نہین ہی -

ک - حضور کمرن سی تو دنیا مین نہوگی چاہے ڈھونڈ ھو لیجیے -

نواب - کل صبح کو ہم تم سے دو ایک باتین دریافت کرینگے - دیکھو تو ہوتا کیا ہی کل تم لوگ بہت سویرے آؤ -

ل - بہت اچھا - گجر دم لیجیے -

ک۔ تڑکے آجائینگے۔

ل۔ ہجور سارنگیں اس ہمارے شہر مین کوئی نہین ہے۔ کیا بات ہے۔

نواب۔ ارے دور دور نہین ہے۔

ل۔ ہان ہجور۔

ک۔ ہجور کل وکیل کے پاس چلینگے۔

ل۔ کیا بکتا ہے گدھے۔ اور بلانے کا ہیکو ہین۔ یہ گنوار ہے سرکار۔

نواب۔ (مسکراکر) مگر تو بیقرار ہی ہاے قمرن وا ے قمرن

وصل حبیب حاصل عمر عزیز ہے
وہ گل ملے تو ہجر کا ہو خار خار دور

کمبخت نظارہ ہو گیا۔

طور پر حضرت موسی نے تجلی دیکھی
بام پر یار نے دیدار دکھایا مجکو

ہوش ٹھکانے نہ رہے واللہ۔

اڑتے ہین ہوش تیرے دیکھے سے لیے پری
ممکن نہین حواس بجز تیرے سنبھالنے

ل۔ اب ہم لوگ کل آئینگے۔

ک۔ ہان اب ہجور بھی آرام کرینگے۔

نواب۔ آرام تو اب بے قمرن کے دیکھے محال ہے۔ انشاء اللہ چاہیے جو صرف ہو جاے۔

ل۔ کمی کس بات کی ہے ہجور۔

ک۔ اللہ کا دیا سب ہے۔

نواب۔ اچھا اب تڑکے آجاؤ۔

دوسرے روز کد الطفوا کو لیکر وکیل کے ہان پہونچے۔

وکیل۔ نواب صاحب کی خدمت مین تسلیم۔

نواب۔ ولی صاحب بہادر۔ مزاج کیسا ہے۔

و۔ کل سے بہت برا حال ہے۔

ن۔ خدا خیر کرے۔ کیا ماجرا کیا ہے۔ بخار تو نہین ہے خدانخواستہ ڈاکٹر کو بلاؤ صاحب۔

و۔ نہین۔ نیچر پر چھوڑ دونگا۔

ن۔ نیچر یعنی طبیعت۔ آپ تو وہی نیچر یہ لفظ بولتے ہین چہرے سے بخار نہین پایا جاتا۔

و۔ شب کو خفیف سی حرارت تھی۔

ن۔ تو بھائی حکیم کو بلایئے۔

و۔ کل آپ کے ہان نہ جانے کا بڑا رنج ہے۔ آپ نے بیقدر تکلف کیا تھا مگر کیا کرین طبیعت پر اختیار نہین بیماری کو کیا کرے کوئی۔

ن۔ کل بڑی بے لطفی ہوئی اور آپ آج پھر آپ تکلیف کریے پرسون انشاء اللہ۔

و۔ آپ کے مقدمے کی نسبت۔

ن۔ یہ وقت نہین ہے۔ مقدمہ ہوا ہی کریگا۔ آپکی طبیعت اچھی ہو جاے مقدمہ تو ہوتا ہی رہیگا۔ مگر ایک بات آپ کے کہنے کے قابل ہے۔ قمرن کو آپ نے دیکھا ہے؟

و۔ جی نہین۔ سنا ہے کہ بڑی حسین ہے۔

ن۔ (تصویر دکھا کر) یہی بی قمرن ہین۔

و۔ ہے تو بھگا ہی لیجانے کے قابل۔ یا رہین شک نہین کہ مصور ہی فرے کرتا ہے۔ بڑے خوش قسمت ہین اللہ کیا شکل کیا صورت ہے۔

ن۔ بس یہ تصویر ہی دکھانے آئے تھے ہم اور آپ کے

مزاج کا حال بھی دریافت کرنا تھا۔

و۔ (تصویر کی پشت دیکھکر) یار ایک کام کرو یہ تصویر جان اینڈ کمپنی کے کارخانے کی ہی۔ جان اینڈ کمپنی لکھنؤ و منصوری۔ آپ جان کے پاس جائیے اور یہ تصویر لیتے جائیے کہیے گا محمد عسکری نے ایسی بارہ تصویرین اور مانگی ہین۔ وہ قطعی انکار کریگا کہ یہ عورت کی تصویر ہی۔ ہم نہ دینگے۔ آپ اصرار کیجیے گا۔ کہ نواب صاحب نے نینی تال سے منگوائی ہی اگر آپ نہ دینگے تو وہ مجھسے خفا ہونگے۔ جب وہ نہ مانے تو آپ کہیے گا کہ اچھا پھر ہمکو آپ ایک خط ہی لکھدیجیے کہ جبتک نواب محمد عسکری کا خط یا تحریری حکم نہ آئیگا ہم تصویر نہ دینگے اسکو وہ منظور کرلیگا۔ وہ خط آپ لے آئیے۔ میرا کام دیگا فوراً جائیے۔ مگر بخط راست نہین آئیے گا نوابصاحب بہت خوش ہوے کہدرا اور للو کو نعیمن کی ڈیوڑھی پر بٹھا گئے کوٹھی مین جا کے پوچھا صاحب ہین۔ چپراسی نے کہا ہان ہین اتنے مین جان صاحب باہر نکل آئے اور نواب کو بڑے تپاک کے ساتھ کوٹھی مین لے گئے اور پہلے تصویرین دکھائین نوابصاحب نے اکثر تصویرین پہچانین۔ یہ مرزا سلیمان قدر بہادر شاہزادے ہین۔ یہ تصویر کوپر صاحب کی ہی۔ یہ لکھنؤ کے تحصیلدار کے لڑکے پنڈت اقبال کشن کی تصویر ہی آپ کے ہان کی تصویرین تمام ہندوستان مین مشہور ہین ایسی صفائی بھلا اور کارخانے مین کہان۔ برسون ہم بھی تصویر کھنچوانے آئینگے۔

یہ کہکر نواب صاحب نے تصویر نکال کر دکھائی۔

ن۔ یہ تصویر نواب محمد عسکری نے کھنچوائی تھی پہاڑ پر سے ایک درجن اور منگوائی ہی۔

جان۔ ہان۔ نواب عسکری مرزا۔ ول۔ مگر ہم بے انکے حکم کے نہین دے سکتے۔

ن۔ ہمارے پاس تو خط آگیا ہی۔

ج۔ جبتک انکی تحریر ہمارے پاس نہ آئے تب تک ہم کسی طرح نہین دے سکتے۔

ن۔ ہان ہان قاعدے کے خلاف آپ کیونکر کرسکتے ہین مگر ہمسے وہ بگڑ جائینگے۔

ج۔ تو آپ انکو لکھیے۔ وہ ہمکو لکھ بھیجین تو ہمکو کوئی عذر نہو گا

ن۔ خرابی یہ ہی کہ وہ سمجھینگے کہ ہم آپ کے پاس آئے نہین اور گھر بیٹھے ہی لکھدیا کہ وہ بے حکم کے نہین بنا دیتے۔

ج۔ تار دیدیجیے۔

ن۔ جی نہین۔ اچھا ایک کام کیجیے آپ ہمکو ایک چٹھی اس مضمون کی لکھدیجیے کہ ہم بے محمد عسکری کے حکم کے یہ تصویرین نہین بھیج سکتے

جان صاحب نے یہ صلاح منظور کرلی اور خط انکے نام لکھدیا انھون نے خط لیا شکریہ ادا کیا اور رخصت ہوے۔ اور سیدھے وکیل کے مکان پر پہونچے اسوقت مولوی صاحب ایک تاریک کمرے مین آرام کررہے تھے اور باہر سے آدمی پنکھا کھینچ رہا تھا۔ یہ بے تکلف چلے گئے اور کہا کیا دراز حال طبیعت زیادہ بے لطف ہی

و۔ جی نہین۔ ڈاکٹر صاحب آئے تھے۔ کہ گئے ہین کہ آج کچہری نہ جاؤ اور کوئی کام نہ کرو۔

کہیے کیا بات چیت ہوئی۔

ن۔ (خط دیکر) انگریزی مین ہی۔

وکیل نے خط کھول کر پڑھا۔ اور ترجمہ سنایا۔

بخدمت ہز ہائنس نواب محمد عسکری صاحب بہادر۔

آج آپ کے دوست ہمارے پاس وہ تصویر لائے جو آپ نے

ہماری کوٹھی میں کھنچوائی تھی جسدن دو عورتیں آپکے ساتھ آئی
تھیں اور آپ نے فرمایا تھا کہ یہ ناچتی ہیں اُنمیں سے جو بہت
کم سن تھی اُسکی تصویر آپ کے دوست نے دکھائی اور کہا کہ
آپ نے ایک درجن تصویرین منگوائی ہین - عورت کی
تصویر ہم اِس سطح پر کسی اور کو نہیں دے سکتے - ہان اگر آپ
حکم دین تو ہم بارہ تصویرین اُتار دین اور جسکو آپ لکھیں اُسکو
حوالہ کر دین -

ہمنے اُمِ معظمہ کے لباس عروسی کی کئی تصویرین آجکل تیار
کی ہین اگر اجازت ہو تو ایک درجن وہ بھی بھیجدین اب آپ
پہاڑ سے کب اُترینگے -

و - کیون کیا سوجھی ہے
ن - اِس سے کیا مطلب نکلیگا -
و - یہ بھیگا لیجانے کا ثبوت دیا جائیگا - آپ دیکھنے جایئے
کہ کیا کارروائی ہوتی ہے -
ن - بھئی بہت دور کی سوجھی ہے -
و - تسلیم - رنڈیان ہی اسیر ہین -
ن - اب آپ آرام کیجیے - باقی حال اب کل کہونگا - اِسوقت
سمع خراشی خلافِ عقل ہے مگر اب آرام ہی کیجیے گا -
و - آداب عرض کرتا ہون -
ن - تسلیم -
و - ذرا کل قمرن کے میان کو لیکے صبح کو آجایئے گا اُس سے
اور بھی کچھ دریافت کرنا ہے - اور اُس لونڈے کو بھی لے آیئے گا
ان دونون بہنون میں زیادہ حسین کون ہے -
نواب - نازو کے نسبت قمرن حسین ہے - یون تو دونون
مہ پارہ اور پری چہرہ ہین مگر قمرن مین جو بات ہے وہ لاکھون

کرورون عورتون مین نہوگی -
وکیل - آپ تو کہتے تھے کہ قمرن کو ہمنے دیکھا ہی نہین ہے صرف
تصویر دیکھی ہے اب ان دونون کے حسن کا فرق
بتاتے ہو -

آپ کی بھی واللہ کچھ عجب باتین ہین - اگر اجلاس پر
آپ گواہی مین طلب کیے گئے تو مقدمہ بلٹا ہی دیجیے گا -
نواب - قمرن کو دیکھا یا نہین دیکھا - للتو اور کدرا نے
تو یہی کہا ہے کہ ہم قمرن کی صورت سے بھی واقف نہین ہین
اور ان دونون کو یقین آگیا - ہم سوچے کہ ایسا نہو ہم بھی
تجھیٹ مین آجائین - اِس سے الگ ہی الگ رہ کے
کارروائی کرنا اچھا - باہمہ و بے ہمہ -
و - تو ہمکو کل امور سے مطلع کر دو صاحب -
ن - ابھی مقدمہ تو چھڑنے دو -
و - ہم کہتے ہین ایسا نہو کوئی بات فروگذاشت ہو جائے
آپ ابھی وکالت کے رکانے کیا جانین - تصویر والے کی
کتنی بڑی گواہی ہے اور کسقدر معتبر - اول تو یورپین -
دوسرے مالدار تیسرے نامی گرامی اور مشہور مصور - وہ جھوٹ
کیون بولیگا - مگر جب اُسکو معلوم ہوگا کہ چکما دے کے خط
لکھوا لیا اور ہاتھ کٹوا لے گئے تو سر ہی پیٹے گا اور بہت اُچھلے
کودیگا کہ گہرا چکما کھا گیا -
ن - نازو کے میان کا بھی پتا لگاتا ہون -
و - ہمنے تو آپ سے کئی دفعہ کہا - دفعتہً ایسا چھاپا مارو
کہ جو جو ہمراہ گئے ہین انیٹی سے چیونٹی تک سب مدعا علیہ
سب باندھے جائین - کوئی کسی کی مدد نہ کر سکے - اور
دو دو جرم - ایک نالش نازو کے میان کی جانب سے اور ایک

اندر اکی طرف سے - تو قمرن تو نواب محمد عسکری کے ساتھ بھاگی ہی اور نازو کیبکے ساتھ گئی ہی -

ن - وہ جو مینو سپل کے ممبر ہین - منشی مہراج بلی -

و - (ہنستے ہوے) ارے وہ بڈھا - یہ ٹیر بکس اُسکو بھی دھر دادو - مالدار بھی ہی - اجی روتے تو ہن ٹپرے نہین -

ن - انشاء اللہ -

و - قمرن آپ کے ہتھے چڑھی - چین کیجیے مگر ایسا نہ ہو کہ کوئی حضور کے بھی اُستاد نکلین - اِس سے ذرا بچتے رہیے گا -

ن - لاحول ولا قوۃ - افراسیاب خان کی تو مجال نہین ہی کوئی ترچھی نظر تو دیکھ لے -

و - یہ نہ کہیے - رہنے تو آپ سے - نہین تو سگے باپ سے اور پھر ایسی کمسن عورت اور چھوٹی قوم اور اِسقدر حسین اِسکا ٹرکنا محال ہی اور یاد رکھیے گا -

چون در بر دیگرے نشیند | خواہد کہ ترا دگر نہ بیند

ن - آپ ابھی صاحبزادے ہین اور ہمنے زمانہ دیکھا ہی - یہ وکالت نہین ہی - اِسکے رکانے آپ جانتے ہین اور تماش بینی کے رکانون سے ہم خوب واقف ہین اچھا رخصت

للتو اور کدرا دونون کو نواب صاحب نے راستے ہی سے رخصت کیا اور گھر پہونچکر تھانے کے سب انسپکٹر کو جنکے ساتھ یہ اکثر سلوک کرتے تھے بلوایا - کہلا کہہ بنا ایک ضروری کام ہی ذرا گھر سے چلے آیئے اُنھون نے کہلا بھیجا کہ مین اِسوقت کاکوری سے تھکا ماندا چلا آتا ہون - ابھی کمر بھی نہین کھولی ہی صبح کو حاضر ہونگا - مگر نواب صاحب کو اِسقدر تاب کہان گاڑی پر سوار ہوکر تھانے پہونچے تھانہ دار دوڑکر گاڑی کے پاس آیا - کیا ایسا ضروری کام تھا حضور مین ابھی کاکوری سے چلا آتا ہون اور بہت خستہ ہو رہا ہون اگر حکم ہو تو دو نوالے کھا کے حضور کے ساتھ ہی ساتھ چلا چلون

نواب صاحب نے کہا یہان بجز ماش کی دال اور موٹی موٹی روٹیون کے اور کیا کھاؤ گے اور ذلیل قسم کا گوشت - یہی سپاہی کی غذا ہی - آج چلو ہم کو رئیسون کے گھر خاصہ کھلوائین کہ نئے دانت آجائین تھانہ دار اِنکے خود چلے آنے سے بہت جھیپا ہوا تھا فوراً گاڑی پر بیٹھ گیا - راستے مین نواب صاحب کرون کو دیکھ دیکھکر بیڈھب بیڈھب سوال کرنے لگے -

ن - یہ کون آکے ٹکی ہی یہنی -

ت - (تھانہ دار) گوالیار سے آئی ہی خوش گلو بھی اور خوش رو بھی ہی -

ن - تو پھر آج اِسکا گانا سنوادین -

ت - آج نہین - اب کسی اور دن پر رکھیے آج کھانا کھلوائیے مگر معمولی کھانا بندہ نہ کھائیگا - عمدہ پکوائیے - چاہے دس بج جائین -

ن - عمدہ سے عمدہ کھانا کھاؤ - یہ کیا بات ہی - یہ کون ہی یار - کیا اچھی چھوکری ہی -

ت - یہ نخاس سے اب یہان آکے رہی ہی -

ن - ابھی کو بلوائین - جو مرضی ہو -

ت - یہ کاہے کے واسطے - کون ضرورت ہی -

ن - اہاہا - یار اب تو بہت سی نئی نئی صورتین نظر آئی ہین - ایک سے ایک بڑھ چڑھکر یہ بھی خاصی ہی اب ایک دن باغ مین جاکر اِن سب کو انشاء اللہ بلوا ئینگے

یہ سبز پوش کون ہیں جی-

ت - (مسکرا کر) حضور نے مجھے کوئی کٹنا تصور کیا ہی - مجھے چوٹٹون بدمعاشون کا حال پوچھیے - پولیس کی کارروائی دریافت کیجیے - یہ کون ہی وہ کون ہی-

ن - اسی باعث سے تو تھانہ دارون سے ہم یارانہ پیدا کرتے ہین -

مکان پر پہونچکر نواب صاحب نے اپنا مطلب بیان کیا بھئی تھانہ دار ایک مطلب تمسے ہی - اور کچھ نہین - ہم فقط صلاح چاہتے ہین - ہمارے ایک جانی دشمن ہین نواب محمد عسکری - سمجھے - وہ ہماری گھات مین رہتے ہین ہم انکی تاک مین کہ موقع ملے تو دھر دادین اب ہم کو اُنکے ذلیل کرنے اور نیچا دکھانے کا خوب موقع ملا ہی وہ ایک منکوحہ عورت کو بھگا کے پہاڑ چلے گئے ہین کوئی کارروائی ایسی بتاؤ کہ فوراً پھنس جائین بٹ نہ پڑے -

ت - منکوحہ عورت ہی - وہ عورت انہین کے ساتھ پہاڑ پر ہی اور میان اُسکا -

ن - وہ بیچارہ یہان تڑپتا رہتا ہی اور پریشان ہی - ہمارے پاس اکثر آتا جاتا ہی-

ت - معلوم ہوتا ہی وہ عورت خوبصورت ہی اور آپ کی بھی مطبوع طبع لہذا اُسکے میان سے آپ نے یارانہ پیدا کیا - خیر - اچھا تو اسکو یہ مشورہ دیجیے کہ وہ کل ایک رپٹ ہمارے تھانے پر لکھوا دے کہ اسکی منکوحہ بیوی کو نواب عسکری بہ ایما اپنی بیگم و فلان فلان کے میرے گھر سے بہ نیت بجز ناجائز لے بھاگے -

ن - ہان - یا کہو کوئی وکیل کر دین -

ت - بے سود ہی - اکیلا وکیل کیا بنا لینگے ہم کیا کم ہین ادنی سی فوج کے آدمی - اور کون ایسا لمبا چوڑا مقدمہ ہی جو وکیل کی ضرورت ہو -

ن - وہی ہم سوچے کہ آپ سے دریافت کرین - فوجداری کا مقدمہ آپ سے کہان جا سکتا ہی -

ت - بس اس سے بڑھکر اور کوئی تجویز ہی نہین ہی - آیا ذہن اقدس مین - فوراً گرفتار ہو جائین - تیر بہدف مگر اتنا ازبرائے خدا فرما دیجیے کہ حسین ہی یا نہین -

ن - ارے کبھی حسین نہوتی تو لکھو کھا روپیہ ہم کاہے کو تباہ کرتے - حسین کی تو کوئی اصل و حقیقت نہین ہی لاکھو دو لاکھ مین ایک ہی -

ت - یہ وجہ ہی! مین تو کہتا ہی تھا -

ن - تصویر دکھا دون - لوٹ جاؤ گے واللہ -

ت - ضرور دکھائیے -

نواب صاحب نے تصویر اُنکے ہاتھ مین دیدی تو تھانہ دار صاحب پھڑک گئے - کہا صاحب یہ کسکی تصویر ہی - یہ تو کسی بڑے گھرانے کی بہو بیٹی معلوم ہوتی ہی - للہ بتائیے تو یہ ہی کون - واہ وا حسن کیا خدا کی دین اور خدا کی شان ہی حسن اور شی ہی - اسکو حسن نہین کہتے - اسکو شان معبود کہتے ہین اب یہ کروڑون روپیہ کی دولت اللہ نے اس عورت کو بخشش دی ہی -

ن - اور یہ چوڑی والی ہی -

ت - (متحیر ہو کر) - واللہ - مگر نطفہ ضرور کسی شریف یوسف جمال کا ہی -

ن - تو اِسکے پھانسنے کی فکر ہی -

یہ باتین ہو رہی تھین کہ ایک کانسٹبل نے آ کے کہا
حضور شہر میں بڑی واردات ہو گئی - ایک جگہ ڈاکہ پڑا - دو تین
آدمی مار ڈالے گئے - کچھ لوگون کو پاسیون نے گرفتار
کر لیا ہے - تھانے میں جاتا ہون -
ت - خدا جانے کیا بکتا ہے - گاڑی جلد تیار کروائیے - اب
مین رک نہین سکتا -
ن - کہو گاڑی فوراً تیار رہو اور باورچی کو حکم دو کہ جو کچھ
پک گیا ہو فوراً ایک آدمی گاڑی پر جائے تھانہ دار صاحب کے
ہان دو تین آدمیون کا کھانا پہونچا دو -
تھانہ دار تو رخصت ہو گئے اور ادھر انھون نے اپنے
پرانے دوست کو جنکے ساتھ یہ مکتب مین پڑھتے تھے گاڑی
بھیجکر بلوایا - یہ اب رونیو ایجنٹی کا کام کرتے تھے - اور
نواب صاحب سے بالکل مخلے بالطبع - بڑی بے تکلفی - بڑا
یارانہ - بڑی دوستی - اور دونون کو باہم محبت تھی - نواب صاحب
سوچے کہ انسے بھی مشورہ کرنا لازم ہے - دیکھین یہ کیا صلاح
دیتے ہین - وکیل نے اور راستہ بتایا - تھانہ دار نے اور ہی
صلاح دی انسے بھی راے لے لین -
رونیو ایجنٹ تو انکے یار تھے ہی گاڑی پہونچتے ہی روانہ
ہوے - اور آتے ہی غل مچانا شروع کیا - نواب او نواب صاحب
ارے نواب ہوت - ملتے ہی دو دو چونچین ہو گئین انھون نے
کہا ہم رخصت ہوتے ہین صاحب - تمھارے گھر پر آئین اور
سناٹا پائین - بلواؤ دو ایک کو - اب بندہ تڑکے تک جاگنے
اور سونے اور سونے دینے والے کو کچھ کہتا ہے - کل تعطیل ہے قبلہ
کھانا بھی یہین کھائینگے اور سب باتین بھی ہونگی - نواب صاحب
کہا معقول اچھے آئے کھانا بھی کھائینگے سب باتین بھی ہونگی

ڈھونڈنی بھی دیکھے - اپنی بیتی آپکی - مگر یہ نہ پوچھا کہ بلایا کس کام کے
لیے تھا کھانے اور گھورنے کی سوجھی اسکے بعد انھون نے نواب
محمد عسکری کا حال کہسنایا اور جو جو امور تھانہ دار اور وکیل نے بہین
کہے تھے وہ بھی بے تکلفی کے سبب کہدیے - رونیو ایجنٹ نے غور کر کے
کہا پہ تمکو کیا شامت ہے - آخر تم کوئی خدائی فوجدار ہو - قاضی ہو کہ
شہر کے اندیشے مین دبلے ہوے - اسقدر پر تو (؟) - اول تو کسی
شریف زادی پر نظر بد ڈالنا ہی آپ کا پاجی پن ہے -
نواب صاحب نے مسکرا کر جواب دیا اب آپکی خواہش ہے
کہ میرے ہاتھ سے بیٹیے - بڑے پارسا بنکر آئے ہین -
زمانے بھر کا بدمعاش - جب ہم ایسے شہدے لچے پارسائی
کی لیتے ہین تو غصہ آتا ہے - ع -

برعکس نہند نام زنگی کافور

رونیو ایجنٹ نے مقدمے کا حال بغور سنکر کہا میری راے
مین تو ایک درخواست صاحب مجسٹریٹ ضلع کے اجلاس مین
دیدیجائے کہ فلان عورت کو نواب محمد عسکری صاحب اور
انکی بیگم غرض ناجائز کے لیے بھگا لے گئے ہین اور اسکو
بطور ناجائز روک رکھا ہے - جب درخواست حسب دفعہ ۵۵۱
ضابطۂ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ء) کے دیجائیگی - بس
درخواست گذرتے ہی صاحب مجسٹریٹ ضلع فوراً پولیس کے
نام حکم جاری کر دینگے کہ وہ عورت اپنے شوہر کے حوالے کر دیجائے
ن - تو آپکی یہ راے ہے -
ر - اس سے سہل ٹکا اور دوسرا ہو ہی نہین سکتا -
ن - ہان - مگر وہ ذلیل تو نہونگے -
ر - بیشک ذلیل ہونگے - تم طوالت کی کارروائی پسند
کرتے ہو اور ہم اختصار اور اپنا مطلب نکالنا

پسند کرتے ہین۔

ن۔ اچھا تو بعد غور کارروائی ہوگی۔

ر۔ اور کون کون ساتھ گیا ہی۔

ن۔ طول سے ہمین کوئی مطلب نہین ہمارا تو مطلب صرف یہ ہی کہ عسکری ذلیل ہون۔ بیگم عدالت مین بلوائی جائین اور قمرن اُسکے میان کو ملجاے۔ بس۔

ر۔ اور آپ کے محل مین جلوہ افگن ہو۔ یہ اصلی مطلب اُڑا گئے۔ کیون اُستاد۔ اور دل لگی ہو کہ قمرن سیدھی اپنے میان کے ہان جائے اور آپکو اُسکا میان اُلو بناے۔

ن۔ دو دن پہلے سے وہان پہرا بیٹھیگا۔

ر۔ اچھا پھر سہل ترکیب تو یہی ہی۔ اگر قمرن کی خواہش اور اُسکا عشق بھی ہی تو اس سے بہتر تدبیر اور کیا ہوگی غور کر لو۔ جلدی شیطان کا کام ہی۔

نواب صاحب کی عقل دنگ تھی کہ کسکی راے کے مطابق چلون اور کسکی صلاح کو دستور العمل بناؤن۔ جو ہی ایک ہی ڈھرا بتاتا ہی۔ کوئی کچھ صلاح دیتا ہی کوئی کچھ۔ اگر جلدی مین کوئی کارروائی کر بیٹھین تو خوف ہی کہ مبادا بیوقوف بنین قمرن بھی ہاتھ سے جائے اور نازو بھی ہتھے نہ چڑھے اور مفت مین بدنام اور ذلیل و خوار ہون سوچتے سوچتے سوچے کہ شہباز خان انسپکٹر کو بلائین جو اس تھانہ دار کے افسر تھے اور فوجداری کے معاملات مین بڑا دخل رکھتے تھے اٹھارہ برس سے انسپکٹری کے عہدے پر نیکنامی کے ساتھ مامور تھے اور تین سال تک ممالک مغربی و شمالی مین کورٹ انسپکٹری کر چکے تھے اور دو تین بار قائم مقام اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی رہے تھے۔ انپر نواب صاحب کا احسان بھی تھا کہ ایک مرتبہ یہ اِس جرم مین ماخوذ ہوے تھے کہ حوالات مین ایک آدمی کو اسقدر پٹوایا تھا کہ اسکا ہاتھ ٹوٹ گیا۔ نواب صاحب نے اپنے پاس سے روپیہ خرچ کر کے بیرسٹر مقرر کیے اور اُنکو بلوہ چھڑوا لائے۔ یہ سوچ ہی رہے تھے کہ شہباز خان کو بلوائین کہ حسن اتفاق سے وہ خود ہی آگئے۔

نواب۔ بڑی عمر ہوگی خان صاحب مین اسوقت آپکو یاد ہی کرتا تھا۔ خوب آگئے۔

خان۔ حضور بھلا ہم غریبون کو کیون یاد کرنے لگے اتنے جلسے ہوے۔ اتنی دعوتین ہوئین۔ ہم کو کبھی جھوٹون بھی نہ کہلا بھیجا۔

نواب۔ بھائی صاحب آپکی شکایت میرے سر آنکھون پر مین کیا کرون اکیلا آدمی۔ اور مزاج مین بے پروائی مگر خیر یہ شکایت تو دوستون مین ہوا ہی کرتی ہی اور شکایت اُس سے ہوتی ہی جسپر کچھ دعوی ہوتا ہی مگر آپ یہ فرمائیے کہ آپکی انسپکٹری ہمارے کب کام آئیگی۔ بقول شخصے گھر کی انسپکٹری اور ہم ذرا ذرا سی بات کو ترسین۔ مانا کہ آپ بڑے نامی گرامی انسپکٹر ہین اور کئی ضلعون مین کپتان صاحب بھی رہ چکے مگر ہمکو کیا۔

خان۔ اول تو مین ہون ہی کس قابل۔ اور اگر کوئی کام میرے تعلق کا ہو تو فرمائیے بسر و چشم بجا لاؤن۔ مین للو پتو کرنے والا آدمی نہین ہون۔ اور کسی سے شاید للو پتو کر دون بھی مگر آپ سے جھوٹ نہ بولونگا۔ یہ تو مین کہہ نہین سکتا کہ جان تک قربان کر دونگا۔ یہ تو یا وہ گوئی ہی انسان کو اپنی جان بڑی عزیز ہوتی ہی مگر ہان یہ ضرور کہونگا

کہ نوکری جاتے تو جوتی کی نوک پر ہے میری خوش قسمتی کہ مین آپ کے کسی کام آسکون - اب آپ بے تکلف فرمائین کہ میرے سپرد کون خدمت حضور کرینگے -

ن - آپ نے تو حضرت شیر کے شکار کا سامان کیا ہے اور مین ایک چوہیا کے شکار پر بھی نہین جاتا - مین تو صرف ایک صلاح چاہتا ہون -

خ - تو پھر اتنی لمبی تمہید آپ نے کاہیکو کی - اصل مطلب فرمایئے -

ن - تو پھر صاف صاف عرض کرتا ہون کہ نواب محمد عسکری نامے ایک صاحب کسی چوڑی والی کو جو منکوحہ عورت ہے بھگا لے گئے اور اسکی بہن نازو کو کہ وہ بھی ابھی کم عمر اور پاکیزہ و طلعت عورت ہے بھگا لے گئے اور وہ بیچارا جسکی منکوحہ بیوی قمرن ہے روتا اور سر دھنتا ہے - اب کوئی ایسی تدبیر سوچو خان صاحب کہ عسکری اور انکی بیگم دونون کو قید ہو جائے - اور قمرن اسکے میان کو ملجائے -

خان - چوڑی والی منکوحہ عورت تھی اور وہ نواب محمد عسکری کے ساتھ بھاگ بھی گئی - پھر آپکو کیا آپ پرائے پھٹے مین پانون ڈالنے والے کون -

ن - بھئی ہماری دلی خواہش ہے کہ بیگم اور نواب دونون ذلیل اور خوار ہون -

خ - حضور خود نواب زادے ہین - تعجب ہے کہ آپ کی ایسی خواہش ہے -

ن - بھئی تم کوئی میرے مولوی صاحب یا اتالیق ہو - جو صلاح پوچھون وہ بتلایئے -

خ - بندے کی صلاح یہ ہے کہ قمرن ہی نہین بلکہ جس قدر چوڑی والیان اس شہر مین ہین ان سب کو اگر محمد عسکری بھگا لیجائین تو بھی آپ نہ بولین -

ن - اب آپ زیادہ خیر خواہی نہ دکھایئے -

خ - نواب صاحب اب بال سفید ہو چلے ہین اب ذرا یہ ہوس کم کر دیجیے -

ن - یہ نہو یگا -

ہوس از سرم یک سر مو نرفت
سیاہی ز مو رفت و از رو نرفت

خ - پھر اگر آپ کی یہی خواہش ہے کہ نواب اور بیگم دونون کو قید کرا دیجیے تو خوب یاد رکھیے کہ پھر لکھنؤ مین آپ کا قیام محال ہو جائیگا - یہ جتنے نواب زادے اور رئیس ہین سب آپکی بوٹیان نوچ نوچ کر اور ٹکڑے ٹکڑے کرکے چیلون کو دینگے کہ آپ نے ایک رئیس زادے کی آبرو شادی اور رسوائی سپرد کرا دیا اور اس بیچاری بیگم کا کیا قصور ہے - وہ سوتیا ڈاہ کی آگ مین جلتی ہوگی -

ن - انسپکٹر صاحب ہاے یہی تو غضب ہے کہ آپکو معاملے کی اصلیت کی تو خبر ہی نہین ہے اور ہم کو ڈانٹنے لگے - یہ مین خوب جانتا ہون کہ آپ خلوص دل اور نہایت نیک نیتی اور خیر اندیشی کی نظر سے میری بھلائی کے لیے کہتے ہین مگر بھائی اصل امر سنو تو عسکری مردود کا نام نہ لو - وہ حرکت ناشایستہ اس سے سرزد ہوئی ہے کہ جسقدر دشمنی انکے ساتھ کیجائے بجا ہے -

خان - یہی نا کہ چوڑی والی کو لے بھاگا - پھر یہ تو آپ رئیسون کا شرف اور جوہر ہے - حضور کب اس سے خالی ہین -

ن - تو اپنی جورو کو اپنی گٹھی تو نہین بناتا ہون -

خ - این! واللہ - اپنی بیوی نے گٹھا کیا -

ن - جی - ابھی آپ کو بسنت کی بھی خبر ہی جس طرح وہ چھٹے سانڑ بنے پھرتے ہین اسیطرح وہ بھی کسی پر بند نہین ہین اور وہ مردود چشم پوشی کرتا ہو فرمایئے جس شخص کی بیوی اپنے میان کے لیے عورتین پھانس پھانس کے لائیگی وہ خود کیسی ہوگی

خ - لاحول ولاقوۃ - واللہ میرے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے اسوقت - دونون پر لعنت -

ن - مین ہی اکیلا اس مقدمے مین تھوڑا ہی پیروکار ہون کل شہزادے اور رئیس کوشش کر رہے ہین کہ ان دونون کو ذلیل کرین اور سات سات برس کے لیے قید کرا دین تاکہ آیندہ کے لیے سدباب اور لوگون کو عبرت ہو ورنہ غضب ہو جائیگا غضب خدا کا بیوی اور میان کی کٹنی بنے -

خ - مجھے خود نفرت ہو گئی - جن عورتون کو لوگ گھر مین ڈال لیتے ہین وہ تک دوسری عورت کو دیکھکر لڑتی جھگڑتی ہین - کھانا نہین کھاتین کوستی ہین - نہ کہ پیا بیٹھا بیوی

ن - مینے کئی آدمیون سے صلاح لی ہو - مگر سب نے مختلف رائین دین - اسکا بیان تو ہمارے بس مین ہو جو کہو کرے -

خ - بھلا کس کس سے حضور نے مشورہ لیا اور انھون نے کیا کیا کہا - خاکسار بھی سنے -

ن - مولوی عظمت اللہ صاحب وکیل کی راے ہو کہ بموجب دفعہ ۴۹۷ و ۴۹۸ تعزیرات ہند کارروائی کرنا قرین مصلحت ہو اور ہمارے دوست رونیو ایجنٹ فرماتے ہین کہ حسب دفعہ ۱۵۵ (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۲ع) صاحب مجسٹریٹ ضلع کے اجلاس مین درخواست دینی چاہیے مطلب حاصل ہو جائیگا اور تھانہ دار صاحب بھی آپ کے ماتحت انکی یہ راے ہو کہ فریق یعنی اس زن منکوحہ کے شوہر کیجانب سے تھانے پر رپٹ لکھا دیا جاے کہ اسکی منکوحہ جورو کو نواب محمد عسکری بہکا کے اپنی بیگم کے اسکے گھر سے بہ نیت مجرمانہ لے بھاگے

خ - بس یہی راے سب مین چوکس ہو - توتے کی طرح رٹ کے قانون کا امتحان دینا اور شی ہو اور دل و دماغ سے ایک بات کرنا شی دیگر ہو -

مولوی عظمت اللہ صاحب نے جو دو دفعہ بتائین یہ نہ سوچے کہ یہ دونون ان جرائم کے متعلق ہین جنمین مجرم ضمانت پر رہا ہو سکتا ہو - اور راضی نامہ بھی ہو سکتا ہو نواب عسکری ایک امیر والاتبار ہین - ضمانت دینا اور راضی کرا لینا کون مشکل بات ہی جسقدر ضمانت طلب ہوگی فوراً دیدینگے انکے ادنی ادنی سے دوست دیدینگے اب رہا راضی نامہ اس منہار کے لونڈے کا راضی کرنا کون مشکل ہو - ع -

زر بسیار فولادی نرم شود

وہ سمجھیگا بیوی گئی بلا سے ہزار دو ہزار روپیہ تو مل گیا وہ تو بلکہ اسی کو غنیمت سمجھیگا اور جو کہین یہ تولیں داموں مین لگ گیا تو عجب نہین کہ پھر دوسری شادی کرکے کسی اور رئیس کو پھانسے اور اسکو سکھا دے کہ تو اس رئیس کے گھر پڑ جا چین کر اور مجھے کچھ ملے دے اس سے تو آپکا خاک بھی مطلب نہ نکلیگا مفت کی خفت ہوگی اور بدنامی گھاتے ہین اور محمد عسکری سے الگ جھگڑا چلیگا - یہ صلاح تو فضول ہو -

ن - اسکا کہ بندہ ڈھائی ہزار پوچ چکا ہو آپ فضول بتاتے ہین -

خ - آپ اپنا گھر لٹا دین تو بندہ کیا کرے - باقی رہی درخواست حسب دفعہ ۱۵۵ ضابطہ فوجداری - اس سے کیا ہو سکیگا

صاحب ضلع محمد عسکری کے نام ایک حکم بھیجدینگے کہ عورت
کو اسکے شوہر کے حوالے کر دو۔ نواب صاحب اسکو کہین
چھپا دینگے اور صاف انکار کر جائینگے کہ ہمارے ہان کوئی
عورت نہین ہے۔ منہار جھوٹا ہے۔ وہ چوڑی والی ہمارے
پاس نہین ہے اور نہ ہم جانتے ہین کہ کہان ہے چلیے اللہ اللہ
خیر صلاح۔ بس دفعہ لیے ہوے اسکا میان چاٹا کرے پھر
کیا ہو سکتا ہے۔ اُلٹے لینے کے دینے پڑینگے۔ پولیس ایمین
کچھ نہین کر سکتا۔ زور تو وہان چل سکے جہان عورت روپوش
نہ ہو گئی ہو۔ اور جو انھون نے عورت ہی کو بھگا دیا تو کوئی
کیا کر سکتا ہے۔

ن۔ تو پھر آپ کی کیا راے ہے۔

خ۔ بس ہمارے تھانہ دار کی راے سب سے بہتر ہے۔
اُسکا میان تھانے پر رپٹ لکھوادے کہ اُس شخص کی زوجہ
منکوحہ کو نواب محمد عسکری اپنی بیوی اور فلان فلان کی
اعانت سے بہ نیت مجرمانہ بھگالے گئے ہین۔ بس۔ یہ جرم
البتہ قابل دست اندازی پولیس ہے۔ نہ ضمانت ہوسکتی
ہے اور نہ راضی نامہ۔ ادھر رپورٹ گذری اور اُدھر
پولیس نے اپنی کارروائی شروع کردی۔ پولیس اون
کو کچھ تھوڑا بہت چٹا دیجیے گا۔ انشاء اللہ سب درست
ہو جاےگا۔

ن۔ مگر مولوی صاحب نے تو لے بھاگنے اور پھسلا لیجانے
یا لے اُڑنے کی نسبت ایک بڑی اُلجھی ہوئی تقریر کی تھی۔
اُنکی راے مین یہ دونون جرم قائم نہین ہوسکتے۔

خ۔ کیا! یہ کیون۔ آخر کوئی وجہ بھی۔

ولیکن چو گفتی دلیلش بیار

ن۔ اُنکا بیان ہے کہ عورت کی عمر چودہ برس سے زیادہ کی ہے
لہذا لے بھاگنے کا جرم نہین ہوسکتا۔
اور چونکہ وہ عورت نواب ہی کی سی کہیگی لہذا پھسلانے یا
اُڑا لیجانے کا ثبوت مشکل ہے۔ آپ کیونکر ثابت کرسکینگے
کہ محمد عسکری اُسکو بہ نیت جماع پھسلا لے گئے یا لے اُڑے۔

خ۔ اجی جناب یہ سب بکھیڑا پیچھے ہوا کریگا۔ بالفعل تو
اہل پولیس سب کو گرفتار کرکے تبرا گھر دکھا دینگے۔ پھر
فہمیدہ خواہد شد۔

ن۔ یار ترکیب تو خوب ہے۔ ایک تو حوالات دوسرے
مارے خوف کے جان پر بنیگی۔ تیسرے کدراجہ اُنکے
روپیے کا زور بھی نہ چلنے پائیگا۔

خ۔ ہماری تو قبلہ یہی راے ہے۔

ن۔ نیت شب حرام۔ صبح کو پھر غور کرلیجیے گا ایسا نہ ہو کہ
اُلٹے چور کو توالے ڈانٹے۔ بات سمجھ بوجھ کے بعد غور و
تعمق کرنی چاہیے اور جو عجلت مین کوئی کارروائی کرلیجیے تو
یکے نقصان مایہ دیگرے شماتت ہمسایہ۔

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

اچھا اب آپ کو دیر ہوتی ہے۔ بہت سمع خراشی کی معاف
فرمایئے گا۔ ہم پھر آپ سے ملینگے۔

خ۔ آپ کیون تکلیف فرمایئے گا۔ بندہ خود حاضر ہوگا کچھ
آپکے تکلیف کرنے کی ضرورت نہین ہے۔ کل ہی انشاء اللہ
ملونگا۔ اول وقت بشرط فرصت حاضر ہونگا۔

ادبار ہندوستان

یہان تو منہٹہ پایک رہی تھی کہ نواب محمد عسکری کو کسی
ترکیب سے پھانسو اور بیگم صاحب کو ناکردہ گناہ قید کرائنگی

فکر معقول عمل مین لاؤ اور مہراج بلی پرناز و کے میان کی جانب سے مقدمہ دائر کراؤ۔ اور ممن اور اختر اور نواب چھٹن صاحب اور آغا محمد اطہر کو بھی لپیٹ لو۔ وکیل کو فوراً فیس محنتانہ دیا گیا اور دیوا ایجنٹ سے مشورہ لیا تھا۔ مدعا علیہ کو گانٹھا اس پکڑ دھکڑ میں پہنس گئے۔ کدڑا اور للو اسکے ساتھ گانٹھ کی اور یہ سب بیچارے عسکری کی جان ناتوان پر ستم ڈھانیکے لیے۔ یہ نواب جو عسکری کے درپے آزار تھے جب انھون نے دیکھا کہ بیگم صاحب کا پھنسوا دینا اسپکٹر شہباز خان کے خلاف ہے تو یون بگڑی بات بنائی اور فقرہ چست کیا کہ نواب عفت آرا بیگم نے کٹنا پے کا کام کیا تھا۔ اس بہتان پر خدا کی مار اور شیطان کی پھٹکار۔

اب ادھر کا حال سنیے کہ محمد عسکری کے ہان کسی کو اسکا سان گمان بھی نہ تھا کہ لکھنؤ مین ایک ذات شریف یہ کانٹے بو رہے ہین۔ انھون نے جو لنڈنی اور پیر سٹر کو پایا تو ان سے علمی باتین اور دلچسپ تذکرے سننے شروع کیے۔

نواب — ہان حضرت لنڈنی کچھ فرمایئے۔ بلبل کا چہکنا ہی اچھا معلوم ہوتا ہے۔ کیون قبلہ آپ کلکتے کی نمایش گاہ مین بھی گئے تھے۔

لنڈنی — چہ خوش ایسی سیر کسی نے کاہیکو کی ہوگی۔ مگر ہندوستان کا ادبار اس سے بھی عیان تھا۔ ہاے ہندوستان وا ے ہندوستان تیری حالت پر افسوس ہے۔

نواب — ذرا لطافت بیانی سے ذکر نمایش گاہ فرمایئے۔

لنڈنی — ذرا خوش بیانی ہو اور اصل مین ہند نامہ سنیے۔

پلا جام ای پیر مغ خم کی خیر	
	امیرون کا میلا ہے رندون کی سیر

	وہ ساقی نے چشمک صراحی سے کی
بس اب آ گئین دخت رز رہ چکی	
	یہ جلوے حقیقت مین ہین یادگار
یہ دلکش تماشے یہ نقش و نگار	

جس محل عظمت توامان اور ایوان عالیشان مین ہندوستان جنت نشان کی اشیاء غریبہ و نادرہ رکھی تھین انہین جانے کے لیے ایک بڑا اونچا پل بنا تھا۔ کسی شاعر نے اسکی توصیف مین کیا خوب فرمایا ہے۔

بنا ہے پل یہ دلچسپ و نفیس و خوشنما ایسا
کہ جسکے وصف کا بحر جہان مین شور ہے غل ہے
صراط آسکے حسد سے شکل ماہی ہے طپان ہر دم
گہر سے بڑھ کے اسکی آبرو ہے واہ کیا پل ہے

اختر — بیشک رباعی ہے۔ پل کے لیے بحر جہان اور بحر کے لیے شور اور ماہی سبحان اللہ۔ اور گہر کے لیے آبرو اور صراط کا لفظ بھی بیشک ہے واللہ۔

لنڈنی — اس محل معلے کا پھاٹک جو ایک مہاراجہ فلک بارگاہ کا عطیہ تھا ایسا خوشنما اور نفیس بنا ہوا تھا کہ واہ وا واہ۔ یہ وسیع دلکش اور رفیع دایر پھاٹک جو خوش اسلوبی اور کام کی نزاکت اور کمال صنعت کے لحاظ سے اپنی آپ ہی نظیر ہے ہندوستان کی قدیم صناعی اور والیان زمان باستان کے عہد دولت مہد کی کمال صنعت کی یاد دلاتا تھا۔ ایک وہ بھی زمانہ تھا کہ اس ہندوستان نے فن تعمیر مین کیسی علو و جدت اٹھایا اور کوس لمن الملکی بجایا تھا۔ اگر اس پھاٹک کے عوض سومنات مندر کا صندلی پھاٹک ہوتا تو اور بھی زیادہ موزون تھا۔

از نقش و نگار در و دیوار شکستہ	آثار پدید است صنادید عجم را

اگر رسوم ہندوستان کے مطابق اس پھاٹک پر نوبت خانہ ہوتا تو خالی از لطف نہ تھا۔ شان ایوان دونی ہو جاتی اور نوبت کی ٹکور عجب لطف دکھاتی ۔ نور کے تڑکے بھیرون اور بھیرین رنگ جماتی ۔ دوپہر کو سارنگ کی صدا شہنائی سے آتی ۔ شام کو گوری کا راگ ۔ پچھلے پہر بہاگ ۔

سب سے زیادہ مفید وہ درجہ تھا جسمین کلین رکھی تھین ۔ چھٹن ۔ کلون کا حال ہم نہین سننا چاہتے معشوقون کے دلچسپ تذکرے فرمائیے کہ دل بہلے ۔

لندنی ۔ وہ تو ہم سمجھے تھے اُس نواب نے اپنی اسپیچ مین بہت صحیح رائے دی تھی کہ ہمارے اہل وطن آرائش اور ظاہری نمایش کی جانب زیادہ تر متوجہ تھے ۔

جو ہوٹل اور میخانے نمایشگاہ مین تھے اُنمین مختلف اقسام کی شراب ناب اور پیاری پیاری بوتلین اور سنہری رُپہلی رنگ برنگ کی چپٹیان دیکھکر مُنھ مین پانی بھر آتا تھا اور دل بے اختیار ہو جاتا تھا کہ اسی دم جام بادۂ خوشگوار لنڈھائین ۔ اور وہ جو فرنگی مسین کم سن پریان ساقی کا کام دیتی تھین اور ہنس ہنس کر ادا سے دلربا سے ساغر شراب گلفام دیتی تھین اُنکی طرحداری اور نزاکت کا کیا کہنا ۔ یہ اصنام بادہ فروش بڑی لگاوٹ باز اور ستم کوش قیامت کبرے سے دوش بدوش تھین ۔ میخانون کے مالکون نے چُن چُن کے سیکڑون ہزارون مین چھنٹی ہوئی پریان اس کام کے لیے مقرر کی تھین کہ جا بجا دکانین جمائین اور اپنے دست سیمین سے جام مے پلائین ۔ ہندوستان کے امرا نوجوان کو یہ میکدہ پرستان

چھوڑکر بھلا کلون کی جانب کب توجہ ہوتی ۔

ایک دکان پر ایک ناظورۂ مینفروش رخ پر نور پر نقاب فرنگی ڈالے ہوے ایک ادا کے ساتھ شراب ارغوانی جام نورانی مین انڈیل کر بادہ نوشون کو دیتی تھی اور سیم و زر ایک طرف دل ہی چھینے لیتی تھی ۔ چہرہ رشک گلاب اور اُس پر نور کا نقاب چھن چھن کے نور برستا تھا اور ایک عالم ترستا تھا ۔

عالم فریبیان جو بھی ہین حجاب مین معلوم فتح باب کشود نقاب ہین

ایک اور میخانے کی عشوہ گر زرین کمر مس کی چوڑیان دیکھکر ہم نے دریافت کیا کہ یہ نئی گڑھت کی چوڑیان آپ نے انگلستان سے منگوائی ہین یا ہندوستان مین بنوائی ہین ۔ تیکھی چتون کر کے فرمائی کیا ہین ایسی مصنوعی آرایش و زیبایش ہندوستان کی عورتون کو زیبا ہو ۔ ہماری ولایت کی پریون کی چاندی سی کلائی اور قدرتی دست حنائی کو چاندی کے زیور اور مہندی کی کیا ضرورت ہو ۔ ہمنے کہا پھر آپ نے اس آرایش کو کیون پسند کیا ۔ فرمایا چاندی کی چوڑیان اس سبب سے پہنین کہ چاندی ہمارے جسم سیمین سے مقابل مین ماند نظر آئے ۔ ہم نے کہا پھر ایک پھول بھی جوڑے مین رکھ لیجیے کہ گلاب بھی شرما جائے ۔ ایک قتالۂ عالم کشیدہ قامت مہر طلعت حسینہ کی دکان حسن منزل پر بہار طبع خلیفون کا بڑا جماؤ رہتا تھا ۔ ایک نوجوان رعنا شمائل نے برانڈی کی جسکی لگائی تو فرط جوش سے اُس پر کچھ ایسی طبعیت آئی کہ فوراً ہیرے کی انگوٹھی اُس عالم فریب طاؤس زیب کو عطا فرمائی ۔ کئی فرنگیون نے

اِس جادو جمال کو گلدستے نذر کیجے اور اِس گلبدن نے بے تکلف لے لیے۔

پھر فرمایئے جہان یہ سامان عشرت مہیا ہون وہان ہندی روسا نوجوان کو کلون کی طرف کہان توجہ ہو سکتی ہو۔ اول تو تعلیم نہین۔ دوسرے مزاج مین عشرت پسندی تیسرے صحبت خراب۔ چوتھے مصاحب اور کار پرداز ایک سے ایک بڑھکر۔ جہان اپنے مذاق کے موافق عیش وعشرت کی کوئی چیز نظر آئی وہان تو دل لگا کر جم گئے باقی اللہ اللہ خیر صلاح۔

ان آزادون کے دل کو شوق آسایش پسندی ہو وہین کچھ دیر تک ٹھہرے جہان ٹھنڈی ہوا پائی۔

نواب۔ ایک ہمکو دیکھیے۔ گو ہم کوئی والی ملک یا مہاراجہ نہین ہین۔ مگر خدا نے کھانے بھر کو ضرور دیا ہو اور اُسکی کرپا کے صدقے سے دس کو دیکر کھا سکتے ہین مگر مزاج مین وہی لاابالی پن ہو۔

پیر سٹر۔ رنگین مزاج اور عیاش لوگ اور شرابخوار اور آوارہ طبیعت انگریزون اور فرنگیون مین بھی ہین مگر اول تو عالم وفاضل پڑھے لکھے ہوتے ہین۔ ہم لوگونکی طرح جاہل مطلق نہین ہوتے دوسرے عیش وعشرت کے علاوہ دنیا کے حالات سے انکو خوب واقفیت ہوتی ہو اور اپنے کام اور پیشے مین سُستی نہین کرتے۔ اگر دو گھڑی یارباشی اور عشرت اور ناچ رنگ مین وقت صرف کرینگے تو دو گھڑی اپنے تعلقات پر بھی نظر ڈالینگے تاجر ہین تو پہر دو پہر محنت کرکے اپنے ایجنٹون اور اہلکارون کے کام کو جانچینگے اور انکو ہدایت کرینگے اور دو چار گھڑی یہ بھی غور کرینگے کہ تجارت کو کن کن وسائل سے ترقی دین اگر علاقہ دار ہوے تو ترقی زراعت کی تدبیرین عمل مین لائینگے دو گھڑی مطالعہ کتب ضرور کرینگے۔ اخبار ضرور پڑھینگے اسکے برعکس ہم ہندی جو عیش مین پڑتے ہین تو بس اُسی کے ہو رہتے ہین۔

اختر۔ کیا خوب بات فرمائی ہو حضور۔

لنڈی۔ مرزا صاحب کے ہان ہمنے فوق الھٹرک اشیا اور سونے چاندی کے برتن اور تزک وطمطراق کی باتین دیکھین غنچہ دہن معشوق بھی دیکھے۔ کھانا بھی اعلیٰ درجے کا نفیس کھاتے ہین۔ شراب بھی نمبر اول کی پیتے ہین۔ ناچ رنگ کا بھی شوق ہو مگر کتب خانہ درکنار ایک کتاب نام کے لیے بھی نہین ہو۔

پیرسٹر۔ یہ تو واقعی بڑے شرم کی بات ہو۔

لنڈی۔ اخبار کوئی آتا ہی نہین۔

پیرسٹر۔ اور لندن مین کوچبین اور ادنیٰ مزدور اور خادمہ تک اخبار خریدتے ہین۔

اختر۔ اخبار تو آتے ہین۔ مگر لکھنؤ کے پتے سے آتے ہین۔

پیرسٹر۔ بدشوقی کا تو یہی ایک ثبوت ہو۔ ہم اگر دس دن کے لیے کہین جاتے ہین تو اُسی پتے سے اخبار منگواتے ہین۔

لنڈی۔ کون کون اخبار آتا ہو قبلہ۔

مٹھن۔ ای حضور بمبئی پنچ آتا ہو۔ اخبار نامدار اور بودھا نگر آتا ہو۔

لنڈی۔ لاحول ولاقوۃ۔ اِن ایسے رئیس کو ایران اور اطلاع اور الجوائب اور قسطنطنیہ وغیرہ اخبارات عرب روم وایران خریدنے اور منگوانے چاہیین اور ہندوستان کے اعلیٰ اعلیٰ اخبار نہ کہ ایسے ویسے ٹکلچے اخبار۔ جنکو کوئی

ٹکے کو بھی نہین پوچھتا بھلا اِن اخبارون سے آپ کو کیا فائدہ ہوگا۔

بیرسٹر۔ اصل یہ ہو کہ شوق ہی نہین ہو جی۔ یہ کیون نہین صاف صاف کہتے ہو۔

نواب۔ آپ صحیح فرماتے ہین۔ اتنے آدمی اور یہ سامان امارت خدا کے فضل سے ساتھ ہو مگر کتاب کا نام نہین اور تربیت یافتگی کا دم بھرتے ہین۔۔ اور وہ جو دیسی اخبار آتے بھی ہین تو پوچھیے پڑھتا کون ہو اُس روز کوئی چار مہینے کے بعد وہ اخبار ایک دوست سے ملا تھا۔ یہ تو ہمارے شوق کا حال ہو۔

چھٹن۔ وہ ایک تم پر کیا فرض ہو۔ ہم سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہین۔

لنڈنی۔ پھر اِسکی اصلاح کیجیے۔ یہ کون مشکل بات ہو۔

نواب۔ اچھا جو کتاب کہیے وہ ہم پڑھا کرین۔

لنڈنی۔ اُردو کے عمدہ عمدہ میگزین اور اخبار اور اعلیٰ خیالات کی کتب و تصنیف منگوائیے ہم ایک فہرست لکھدینگے

بیرسٹر۔ اور انگریزی شروع کر دیجیے۔

مہراج۔ واہ بوڑھے طوطے پڑھین قرآن۔

اختر۔ ابھی سے بوڑھے ہو گئے۔

چھٹن۔ پاگل ہو جی۔ اگر نواب عسکری پڑھنا شروع کرین تو ہم بھی پڑھا کرین۔

بیرسٹر۔ یارباشی اور عیاشی اور میخواری اور شکار اور گپ اور فقرہ بازی اور سیر و سیاحت ایک کو نچھوڑیے مگر اعتدال کے ساتھ ہر شی اچھی ہوتی ہو ع۔

جو خال اپنی حد سے بڑھا وہ مسا ہوا

سب کچھ کیجیے مگر تہذیب کے ساتھ۔ اب اتنے دن سے ہم سے آپ سے ملاقات ہو ہمنے ایک دن کبھی نہ دیکھا کہ آپ نے اپنے علاقے کا ذکر کیا ہو۔ یا کسی گماشتے نے آپ کو کوئی تحریر علاقے کی نسبت بھیجی ہو۔ یہ عقل کے سراسر خلاف ہو۔

نواب۔ سچ کہتے ہو واللہ۔ از ریاست کہ بریاست۔

اختر۔ اب اصلاح کیجیے۔ ما مضی ما مضی۔ جو کچھ ہوا وہ ہوا اُسکو رفت و گذشت کیجیے۔ آئندہ را احتیاط۔

مہراج۔ یہان تو قبلہ یون ہی گذر گئی اور یون ہی گذر جائیگی ؎

عمر ساری تو کٹی عشق بتان مین مومن
آخری وقت مین کیا خاک مسلمان ہونگے

نواب۔ ہندوستان کی اشیا جہان رکھی تھین وہان بھی آپ گئے تھے۔

لنڈنی۔ ضرور گیا تھا۔ کیا خوب سوال کیا ہو۔ اِس ایوان عظمت نشان مین داخل ہوتے ہوئے ہم کارسازی بندہ نوازی کا شکریہ ادا کیا کہ ہمارے ملک مین اس گئے گذرے پن کی حالت مین بھی ایسے ایسے ہنرور کاریگر موجود ہین کہ جس طرف نظر جاتی ہو ایک سے ایک بڑھکر چیز دیکھنے مین آتی ہو مجھے خوب یاد ہو کہ اُس پھاٹک کے اندر گذرتے ہی دو بڑے بڑے قد آدم سے بھی بلند حلبی آئینے لٹکے ہوئے تھے۔ اِس مقام پر البیلی اور چھیل چھبیلی ناز فروشان ستم کوش ناز دلربایانہ سے آئینے مین رخ انور دیکھکر بالون کو سنوارتی اور حسن شوخی جلوہ پر اترائی تھین۔ ایک بھولی بھالی سیدھی سادی بوڑھی حبشن نے اپنے ساتھ کی ایک طرحدار حسینہ سے کہا۔ امی ذری دیکھو تو سکندر خانم یہ سامنے ہو بہو تمھاری ہی شکل کی ایک عورت کھڑی ہو۔ سکندر خانم مسکراکر

بولین اولی اب آتا بھی نہین دکھائی دیتا - اجی ہوا یہ دھوکے کی ٹٹی ہے - لکھنؤ کی محل خانی زبانکا لطف آگیا واللہ

اختر - ٹٹی کیا خوب - آئینے کے لیے ٹٹی -

چھلن - مگر سکندر رضا نام - یہ نام اچھا دبندہ ہے -

نواب - ہم تو ہم بیٹھے ہی سمجھ گئے تھے - یہ دونون شیشے ہمکو بھی یاد ہین - پچھا لکھا بھی یاد ہے - پل بھی یاد ہے اور وہ ولایتی سا شمین بھی یاد ہین -

مہراج - تو دہی نہ یاد ہونگی -

لندنی نے کہا حضرت آپ کو شاید یاد ہو گا کہ پھاٹک کے چارون طرف اندر کے رخ ایک حلبی شیشہ آویزان تھا - بیچ مین کھڑے ہو کر چو طرفہ اپنے کو دیکھ لیجیے اس مقام پر اکثر آدمی بڑی چاہ سے اپنی صورت دیکھتے تھے اور لطف یہ کہ ہر شخص اپنی صورت دیکھ دیکھکر خوش ہوتا تھا - گو حسن و ملیح خوبرویان بنگال اور فرنگ کی گلرخان جادو جما اگر اپنے حسن پر اترائین اور آئینے مین اپنا جھمکڑا دیکھکر بل کی لیتین تو تعجب کا مقام نہ تھا - اللہ نے انکو حسن کی دولت عطا کی ہے - خوب رو بنایا ہے - پیاری پیاری صورتین دی ہین - خدا کی اس دین پر انکو جسقدر غرور ہو بجا ہے ؎

پیچیا سہیرے جنیون کی یہ لن ترانیان	
ای نخا قلو بیہ حسن امانت خدا کی ہے	

مگر ہمین بے اختیار ہنسی آتی تھی جب ہم دیکھتے تھے کہ بدصورت بدقطع اور بدقوارہ سیاہ فام چیچک رو آدمی آئینہ دیکھکر اپنی کلوٹی کلوٹی صورتون پر ناز کرتے تھے ایک آدمی ایسا سیاہ جیسے اُلٹا توا - کالا کوئلا - سر سے کوئی عضو

درست نہین - اونٹ اونٹ تیری کون کل سیدھی - مگر بیچون بیچ مین کھڑے ہو کر بڑے تکبر کے ساتھ اپنی صورت دیکھنے لگے اتفاق سے اُسوقت پھاٹک کے چند اہل لکھنؤ بھی کھڑے یہ تماشا دیکھ رہے تھے - آوازے کسنے شروع کیے

۱ - گناہگارون کا منہ عقبی مین کالا ہو گا اس لعین کا منہ دنیا ہی مین کالا ہو گیا -

۲ - ہولی کے بھائی میان ہلکا نے صورت دکھائی -

۳ - ڈھاک کا جلا ہوا کوئلا ہے -

۴ - آدمی ہے کہ تنباکو کا پنڈا -

۵ - اس کالی کالی صورت پر یہ غرور اور جو کہین اللہ نے خدا نخواستہ کہین اچھی صورت دی ہوتی تو زمین پر قدم ہی نہ رکھتے -

ایک روز بڑی دل لگی ہوئی ایک کشیدہ قامت حور طلعت بنگالن جسکی نگاہ اشارت آشنا اور مستانہ چال سے معلوم ہوتا تھا کہ اُدہاتی ہے ایک آئینے کے قریب کھڑی ہو کر مانگ کو نزاکت کے ساتھ سنوارنے لگی - ہائے ؎

دل وجان زلف دوتا مانگے ہے	
مانگ اب دیکھیے کیا مانگے ہے	

چمپئی رنگ پر چمپئی دوپٹے نے جوبن کی آگ کو اور بھی بھڑکا دیا تھا - اس گلگون قبا شیرین ادا کے قریب ایک بھدے بھدے بیل بدقطع حبشی صاحب بھی آنکے کھڑے ہو گئے واللہ آنکھ بلکہ قوت باصرہ تک کو صدمہ پہونچا - کہا اس نازنین کا جمال مبین - کہا اسکی صورت زشت قابل نفرین - اودھر حسن گلو سوز ادھر کالا بھجنگا ہفتے کا روز - وہ از سرتا پا عالم نور یہ دمدار لنگور (حبشیون کی چوٹی کمر تک ہوتی ہے)

وہ شوخ و چالاک - ادھر چپٹی ناک ہے

کلکتے کی نمائشگاہ ایک ایسی چیز تھی کہ ہندی اُس سے بڑے بڑے فائدے اُٹھا سکتے تھے - خصوصاً زراعت اور تجارت پیشہ لوگ - اب آپ ملاحظہ فرمائیے کہ یورپ کے تاجر اشتہار چھپوانے اور اپنی کوٹھیون کے مشتہر کرنے اور حتی الوسع شہرت خرید دینے مین کسقدر کوشش بلیغ اور سعی موفور کرتے ہین - ہر تاجر اور اُسکے گماشتے کے پاس ہزارہا اشتہار اور کتابین چھپی ہوئی موجود ہین اور کاغذ ایسا چکنا کہ عروسان فرخار کے گال شرما جائین - لوح کی تیاری سبحان اللہ سبحان اللہ - ایسی مطلا و مذہب کہ نظر نہین ٹھہرتی - کہین سرخ حروف کہین سبز اور کہین شوخ نیلگون اور وہ چمک اور صفائی کہ جی خوش ہو جائے اخبارون کی رائے اور سرٹیفکٹ اور اشیاء کی خاص خاص خوبیون کا ذکر مذکور اور اُسکی صفت الغرض کل امور بالتشریح درج ہوتے ہین اور جو سفید پوش اُدھر سے گذرتا ہے اُسکو ایک کتاب مفت نذر کرتے ہین - سو مین پچاس تو پڑھینگے اور پچاس مین بیس تو کم سے کم خریداری کرینگے - پھر فرمائیے کتنا فائدہ ہوا -

اِن سوداگرون کے اکثر رسالون اور اشتہارون کے کاغذ واقعی ایسے بیش بہا اور خوشنما ہوتے ہین کہ دیکھنے سے تعلق رکھتے ہین اگر تصویر بنائی ہین تو نادر سے نادر اور اعلےٰ سے اعلےٰ -

یہ لوگ رسالون اور اشتہارون کے چھپوانے اور اُنکے مشہور کرنے کے فوائد لاتعد سے بخوبی واقف ہین مسٹر ہالوے صاحب مرحوم نے جنکی گولیون اور مرہم کے اشتہار اعلےٰ سے لیکر ادنےٰ اخبار تک اور ساری خدائی کے پرچون مین درج ہوتے تھے پہلے ۱۸۴۳ء مین اشتہار چھپوائے تھے اور بڑے استقلال دلی کے ساتھ اشتہار برابر چھپوائے گئے یہان تک کہ ۱۸۴۴ء مین اُنکا اشتہارون کے طبع کی اجرت مین پچاس ہزار روپیہ صرف ہوا اور ۱۸۴۵ء مین ایک لاکھ تک نوبت آئی ۱۸۵۱ء مین دو لاکھ ۱۸۵۵ء مین تین لاکھ اور آخر آخر مین سوا چار لاکھ روپیہ سالانہ صرف انطباع اشتہارات کی اجرت مین وہ صرف کرتے تھے اور اسی کی بدولت وہ کروڑپتی ہو گئے کہ دنیا بھر کے اخبارون مین اُنکی گولیون اور مرہم کے اشتہار چھپا کرتے ہین - اگر اِس فیاضی اور استقلال کے ساتھ مختلف اخبارات دیار و امصار دور و دراز مین اشتہار نہ چھپواتے تو اتنی شہرت کبھی نہ پاتے اور نہ اسقدر زردار ہو جاتے مگر افسوس ہے کہ ہمارے اہل وطن اسکے فوائد بیشمار سے بالکل ناواقف ہین اور اسی عدم واقفیت کے سبب سے اُنکا اور ملک کا بڑا نقصان ہوتا ہے اور ایک خسارہ صریحی یہی ہے کہ اس ملک کے جو باکمال صناع ہین اور جو کاریگر اپنے اپنے فن مین ملکہ رکھتے ہین وہ کماحقہ مشہور نہین ہونے پاتے اُنکو معدودے چند ہی آدمی جانتے ہین اور اسی سبب سے وہ اپنے کمال کا کماینبغی فائدہ نہین اُٹھا سکتے ہم کو افسوس ہوا کہ محمد ابراہیم عینک ساز لکھنؤ شریک نمائشگاہ نہین ہوئے اگر وہ یہان آتے اور یہان اس مشہور نمائشگاہ مین عینکین اور چشمے اور تال اور بلور اور پتھر لیکر ایک دکان مین بیٹھتے اور لوگون کو اُنکے کمال کا حال معلوم ہوتا تو ہندوستانی ہزارہا عینکین خرید لیتے -

کیا سبب ہے کہ لکھنؤ کے کلن خان یہان نہین آئے -

یہ مصنوعی جواہرات ایسے بناتے ہین کہ نقل کو اصل کر دکھاتے ہین - اِنکے بھی ہزارہا قدردان یہان پیدا ہوجاتے مصلحت بین وکفایت اندیش لوگ اِنکے دام کے اچھے دام لگاتے -

لکھنؤ کا سورداس اگرچار آنہ ٹکٹ لگا دیتا تو اپنے چکار کی بدولت بہت کچھ پیدا کر لیتا اور ہزارہا تماشائی بصد شوق اِس جادوفن کا چکارا سُننے جاتے اور محظوظ ہوکر آتے

گو اس درجہ عظیم الشان بین جہان ہندوستان کی اشیا نمایش کے لیے رکھی تھین بہت سی عمدہ عمدہ صنعتین نظر آتی تھین مگر ہر در و دیوار سے حسرت برستی تھی کہ زمانہ قدیم مین جو ترقی اس ملک نے ہنر اور صناعی مین کی تھی وہ ادبار سے مبدل بہ تنزل ہوگئی - اوج اقبال سے حضیض ادبار کی نوبت آئی - روضۂ تاج محل یعنی تاج بی بی کے روضے کی کئی مختلف اقسام سے صناعون نے نقل اُتاری تھی جسکے دیکھنے سے ہندوستان کی قدیم صنعت اور ترقی ہنر نظرون کے سامنے پھر جاتی تھی اور افسوس ہوتا تھا کہ اللہ اللہ ایک وہ زمانہ تھا کہ اِس ملک کے صناعان ہنر پیدا کرنے ایسی ایسی عدیم السہیم عمارتین بنوائی تھین کہ آج تمام روے زمین پر ممتاز محل یعنے تاج بی بی کا روضہ اپنی نظیر نہین رکھتا - یا اب ایک زمانہ ہی کہ صرف نقل اُتارنے کو عین کمال اور کھلونے بنانے کو بہت بڑا ہنر سمجھتے ہین -

یورپین اشیا کے درجون پر نئی دولھن کا سا جوبن تھا وہی جوانی اور شباب اور اُمنگ کا عالم اور ہندوستانی اشیا کے درجون سے معلوم ہوتا تھا کہ کسی زمانے مین

اسپر بھی عجیب عالم تھا اور خداداد جوبن مگر وہ دن لد گئے ؎

وقت پیری شباب کی باتین
ایسی ہین جیسے خواب کی باتین

وہان اُمنگ اور جوش جوانی اور روز افزون ترقی ہی اور یہان انحطاط کا زمانہ ؎

اُٹھ گئے ہوکے حُسن لُطف مشیر اے
بل کی بیٹھے ہی ہے بال وہ گھونگھر والے

اِس نمایشگاہ سے ہمکو یہ سبق سیکھنا چاہیے کہ اگر اہل یورپ کی جدید سائینس اور ہندوستان کے علوم قدیم دونون سے ہم ہوا سے خذ ما صفا دع ما کدر عمدہ عمدہ اصول اخذ کرین اور اُنکو عملاً کام مین لائین تو اب بھی اس ملک کی صناعی کا ستارہ چمک سکتا ہی -

ذرے کا بھی چمکیگا ستارہ | قائم جو زمین و آسمان ہی

ہندوستان کی خوش طالعی کا آفتاب اُسی وقت نصف النہار پر ہوگا جب مغربی علم وشایستگی کے ذریعے سے ہم اپنے علوم شریفہ و فنون نفیسہ زمان پاستان کو ترقی دینگے اور جب اِس ملک کی تجارت دن دونی رات چوگنی ترقی کریگی اور زراعت کے اصول نوی وجدید پر ہمارے ملک کے کاشتکار اور زمیندار حاوی ہوجاوینگے -

نواب - آپ نے جو کچھ فرمایا بندے نے بڑے غور سے سنا حق یون ہی کہ آپ واللہ ڈبیا مین بند کر رکھنے کے قابل ہین -

چھمن - اِنکا ایک ایک فقرہ پند نامہ تھا -

اختر - بلکہ ایک ایک نقطہ -

چمن - سچ کہتے ہین کہ ؎

ہمنشین تو از تو بہ باید	تا ترا عقل و دین بیفزاید

نواب - اب اگر کسی ملک مین نمایشگاہ منعقد ہو تو ہم آپ کے ہمراہ رکاب ضرور چلین ورنہ یہ مفید مفید باتین بھلا ہمکو کیونکر معلوم ہو سکینگی -

مہراج - علم بھی کیا خداداد دولت ہے -

نواب - ایسی دولت ہے کہ اسکو زوال ہی نہین - ثروت کو زوال ہے - حسن کو زوال ہے - جوانی کو زوال ہے اگر زوال نہین ہے تو ایسی دولت علم کو ہے - جبھی تو علمانے کہا ہے کہ علم دولت لازوال ست -

اختر - حضور شرف المرء بالعلم والکمال لا بالنسب والمال -

نواب - نہین عالی خاندانی سے تو شرف ضرور ہوتا ہے مگر علم کو اُسپر بھی ترجیح ہے -

مہراج - اب یہ علم ہی کی باتین ہین کہ ہزارہا آدمی نمایشگاہ مین گئے تھے مگر یہ علمی باتین اور مفید امور ایک کے ذہن مین بھی نہ آئے صرف نمایش کی چیزین دیکھ لین کہ یہ کل ہے یہ پتھر ہے یہ گھوڑا ہے یہ گاڑیان ہین - بس چلیے ختم شد اور جو مزاج مین ذرا آوارگی ہوئی تو میخانون کی بھی سیر کر لی مگر جو اصلی مطلب انعقاد نمایشگاہ سے تھا وہ انگریزون ہی کو حاصل ہوا - اور اس ملک کے باشندون کو بھی ہوا مگر انکی نسبت کم بلکہ بہت کم -

لندنی نے پھر بیان کرنا شروع کیا کہ ہمارے ایشیا مین چینیون کی صناعی بھی یادگار زمانہ ہے کیونکہ یہ لوگ یکتائے روزگار ہین - یورپ کو جن باتون پر ناز ہے - ایک یہ کہ چھاپے کا ہنر انھین نے ایجاد کیا - دوسرے بارود بنانا انکی اختراع ہے - تیسری مقناطیسی کمپائین کے موجد ہین مگر معتبر معتبر کتب تاریخی سے یہ امر مسلم الثبوت ہے کہ ان تینون اختراعات بدیع کے موجد اہل چین ہی تھے - اکثر تاریخی واقعات اس امر کے شاہد ہین کہ جن جن باتون کی ایجاد پر علمارِ یورپ کو افتخار و مباہات ہے انکے موجد سب کے پہلے چینی ہی تھے اور ایشیا کو چیک اور بحر قلزم کی راہ سے سیاحون اور تاجرون نے ان [illegible] کا یورپ مین چرچا پھیلایا - اور مشرق ہی سے ان [illegible] کا حال اہل مغرب کو معلوم ہوا - یہ امر بخوبی پایۂ اثبات کو پہونچگیا ہے کہ دسوین صدی مسیحی مین چینی صرف یورپ [illegible] ہی سے شایستگی مین بدرجہا بڑھے ہوئے نہین تھے بلکہ قدیم زمانے کے یونانیون اور رومن تک سے قصب السبق [illegible] لے گئے تھے بارود کی ایجاد مین چینیون نے اور کل [illegible] سے سبقت کی گو اسکے استعمال سے بخوبی فائدہ نہین اٹھاتے تھے مقناطیسی کمپاس سے اہل یورپ نے صرف تیرھوین صدی مسیحی کی ابتدا مین واقفیت حاصل کی چینیون سے اہل عرب نے اسکا استعمال سیکھا اور اہل عرب سے یورپ والون نے - چینیون کو مقناطیس کی قوت جاذبہ کا حال اُس زمانے مین معلوم تھا جب یورپ کے باشندے لفظ مقناطیس بھی نہین جانتے تھے -

نواب - مین سوچتا ہون کہ آپ آدمی ہین یا کتب خانہ علم و فضل - اللہ ری واقفیت -

اختر - حضور سیاحت اور تجربے اور مطالعۂ کتب و اخبارات سے یہ بات حاصل ہوئی ہے -

چھٹن - بھائی عسکری یار اب یہ بیفکرا پن اور لہو و لعب چھوڑ کر پڑھنے لکھنے کی جانب توجہ کرنا چاہیے -

مہراج - ہمارا بھی صاد ہو - بہت کھیل چکے - آپ اور جانب مخاطب ہونا چاہیے -

آغا - سب زبانی داخلہ ہو - آپ لوگ کچھ بھی نہ کرینگے - باتین بہت اور کام کم -

لنڈنی - مگر خیر اب خیال تو ہونے لگا -

ان سب کے دلون پر لنڈنی کی تقریر کا بڑا عمدہ اثر پڑا -

خاتونان فرنگ کی ملاقات

دو سیم اندام گلفام خاتونان فرنگ ڈرائنگ روم مین آئین قمرن اور نازو انکو دیکھکر سرو قد استادہ ہوئین اور جسطرح لنڈنی نے سکھا دیا تھا اُن دونون ماہرویان فرنگ سے ہاتھ ملایا - یہ پہلا ہی مرتبہ تھا کہ قمرن اور نازو نے اپنے گورے گورے ہاتھون سے کسی پریچہرہ ولایت نژاد سے مصافحہ کیا ہو - چونکہ یہ دونون بھی حسین و مہ جبین تھین اور اُسوقت لباس گران بہا اور زیور و جواہر سے آراستہ اور نشین ہوکر شان شہزادگی دکھاتی تھین لہٰذا ان میمون کو انکے دیکھنے سے بڑی خوشی حاصل ہوئی - نازو نے جرأت کر کے مکالمہ شروع کیا - یہ دونون کم سن اور خوش مزاج تھین - ایک مرزا پور کے جوائنٹ مجسٹریٹ کی بیوی - کوئی اکیس برس کا سن - بڑی عالی خاندان عورت - دوسری لکھنؤ کے ایک فوجی افسر کپتان کی میم اور کسی ٹہرے نامی جنرل کی صاحبزادی - کوئی چوبیس برس کی عمر - مگر حسینہ و جمیلہ ایسی کہ تمام شہر مین اُنکے حسن کی دھوم تھی - اور انکے میان کپتان صاحب بھی بڑے خوشرو جوان رعنا شمائل زیبا خصائل تھے اور اس شعر کے مصداق ~

غالب ان سیمین تنون کے واسطے | چاہنے والا بھی اچھا چاہیے

مجسٹریٹ کی میم نے نازو جان کے سوال پر اپنا ہوپ نام بتایا اور کپتان کی میم نے میری ڈیل - قمرن کی شان رعنائی و برنائی اور حسن گلو سوز کی دونون نے تعریف کی مگر انگریزی زبان مین باہم - اور نازو کی نمکینی اور شیرین ادائی کی بھی معترف ہوئین - اور یہ دونون اپنے دلون مین ان گلچہرگان فرنگ کے حسن خداداد کی مداح تھین کہ ~

کیا خداداد حسن پایا ہو | آپ اللہ نے بنایا ہو

مسز ڈیل پر بار بار قمرن کی نظر پڑتی تھی کہ کس شان سے کرسی پر متمکن ہین اور کیا حسن شوخی جلوہ ہو ~

عجب انداز سے بیٹھا ہو وہ ماہ
کہ کرسی پر گمان آسمان ہو

میری (ڈیل) ہم الموڑے صاحب کے ساتھ گیا تھا -

نازو - ہمارے زہے نصیب کہ آپکی ملاقات ہوئی -

لنڈنی - (پردے کے باہر سے انگریزی مین ترجمہ کر دیا)

میری - (ٹھینکس) او - ول - آپ کا مہربانی -

قمرن - حضور کے ملک مین عورتین زیور نہین پہنتین -

میری - تھوڑے تھوڑے - پروش جو آپ - (لنڈنی سے باواز بلند) انگریزی مین سمجھا دیجیے کہ جگنو اور ایک قسم کی چوڑیان اور کانون کا ایک زیور اب پہنا جاتا ہو مگر اسقدر رواج نہین ہو کہ سب عورتین پہنین - جواہرات کا استعمال ہو مگر بہت کم -

نازو - (لیس کیطرف اشارہ کرکے) کیا آپ اردو نہین جانتین -

میری - بہت تھوڑا - بیرا اور پانی اور پنکھا اور کوئی اور حاضری اور انڈا اور گاڑی اور روپیہ اور پیسا اور صاحب اور میم صاحب اور مس بابا اور بابا لوگ اور آیا اتنے لفظ یہ جانتی ہین - بس -

اِسپر چاروں کی چار قہقہہ لگاکر ہنسین -
میری - ابھی اِنکو یہان آئے کچھ بہینا نہین ہوے ہین -
نازو - جبھی ہماری بولی نہین جانتین -
قمرن - آپنے تو ولایت کے اسکولون مین تعلیم پائی ہوگی -
لنڈنی - (انگریزی مین باہرسے سمجھا دیا) -
میری - اویس - ہم اور یہ سب وہان اسکول مین تھا
آپکا ملک مین اسکول لڑکی لوگ کا نہین تھا - اب تھوڑا
تھوڑا اسکول ہے -
نازو - ہم لوگون مین پردے کی قید اسقدر کی سخت ہو کہ
باہر تک نہین نکل سکتے ہین -
راوی - لنڈنی نے مسز ڈیل کی تقریر کا اردو مین یون ترجمہ
کیا (میم صاحب فرماتی ہین کہ ہمکو اسکا بڑا ہی افسوس ہے
ہمارے ملک مین میان بیوی کا ہر دم ساتھ رہتا ہے -
گرجا گھر ساتھ جائینگے - میلے جائینگے تو ساتھ - ہوا کھانے
مین ساتھ - تھیٹر مین ساتھ - دعوت مین ساتھ -
سفر مین ساتھ - میان بیوی کبھی جدا نہین ہوتے -
نازو - یہ بہت اچھی بات ہے -
میری - ہان اچھا بات ہے - ہر گھڑی ساتھ -
نازو - آپکی ولایت مین پردہ نہین ہوتا -
لنڈنی - (ترجمہ کرکے) میم صاحب فرماتی ہین کہ ہماری
ولایت مین پردہ بالکل نہین ہے اور ہمین افسوس ہے کہ
آپکے مرد آپکو قید مین رکھتے ہین اور آپ کہین جانے
آنے نہین پاتین - اگر ہمکو یہ معلوم ہو جائے کہ ایک ہفتے تک
بھی ہمکو اس ڈرائنگ روم اور اس کوٹھی کے احاطے سے
باہر نہین جانا ہوگا اور اپنے گھر کی کھڑکیان بھی ہر وقت
بند کرکے بیٹھنا پڑیگا تو ہمکو خفقان ہو جائے -
قمرن - جی ہان اِسمین کیا شک ہے -
نازو - عادت کی وجہ سے ہم لوگون کو نہین کھلتا - مگر
آپ میم صاحبون کو ہم سیر کرتے ہوے دیکھتے ہین تو ہمین یہ
قید کھلتی ہے اور جی بھر بھر آتا ہے کہ ہم بھی ہوا کھائین -
لنڈنی - (ترجمہ کرکے سمجھایا) سچ کہتی ہین -
میری - مگر کلکتہ کے برہمو لیڈی لوگ برابر سب کے سامنے
جاتا آتا ہے -
لنڈنی - کلکتے مین آزادی زیادہ ہے کیونکہ وہان کے لوگ
تربیت یافتہ بھی زیادہ ہین - بمبئی مین بھی عورتونکا پردہ
کم ہے اور مرہٹون مین تو پردہ ہے ہی نہین -
میری - آپ تاج محل دیکھنے گیا تھا -
نازو - جی نہین - تاج محل کیا یہان پہاڑ پر کوئی جگہ ہے
ہمنے نہین سنا -
میری اور ایلس دونون ہنس دین اور نازو اور قمرن کو
بہت ہی جھینپنا پڑا -
میری - (انگریزی مین) تم سمجھین ایلس - انھون نے
کیا کہا -
ایلس - (انگریزی مین) ہان پہاڑ کا لفظ مین سمجھی - یہ
پوچھتی ہین کہ کیا تاج محل اِس پہاڑ پر کوئی مقام ہے -
(مسکراکر) اسقدر ناواقف ہین -
میری - تاج محل آپ کے ملک کا ایک بڑا مشہور عمارت ہے
آگرہ مین اسکے دیکھنے کو سب صاحب لوگ جاتا ہے -
مغلانی - ہان سرکار تاج بی بی کا روضہ ہے نہ -
میری - یس یس - تاج بی بی کا روضہ -

نازو - ہان نام سنا ہے (شرارت کی راہ سے)

میری - یہ بوڑھا عورت کون کام پر -

نازو - یہ مغلانی ہین -

لنڈنی - (انگریزی مین سمجھا دیا)

اتنے مین نواب محمد عسکری صاحب ڈرائنگ روم مین تشریف لائے اور بی مغلانی سے کہا کہ آپا کو بلاؤ - آپا حاضر ہوئی ان دونون کو سلام کیا - نواب صاحب نے حکم دیا کہ میم صاحب کی تواضع کے لیے شامپین لاؤ - آپا نے پہلے ایک چھوٹی سی تپائی جو ابس خوشنما تھی حاضر کی اور اسپر ایک سبز رنگ پوشش ڈالدی اور پھر شامپین پینے کا سامان لاکر رکھا - اور اسکے بعد شامپین حاضر کی اور پردے کے باہر دوسرے کمرے مین جو خدمتگار تعینات تھا اسکو بوتل دی اُسنے بوتل کھولکر اسکے حوالے کی -

میری - آپ کا نام کیا ہے اور یہ آپ کی کون ہین -

نازو - میرا نام نازو خانم ہے اور اُنکا نام قمر النسا بیگم ہے - یہ میری چھوٹی بہن ہین -

لنڈنی - (انگریزی مین) یہ قمر النسا بیگم مسٹر نواب محمد عسکری ہین اور نازو بیگم صاحب ہمارے نواب صاحب کی بڑی سالی ہین

میری - (خوش ہوکر) - او آئی سی - آپ کو بھی شامپین ہمارے ساتھ پینا ہوگا -

نازو - اس سے تو ہمکو معاف کیجیے گا -

قمر - ہم اسکے عادی اور خوگر نہین ہین -

نواب - نہین نہین - میم صاحب کی خاطر سے تھوڑی ضرور پینی ہوگی - مہمانون کی خاطر کرنی چاہیے -

قمر - جیسا کہو - میم صاحب کی خاطرداری ہمپر فرض ہے

نازو - ہم آپ کے شریک ہونگے -

نواب صاحب شامپین کا سامان کرکے دوسرے ڈرائنگ روم مین جہان کپتان روز صاحب متمکن تھے تشریف لے گئے اس کمرے مین صرف نواب چھٹن صاحب اور آغا محمد اطہر صاحب اور لنڈنی اور بیرسٹر صاحب تھے - کپتان صاحب نے کہ ایک بڑے زندہ دل خوش خلق ذی مروت اور ملنسار فوجی افسر تھے نواب صاحب سے بکشادہ پیشانی ہنس ہنس کے تقریر کی - لندن اور پیرس کی سیر کے علاوہ اپنے قیام و سیاحت روم و خاص قسطنطنیہ کا بھی ذکر خیر کیا - اور اسکے ساتھ اسی بے تکلفی سے پیش آئے کہ کبھی کوئی انگریز دوست اسی بے تکلفی کے ساتھ اُنسے نہین پیش آیا تھا -

نواب - مین آپکی ملاقات سے نہایت ہی خوش ہوا -

کپتان - اور ہم آپ سے چوتھے پانچوین لکھنؤ مین ضرور ملاقات کریگا - آپ چھاؤنی کیطرف کبھی آتے ہین -

نواب - روز ہوا کھانے نکلتا ہون -

چھٹن - شہر کے جو لوگ چھاؤنی جانے کا کبھی اتفاق ہوتا ہے -

آغا - جہان جاہتا ہے وہان روز پہونچتے ہین -

کپتان - او - بینڈ سٹینڈ - وہ تو ہمارا کلب گھر ہے -

چھٹن - اب تو آپ کی خدمت مین نیاز حاصل ہی ہوگیا ہے اب ہم ملا کرینگے - مگر یہ آپنے اُردو کہان سیکھ لی -

کپتان - ہمکو صاحب زبان سیکھنے کا بڑا شوق ہے - ہمنے فارسی مین امتحان دیا انعام پایا - پشتو اور پنجابی بھی ہم بول لیتے ہین - اُردو کے امتحان مین بھی انعام پایا - اور اپنے کالج مین ہمنے لاطینی اور یونانی اور فرنچ پڑھی تھی اور ترکی زبان بھی ہم بول لیتے ہین -

آغا - کیا بات ہی اور ایک ہم لوگ ہین -
چھٹن - شرم آتی ہی صاحب کے سامنے -
لنڈلی - جناب اگر ان باتون کو ہندوستانی بھائیون سے
کہیے تو گالیان دینے لگین - بُرا بھلا کہین -
آغا - ہفت زبان سے بھی بڑھ گئے -
لنڈلی - روس مین ہمنے دیکھا کہ بہت کم شریف زادے
ایسے ہین جو پانچ پانچ چھ چھ سات سات زبانین جانتے ہون
بیرسٹر - یورپ کی اور کسی قوم کو زبان سیکھنے کا اسقدر
شوق نہین ہی جسقدر روسیون کو ہی -
آغا - پھر یہ انکو وحشی کیون کہتے ہین -
کپتان - روسیون مین ایک بڑا خاصیت یہ ہی کہ وہ زبان
سیکھنے کے بعد اسطرح پر بولتے ہین کہ گویا اُنکا مادری
زبان ہی -
چھٹن - یہ کیا کچھ کم ہنر ہی -
کپتان - بیشک بڑا ہنر ہی -
چھٹن - پھر آپ لوگ اُنکو وحشی کیون بتاتے ہین -
کپتان - ڈل - تعصب - گو وہ لوگ ذرا وحشی زیادہ ہی
وہان کے شہرون کے باشندے بہت پڑھے لکھے آدمی ہین
مگر قصبات اور موضع کا باشندہ عموماً یا جاہل ہوتا ہی یا کم
پڑھا لکھا - ہان شہرون کے باشندے ایسے کوئی ہونگے جو
کئی زبانین نہ بول سکتے ہون اور تین چار زبانون سے تو
عموماً سب واقف ہین -
چھٹن - لکھنؤ مین آپ کسی صاحب کو ہمارا اتالیق مقرر کردین
ہم انگریزی پڑھنا چاہتے ہین مگر ولایتی ہو -
کپتان - ڈل - پہلے پہل تو کسی ہندوستانی سے پڑھیےگا
جب کچھ سیکھ لینا تو پھر ہم اپنے آپ سبق دیگا - بہت جلد
انگریزی آجائیگی -
چھٹن - نواب واللہ میرے دل مین شوق پیدا ہو گیا -
بڑے شرم کی بات ہی کہ ہم لوگ کچھ جانتے ہی نہین -
ڈیڑھ گھنٹے کے بعد یہ دونون مہوش خاتونانِ فرنگ
رخصت ہوئین اور نازو اور قمرن جو زیور پہنے تھین اُنکے
نام اور قطع کا طرز اُنسے پوچھ پوچھ کر لکھ لے گئین -

	حسن گلو سوز	

آغا محمد اطہر صاحب نے رنگین پر دیکھ باہر سے آواز دی
بی قمرن جان صاحب حضور کا تو سنگار ختم ہی نہین ہونے
آتا ہی - آپ کی سادگی ہی ہم غریبون کے قتل کو کیا کم ہی کہ
اُسپر یہ آرایش اور طرّہ ہی ؏

	خدا جانے یہ آرایش کریگی قتل کس کس کو	

آپ کی آمد آمد کا ہمارے نواب صاحب کو جسقدر انتظار ہی
جسقدر محلات مین جہان پناہ کے آنے کا انتظار ہوتا تھا
بی مغلانی کی مشاطگی آج ہماری جان ناتوان پر ضرور ستم
ڈھائیگی - کسی نہ کسی عاشق صادق کی جان ضرور جائیگی
مغلانی نے کہ ایک مشہور حاضر جواب عورت تھی اندر سے
قہقہہ لگا کر کہا اے حضور ابھی تو مہندی ہی لگائی جاتی ہی
اور آپ نے پہلے ہی پر ٹوک دیا - جو بات حضور دیکھے لیتے ہین
وہ ہمارے ناخنون مین ہی - ہم تاڑ گئے کہ آپ ہماری سرکار کو
منانے آئے ہین کہ نواب صاحب کے روبرو سرخرو ہو جیئے
کہ روٹھے ہوون کو منا لائے - آغا نے اُنکی لفاظی اور ظرافت
اور جگت بازی کی بڑی تعریف کی - واہ بی مغلانی واہ
ضلع جگت مین تم بھی اپنا مثل نہین رکھتین - مہندی کے

ناخن اور سینے پر ٹوٹنا اور سرخرو خوب ہی سوجھتی ہے۔ اور بعد
نے اب اسی بات پر قمرن جان کے ہاتھ کی ایک گلوری تو
کھلوا دو مغلانی بولی عرض کیا تھا کہ حضور بیڑا اٹھا کے آئے ہین
کہ سرکار کو مناکے بیجا ئینگے۔ بنگلے فیض آباد مین آپ کی نال
گڑی ہے یا لکھنؤ مین سپاری رام کے باغ مین گڑی ہو قمرن جان
نواب نے چھیبان کے نہ جانے کی - عمدہ عمدہ مال انکے لیے
کسی وساور سے منگوا لیئے یا خالی خولی چبا چبا کے باتین ہی کی
یا دیہی۔ نواب صاحب اور کل رفقا مغلانی کی جادو بیانی سنکر
عش عش کر رہے تھے کہ گلوری کے لیے بیڑا اٹھانا - اور
بنگلے فیض آباد اور وساور اور چبا چبا کے باتین کرنا کتنے
ٹھیک ہوئے لفظ ہین - اور چھیبان کے پان کیا مزہ دیتا ہے
غضب کی سوجھ بوجھ ہے - سپرسٹر کو اس جگت بازی کا لطف
نہ تھا مسکرا کر کہا اور تو خیر مگر یہ سپاری رام اچھا نام گڑھا گیا
ڈلی رام اور سپاری نام اور سروتے خان اور کتھے پرشاد
اور چونا بیگ یون تو چاہیے اول جلول گفتگون بکتے جائیے
مگر پان گلوری کے لیے چھیبان کا پان البتہ لطف دیتا ہے
اور بیڑا اٹھانا بھی اچھا محاورہ ہے - مگر یہ سپاری رام تو
بھرتی ہے - سپاری رام بھی کوئی نامون مین نام ہے بھلا منشی
مہراج بلی نے اس اعتراض کی تردید کی اور کہا (آپ کے
فرمانے کی بات ہے - سپاری رام کا باغ لکھنؤ مین ایک مشہور
باغ تھا - اب بھی چار دیواری اور کچھ درخت باقی ہین -
کیون میان اختر) میان اختر نے انکی تائید کی (جی ہان
سپاری رام کا باغ یاسین گنج جاتے ہوئے راستے مین
پڑتا ہے - کسی زمانے مین وہان بڑے جلسے رہے) ممن اور
نواب چھیٹن نے بھی اس سے اتفاق کیا کہ ہان ہان جی
سپاری رام کا باغ لکھنؤ مین کون نہین جانتا) -
اتنے مین عروس پری چہرہ مہ پارہ بی قمرن جان چھم چھم کرتی
ہوئی برآمد ہوئین - اسوقت انپر وہ عالم تھا کہ رضوان اگر
دیکھتا تو حورون کو اس رشک پری پر سے نچھاور کر دیتا -
سر سے پاؤن تک سفید پوش - بالکل سادی وضع سفید
ململ کا باریک ڈوپٹا دودھ کا دھویا سفید پاجامہ جیسے بنگلے
کا پر محرم آب رواں سفید مثل برف - گو قمرن کو عنفوان شباب
اور جوش جوانی اور طبیعت کی امنگ اور دل کی گرمی کے سبب سے
گرم لباس کی حاجت نہ تھی تاہم مغلانی نے یہ دور اندیشی کی
کہ بنی تال کی جگہ ٹھٹھرانے والی سردی سے محفوظ رکھنے کے
لیے دوشالہ اڑھا دیا - مگر وہ بھی سفید - زیور بھی بہت کم پہنے
تھین نہ وہ پور پور چھلے - نہ وہ جڑاؤ کڑے - صرف کانون مین
کرن پھول اور پاؤن مین تھرے - گلو سے صفا مین جگنو
رشک گوہر شب چراغ تھا - ناک مین سنہری کیل جسنے الا کے
دل مین داغ تھا - ابریشم ابیض کی بیش بہا جراب - ریلا
ٹاٹ باقی بوٹ موتی کی سی آب تاب مگر زلف چلیپا کی سیاہی
کی جھلک قدرت کی بہار دکھاتی تھی - شب دیجور اور صبح پرنور
ایک مقام پر نظر آتی تھی -
گو قمرن جان کوئی اجنبی عورت نہ تھین - نواب صاحب کے
ہان کا چپا چپا اٹی سے چوٹی تک انسے واقف - گویا
گھر کی مالکن بنی ہوئی تھین - مگر انپہ زبان حال سے
کل حاضرین یہی کہتے تھے کہ آج اس قتالہ عالم پر وہ عالم ہے
کہ دیدہ ہے نہ شنیدہ ہے - ہمارے لیے یہی بہتر ہے کہ اس سادگی پر
قربان ہو جائین - سراپائے جانستان اور عشوہ شیرین سے
بیساختہ پن برستا تھا - چھما چھم کرتی شوخی کے ساتھ قدم

وہ صدر تی آئین اور نواب صاحب کے پہلو مین متمکن ہوئین - زلف عنبر بار کے رائحۂ روح پرور نے نواب محمد عسکری کو ایسا مست کر دیا کہ دل بے قابو اور بے اختیار ہو گیا ؎

کاٹے کے کاٹنے کی لہر آنے لگی بے اختیار
سونگھنا اُس گیسوئے مشکین کا مجکو سم ہوا

نواب - میان ممن بھئی ایک سو روپیہ اسوقت مغلانی کو ہماری طرف سے انعام دلوا دو - داروغہ صاحب کو بلاؤ اور کہو ابھی ابھی دیدین - ایسی چابکدست کامل فن مشاطہ بھی کسی نے نہ دیکھی ہوگی - مغلانیان بیچاریان یہ بات کیا جانین انکو اسمین ایک قسم کا ملکہ حاصل ہے -

آغا - نواب آپ کے قدمون کی قسم حسن کی ایک تصویر سامنے مجسم کھینچدی ہے - بلکہ حسن مجسم بھی واللہ صدقے ہو جائے -

نصابِ حسن در حدِ کمال ست
زکاتم دہ کہ مسکین و فقیرم

چھٹن - مین اتنی دیر سے اپنے دل مین یہی سوچ رہا تھا کہ یہ وہی قمرن ہین یا پرستان سے کوئی پری سچ مچ اتر آئی ہے -

مہراج - کالا دانہ منگواؤ صاحب -

نواب - ع - زیور ہے سادگی ترے رخسار کے لیے -

اختر - تعریف نہین ہو سکتی - یہی معلوم ہوتا ہے کہ نئی نوع انسان مین خدا نے ایک نئی قسم کا مخلوق خلق کر دیا ہے - اب تک قیامت کا عالم سنا کرتے تھے مگر آج دیکھنے مین آئی ؎

چھوڑتا عاشق شیدا نہین بے قتل کیے
تیغ عریان کی طرح حسن ہے عریان تیرا

ممن - حضور بی مغلانی آداب عرض کرتی ہین -

مغلانی - سرکار یہ انعام حضور کی قدر دانی ہے - مگر لونڈی کی اسمین بھلا کیا کارستانی ہے - قمر النسا بیگم کو اللہ نے وہ حسن دیا ہے کہ چاہے جس رنگ مین ہو انسان کی عقل دنگ ہو جائیگی کہ یہ عورت ہے یا بچہ حور - زیور ہو تو نورٌ علیٰ نور - ہو تو سادگی ہی کرور زیور ہے - چاہے جیسی پوشاک پہنا دیجیے یہ وہ جامہ زیب ہین کہ لباس پر انکے حسن سے چوگنا نکھلنا دس گنا جوبن ہو جائے - بندی تو اُٹھے سیدھے کپڑے سینا جانتی ہے یہ بیگم صاحب کے حسن ہی کی ساری کرامات ہے پھر بھی حضور نے مجھپر اتنی مہربانی کی یہ ریاست کی بات ہے -

چھٹن - تمنے اسوقت ہم سب کو بن دامون مول لے لیا -

مغلانی - حضور تو کانٹون مین گھسیٹتے ہین -

نواب - سچ کہتے ہین - ہمارا صاد ہے -

آغا - اور ہمارا بھی - قمرن جان کے حسن مین تو کوئی شک ہی نہین کر سکتا - لاکھون کرورون مین ایک - مگر تمھارے سلیقے مین بھی شبہہ نہین ہو سکتا -

مغلانی - قدر دانی ہے آپ رئیسون کی -

نواب - بی قمرن جان - تم نے تو اسوقت وہ غضب ڈھایا ہے کہ ہمارا دل ہی جانتا ہے -

قمرن - اے یہ تم لوگ معشوقون کو کوئی قصائی یا جزیا ڈاکو سمجھتے ہو کیا - جب دیکھو یہی کہتے ہو - غضب ڈھایا - ستم بپا کیا - مار ڈالا - سنتے سنتے کان پک گئے -

نواب - کیا خوب - قتل کا قتل کرو اور سے باتین بناؤ - ڈاکو اور کیسے ہوتے ہین - وہ تو مال ہی کو تاکتے ہین تم لوگون کا پہلا نشانہ دل پر ہوتا ہے اور وہ نشانہ جو کبھی کبھو سے بھی نہ چوکے - تیر بے خطا دل لیکے اب یہ سوال ہے کہ ہمکو ڈاکو کیون کہتے ہو -

اختر۔ کیا خوب فرمایا ہی حضور نے قتل بھی کرین اور اوپر سے
پھر بھی پوچھین کہ ہمین قاتل کیون کہتے ہو۔ ؎

کشتہ ہی سو جان سے دل نرگس خونریز کا
سر کو سودا ہی تیری زلف بلا انگیز کا
نشہ مین دکھلا کے آنکھین قتل کرتا ہی وہ کیا
کام کرتی ہی شراب تند تیغ تیز کا

چھٹن۔ اسوقت کیسی سادگی وضع مین ہی۔ سفید
ململ کا دوپٹا اور آب روان کی محرم اور پاؤن مین چھڑے
مگر واللہ آج اور دنون سے کہین زیادہ جوبن ہی۔

نواب۔ واللہ قمرن آجتک مجھے کبھی اسقدر بھلی معلوم ہی
نہین ہوئی تھین۔ آج تو انھون نے جیتے جی مار ڈالا۔
دین کا رکھا نہ دنیا کا۔

قمرن۔ پھر وہی بات کہی۔ دنیا تو دنیا اب ہم دین کے بھی
رخنہ انداز قرار پائے۔ واہ کتنے منصف ہو۔ ماشے اللہ۔

راوی۔ ہنلالی کی صحبت اور تعلیم سے اب بی قمرن بھی
محاورہ دان اور گویا ہو گئین۔

اختر۔ وہ جو سنا کرتے تھے کہ ؎

قتل عشاق کیا کرتے ہین
بت کہین خوف خدا کرتے ہین

وہ اسوقت اپنی آنکھون دیکھ رہے ہین۔

چھٹن۔ یہ غلط ہی۔ قتل تو نہین اسوقت تو روح کو انکی
صورت زیبا دیکھکر بالیدگی ہوتی ہی۔

آغا۔ بالیدگی ہوتی ہی کہ سانپ کلیجے پر لوٹ رہے ہین۔

قمرن۔ (مسکراکر) آپ لوگون کی بھی کیا باتین ہین
واللہ ایک کہتا ہی قتل ہو گئے۔ دوسرا کہتا ہی جلا لیا۔ تیسرا
کہتا ہی سانپ نے کاٹا۔ ناگن ڈس گئی۔ کوئی بچھو بتائیگا۔
یا میرے اللہ۔ مگر کہین باولا کتا نہ کسی کو کاٹے۔ اتنی ہی خیرت
ہی کہ باولا کتا نہ کسی نے بتایا۔ یہ مہربانی کیا تھوڑی ہی۔ یہ
تم لوگون کو آج ہو کیا گیا ہی۔

چھٹن۔ سچ سچ بتا دین اسوقت ہم سب کا جی یہ چاہتا ہی
کہ تمکو نواب سے چھین کے لے بھاگین اور نہین تو کم سے کم
دو چار ہزار بوسے تو لین۔

قمرن۔ اوئی! دو چار ہزار۔ دو چار نہین۔ دو چار ہزار
تو گالون کا خدا ہی حافظ ہی۔

چھٹن۔ چاہے جو کچھ ہو۔ جی تو یہی چاہتا ہی کہ بوسے لیتے لیتے
ایک صبح سے دوسری صبح کر دین۔

قمرن۔ نواب یہ دیکھو ایسے بد ہین تمھارے دوست
تمھارے ہی معشوق پر بری نظر ڈالتے ہین۔

نواب۔ تو جان من تم اسقدر نکھار کیون کرتی ہو۔ ع۔

قتل حامی از خود آرائی مکن

قمرن۔ اے نواب کل سے اٹھتے تو سے کی کالک مل لیا کرین
آخر کیا نیت کیا ہی۔ مین تو اسوقت بالکل لٹی ہوئی بیٹھی ہون
اور تم کہتے ہو مار ڈالا۔ قتل کر ڈالا لوٹ لیا۔ یہ کیا وہ کیا۔

اختر۔ حضور اڑھ پنے کی بدولت ابھی انھون نے اپنے کو
پہچانا ہی نہین ہی کہ مین ہون کیا شی۔ ع۔

اپنے جوبن سے نہین یار خبر دار ہنوز

قمرن۔ یا اللہ آج سب کے سب ہمین بنانے لگے۔ یہ بڑھاوے
دے دے کے ہمین آزماتے ہو کہ کتنے پانی مین ہی۔

اختر۔ بڑھاوے ڈرھاوے نہین۔ خدا آگاہ ہی تم ایک
جواہرات کا ایسا ٹکڑا ہو جسکا مول سارے جہان کے جوہری

نہیں لگا سکتے ۔ انمول ۔

قمرن ۔ جیسے کوہ نور ہیرا ہو ۔

آغا ۔ بھئی حسن بھی جادو ہوتا ہے جادو ۔ بلکہ حسن ہی کو سحر حلال کہنا چاہیے ۔

قمرن ۔ بشرطیکہ نیت بھی حلال ہو ۔

مہراج ۔ خوب کہی (آغا کی طرف مخاطب ہو کر) آغا صاحب اندرین وقت این مہر و رسادگی حسن خودش کمال جمال ظاہر میکند کہ مردم گرفتار طرۂ تابدارش ۔ و مرغولہ مویست کہ عشاق قتیل خنجر ابروے آبدارش ۔ ـــہ

قتل عشاق نمودہ قمرن
خواہر خرد جناب نازو

راوی ۔ شعر سنتے ہی سب نے بے اختیار ہو کر قہقہہ لگایا ۔

آغا ۔ کیا برجستہ شعر فرمایا ہے ۔

اختر ۔ مگر پیشتر تو آپ نازو کو جنابہ کہا کرتے تھے ۔ اب جناب کہنا شروع کیا ۔ وہ ایک ہی بات ہے ۔

چھٹن ۔ اس بلند پروازی کو ملاحظہ فرمائیے ۔

نازو ۔ اسکے معنی کیا ہیں ۔ قمرن کا نام اور اپنا نام تو ہمنے سن لیا اور قتل کا لفظ ۔

نواب ۔ بس یہی مطلب کی بات تھی ۔

آغا ۔ آئیے بی نازو جان صاحب آپ ہی کی کسر تھی ۔

مسخرہ ۔ حضور غلام نے بھی کچھ عرض کیا ہے ۔

کیونکی دال اسمین سبز بھر آرد
ٹھرکیکے گھڑیکا ٹھمٹ اور زرد
صفرا شکنی اک دوا ملا دی
سینچے نیبو کتر کے افشرد

نسخہ جب ہو چکا یہ تیار
ہاتھ آئی ہمارے کیا ہی اک برد
وہ یہ کہ نظم پڑی بعد آن
مہراج بلی کی خواہر خورد

ان اشعار مسخرہ بار بار پڑھا اور سب سنتے تو آواز بلند قہقہہ لگایا مگر مہراج کو سخت غصہ آیا اور مسخرے کو مارنے دوڑے تو نازو نے بڑھ کے روک لیا اور کہا ہمارا ہی خون پیے جو غصہ تھوکدو ۔ دیکھو ہم نے کیسی سخت قسم دی ہے بس پھر مہراج بلی کی کیا طاقت تھی کہ چون و چرا کرتے دل میں خوش ہو گئے کہ خیر اسی بہانے نازو جان سی پری نے سب کے سامنے قسم تو دی مگر ظاہرداری کے لیے ذرا اکڑے ۔

مہراج ۔ (ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرکے) مار ڈالونگا ابھی لاش پھڑکتی ہو گی ۔ نابکار ۔ نامعقول ۔

آغا ۔ اسوقت بہت زوروں پر ہیں ۔

چھٹن ۔ شیر ببر کا بھائی معلوم ہوتا ہے ۔

مسخرہ ۔ (دور ہٹ کر) کیا کہا نازو کا بھائی معلوم ہوتا ہے ایسا نہ کہو بھائی صاحب ۔

مہراج ۔ (بناوٹ کی راہ سے) نازو جان پیاری ذرا ہم کو چھوڑ دو پھر دل لگی دیکھو ۔ نامعقول ۔

نواب ۔ اچھا منشی اب جانے دو یار ۔ مفضے مامفضے ۔

مہراج ۔ واہ ۔ مفضے مامفضے کی ایک ہی کہی ۔ کیا مامفضے فرمایا ۔ سگ پلید ۔ مردم نالائق ۔ ع ۔

سنفلہ چو جاہ آمد و سیم و زرش

مسخرہ ۔ واہی واہ ۔

جوتیوں کا ڈھیر کوئی پانچ سیر
منشی مہراج بلی بر سرش

نواب ۔ تم بھی دانا آدمی ہوکے کس نادان کے منھ لگتے ہو۔
ع ۔ دو عاقل را نباشد کین و پیکار ۔
مہراج ۔ تو وہ کیون لڑتا ہی۔
نواب ۔ وہ تو عاقل نہین ہی ۔ وہ تو مسخرہ بنکے چھوٹ جائیگا ۔
مہراج ۔ ہان یا سچ کہا ۔ اب غصہ فرو ہوگیا جناب ۔
نازو ۔ (دھول لگاکر) اور غصہ کرتا تو کیا بنا لیتا موئے مونڈی کاٹے کی مجال تھی ہم سے جھگڑا کے چلا جاتا ۔ اتنی طاقت ہی ۔ اب اتنا سا کہا نہ مانیگا ۔
چھٹن ۔ اِس دھپ نے بڑا مزہ دیا واللہ ۔
مسخرہ ۔ حضور سنیے گا ۔

شوخی سے اک دھول جماہی تو دی
برسر مہراج بلی خواہر شش

مہراج ۔ الغلط ۔ خواہر اور سر کا قافیہ نہین آتا ۔
اختر ۔ جب اپنا قافیہ تنگ ہوا تو یون آئے ۔
نواب ۔ نازو جان آج تو تمہاری بہن چودھوین کی دلھن اور چودھوین کے چاند کو شرماتی ہین ۔
نازو ۔ اِنکو تو ہمنے آج یہی صلاح دی تھی کہ اب تم روز ایسی سادی وضع مین رہا کرو ۔ کتنی بھلی معلوم ہوتی ہی چاند مین داغ ہی اسمین داغ نہین ۔ جواہرات آج اسپر سے تصدق کرو تو زیبا ہی۔
نواب ۔ ہم تو جان تک قربان کرنے کو مستعد ہین ۔
نازو ۔ کیا بکتے ہو واہیات ۔ جان تمہارے دشمنون کی جائے ۔ مگر اس سفید لباس مین پیچ پیچ کی پری معلوم ہوتی ہی
آغا ۔ ہم سب جانین رونمائی کو لیے ہوئے ہین ۔
نازو ۔ یون تو اپنی بہن اپنے بھائی کو کون برا کہتا ہی
اگر تعریف وہ کہ سب تعریف کرین ۔
مسخرہ ۔ بھائی کی رعایت اچھی رکھی ۔
نازو ۔ دُر مونڈی کاٹے اب اُسنے چھیڑ خانی کریگا تو جانیگا دل لگی ہو چکی بس ۔
ایک تو قمرن کی سراداپون ہی دل و دین کے تاخت و تاراج کرنے کو کیا کم تھی ۔ دوسرے آج اس سادگی کی وضع نے اور بھی شیرین حرکات کردیا تھا ۔ مسکرادی تو عاشق زار کے خرمن صبر و قرار پر بجلیان گرائین اور مانگ پر نظر پڑی تو
ع ۔ دل و دین زلف دوتا مانگے ہی ۔ کے مفہوم کا مصداق ہوے اور رخ گلرنگ اور موے عنبر بو کی سیاہی نے روز روشن اور شب تار کو ایک جگہ دکھایا ۔ چتون ذرا ترچھی کی تو گویا صفون کی صفین درہم و برہم ہوگئین ۔
آغا صاحب الگ تیر نگاہ کے زخمی تھے ۔ چھٹن صاحب دل ہی دل مین کہتے تھے کہ عسکری بھی کیا بیدار بخت ہی کہ ایسی پری اُسکے ہمخوابہ نازنین ہی ۔ اختر دل و جان سے شیدا ۔ ہمن ایک ایک ادا پر فدا ۔ مہراج بلی تک بری نظرون سے دیکھتے تھے انتہا یہ کہ قمرن اپنی صورت زیبا پر خود ہی فریفتہ تھی اور خلق خدا والہ و شیفتہ ۔
نواب ۔ قمرن آج جی چاہتا ہی تمکو جواہرات مین تولین ۔
قمرن ۔ سب سنا ہوا ہی ۔ (افسردہ دلی کے ساتھ)
نواب ۔ یہ تم آج ٹھنڈی سانسین کیون بھرتی ہو جانی ۔
قمرن ۔ از برائے خدا اب ہمین جانی کہکے نہ پکارنا ۔
نواب ۔ کیا ! یہ تمہین آج ہو کیا گیا ہی ۔
قمرن ۔ (تنک کر) ۔ جی ہمین سودا ہوگیا ہی ۔ اب ہماری فصد کھلوائیے ۔ دیر نہ لگائیے ۔ جنون کا دورہ ہی ۔

نواب - (ہنسکر) ہان معلوم تو کچھ ایسا ہی ہوتا ہی -
قمرن - بس ہٹو ہمسے یہ ٹھنڈی گرمیان نہ کرو -
چھٹن - بھئی یہ آہستہ آہستہ کیا باتین ہو رہی ہین -
آغا - کچھ کھٹ پٹ ہو گئی -
اختر - عاشق و معشوق مین بے نوک جھونک کے مزہ ہی
نہین آتا لطف اسی مین ہی کہ ایک روٹھے دوسرا منائے -
چمن - واللہ میرے دل کی بات کہی ہی -
مہراج - میری زبان سے چھین لے گئے -
نواب - اب کوئی آپ لوگ نکے مارے باتین کہنی نکرے چہ خوش
مہراج - شوق سے - شوق سے باتین کیجیے صاحب ان
میٹھی میٹھی باتون کو کون روک سکتا ہی -

اتنے مین قمرن اُٹھ کے اپنے خاص کمرے مین چلی گئی اور
کوئی بہانہ کرکے نواب عسکری صاحب بھی وہین پہونچے -
انکو دیکھکر قمرن نے ڈرائنگ روم کیطرف کا پردہ گرا دیا -
اور بے اختیار نواب صاحب سے لپٹ کر رونا شروع کیا
اب یہ متحیر کہ یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہی - ابتک تو زانو سے
زانو بھڑائے مزے مزے کی باتین کر رہی تھین - دفعتہً کون
ایسی بات یاد آئی کہ دل بھر آیا - اور وہان سب کے سامنے
ناگوار ہوا - اور یہان دیکھتے ہی گلے لگا کے زار زار رونے لگی
انھون نے گلے بھی لگایا اور آنکھون اور رخسارون کے
بوسے بھی لیے اور سمجھایا بھی مگر قمرن پر کچھ اثر نہ ہوا - بلکہ
جسقدر یہ پیار کرتے اور سمجھاتے تھے اُسیقدر اور زیادہ آنسو
اُس بت نازآفرین کی چشم بیمار سے اُمڈے آتے تھے -

اب ناظرین خود غور کر سکتے ہین کہ جس پیاری پیاری
صورت جس عروس یاقوت لب ناظورۂ خورشید رخسار پر
انسان مرتا ہو - جسکے عشق کا دم بھرتا ہو جس رشک مسیحا پر
انسان کی جان جاتی ہو اُسکو اگر مصروف بکا و زاری دیکھے
تو دل پر کیونکر نہ صدمۂ جانکاہ ہو - لب پر کیونکر نہ آہ آتشین
آہ ہو - اور خصوصاً ایسی حالت مین جب معشوقۂ ماہ سیما
عاشق بے ریا دبا وفا کے گلے مین گورے گورے ہاتھ ڈالکر
لپٹ لپٹ کر روئے اور حرف مطلب زبان پر نہ لائے - جبکہ
فہمایش اُسکی آتش تپ درون پر روغن کا کام کرتی ہو -
نواب صاحب نے خود بھی اپنی معشوقۂ سیم بدن کے گلوے
مصفا مین ہاتھ ڈال دیے تھے اور دونون عاشق و معشوق
اِسطرح لپٹے تھے کہ ع

تو من شدی من تو شدم من تو شدم تو من شدی
تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

لیکن دونون بے حس و حرکت - نواب سکتے کے عالم مین
کہ یہ ہو کیا رہا ہی - اور قمرن کی آنکھون سے تار اشک
جاری - نواب صاحب کا دل اِسقدر بھر آیا کہ یہ خود بھی
رونے لگے - انکی گریہ وزاری دیکھکر قمرن نے اُنکے آنسو
پونچھے اور اسکے بعد اپنے اشک پونچھکر ایک بوسہ روح پرور
دیا تو نواب صاحب کے قالب بیجان مین از سر نو جان آئی
معشوقون کی جنبش لب مین بھی عجب تاثیر ہی کہ قالب مردہ
مین جان تازہ آگئی - اور پھر لطف یہ کہ بے طلب بوسہ بلا
بے مانگے بوسہ جانفزا دیا - سچ ہی بن مانگے موتی ملے اور مانگے
ملے نہ بھیک - ع

بوسہ دو ہمین بغیر مانگے | اتنی ہمت تمھین خدا دے

نواب - قمرن - منھ دھو ڈالو ذرا -
قمرن - فائدہ ! اِسوقت تمھاری خاطر سے دل پر ضبط کیا

تمکو روتے دیکھکر دل پر ٹھیس سی لگی - اس سے یہ نہ سمجھنا کہ بس اب ہم رو چکے - ہمارا قلب گواہی دیتا ہی کہ عمر بھر ہم کو رونے دھونے ہی مین صرف ہوگی - دل اُمڈا آتا ہی -

نواب - مجھے اسوقت ایسی حیرت ہی کہ بیان سے باہر - اور تمھارے رخسار تابان پر اشک دیکھکر میرا دل بھر آیا - مگر اتنی ہمت کہان سے لاؤن کہ اس گریہ وزاری کی وجہ دریافت کرون -

قمرن - آپ ہی ظلم کرو اور آپ ہی وجہ دریافت کرو -

نواب - کیا اندھیر ہی -

قمرن - اندھیر ! اندھیر سا اندھیر ہی -

نواب - تم دیکھو لینا قمرن اگر تمنے کچھ دیر تک وجہ مخفی رکھی اور ہمسے اس گریہ وزاری کا سبب نہ بتایا تو خدا گواہ بخار چڑھ آئیگا -

قمرن - میری نبض پر ذری ہاتھ رکھو -

نواب - (نبض پر ہاتھ رکھکر) اُفوہ ! گرم ہی -

قمرن - بدن کی کیا اصل حقیقت ہی جب دل ہی پھُنک رہا ہی تو بدن کی کون کہے - افسوس (ٹھنڈی سانس بھرکر) کتنی بُری گھڑی تھی -

نواب - بھلا اس سے کیا فائدہ قمرن - رورو کے تمنے یہ نوبت اپنی پہونچائی کہ بدن گنگناتا ہی - ہاتھ پاؤن جلتے ہین -

قمرن - کہہ تو دیا نہ کہ بیڑا اچھا کا ہونا در کنار یہان تو قلب ہی پھُنکا جاتا ہی - بخار کا تو علاج بھی ہی مگر ہمارے درد دل کا علاج کون کریگا -

نواب - اچھا اب ہم نہ پوچھینگے - تمکو اور ہمکو دونون کو صدمہ ہوتا ہی - اب کبھی اور وقت - لے چلو منھ دھو ڈالو اور باہر ذرا ٹہلو کہ فرحت حاصل ہو -

قمرن - ہائے - نواب - فرحت اور میرے لیے - میرا نصیبہ ہی خدا نے اس قابل نہین بنایا ہی (آبدیدہ ہوکر) خدا جانے ہمارا حشر کیا ہوگا - ہمین اپنا انجام بخیر نہین نظر آتا - ہمارا قلب گواہی دیتا ہی کہ ساری عمر ہمین رونے دھونے ہی مین بسر کرنی ہوگی - جو اللہ کی مرضی -

نواب - کوئی عارضہ معلوم ہو تو اُسکا علاج کیا جائے - درد ہو درمان کی فکر کرین - کوئی فکر ہو اُسکو دور کرین - مگر جب کچھ حال ہی نہ معلوم ہو تو انسان کا کیا بس چلے -

قمرن - بخار ہو تو آ لو بخارا پیون - کھانسی آئی ملٹھی پیون - زکام ہو بنفشہ کا سر آئے چوٹ ہو درد ہو اُسکا علاج کیا جائے مگر درد دل کا علاج کیا کروگے -

نواب - ہمارے امکان مین ہی یا نہین -

قمرن - (آبدیدہ ہوکر) ضرور ہی -

نواب - اب تھوڑی دیر کے لیے ذرا ضبط کرکے صاف صاف بتاؤ -

درمان ہی کہ درد لا دوا ہی

قمرن - نہین لا دوا تو نہین ہی مگر کیا جائے کیا سبب ہی کہ (رو کر) ہمین ——— ایسا معلوم ہوتا ہی ——— کہ ——— کہ

نواب - (آنسو پونچھکر) ذرا ضبط کرو - ابھی ابھی ہوا جاتا ہی کسی نے کچھ کہا ہو تو ٹکڑے ٹکڑے نکال دون -

قمرن - ہمارا دل گواہی دیتا ہی کہ ہماری عمر رونے ہی کٹیگی -

نواب - ہمارا کہا مانو - ذرا ہوا مین چلکے ٹہلو -

قمرن - ابھی تو یہی کہتے ہو کہ ہوا مین چلکے ٹہلو - اب کوئی ایک آدھ سال مین کہوگے کہ بس نکل جا -

نواب - (کچھ سمجھکر) - یہ کیون - جیسے انسان کا دل خدا اُسکا کوئی کہتا ہی - تمھاری جگہ تو کلیجے مین ہی -

قمرن - جسپر دل فدا ہوتا ہی اُسکو کوئی سوتیا ڈاہ سے جلاتا
نہین ہی - دل فدا کرنیوالے اور ہی ہوتے ہین -
نواب صاحب کے دل مین تو چور تھا - انکو شک گذرا
کہ شاید نازو نے قمرن کے کان ہماری طرف سے بھر دیے
ہونگے اور کہدیا ہوگا کہ نواب ہم پر گراتے ہین - دل کا
چور بھی کیا بُرا ہوتا ہی - قمرن کا مطلب کچھ اور ہی تھا - اور
نواب نادان کچھ اور ہی سمجھے - جواب دیتے مین اک ذرا
اُلجھن سی ہوئی - مگر سوچ سمجھکے کہا سنو قمرن جان
یہ سچ ہی کہ جہان چار برتن رہینگے وہان کھڑکینگے مگر
عقل سے کام لینا بہتر ہی - جو انسان مل جل کے رہ سکے
تو باہم کھٹ پٹ کیون ہو - یہ تو تم بھی جانتی ہو کہ ہماری تمھپر
جان جاتی ہی - یا ابھین کچھ بھی شک ہی -
قمرن نواب صاحب کیطرف نظر کرکے تھوڑی دیر تک گھورا
کی مگر نواب صاحب جھینپ ہو گئے تھے کیونکہ اُنکے دل مین شک
پیدا ہوگیا تھا کہ نازو نے جو بوسہ بازی کی اسکا حال
قمرن کو معلوم ہوگیا ہی لہذا اُنکا جھینپنا حق بجانب تھا - تھوڑی
دیر کے بعد قمرن نے کہا نواب پہلے تو مجھے بیشک یقین تھا
کہ تم مجھپر فریفتہ ہو مگر اب مین سمجھ گئی کہ تمھارا عشق ہوا کا نام
تھا - سچا عشق نہ تھا تمنے مجھے جوان اور خوبصورت دیکھکر
گھر مین ڈال لیا - اور چودہ پندرہ برس کی چھوکری کو جو بستا
مین دھان پان ورسن مین گلاب کے پھول کی سی ہو اُسکو
بھلا کون چھوڑ دیگا ہمکو تمنے ہماری اُٹھتی جوانی اور گورے گورے
گال اور ہماری نازکی کے سبب سے پسند کیا - اتنے دن
اپنی پسند کی بدولت چین کیا ہماری جوانی کا اتنا حصہ تمھارے
نصیبون مین لکھا تھا مگر اب تمھارے دل مین وہ چاہ نہین ہی

جو پہلے تھی - اگر وہی چاہ باقی رہتی تو تم بیگم کو ہرگز ہرگز یہان
بلوانے کا قصد نہ کرتے - ہمارا جوبن لوٹ کے اب یہ ستم
ڈھاتے ہو -
نواب صاحب اس تقریر سے کسیقدر خوش اور کسیقدر افسردہ دل
ہوگئے خوش اسوجہ سے ہوئے کہ نازو کے عشق اور چھیڑ چھاڑ
کا حال قمرن پر نہین کھلا اور افسردہ اس سبب سے کہ بیگم کو
یہ اپنی سوت سمجھتی ہی - بکشادہ پیشانی جواب دیا کہ یہ تمھاری
راے بالکل غلط ہی کہ تمھاری چاہ اب ہمارے دل سے جاتی رہی
تمھارا جوبن وہ جوبن ہی جو دن دونی رات چوگنی ترقی کرتا ہی
لوگ تو اس منصوبے مین ہونگے کہ تمکو کچا چبا جائین - چھپین چھپائین
کلیجے کو چیر کے تمکو رکھ لین - فی بوسہ سر کٹنے کے بیڑے
بخش دین - مہینون چوما کرین اور سیر نہ ہون تمھاری
صورت وہ کافر صورت ہی کہ دیکھتے ہی بے اختیار
جی چاہتا ہی کہ گلے لگا لے - تم بھی کوئی ایسی ویسی چیز ہو
تم کو ابھی تک اپنے حسن کی قدر ہی نہین - اُس نے
اُسوقت سچ کہا تھا کہ - ع -

اپنے جوبن سے نہین یار خبردار ہنوز

اور آج تو اگر تمھارا حقیقی بھائی کبھی دیکھ پائے تو واللہ
بُری نظر ڈالے - نظر بد سے دیکھے - آج کا سا تو کبھی پہلے جوبن
تھا ہی نہین - آج تو وہ جوبن ہی کہ ساری خدائی دل و دین
دونون سے ہاتھ دھو بیٹھے - مگر -

عشق کہتا ہی مجھے رام اُس بت وحشی کو کر
حسن کی غیرت اُسے سمجھاتی ہی رم کیجیے

اور یہ تمھارا خیال بالکل غلط ہی کہ بیگم کے آنے سے تمھارا
کوئی حرج ہوگا - بوسہ لیکر کہا جانی سچ کہتا ہون تمھاری جگہ

کلیجے مین ہے - اسکو خوب یاد رکرد - ہمارے دل کو تم اپنا غلام درم ناخریدہ سمجھو مگر اسکو تم کیا کروگی کہ عاشق کے دل کی آجتک معشوقون کو قدر کرتے دیکھا ہی نہین - عاشق کے دل کی سی بے وقعتی اور کسی شے کی دنیا مین نہین ہوئی ؎

پسند طبع محبوبان دل عاشق نہین ہوتا
نظر مین کب کسی کی چڑھتی ہے جو چیز سستی ہے

بیگم الگ رہینگی - تم الگ رہوگی - نہ انکو تم سے واسطہ نہ تم کو انسے سروکار -

قمرن - وہ تو ہمین مثل ایک بیسوا کے سمجھینگی -

نواب - خواہ مخواہ سمجھینگی - آخر تمھارا انکا ساتھ ہی کیون ہونے لگا - یہ تمکو بیٹھے بٹھائے سوجھی کیا - بس اتنے ہی کے لیے یہ رونا دھونا تھا - کیون دل کا اسوقت عجیب حال تھا - سوچتا تھا کہ یا خدا یہ بیٹھے بٹھائے قمرن کو ہو کیا گیا - اور سچ کہون ؎ ع -

لیکا ڑ بھی نہین انکا بناوٹ سے خالی

تمھارے روٹھنے اور ہچکیان لینے مین بھی مزہ آتا تھا اور تمھارے لپٹ جانے سے اور بھی وہ چند کیفیت حاصل ہوئی - گال اور بھی سرخ ہوگئے تھے اور رخ رنگین پر قطرات اشک جیسے برگ گل پہ شبنم - اور آنکھین بیشتر سے کہین نشیلی معلوم ہوتی تھین ؎

دم نکلتا ہے نگاہ چشم مست یار پر
نشہ کا ڈورا ہے جان ہے اس بیمار پر

مگر خدا کے لیے اب یہ غضب نہ ڈھانا - اور اپنے دل سے یہ بات نکال ڈالو کہ بیگم کو تم سے سوتیا ڈاہ ہوگی -

قمرن - وہ بات کیون نہ کرو کہ ہمکو بیگم طعنے نہ دے سکین -

نواب - وہ بیچاری اس طبیعت کی عورت ہی نہین ہے -

قمرن - بیچاری! بڑی بیچاری ہے - ہم کو پائے تو کچا ہی کھا جائے - انکے نزدیک بیچاری ہے - اچھا وہ نہ بولین سہی وہ بڑی نیک ہی سہی مگر انکی طرف کی اور عورتین تو ضرور روز طعنے دیا کرتین - اور ہمسے سہا نہ جاتے -

نواب - کیسی نادانون کی سی باتین کرتی ہو - تم سے کوس بھر انکی کوٹھی ہوگی وہان سے وہ طعنے دینے آئینگی - کیا سر پھرا ہے انکا - ان باتون کو دل سے اپنے نکال ڈالو اور ہمکو اپنے حسن کا عاشق زار سمجھو - جب تک دم مین دم ہے قمرن ہمسے جدا نہین ہوسکتین -

قمرن - ہم ایک منٹ بھی تمھارے ساتھ نہین رہ سکتے ہان نکاح پڑھوا لو تو عمر بھر باعزت و آبرو سے بسر کردین -

نواب - (نکاح کے لفظ پر چونک کر) نکاح!

قمرن - ہان نکاح - کیون نکاح نہ کہون بھونری کہون بھونری پھیروگے - ہندو ہو - نکاح کے لفظ پر تم اتنا چونکے کاہے سے - اگر نکاح ہوجائے تو پھر عمر بھر کے لیے ہم تمھارے اور تم ہمارے - پھر کوئی ہمین تریا یا بیسوا یا کسبی تو نہ کہہ سکیگا اور تمھارا اس مین کوئی کسی طرح کا حرج بھی نہین ہے -

نواب - مگر تم سے پردے مین رہا جائیگا -

قمرن - آپ سے آپ رہینگے -

نواب - یہ پردے کی تیغ جو لگی ہوئی ہے -

ق - آپ کی بھی کیا باتین ہین - اے اب کون سی ایسی بے پردگی کرتی ہون - واہ کیا باتین کرتے ہو - اب اس سے

بڑھکر اور کیا قید ہوگی - کہین پیدل آتی ہون جاتی ہون تو
تم ہی کہو پھر دم تمھارے ساتھ رہتی ہون کہ نہین -
نواب - پھر اتنی بھی آزادی نہوگی کہ آغا صاحب یا نواب
چھٹن صاحب یا ممن اور اختر کو منھ دکھا سکو -
ق - ممن اور اختر اور نجھّو سے ہمین کیا مطلب ہے اور ہم
کسی کو کاہے کو منھ دکھانے لگے - نکاح کے بعد پھر شرع کی
پابندی ہوگی - اور وہ بن نکاح کے تم کہو تو مین آج سے
باہر نہ نکلون - کسی کو منھ نہ دکھاؤن -
ن - اچھا تو پھر اب نکاح کی تیاری ہو جائے -
ق - (خوش ہوکر) بس - مزے رہین (بوسہ لیکر) دونون
میان بیوی چین کرین - جب میان بی بی راضی تو کیا کریگا
قاضی (گلے مین ہاتھ ڈالکر) ہم بوسہ لین اور تم جواب
ندو - کیون جی یہ بے اعتنائی!
ن - کیا مجال (بیشمار بوسے لیکر) ایک نہین ہزار -
ق - ابھی کسی سے اسکا ذکر نہ کرنا -
ن - آج مین اس بات پر غور کرونگا -
ق - اچھا - اونچ نیچ سوچ لو -
ن - اب نکاح ہی ہو جانا اچھا ہے - تم سچ کہتی ہو روز روز
کا جھگڑا کیون رہے - جب میان بی بی بنکر رہ سکتے مین
تو مفت کی بدنامی اٹھانے سے فائدہ -
ق - خود ہی سوچو -
ن - ایک بات بتاؤ گی - سچ سچ بتاؤ تو پوچھین -
ق - سچ سچ بتائینگے -
ن - یہ آج تم پر جوبن کہان سے اسقدر پھٹ پڑا ہے -
ق - اے ہٹو بھی - گھڑی گھڑی نظر لگاتے ہو - ہم تو

آج اپنے نزدیک بہت سادی وضع کرکے آئے تھے نواب
مگر تمھاری پسند - ہمسے کہو روز یون ہی رہا کرین -
ن - بھلا خیر حضور کا مزاج تو بر سر آشتی آیا - مین تو سمجھا تھا
کہ تمنے بوریا بندھنا اٹھایا اور بھاگین -
ق - اوئی! اور بھاگ کے جاتی کہان -
ن - مین نے کہا شاید کوئی اور بیفکرا ملگیا ہو -
ق - (نواب صاحب کے ہونٹھون پر دو ہتڑ ہاتھ کی تین اُنگلیان
مارکر) لگے واہی تباہی بکنے - تمسے بڑھکر اور کون بیفکرا ہوگا جی
جیسے خود دھریگی چھپے ہو ویسا ہی سب کو سمجھتے ہو - بیفکرا ملگیا
ہوگا! اُس بیفکرے کی میت نکلے -
ن - اُس روز تم اُس فرنگی کے لونڈے کو بطور گھور رہی تھین
ق - (بہت تنک کر باہر چلدین) اب ہم نہ بیٹھینگے -
باہر آکر نواب صاحب نے نازو سے کہا - بی نازو جان صاحب
ہم کو آپ سے کچھ عرض کرنا ہے - ذرا ادھر برآمدے کی طرف آؤ -
دل لگی نہین کرتے ایک بڑی ضروری بات ہے - نازو اٹھا ہی چاہتی تھی
اُٹھی تو منشی مہراج بلی نے دل لگی کی راہ سے ٹوکا -
مہراج - کہان پرائے مرد سے باتین کرنے چلین - بیٹھو -
نازو - (مسکراکر) اے دُر موے - بڑا وہ بنکے آیا ہے -
مہراج - کیا! تم نہ مانوگی - میان کے سامنے پرائے نامحرم
مرد کے ساتھ جوان عورت کا تخلیے مین جانا کیا معنی -
نازو - (ٹھینگا دکھاکر) چنبے - گزری ذری خبر لے (چپ
گیدی خر) تو بولنے والا کون -
مہراج - کیا - یہ تو زرزری بولنے لگی - نواب - اگر
پرائی عورت کو تم تخلیے مین لیجانے والے کون ہو جی -
نواب - اپنی عورت کو تم سمجھاؤ - تم کون [illegible]

نازو - (مسکراتی ہوئی) تم سے -

مہراج - اور میان سے؟

نازو - میان تو نکھٹو ہے -

اختر - اور لو - میان نکھٹو بنگئے - نواب صاحب سے رضی ہین اب آپ کیا کوئی قاضی ہین -

مہراج - آج تو ہم نازو جان کو لے بھاگینگے - نواب کی بدبختی اور نازو کی بیوفائی کا حال کھل گیا اگر اب ہم نے نازو کی حفاظت نہ کی تو یہ بد وضع ہو جائیگی -

نازو - رہے تو آپ سے نہین تو کسکے پاس سے -

مہراج - ایسی بیوی ہم نے آج تک نہین دیکھی کہ میان کے سامنے آشناؤن سے اختلاط کرتی ہے - طلاق دیدونگا -

مسخرہ - اور کہین وہی نہ آپ کو عاق کر دین -

نواب - بولے بولے - انھین کی کسر تھی -

مہراج - دُم کی کسر تو اب بھی انھین ہے -

اس فقرے پر منشی مہراج بلی بہت نازان ہوے - کہکر اکڑکے ادھر اُدھر غرور کے ساتھ دیکھنے لگے - لوگون نے انکی خواہش دیکھکر بڑی تعریف کی -

ممن - جُدا الگنجے وہی چھپ گئے -

اختر - کیا کہی ہے - کسر کے لیے دُم خوب سوجھی -

مہراج - (اکڑتے ہوے) تسلیم -

آغا - بھئی اسوقت تو پٹکا دیا -

مہراج - (ہنسکر) یہ قدردانی ہے حضور کی -

چھٹن - بند کر دیا - اب جواب نہین سوجھتا -

مہراج - (بہت خوش ہو کر) لاجواب بات ہے -

مسخرہ - اسمین کیا فرق ہے - اور اس سے بڑھکے لاجواب بات اور کیا ہوگی کہ بیوی مُنہ کے سامنے کہتی ہے کہ ہمارا میان نکھٹو ہے - ہم دوسرے سے راضی ہین -

مہراج - یہ بے تُکی ہے -

چھٹن - بالکل - بالکل ہی بے تکی -

آغا - اسکو رونا کہتے ہین -

ممن - منشی مہراج بلی صاحب کا لطیفہ اس قابل ہوتا ہے کہ کتاب مین ٹانک رکھے اور پھر مزاج مین تعلی نہین -

مہراج - تسلیم - بھائی صاحب پھر شاگرد بھی تو بہت بڑے شخص کے ہین - جانتے ہو کسکے شاگرد ہین -

مسخرہ - دل لگی تو ہو چکی - منشی مہراج بلی کی لیاقت سے آپ لوگ واقف نہین ہین - یہ بڑے اُستاد کے شاگرد ہین حضور -

آغا - ہم بھی سنین حضرت - کیا کسی بڑے اُستاد سے بدل تلمذ ہے - اُن بزرگوار کا نام تو لیجیے - ہم بھی سنین -

مہراج - جُدا الگنجے و کو ہمارے کل امور سے واقفیت معلوم ہوتی ہے یاد ہے کسی ڈپٹ سے مشاعرون مین پڑھتا تھا -

مسخرہ - آپ کو تلمذ ہے جناب مرحومی خواجہ کمند ہوا سے -

اسپر بڑا فرمائشی قہقہہ پڑا اور منشی مہراج بلی کہ ابتک اکڑ رہے تھے بہت ہی خفیف و ذلیل ہوے - تو مسخرے نے کہا اور پڑھنے کا حال نہ پوچھیے قبلہ - اس ڈپٹ سے پڑھتے تھے کہ دھوبیون کو دھوکا ہوتا تھا کہ ہمارا گدھا چھوٹ گیا - اور آواز ایسی نازک اور ملایم جیسے نوبت کا پھٹا ہوا دھونسا - ع

جیسے دھونسا نگوڑا نوبت کا

ادھر یہ قہقہہ بازی ہو رہی تھی اور اُدھر نواب صاحب اور نازو تخلیے مین لطف مکالمۂ شیرین اُٹھاتے تھے اور قمرن

نواب صاحب کے وعدہ نکاح سے خوش ہو کر مغلانی کے ساتھ ساتھ جھیل کے رخ ٹہلتی اور باتین کرتی تھی۔

نواب صاحب جب نازو کو علیحدہ لیگئے تو پہلے قمرن کی درخواست نکاح کا ذکر چھیڑا اور جب نازو کو بھی اس امر کا ساعی پایا تو یون چھیڑنا شروع کیا (مگر ایک شرط سے نکاح ہوگا۔ اور وہ یہ ہو کہ قمرن اور نازو دونون کے ساتھ نکاح ہوگا۔ منظور ہو تو اچھا ورنہ اختیار ہی)۔

نازو۔ ضرور۔ بلکہ ہم اپنے محلے کی دو چار اور بھی کمسن کمسن گوری چٹی چھوکریان لے آوین سب کے ساتھ ایک ہی سہرے سے نکاح پڑھوا لو۔

نواب۔ (گلے لگانے کی کوشش کرنے لگے) ادھر آؤ۔

نازو۔ بس دور ہی دور سے باتین کرو۔ ہوا غیبی۔

نواب۔ (گلے لگا کر بوسے لیتے ہوے) غیبی ہین ہم ایک تو کیون جی ہم غیبی ہین دو بوسے۔ کیون جی تین چار (بے انتہا)

نازو تڑپ کر چھڑا کے الگ ہٹی۔ گالون پر زرد زور کے بوسون کا نقش ابھی تک باقی تھا اور اس چھینا جھپٹی مین دو تین چوڑیان بھی ٹھنڈی ہو گئی تھین اور دوپٹا سر سے سرک گیا تھا اور نازو ذرا ذرا ہانپنے لگی تھی۔ ذرا دم لیکے بڑی شوخی کے ساتھ کہا (ہماری چوڑیان لیکے ٹھنڈی کر ڈالین۔ اللہ کرے ہاتھ ہی ٹوٹین بہت چل نکلا ہی یہ تجھے ہوا کیا ہی۔ خدا ہی خیر کرے۔ ایک بہن تو سپرد کردی ابھی پیٹ نہین بھرا) نواب صاحب نے پھر بوسہ بازی کی فکر کی مگر نازو نے ڈانٹ بتائی۔ کچھ پاگل ہوا ہی کیا۔ یہ جو آ جاتی اگر قمرن دیکھ لے نہ۔ تو عمر بھر بات نہ کرے) نواب صاحب نے ہاتھ جوڑ کر کہا اچھا نازو ہمارا ہی مردہ دیکھے جو بوسہ نہ لے۔ ایک ادھر ایک ادھر بس) نازو نے قریب جا کر نواب کے رخسار انور کے دو بوسے لیے۔ ایک اس طرف ایک اس طرف۔

نازو۔ اب ٹھنڈک پڑی۔

نواب۔ دو اور دو تو ٹھنڈک پڑے۔

نازو۔ بس اب چخے دور۔

نواب۔ تو قمرن کو اتنا سمجھا دو کہ پھر پردے مین ہنا پڑیگا۔ باہر نہین نکلنے پائینگی۔

نازو۔ اور کیا اب پردے مین نہین رہتے کیسی پاگلون کی سی باتین کرتے ہو۔ اور پردے مین تو رہتے ہی ہین

نواب۔ اور کیا قید مین رکھوگے۔ چکی پسواؤگے۔

نواب۔ نازو کر دیتی ہو جاؤگی۔

نازو۔ آپ اپنے پہرہ شاہی اپنے پاس رہنے دین کر دیتی کر دینگے۔ ارے ایک بات ہمنے سنی ہی کیا بیگم آنے والی ہین سچ بتانا۔ نواب صاحب نے جواب دیا۔ ہان یقین تو ہی مگر ابھی کچھ ٹھیک نہین ہی۔ اور اگر وہ آئین بھی تو تمھارا اسمین کیا حرج ہی۔ انکا مکان۔ انکا کارخانہ۔ ان کے آدمی نوکر چاکر الگ۔ تمھارا مکان آدمی الگ۔ لکھنؤ مین آخر وہ تھین یا نہین۔ پھر وہان کیا تھا اور یہان کیا ہی۔ جیسے یہان ویسے وہان۔ مگر قمرن کی طرح تم نے بھی وہی خبط کا سوال کیا۔ تم ہر طرح اطمینان رکھو۔ مین صرف قمرن ہی پر عاشق نہین ہون بلکہ قمرن سے بڑھکر تم پر فریفتہ ہون ادھر کی دنیا ادھر ہو جائے مگر تم دونون نہین چھٹ سکتی ہو تم اور قمرن دونون معشوق ہو۔ اگر وہ بھی منظور کرے تو ہم تمھارے ساتھ بھی نکاح پڑھوانے پر مستعد ہین۔

نازو تو نواب صاحب کو سونے کی چڑیا سمجھکر پھانسنا
چاہتی ہی تھی دل مین تو خوش ہوئی مگر ظاہرداری کے لیے
بولی۔ نہین نواب۔ ایسا نہ چاہیے۔ اتنی بھی کیا بیحیائی۔ کوئی
ایسا بھی بیحیائی کا جامہ پہنتا ہی۔ اور نکاح ہمارا تمھارا ہو کہان
سکیگا۔ ایک بہن کے ساتھ نکاح ہو سکتا ہی۔ دونون بہنین
جیتی جاگتی موجود اور دونون کے ساتھ نکاح۔ واہ واہ
ایسا کہین ہو سکتا ہی بھلا۔ ہمکو تو اسکا یقین نہین آتا۔ اور
اس حرص کی کون سی ضرورت ہی بیٹھے بولتے ہوی چوچالی
کرتے ہی ہو۔ بس اتنا کیا تھوڑا ہی۔ تو اچھا پھر اب نکاح اگر
منظور ہی تو سیم اندام کے پڑھوالو۔ وہ پھر کیون کرتے ہو ہاتھی
چھوٹے گھوڑا چھوٹے۔ ہی کہ نہین ؟

نواب صاحب نے کہا ہم کل سویرے یا آج شام کو غور کرکے
اسکا جواب دینگے۔ ہمارے نزدیک تو اب نکاح ہو ہی جانے
تو بہتر ہی۔ مگر تم اپنے قول سے نہین نکل سکتی ہو۔ یہ بات
یاد رکھنا۔ میری جان جاتی ہی۔ پھر کلیجے پر سانپ لوٹتے ہین۔ نازو
نے اسکے گال پر ہاتھ پھیر کر کہا۔ ہان ہان گھبراؤ نہین
نکاح تو ہو جانے دو۔

یہ بیٹھی بیٹھی باتین کرکے یہ سالی بہنوئی الگ ہوے۔

تین چار گھڑی دن رہے سے نواب صاحب اور بیرسٹر اور آغا جی
اور چھٹن صاحب یہ چار آدمی ہوا کھانے پیدل چلے تو محمد بیگم کی
ان کی سرگذشت اور تحریر کی درخواست اور اپنے نیم راضی ہونے
کا حال انکو کہہ سنایا اور صلاح لی کہ اب کیا کرنا چاہیے۔

آغا۔ ہم تو نکاح کی صلاح نہ دینگے بھائی صاحب۔

چھٹن۔ یار ایسی پری تو اور دون روپیہ بھی خرچنے سے
شیشے مین نہین اتر سکتی۔ اسکو تو ہاتھ سے نہ دینا چاہیے
ایسی طلعت زیبا پائی ہی کہ اس اسٹیشن مین ایک مس تو اسکو
پہونچتی نہین۔ اور یہان پر کیا فرض ہی قبلہ۔ دور دور تک اس
شان اور آن بان کی ایسی وصال پائین اور پستہ دہان نو خیز
طرار و تیز شوخ نمکین اس ادا سے شیرین کی نہو گی۔ نکاح
پڑھوالو تو اور بھی پختگی ہو جائے۔

نواب۔ بولو بارِسٹر

بیرسٹر۔ ہم صلاح نہ دینگے۔ اول تو دو بیویون کی صلاح ہم
کبھی دیوینہی گے نہین۔ ایک مرد ایک عورت قانون
قدرت کے مطابق ہی۔ اہل عرب کو اسکی ضرورت آنحضرت کے
وقت مین ہوگی مگر ہندوستان کی آب و ہوا مین تو کوئی ضرورت
نظر نہین آتی۔ اسکو بھی جانے دیجیے یہ نکاح شرعاً اور
قانوناً ناجائز ہی۔

نواب۔ وجہ۔ اسکا کیا سبب۔

بیرسٹر۔ شوہر اسکا موجود ہی۔ آپ نکاح کرنے والے کون۔
ہان اسکے شوہر کو کچھ دے لے کے راضی کرو تو کیا مضایقہ
وہ فارغخطی لکھدے تو عقد مین لائیے اور کھلم کھلا گلچھرے
اڑائیے۔ کس می پرسد۔ مگر اسکے بغیر ہرگز ہرگز جرأت
نہ کیجیے گا ورنہ دھر لیے جائیے گا۔

آغا۔ ہان جی نکاح تو شرعاً ہو ہی نہین سکتا۔

چھٹن۔ یہ بڑی بری تخ ہی۔ یہان پر ہم بھی قائل ہو گئے
بیشک اسکا بیان موجود ہی۔

آغا۔ پھر بھلا شادی اور نکاح اور عقد یعنی چہ۔

نواب۔ ظاہر ہی۔ مگر ہمین اسکا بالکل خیال ہی نہین
رہا تھا۔ واقعی شرعاً اس قسم کا نکاح ہرگز جائز نہین
ہو سکتا۔

بیرسٹر - اب آپ ایک کام کیجیے - انکے میان کو کچھ دیکے اُس ملعون سے فارغخطی لکھوا لیجیے - بس پھر کوئی بھی کھٹکا نہ رہے - ع -

نے غم دزد نے غم کالا

چھٹن - اسکا بندوبست ہم کر دینگے -
نواب - بشرطیکہ وہ کم بخت مان لے -
چھٹن - آپ کی بھی کیا باتین ہین واللہ - میان یہ روپیہ عجب شے ہی - ع -

زر بسر فولاد نہی نرم شود

آغا - کیا فرق ہی - ستار عیوب اور قاضی الحاجات ہی -
نواب - اچھا تو یار چھٹن صاحب پھر بھائی کوئی بندوبست کرنا چاہیے - ایسا بندوبست کرو کہ فارغخطی وہ لکھدے بس - پھر ہم اور قمرن جان تمام عمر لطف کے ساتھ ہنسی خوشی بسر کرین -
چھٹن - بڑے خوش نصیب ہو یار - ایسی پری پیکر چھمیلہ ہر فرد بشر کو نصیب نہین ہو سکتی - اسکے لیے بڑا نصیبا چاہیے - ہمین تو واللہ رشک ہوتا ہی -
آغا - ایک انکے لیے بھی تجویز ہو نواب -
نواب - اچھا بھئی یہی شرط ہو جائے - یہ کدرا دودے سے فارغخطی لکھوا دین اور ہم انکے لیے ایک پری جیسم معشوق تجویز کرین -
چھٹن - قمرن ہی کی سی ہو -
نواب - ایسی ہو کہ دیکھے سے بھوک پیاس بند ہو جائے -
چھٹن - تو سلامت رہو میرے بانکے چھیلا نواب ع -

تو سلامت رہے ہزار برس

ہر برس کے ہون دن پچاس ہزار

بیرسٹر - مگر ایک بات میری سمجھ مین نہین آئی کہ قمرن کا میان کیا سو رہا ہی - یا اُسے سانپ سونگھ گیا - یا جورو سے استعفا لے لیا ہی - یہ سکوت اور خاموشی کیسی -
آغا - اب وہ کیا بولیگا - سُنہ بدا -
نواب - جی اور کیا - لکھا بدا بس -
بیرسٹر - جی - اس پھر دسے بھی نہ رہیے گا - وہ تو کہیے خیریت یہ ہی کہ قمرن کا کوئی رئیسون مین عاشق نہ تھا - ورنہ معاذاللہ تو یہ ہی بھلی ناکون دم کر دیتا -
چھٹن - بہت بڑا جرم ہی صاحب دل لگی ہی کچھ -
بیرسٹر - کسی کی بہو بیٹی کو بھگا لیجانا کیا دل لگی ہی - ابھی اسی دم تو سب کے سب گرفتار ہوتے ہین - مگر شکر ہی کہ اودھر سے کوئی منکتا ہی نہین - آپ کو چاہیے تھا کہ احتیاطاً دو ایک آدمی ایسے مقرر کر آتے جو اُسکے میان کے حالات لکھتا رہتا -
نواب - آپ لوگون نے تو اسوقت بہت ڈرا دیا - پھر اب شاید کدرا کسی رئیس کو جانتا ہو اور اُسکو لالچ دے کہ قمرن کو حضور کے سپرد کر دونگا - تو قمرن کی طمع سے انسان روپیہ بلٹانے پر بھی راضی ہو جائیگا - مگر چاہے جو ہو قمرن اب ہم سے نہین چھوٹ سکتی -
چھٹن - ہرگز نہ چھوڑنا - بھولے سے نہ چھوڑنا -
نواب - قمرن جان کے ساتھ ہی -
بیرسٹر - ایک کام کرو صاحب - بالفعل تم تو اپنے تئین بری کرنے کی فکر مین خالی خولی رہا کرو - اور قمرن جان کو ہمارے سپرد کر دو کہ ہم انکو منصوری کے پہاڑ پر لے جائین اور

دہان سے کوشش کرین کہ فارغخطی دیدیجائے - امانت
مین خیانت ہو تو جوتی کہیے گا -
نواب - (مسکرا کر) ہم تو چاہتے ہی تھے کہ آپ کے سے
بھلے مانس ملین تو ہم قمرن کو اُنکے سپرد کردین - اول تو
آپ جو ان آدمی خیانت کا خوف ہو ہی نہین سکتا پھر
مذہب کے پابند کیسے کچھ - نماز قضا ہی نہین ہوئی کبھی
اور اِس سے بہتر آدمی کہان ملیگا -
آغا - اور یہ بھی کیا خوب فرمایا ہی کہ اگر امانت مین خیانت
ہو تو جوتی کہیے گا - بس ہو گیا -
چھٹن - ہمین اِسپر ایک نقل یاد آئی - ایک صاحب نے
اپنے پڑوسی سے جو سید ھے سادے آدمی تھے کہا کہ
بھائی صاحب آپ کی بیوی ہم کو کسی قدر بد وضع معلوم
ہوتی ہین کیونکہ مین کئی دن سے دیکھتا ہون کہ وہ دن بھر
تاک جھانک کیا کرتی ہین اگر ہمارا کہا مانو تو ایک کام کرو
کہ اِنکو تو اطلاع نہ دو اور ہمکو اتنی اجازت دو کہ کوئی عورت
بھیجکر ہم سلام پیام شروع کرین اور جب وہ ہمارے ہان
آنے پر راضی ہو جائین تو ہم تمکو بُلوا کے اُنکو گرفتار کرا دین -
پڑوسی نے کہا بہتر ہی مگر اِسکا کیا ثبوت ہی کہ آپ ایمانداری کے
ساتھ کام کیجیے گا اور امانت مین خیانت نہ ہونے پائیگی - وہ
بولے بھئی جب خیانت ہو گی تب ہی شکایت کرنا - یہ سید ھے
سادے تو تھے جھٹ سے راضی ہو گئے مگر کچھ سوچ سمجھکر
بیوی سے بھی صاف صاف کہدیا اُسنے اِنکی عقل پر بہت
نفرین کی اور کہا تم بھی کتنے سید ھے ہو - یہ تو اُس سے
پوچھا ہوتا کہ جب امانت مین خیانت ہو گی تو پھر کہونگا کیا
اِسکے معنی کیا کہ امانت مین خیانت ہو تو جوتی کہنا - ویسی ہی

بات آپ نے بھی کہی -
بیرسٹر - اچھی بات اور صلاح دینا ہمارا کام تھا - ماننا نہ ماننا
آپ کے ہاتھ ہی -
نواب - (مسکرا کر) بندہ کمال شکرگزار ہوا کہ میری بلا آپ
اپنے سر لیے لیتے ہین - ایسے احباب صادق کہان ملینگے
تو پھر اب تیاری کرون -
آغا - (ہنسکر) ضرور تیاری کیجیے - اگر امانت مین خیانت
ہو جوتی کہیے گا - کیا بات کہی ہی -
جب ہوا کھا کر اور شورہ کرکے سب کوٹھی مین داخل ہوے
تو دیکھا قمرن اور ناز و بناؤ چناؤ کرکے اِنکی آمد کی منتظر
کھڑی ہین - نواب صاحب کو دیکھتے ہی قمرن نے مسکرا کر
کہا یہ آج اتنی دیر کہان رہے - رہے کن سوتنیا کے اور
کدر سیان آئے نہ سجھا ہور) قمرن اِس بات کی بصد شوق
منتظر تھی کہ نواب صاحب اب صاف اقرار کرلین کہ نکاح
ہو جائیگا اور کل پرسون تک مین نواب محمد عسکری صاحب کی
بیاہتا بیوی بنجاؤن اور اُنکی جائداد کی مالک اور وارث
شرعی قرار پاؤن اور اگر مجھسے کوئی لڑکا پیدا ہو تو وہ کل جائداد
منقولہ و غیر منقولہ کا وارث بن بیٹھے اور بعد وفات نواب صاحب
اِنکی بیگم صرف روٹی کپڑے کی مستحق ہون اور میرا لڑکا لکھ پتی
اور رئیس ہو جائے - اِن خیالات سے قمرن نے نواب صاحب
کو اپنی اداؤن اور لگاوٹ سے اور بھی زیادہ فریفتہ اور
شیفتہ کرنا شروع کیا تاکہ خوب ریجھین - فوراً اِنکے لیے
چاہ منگوائی اور بڑی محبت سے جسمین بناوٹ زیادہ تھی
پلائی اور اپنے ہاتھ سے گلوری کھلا کر برآمدے مین کرسی پر
بیٹھین اور اُنکو بھی بٹھایا اور گھُل گھُل کے باتین کرنے لگین

سچ بتانا نواب اسوقت اتنی دیر تک کہان رہے - ہمین تو کچھ دال مین کالا کالا نظر آتا ہی - کسی سے آنکھ لڑ گئی معلوم ہوتا ہی - اتنے مین مغلانی بی قمرن کی رضائی لیکر آئین -

مغلانی - ای رضائی اوڑھ لیجیے سرکار - اللہ نہ کرے جو کہین دور از حال سردی پیوست ہو جائیگی تو بہت تکلیف دیگی

نواب - یہ تمنے انکو کیا سکھا دیا بی مغلانی - کہتی ہین آج اتنی دیر تک کہان رہے - کسی سے آنکھ تو نہین لڑی ہی -

مغلانی - مین بیچاری بھلا انکو کیا سکھلاؤنگی - اس سن مین عورتین سائے سے بھی خار کھاتی ہین کہ کہین سایہ عورت بنکے ہمارے میان کو رجھا نہ لے - جوانی باؤلی اسی سے تو کہا ہی حضور -

ن - پوچھتی ہین کیا کسی سے آنکھ لڑی ہی -

م - ہان مجھسے بھی فرماتی تھین کہ موتی سے آنکھ لڑی ہوگی -

ن - موتی کے لیے لڑی کیا خوب -

م - بندگی - حضور قدر دان ہین -

راوی - مغلانی بہت تیز فقرہ کہ گئی - نواب صاحب ایک پاتر پر بہت ریجھے ہوے تھے - جسکا نام موتی تھا کم سن اور حسین اور نازک بدن معشوق - اور گو انھون نے قمرن اور مغلانی سے چھپایا تھا مگر آخرکار مہراج بلی کی بیوقوفی سے کھل ہی گیا - آج موقع پاکر مغلانی نے یہ طعنہ دیا - اور نواب صاحب نے کہ چالاک اور تیز فہم آدمی تھے مغلانی کی تعریف کرکے (کہ موتی کے لیے لڑی کا لفظ کیا خوب کہا ہی) بات ٹال دی - مگر اتنا سمجھکر کہ قمرن کو موتی کا حال معلوم ہوگیا ہی - جب بی مغلانی رضائی دے کر چلین تو نواب صاحب نے حکم دیا کہ ذرا نازو جان کو بھیجدینا -

نازو فوراً آئین اور یہ بھی ایک آرام کرسی پر متمکن ہوئین اور ان تینون مین یون باتین ہونے لگین -

قمرن - باجی جان اب کل پرسون سے ہمکو تمکو پردے مین رہنا پڑیگا - پردے کی بو باس نہ لینگے -

نازو - اور کیا اب بے پردہ رہتے ہین -

قمرن - نہین اب سوا انکے اور کسی کو منھ نہین دکھانا ہوگا - اب بڑی بڑی قیدین ہونگی -

نازو - جب سے انکے یہان آئے تب سے کہان باہر نکلے اور ہمکو اسکا شوق کبھی نہین ہی کہ مردون کو منھ دکھائین ایک دلگیر اور محکم گیر - اور پھر یہ بھی ہمین دعوی ہی کہ ہم کو جو مرد دیکھ لیگا وہ ہم پر لٹو ہو جائیگا - ایک جھلک ہماری دیکھ لیا چاہیے بس پھر برسون اسکے کلیجے پر سانپ لوٹین تو ہمارا ذمہ - جوانی پر تو گدھی بھی بھلی معلوم ہوتی ہی - نہ کہ ہم ایسی پریان -

قمرن - اپنے منھ آپ میان مٹھو -

نواب - ہماری تو راے یہ ہی کہ تم دونون کے ساتھ نکاح پڑھوا لین - کہان کا جھگڑا -

نازو - ہٹ بڑا بھو ٹھر ہی تو -

قمرن - ہی تو اچھا - بہنین کی بہنین اور سوت کی سوت مگر پھر باجی ہمسے لڑا کرینگی -

نازو - کیا بکتی ہو واہیات -

نواب - کہا مانو تم دونون کے ساتھ عقد ہو جائے تو بڑا لطف ہو - دونون بہنین ایک ساتھ رہین -

قمرن - ہم تو راضی ہین - منظور نہین کرلیتین باجی -

نازو - ہم کچھ تمھاری طرح پاگل تو ہین نہین -

قمرن - ای کیا حرج کیا ہی -

نازو - اچھا پہلے چھوٹی بہن کے ساتھ نکاح ہولے - پھر سمجھا جائیگا - دو بہنین بھی کہین سوت بنکے رہی ہین -

نواب - خیر یہ دل لگی تو ہو چکی اب یہ بتاؤ کہ کیا کرنا چاہیے وہ بات ہو کہ سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے -

نازو - مطلب یہ ہی کہ ہم چاہتے ہین کہ جسطرح ہمنے قمرن کو تمہارے سپرد کر دیا ہی اسیطرح تم بھی اب چپکے طور پر اسکو اپنی لونڈی سمجھکر اپنے ساتھ رکھو تمکو اللہ نے اتنا بڑا رئیس کیا ہی - اللہ اور دے تمہاری ریاست دیکھکر آپان نے بے عذر ساتھ کر دیا - نہین تو کوئی اپنی آنکھون کی پتلی نکال کے کسی کو دیدیتا ہی بھلا - ہزارون لاکھ بیس ہم ڈلون کے پیچھے گرد گھاتے تھے - جو مانگتے وہ دیدیتے مگر جب تمکو اچھی طرح جانچ پرتال لیا تو بے عذر ساتھ بھیجدیا مگر عورت کا کوئی اعتبار نہین اور پھر وہ عورت جو ابھی اچھی طرح جوان بھی نہوئی ہو - ابھی چودہ پندرہ برس کا سن ہو اُسکا کیا اعتبار ہی گو یہ ہماری بہن ہین تو کیا ہوا ہم تو اللہ لگتی کہینگے - ہمین ابھی اِنکا اعتبار نہین ہی -

قمرن - (تنک کر) کیا باجی جان کیا -

نازو - برا مانو بہن چاہے بھلا مانو -

ق - اور اپنا اعتبار ہی تمکو -

ن - ہمین اپنا اعتبار بھی نہین ہی - ابھی کوئی اٹھارہ اُنیس برس کا گبھرو ملے تو کیا عجب ہی کہ ہم بھاگ جائین بشرطیکہ چہرے پر ملاحیت ہو - وید ار ہو - پھر ہمین کوئی روک بھی سکے - جسنے ایک کو چھوڑا وہ ستر کریگی اور ستر چھوڑیگی - ہان جو نکاح ہو جائے تو پھر قمرن کہان جا سکتی ہین - پھر تو تمہارے بس مین ہو گئین اس سے ہمارے نزدیک نکاح ہی کرنا بہتر ہی نواب - آیندہ جو تمہاری راے ہو - ہم تمہارے بھلے کے لیے کہتے ہین - نہین تو ہمین کیا - ہمارے گاہک سیکڑون ہزارون موجود ہین - جہان جا کے کھڑے ہو جائینگے اچھے اچھے رئیس اپنی آنکھین بچھائینگے - جب تک ہماری جوانی اور یہ حسن باقی ہی عاشق اور رنگیلے جوان ہمارے غلامون کے غلام بنے رہینگے -

نواب - اسمین تو کوئی شک ہی نہین کر سکتا کہ تم دونون بہنین زاہد فریب ہو - تمہاری عالم فریبی مین جو شک کرے وہ کافر بلکہ اکفر - اور اسمین بھی شک نہین کہ تمہارے چاہنے والے بھی بہت سے پیدا ہو جائینگے مگر یہ بھی یاد رہے کہ یہان سے نکلین اور دو کوڑی کی وقعت ہو گئی -

نازو - ہاے اِسی سے تو کہتی ہون کہ وہ بات کرو کہ یکی پوری ہو جائے - پھر ہم جیسے جکڑ جائین -

نواب - بس پھر اِس سے بڑھکر نخچلی اور کیا ہو گی کہ دلہین تمہان لو کہ یہان سے بچ جائینگے - ہو گیا -

نازو - (چڑھائی ہوئی) ہو گیا - ہو گیا - ہو گیا خاک گیا ابھی تو قمرن اُس کبوتر کی سی ہی جو اُڑا کرتے ہین - جس ڈھابلی پر جی چاہا بیٹھ گئے اور جب نکاح ہو جائیگا تو جیسے پر کاٹ کے ڈربے مین بند کر دیا -

نواب - اسمین ایک بات ہی نازو جان -

نازو - وہ بھی کہ ڈالو حسرت کاہیکو باقی رہجائے -

نواب - نکاح تو نہین ہو سکتا -

نازو - یہ کاہے سے - میان بی بی راضی تو کیا کریگا قاضی -

نواب - جس عورت کا نکاح ہو چکا ہو اُسکا نکاح دوسرے

مرد کے ساتھ بے طلاق کے شرعاً ناجائز ہے۔ کدرا کم بخت کا
جوڑ در لگا ہوا ہے۔
قمرن۔ کیا ابھی تک جیتا ہے اللہ کرے جنازہ نکلے موے کا۔
نواب۔ آمین۔ کہین اُسکے مرنے کی خبر آئے تو ہم مسجد مین
گھی کے چراغ جلائین۔ خدا کرے کہین مرے کم بخت۔
نازو۔ یہ بات جو تمنے کہی یہ ہمارے ذہن مین آگئی نکاح
نہین ہو سکتا۔ کدرا کے جیتے جی نکاح نہ ہو سکیگا پھر
اب کیا صلاح ہے۔
نواب۔ کسی طرح اُس ملعون کو راہ پر لائین تو بڑا مطلب نکلے
کچھ روپیہ لیکے فارغخطی لکھدے تو بس یکسوئی حاصل
ہو جائے۔ پھر خوب گلچھرے اُڑین۔
نازو۔ پھر اُس کم بخت کو کہین لے دیکے راضی کرو۔
نواب۔ اب مقصد یہ ہے کہ کسی معتبر آدمی کو لکھنؤ بھیجین اور
اس کدرا سور کے بچے کو راضی کرکے فارغخطی لکھوا لین تو ہم
سمجھین کہ بڑے عذاب سے نجات پائی۔
نازو۔ وہان کا حال تو کچھ معلوم ہی نہین ہوتا کہ وہ کہہ کیا
رہا ہے۔ چھوڑ ہی بیٹھا کہ کسی منصوبے مین ہے یا مر گیا۔ کسی کو
لکھو تو۔ اپنے اُنکو لکھو کیا نام ہے نواب رونق جنگ بہادر کو
کہ کدرا اب کرتا کیا ہے اور کس پھیر مین ہے۔
قمرن۔ اُسکا تو تیجا بھی ہو گیا۔
نازو۔ اللہ کرے نہوا ہو تو اب ہو۔
نواب۔ دیکھو خبر آیا ہی چاہتی ہے۔
اس تقریر کے بعد نازو اور قمرن کسی بہانے سے اُٹھ گئین
اور نواب صاحب اور لوگون مین جا کے بیٹھے مغلانی سے نازو نے
جا کے کہا۔ بی مغلانی وہ تو معاملہ ہی اور کا اور ہو گیا۔
نواب تو بیچارے اب راضی ہین کہ نکاح ہو جائے مگر نکاح تو
ہو نہین سکتا۔ میان کی موجودگی مین نکاح کیونکر ہو سکتا ہے
اب صلاح یہ ہے کہ اُس موے کدرا کو کچھ دے دے کے اِس
بات پر راضی کرین کہ وہ فارغخطی لکھدے کہ ہم کو قمرن سے
کوئی واسطہ نہین ہے۔ جہان چاہے جائے اور جسکے پاس جی
چاہے رہے اور جو چاہے کرے ہمسے کچھ واسطہ نہین ہے
نہ یہ ہماری جورو اور نہ ہم اِسکے میان۔
مغلانی نے اِس بات سے اتفاق کر لیا۔ کہا ہان مین
خود دھوکا کھا گئی۔ اب بات میرے ذہن مین آئی۔ نکاح
کیونکر ابھی ہو سکتا ہے۔ فارغخطی ہی بہتر ہے)
قمرن۔ تم نہ لکھنؤ چلی جاؤ مغلانی اور اُس مونڈی کاٹے کو
سمجھا کے لکھوا دو۔ خرچ نواب صاحب کرینگے اور تم جا کے
اُسکو راہ پر لاؤ۔
مغلانی۔ مین تو اچھی طرح سے جانتی بھی نہین
ہون کہ وہ کون ہے مگر ہان نواب صاحب کہین تو کیا
مضائقہ ہے مگر آپ ذرا اُنکو موتی پاتر سے بچائے رہیے گا
مین کئی آدمیون سے سُن چکی ہون کہ جسدن یہان کے
سیٹھ جی کے ہان جلسہ تھا تو نواب صاحب اُس پر بہت
لوٹ تھے۔ رات بھر لٹو رہے۔ کوئی کہتا ہے کہ اُسکے ساتھ
اُسکے گھر گئے تھے اور صبح کو تڑکے فجر وہان سے آکے سیٹھ جی
کے گھر پہ بھیروین سُنی۔ اور کوئی کہتا ہے سو روپے مہینا مقرر
کر کے اُسکو نوکر رکھنے والے ہین۔ کیا جانے اِسمین جھوٹ ہے سچ
کیا ہے۔ مگر موتی کی شکل صورت ایسی ہے کہ نواب اُس پر لوٹ
ہو گئے ہون تو کیا تعجب ہے۔
نازو نے کہا دیکھو دریافت کیے لیتے ہین۔ نواب کو بلوا بھیجا

اور پردہ ہٹا کے دوسرے کمرے مین لے گئی جہان لمپ ابھی تک نہین جلا تھا اور بالکل اندھیرا پڑا تھا - نازو نے انکا ہاتھ پکڑکر کہا ہمارے سر پر ہاتھ رکھکر ایک بات کی قسم کھاؤ - نوابصاحب نے ہاتھ چھڑا کر نازو کو لپٹ کے بوسہ لیا اور کوچ پر بٹھاکر کہا لے اب مطلب بیان کرو -

نازو - تو یہ گال ہمارے کیا مفت کے پائے ہین - اب ہم فی بوسہ ایک اشرفی لگا دینگے بس جتنے بوسے چاہو لیا کرو -

نواب - اچھا یون ہی سہی منظور - ہان تم کیا کہتی تھین - کوئی نیا حکم آیا ہے کیا -

نازو - اب تمہاری شامتین آئی ہین - بڑا نواب کی دم بنا ہے قمرن خدمت کو موجود نہین جو باجانی کو مستعد - پھر اب یہ حرص کاہے کی ہے - جو تری تمہارے پاس موجود ہے ایک سواری کی گھوڑی دوسری کوتل -

نواب - کوئی ملعون ہی یہ پہیلی سمجھا ہوگا - مین تو پہلے ہی تاڑ گیا تھا کہ کوئی حکم آیا ہے -

نازو - رگا ہون پر آہستہ سے تھپڑ لگاکر کیا اڑان گھائیان بتاتا ہے - ہمسے بھی فقرہ بازی - کیون جی وہ موتی موتی کون ہے تمہاری -

نواب - یہ بات مین تو پہلے ہی سمجھا تھا - تم اسکو کیا کہتی ہو بیوقوف بڑی نادان ہو -

نازو - اور الٹا ہمین کو نادان بناتا ہے -

نواب - تم ہو پاگل - تمھین خبط ہو گیا ہے - پکا جنون بلکہ مالیخولیا - موتی ہندو ہم مسلمان - اس پہاڑ کی ریت رسم ہی سے تم ناواقف ہو - اگر یہان کی کوئی پاتر خالی بیٹھنے تک کو آئے تو ذات باہر کردیجائے - یہان بڑی چھوت مانی جاتی ہے - اگر یہان کا کوئی ہندو کسی مسلمان عورت کو نوکر رکھے تو کوئی اسکے ہاتھ کا پانی نہ پیے - اور جو کوئی پاتر مسلمان کی نوکری کرے تو برادری سے خارج ہو جائے - موتی بھلا ہماری نوکری کریگی - مگر تم کو تو لڑنے سے مطلب ہے - ذرا بات سن پائی اور ہم کیطرف سے لڑنے کو موجود -

نازو - اچھا ہمارے سر پر ہاتھ رکھو -

نواب - نازو کے سر کی قسم سچ کہتا ہون -

نازو - پھر یہ خبر کیون اتنی اڑ گئی -

نواب - اب لوگون کی زبان کو کوئی کیا کرے - مگر یہ ادھر کی ادھر ادھر کی ادھر لگاتا کون ہے ہم اسی حیرت مین ہین - یہ کون ذات شریف ہین - ہم تو لگا بتینگے -

نازو - تم ہمارے سر پر ہاتھ نہ رکھتے تو ہمین ہرگز یقین نہ آتا -

نواب - قمرن کو بھی معلوم ہو گیا ہے جاکے سمجھا دو جی - کیا کیا فقرہ باز لوگ ہین - موتی کے حسین ہونے مین شک نہین بڑی حسین عورت ہے - اور ابھی بہت کم سن ہے مگر ہم چاہین بھی تو وہ کب آسکتی ہے -

نازو - اچھا تو اب اگر تمہاری راے ہو تو بی مغلانی کو داروغہ یا ممن کے ساتھ لکھنؤ بھیجدو - وہ وہان جاکے گدڑا کو راہ پر لائین - انسے ٹھہر جکے اور کوئی اس کام کے قابل نہین ہے آج نہین تو کل یہ روانہ ہو جائین بس - دو چار روز مین فارخطی (فارغخطی) اس سے جاکے لکھوا لائین -

نواب - عورتون کی بھی کیا عقل ہوتی ہے - مغلانی بھلا ان باتون کو کیا جانے - اور فارغخطی کو کیا سہل سمجھی ہو کہ گئین اور لکھوا لائین -

نازو نے اِس تقریر کا حال مغلانی اور قمرن سے بیان کر دیا اور اُنھون نے اتفاق کر لیا۔

چہ میگوئیان

نواب ہلال رکاب مع زندہ دل احباب و اولی الالباب و مصاحبین و رفقا و مہوشان گل اندام و ماہ سیما کوہ فلک شکوہ نینی تال پر گلچھڑے اُڑاتے اور رنگ لیان مناتے تھے۔ سب سے زیادہ نازو اور قمرن کی چاندی تھی پہننے کو زربفت و اطلس کمخاب قاقم و دیبا پرنیان و حریر۔ نت نئی پوشاک۔ دن بھر مین اٹھارہ جوڑے بدلتی تھین۔ کبھی صندلی رنگ کا دوشالہ۔ کبھی جامہ وار کی رضائی۔ کبھی ریشمی لباس زیب بدن۔ کبھی سادگی مین پھبن۔ کبھی زیور گران بہا سے آراستہ۔ کبھی سیم بدن مسون کی وضع وہی شمی اور اسکرٹ اور گون۔ کبھی مردانہ لباس چست گھٹنا اور تین کمر توئی کا صراحی دار دگلا اور سنگے دار بانکی ٹوپی۔ پانون مین ٹاٹ بافی بوٹ۔ معلوم ہوتا تھا کوئی خوبرو امرد پیسو گیسو دھڑا ہی۔ کبھی بھاری ساری جہری لاگت اور تیاری کی زیب جسم مصفا الغرض انکے لیے چین ہی چین لکھا تھا۔ کھانے کو اعلے سے اعلے۔ لذیذ سے لذیذ اطعمۂ خوش ذائقہ روزنئی فرمایش ہوتی تھی۔ آج بی نازو جان صاحب کا جی چاہتا ہی کہ اناس کا پلاؤ کھائین۔ قمرن النسا نے پہاڑی مرغ کا قورمہ پکوایا ہی۔ بی مغلانی نے پر دل کا دلما سرکار کے لیے تیار کرایا ہی۔ آج قمرن شامی کباب کھائینگی۔ بی نازو جان کی خاطر سے بانس کی کوپل کا اچار اور نورتن چٹنی منگوائی گئی ہی۔ نینی تال کی جھیل مین مہاشیر مچھلی پکڑی جاتی ہی اور زمین مین دفنا کے بی قمرن کے لیے پکوائی جاتی ہی شراب مین اعلیٰ قسم کی اُنکے لیے پٹی پڑی تھین شامپین پانچ پانچ روپے بوتل اسپارکلنگ موزیل۔ اسٹل ہاک۔ آیا پانا۔ شیری۔ رابرٹسن پورٹ۔ کیور بسو۔ ہزار ہا روپے کی شراب ناب۔ اور اُسکا سامان سب بیش قیمت۔ ہر قسم کی شراب کے سفید سفید گلاس اور جام ارغوانی۔ سواری کے لیے گنگا جمنی ہوادار اور گھیال جنکے دیکھنے سے آنکھون کو خیرگی ہو۔ اور سواری نکلی با دبہاری جسطرف سے جگمگاتی ہوئی نکل گئی یہ معلوم ہوا کہ عطر روح پرور کے قرابے لنڈھائے گئے ہین۔ ہر ہفتے مین لکھنؤ سے عطر اور خوشبودار تیل پارسل پر آتا تھا اور انگریزی عطر بہاڑی خاص مارسن کمپنی کی کوٹھی سے لیا جاتا تھا۔ خدمت کے لیے سلیقہ شعار عورتون کی کمی نہ تھی۔ سب خوش پوش و خوبرو۔

الغرض نواب نامدار کی بدولت یہ دونون چین کرتی تھین اور شہزادیون کی طرح رہتی تھین۔ گھر کبھر کی مالک بنی ہوئی تھین جو جی چاہے خرچین جو چاہین کھائین جو چاہین پہنین۔ کھانے پینے کو شراب وکباب۔ پہننے کو اطلس و کمخاب۔ رہنے کو کوٹھی عالیشان لطافت بار۔ سواری کو سونے چاندی کے ہوادار۔ بغل گرمانے کو نواب محمد عسکری کا سا جوان طرحدار۔ ؎

عروسی کی شب کی حلاوت تھی حاصل
فرحناک تھی روح دل شادمان تھا
مشاہد جمال پری کی تھین آنکھین
مکان وصال اک طلسم مکان تھا
حضوری نگاہون کو دیدار سے تھی
کھلا تھا وہ پردہ کہ جو درمیان تھا
کیا تھا اُسے بوسہ بازی نے پیدا

	کمر کی طرح سے جو غائب وہان تھا
حقیقت دکھاتا تھا عشق مجازی	
	نہان جسکو سمجھے ہوے تھے عیان تھا

مگر افسوس کہ یہ سب سامان عشرت جلد درہم برہم ہونیوالا ہی جمعیت خاطر اور انبساط ونشاط کے عوض زلف کی سی پریشانی ہونیوالی ہی ایک ذات شریف نے لکھنؤ مین بیٹھے بیٹھے عجب گل کھلایا ہی۔ نواب محمد عسکری جو ان گلبدنونکو ساتھ لائے تو ان حضرت کے دلمین یہ بات کانٹے کی طرح کھٹکی۔ اور وہین سے وہ جوڑ توڑ کیے کہ الامان والحفیظ انکو اس عشرتکدۂ نینی تال مین یہ کیا معلوم تھا کہ وہان کیا ہنڈیا پک رہی ہی ع

مچھلی کو کیا خبر تھی کہ پانی مین شست ہی	

ایک روز حسب معمول نواب صاحب کے ہان انکے لائق فائق دوست حضرت لندنی علوم نفیسہ کی تعریف اور ہندوستانکی پست ہمتی اور ادبار کا دلچسپ ذکر کر رہے تھے اور سب حاضرین جلسہ ہمہ تن گوش ہوکر سن رہے تھے انھون نے کہا علم جرثقال سے جو ایک مفید اور فیض بخش علم ہی ہم لوگ اسقدر ناواقف ہین اور اسکی تحصیل اور ترقی کی طرف اس درجہ کم توجہی کرتے ہین کہ ایک ادنی سی کل بھی سمجھ مین نہین آتی۔ یہان کھونڈی شاعری اور تاریخ گوئی مین تمام عمر ضایع کر دیجاتی ہی۔ تدبیر خنجر ہین اور تحریر خنجر ہین اور پانی مین پتھر اور دانی مین پتھر۔ یہ پتھر ہماری عقل پر پڑے ہوے ہین۔ خط غبار مین قطعہ لکھنے پر مرتے ہین ہندونکے پنڈت اور مسلمانون کے مولوی فضول اور بیکار باتون مین تمام عمر ضائع کرتے ہین جس سے کوئی فائدہ دنیوی مستخرج نہین ہوسکتا عقبی کا حال خدا جانے۔ ای کاش ہمارے ملک کے شعرا اور تاریخ گو اور منطقی اور فقیہ اور کب اور نیاے شاستر کے علما امور مفید کی جانب بھی توجہ کرتے جرثقال وریاضی مین دستگاہ تامہ بہم پہونچاتے تو اُنکے ملک کو کیا کچھ فائدہ ہوتا۔ لکھنؤ کے اُس تیلی گھر کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ نہ ہندوستان کو منطق وفقہ اور شعراے گرانمایہ کی چندان ضرورت ہی نہ منطق اور فقہ اور نیاے اور ویاکرن جاننے والون کی زیادہ حاجت ہی۔ ہان اِس قسم کے لوگون کی البتہ ضرورت ہی بلکہ اشد ضرورت ہی جو کلون کے کام کو بخوبی سمجھین۔ اور اُنکو اِس ملک مین ترقی دین۔ وسیلہ رفاہ ہی تو یہ ہی اور ذریعۂ فلاح ہی تو یہ ہی اِس تیلی گھر کو جو مین نے لب آب گومتی دیکھا تو جی بہت ہی خوش ہوا۔ اگر لکھنؤ والے عقل کی آنکھین کھولکے دیکھین تو اِس کاغذ کی کل کو دل سے زیادہ عزیز رکھین۔ کبوتر بازی اور مرغ بازی اور بٹیر بازی اور پتنگ بازی اور اسی طرح کے اور امور فضول سے عشق ہی مگر اِس فیض رسان کل کیطرف سے غافل ہین۔ مگر وہان تو خیال ہی کہ لالہ خیالی رام نے ایک بیسوا کی مسجد کی تاریخ جو کہی تھی ؎

	بہر ابش سجدہ خاص و عام ست فلک گفتا کہ این بیت الحرام ست	

اِس سے ہماری تاریخ تیرہ ہو جاتی اور مسلمان ساکنین ہی جو ایک مصرع مین سہ مادۂ تاریخ نکالتے تھے اُس سے ہمارا کلام گوے سبقت لیجائے۔

اب رہی ہماری یونیورسٹیون کے بی اے اور ام اے کی لکچربازی اور مضمون نویسی وہ گورنمنٹ کے پولٹیکل امور پر اعتراض

جمانے اور نکتہ چینی کرنے سے فرصت نہیں پاتے وہ اس فکر میں کہ پارلیمنٹ کی ممبری پائیں دھوان دھار اسپیچیں دیکر نام نیک پیدا کریں - طویل و عریض آرٹکل لکھیں - اور گورنمنٹ کو خوب ہی آڑے ہاتھوں لیں -

پرانے فیشن کے ہندوستانی اور ہی دھن میں ہیں - اور ہی ادھیڑ بن میں ہیں - وہ یاجوج اور ماجوج اور سد سکندری اور جن اور پریون اور جبرونکی لنگلگیری کے بکھیڑ میں پڑے ہیں اور اگر ہندو ہوں تو کھانے پینے کے پرہیز کا خبط - دنیا بھر کے فعل بد کریں مگر کسی کے ساتھ کھایا اور گئے گذرے - اس جنون نے انکو کہیں کا نہیں رکھا انکے ہاں کے پنڈت بندۂ زر - لالچ کے پتلے - طمع کے ہاتھوں بکے ہوئے - اور زمانۂ حال کی ضرورتوں سے آنکھیں بند کیے ہوئے - منو جی نے یوں لکھا ہے - اور یاگ ولک کا یہ واکھ ہے - کوئی پوچھے یاگ ولک اور منو جی کے وقت کی باتیں اب کہاں چل سکتی ہیں - مگر وہ ابھی تک منو اور یاگ ولک کی واکھ کی گا رہے ہیں - دنیا میں جو نئی نئی ترقیاں ہو رہی ہیں انسے بالکل ناواقف -

افسوس تو اتنا ہے کہ اب بھی
ہیں گم شدۂ رہ ترقی

جلوے جو دکھا رہا ہے ادبار
اوہام غلط میں ہیں گرفتار

اب تک بھی جو برسر کجی ہیں
گو اپنے ہیں پھر بھی اجنبی ہیں

سچ یہ ہے کہ جب خدا ہی پھری ہے
پھر قوم کی انکو کیا پڑی ہے

گو قوم شکستہ حال ہو جائے
برباد ہو یا تمام ہو جائے

یا ورنہ کوئی نہ چارہ گر ہو
ہو خوار تو اور خوار تر ہو

ہر ایک کے دل پہ بار ہو کر
مٹ جائے ذلیل و خوار ہو کر

یہ سب ہو پر انکی ضد نہ جائے
حق بات کبھی نہ دل میں آئے

گو قوم پہ لاکھ آفتیں آئیں
ممکن ہے کہ یہ ذرا بدل جائیں

جاتے نہیں وہم باطل انکے
پتھر سے بنائے ہیں ارا انکے

اٹھتے جو نہ کچھ خیال ہوتے
کیوں آج شکستہ حال ہوتے

اے مدعیان حب اسلام
پھر دل میں تو اب کرو نہ آرام

دعوے ہیں تو کچھ ہنر دکھاؤ
ہمت کے قدم ذرا بڑھاؤ

پروفیسر محمد شبلی نعمانی کا یہ کلام بالکل حسب حال اہل اسلام ہے مگر گو اب اہل ہنود و اہل اسلام دونوں کی حالت دگرگوں ہے مگر زعم اور دعوی وہی ہیں کہ ہمچو من دیگرے نیست - پدرم سلطان بود - ہم ایسے اور ہم ایسے - تمام عالم کے علوم کے عالم - ساری خدائی کی صناعیوں کے موجد - تہذیب میں دنیا بھر کی قوموں کے کان کاٹنے والے - ع -

ہر فن میں ہیں استاد ہمیں کیا نہیں آتا

اس دعوی اور پدرم سلطان بود کے خیال نے ہمکو کہیں کا نہ رکھا - ایسا ڈبویا کہ تھلبیڑا ہی نہیں ملتا - ابھرنا معلوم لیکن دسہرے اور محرم میں جوتی بیزار کو موجود - ہندو مسلمان میں جانی دشمنی - سنی شیعہ کٹے مرتے ہیں - الغرض ادبار کی جتنی باتیں ہیں وہ سب ہماری گھٹی میں پڑی ہیں اور اقبال کے جسقدر افعال ہیں ان سب سے ہمیں کلی نفرت اور قطعی عداوت ہے - پھر فرمایئے ہم کیونکر ترقی کر سکتے ہیں -

ادراک حال ما نگہ می توان نمود
حرفے ز حال خویش بسیما نوشتہ ایم

کجا بود منزل کجا تاختیم - جوش طبع کے سبب سے اسقدر بہک گیا حق یوں ہے کہ اس کاغذ کی کل سے جو لکھنؤ میں چل رہی ہے بڑے بڑے فائدے مقصود ہیں مگر اہل لکھنؤ جستجو بنانے کا ہم پہ

نہین لیتے - اس گفتگو مین بی قمرن جان مخل ہوئین آسکے
نواب صاحب سے کہا نواب ایک جوہری آیا ہی - ہمین کچھ
جواہرات نہین خرید دیتے - نواب صاحب مع حوالی موالی کے
ڈرائنگ روم مین گئے مگر جوہری ٹراگران فروش تھا سودا نہ بنا
صرف ایک انگوٹھی انھون نے قمرن کو خرید دی اور جوہری
رخصتی ہوکے رخصت ہوا مگر نواب صاحب کے دربار مین جواہرات
کا ذکر شروع ہو گیا -

اختر - حضور سنتے تو جو جواہرات نواب ناظم بنگالہ کے دربار مین
دیکھا واللہ دیدہ ہی نہ شنیدہ ہی - دریاے نور نام کا ایک ہیرا
دیکھنے مین آیا کہ پھڑک گیا بس - یہ کوہ نور کا جواب ہی -
اسکے اردگرد ہیرے جڑے ہین - کوہ طور پر پتھر پڑے ہین
اس فن کے مبصر صراف جوہر شناس کہتے ہین کہ ہیرے کی
اتنی بڑی قطبی دیکھی نہ سنی - نہایت ہی شفاف -

مسخرہ - نواب ناظم مرشد آباد کے ہان کا ایک مالا ہمنے بھی
دیکھا ہی ہیرے اور پنے کا مالا - تھی مادر زاد کی آنکھون کا
اُجالا - اسکے اُستاد کاریگر نے ہیرا بالکل موتی کی قطع پر تراشا ہی
اور اپنے فن مین کوس لمن الملک بجایا ہی -

مہراج - واہ میان فخر الدولہ میرزا حبیب علی بیگ مرزا رنگیلے

مسخرہ - جواہر خانہ شاہی کی ہر الماری گوہر پیوہ تھی - کیا
زمرد جواہر تھی - موتی درخشان تابدار - لولوے شاہوار -

اختر - اور خدا نے ایک گلوبند مرصع مین کمال کیا ہی کہ سونا
نہین دیا ہی - یاقوت کو تراش کر چھوٹے چھوٹے سوراخون
مین تار سے بندش کی ہی اور داد کمال دی ہی -

نازو - ہم نے اس موے بے ایمان سے کہا تھا کہ ہیرے کی
دو تا اب انگوٹھیان ہمکو دینگے - آج تک دیتے ہی ہین

مہراج - کہدیا سمجھا دیا کہ -

نازو - اپنا سر کہدیا ہی - موا جھوٹا - اُٹھائی گیرا - سارے
زمانے کا جھوٹ بولنے والا - یہ دونگا وہ دونگا - لینا ایک
نہ دینا دو - وعدے بڑے بڑے لمبے چوڑے کرنے جانتا ہی -

اختر - کنجوسی کا بس اسپر خاتمہ ہی -

نازو - کنجوسی نہین کمینہ ہی موا -

چھٹن - اُسدن جب ہم لوگون کی دعوت کی تھی تب اُنکی
کیفیت دیکھنا کوئی اور بیوی سے گلخپ جو ہوئی وہ سننے کے
قابل تھی - بڑا مزا آتا تھا - کھانا تو یہ ہی بھلی -

مہراج - کیا حرامزادے لوگ ہین - کھائین بھی اور غرائین
بھی ایسون کو کھلانا بھی پاجی پن ہی -

ممن - اور کچھی مصالحہ کا نام بھی نہ تھا -

نازو - ایسا جھوٹا دیکھا نہ سنا -

مہراج - اچھا جان من - زمرد کے دو بازو تمھاری نذر
کرینگے - تم بھی کیا یاد کروگی کہ ہان کسی رئیس سے ملاقات
ہوئی تھی -

نازو - (جھلا کر) اللہ جانتا ہی جو اس وضع کی فقرہ بازی
کی تو تو جانیگا - تیری بات کا اعتبار کسکو ہی - کچھ ہیرے
کی انگوٹھیان دین - کچھ کرن پھول بنا دیے اب بازو
دینے کا وعدہ ہی - جھوٹا بے ایمان -

مہراج - اچھا پھر دیکھ ہی لوگی -

نازو - (گالون پر دستر لگا کر) مونڈی کاٹا !

مسخرہ - آواز کم ہوئی - تڑاقا ہوا -

مہراج - ادھر آؤ تو مین تڑاقے کی آواز سنا دون -

مسخرہ - تو آپ میری نازو جان ہین -

نواب - یار منہہ کی کہاتے ہو اُستاد -
اختر - اسوقت تو منشی مہراج بلی پر چھا گئی واللہ -
ممن - حضور وہ بھی جواب دینگے -
نازو - گھر کی کھیتی اور باسی ساگ -
مہراج - دون پھر جواب -
نازو - اپنی ٹبر جیبا کا سہرا ہا -
مسخرہ - اِنکی بیوی تو ٹبر جیبا ضرور ہی ہوگی -
نازو - ارے اُنکی نگھائیو مین چلکے ذری اپنی جورو تو دکھاؤ
چوڑیان پہنانے کے بہانے بلانا -
مہراج - واہ جیسین جوتا ہی چلنے لگے -
نازو - ہوگی کوئی گھر کنجی سی - کالی کلوٹی - جیسے اُلٹا توا
کیسی ہی کیسی - گوری ہی کالی -
چھٹن - لکھنؤ مین تو یہ کہتے تھے کہ صورت بالکل گوری
ساتھن کی سی ہی - اسکو چھپاؤ اُسکو نکالو - اُسکو چھپاؤ
اسکو نکالو - بالکل ایک سی صورت ہی -
نازو - قہقہہ لگا کر ہان کہا ہوگا - اِس سے کوئی تعجب
نہین ہی - کیون رے مہراج بلیا - کہا تھا تو نے -
نواب - اچھا نازو جان تم اِنسے اِتنا پوچھو کہ انکی بیوی کی
چال کس قطع کی ہی - بس اور کچھ نہ پوچھو -
مہراج - اچھا تو اِسمین عیب کیا ہی - ہان ہمنے تو کہا تھا کہ
ہماری بیوی کی چال اور طرز خرام بعینہ ایسی ہی جیسے اُس
چھوکری کی چال ہی جو چھتر منزل کی کچہری مین چھتے اور پلین
پھر پھر کر ہلاتی ہی -
نازو - نازو نے قہقہہ لگا کر نصیبا کو کہتا ہی -
نواب - اُسکا نام نصیبا ہی -

نازو - ہان - ہمارے ہی وہان تو رہتی ہی -
آغا - کیا اچھی مثال دی ہی -
نازو - ہم کہتے ہین اِسکی جورو اُسنے تو کیا اپنے دل مین کہے
چھٹن - خوب جھنپاتے انکو -
آغا - مگر انکی باتون سے خوش تو بہت ہوتی ہوگی -
چھٹن - واہ - کیون نہین - مسخر الدولہ سے تو پوچھو لو نہ -
آغا - ارے ہان خوب یاد آیا -
اُنکا کہنا تھا کہ مہراج بلی سچ پا ہوے اور لگے گالیان دینے
تو بلدی نول - کاہے واسطے ہمکو چھیڑنے مانگتا - بدمعاش
بر شما قہر باری و برق بر خرمن دل تو افگندن کردہ خرمن
نہ کو رنا کہ از دل عبارت بود بسوزاند - و از لباس جسمانی شما
تار تار شدہ رود کہ فصحا شیراز گفتہ اند کہ رباعی -

ای زبردست زیردست آزار
گرم تا کے بماند این بازار
بچہ کار آیدت جہانداری
مردنت بہ کہ مردم آزاری

مرنا تیرا اچھا زیادہ کہ آدمی کا ستانے والا ہی تو -
نازو نے نوابصاحب سے بہت اصرار کیا کہ اِس تقریر کا منشا
ہماری سمجھ مین نہین آیا - کیا انکی بیوی کو مسخرے نے دیکھا ہی
یہ اِسقدر چھپیا اور چھپا لیا کیون ہی - نوابصاحب وجہ بیان
کرنے کو تھے کہ مہراج بلی آگ ہو گئے اور جھلا کر اٹھ کھڑے ہوے
نواب - اچھا بیٹھو بیٹھو - نہ کہونگا واللہ نہ کہونگا -
چھٹن - کبھی دق نکرو بیچارے کو -
آغا - مفتی ماضی - بڑا مزا دہ ہوا -
مسخرہ - ہم تو اپنے منہہ سے کچھ کہتے بھی نہین -
آغا - خواہ مخواہ دق کرنا ہمین نہین اچھا
معلوم ہوتا -

ہوا جو کچھ سو ہوا بس گذشتہ را صلواۃ	کہان تلک کوئی رویا کرے گلہ دل کا

نازو - تم لوگ ہمارے میان کو دق کرتے ہو جی -
مہراج - خدا کی قسم مین یہان سے چلا جاؤنگا ورنہ یہ مسخرہ مردک میرے ہاتھ سے ایک دن پٹیگا - ع

ہے سانپ کے منہ مین انگلی دینی

مسخرہ - کیا برجستہ مصرع پڑھدیا ہی -
آغا - بالکل چسپان اور موزون ہی - گلزار نسیم کا مصرع ہی اور مصرع برجستہ وہی ہی - جسکو مصرع تلا کہتے ہین -
نازو - تو ہمکو دکھا دوگے - اپنی گھربسی ہمکو بھی دکھادو کچھ مرد تو ہون نہین کہ ڈروگے کہ لے بھاگون یا بے عزت کرڈالون -
مہراج - وہ اس فشن کی ہین ہی نہین -
آغا - عمر کیا ہوگی -
مہراج - (سادگی کے ساتھ) ہماری ہی عمر ہو گی -
مسخرہ - پلوٹی کا کون ہی -
مہراج - کیا واہی سا معلوم ہوتا ہی کچھ پاگل -

بم کا گولا

پھر دوڑے ہاتھ جیب و گریبان کو ہو نوید
پھر نکلے پاؤن خار مغیلان کو ہو نوید
کہسار کو خوشی ہو بیابان کو ہو نوید
پاکوبیون کو مژدہ ہو زندانیون کو ہو نوید
پھر ہین جنون کی سلسلہ جنبانیون مین ہم

نواب صاحب اس فکر مین تھے کہ نازو اور قمرن کو کسی ایسی کامل فن رقاصہ ولایت زا سے انگریزی ناچ سکھائین جو کہ میمون کیطرح تھرکنا اور کولھا مٹکانا اور کمر کا ہلانا بتائین مگر یہ خبر ہی نہ تھی کہ تھوڑی دیر مین خود لگنی کا ناچ ناچینگے چھٹن صاحب بہادر کو شوق چرایا کہ ہارمونیم بجانا خود بھی سیکھین اور نازو جان کو بھی سکھائین - مگر یہ علم ہی نہ تھا کہ گھڑی دو مین قریبا باجیگی نشی مہراج بلی مچھلی کے شکار کا سامان خریدنے والے تھے - ع

مچھلی کو کیا خبر تھی کہ پانی مین شست ہی

اسی طرح سب اپنی اپنی طبیعت کے موافق کسی نہ کسی دھن اور ادھیڑ بن مین تھے - سب خوش و مسرور غم و الم کافور رنج و تشویش منزلون دور کہ یکایک گلستان طرب پر ابر غم چھایا اور برق ستم نے خرمن عیش کو خاکستر بنایا - اور نواب مدار ان اشعار حسرت بار کے مصداق بنے - ؎

آزاد مثل سرو تھے بستانون مین ہم
افتادہ شکل خار بیابانون مین ہم
وارستہ ہوکے پھنس گئے نادانیون مین ہم
یا غنچہ چمن و خان ہین پریشانیون مین ہم
یارب ہین کسکی زلف کے زندانیون مین ہم

یعنی ایک روز نواب نامدار معشوقہ گلعذار عروس غنچہ دہان نازو جان سے خلوت مین خواستگار بوس و کنار تھے اور وہ عروس آتش چشم و دلارام رم کی لیتی تھی - انکا فرط شوق سے ہاتھ بڑھانا اور اسکا پھرتی کے ساتھ بدن چرانا - انکی آتشین آہ اور اسکی حیا و پھرتی نگاہ - انکا ہاتھ جوڑکر کہنا کہ ایک بوسے کو نہ ترساؤ - اسکا جواب دینا کہ منہ دھو آؤ - ادھر نیاز و التجا - ادھر شوخی و دست درازی - ادھر نہین نہین آہا آزار و آزردگی - ادھر یہ خواہش کہ ایک بوسے کے عوض دینار و درہم لو - ادھر یہ لجاجت کہ ٹھہرو ذری

چھری کے تلے دم ہو - انکا بیقرار ہوکر بگڑنا - اسکا جوبن پر اکڑنا
یہ نرگس چشم فتان کے نیچور - وہ حسن خداداد پر مخمور ادھر
جوش جنون کی جولانی - ادھر بحر شباب و جوانی - الغرض
عاشق و معشوق مصروف ناز و نیاز تھے - در عشرت باز تھے
کہ دفعتہً خدمتگار سلیقہ شعار نے پردۂ زرنگار کے باہر سے
با ادب آواز دی (حضور محمد جعفر صاحب لکھنؤ سے آئے ہین
اور آپ کے ساڑھو کا خط لائے ہین) (حیرت ہوئی کہ محمد جعفر
کیون آئے ہین اور یہ خط کیسا لائے ہین) - نازو کے گال پر
ہاتھ پھیر کر باہر نکل آئے - محمد جعفر نے جھک کر آداب عرض
کیا - انھون نے جواب دیا اور پوچھا خیر باشد - تم یہان کہان
کہا پیر و مرشد ذرا دم لے لون تو سب حال عرض کرون
مگر تخلیے مین کہنے کی بات ہے - اس جواب سے انکی پریشانی
اور دوچند ہوئی کہ خدا خیر کرے - اسی مقام پر فرش پر
بیٹھ گئے - محمد جعفر کا نام سنکر اور سب صاحب بھی جمع
ہوگئے - آغا صاحب نے پوچھا کیونکر آنا ہوا بھئی - مہراجبلی
نے بوکھلاہٹ کے ساتھ کہا اتنا بتا دو کہ خیریت تو ہے
اس سوال کا جواب سننے کا ہر فرد بشر ہمہ تن گوش تھا
کہ محمد جعفر نے افسردگی کے ساتھ آہستہ سے کہا خط سے
معلوم ہو جائیگا - ابھی تک تو خیریت ہی ہے مگر خیر نظر نہین آتی
شر کی صورت پیدا ہوگئی) یہ کلمہ ملال انگیز سنکر سب کے منہ پر
ہوائیان چھوٹنے لگین - چہرون کا رنگ فق ہوگیا - یا خدا
خیر کیجیو - اللہ بری گھڑی سے بچائے - یہ کلمات دعائیہ
سب کے ورد زبان تھے - مگر ہوش پران تھے -

محمد جعفر نے خط اپنے بیگ سے نکالکر نواب محمد عسکری صاحب
کو دیا - انھون نے پھاٹک پر آدمی بٹھایا کہ بے اطلاع کوئی
نہ آنے پائے اور نواب رونق جنگ بہادر کا خط سربمہر کھولا
اور سب کو پڑھکر سنایا -

برادر والا تبار سلامت - محمد جعفر کو تمھارے پاس مع اس
خط کے روانہ کرتا ہون - اور خدا سے دعا مانگ رہا ہون
کہ ریل ملجائے کیونکہ وقت تنگ اور بندہ مارے پریشانی کے
حیران و دنگ ہے - یہان ایک نیا گل کھلا ہے - قمرن کے میان
اس قادر کم بخت نے تھانے مین رپورٹ لکھائی ہے کہ نواب
محمد عسکری باغوا آغا محمد اطہر و منشی مہراج بلی و اختر زمن
شخص کی منکوحہ عورت کو لے اڑے - پہلے کچھ دن لکھنؤ مین
اسکو رکھا اور بعدازان بخوف تشہیر وہ سب لوگ پہاڑ پر
بھگا لے گئے ہین اور نینی تال مین مقیم ہین - مجھے منشی مہراجبلی
کے ہمقوم بجرنگ بلی نے جو محرر تھانہ ہین اسوقت آکے بیان
کیا تو ہوش اڑ گئے - سنا کہ کوئی رئیس درپئے آزار ہے اور
اسی نے کدرا کو تیار کیا ہے اور روپیہ بھی خرچتا ہے - بجرنگ بلی
بھلا مانس آدمی ہے اسنے کدرا کو بہت سمجھایا مگر تھانہ دار
جو طرف ثانی سے گانٹھا ہوا تھا بجرنگ بلی کو مجبور کیا بحکم حاکم
مرگ مفاجات بیچارے کو طوعًا و کرہًا لکھنا پڑا -

منشی مہراجبلی اور آغا محمد اطہر کی ضمانت اس سبب سے
درج رجسٹر کرائی گئی ہے کہ انکو ہم بطریق گواہ نہ پیش کرسکو
بجرنگ بلی نے یہ بھی کہا کہ اس جرم سنگین مین سات برس کی
قید سخت ہے بھائی صاحب یہان ہم سب کے ہوش اڑے ہوے
ہین مگر خدا کارساز و بندہ نواز ہے - اسکی کریمی پر بڑا بھروسا ہے
وہان اپنے معتبر احباب اور وکیلون سے مشورہ لو اور اگر
مناسب ہو تو قمرن اور نازو کو کہین چھپا دو - مجھے اسقدر
وقت نہین ملا کہ دوستون اور وکیلون سے مشورہ کرتا

لکھ بہت جلد مفصل خط لکھونگا - آپ وہان کیل کانٹے سے لیس ہردم ہوشیار رہیے - بجرنگ بلی کی صلاح ہی کہ اگر مسماۃ کا کسی اور شہر مین بھیجنا ممکن ہو تو انکو روپوش کر دیجیے اور خود اُنسے علیحدہ رہیے کیونکہ یہان سے کوئی سب انسپکٹر اسکی تحقیقات کے لیے ضرور روانہ ہوگا - اور وہ آپکے مکان پر قمرن کی تلاش مین ضرور پہونچیگا - بہت ہوشیار رہیے اور سب سے بڑھکر یہ ہوشیاری ہی کہ وہ دونون الگ رہین تاکہ اگر پولیس والے انکو ڈھونڈھ بھی نکالین تو ہم پر تو آنچ نہ آنے پائے مین محمد جعفر کو روانہ کر کے ابھی ابھی سوار ہوتا ہون - اور ٹوہ لیتا ہون - کہ یہ کون ذات شریف گدڑا کو اُبھار رہے ہین - شاید قمرن یا ناز دکے کوئی چاہنے والے ہون کیونکہ ان دونون ستم کوش کافر کیش نوجوانون کا حُسن آشوب دوران اور بلاے جان ہی - مین پہلے ہی سمجھا تھا کہ ع -

پارہ خواہد شد ازین دست گریبانے چند

ہر بات مین کافر کی اک آن نکلتی ہی

وان آن نکلتی ہی یان جان نکلتی ہی

سو حسن اُبلتے ہین سو ناز برستے ہین

ای صل علی تجھ مین کیا شان نکلتی ہی

دلبر مین ادائین بھی دلکش ہین جفائین کتنی

اک آن ستمگر مین ہر آن نکلتی ہی

ہے طرح چبھی جی مین ای داغ بانک اُسکی

یہ پھانس کوئی دل سے نادان نکلتی ہی

یہ موقع شعر شاعری کا نہ تھا مگر اسوقت اُن دونون کی کافر صورتین یاد آگئین دوسرے ایسے موقعون پر گھبرانا اور انتہا سے زیادہ پریشان ہونا ٹھیک نہین ہی - تدبیر سے کام لینا چاہیے - تار کے ذریعہ سے خبر برابر بھیجتا رہونگا مگر اشارے لکھونگا - جس تار مین میرا نام ہو اُسکو اچھی خبر سمجھنا اور حسین شوکت کا فرضی نام ہو اُسکو خبر بد سمجھنا -

آغا صاحب اور ہمارے دوست مہراج بلی کو کہنا کہ گھبرائین نہین - چھٹن صاحب خوب بچ گئے - خوش قسمت آدمی ہین -

خاکسار نواب رونق جنگ از لکھنو مورخہ -

یہ خط پڑھتے ہی نواب صاحب کے ہاتھ پانون پھول گئے خرمستیان سب بھول گئے - مہراج بلی کا جسم تھرتھر کانپنے لگا آغا محمد اطہر کا چہرہ زرد ہوگیا - چھٹن صاحب سکتے کے عالم مین - اختر مثل تصویر خاموش بیٹھے افسردہ دل - ممن کے ہاتھ پانون سرد ہوگئے - جملو نے آہستہ آہستہ کچھ دعا پڑھنی شروع کی گھر بھر مین ماتم - نازو اور مغلانی پردے کے پاس سے خط کا مضمون سن رہی تھین - گو مغلانی نے لاکھ لاکھ سمجھایا کہ قمرن سے ابھی نہ کہیے مگر نازو نے کہ خود ناکردہ کار تھی سب رو رو کر کہہ سنایا معشوقہ نسرین بدن بی قمرن نے جو یہ خبر وحشت اثر سُنی تو معاً چہرہ زرد ہوگیا - دل سرد ہوگیا - رنگ رو باختہ رخسار رعنا کی وہ رعنائی نہ رہی - عشوے مین وہ کج ادائی نہ رہی اور ایک منٹ بھی نہ گذرنے پایا تھا کہ غشی کی حالت طاری ہوگئی - فوراً لخلخہ منگوایا اور سنگھایا گیا جب ہوش آیا تو ہاتھ پانون یخ کے سے سرد - تھوڑی ہی دیر مین لرزہ آگیا پلنگ پر لٹایا - لحاف اُڑھایا - اُسپر رضائی ڈالی - اُسپر دوشالہ اُسپر طوس - مگر بارے سردی کے اسطرح کانپ رہی تھی جیسے کسی شخص کو برفستان مین ایسے وقت برہنہ کر کے چھوڑ دو جب ہوا سے سرد زور زور چلتی ہو - مغلانی پلنگ پر ایک

جانب بیٹھی ادھر دوسری جانب نازو بیچاری سسکنے کے
عالم مین کھڑی تھی اس خیال مین محو اور غرق کہ یا اللہ اب کیا ہوگا نا ہی
ہم مشکین کسی جائینگی - جہان نہ ہوگا - وہان چکی پیسنی پڑیگی -
مرد بھی بہت سے ہونگے - بیحرمتی کرینگے - بے آبرو کرینگے - اور
جب قید سے چھوٹ کے آئینگے تو جدھر جائینگے اُدھر انگلیان
اُٹھینگی کہ یہ وہی ہین جو قید خانے مین تھین - میان
کو چھوڑکے بھاگ گئی تھین - کوئی کہیگا موئی بیسوائین ہین
نوج ایسی کسی کی بہو بیٹی ہو - کوئی پاس کھڑا ہونے دیگا
رئیسون کے ہان جانے نہ پائینگے - بڑا فضیحتا ہوگا - ذلت
رسوائی ہوگی - اس سے تو اگر زمین پھٹ جائے اور ہم
اُسمین دھنس جائین تو ہم خوش ہمارا خدا خوش کسی کو اب ہم
کیا منھ دکھائینگے - یا اللہ پہاڑ ہم پر پھٹ پڑے اور ہم اسکے
تلے کچل جائین - اب نہ ہم کسی کو دیکھین اور نہ کوئی اور
ہمکو دیکھ سکے وہ بڑی بری گھڑی تھی جب ہماری بدبختی
ہمکو یہان لائی - اس کدرا موہڑی کاٹے پر آسمان بھی
نہین پھٹ پڑا اُسکو بیٹھے نے بھی چٹ نہ کیا - اس موے
کا جنازہ نکلے تو کیسی عید ہوجائے -

ان خیالات جگر خراش مین جن سے انسان کا سینہ پاش
پاش ہوجاتا ہی نازو بیچاری جسنے کبھی پیشتر کوئی ایسا صدمہ
نہین اُٹھایا تھا اسقدر غرق اور محو تھی کہ قمرن کی بیماری
اور تیمارداری سے بالکل غافل ہوگئی تھی مغلانی کہ پختہ مغز
اور تجربہ کار عورت تھی نشیب و فراز زمانہ دیدہ سرد و گرم جہان
چشیدہ وہ ادھر قمرن کی تسلی بھی کرتی جاتی تھی اور اُدھر نازو
کی حالت زار اور از خود رفتگی و انتشار سے بھی غافل
نہ تھی جب اسنے دیکھا کہ نازو خیالات پریشان مین غرق ہے

تو زور سے کہا آہا حضور ادھر آئیے - بہن کو ذری تشفی دیجیے
سمجھائیے - خدا کو یاد کیجیے وہی گاڑھے وقت کام آتا ہی
ذرا دل کو مضبوط رکھیے - نہین تو سب کے ہاتھ پانون بھول
جائینگے - اور ابھی دور از حال مصیبت کا سامنا ہوگا) نازو نے
جو قمرن کی یہ حالت دیکھی تو اس خیال پریشان سے گویا چونک پڑی
نواب صاحب ادھر تو اپنی ذلت کے خیال سے پریشان حال
تھے اُدھر قمرن کی سخت بیماری اور انتشار طبیعت اور جوڑی
اور تمام جسم کی کپکپی دیکھکر اور بھی سراسیمگی کی حالت مین تھے
کبھی قمرن کی تشفی کرتے تھے کبھی مغلانی کی خوشامد کرتے مغلانی
ہماری مدد کا یہی وقت ہی - کبھی آبدیدہ ہوجاتے تھے کبھی
نازو کی طرف نظر حسرت ڈالکر ٹھنڈی سانسین بھرتے اور وہ
انکو دیکھکر آٹھ آٹھ آنسو روتی تھی - مصاحب سب بدحواس
سراسیمہ - آقا کی پریشانی سے خود سخت پریشان تھے - اور
دست بدعا کہ جناب باری سرکار پر رحم کرے اور یہ بری گھڑی
پھر خدا نہ دکھائے اسوقت ہم لوگون کے دلون پر جو گذرتی
ہے اُسکا حال خدا ہی جانتا ہی - ع -

دُکھ پوچھو نہین کہ بانٹ لیجے

خدا مسبب الاسباب ہی

مصاحب بھی گو خود بدحواس تھے کہ نازو کے پھیر مین ہم بھی
دھر لیے جائینگے اور تمام عمر کی کمائی اور باپ دادا کی جمع
اس مقدمے مین اہلکارات اور وکیلون اور پولیس والونکی
نذر ہوگی مگر نواب صاحب اور کل اہل جلسہ کی بدحواسی اور
سراسیمگی دیکھکر اُنھون نے خدمتگار بھیجکر بیرسٹر کو بلوایا -
اُنکو سب سے زیادہ یہ خیال تھا کہ بدبہ خرچ کرنا پڑیگا - جتنی
جائے مگر دھری نجائے سب سے زیادہ افسوس اسی کا تھا

کہ سرمایۂ اندوختہ سے ایک رقم نکلجا ئیگی - ایک دفعہ سوچے
کہ روپوش ہو جاؤ اور کل جائداد اپنی بیوی کے نام لکھدو
اور جب بلا دور ہو جائے تو پھر نازو جان کو بلا لو - اور مزے سے
رہو - اور لوگ تو سب اپنے اپنے خیالات مین غرق تھے کہ
خدا نواب صاحب کی عزت بچائے - بیگم صاحب کی آبرو پر
نہ آنے پائے - ہم سب قید سے بچین - کہین یہ مصیبت دور
ہو - مگر منشی معراج علی صاحب اسی فکر مین تھے کہ کسی ترکیب
سے روپیہ بچے -

اِن سب کی اِس حالت بدحواسی مین بیرسٹر صاحب بھی
تشریف لائے خدمتگار نے فوراً عرض کیا (خداوندا بیرسٹر صاحب
آئے ہین) نواب صاحب نے پھاٹک پر اُنکا استقبال کیا تو
اُنھون نے دیکھا چہرہ بالکل اُترا ہوا ہے - اور بہت ہی گھبرائے
ہوے ہین -

نواب - بھائی اب کیا ہوگا - بڑا ہی غضب ہو گیا -
بیرسٹر - کیون کیون خیر باشد -
نواب - اب زہر کھا لینے کے سوا اور کوئی چارہ نہین -
بیرسٹر - خدا خیر کرے - کیا کوئی خون ہو گیا ہے -
آغا - آئیے اندر آکے بیٹھیے تو عرض کرین -
ممن - حضور خدا ہی بچائے تو بچین ورنہ اب کوئی چارہ نہین
ہے - بہت برے وقت پھنسے گئے -
نواب - ہوش ٹھکانے نہین ہین - ہمارے تو ہاتھ پاؤن
پھول گئے ہین کہ یا اللہ اب کیا ہوگا -
کوٹھی کے احاطے مین گرسیان بچھی تھین - وہین بیرسٹر صاحب
نواب محمد عسکری اور آغا صاحب اور ممن کو بٹھایا - کہ اتنے مین
دو ایک خدمتگار اور ایک باورچی اور نواب چھٹن صاحب

بیرسٹر کا نام سنکر دوڑے آئے - اور سب نے ایک دم سے
بکمال بدحواسی اپنی اپنی ہانک لگائی - کہرام سا مچا ہوا تھا
اور ایک حشر بپا تھا -
بیرسٹر - بھئی تم لوگون کے تو ہاتھ پاؤن پھول گئے ہین -
آخر کیا بات کیا ہے ایک ایک آدمی بولو - سب کے سب
ایک دم سے بول رہے ہو یہ بلڑ کیون مچا دیا -
نواب - بھائی ہمارے تو ہوش ٹھکانے نہین ہین -
ہائے غضب -
آغا - جناب اسمین تو سات برس کی قید ہم سب رکھی ہوئی
کہ اس سے ہم کانپ اُٹھے ہین -
ممن - اور جرمانہ بھی نہین - قید ہے -
بیرسٹر - بھئی تم لوگ واقعی اپنے ہوش مین نہین ہو - سات
برس کی قید کیسی اور جرمانہ کیسا - وہ جرم کیا ہے - یہ کچھ
نہین بتاتے کہ آفت کیا آئی ہے -
چھٹن - آج نواب رونق جنگ بہادر کا آدمی آیا ہے اور لکھنؤ سے
ایک خط لایا ہے - اسمین لکھا ہے کہ قمرن کے شوہر کد نے
تھانے پر رپٹ لکھائی ہے کہ نواب عسکری اُس شخص کی منکوحہ
جورو کو بہ اعانت بیگم صاحب و آغا محمد اطہر و منشی معراج علی
بھگا لے گئے اور بہ نیت حرام اُس تیرہ برس کی منکوحہ عورت
کو پہلے لکھنؤ مین رکھا اور پھر کوہ نینی تال پر لے گئے - اور
اُنھون نے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ معاملہ سنگین ہے - اس جرم مین
سات برس کی قید با مشقت ہے -
راوی - نواب چھٹن صاحب ہنوز اپنا بیان ختم نہ کرنے
پائے تھے کہ قید با مشقت کا لفظ سنکر محمد عسکری کی آنکھون سے
بے اختیار آنسو نکل پڑے اور اپنے آقا سے والا تبار کو

روتے ہوے دیکھکر کُل خدام و حاضرین موجودہ نے دھارین مار مار کر رونا شروع کیا اور پھر ایک کہرام مچگیا۔

بیرسٹر نے ایکی مرتبہ ذرا آواز بلند سے سب کو ڈپٹ دیا کہ بات سُننے دو جی - یہ کیا عورتون کی طرح روتے ہو رونے سے کیا ہوگا - اسکے دفع دخل کی فکر کرنی چاہیے - اس گریہ و بکا سے بجز اسکے کہ اور پریشانی بڑھے کوئی فائدہ نظر نہین آتا۔

آغا - تو سات برس قید سخت بامشقت کا جرم ہے - اور ہم سب دھر لیے جائینگے۔

چھمن - حضور لکھا ہے کہ کل پولیس سے گرفتاری کا وارنٹ جاری ہوگا اور بڑی بُری ہوئی۔

بیرسٹر - گھبرائیے نہین - سات برس کی قید کیسی - اِس جرم کی تین دفعہ ہین - ۳۶۳ - اور ۴۹۸ - اور ۴۹۷ پہلی دفعہ تو عائد نہین ہو سکتی کیونکہ قمرن کی عمر چودہ برس سے زائد ہے - سترہ اٹھارہ برس کا سن ہے - ہان دفعہ ۴۹۷ اور ۴۹۸ - البتہ عائد ہو سکتی ہے۔

آغا - کیا سزا ہے۔

بیرسٹر - سزا تو تب ہو جب جرم ثابت ہو جائے ۴۹۷ مین ۵ - برس کی میعاد ہے اور ۴۹۸ مین ۲ برس کی۔

نواب - کیا کم ہے۔

بیرسٹر - تو جب ثابت ہو جائے نہ - اور ثبوت کیا دل لگی ہے۔

آغا - خالی جرمانے ہی پر ٹلے تو سمجھین کہ ع -

رسیدہ بود بلاے ولے بخیر گذشت

بیرسٹر - مگر اسمین خالی جرمانہ بھی ہے - حاکم کی راے پر ہے۔

نواب - جرمانہ تو پچاس ہزار بھی ہو تو کیا ہے - مگر قید کا نام سننے سے روح فنا ہوتی ہے۔

بیرسٹر - ایک بات اور بتا دین آپ کو - اسمین راضی نامہ بھی ہو سکتا ہے - کدرا کو دو چار ہزار دیکے راضی کر دو۔

چھمن - مگر نواب رونق جنگ لکھتے ہین کہ کوئی نواب صاحب کدرا کے شریک ہوے ہین - اور یہ سب انھین کے کاٹے ہوئے ہین۔

آغا - اِس نکلّے چھوٹے آدمی کو یہ باتین کہان سے سوجھتین کوئی ذات شریف ضرور اُسکے شریک ہین۔

نواب - کون صاحب ہین - کوئی بڑا مفسدہ پرداز معلوم ہوتا ہے - ہمارا ایسا کون دشمن ہے۔

چھمن - وہی باتین ہین خداوند - یا تو کوئی حضور کا دشمن پیدا ہوگیا - یا کوئی قمرن کے چاہنے والون مین ہین۔

بیرسٹر - ہان اسمین دو شقین ہین - قمرن سے دریافت کیجیے کہ رئیسون مین اُسکے عاشق زار وہان اور کون نزرگوار تھے -

آغا - اُنسے کہیے اب صاف صاف بتا دین - شرمائین نہین۔

چھمن - آپ بھی آغا صاحب بعض اوقات آنکھ بند کر کے باتین کرتے ہین - قمرن بیچاری کا حال دیکھ چکے کہ غش آگیا اور اب جوڑی مین کانپ رہی ہے - لاکھ لحاف اور دُھسا اور دوشالہ اُڑھایا مگر لرزہ نہین جاتا یہ موقع اُن سے پوچھنے کا کون ہے۔

بیرسٹر - کیا قمرن کو غش آگیا - اُن سے صاف صاف دفعتہً کہا کیون - اب کیا حال ہے۔

نواب - محمد جعفر کے آتے ہی یہان کہرام مچگیا - سب بدحواس ہو گئے - قمرن بیچاری کی بُری حالت ہو گئی۔

چھمن - اب تک کانپ رہی ہین۔

آغا - نازو بیچاری کا چہرہ سفید ہو گیا ہے - جیسے برسون کا

بیمار کوئی ہوتا ہو۔

بیرسٹر۔ چلیے وہین چلکے بیٹھین۔

یہان کے سب حوالی موالی کوٹھی کے اندر گئے۔ بیرسٹر نے دیکھا کہ قمرن پلنگ پر لیٹی ہوئی ہو اور اوپر سے کئی چیزین اُڑھائی گئی ہین اور مغلانی اور مہری پلنگ پر بیٹھی ہوئی چارونطرف سے لحاف وغیرہ کو دباتی ہین مگر قمرن برابر کانپتی جاتی ہو اور نازو اپنی بہن کے سرہانے کے نیچے فرش پر بیٹھی چپکے چپکے رو رہی ہو۔

نواب۔ کیا مصیبت کا وقت ہو۔ مین سوچتا ہون کہ قمرن کا تو یہ حال ہو۔ اِسوقت تو دس آدمی خدمت کو موجود ہین تھوڑی دیر مین جب گرفتار ہو جائینگی تو کیا ہوگا۔

بیرسٹر۔ ارے بھئی اول تو قمرن گرفتار نہین ہو سکتی ہو۔ دوسرے یہ ضمانت کا مقدمہ ہو۔ لاکھون کی ضمانت تمھاری ہو سکتی ہو۔ بدحواس کیون ہوے جاتے ہو مین تو موجود ہون۔ مجھسے بڑھکے تھانہ دار قانون جانتے ہین۔ ابھی تو بالفعل آج کچھ بھی نہین ہو سکتا۔ آج اگر وارنٹ لے کر تھانہ دار روانہ بھی ہوا ہوگا تو کل پہونچیگا۔ ریل اب دس بجے پہونچتی ہو۔ وہ کاٹھگودام سے یہانتک اُڑکے تو آنہ جائیگا اگر آج ہی چلا ہو تو کل کہین شام کو یہان پہونچیگا۔ اِسوقت تو کوئی بدحواسی کی بات نہین ہو۔ سوچیے غور کیجیے کہ اب کیا کرنا چاہیے۔ اور بدحواسی مین تو معاملہ اور بدتر ہو جائیگا۔

نواب۔ نازو جان۔ نازو۔ دیکھو بیرسٹر صاحب تم سے کیا پوچھتے ہین۔

نازو۔ (چونک کر) بندگی کیون حضور اب ہمارا کیا حشر ہوگا۔

بیرسٹر۔ کچھ نہین جی۔ گھبراؤ نہین۔

نازو۔ حضور کوئی وکیل کر دیجیے۔

آغا۔ وکیل! اور سنو۔ آج خدائی بھر کے وکیلون کے نوبیہ وکیل ہین۔ بیرسٹرایٹ لا۔ اِنسے بڑھ کے وکیل اور کون ہوگا جنکی چار پانچ ہزار روپیے ماہواری کی آمدنی ہو۔

نواب۔ یہ بھی ہماری خوش نصیبی ہو کہ بیرسٹر صاحب یہان اِسوقت موجود ہین ورنہ بڑی مصیبت پڑتی۔

چھٹن۔ معاذ اللہ! مصیبت سی مصیبت!!!

اختر۔ حق تعالے اپنا رحم و فضل کرے۔

نازو۔ (بیرسٹر کے قدمون پر گرکر) حضور اوپر ہمارا اللہ ہو اور نیچے آپ۔

بیرسٹر۔ ہان! ہان! یہ کیا غضب کرتی ہو۔

نازو۔ اب اِسوقت آپ ہی کا بھروسا ہو سرکار۔

بیرسٹر۔ یہان سے تا بہ لندن لڑونگا۔ جان حاضر ہو۔

نواب۔ بڑی تشفی ہوئی آپ کے آنے سے۔

آغا۔ جلا لیا صاحب۔

نواب۔ مین سمجھا تھا کہ بس اب وارنٹ آیا اور پولیس والون نے گرفتار کیا اور قمرن عمر بھر کے لیے چھٹین اور ہم قید ہوے۔

بیرسٹر۔ نا صاحب۔ ابھی کل شام تک آپ بیفکر رہین۔

نازو۔ اور اُسکے بعد (بعد ازان) ۔ قید۔

بیرسٹر۔ تم اور قمرن قید نہین ہو سکتین۔

یہ فقرہ سُنکر قمرن ذرا کلبلائی۔ اور کانپتے ہوے لحاف اور دوشالے اور طوس کے اندر سے بہت آہستہ سے پوچھا بی مغلانی یہ کون بولتا ہو۔ اِسپر کُل حاضرین کو عموماً اور محمد عسکری اور نازو کو خصوصاً دلی خوشی حاصل ہوئی اور

سب کے سب نے پلنگ کے پاس جاکر پوچھا کیا کہتی ہو قمرن جان۔
مغلانی ۔ بہت رسان سے کچھ بولی تھیں۔
نازو ۔ (سر کے پاس جاکر) بہن قمرن ۔ کیا کہتی ہو۔
قمرن ۔ (بہت آہستہ سے) ۔ یہ کون بولتا تھا ۔
نازو ۔ پوچھتی ہو کون بولتا تھا ۔
مغلانی ۔ اے حضور ہمارے سرکار سرہانے کھڑے پوچھتے ہین کہ اب طبیعت کیسی ہو ۔ جواب دیجیے ۔
قمرن ۔ ذری پاس بلاؤ ۔
نواب صاحب نے فرش پر بیٹھکر سرہانے سے موس دردولہ ہٹایا اور تھوڑا سا لحاف الٹ کر کان قریب لیجا کے کہا (جانی اب کیسی ہو) ۔
قمرن ۔ (بہت آہستہ سے) اب رونا بھی نہین آتا ۔
نواب ۔ گھبراؤ نہین قمرن جان ۔ روئین تمھارے دشمن ۔
قمرن ۔ نہین ۔ اب رونے تک کی طاقت نہین رہی ۔ اب کیا ہوگا جی ۔ قید ہوجائینگے (رو رو کر) نواب یہ کیا ہوگیا
نواب ۔ بیرسٹر صاحب کچھ کہتے ہین ۔
بیرسٹر ۔ (قریب جاکر) بی قمرن جان مزاج کیسا ہو ۔
قمرن ۔ سرکار کچھ نہ پوچھیے ۔ اب تو اللہ کرے آنکھ موند لین ۔ بس حضور ہی لوگون کا سہارا ہی (آبدیدہ ہوکر) ہمکو اپنی لونڈی سمجھیے ۔ قید خانے مین (رو کر) کبھی کبھی خبر لیا کیجیے گا (بہت روئی)
بیرسٹر ۔ آپ کو اگر قید ہو تو ہم بیرسٹری کا پیشہ چھوڑ دین ۔
قمرن ۔ تم سلامت رہو ۔ اللہ تمھین اسکا اجر دے ۔ باجی جان یہ کیا کہہ رہے ہین ۔ ہمارے سرکار ۔
نازو ۔ بہن گھبراؤ مت ۔ بیرسٹر سچ کہتے ہین ۔ وہ لیتے ہین اپنا

قمرن ۔ قسم تو کھائین ۔
بیرسٹر ۔ خدا کی قسم کھاکے کہتا ہون کہ آپ کو اور نازو جان کو قید نہوگی ۔ اگر آپ دونون مین سے کسی کو قید ہو تو ہمکو پاجی اور چمار سمجھیے گا ۔
قمرن ۔ اور نواب ؟
بیرسٹر ۔ اب تم آنکھین کھول کے اچھی طرح ہمسے باتین کرو تو ہم صاف صاف بتائین ۔ قسم کھاکے کہتا ہون کہ تمھارا بال تک بیکا نہوگا ۔
نواب ۔ قمرن جان ۔ ذرا دل کو ڈھارس دو ۔
نازو ۔ قمرن ذرا دل کو مضبوط رکھو پیاری ۔
قمرن ۔ (گردن تکیے سے اٹھاکر) مین بیٹھنا چاہتی ہون
مغلانی نے فوراً گول تکیہ پیچھے لگا دیا اور اسکے پیچھے ایک اور تکیہ رکھا اور سب کے پیچھے خود جاکے بیٹھی تاکہ قمرن سہارے سے بیٹھے اور ایک جانب مہری کو بٹھایا ۔
قمرن ۔ (آہستہ آہستہ) یا اللہ اب کیا ہونا ہو ۔
بیرسٹر ۔ خدا گواہ ہو نہ تم قید ہوگی نہ نازو ۔
قمرن ۔ بڑی ڈھارس ہوئی حضور ۔
نازو ۔ اور نواب صاحب ؟
بیرسٹر ۔ انپر اگر مقدمہ ثابت ہوگیا تو قید یا جرمانہ ۔ مگر یقین تو ہو کہ جرمانہ ہی ہو ۔
قمرن ۔ (روتے ہوئے) ہی ہی پھر یہ تو کچھ نہوا ۔ ہماری ہر طرح خرابی ہو ۔ حضور کوئی ترکیب نکالیے ۔ مین لونڈی ہو جاؤن عمر بھر لونڈی بنی رہون ۔
بیرسٹر ۔ تم پھر روئین ۔ بس اب مین نہ بولونگا ۔
قمرن ۔ اے حضور دل روتا ہو ۔ کہان تک ضبط کرون ؟

بیرسٹر - ہم تمھارے نواب کو بھی بچا لینگے -
نازو - (بیرسٹر کی چٹا چٹ بلائین لیکر) مین صدقے حضور -
بیرسٹر - مگر یہ بتاؤ کہ اگر نواب بھی بال بال بچ جائین تو کیا انعام دو گی -
نازو - ای حضور بھلا ہم اس قابل ہین -
قمرن - باجی کو آپکے سپرد کر دینگے (مسکرا کر) بس -
راوی - اتنی دیر کے بعد قمرن کو مسکراتے ہوے دیکھکر نواب کی باچھین کھل گئین - نازو کا جی خوش ہو گیا - مغلانی بولی اللہ کرے اسی طرح ہنستی بولتی رہین - مہری نے کہا آمین اللہ - کل حاضرین جلسہ خوش ہو گئے کہ قمرن ہنسین - معشوقون کی ادائین بھی کیا کرامات ہین ذرا آنسو بہائے تو گھر بھر مین ایک قسم کا کہرام مچگیا اور ذرا زیر لب تبسم کیا تو گھر بھر کشت زعفران بنگیا -
بیرسٹر - تو اپنی باجی جان کو ہمارے سپرد کر دیجیے گا -
قمرن - بیشک - قول دیجیے -
مہراج - ہمارے ساتھ اچھا سلوک کیا -
راوی - اسپر بڑا قہقہہ پڑا - ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی کہ کوٹھی پر ماتم کدہ کا دھوکا ہوتا تھا اور اب قہقہے پر قہقہے پڑ رہے ہین -
بیرسٹر - آپ کی باجی جان کو ہمنے قبول کیا -
مسخرہ - ہم دیکھتے ہین ایک مقدمہ اور دائر ہوا چاہتا ہی -
آغا - (قہقہہ لگا کر) آپ بولے -
نواب - کہی اچھی -
مہراج - سچ کہتا ہون اس دفعہ سے کبھی ہم واقف ہو گئے حسب دفعہ ۴۹۸ - ہم بھی ایک بہت بلیغ داغ دینگے کہ نازو جان زوجۂ منکوحہ کو بیرسٹر صاحب بد نیتی کے ساتھ لے بھاگے -
مسخرہ - اور عمر دس ہی برس لکھوایئے گا -
ان باتون پر قمرن پھر مسکرائین مگر انکے مسکرانے سے بھی ضعف ظاہر ہوتا تھا اور کیون نہوتا - وہان یان معشوق صدمۂ جگر دوز نہ برداشت کر سکین غش آگیا - اسکے بعد جوڑی نے انتین تک ہلا دین -
نواب - بھائی صاحب پہلے نازو جان تو حامی بھرین -
بیرسٹر - کہیے بی نازو جان صاحب - تمھارا حرج کیا ہی -
مہراج بلی بوڑھے آدمی - ہم جوان - تمھاری جوڑ کے -
نازو - ای تو تمکو تو انعام سے مطلب ہی نا - انعام ہم تجویز کر دینگے - وہ بیری جیجم عورت تجویز دون کہ جواب نہین رکھتی ع

جو اسکے ندارد کمند ہوا

مسخرہ - آپ ہی کے استاد کی کوئی جھوکری تجویز کی ہی حضور منشی مہراج بلی صاحب - کمند ہوا کا نام آگیا -
اس کمند ہوا کے فقرے پر بڑا قہقہہ پڑا - یہان تک کہ گھر کے جن لوگون کو ابتک بیرسٹر صاحب کی تقریر اور قمرن کی میٹھی میٹھی باتون اور نازو کی شیرین بیانی اور مہراج بلی کی دل لگی بازی اور مسخرے کی چھیڑ چھاڑ سے واقفیت نہ تھی اور جو ابتک باہر بیٹھے ہوے سوچتے تھے کہ نواب صاحب بیچارے مفت مین دھرے گئے انکو یہ قہقہہ سنکر سخت حیرت ہوئی کہ اول تو ایسی خبر بد سنی کہ سنگین مقدمۂ فوجداری ہی اور وارنٹ جاری ہی دوسرے قمرن کی بیماری اور حالت غشی طاری - بھلا یہ قہقہے کا کون موقع ہی -
بیرسٹر - تو بی نازو جان صاحب آپ نہین منظور کرتین -
قمرن - ہم انکی طرف سے حامی بھرتے ہین جی -

نازو - تو بس وہ تو حامی بھرتی ہی ہین بہن کیطرف سے

نواب - اسکی سند نہین ہے -

نازو - تو ہم اپنے منھ سے حامی بھرین -

قمرن - اور ہم جو کہتے ہین یہ کچھ ہوا ہی نہین - نازو جان خود کہین تو سند ہے - دولھن کہین اپنے منھ سے بھی کہتی ہے

سیرسٹر - بےدولھن کے قبول کے تو نکاح ہو ہی نہین سکتا -

قمرن - تو نکاح کے وقت قبول دینگی -

نازو - ہم اپنی خالہ جان کی لڑکی کو تجویز دینگے - حسنا کو دیکھکے پھڑک جاؤ -

مسخرہ - تو پہ کہیے - ع -

این خانہ تمام آفتاب است

اس مصرع نے لٹا دیا - ٹھٹھا کا دیا سب لوٹن کبوتر بنے ہوے تھے - آغا محمد اطہر اور نواب محمد عسکری دونون ہنستے ہنستے بیتاب ہو گئے - مہراج بلی ہنسی کو ضبط کرتے ہین وضبط نہین ہو سکتی نواب چھٹن صاحب دانتون کے تلے انگلی دباتے ہین وضبط خندہ نہین کر سکتے - مگر قمرن اور نازو نہین سمجھین کہ سب ہنسے کس بات پر - مغلانی تو صحبت یافتہ تھی ہی صاف سمجھ گئی مگر مسکرا کے بات ٹال دی -

نواب - خدا اچھا اگلیہ وکو خوش رکھے کہ ہمکو خوش کر دیا - اور دو گھڑی ہنسا دیا - ع -

ای وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

اختر - غنیمت ہے - یہ بھی ہزار غنیمت ہے -

ہر وقت خوش کہ دست دہد مغتنم شمار
کس را وقوف نیست کہ انجام کار چیست

مہراج - واللہ سچ کہتے ہین -

غنیمت جان لو مل بیٹھنے کو
جدائی کی گھڑی سر پہ کھڑی ہے

نازو - اچھا ہم راضی ہین - ہمارا کیا نقصان ہے مہراجبلی تو رنڈوے کو لیکے ہم کیا کرینگے - یہ اچھی جوان گبھرو ہین اور گورے گورے گال - ہاتھ پاؤن اچھے - لو ہم راضی ہو گئے مگر بارسٹر صاحب حسنا کو دیکھو تو گھنٹون عشق عشق کرو - تصویر ہے تصویر - خیر صلاح سے لکھنؤ چلنا ہو تو دکھا دونگی - لوٹ ہو جاؤ گے -

قمرن - ایسی آنکھین اور ایسی پتلی کمر تو دیکھی ہی نہین -

بیرسٹر - کوئی لڑکا ڈرکا ہے کہ نہین -

قمرن - اے وہ ابھی خود لڑکا ہے -

بیرسٹر - چوڑیان بیچتی ہوگی -

نازو - ایک وثیقہ دار کے پاس نوکر ہے -

مسخرہ - تو آپ کا مکان کا ہیکو چکلہ ہے -

قمرن - ڈر مونڈی کاٹے -

نازو - تیرے ہان کی سب چکلہ مین بیٹھتی ہونگی -

مسخرہ - حسنا ایک وثیقہ دار کے پاس نوکر ہین - وہ کون ہین خالہ جان کی لڑکی - دیسر پھوپھی امان کی نواسی ہین - وہ ایک خانساماں کے گھر پڑ گئی ہین - چھٹن چچازاد بہن ہین - انپر ایک چوبہری کا لڑکا مرتا ہے - سنتے سنتے کان پک گئے -

قمرن - بہرا ہو جا تو - کھٹمیان پڑ جائین -

نازو - اندھا ہو جا موئے -

مسخرہ - منشی مہراج بلی دیکھو کیا کہتی ہین -

مہراج - جس مسخرے کو کہتی ہین وہ سنے -

نازو - یا اللہ جو اسی طرح عمر کٹ جاتی جسطرح ابتک کٹی ہے

تو کیا بات ہی - مگر جسطرح اسوقت خدا اگاڑھے وقت آڑے آیا اُسی طرح اب بھی مدد کو آئیگا - یہ کسکو امید تھی کہ اسوقت یہان ہم قہقہے لگاتے ہونگے -

نواب - جو بیرسٹر صاحب نہ آئین تو ایک آدہ کی جان پر بھی بن آئے - اب کل تک ہنس بول لین پھر خدا مالک ہی - جو اُسکی مرضی ہو -

قمرن - نواب ایک بات صاف صاف بتا دو - گڑبڑ تو ضرور ہی ہمپر تو ضرور آفت آئی ہو مگر اتنا بتا دو کہ ہم تم ایک جگہ رہینگے یا الگ ہو جائینگے (آبدیدہ ہوکر) اور کسی پولیس والے کے ہتھے پڑینگے اور اُسکی گھڑکی اور جھڑکی سہنی پڑیگی یا سیدھے قیدخانے بھیجے جائینگے -

بیرسٹر - قمرن جان اگر تشویش کی کوئی بات ہوتی تو مین اسطرح غافل نہ رہتا - تمکو نوابصاحب سے کچھ دن علیحدہ تو ضرور رہنا پڑیگا مگر اعزاز کے ساتھ پولیس و الا دکنا رہان پرندہ پر نہ باریگا - اور قید قید تم اب تک پکارے جاتی ہو ہمنے قسم بھی کھائی اور تم باور نہین کرتین -

نازو - تو پھر اب بند وبست کرو - جب دوڑ آجائیگی تب پھر کیا ہوگا -

بیرسٹر - ہمنے کل امور پر غور کر لیا ہی بھائی صاحب - اب آپ ایک کام کیجیے - اپنے دوست کو بلوائیے جنکی یہ کوٹھی ہی وہ یار باش آدمی ہی - اُس سے بڑا مطلب نکلیگا - اُن سے ایک مکان لیجیے اور نازو جان اور قمرن اور مغلانی اور کل خادمہ اور اُنکے ساتھ کی لٹ بہر کو وہان بھیجدیجیے اور آپ مزے سے وند ناییے - آغا صاحب کو یا ممن کو دو چار اپنے سپاہیون کے ساتھ اُسی مکان مین رکھیے - اور ایک آدمی لکھنؤ ابھی بھیجیے کہ نواب رونق جنگ فوراً تار دیدین کہ آج انسپکٹر روانہ نینی تال ہوا - صاف صاف نہ لکھین کچھ علامتین بتا دینگے ہم - اور ایک آدمی کا ٹھہ گودام پر تعینات کیجیے کہ ذرا پولیس والے کی ٹوہ ہوا اور فوراً گھوڑا پھینکتا ہوا دوڑ آئے اور وہین سے تار دے کہ بڑا موٹا شکار لاتا ہون - شکار ملگیا - انسپکٹر یہان کے اہالیان پولیس سے ملکر فوراً آپ کی کوٹھی پر آئیگا آپ مزے سے بیٹھے رہیے گا - کیسی قمرن - کہان کی نازو - دنیا نہین - پھر وہ ادھر اُدھر تحقیقات کرکے اپنا سا منھ لیکر چلا جائیگا - دن مین یا رات مین چپکے سے ایک دن قمرن اور نازو کو جاکے دیکھ آیا کرنا - اس سے بہتر تدبیر اور کیا ہوگی - تم خاموش ہی بیٹھے رہو - ہم بھگت لینگے مگر اس رئیس کی مدد کے بغیر کچھ نہو گا - اُنکے ذریعے سے یہان کے پولیس والون کو بھی گانٹھ لو -

نازو - صلاح تو اچھی دی ہی -

قمرن - اور جو اُنکو ہمارے مکان کا سراغ ملجائے تو کیا ہو -

بیرسٹر - کچھ بھی نہو - اول تو سراغ ملیگا کیونکر اور ملے بھی تو کیا ہوگا - اب بہت وہم نکرو -

نواب - ممن جاکے سیٹھ جی کو ہماری طرف سے سلام دو اور کہو کہ ہمکو آپ سے ایک بڑا ضروری کام ہی - اگر فرصت ہو تو تکلیف کرکے تشریف لائیے ورنہ بندہ خود حاضر ہو - مگر بڑی عجلت کا کام ہی -

ممن - ابھی روانہ ہوا حضور -

بیرسٹر - اب ایک بات ہی نواب صاحب - آپنے سب امور پوست کندہ کہنے پڑینگے - چھپانا نہین -

آغا — ہان ہان اب چھپانے کا موقع نہین ہے اور وہ تو خود بار باش رئیس ہے اُسدن وس طائفون کا ناچ دکھادیا ایک مرتبہ باتون باتون مین فوراً چودہ طائفے بلوا لیے رات بھر دھما چوکڑی مچی —

قمرن — بارسٹر صاحب کی اس صلاح سے ہماری جان مین جان آئی — ہے ہے مین سوچتی ہون یا اللہ جو یہ نہوتے تو ہم کیا کرتے — مین تو ادھموئی ہی ہوجاتی —

بیرسٹر — یہ احسان یاد رکھیے گا — وہ انعام ہمکو دینا ہوگا —

مہراج — جی — مُنھ دھو رکھیے —

قمرن — اجی تم ہم سے لینا —

مہراج — ہان حسنا کو انکے حوالے کردو —

بیرسٹر — حسنا وسنا مین نہین جانتا — مین تو نازو کو انعام مین لونگا — ہمارا انھین پر دانت ہے —

نازو — اجی ہم راضی ہمارا خدا راضی —

مہراج — (دل لگی مین مُنھ بنا کر) جو مین جانتا کہ تم ایسی ہرجائی ہو تو گھر سے نکال باہر کرتا — غضب خدا کا میان کے مُنھ پر صاف صاف کہ رہی ہے کہ ہم پرائے مرد سے راضی ہین — نہوئی نوابی —

نازو — اور جو مین جانتی کہ تو ویسا کھٹو ہے — کچے پل پر کا بُڈھا تو اپنی جوانی کھونے کو تیرے پلے نہ بندھتی ہمکو یہ لونڈا (بیرسٹر کیطرف اشارہ کرکے) پسند ہے —

اسپر لوگون نے بڑا قہقہہ لگایا مگر منلانی کہ بڑی تجربہ کار عورت تھی سوچی کہ وقت بھی کیا شے ہے — خدا نکرے کہ کسی پر وقت پڑے — یہ وہی نازو ہین جو اُسوقت بیرسٹر کے قدمون پہ گر پڑی تھین اور حضور اور سرکار کہتی تھین اور وہی نازو اب اُسی بیرسٹر کو لونڈا بناتی ہین — پہلے تو یہ خوف ہوا تھا کہ اب دونون بہنین قید ہوجائینگی — ہاتھ پاؤن پھول گئے اب جو یقین کامل ہوگیا کہ قید نہوگی تو ذرا تشفی ہوئی اور بیرسٹر کی صلاح سے اور بھی تسلی ہوگئی —

مہراج — یہ تو سب ہوا — اب یہ فرمائیے کہ اس مقدمے مین صرف کے سو ہونگے — بڑا خیال تو یہ ہے —

نازو — اے موئے مونڈی کاٹے موئے کنجوس —

قمرن — چمڑی جائے دمڑی نجائے —

نواب — ایسے کنجوس پہ لعنت خدا —

چھٹن — یہ کنجوس نہین کہلاتے یہ بدبخت بدنصیب لوگ ہین

قمرن — یہان تو جان پر بنی ہوئی ہے انکو اسی کی فکر پڑی ہے کہ کے سو خرچ ہونگے —

آغا — دو پچاس ہزار خرچ ہون تو کیا بات ہے —

مہراج — تو بندہ تو غریب آدمی ہے —

نواب — واللہ آغا صاحب ایک لاکھ تو اسکے پاس نقد ہی ہے اور تین چار سو روپے ماہواری کی گانون کی آمدنی ہے اور سود الگ اور باغ اور دوکانون اور کھیتون کا کرایہ غلے کی تجارت الگ کرتا ہے تیل الگ بیچتا ہے مگر صبح کو دال ماش اور روٹی اور شام کو پوری ترکاری کھاتا ہے —

دال اور بیر کی چٹنی نمک پھیکی
جسمین خوشبو ذرا نہ گھی گکی کی

آغا — دلی ایسے ہی لوگون کے لئے ہین —

چھٹن — دلی سے بھی بدتر ہے —

نازو — اے بڑا مکھی چوس ہے —

آغا — کیا فکر پیدا ہوئی ہے کہ گھر سے اڑاؤ گے — پرائی بہو بیٹی

تو کیا بات ہی۔ مگر جسطرح اسوقت خدا اگاڑے وقت آڑے آیا اُسی طرح اب بھی مدد کو آئیگا۔ یہ کسکو امید تھی کہ اسوقت یہان ہم قہقہے لگاتے ہونگے۔

نواب۔ جو پیر سٹر صاحب نہ آئین تو ایک دہ کی جان پر بھی بن آئے۔ اب کل تک ہنس بول لین پھر خدا مالک ہی۔ جو اُسکی مرضی ہو۔

قمرن۔ نواب ایک بات صاف صاف بتا دو۔ گر بڑ تو ضرور ہی ہمپر تو ضرور آفت آئی ہی مگر اتنا بتا دو کہ ہم تم ایک جگہ رہینگے یا الگ ہو جائینگے (آبدیدہ ہو کر) اور کسی پولیس والے کے ہتھے پڑینگے اور اُسکی گھڑکی اور جھڑکی سہنی پڑیگی یا سیدھے قید خانے بھیجے جائینگے۔

بیرسٹر۔ قمرن جان اگر تشویش کی کوئی بات ہوتی تو مین اسطرح غافل نہ رہتا۔ تمکو نوابصاحب سے کچھ دن علیحدہ تو ضرور رہنا پڑیگا مگر اعزاز کے ساتھ پولیس والا درکنار وہان پرندہ پر نہ ماریگا۔ اور قید قید تم اب تک پکارے جاتی ہو ہمنے قسم بھی کھائی اور تم باور نہین کرتین۔

نازو۔ تو پھر اب بندوبست کر دو۔ جب دوڑ آجائیگی تب پھر کیا ہوگا۔

بیرسٹر۔ ہمنے کل امور پر غور کر لیا ہی بھائی صاحب۔ اب آپ ایک کام کیجیے۔ اپنے دوست کو بلوا لیجیے جنکی یہ کوٹھی ہی وہ یارباش آدمی ہی۔ اُس سے بڑا مطلب نکلیگا۔ اُن سے ایک مکان لیجیے اور نازو جان اور قمرن اور مغلانی اور کل خادمہ اور اُنکے ساتھ کی لٹ بہر کو وہان بھیج دیجیے اور آپ مزے سے دندنائیے۔ آغا صاحب کو یا ممن کو دو چار اپنے سپاہیون کے ساتھ اُسی مکان مین رکھیے۔ اور ایک آدمی لکھنو ابھی بھیجیے کہ نواب رونق جنگ فوراً تار دیدین کہ آج انسپکٹر روانہ نینی تال ہوا۔ صاف صاف نہ لکھین کچھ علامتین بتا دینگے ہم۔ اور ایک آدمی کاٹھگودام پر تعینات کیجیے کہ ذرا پولیس والے کی ٹوہ ہوا اور فوراً گھوڑا پھینکتا ہوا دوڑ آئے اور وہین سے تار دے دے کہ بڑا موٹا شکار لاتا ہون۔ شکار ملگیا۔ انسپکٹر یہان کے اہالیان پولیس سے ملکر فوراً آپ کی کوٹھی پر آئیگا آپ مزے سے بیٹھے رہیے گا۔ کیسی قمرن۔ کہان کی نازو۔ دنیا نہین۔ پھر وہ اودھر اُدھر تحقیقات کر کے اپنا سا منہ لیکر چلا جائیگا۔ دن مین یا رات مین چپکے سے ایک دن قمرن اور نازو کو جا کے دیکھ آیا کرنا۔ اس سے بہتر تدبیر اور کیا ہوگی۔ تم خاموش ہی بیٹھے رہو۔ ہم بھگت لینگے مگر اس رئیس کی مدد کے بغیر کچھ نہوگا۔ اِنکے ذریعے سے یہان کے پولیس والون کو بھی گانٹھ لو۔

نازو۔ صلاح تو اچھی دی ہی۔

قمرن۔ اور جو اُنکو ہمارے مکان کا سراغ ملجائے تو کیا ہو۔

بیرسٹر۔ کچھ بھی نہو۔ اول تو سراغ ملیگا کیونکر اور ملے بھی تو کیا ہوگا۔ اب بہت وہم نکرو۔

نواب۔ ممن جا کے سیٹھ جی کو ہماری طرف سے سلام دو اور کہو کہ ہمکو آپ سے ایک بڑا ضروری کام ہی۔ اگر فرصت ہو تو تکلیف کر کے تشریف لائیے ورنہ بندہ خود حاضر ہو۔ مگر بڑی عجلت کا کام ہی۔

ممن۔ ابھی روانہ ہوا حضور۔

بیرسٹر۔ اب ایک بات ہی نواب صاحب۔ اُنسے سب امور پوست کندہ کہنے پڑینگے۔ چھپانا نہین۔

آغا - ہان ہان اب چھپانے کا موقع نہین ہی اور وہ تو خود یار باش رئیس ہی اُسدن دس طائفون کا ناچ دکھادیا ایک مرتبہ باتون باتون مین فوراً چودہ طائفے بلوا لیئے رات بھر دھما چوکڑی مچی -

قمرن - بارسٹر صاحب کی اس صلاح سے ہماری جان مین جان آئی - ہی ہی مین سوچتی ہون یا اللہ جو یہ نہوتے تو ہم کیا کرتے - مین تو ادھموئی ہی ہوجاتی -

بیرسٹر - یہ احسان یاد رکھیے گا - وہ انعام ہمکو دینا ہوگا -

مہراج - جی مُنھ دھو رکھیے -

قمرن - اجی تم ہم سے لینا -

مہراج - ہان حُسنا کو اُنکے حوالے کردو -

بیرسٹر - حُسنا مُسنا مین نہین جانتا - مین تو نازو کو انعام مین لونگا - ہمارا اُنھین پر دانت ہی -

نازو - اجی ہم راضی ہمارا خدا راضی -

مہراج - (دل لگی مین مُنھ بنا کر) جو مین جانتا کہ تم ایسی ہرجائی ہو تو گھر سے نکال باہر کرتا - غضب خدا کا میان کے مُنھ پر صاف صاف کہ رہی ہی کہ ہم پرائے مرد سے راضی ہین - نہوئی تو ابی -

نازو - اور جو مین جانتی کہ تو ایسا نکھٹو ہی - کچھے پل پر کا بڈھا تو اپنی جوانی کھونے کو تیرے پلّے نہ بندھتی ہمکو یہ لونڈا (بیرسٹر کیطرف اشارہ کرکے) پسند ہی -

اسپر لوگون نے تیرا قہقہہ لگایا مگر مغلانی کہ بڑی تجربہ کار عورت تھی سوچی کہ وقت بھی کیا شی ہی - خدا نکرے کہ کسی پر وقت پڑے - یہ وہی نازو ہین جو اُسوقت بیرسٹر کے قدمون پر گر پڑی تھین اور حضور اور سرکار کہتی تھین اور وہی نازو

اب اُسی بیرسٹر کو لونڈا بناتی ہین - پہلے تو یہ خوف ہوا تھا کہ اب دونون بہنین قید ہوجائینگی - ہاتھ پاؤن پھول گئے اب جو یقین کامل ہوگیا کہ قید نہوگی تو ذرا تشفی ہوئی اور بیرسٹر کی صلاح سے اور بھی تسلی ہوگئی -

مہراج - یہ تو سب ہوا - اب یہ فرمایئے کہ اس مقدمے مین صرف کے سو ہونگے - بڑا خیال تو یہ ہی -

نازو - اے وہ موئے دمڑی کا ٹے ہوئے کنجوس -

قمرن - چمڑی جائے دمڑی نجائے -

نواب - ایسے کنجوس پر لعنت خدا -

چھٹن - یہ کنجوس نہین کہلاتے یہ بدبخت بدنصیب لوگ ہین

قمرن - یہان تو جان پر بنی ہوئی ہی انکو اسی کی فکر پڑی ہی کہ کے خرچ ہونگے -

آغا - دو پچاس ہزار خرچ ہون تو کیا بات ہی -

مہراج - تو بندہ تو غریب آدمی ہی -

نواب - واللہ آغا صاحب ایک لاکھ تو اسکے پاس نقد ہی ہی اور تین چار سو روپیہ ماہواری کی گانون کی آمدنی ہی اور سود الگ اور پانچ اور دو کانون اور کھیتون کا کرایہ غلّے کی تجارت الگ کرتا ہی - تیل الگ بیچتا ہی مگر صبح کو دال ماش اور روٹی اور شام کو پوری ترکاری بس -

دال ارہر کی سے نمک پھیکی
جسمین خوشبو ذرا نہ تھی گھی کی

آغا - دلّی ایسے ہی لوگون کتے ہین -

چھٹن - دلّی سے بھی بدتر ہی -

نازو - اے بڑا مکھی چوس ہی -

آغا - کیا فکر پیدا ہوئی ہی کچھ پیسے اُڑاؤ گے - پرائی بہو بیٹی

بھگا لاؤ گے اور جب مصیبت پڑیگی تو ادھی خرچی نجائیگی۔

نازو۔ ہندو پھر ہندو ہی ہے۔

نواب۔ نہین صاحب۔ ایسے بھی بڑے بڑے رئیس ہوتے ہین ایک لالہ ولی چند ہین۔ ایک بریلی کے لالہ لچھمین نراین تھے۔ انکا سا البتہ نہین دیکھا جیسے مہر آپ ہین

اتنے مین سیٹھ جی آئے۔ نازو پردے مین چلی گئین تو سیٹھ جی صاحب ڈرائینگ روم مین بلوائے گئے۔

نواب۔ سیٹھ جی صاحب۔ مین نے تکلیف دی ہے اسوقت

سیٹھ۔ جی نہین۔ تکلیف کیسی۔

گماشتہ۔ ہم لوگون کو یہ افسوس ہے کہ ہم حاضر نہین ہو سکے۔ حضور ہمارے مہمان ہین۔ اور کچھ نہین ہو سکتا تو خیر اتنا ہی سہی۔ جو حکم ہو بجا لائین۔

نواب۔ دیکھو جی عطر لاؤ اور لونڈے لاؤ اور الائچی چکنی ڈلی منگواؤ۔ اچھی طرح بیٹھیے۔

سیٹھ۔ چکنی سپاری کا کچھ جو ہا ہمکو کسی مشہور دکان سے منگوا دیجیے ہم تو بے تکلف دوست ہین۔

نواب۔ واہ یہ آپ کیا فرماتے ہین۔ آپ کی بدولت جو آرام ہمنے پایا واللہ اسکا شکریہ ادا کرنا محال ہے۔ آپکی تکلیف دہی کا اسوقت یہ باعث ہے کہ مجھے تخلیے مین آپ سے ایک ضروری امر مین مشورہ لینا ہے۔ سیٹھ جی نے کہا بہت اچھا اور انکا گماشتہ اٹھنے ہی کو تھا کہ نواب چھٹن صاحب نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا اور سیٹھ جی سے کہا کہ اگر یہ آپکے معتمد ہون تو کیا مضائقہ ہے انھون نے اپنے گماشتے کی بڑی تعریف کی کہ یہ ہمارے والد کے وقت کے ہین اور کل کاروبار ہماری کوٹھی کا انھین کے ہاتھون ہوتا ہے۔ کوئی راز ایسا نہین ہے جو انکو نہ معلوم ہو

انسے کوئی امر چھپا ہوا نہین ہے آپ جو کچھ تخلیے مین مجھ سے فرمائینگے مین انسے بے تامل کہدونگا اور یہ اس راز کی مجھ سے زیادہ قدر کرینگے۔ آپ میری ذمہ داری پر بے تکلف فرمائیے

نواب چھٹن صاحب نے یون کہنا شروع کیا سیٹھ جی ہم لوگونکا یہان کوئی عزیز یا رشتہ دار تو ہے نہین جو کچھ ہین عزیز رشتہ دار بھائی بند۔ دوست سب آپ ہی ہین۔ یہ کہنا تو جھوٹی بات ہے کہ جب آپ ہمارے شہر مین آئینگے تو ہم آپ کی خدمت مین حاضر رہینگے اور اس احسان کا معاوضہ کرینگے یہ تو سب چنین چنان ہوگا۔ مین شک نہین کہ اگر آپ کے اس پہاڑ پر کوئی مصیبت ہم پر پڑے تو سوا آپ کے اور کس سے مدد لین۔ فرمائیے۔

سیٹھ۔ کیون خیرت ہے مصیبت کیسی۔

چھٹن۔ شرم آتی ہے کہتے ہوے۔

سیٹھ۔ (مسکرا کر) مین سمجھ گیا مگر وہ بات تو نواب صاحب کسی طرح ممکن نہین ہے۔ اور یون جان تک حاضر ہے۔

چھٹن۔ آپ میری درخواست سمجھے ہی نہین۔

سیٹھ۔ مین خوب سمجھا نواب صاحب۔ وہ بات محال ہے اور جو حکم ہو۔ چڑیا کا دودھ تک حاضر کردون۔ وجہ یہ ہے کہ یہان کی پاتر ین مسلمان کے پاس نہین جاتین۔

نواب۔ این! کیا! معقول!!!

چھٹن۔ بچر کا دیا واللہ۔ اجی جناب کیسی پاتر یہان آپ پر وہ بنی ہوئی ہے سیٹھ جی۔ ہمارے دوست نواب محمد عسکری صاحب جو آپ کے مہمان ہین انسے ایک خطا سرزد ہوگئی۔ لکھنؤ مین ایک شخص انکے پاس ایک جوان خوبصورت عورت کو لایا کہ یہ بن بیاہی ہے اور اسکا کوئی والی وارث بھی نہین ہے اور

محتاج بھی ہو- نواب صاحب نے جو اُسکو دیکھا تو ہزار جان سے
عاشق زار ہو گئے اور جوان آدمی تو ہین ہی اُسکو نوکر رکھ لیا-
سیٹھ - خوب کہا ہم بھی یہی کرتے بلکہ ہم تو پہاڑ پر اُس کو
لے آتے - کسی کی بیاہتا نہین تو پھر کیا حرج ہو-
چھٹن - (مسکرا کر) او عسکری یہ تو تمھاری جوڑ کے نکلے
بھئی واللہ سچ کہتے ہو کہ ہم بھی یہی کرتے -
نواب - جی خوش ہو گیا واللہ- ابتک تو ہمین یہ معلوم ہی
نہ تھا کہ آپ ایسے رنگین طبع آدمی ہین - بے تکلفی کے بغیر
کیونکر معلوم ہو-
سیٹھ - تو کیا اُس عورت کو آپ یہان بلوانا چاہتے ہین -
چھٹن - ہان چاہتے تو ہین مگر اب یہ سُننے مین آیا کہ اُسکا
شوہر بھی موجود ہو-
سیٹھ - یہ روگ ہو- مگر کیا کسی بھلے مانس کی لڑکی ہو-
چھٹن - اجی نہین - چوڑی والی ہو-
سیٹھ - بُلوا لیجیے -
چھٹن - اور جو اُسکے میان نے وارنٹ جاری کرا دیا-
سیٹھ - آپ بلوائین تو سہی -
چھٹن - وہ یہان نینی تال مین موجود ہو-
سیٹھ - پھر چین کیجیے - اور اگر کوئی خوف ہو تو ہم سے
فرمائیے - ہم بند وبست کر دینگے - ہمکو تو اپنا خادم سمجھیے جس
امر کی ضرورت ہو فقط اشارہ بھر کافی ہو- مین حاضر کر دونگا
مجھسے تو کوئی امر آپ ہرگز نہ مخفی رکھین -
چھٹن - جناب آپ سے مخفی رکھین کوئی بیوقوف ہین
آپ کے بھروسے تو ہم یہان پڑے ہین - اصلیت یہ ہو
کہ نواب صاحب تو اُسکو بے وارثی چھوکری سمجھتے تھے اور

ایسی حسین ہو کہ لاکھ دو لاکھ مین ایک - اسکو آپ بالقہ
نہ سمجھیے گا - واقعی ایسی صورت زیبا پائی ہو کہ ہم نے تو قبلہ
آجتک نہین دیکھی - اب سُنتے ہین کہ اُسکا میان موجود ہو
اور اُسنے تھانے پر جا کے رپٹ لکھوا دی اور وہان سے
وارنٹ جاری ہوا ہو اب ہم یہ نہین چاہتے کہ آپکی بدنامی ہو
کہ آپ کی کوٹھی مین ایسے بدمعاش لوگ آپ کے مہمان ہو کر
ٹکے جنکے نام فوجداری کے ایسے سخت جرم مین وارنٹ
آیا - نواب - التماس یہ ہو کہ کوئی کوٹھی یا مکان ایسا تجویز
کر دیجیے جہان ہم اُس عورت کو چھپا دین اُسکو یہان آ کے
تلاشی لیگا - عورت کا پتا نہ ملیگا بس اپنا سا منھ لیکر چلا جائیگا
ہم آپکا یہ احسان تا عمر نہ بھولینگے -
سیٹھ - ایک مکان نہین دس - جان تک آپ کے کام کے لیے
تو حاضر ہو - مکان کی کیا حقیقت ہو - مین ابھی ابھی اسکا
بند وبست کیے دیتا ہون - آپ مطمئن رہین (گماشتے کیطرف
مخاطب ہو کر) اسکا بند وبست فوراً کرنا چاہیے -
گماشتہ - اب آپ نواب صاحب سے باتین کیجیے اور اُنھین کے
پاس بیٹھیے - مین دو گھنٹے بعد آؤنگا اور سواریان یہان سے
اپنے ساتھ لے جاؤنگا - دو گھنٹے کے اندر ہی اندر سب بند و بست
ہو جائیگا -
چھٹن - ایسے ہی کارندون پر تو آقا اپنی جان تک قربان
کر دیتے ہین - اسوقت جی بہت خوش ہوا -
نواب - سیٹھ جی آپ اس بارے مین بھی بڑے خوش نصیب
ہین ایسے کارندے قسمتون سے ملتے ہین -
چھٹن - اور نگ زیب کو اگر ایسا کارندہ ملتا تو اپنا وزیر
مقرر کرتے - جی خوش ہو گیا -

گماشتہ فوراً رخصت ہوا اور اودھر نوابصاحب نے سیٹھ جی اور اُنکے کارندے کی بڑی دیر تک تعریفین کین - اور بار بار سیٹھ جی کے احسانات بیحد کا شکریہ ادا کیا -

سیٹھ - نواب تھانہ دار لکھنؤ سے وارنٹ آپ کے نام لائیگا اور وہ کوٹھی مین تلاشی لیگا - اور یہان پہلے ہی سے فکر ہوگئی ہوگی -

چھٹن - جی ہان - بس بات اِسمین اتنی ہی ہو کہ اُن عورتونکو وہ یہان نہ پائے - جرم سارا اتنا ہی ہو -

سیٹھ - اور ہمکو صورت تک نہ دکھائی -

نواب - آپ سے کوئی تکلف نہین ہو -

چھٹن - حسین علی - ذرا بی نازو جان کو بلانا -

سیٹھ - آپ کے لکھنؤ کے نام غضب کے ہوتے ہین -

نواب - (مسکراکر) آپ کے پہاڑ کی صورتین کیا بُری ہوتی ہین -

سیٹھ - اب لکھنؤ کی صورتین دیکھین تو مقابلہ ہو سکے -

نواب - دیکھیے دیکھیے اب تو آپ سے بے تکلفی ہی ہوئی ہو اتنے مین بی نازو جان چھما چھم کرتی ہوئی بڑے کمنے سے اُس ڈرائنگ مین جہان یہ سب بیٹھے تھے آئین - سیٹھ جی اِس گل اندام زیبا خرام کو دیکھکر بہت خوش ہوے -

سیٹھ - بھلا یہ بات یہان کہان -

چھٹن - حضرت آپ انپر لٹو ہین اور ہم آپکی پہاڑنون پر جان دیتے ہین - سچ تو یون ہو -

سیٹھ - یہ تو قاعدے کی بات ہو مگر حق یون ہو کہ یہ چال ڈھال یہ طرز خرام یہ رنگین ادائی یہان کے معشوق جانتے ہی نہین -

چھٹن - یہ صحیح فرماتے ہین آپ -

نواب - بھئی حضرت یا دولت حسن لیجیے یا یہ لیجیے -

سیٹھ - ہمکو یہ کیا معلوم تھا کہ آپ لوگ ایسے رنگین طبع ہین - نہین تو ہم سے آپ سے گہری چھنتی -

نواب - بھئی کیا جی خوش ہوا ہو اِنکی ملاقات سے -

چھٹن - دو تین بار آپ کے ہان آچ ہین تو ذرا ذرا بے تکلفی ہونے لگی تھی - اور بس -

سیٹھ - خیر - اب اِس بلا سے نجات پائیے تو سمجھا جائیگا یا زندہ صحبت باقی -

اِس بات چیت مین دو گھنٹے گذر گئے اور کسی کو معلوم بھی نہوا - مگر گماشتہ اپنے وعدے پر حاضر ہوا - نوابصاحب نے چاہا کہ نازو کو ہٹا دین مگر سیٹھ جی نے منع کیا اور کہا انسے دیجیے اِس سے کیا پردہ ہو - کارندہ مذکور آیا تو نوابصاحب نے بکمال اشتیاق کہا کہیے کیا بندوبست ہوتا ہو - اُسنے عرض کیا حضور (بندوبست ہوتا ہو کیا معنی) ایک اشارہ کافی تھا - اتنی دیر مین تو پلٹن بھر کا بندوبست ہو جائے - ایک عورت کے رہنے کا بندوبست کرنا کون مشکل ہو - اِسکے بعد سیٹھ جی کی طرف مخاطب ہوکر کہا (ا) یارپاٹے مین لال کوٹھی کے پاس الا بنگلہ تجویز ہوا ہو اور اُسمین سب سامان لیس ہو ایک طرف ہندوستانی - ایک طرف انگریزی - اور ایک بہشتی اور اُسکی جورو اور دو خادمہ اور دو سپاہی اور دو چوکیدار مقرر کر دیے ہین - جس وقت جی چاہے اُسوقت یہان سے لے چلیے - نواب صاحب نے اِنکی مستعدی کی بڑی تعریف کی مگر نازو کی طرف جو دیکھا تو چہرہ اداس پایا - معاً تاڑ گئے کہ اِنکے دل پر سخت صدمہ

ہوا - اور خود انکا دل بھی بھر آیا کہ نازو اور قمرن کو اس چاہ اور عشق کے ساتھ اسقدر زر کثیر صرف کرکے لائے اور یہان اب اسقدر مجبور ہو گئے کہ وہ الگ رہین اور ہم الگ -
چھٹن صاحب نازو اور محمد عسکری دونون کے دلون کا حال سمجھ گئے - اور یون سیٹھ جی سے ہمکلام ہوے -
چھٹن - ابھی اسوقت تو کچھ جلدی نہین ہی -
سیٹھ - ہان اگر کل انسپکٹر ہو پہنچیگا تو ابھی کیا جلدی ہی کل کوئی چار بجے تک فرصت ہی اور آتے کے ساتھ ہی تو یہان دوڑا تا ہوا آنہ جائیگا - کہین ٹکیگا - کسی سے ملیگا - لوگون سے دریافت کریگا - جب اس کوٹھی کا پتا لگا ئیگا تب تو آئیگا -
گماشتہ - آج رات کو کوئی چار بجے تڑکے سے چلیے ایسی کیا جلدی ہی - اور اُسوقت کوئی دیکھیگا بھی نہین - آیندہ جو مرضی ہو - ایک دفعہ آپ یا اور کوئی صاحب چل کے دیکھ لین تو بہتر ہو - جو کسر ہو نکال دیجائے -
نواب - اجی نہین صاحب -
چھٹن - سب لیس ہی ہوگا -
نازو - کیا جانین کیا قسمتون مین بدا ہی -
نواب - ہان حضور خوب یاد آیا سیٹھ جی صاحب ہم چاہتے ہین کہ ایک معتبر آدمی کاٹھ گودام مین بٹھا دیا جائے کہ اگر کوئی پولیس افسر ریل سے اُترے تو فوراً وہان سے تار بھیجدے -
سیٹھ - اور جو وہ وردی نہ پہنا ہو -
نواب - اگر ہوشیار آدمی ہوگا تو قطع وضع چال ڈھال سے سمجھ جائیگا - اور تار بھیجدیگا -
سیٹھ - تار مین صاف صاف مطلب تو نہ لکھا جائیگا -

نواب - جی نہین - دو تار یہان سے لکھدیے جائینگے - دونون آر فیٹ - اگر کسی پولیس والے کو دیکھا تو نمبر الراد ایک تار بھیجدیا - اور اگر نہ دیکھا تو دوسرا تار بھیجدیا - ہم یہان سمجھ جائینگے -
گماشتہ - تو ایک کام کیجیے - دو آدمی تو ہم اپنے بھیجتے ہین اور ایک آدمی آپ اپنا بھیجیے - تین ہوشیار آدمی ہون تو مطلب نکل آئے - مگر اُن تینون کو روانہ کر دیجیے - ریل پر ہمارا ایک آدمی نوکر ہی - اُس سے بھی مدد ملیگی -
چھٹن - بھلا اس پہاڑ اور جنگل پر ہمین ایسی مدد کس سے ملتی - اس عنایت اور مستعدی سے کون پیش آتا کہ بات منھ سے نکلی نہین اور کل سر انجام ہو گیا -
نواب - ع - شکر نعمتہاے تو چندانکہ نعمتہاے تو -
گماشتہ - تو جیون رام اور بیچن خان کو مقرر کر دیجیے اور ایک آدمی آپ تجویز دیجیے -
نواب - ممن کو بھیجدو چھٹن صاحب -
چھٹن - مین کہنے ہی کو تھا -
گماشتے نے ممن کو ساتھ لیا اور نواب صاحب سے کل امور دریافت کرکے دو قسم کے تار لکھوا کر اپنے پاس رکھے اور ایکسو نوٹ اور پچاس نقد لیکر چلے - گھر پر جا کر جیون رام اور بیچن خان کو حکم دیا کہ تیار ہو کر فوراً آؤ اور تینون کو روانہ کر دیا -
سیٹھ جی نواب صاحب سے رخصت ہو کر سیدھے تھانہ پر پہونچے اور انسپکٹر سے صاف صاف کہدیا کہ ہمارے مہمان عالیشان اور دوست صادق نواب محمد عسکری صاحب کے نام منکوحہ عورت کے بھگا لانے کے جرم مین لکھنؤ سے وارنٹ گرفتاری لیکر کوئی افسر پولیس صبح شام آیا چاہتا ہی اُنکو

اسمین مدد دینی ہوگی - وہ رئیس آدمی ہین اور بڑے
عزت دار رئیس اعظم - اور ہمارے مہمان ہین - اگر یہان
اُنکی بے آبروئی ہوئی تو آپ کا ذمہ - انسپکٹر نے کل امور دریافت
کرکے کہا کہ اگر کوئی انسپکٹر یا سب انسپکٹر یا ہیڈ کانسٹبل آئیگا
تو کپتان صاحب سے ضرور مشورہ کریگا - اور ہمارے پاس
ضرور ہی آئیگا اور ہمکو کل حال ضرور ہی معلوم ہوجائیگا - ہم
فوراً آپکو اطلاع دینگے - مگر ایک کام کیجیے اگر نواب صاحب
کسی کو سچ مچ بھگا لائے ہین تو اُس عورت کو نواب صاحب
کی کوٹھی سے کسی اور مکان مین ٹھہرا دیجیے - بس کچھ بھی
نہوگا - جب تلاشی ہین کوئی عورت گھر مین نہ ملیگی تو
نواب صاحب کو ہرگز ہرگز کوئی گرفتار نکر سکیگا - مہمان کی
مدد کرنا آپ پر فرض ہی مگر بندے نے آپکو دوستانہ صلاح
دی ہی - کسی اور سے اس امر کا اظہار نہونے پائے - کیونکہ
یہ میرے منصب کے خلاف ہی - اور اگر کوئی دوسرا مجھسے
اس قسم کی بات کہتا تو مجھے ناگوار گذرتا مگر آپکے کام کے لیے
دل وجان سے حاضر ہون - جب کوئی بات معلوم ہوگی
فوراً آدمی بھیجدونگا - کہ آپ ہوشیار رہین -

سیٹھ جی نے کہا صرف اسقدر عنایت کو بندہ کافی نہین
سمجھتا مین آپکو نواب صاحب کے پاس لیچلونگا اور
آپکو اُنکی تشفی کرنی ہوگی - انسپکٹر نے جواب دیا کہ
عرض کیا مین نے کہ آپ کے کام کے لیے بندہ دل وجان
سے حاضر ہی - جو فرمائیے بسر وچشم منظور - اور یہان
پہاڑ پر شہر کے سے بدمعاش تو ہین نہین کہ فوراً گواہی دینے
کو مستعد ہوجائین کہ انسپکٹر صاحب بھی اُن نواب کے ہان
جاتے تھے آپکی اگر یہی مرضی ہی تو بندہ حاضر ہی -

سیٹھ جی اپنے دوست انسپکٹر صاحب کو لیکر اُسیوقت
کوٹھی پر گئے اور آغا محمد اطہر صاحب سے کہا کہ ذرا نواب
چھٹن صاحب کو اطلاع کر دیجیے - سیٹھ جی کا نام سُنکر نواب
محمد عسکری صاحب اور چھٹن صاحب دونون باہر نکل آئے
اور ایک اجنبی کو دیکھکر خدمتگار کو اشارہ کیا کہ پردہ کرادو
اور ان دونون کو گول کمرے یعنی ڈرائنگ روم مین لائے -

سیٹھ - نواب صاحب سے ملیے جناب -

انسپکٹر - (بغلگیر ہوکر) مزاج انور حضور کا -

نواب - الحمد للہ - جناب کی تعریف کیجیے -

سیٹھ - (کان مین) نینی تال کے پولیس انسپکٹر -

نواب - (کسیقدر سہم کر) بجا ارشاد -

سیٹھ - مین انکو لے آیا ہون کہ آپ سے انسے ملاقات
ہوجائے - عجیب خلیق آدمی ہین - پولیس مین تو ایسے
افسر کہین ڈھونڈھے ہی کا نہین - ذرا اظہار تحشم نہین - اور
حکومت کا غرور تو چھو ہی نہین گیا ہی -

نواب - ہمپر تو ایک مصیبت پڑی ہی جناب انسپکٹر صاحب

انسپکٹر - خدا آپکی مصیبت دور کرے - بڑا رنج ہوا واللہ
مگر انشاء اللہ کچھ نہوگا -

چھٹن - جب آپ ہی اپنی زبان مبارک سے ایسا فرماتے
ہین تو پھر کیا ہوگا - سب اچھا ہی اچھا ہوگا -

انسپکٹر - آپ کی تعریف کیجیے -

نواب - آپ میرے بھائی ہین - نواب چھٹن صاحب بہادر
آپ بھی لکھنؤ کے بڑے نامی رئیس ہین -

انسپکٹر - (مصافحہ کرکے) زہے نصیب کہ ایسے ایسے معزز
رئیسون سے ملاقات ہوئی - حضور ہرگز نہ گھبرائین -

جو حضور کا ذرا بھی بال بیکا ہو تو مجھے توپ دم کر دیجیے مگر ہان آن مسماۃ کو کسی اور مکان مین ٹھہرا دیجیے بس جو کوئی آئیگا چٹپٹا کے رہجائیگا۔

نواب ۔ اب تو قبلہ ہمارے عزیز بزرگ مشورہ کار بھائی آپ لوگ ہین اور سیٹھ جی صاحب کی عنایتون کا تو ہم شکریہ ادا ہی نہین کر سکتے ۔ ہمنے یہ تھوڑا ہی ذکر کیا تھا کہ آپکے پاس جاتے ہین ۔ مطلق نہین ۔ ہم سے کہا ذرا مکان تک جاتا ہون اور ابھی ابھی واپس آتا ہون ۔ وہان سے آپکو ہماری تشفی کے لیے لے آئے ۔

انسپکٹر ۔ نواب صاحب یہ ایسے رئیس ہین کہ اپنی نظیر نہین رکھتے ۔ بس اپنی آپ ہی نظیر ہین ۔ بڑی خوبیون کے آدمی ہین ۔ اور جان نثار دوست ۔ ایسے دوست کہان پائیے ۔ جب کوئی آپکے ہان وارنٹ لیکر آئے تو آپ صاف کہدیجیے گا کہ ہم کسی کو نہ بھگا لائے نہ لے بھاگے نہ اڑا لیگئے اور نہ یہ ہماری وضع ہے ۔ یہ کسی ہمارے دشمن کی سازش سے وارنٹ جاری کرایا گیا ہے ۔ ہمکو اصلا خبر نہین کہ یہ کون عورت ہے اور کہان رہتی تھی ۔ مکان حاضر ہے آپ ایک ایک کونے کو دیکھکر اپنی تشفی کر لیجیے ۔ مگر جسنے ہم پر یہ تہمت لگائی ہے اس سے ہم سمجھ لینگے ۔ آپ تو اپنا فرض منصبی ادا کرنے آئے ہین ۔ آپ بھی مجبور ہین ۔

نواب ۔ حقہ ملاحظہ فرمائیے ۔ خاصدان لاؤ ۔

چھٹن ۔ آپکی صلاح کے مطابق ہم لوگ کاربند ہونگے ۔

نواب ۔ خدا کرے اسوقت سیٹھ جی بھی یہین ہون ۔

سیٹھ ۔ اب کیا ہے فیصلہ ہوے کہین جا بھی سکتا ہون کھانا کھانے تو بیشک ضرور جایا کرونگا اور باقی تمام شب حاضر رہونگا ۔ مجھے اب چین کہان ۔

نواب ۔ یہ تو ہماری بڑی خوش نصیبی ہے ۔

چھٹن ۔ خوش نصیبی سی خوش نصیبی ۔

انسپکٹر ۔ نواب خاکسار رخصت ہوتا ہے ۔

چھٹن صاحب نے کہا ذرا تامل فرمائیے کوتوال صاحب بندہ ابھی حاضر ہوتا ہے ۔ یہ کہکر ڈرائنگ روم سے دوسرے کمرے مین گئے اور وہان سیٹھ جی کو بلایا ۔

چھٹن ۔ انکو کچھ دینا چاہیے ۔

سیٹھ ۔ آپکو اختیار ہے مگر لینے دینے واسطے تو یہ ہین نہین ۔

چھٹن ۔ دس اشرفیان نذر کیے دیتے ہین ۔

سیٹھ ۔ بہتر ۔ کیا حرج ہے ۔

چھٹن صاحب نے نازو سے دس اشرفیان لین اور جب انسپکٹر صاحب محمد عسکری سے رخصت ہوکر اس کمرے کے اندر سے چلے تو نواب چھٹن صاحب نے دس اشرفیان دیکر کہا (یہ آپکی دعوت ہے) ۔ انسپکٹر نے اشرفیان لیکر کہا واسکی کیا ضرورت تھی حضور ۔ ہمارے اور آپکے درمیان مین ایسا تکلف نچاہیے ۔

چھٹن ۔ مسلمانون مین رد دعوت چہ معنی دارد ۔

انسپکٹر ۔ خیر ۔ آپکا حکم ۔ نواب بندہ آپ سے بھی رخصت ہوتا ہے ۔ آپ مطمئن رہین ۔

انسپکٹر صاحب رخصت ہو گئے ۔

انسپکٹر کے آنے اور تشفی دینے سے ان سب کی جان مین جان آئی نواب صاحب محظوظ ۔ چھٹن صاحب خوش ۔ آغا محمد اطہر شادان و فرحان ۔ قمرن اور نازو کو بھی بڑی تقویت ہوئی مگر مہرلج بلی اس چکر مین تھے کہ دس اشرفیان جو

محمد عسکری نے انسپکٹر کو دی ہین انہین کہین ہم سے بھی تو نہین کچھ وصول کیا جائیگا - چپکے سے آغا محمد اطہر کے کان ہین کہا آغا صاحب یہ دس اشرفیان تو ٹہری رستم حوالے کردی اور ابھی بسم اللہ بھی شروع نہین ہی - نواب محمد عسکری تو صاحب ثروت ہین وہ چاہے جسقدر دولت لٹائین مگر ہم بیچارے غریب آدمی کیا کرینگے - ہمارا تو کہین بھی ٹھکانا نہین ہی - ذرا نواب صاحب کو تم بھی سمجھا دو کہ سوچ سمجھ کے خرچ کرین ابھی بڑے بڑے مرحلے باقی ہین آیندہ جو سب کی رائے ہو - مگر بھائی صاحب بندہ غریب آدمی ہی - مجھ غریب پر رحم فرمایئے گا - مین اس خرچ مین اُدھڑ ہی جاؤنگا -

ہمارے حاتم دوران منشی مہراج بلی صاحب آغا محمد اطہر سے یہ دکھڑا رو رہے تھے کہ خدمتگار نے لاکے تار دیا اور مہراج بلی نے بیرسٹر صاحب کے حوالے کیا - یہ تار مہراج بلی کے نام منجانب عصمت اللہ بھیجا گیا تھا جو انکے گاؤن کا کارندہ تھا - بیرسٹر نے تار پڑھا - نواب صاحب نے کہا حضرت لفظی ترجمہ کیجیے گا - انھون نے کہا مرسلہ عصمت اللہ از لکھنؤ بنام منشی مہراج بلی مینونسپل کمشنر - نینی تال کوٹھی سینٹھ صاحب - "کالا دیو دو دن تک روانہ نہوگا یہان ہی اندر سبھا مین ناچیگا کیونکہ بھیڑیا اور تان سین شکار پر ہین"

نازو - خیریت تو ہی - جلدی بتاؤ نواب -

آغا - ہان ہان بہمہ وجوہ خیریت ہی -

نواب - تو کالا دیو تو تھانہ دار سے مراد ہی -

بیرسٹر - تان سین شاید پولیس کے کسی حاکم سے مطلب ہو

مہراج - پولیس کے سپرنٹنڈنٹ تو آجکل وہان طامسن صاحب ہین

بیرسٹر - بس بس مطلب آگیا -

نواب - اور بھیڑیا چہ معنی دارد -

بیرسٹر - بھیڑیا انگریزی لفظ نہین ہی جناب - یا تو تار والے کی غلطی ہی یا لکھنے والے کی - یا کوئی اشارہ ہی - صاف بی اینچ ای آر آئی اے لکھا ہوا ہی - کسی اور پولیس کے صاحب یا مجسٹریٹ کا نام لیجیے -

مہراج - سٹی مجسٹریٹ فریزر صاحب ہین - وولف فریزر -

بیرسٹر - (قہقہہ لگاکر) بھئی کیا خوب تار لکھا ہی واللہ - وولف کے معنی بھیڑیا - خوب ہی لکھا ہی -

اس تار سے سب خوش ہو گئے - ایک تو بندوبست پختہ اور انتظام کامل کے لیے دو دن اور مل گئے - دوسرے بلا جنبک کے غنیمت ہی - تیسرے تار کا مضمون مذاق انگیز اور دلچسپ تھا معلوم ہو گیا کہ صاحب مجسٹریٹ و صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس دونون شکار پر گئے ہین - بیرسٹر نے سمجھا یا کہ چونکہ نواب صاحب ایک رئیس اور شہزادے ہین اس سبب سے پولیس والے مناسب سمجھیں کہ اپنی برأت کے لیے مجسٹریٹ یا اپنے حاکم اعلی سے بھی اجازت لے لین - تو دو دن تک تو کافی مہلت ہی - آیندہ جو ہونا ہوگا وہ ہوگا -

مسخرہ - کالے دیو کے لیے اندر سبھا اچھی لائے -

نازو - تو خیر دو روز حال بُری تو نہین ہی -

آغا - آپکی بھی کیا عقل ہی بی نازو جان صاحب -

مسخرہ - مگر ایک بات پر کسی صاحب نے غور نہین کیا -

مہراج - وہ حضور فرمائین -

آغا - بس کہہ ہی ڈالیے قبلہ -

مسخرہ - منشی مہراج بلی کے نام تار اور بھیڑیے کا ذکر -

اسپر بڑے زور سے قہقہہ پڑا - اور لوگ لوٹنے لگے کہ بھئی کیا بات پیدا کی ہی - خوب سوجھی - مہراج بلی نے خود بھی داد دی اور دیر تک تعریف کیا کیے کہ (اندرون این وقت مسخرہ سرکار مثل عالی نعمت خان مسخرہ بن نمودہ داد بلاغت ربود) - واہ اُستاد - کیا غت ربود ہی - اور نعمت خان عالی کو عالی نعمت خان کہکے نام کو اچھا رو گردان کر دیا ہی -

مسخرہ - بندگی - داد تو دی - اندرون این وقت کتنی شُستہ فارسی ہی - جیسے خاص الخاص ایرانی بولتے ہین -

مہراج - بندہ ٹھیٹھ بولتا ہی -

مسخرہ - بیشک - آگے تو حضور ہی جی بھیجو بولتے تھے اب شُنا کو ہی لانے لگے مگر دور کی مشق ابھی نہین کی ہی شاید -

مہراج - شما ہندی مردم چہ دانستن کنند کہ گفتہ اند - ع -

فارسی لسے کہی جاتی نہ اُردو کی طرح

یہ چہل ہو ہی رہی تھی کہ ممن ایک اور تار لایا - یہ نواب صاحب کے نام تھا - ابکی پھر سب ہمہ تن گوش ہو کے سنین کیا خبر ہی - بیرسٹر نے پڑھنا شروع کیا -

بنام نواب محمد عسکری بہادر - نینی تال -

مرسلۂ رونق جنگ - از لکھنؤ -

کل اور پرسون مجھے چھٹی نہین - پرسون تک غالباً آپ کے سپاہیون کی وردی روانہ کرونگا - گھر مین خیریت ہی - میری بندوق آپ کے دوست فریزر صاحب شکار پر لیگئے ہین - اِس تار سے اور بھی تسلی ہوئی - سمجھ گئے کہ سپاہیون کی وردی کا نسٹبلون سے مراد ہی -

جب قمرن کہ خواب ناز مین تھین بیدار ہوئین تو نازو نے منہ چوم کے کہا بہن دو تار آگئے ہین کہ کل اور پرسون ابھی وہان سے پولیس کے لوگ نہ آئینگے - قمرن خوش ہو کر اٹھ بیٹھی تو منشی مہراجبلی صاحب نے یون ظرافت کی مٹی خراب کی -

مہراج - نازو کے بوسہ لینے پر حسد ہوتا ہی - کاش ہماری بھی اتنی قسمت کی رسائی ہوتی -

نازو - تم بھی بہن بنالو تم بھی چوم لو -

اِسپر ایسا قہقہہ پڑا کہ تمام کوٹھی گونج گئی - اور مہراجبلی سخت خفیف اور بہت ہی ذلیل ہوے -

مہراج - کہکے پچتائے - لاحول ولا قوۃ -

نازو - بہن کہکے چوم لے -

مہراج - چلو بس اب بکو نہ واہیات (جھنجھلا کر) چار آدمیون مین ذلیل کرتی ہو - کوئی میان سے اِسطرح سے پیش آتا ہی -

نازو - لکھنؤ میانون سے یون ہی پیش آتے ہین -

مہراج - واہیات بات!

نازو - اب مین اک وصف ندون کہین -

مسخرہ - لاتون کا آدمی باتون سے نہین مانتا -

قمرن منہ دھو کر دیر کے بعد اِن سب مین آ کے بیٹھی اور مہراج بلی کی باتون پر کسیقدر متبسم ہوئی تو اختر نے خوش ہو کر کہا -

وہ آئے خندہ پیشانی کہین سے
تبسم ہی عیان چین جبین سے

ملے کیا کوئی اُس پردہ نشین سے
چھپالے منہ جو صورت آفرین سے

شفا ہو عیسی گردون نشین سے
ہماری بندگی پہونچے یہین سے

شب وعدہ مدد کر ای نزاکت
قسم ٹوٹے نہ میرے نازنین سے

اُف آج کا دن بھی کیا ستم کا دن تھا شام کو نازو اور قمرن اور اِنکی سب خادمہ اُس کوٹھی مین بھیجدی گئین

جو ٹمرن سے روپوش ہونے کے لیے تجویز کی گئی تھی -

خانہ تلاشی

تین دن کے بعد کوتوال لکھنؤ مع انسپکٹر نینی تال و چند اشخاص
ہمراہ لیکر نواب محمد عسکری صاحب کی کوٹھی مین آیا - انسپکٹر نے
خدمتگار سے کہا نواب صاحب سے کہو ایک ضروری بات
آپ سے دریافت کرنی ہو ذرا یہانتک قدم رنجہ فرمائیے
یہان تو پوچھا جو یہ واقف تھا کہ پولیس والے تلاشی لینے کو
آیا چاہتے ہین - نواب صاحب نے حکم دیا کہ اِن لوگون کو
آنے دو - دونون افسر سیر کرتے ہوے کوٹھی کے
اندر داخل ہوے - اور کانسٹبلون کو باہر بٹھا دیا - کرسیون پر
نواب محمد عسکری صاحب اور نواب چھٹن صاحب اور آغا
محمد اطہر اور لنڈنی اور بیرسٹر اور مسیح الدولہ اور مہراج بلی اور
سیٹھ جی بیٹھے ہوے تھے اور شطرنج ہو رہی تھی -
انسپکٹر - جناب نواب صاحب - آپ لکھنؤ کے کوتوال ہین اور
یہان اس غرض سے آئے ہین کہ اب مین کیا عرض کرون -
نواب - فرمائیے فرمائیے -
آغا - ارشاد - مطلب فرمائیے -
چھٹن - آخر کچھ معلوم تو ہو جناب -
کوتوال - کدرا کو آپ جانتے ہین جناب نواب صاحب
چھٹن - مجھے ارشاد ہوا کچھ -
کوتوال - مین پہچانتا نہین ہون - نواب محمد عسکری صاحب
جنکا نام ہو اُنسے کچھ کہنا ہو -
نواب - فرمائیے - عسکری بندے کا نام ہو -
کوتوال - آپ کدرا سے بھی واقف ہین - قادر نام چوڑی والا
نواب - قادر چوڑی والا! قادر چوڑی والا کون -
کوتوال - آپ اُس سے واقف ہین یا نہین -
نواب - کچھ اور پتا اُسکا دیجیے - چوڑی والے سے اور مجھسے کیا سروکار حضرت
کوتوال - کسی چوڑی والی سے کبھی ملاقات تھی -
نواب - لاحول ولا قوۃ - آخر اس تقریر سے آپ کا منشا
کیا ہو - میری کچھ سمجھ مین نہین آتا -
انسپکٹر - اصلیت یہ ہو کہ کوئی منہار ہو کدرا نام اُسکی
جروا کو کوئی ذات شریف اُڑا لے گئے - سو اُسنے رپٹ
لکھوا دی کہ نواب محمد عسکری اُس شخص کی بیوی کو لے بھاگے
اور اب یہاں پر اُسکو بھگا لے گئے ہین -
نواب - (بہت ہنسکر) - واللہ - چھٹن صاحب تمہین واللہ
ذرا سنو تو شطرنج تو رہنے دیجیے قبلہ -
چھٹن - کیا کیا حرامزادے لوگ ہین -
نواب - یہ لطیفہ سُنا آپ نے آغا صاحب - کدرا کوئی
پیدا ہوے ہین جنکی بیوی کو مین بھگا لایا ہون اور ذات
کے منہار ہین -
آغا - لاحول ولا قوۃ - ایسی عالی خاندان عورت آپ کو
کہان ملی - کیا کیا حضرات ہین -
لنڈنی - یہ آخر ہین کون صاحب -
نواب - کوئی ہمارے مہربان پیدا ہو گئے ہونگے - تمہین
واللہ اس پاجی پنے کو تو دیکھو کہ کدرا منہار کی جروا کو مین
بھگا کے یہان لے آیا ہون - اسقدر غصہ اسوقت ہو کہ
اپنی بوٹیان نوچنے کو جی چاہتا ہو -
انسپکٹر - مجھے خود حیرت تھی کہ یہ کیا ماجرا ہو -
لنڈنی - لاحول ولا قوۃ - کیا کیا بدمعاش لوگ اس دنیا
مین پڑے ہین - آخر آپ کو کسی پر احتمال ہوتا ہو -

نواب - اب مین کسکا نام لون -
بیرسٹر - (کوتوال سے) اچھا تو آپ اب کیا کارروائی کرنا چاہتے ہین - اور آپ کو حکم کیا ہی -
کوتوال - ہمین حکم ہی کہ ہم سب کو گرفتار کر لیجائین -
بیرسٹر - یہ خبر محض غلط ہی اور رپٹ جھوٹی لکھوائی گئی ہی آپ کوٹھی مین تلاشی لے لین -
کوتوال - بہت اچھا - مگر وہ تو تھانے پر دھاڑین مار مار روتا تھا - ہاے قمرن ہاے قمرن کہ کہ - اور منشی مہراج بلی کی سازش بتاتا تھا -
آغا - جھوٹا مکار -
چھٹن - وہ ہین کون ذات شریف -
نواب - مین تو حضرت ایک مدت مدید سے بیمار پڑا ہون اور انسپکٹر صاحب بھی دو ایک بار وقت بیوقت آئے - مگر اب اسوقت بجز اسکے کہ غصے کو ضبط کرون اور کیا چارہ ہی
کوتوال - واقعی اگر غلط رپٹ لکھوائی تو آپ پر بڑا ستم ڈھایا مگر اسکے قول سے تو ثابت ہوتا تھا کہ آپنے قمرن کو پہلے ایک مکان لے دیا - پھر اسکو یہان بھگا کے لے آئے واللہ اعلم -
للندی - اجی حضرت آپ اپنا منصبی فرض ادا کیجیے - جہان جہان دیکھنا منظور ہو - دیکھ لیجیے -
آغا - مگر اتنا تو فرما دیجیے کہ یہ قمرن کون نیک بخت ہین جنکا نام دوبار آپ لے چکے ہین -
کوتوال - جی یہ مسماۃ قمرن اسی کدرا کی عورت کا نام ہی یہ منشی مہراج بلی کون صاحب ہین -
مہراج - وہ کل یہان سے چلے گئے -

کوتوال - (انسپکٹر سے) آپ نے انکو دیکھا تھا - انکے ساتھ تو کوئی عورت نہ تھی - انھین کی سازش لکھی گئی ہی - اور وہ یہان سے چلدیے - بھلا کیون صاحب یہ مہراج بلی کہان کو گئے ہین -
مہراج - جناب انکو کتے نے کاٹا تھا تو کلکتہ گئے ہین -
کوتوال - خوب - ہان - ہی دال مین کالا کالا - اچھا اب بندہ تو فرض منصبی ضرور ادا کریگا - تلاشی دلوائیے - اسی کوٹھی مین نواب صاحب بہادر رہتے ہین نا -
بیرسٹر - تلاشی دلوائیے کیا معنی - کوٹھی کھلی ہوئی ہی - دیکھ لیجیے - عورت کوئی سوئی نہین ہی -
کوتوال - صاحب بہادر کی تعریف کیجیے -
چھٹن - جناب بیرسٹر صاحب -
کوتوال - ہان - جیجی - آداب عرض کرتا ہون -
بیرسٹر - تسلیم - آپ اپنی تشفی کر لیجیے -
کوتوال - (کانسٹیبل کو پکار کر) کیور سنگھ اس کوٹھی مین دیکھو کوئی عورت ہی کہ نہین - اور للتوا کو بلا لے کہ وہ شناخت کرے - مجھے خود افسوس ہی کہ ایک ایسے رئیس کے ہان مین اس کام کے لیے آیا - مگر مجبوری ہی -
نواب - آپ کا اسمین کیا قصور ہی بھلا -
چھٹن - مگر بقول نواب صاحب کے - واللہ اسقدر غصہ ہی کہ ہمارا ہی دل جانتا ہی -
مہراج - یہ ہی کس پاجی کا فعل -
آغا - کیون صاحب یہ اس دہی والی کی شناخت کو میان للتوا کون صاحب تشریف لائے ہین -
کوتوال - یہ کدرا کے دوستون مین ہی -

آغا۔ آپ کو کوتوال صاحب اس مقدمے کا کچھ حال معلوم ہی۔ ہم لوگ تو لکھنؤ مین چلکر دریافت ہی کرینگے مگر آخر یہ کن بزرگوار کی کارستانی ہی۔

کوتوال۔ حضرت ہمکو تو صرف اتنا ہی معلوم ہی کہ ہمارے افسر نے ہمسے کہا کہ کسو اور راڈر صفا بچھونا ساتھ لو اور نینی تال کی ہوا کھاؤ۔ اور کدرا دو دفعہ ہمارے سامنے تھانے پر آیا اُسنے رپٹ لکھائی کہ نواب عسکری صاحب اُس شخص کی بیوی کو یہ اغوا منشی معراج علی و فلان فلان بیت حرام اُڑا لیے گئے ہین۔ اور زار زار رونے لگا کہ قمرن ہاتھ سے گئی اور میرے قدمون پر گر پڑا۔ بندہ حسب الحکم وہان سے روانہ ہوا۔ القصہ اُس علی کو کدرا نے مسماۃ قمرن کی شناخت کے لیے ساتھ کر دیا ہی۔

سیٹھو۔ انسپکٹر صاحب ان لکھنؤ کے لوگون سے خدا بچائے اب آپ دیکھیے کہ نواب صاحب اتنے دن سے یہان ہین اور مجھے اور آپ سے ایک دم کی جدائی نہین ہوئی مگر آج قمرن کا آج ہی نام سُنا۔ کرتو ڈر اور تکر تو غضب خدا سے ڈر۔

انسپکٹر۔ مجھے سخت استعجاب ہوا کہ اتنے بڑے رئیس اور یہ حرکت اور عورت بھی کون کہ مہاران۔ لاحول ولا قوۃ۔

نواب۔ شدنی امر۔ لکھا یون ہی تھا کہ اس پہاڑ پر یہ تہمت ہمپر لگائی جائیگی۔ یہ بات بھلا کیونکر ٹلتی۔

کوتوال۔ کچھ نہین۔ آپ کو اسکا ہرگز خیال کرنا چاہیے جب آپ کا دامن بے لوث ہی تو کیا پروا ہی۔

اتنے مین کپور سنگھ کانسٹبل نے آکے عرض کیا حضور داروغہ صاحب ارے یہان تو کہین عورت کا نشان ہونا نہین ہی ہان ایک دوپٹہ البتہ پڑا ہی۔ تو ن یہ حاضر ہی۔

کوتوال۔ دوپٹا تو عورت کا ہی۔ یہ کہان سے آیا نواب صاحب

نواب۔ کیا!

مسخرہ۔ ای حضور یہ میرا دوپٹا ہی۔

کوتوال۔ معقول! آپ مجھے پاگل بناتے ہین۔

بیرسٹر۔ تو کیا اس دوپٹے سے آپ اپنے وارنٹ کی کارروائی کرنے والے ہین!۔

کوتوال۔ جی نہین۔ مگر۔

بیرسٹر۔ اگر مگر یہان ایک نہین چل سکتا۔ ایسے ایسے اگر دو ہزار دوپٹے بھی ہون تو کیا۔ رئیس کی کوٹھی ہی امیر کا گھر ہی۔ نواب ہین شہزادے ہین۔ سب قسم کے لوگ آتے ہین ارباب نشاط بھی آتے ہین۔ طائفے بھی آتے ہین ناچ بھی ہوتا ہی۔ اگر کسی کا دوپٹا رہگیا تو اس سے دفعہ ۳۶۶ عائد ہو گئی ؟ ہیع۔

این خیال است ومحال است وجنون

کوتوال۔ اب بندہ بیرسٹر تو ہی نہین اور نہ بیرسٹرون کا مقابلہ کر سکتا ہی۔ یہ تو خاکسار نے عرض بھی نہین کیا کہ دفعہ ۳۶۶ کے مطابق کارروائی کرونگا۔

بیرسٹر۔ آپ کو کوتوال صاحب اب یہ کارروائی کرنا مناسب ہی کہ لکھ دیجیے کہ مسماۃ قمرن نواب صاحب کی کوٹھی مین نہین ملی نواب محمد عسکری صاحب کو قطعی انکار ہی۔ وہ کہتے ہین کہ ہم نہ کدرا کو جانتے ہین نہ قمرن کو۔ انکے ہان تلاشی لی گئی تو کوئی عورت کوٹھی مین نہین ملی۔ بس چھٹی ہوئی۔ اب رہا یہ امر کہ دوپٹا آپ نے پایا۔ پھر اس سے کیا ہوتا ہی میرے ہان ایک زنانہ دوپٹا نکلے مجھے آپ پھانسی دیجیے گا

کوتوال۔ جی نہین جناب خاکسار نے تو پہلے ہی عرض

کر دیا تھا کہ بیرسٹر صاحبوں سے بندہ مقابلہ نہیں کر سکتا۔
آپ نے جو فرمایا وہ قانون کے مطابق ہے۔ اُسکی کارروائی
ہوگی۔ میں کیا اتنے بڑے رئیس کے خلاف ہو سکتا ہوں
اور پھر جب کہ وہ مجرم ہیں۔

چھٹن۔ یہ آپکی شرافت ہے۔

آغا۔ ہاں صاحب خود شریف زادے ہیں۔

مہراج۔ انکو خود افسوس ہے کہ کسی بدنصیب آدمی نے
خواہ مخواہ نواب صاحب کے پیچھے یہ بلا لگا دی۔

سیٹھو۔ اچھا پھر اب یہ معاملہ ختم بھی ہوگا یا اسکا سلسلہ چلا ہی
جائیگا۔ ارے صاحب تحقیقات ہو چکی۔ دیکھ بھال ہو چکی
تلاشی ہو چکی۔ اب کیا باقی ہے۔

کوتوال۔ آپ خفا نہوں۔ بندہ رخصت ہوتا ہے سمجھے کچھ
مل نجائیگا۔ میری گرہ سے کچھ نجائیگا۔ تسلیم۔

لنڈنی۔ حقہ تو پیتے جائیے کوتوال صاحب۔

کوتوال۔ مگر سیٹھ جی صاحب بگڑ جائینگے۔

بیرسٹر۔ نہیں صاحب۔ بگڑ جانا کیا معنی۔ اب آپ ہی کے
ہاں کوئی شخص وارنٹ لے کے آئے اور تلاشی آپ کے گھر کی
لے اور چپہ چپہ ڈھونڈھے کہ وہ منکوحہ عورت کہاں ہے جسکو
آپ بھگا لائے ہیں تو آپ خوش ہونگے۔

کوتوال۔ ہاں یہ تو صحیح ہے۔

انسپکٹر۔ حضور نواب صاحب۔ اب ایک نیچ کی بات عرض
کرتا ہوں۔ میں نے آج کوتوال صاحب کی دعوت کی ہے اور
یہاں سے جاتے ہی دعوت یہ ہے کہ پہاڑ کا جنگلی مرغ پکوا کے
کھلائے۔ اگر آپ کے ہاں کوئی مرغ موجود ہو تو آج مجھی کو
دیدیجیے۔

سیٹھو۔ آپ کے ہاں تھا۔ کل اُسکا قورمہ پکوا کے چکھ گئے
مگر ابھی میں بندوبست کیے دیتا ہوں۔ کوئی ہے۔ دیکھو سپاہی
کو بلاؤ۔ رام سنگھ۔ دو بندوقیں اُٹھالو۔ اور شکاری
چھیدا کو ساتھ لو اور چھجو خان کو اور شیرا اور گیندا ان
دونوں کتوں کو اور ٹٹو یا بو اصطبل سے لیکے چلے جاؤ
جنگل اور مرغ کا شکار کر لاؤ۔ بھئی آج اپنے دوست انکے
کوتوال صاحب کی دعوت کی ہے تو حضرت پھر آج پوری
دعوت ہے۔ شام کو ہمارے گھر پر کھانا کھائیے گا۔

کوتوال۔ خاکسار کو مطلق عذر نہیں ہو سکتا۔ مگر بندہ تو
انسپکٹر صاحب بہادر کا مدعو اور مہمان ہے۔

سیٹھو۔ انسپکٹر آج آپکی مع آپ کے مہمان کے دعوت ہے۔

انسپکٹر۔ ایک شرط ہے۔ جنگلی مرغ ضرور ہو۔

سیٹھو۔ بھئی کیا آدمی ہو واللہ۔ ایک مرغ! شکاری
ایک چھوڑ۔ دو دو گئے ہیں سپاہی ساتھ گیا ہے۔ دو کتے
گئے ہیں۔ مرغ کی کمی اب کیا ہے۔ کوتوال صاحب آپ
دعوت منظور کیجیے۔

کوتوال۔ نہ منظور کرنا کیا معنی۔ بسر و چشم منظور۔ مگر
ایک بات خاکسار عرض نہیں کر سکتا۔ اگر۔

سیٹھو۔ فرمائیے صاحب۔ تکلف نہ کیجیے۔

تکلف سے بری ہے حسن ذاتی
قبائے گل میں گل بوٹا کہاں ہے

کوتوال۔ اگر ہم غریبوں کے ساتھ کھانا کھانا خلاف شان
نہ ہو تو حضور بیرسٹر صاحب کو بھی تکلیف دیجیے۔ مسلمان
مسلمان تو سب ایک ہیں۔ چاہے بیرسٹر ہو اور چاہے
ایک غریب کانسٹبل ہو۔

سپرنٹنڈنٹ - بندہ ناخواندہ مہمان حاضر ہوگا -

کوتوال - نہین حضور یہ بُرا ماننے کی بات نہین ہی - ہم غریب سپاہی اور آپ کو اللہ نے وہ رتبہ دیا ہی کہ آپ سشن جج اور ہائی کورٹ کے جج ہو سکتے ہین اور ہوے - تو ہم کو آپ کے سامنے زبان کھولتے ہوے شرم آتی ہی - مگر حضور بھی مسلمان ہین اور خاکسار بھی - اور نواب صاحب بہادر تو شہزادے ہین -

نواب - بھائی صاحب - اپنا تو اصول ہی اور ہی - واللہ جس مسلمان نے جھک کے آداب عرض کیا اُس سے بندہ درگاہ کبھی اسقدر خوش نہین ہوے جسقدر اُس مسلمان سے خوش ہوے جو تین روپیہ ماہواری پاتا ہی مگر سلام علیکم کہتا ہی اسی قسم کا ہمنے کوتوال صاحب کو بھی پایا -

کوتوال - بندہ کفش بردار ہی -

نواب - مگر - دوپٹے پر آپ نے بھی بہت زور دیا تھا قبلہ -

کوتوال - خداوند - اب مین کیا کہون - واللہ یہ سب ان کانسٹبلون کے دکھانے کے لیے تھا اور ان حضرت کے دکھانے کے لیے جو بغل گھونسا انسپکٹر صاحب بیٹھے ہوے ہین کہ انکو یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ یہ کوتوالی نہین جانتا - ورنہ خاکسار کیا اتنا بھی نہین جانتا کہ اس دوپٹے سے کیا ہو سکتا ہی - لاحول ولا قوۃ - ایک عورت کا دوپٹا گھر سے نکلا - پھر اس سے کیا ہوتا ہی - نکلا کرے ایک نہین دس - دس نہین بیس دوپٹے نکلین اس سے ہوتا کیا ہی - مگر فرض منصبی - بس اور کچھ نہین -

سپرنٹنڈنٹ - یار کوتوال صاحب - تمھی ایک بات پوچھتے ہین -

کوتوال - حضور تو کانٹون مین گھسیٹتے ہین - یار کوتوال کے کیا معنی - خاکسار کو اگر پندرہ بیس برس مین کوئی عہدہ سے عہدہ خوش قسمتی سے مل سکتا ہی تو انتہا سے انتہا مین اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ یا شاید پولیس کا بھی سپرنٹنڈنٹ ہو جاؤن مگر سپرنٹنڈنٹ صاحب تو بھولے سے کبھی یہ عہدہ قبول نہ کرینگے - آپ لوگ ہم مسلمانون کے فخر و افتخار ہین - اب یہ امر کہ یہ مقدمہ کیونکر دائر ہوا اور کیا ہوا اور وہ قصہ لین کون ہی اور کدر راکون ہی اسکا حال خاکسار کو اچھی طرح نہین معلوم - مگر اتنا سُنا تھا کہ کوئی بڑے بڈھے نواب صاحب آپ کے دشمن ہین اور وہ تلے ہوے ہین کہ آپکو ذلیل کرین اور دو لاکھ روپیہ اسمین خرچ کرنا چاہتے ہین - کدر را مردود کی بھلا یہ کیا وقعت تھی کہ اُسکی رپٹ لکھانے پر ایسی سخت کارروائی کیجاتی - ایسے ایسے پچاسون رپٹ لکھاتے ہین مگر انکی سُنتا کون ہی - ع

کس نمے پرسد کہ بھیا کون ہی
ایک ہی یا ڈیڑھ ہی یا پون ہی

مگر اُسی نواب نے اسمین کدر را کی طرف سے بہت روپیہ خرچ کیا - سات ہزار تو ایک وکیل کو دیے - یہ ایک ادنی سی رقم ہی - اور کوئی دو ڈھائی ہزار ایک برف والے کو دیے کہ وہ گواہی دیگا کہ قمرن کو نواب محمد عسکری صاحب ایک مکان مین پہلے لیگئے تھے - اور وہان وہ کسی بڑھی عورت کے ساتھ رہی - اور پھر پہاڑ پر بھگا لے گئے - مجھے کل حال اچھی طرح نہین معلوم ہی اور یہ میرے منصب کے بھی خلاف ہی مگر ہمارے حضور سپرنٹنڈنٹ صاحب جب نواب محمد عسکری بہادر کی طرفدار ہین تو خاکسار کیون کوئی بات چھپائے اُس نواب کو خاکسار نے نہین دیکھا نہ اُنکے نام سے واقف ہی - مگر

مجھے اتنا کہا گیا تھا کہ اگر کل کارروائی ٹھیک اتری تو ایک ہزار
روپیہ نواب تمکو دینگے - گو خاکسار تو ایمان کا پابند ہی مگر حضور
یہ روپیہ وہ شے ہی کہ انسان کو چوندھیا دیتا ہی - لیکن ہمارے
فخر اور ہم سب مسلمانوں کے افتخار جناب بیرسٹر صاحب بہادر
کی موجودگی میں تو خاکسار کی کیا مجال ہی کہ زبان تک ہلا سکے
مگر ایک بات اور بھی ہی ع -

	بے فیض اگر یوسف ثانی ہی تو کیا ہی	

لیکن خاکسار اس موقع کو کسی طرح چھوڑ نہیں سکتا ہمارے
حضور بیرسٹر صاحب سے اور پلٹن کے کپتان صاحب
ملاقات ہی اگر یہ ایک چٹھی اسوقت لکھدین تو واللہ بندہ
اسوقت پورا انسپکٹر ہو جائے -

نواب - تو بھئی بیرسٹر صاحب ان بیچاروں کی سفارش
کر دو -

چھمن - حضرت یہ تو فرض ہی آپ پر -

بیرسٹر - ہان مین انکو تو خوب جانتا ہون اور یہ بھی مجھے
یقین ہی کہ میری سفارش بیکار نہیں جا سکتی مگر مین
ان بزرگوار سے نہیں واقف ہون کہ یہ کون صاحب ہین
مین انکے نام خط لکھون تو انمین کیا لکھون - مجھسے
یہ امید رکھنا کہ جھوٹ لکھدون کہ مین ان صاحب کو
عرصہ دراز سے جانتا ہون اور یہ بڑے راستباز اور
بڑے لائق افسر اور پولیس کے نامی گرامی کوتوال ہین
یہ امید تو کبھی پوری نہین ہو سکتی - کیونکہ کبھی ان سے
پیشتر مجھسے ملاقات بھی نہین ہوئی تھی - مین آپ کو
کسی طرح کا دھوکا نہین دینا چاہتا - مین آپ کی سفارش
کر نہین سکتا - کیون کہ مین آپ کا نام تک نہین جانتا کہ

کون ہین اور آپکا چال چلن کیسا ہی اور پولیس افسر آپ کیسی
قابلیت کے ہین -

نواب - اچھا تو ایک دوست کی خاطر سے اگر آپ کوئی کلمہ
توصیف لکھدین تو اسمین کیا مضائقہ ہی -

چھمن - اچھا تو اب اس بحث کو پھر طی کیجیے گا -

سیٹھ - ہان مناسب تو یہی ہی - اور اسمین بحث ہی کیا ہی بیرسٹر صاحب
کو ہم لوگ رفتہ رفتہ مجبور کرینگے تاکہ وہ سفارشی چٹھی لکھدین -

آغا - اور ضرور لکھدینگے نواب -

چھمن - نہ لکھنا کیا معنی -

کوتوال - خداوند - خاکسار تو ایک ذرہ بیمقدار ہی - مگر
بیرسٹر صاحب کی ایک چٹھی پر میری تمام زندگی کا دارومدار ہی
کہ مین فوراً انسپکٹر ہو جاؤنگا - اور ایسے ایسے شہزادون کی
ڈیوڑھی پر آکر اگر اس انسپکٹری سے بھی ہم محروم گئے تو بقول ع -

	ہم بھی کیا یاد کرینگے کہ خدا رکھتے تھے	

مجھے فقط ایک چٹھی پلٹن کے کپتان صاحب کے نام
حضور لکھوا دین -

نواب - بیرسٹر صاحب - بھئی اب ہم سب لوگ ملکے آپکو
مجبور کرینگے - اور آپ کو سفارشی چٹھی لکھنی ہوگی -

سیٹھ - آپ کا اسمین حرج ہی کیا ہی -

آغا - بیرسٹر صاحب - اب تو آپ کو چٹھی ضرور لکھنی ہوگی -

سیٹھ - اچھا تو ابھی تو کوتوال صاحب بھی یہان ہی ہین کل
غریبخانے پر آپ سب صاحبون کی دعوت ہی -

نواب - ہماری دعوت نہین ہی - آپ نے تو فقط انسپکٹر صاحب
اور کوتوال صاحب اور بیرسٹر صاحب کی دعوت کی ہی - بندہ
نہین حاضر ہو سکتا - اور نہ نواب چھمن صاحب آئینگے اور

نہ آغا صاحب آسکتے ہین -

سیٹھ - نواب محمد عسکری صاحب بھی آئینگے اور آغا محمد اطہر صاحب کو بھی آنا ہوگا اور نواب چھٹن صاحب بھی قدم رنجہ فرمائینگے - مین صبح کو سب صاحبون کی خدمت مین خطوط دعوت کے بھیجدونگا -

بیرسٹر - مگر میرے نام اگر انگریزی مین نہ خط آیا تو مین نہ آونگا یہ یاد رکھیے گا -

سیٹھ - حضور کے نام انگریزی مین لٹر آف انوٹیسن جائیگا تب تو آئیے گا - اچھا اب انسپکٹر صاحب کو بھی رخصت کیجیے اور کوتوال صاحب بیچارے بھی رخصت ہون - کمر کھولین بڑی دیر سے کیسے بندھے بیٹھے ہین - حضرت اب رخصت تاکہ کل ماحضر غریب خانے ہی پر تناول فرمائیے گا -

کوتوال - ای حضور فخر یہ -

انسپکٹر - کل کی دعوت کا پورا پورا سامان ہوچکا ہے -

کوتوال - رئیس کی بھی کیا بات ہے چٹکیون مین سب سامان لیس ہے - شکاری بھیجدیے - آدمی بھیجدیے دو کتے بھی ساتھ کردیے - اب یہ انتظام تو جناب انسپکٹر صاحب واللہ ہے کہ پولیس کے باپ سے بھی نہین ہوسکتا -

انسپکٹر - اسمین کیا شک ہے ہمارے پاس شکاری کہان اور تین گھوڑے ہم اسوقت کہان سے لاتے اور سیٹھ جی صاحب جو انتظام کرینگے وہ ہمسے کہان ممکن ہے -

اس تقریر کے بعد انسپکٹر اور کوتوال لکھنؤ رخصت ہوے انکے جاتے ہی بیرسٹر نے مہراج بلی سے سخت شکایت کی کہ آپنے اپنا نام کیون چھپایا - آپ نے بہت بڑی غلطی کی خاموش ہی رہے ہوتے - یہ کہنا کیا فرض تھا کہ یہان سے

منشی مہراج بلی صاحب چاہیے - خواہ مخواہ ایک شک پیدا کردینے سے کیا فائدہ تھا - وہ تو کہیے یہ کوتوال بھی عقلمند تھے - ورنہ یہ امر کہ منشی مہراج بلی یہان اب تک تھے اور اب غائب ہوگئے شک پیدا کرنے کے لیے کافی تھا - اور کیا آپ سمجھتے ہین کہ کوتوال تحقیقات نکریگا - وہ ایک ہی کائیان پولیس افسر مجھے معلوم ہوتا ہے اسکی باتون پر نجائیے پیر بس کی گانٹھ ہے -

نواب - تو بھئی اسکو کچھ دے لیکے راضی کرنا چاہیے - کیونکہ مثل مشہور ہے کہ ع:

گر سے جو مرے تو زہر کیون دو

چھٹن - کل سو روپیہ اسکے پاس بھیجدو -

آغا - ہماری بھی یہی راے ہے -

بیرسٹر - خدا کے لیے جلد بازی تو نہ کرو - ایک ادھی اسکو نہ دو - اب آپ میری راے پر چلیے - جو بندہ عرض کرے کیجیے وہ شب کو یہ سب شریک دعوت ہوے اور دوسرے دن انسپکٹر لکھنؤ دو آدمیون کو خفیہ تحقیقات کے لیے چھوڑ کر لکھنؤ روانہ ہوا - دوسرے دن نواب صاحب مع احباب قمرن کے دیکھنے کو چلے اور دروازے پر پہونچکر نواب صاحب نے خاصدان سے دو گلوریان نکالین اور مکان کے اندر تشریف لے گئے - دیکھا کہ قمرن بہت اداس پلنگ پر بیٹھی ہوئی ہے اور حسرت بھری نظرون سے در و دیوار کو دیکھ رہی ہے - یہ لوگ بھی قمرن کی پلنگڑی پر بیٹھ گئے اور رخسار تاباں سے زلف سیاہ ہٹاکر یہ شعر پڑھا ؎

رخ رنگین ہین وہ زلفون سے چھپانے والے
خلق کو چاند گہن ہین وہ دکھانے والے

یہ کہکر ایک گلوری قمرن کے لب لعل کے پاس لے گئے اور اصرار کیا کہ ہماری خاطر سے یہ گلوری ہمارے ہاتھ سے کھا لو - مگر قمرن نے کہ صید الم اور نخچیر تیر ستم تھی ہاتھ سے گلوری ہٹا دی - اسپر میان اختر نے یہ شعر حسب حال کہا - ؎

| لال ہین آپ ہی لب سرخی پان و در ہے |
| نازکی کہتی ہے یہ بار گران دور رہے |

نواب صاحب نے جو معشوقہ ناز آفرین کو اسقدر ملول و افسردہ دل پایا تو قریب جاکر گلے لگایا اور کہا جانی یہ تو خوشی کا وقت ہے کہ آئی بلا ٹل گئی - اسوقت یہ اداسی اور حسرت کیسی ہمارا ہی خون پیے جو یہ گلوری نہ کھا جائے - جب قسم دی تو قمرن نے ذرا منھ کھول دیا اور نوابصاحب نے اپنے دست مبارک سے گلوری کھلا دی اور کہا از برا ے خدا ہنسو بولو - یہ چپ کیون ہو ہنسنے سے اُنکا گھر بستے ہین ؎

| شیرین ہے دہن کرو شکر خند | ہنسنے مین ... ہے |
| کیا جسم ہے صاف اُس پری کا | گویا قد آدم آئینا ہے |

اختر نے انکو صلاح دی کہ حضور اب اسوقت دور چلے تو لطف ہو - اللہ نے اپنا فضل و کرم کیا - وہ موذی کوا بھی دفان ہوا ع -

رسیدہ بود بلائے و لے بخیر گذشت

ہماری تو یہی صلاح ہے کہ آج خوش روزہ کیجیے -

| تو بہ کا نہ در ہو بند یا رب |
| جب تک در میکدہ کھلا ہے |

نواب چھٹن صاحب اور آغا صاحب کو بھی بلوائیے - اور جام پر جام للہ صاحب پلوائیے اور دونون پریون کو بھی پلوائیے - ؎

| ساقیا برخیز و دردہ جام را | خاک بر سر کن غم ایام را |

یہ صلاح انھون نے بہت پسند کی اور خدمتگار کو حکم دیا کہ دو بوتلین شامپین اور دو بوتلین برانڈی کی لے آؤ اور آدھی درجن سوڈا اور یک ہی آب - اور نواب چھٹن صاحب آغا محمد اطہر صاحب اور منشی معراج بلی صاحب اور مسٹر صاحب کو سلام دو - کہو بہت جلد آپ سب کو بلایا ہے تشریف لیچلیے خدمتگار حکم پاتے ہی روانہ ہوا اور آدہ گھنٹہ بھی نہ گذرنے پایا تھا کہ احباب صادق مع سامان عشرت جمع ہو گئے اس عرصے مین گو نواب صاحب نے بی قمرن جان کی بڑی خوشامد کی مگر ہجوم افکار اور غایت انتشار کے سبب سے اُنھون نے کسی بات کا جواب ندیا - ناز و خواب نازنین تھین مغلانی کی زبانی معلوم ہوا تھا کہ دو گھنٹے تک آٹھ آٹھ آنسو روکر ابھی آنکھ لگی ہے - لہذا جگانا مناسب نہ سمجھے - جب احباب موافق اور دوستان صادق جمع ہوے تو نواب صاحب نے آغا صاحب کو مخاطب کرکے کہا بھائی یہ تو بولتی ہی نہین چہرے کی کچھ عجب ہی رنگت ہو گئی ہے - اور جیسے کوئی کھویا ہوا ہوتا ہے وہ کیفیت ہے -

آغا صاحب نے پاس بیٹھکر سمجھانا شروع کیا - قمرن جان اب تو کاڑھا وقت ٹل گیا - اب تو ہنسنے بولنے کا وقت ہے ایک تمھاری افسردگی سے گھر بھر مین افسردگی چھا جائیگی باتین کرو ہنسو بولو - دیکھو نواب صاحب تمھاری پریشانی اور افسردگی دیکھکر کسقدر افسردہ خاطر ہو گئے ہین -

قمرن نے ضبط گریہ کرکے آہستہ سے جواب دیا آغا صاحب ہنسی تو تب آتی ہے جب جی انسان کا خوش ہوتا ہے - اور جب دل پر سیکڑون طرح کے صدمے ہوتے ہین تو ہنسی نہین دنیا آتا ہے - مجھے اپنی مصیبت سے زیادہ افسوس یہ ہے کہ

نواب بیچارے ہماری بدولت ایک بلا مین دوراز حال پھنس گئے۔ دل کی دھڑکن کو ہم کیا کرین۔ سمجھے تھے کہ تمام عمر نواب کی بدولت چین کرینگے۔ یہ کیا معلوم تھا کہ دو ہی دن مین تفرقہ پڑ جائیگا اور کھایا پیا سب ناک کی راہ نکلے گا۔ مگر جو اللہ کی مرضی ہو۔ اپنا کیا چارہ ہے مجبور ہے ع۔

آدمی لاچار ہے تقدیر سے

آغا محمد اطہر نے اپنے رومال ریشمی سے قمرن کے رخ گلگون سے اشک پونچھے اور کہا سنو قمرن جان تشویش کا مقام تو بیشک تھا مگر اب تو وہ کوتوال بھی چلدیا اور وہ لونڈا جو تمہاری شناخت کے لیے ساتھ آیا تھا وہ بھی چلا گیا۔ اب کیون مغموم دلملول ہو۔ اور نواب صاحب سے بھلا تم چھوٹ سکتی ہو۔ نواب رونق جنگ بہادر کو لکھ کے بھیجا ہے کہ اگر دس ہزار روپیہ بھی خرچ ہو تو خرچ کردو اور راضی نامہ دلوادو اور فارغخطی لکھوا لو۔ میان اختر بھی دور چلے۔ آج ہی تو بادہ نوشی کا دن ہے۔ بہت بڑی بلا سے نجات پائی۔ نازو جان کو بھی جگا دو۔ مغلانی نے ادب کے ساتھ عرض کیا حضور۔

سرھانے میر کے آہستہ بولو
ابھی ٹک روتے روتے سو گیا ہے

ابھی آنکھ لگی ہے۔ دو دن سے اشکون کا تار بندھا رہا ہے تو بیوی سے (قمرن سے) کہتی ہون کہ خوب کھل کے رو ڈالیں کہ دل پر کا غبار تو چھنٹ جائے۔ یہ بس چپ چاپ بیٹھی ہین۔ آنکھین پھیر پھیر کے حسرت کے ساتھ ادھر ادھر دیکھتی ہین اور بولتی ہین نہ چالتی ہین۔ تھوڑی سی اسوقت ضرور پلا دیجیے۔ یہ تقریر سنکر آغا صاحب نے اصرار کیا کہ نازو کو ضرور جگا دو۔ اور حسب الارشاد مغلانی نے نازو جان کو جگا دیا۔ نازو انگڑائی لیتی ہوئی اٹھی اور ان سب کو دیکھکر دوپٹے کو سنبھال کر اوڑھا اور پلنگ سے اٹھکر کرسی پر قمرن کی پلنگڑی کے پاس بیٹھی اور سامان میکشی مہیا دیکھکر کسی سے پوچھا نہ گچھا ایک جام مین برانڈی انڈیلی اور سوڈا ممزوج کر کے قمرن کو دیا اور کہا بہن لے ہماری خاطر سے آپی جاؤ۔ مگر قمرن شکل پیکر تصویر بے حس و حرکت خاموش بیٹھی رہی۔ جب نواب صاحب اور آغا محمد اطہر اور منشی مہراج علی نے بہت اصرار کیا تو قمرن جان نے آغا صاحب کے ہاتھ سے برانڈی پی لی اور فوراً نواب صاحب نے گلوری کھلا دی اسکے بعد نازو نے بھی منھ دھو کر ایک جام شراب ناب پیا اور دور چلنے لگا۔ انہون نے شعرخوانی شروع کردی۔

ہر شیشہ سنبر گرم قلقل
طوطی ستون کا بولتا ہے

مہراج علی بولے۔ قمرن جان یہ چپ بیٹھنے کی سند نہین ہے بلبل کا چہکنا بھلا معلوم ہوتا ہے۔ خاموشی اور سکوت سے ضرور طبیعت پر ایک قسم کا بار ہوگا اور اس سے خواہ مخواہ اور زیادہ انتشار ہوگا۔ اور اب تو خدا کے فضل سے انتشار اور پریشانی کا کوئی موقع بھی نہین ہے۔ قمرن نے بہت سہولت کے ساتھ جواب دیا (منشی جی مین کیا کرون۔ لاکھ لاکھ دل کو سمجھاتی ہون مگر بے قابو ہوا جاتا ہے)

انھون نے کہا دیکھا کاہے سے۔ تشویش کی جو بات تھی وہ تو اب منزلون دور ہو گئی۔ اب دل کاہے سے بے قابو ہوا جاتا ہے۔ دل کو سمجھاؤ مضبوط رکھو۔ تمہارا بال بیکا

نہونے پائیگا - اُس کم گدے کی کیا اصل اور حقیقت ہی کہ رئیسون کے منھ لگیگا - ہم لوگ ہزار ہا تدبیرین کرینگے تم کو تو کوئی خوف ہی نہین ہی - جب نواب محمد عسکری اور ہم سب دوڑ دھوپ کر رہے ہین تو وہ چوڑی والا کیا کر سکتا ہی ہنسو بولو - چین کرو - نواب رونق جنگ بہادر کو لکھ ہی بھیجا ہی وہ سب بندوبست کر لینگے -

اِس تقریر سے قمرن کو ذرا تشفی ہوئی اور نواب صاحب نے کہا ہمنے آج سویرے سے کچھ کھایا نہین ہی - اگر کوئی شی کو بھی ہین تیار ہو تو منگواؤ - باجی جان بھی بھوکی ہین ہمارے ہان آج سناٹا ہی - نواب صاحب کو بڑا رنج ہوا کہ صبح سے یہ لوگ بے آب و دانہ ہین فوراً رونے کو حکم دیا کہ کوٹھی پر جاؤ اور باورچی سے کہو کھانا بہت جلد لائے - تکلف کا موقع نہین ہی - اگر کوئی شی تیار ہو تو فوراً لے آئے اور اگر کوئی شی تیار نہو تو حکم دو کہ بہت پھرتی کے ساتھ پکائے - رونا حکم پاتے ہی روانہ ہوا مگر نواب صاحب نے ممن کو بھی دوڑا دیا کہ جا کے وہان بندوبست کرو اور کھانا جلد بھجواؤ -

مہراج - ناڑو جان ہمارے قریب کرسی لاؤ -

ناڑو - (کرسی کھسکا کر) سُنا تمھارا نام بھی لکھا گیا ہی -

مہراج - ہان ہم بھی پھانسے گئے ہین کہ ہماری سازش سے قمرن کو نواب صاحب بھگا لائے ہین -

ناڑو - اور آغا صاحب کا نام بھی تو لکھوایا ہی -

آغا - نواب چھٹن صاحب کے سوا ہم سب کو سان لیا ہی نصیر نواب البتہ مہربانی کی ہی - اور باقی سب کو دھر دیا ہی -

ناڑو - یہ کس موئے نٹ کھٹ کے کانٹے بوئے ہوئے ہین ؟

مہراج - سمجھ مین نہین آتا کچھ -

ناڑو - کون دشمن پیدا ہو گیا - آسمان پھٹ پڑے موئی کا پر - بہت نکلے موئے کی - جیسا ہم جلتا ہون کو ستایا ویسا اللہ اُسکے بال بچون کو ستائے - ایسی جگہ گردن ماری جائے جہان پانی نہ ملے موئے کو -

مغلانی - سرکار کیے کی سزا پائیگا - کر کر کہنا فت جو کسی کے واسطے کنوان کھودیگا وہ اندھیرے آجالے آپ اُسی کنوین مین گریگا - بلک بلک کے نہ مرے تو ہمارا ذمہ - ہماری آہ کا تیر کوئی خالی جاتا ہی -

قمرن - جیسا وہ بغلی گھونسا نکلا ویسا اللہ کے گھر سے اُسے ود دگا لگیگا - از غیبی - ہمارا رونگٹا رونگٹا بد دعا دیتا ہی -

آغا - ایسے مفسدون کا انجام ہمیشہ بُرا ہی دیکھا -

قمرن - جب اِس موئے کا انجام بُرا دیکھین تو جانین -

ناڑو - نواب رونق جنگ کو لکھو تو کہ یہ فساد کا پتلا کون ہی کہ راہین یہ دم داعیہ کہان -

آغا - خط گئے ہین - تار گئے ہین - ہم کیا کوئی دقیقہ اُٹھا رکھینگے - ایسا دق کرینگے کہ جینا دو بھر ہو جائے -

قمرن - میرا بس چلے نہ تو منھ کالا کر کے گدھے پر سوار کر کے سارے شہر مین ہنڈواؤن نگوڑے کو -

نواب - تم چپ چاپ تماشا دیکھتی جاؤ -

آغا - مگر واللہ سمجھ مین نہین آتا کہ یہ کون ذات شریف ہین گل کترے ہین - ایسی کس سے دشمنی ہی -

بیرسٹر - قمرن ایک بات پوچھین سچ سچ بتاؤگی بُرا تو نہ مانوگی نہین وعدہ کر لو کہ سچ سچ بتا دونگی -

قمرن - یا اللہ اب کتنی توبہ ہون - اور کیونکر کہون -

بیرسٹر - لکھنؤ مین کسی رئیس سے تم سے تو رسم نہ تھا جسکو

رشک ہوا ہو کہ ہمارے معشوق کو نواب بھگا لے گئے

قمرن - باجی جان کے سر پر ہاتھ رکھکر کہتی ہون کسی سے رسم نہین تھی - ای ابھی تھوڑے ہی دن سے تو ہم باہر نکلنے لگے تھے -

آغا - ستم ڈھاتی ہو قمرن - تمھاری اس صورت نے ہزارون ہی کو مجنون اور دیوانہ بنا دیا ہوگا -

رخ کو قرآن کہے زلف سیہ کو کالے
مکر سے شیخ تو چیلے سے برہمن دیکھے

اختر - زلف کے لیے کالے کا لفظ کیا خوب آیا ہے -

فزون برش مژہ ابرو ہی خنجر کی دھار سے
ابرو کی تیغ بھی نہین کم ذو الفقار سے

یہ آپ کی بھوون کی شان مین عرض کیا ہے بی ناز و جان نے

نازو - بندگی مہربانی حضور کی -

اختر - اسوقت تم پر عجب حسن ہے ناز و جان -

ہے سایہ چاندنی اور چاند مکھڑا
دوپٹا آسمانی آسمان ہے

نازو - اسوقت تیرے عاشق تن بنگئے آپ (ہنسکر)
اللہ اللہ - ذری قطع تو دیکھیے کوئی -

اختر - اس ہنسی کے صدقے ؂

گر پڑے پھولون کے خرمن پہ یکا یک بجلی
ناز سے ہنسکے جو تو جانب گلشن دیکھے

اپنی صورت جو دکھائے کہین وہ ماہ لقا
لب پہ آجائے فرشتون کے وہین صل علیٰ
ہوگئے بیتاب کہین ایسا نہ دیکھا چہرا
نور کا کیا ہی خدا نے یہ بنایا پتلا

ہے یہ بیشک چمن حسن کا شمشاد کوئی
نہین انسان ہے یقیناً ہے پریزاد کوئی

سر سے تا سینہ اگر وہ کہین عریان ہو جائے
صبح کی چھاتی پھٹے چاک گریبان ہو جائے
رشک قندیل فلک قبہ پستان ہو جائے
دیکھیے گر زاہد آسے تارک ایمان ہو جائے

پیٹ کو دیکھکے تم پیٹ کو پکڑے ہی پھرو
ناف جو دیکھو تو گرداب الم مین ڈوبو

مہراج - اب ہمسے آپ سے بگڑ ہوا چاہتی ہے -

اختر - اسوقت تو قبلہ بہرہ کھلا ہوا ہے -

عاج سے بھی کہین شفاف ہین رانین انکی
ساق با صاف ہین مثل شمع کا فوری

مسخرہ - اور جو یون کہو تو کیسا -

عاج سے بھی کہین شفاف ہے نازو کی ران
صاف کہتے ہین کہ مہراج بلی ہے شیطان

مہراج - دت تیرے مسخرے کی -

اختر - نواب بہادر - اب تو بی نازو ہمارے حوالے کر دیجائین -

بیرسٹر - معقول - ہوش کی دوا کیجیے -

نازو - (ترچھی چتون سے) کچھ تو الّو تو نہین ہو گیا ہے

اختر - پیچر -

اختر - ہان پھر اسی طرح گھور کے دیکھ لینا -

یون صرفہ نگاہ مری جان ہو گیا
اک تیر اور مین ترے قربان ہو گیا

رندان بے ریا کی ہے صحبت کسے نصیب
زاہد بھی ہم مین بیٹھکے انسان ہو گیا

قمرن نے نواب صاحب کو جو خاموش بیٹھا دیکھا تو اپنے ہاتھ سے جام بادۂ خوشگوار دیکر کہا بس بے عذر اُڑا جاؤ نواب صاحب یہ کہکر پی گئے کہ تمھارے ہاتھ سے زہر بھی پینے میں مزہ آئے۔

کیونکر اُسکی نگہ ناز سے جینا ہوگا
زہر دے آپ بہ تاکید کہ پینا ہوگا

قمرن نے ہونٹھون کی جانب اشارہ کرکے کہا۔

اے لب یار جلا دے دل کو
واسطہ اپنی مسیحائی کا

مہرباجی - یار دابر اس بیکلشی کی کچھ انتہا بھی ہے - اب ختم کیجیے -
آغا - اس کافر نے ہم مسلمانون کو بھی نامسلمان کردیا -
چھٹن - اس کافر پر تو بہتان ہے مگر ہان قمرن اور نازو ان دونون کی گردن پر ہمارا خون ایمان ہے ؎

کبھی مسجد مین جو وہ شوخ پریزاد آیا
پھر نہ اللہ کے بندون کو خدا یاد آیا
جلوہ گر کعبۂ دل مین ہے وہ بت اے زاہد
کسکے لبیک یہان عشق خدا داد آیا

نازو - اللہ کرے اسوقت ذری بادل گھر کے آئے تو اور بھی لطف ہو جائے یہ دو دن جس مصیبت مین کٹے ہین اللہ دشمن کو بھی نہ دکھائے - اب تو آج ذری ہنس بول لین پھر تو جو لکھا ہوگا وہ ہووے ہی گا -
آغا - ہان لطف میکشی جبھی ہے کہ پانی پڑتا ہو -
اختر - آیا ہی چاہتا ہے -

صحن گلشن مین ہے مے پینے کا ساقی جب لطف
پڑتی ہو کوئی ابر گہربار کی بوند
زاہدا چشمۂ کوثر ہو مبارک تجھکو
ہمکو کافی ہے مے خانۂ خمار کی بوند

نواب - بھئی اسوقت میان جملو کو تو بلاؤ - بلے اُنکے صحبت کا مزہ کرکرا ہے - اور ممن سے تاکید کرو کہ کھانا جلد بھجوائین اور خود بھی آئین - اچھے جاکے بیٹھ رہے ؏

ہر چیز کہ در کان نمک رفت نمک شد

میان جملو حکم پاتے ہی پہونچے - حکم ہوا کہ کوئی چہچہاتی غزل سناؤ - اور خوب خوش الحانی کے ساتھ - اُنھون نے کہا پیرو مرشد سردی تمام رگ و پے مین پیوست ہو گئی کوئی گرما دینے والی دوا دیجیے تو الاپون پھر - پیر سٹر نے استعجاب کے ساتھ پوچھا (کیا آپ بھی اس رنگ مین ہین) چھٹن صاحب بولے واہ میان جملو ؏

بارے ہمارے دین مین حضرت بھی آگئے

میان جملو چسکی لگا کے تیار ہو گئے اور الاپنے لگے -

حضرت دل آپ ہین جس دھیان مین
مر گئے لاکھون اسی ارمان مین
عشق جس کشتی کا ہو ناخدا
وہ نہ آئے کس طرح طوفان مین
اُس سے پوچھو تم مری آشفتگی
زلف کہدیگی تمھارے کان مین
میرے مرنے کی خبر سنکر کہا
واقعی کچھ بھی نہین انسان مین
گر فرشتہ وش ہوا کوئی تو کیا
آدمیت چاہیے انسان مین
دل کی قیمت ایک نگہ ہے او صنم

آگے جو آئے ترے ایمان ہین
کس نے ملنے کا کیا وعدہ کہ داغ
آج ہو تم اور یہی سامان ہین

اتنے مین میان ممن صاحب تشریف لائے اور کارگزاری جتانے لگے - حضور قورمہ ہی اور روغنی روٹی اور سویرے کے دو کباب بچے ہوے تھے - کھانے کے قابل تو ہی نہین مگر جلدی مین کیا کیا جاے - قمرن بولی یہان تو آنتین قل ہو اللہ پڑھ رہی ہین انکو قابل اور ناقابل کی سوجھتی ہی پیٹ بھرا ہی نا - ایک تو یون ہی مارے رنج کے کھانا نہین کھایا گیا - دوسرے شراب سے اور بھی گھرچن ہونے لگی -

قمرن اور نازو نے قورمہ اور روغنی روٹی ہزار غنیمت سمجھکر کھائی اور کھاتے ہوے چسکی بھی لگائی - اور ممن کو دعائین دین کہ عین بھوک کے وقت قورمہ روٹی اور کباب اسقدر جھٹ پٹ بہم پہونچائے - یہ صبح کے کباب انکو نعمت سے بڑھکر معلوم ہوتے تھے اور قورمہ تو گرا گرم تھا ہی کھانا کھاکے ٹھنڈا ٹھنڈا پانی پیا تو قلب کو ذرا تسکین ہوئی - مغلانی نے کہا حضور یہ گڑاکے کا فاقہ بہت برا ہوتا ہی اور منھ بھی جھٹا را تو اس موئی سے - کاٹے پانی نے اور کلیجا گھرچنا شروع کیا - بارے اتنا اچھا ہوا کہ گوشت روٹی کھالی اور دو نوالے کھاکے پانی پی لیا - اب شام تک چھٹی ہی -

نازو - اچھا یہ بتاؤ کہ اب کیا صلاح ہی -

نواب - اب رونق جنگ کا خط یا تار یا آدمی آئے تو کوئی راے قائم کرین سیٹھ جی کی بدولت یہ عالیشان مکان مل ہی گیا ہی - کوتوال صاحب دفان ہو ہی گئے - یہان انکو ناکامی ہوئی - مگر دو آدمی چھوڑ گئے ہین کہ خفیہ طور پر نگرانی کرین اور دیکھتے بھالتے رہین -

نازو - ادئی - ابھی بیخ لگی ہی ہوئی ہی -

قمرن - مین تو دھک سے رہگئی باجی جان -

نازو - تو اب کیا ہوگا - اور جو لکھنؤ چلو تو کیسا -

قمرن - ای واہ وا - تم بھی کیا آنکھ بند کرکے باتین کرتی ہو باجی - عین قضا کے منھ جاپڑینگے !

بیرسٹر - بے وہان جائے تو بنیگا بھی نہین کچھ -

قمرن - وہان بھلا کہان سے چھپ سکینگے -

بیرسٹر - ایک کام کرو نواب - ان سب کو مرادآباد اتار دو الموڑے ہوتی ہوئی مرادآباد چلی جائین - پہلے سے بندوبست کرلو - اگر کوئی معتبر دوست ہو تو اسکے ذریعے سے انتظام کرنا چاہیے - اور جب تک یہ شورش لکھنؤ مین باقی رہے تب تک یہ مرادآباد مین رہین -

چھٹن - ہمارے گرنٹ مین کیون نہ رہین - ممن اور میان اختر کے ساتھ مرادآباد ہوکر کانپور مین اترین اور وہان سے اناؤ ہوتی ہوئی ہمارے گرنٹ مین اتر پڑین کانون کان کسی کو خبر نہ ہوگی - مگر ہان اناؤ کے اسٹیشن پر نہ اترین - کانپور سے پھر فنس یا بہلی پر جائین فنس کی ڈاک لگوا دی جائیگی -

بیرسٹر - یہ تدبیر سب سے بہتر ہی - آپ لوگ تو کاٹھ گدام کیطرف سے اترین اور یہ مرادآباد کی جانب سے اور پھر آپ اور یہ کانپور مین ملین اور وہان سے انکو چھٹن صاحب اپنے گرنٹ پر لیجائین اور آپ اور ہم سب لکھنؤ پہونچین مگر سوا ہمارے آپکے اور نہ کسی کو معلوم ہو اور اگر

قمرن اور نازو کی ایسی ہی اشد ضرورت ہوگی تو فوراً آسکتی
ہین - کون مشکل بات ہی۔
قمرن کے دل پر اس تقریر نے تیر کا کام کیا - نواب صاحب
کی جدائی اور صحبت عشرت کی مفارقت از بس شاق تھی
نواب صاحب کیطرف دیکھکر بڑی حسرت سے کہا - کیون جی
نواب اب ہم چوطرفہ مارے مارے پھرینگے - کیا جانے کہان
کہان ٹھوکرین کھانی بدی ہین - پہاڑ پہاڑ راستہ ہوگا
ہم ساتھ نہین - فقط ہم عورتین عورتین اور میان اختر
اور ممن یہ دونون بھی سفر کے کچھ ایسے بڑے مشاق
نہین اور پہاڑ کا سفر - اور اُسپین تنہائی اور اتنا بڑا
صدمہ جدائی - یہ ہونا کیا ہی میرے اللہ کچھ سمجھ مین نہین
آتا یہ دونون بھی تو میرزا کچھ یا ہین - اختر بیچارے کے
تو ہاتھ پاؤن خود ہی پھول جائینگے اور یہ میان ممن کس
مرض کی دوا ہین - جملو کو شعر گانے اور سنانے سے مطلب ہی
مسخرہ تو موا مسخرہ ہی ہی - مہراج بلی کے ساتھ ہم کبھی
بھولے سے بھی نجائینگے انکو دن دوپہرے کبٹر یا اُٹھا لیجائیگا
سانپ نظر آئیگا - درختون پر بھوت دکھائی دینگے - یہ ہم
عورتون سے بدتر ہین - اس سے بہتر یہی ہی کہ تن بتقدیر
جو ہونا ہوگا وہ ہوگا سیدھے راستے سب ملکے چلو -
نواب صاحب نے انکو سمجھایا کہ جانی جان بوجھ کے جیتی
مکھی تو آدمی نہین نگل سکتا - اسمین کوئی شک نہین ہی
کہ کاٹھ گودام مین ضرور دو ایک آدمی اپنے چھوڑ گیا ہوگا
کہ آخر پیچھے اُترینگے تو اسی طرف سے - بس یہین مل لینگے
تو خواہ مخواہ دیدہ و دانستہ سانپ کے منھ مین انگلی دینی
کون عقلمندی ہی - ہان یہ البتہ ہو سکتا ہی کہ ہم سب مراداباد کی
طرف سے چلین کہ راستے مین تم کو خوف بھی نہ معلوم ہو -
یا یہ کرین کہ مین یا چھٹن صاحب یا آغا محمد اطہر بھی تمھارے
ساتھ جائین - اور سب سے بہتر یہ ترکیب ہی کہ سیٹھ جی سے
چار پہاڑی جوان لین - مسلح - ہتیار بند - جو راستے سے خوب
واقف ہون اور اختر اور ممن اور دو اپنے سپاہی اور ایک
رونا اور آغا صاحب یا چھٹن صاحب کو بھیجدین - مزے
مین مراد آباد پہونچ جاؤگی ناحق اسقدر ڈرتی اور کانپتی ہو
سونا اُچھالتے اُس پہاڑ پر لوگ چلے جاتے ہین -
بیرسٹر - ارے بھئی اسکا فیصلہ تو نواب رونق جنگ کے خط
آنے پر ہوگا - ابھی سوت نہ کپاس کوری سے لٹھم لٹھا -
نازو - اوہ ! بڑی مصیبت کا سامنا ہی -
قمرن - مصیبت سی مصیبت ہی -
مغلانی - مولا اپنا فضل کرے - ع -

یا علی مشکلکشا مشکل کشائی کیجیے

قمرن - معلوم یہ ہوتا ہی کہ جتنا ہنسے نہ تھے اتنا رونا پڑیگا
مغلانی - اے دور از حال ہوی - یہ کیا زبان سے نکالتی ہو
علی مشکلکشا سب مشکل آسان کر دینگے - اللہ کو یاد کیے جائیے -
قمرن - اللہ کو نہ یاد کرینگے تو پھر کسکو یاد کرینگے -
ادھر قمرن اور مغلانی مین یہ گفتگو ہوتی تھی اور اُدھر
بیرسٹر نواب کو اشارہ کرکے دوسرے دالان مین لے گیا اور
کہا مین نے قمرن اور نازو کی وجہ سے صاف صاف نہین
بیان کیا کہ انکو ابھی سے کیون ڈرا دون - مگر خوب یاد
رکھیے کہ یہ مقدمہ ضرور دائر ہوگا اور قمرن اور نازو اور آپ
سب کو عدالت مین جانا پڑیگا یہ آپ کا خیال خام ہی کہ نازو
اور قمرن مراد آباد مین رہین اور یہان رہین اور وہان رہین

تابکے۔ بات چھپی نہین رہ سکتی اور اب ذوق جنگ کے خط
اور آدمی کا انتظار کر کے آپ سیدھے لکھنؤ چلیے اور وہان
دفع دخل کیجیے اور دیکھیے کہ وہ کون پاجی آدمی ہی جو آپکے
ساتھ دشمنی کر رہا ہی اور لوگون سے کہہ سُنکر اُسکے میان کو
راہ پر لائیے جب ایک ہزار چہرہ شاہی نے گھن کا دودھ کا
دھو یاد دلائیے گا تو ایک کیا اگر سو قمرن ہون تو چھوڑ دے
اب یہان تضیع اوقات کرنا ہماری راے کے خلاف ہی۔
آیندہ جو آپکی راے ہو صح۔

مصلحت بین وکار آسان کن

قمرن سے ابھی تذکرہ نہ کیجیے کہ وہ ایک نازک بدن
عورت ہی۔ اُسکے شیشۂ دل پر ٹھیس لگیگی۔ مگر غور کرکے
کوئی ایسی بات نکالنی چاہیے کہ لکھنؤ تک ہنسی خوشی پہونچ
جائیے پھر وہان سمجھ لیا جائیگا۔ قمرن کو اکیلے چھوڑنا
بھی صلاح نہین ہی اور کاٹھ گودام سے ساتھ لیجانا بھی
خلاف مصلحت ہی۔

ضعف و اختلاج قلب

شب کو دس بجے اُسی کوٹھی مین جہان قمرن فروکش تھین
کمیٹی کی گئی کہ اب کیا کرنا چاہیے۔ نواب چھٹن صاحب نے
راے دی کہ بہت بہتری جو کچھ تو اب یہ ہی کہ نواب صاحب کی
قمرن کو پولیس والے دیکھین اور قمرن کو لکھنؤ ساتھ لیجائین
اور نواب صاحب بھی ضمانت دیکر لکھنؤ کو جائین۔ اس سے
تو بہتر یہی ہی کہ قمرن اور نازو کو فوراً کسی جانب سے
روانہ کر دیجیے اور اُنکے ساتھ کافی چوکی پہرے والے ہون
اور دو ایک معتبر اور ہوشیار آدمی بھی اُنکے ہمراہ جائین تاکہ
راستے مین کوئی فتور نہ پڑنے پائے۔ بیرسٹر نے انکی راے سے
اتفاق کر لیا اور باہمی مشورے کے بعد یہ صلاح ہوئی کہ آج ہی
تارون کی چھاؤن مین نازو اور قمرن المورے کے راستے
مرادآباد جائین اور وہان سے کانپور ہو کر نواب چھٹن صاحب
کے گرنٹ مین رہین اور نواب محمد عسکری صاحب لکھنؤ چلے جائین
جب قمرن کی حاضری کی ضرورت اشد ہو اسوقت تار بھیجکر
قمرن کو بلوالین۔ چھٹن صاحب اور ممن اور اختر اور
دو سپاہی اور دو روسے اور مغلانی وغیرہ ساتھ جائین اور
سیٹھ جی اپنے دو واقفکار آدمی دین۔ اسی صلاح پر
کمیٹی ختم ہو گئی اور قطعی راے قائم کر لی گئی۔

قمرن کو نواب صاحب کی جدائی اور غیر مردون کے ساتھ
پہاڑ کا سفر کرنا از بس شاق تھا۔ اور نازو جان بھی اس
صلاح سے آزردہ خاطر تھین کہ نواب صاحب کو تنہا چھوڑ کر
چلے جانا شاق تھا۔ اور کیون شاق نہ ہوتا یہ چین یہ آرام
یہ عیش و عشرت یہ چہل پہل اور دل لگی اور دولت و ثروت
اور امارت کہان نصیب ہوگی۔

رات جب سے اس کمیٹی کا حال ان دونون نے سُنا تھا
بہت ہی بے چین اور بیقرار تھین۔ مگر یہ بھی دیکھتی تھین
کہ اسکے علاوہ اور کوئی تدبیر ہی نہین اور نواب صاحب
اپنی آبرو کو بھی بچانا چاہتے ہین تمام رات چھوٹے بڑے سبکو
جاگتے اور صلاح ہی کرتے گذری۔

سیٹھ جی نے اپنے گماشتے کو مقرر کر دیا کہ چار بجے کے وقت
سب سامان سفر لیس رہے اور اختر نے ایک فہرست لکھدی
کہ ان ان اشیا اور ادویہ کی ہمکو راستے مین ضرورت ہوگی
اُسی کے مطابق گماشتے نے انتظام کر دیا۔

تین بجے شب سے جب چلنے کی تیاریان ہونے لگین تو قمرن

اپنے دل مین سوچی کہ اب قضا کا سامنا ہی۔ اسقدر عرصہ دراز سے راحت اور آرام کی خوگر ہوگئی ہون۔ اب وہ آرام وہ راحت دل وہ سرور قلب وہ حکومت وہ چین چان خوش گذران بالکل خواب و خیال ہوجائیگا۔ پلاؤ اور قورمہ اور مرغ کے کباب اور تنجن اور بریانی کہان کھانے کو ملیگی۔ وہی متھا اور آبالی دال اور ساگ پھر نصیب ہوگا۔ یہ مغلانی اور چھری اور محلدار اور ماما اور چھو چھو کہان خدمت کو نصیب ہوگی۔ چوڑیون کا ٹوکرا ایکہ گھر گھر گھوسنا ہوگا یہ ہوادار اور ٹھیسے کی سواری کجا۔ یہ فوق البھڑک پوشاک یہ زرق برق لباس یہ زربفت و اطلس نت نیا جوڑا اب کیسکے گھر سے لائینگے۔ کبھی میمون کی گون اور سایہ۔ کبھی بھاری ساری کبھی بیگمات اور امیرزادیون کی سی تراش خراش اور وضع و لباس۔ اب وہی موٹا پاجامہ اور میلا دوپٹا گھر مین اور باہر نکلین تو سفید سا دوپٹا یا رنگا ہوا اوڑہ لیا کدرا کا مکان پھاڑ کھائیگا اُسکی صورت دیکھی نہ جائیگی ساس مردار سے یون ہی جوتی بیزار ہوتی تھی ابتو اُٹھتے جوتی اور بیٹھتے لات۔ بات بات پر طعنے دیگی اور دم بھر بھی نہ بنیگی۔ محلے مین جا بانجا ہُگا۔ اِس سے تو موت ہی آجائے تو اچھا کہان اتنے بڑے نامی گرامی نواب کی صحبت کہان یہ صورت کہان رہنے کو عالیشان کوٹھیان سجی سجائی۔ کہان کدرا کا جھونپڑا اور ٹوٹی چٹائی۔

اِن خیالات سے قمرن کا دل بھر آیا اور چونکہ اتنے عرصے سے راحت اور ناز و نعم کی خوگر ہوگئی تھی ضبط نکر سکی اور پھر غشی طاری اور وہی پہلی سی بیماری ہوگئی۔ مگر ابکی غش کی حالت پہلے مرتبے سے ذرا زیادہ سخت تھی

نواب صاحب نے میان اختر سے کہا کہ حضرت یہ بار بار غش آنا بے سبب نہین ہی آپ تو حکیم سید محمد خان صاحب کے مطب مین برسون لکھنؤ مین تجربہ حاصل کر چکے ہین۔ ذرا تشخیص مرض تو کیجیے کہ اسکا سبب کیا ہی۔

اختر نے مریضہ کی حالت بغور دیکھکر کہا بیر دمرشد غشی ہی اسمین کوئی شک نہین ہوسکتا۔ الغشی ہو حالۃ یتعطل معہا الحس والحرکۃ لضعف القلب۔ ضعف قلب کے سبب سے غشی کی حالت پیدا ہوجاتی ہی۔ حس و حرکت اُس سے بیکار ہوجاتی ہی۔ انسان حس و حرکت نہین کرسکتا۔ یہ تعریف اُنپر صادق آتی ہی۔ کھیرا کاٹ کر سنگھائیے اور عطر بدن مین مل دیجیے۔

مغلانی نے دو کھیرے کاٹے اور چھری دو ٹکڑے قمرن کو سنگھانے لگی اور عطر بھی دوپٹے مین خوب لگایا اور ایک سفید ریشمی رومال کو معطر کرکے قمرن کے گلوے مصفا مین باندھ دیا اِس سے ذرا ذرا تشفی قلب ہوئی۔

آغا صاحب نے میان اختر سے دریافت کیا کہ ضعف قلب جو باعث غشی ہوا اُسکا کیا سبب ہی۔ اُنھون نے جواب دیا الغشی اسبابہ نوعان۔ غشی کے اسباب دو نوع کے ہین۔ احدہما تحلل الروح وثانیہما اختناقہ۔ غشی کا ایک سبب تو تحلل روح ہی اور دوسرا سبب اختناق روح ہی۔ اختناق یعنی گلوگیر شدن۔ اور سبب اول کی بھی تین قسمین ہین والاول منہا ثلثۃ انواع۔ ایک قسم تو استفراغ کثیر ہی جسمین مادہ زیادہ نکل جاتا ہی احدہا الاستفراغ الکثیر۔ وثانیہا السرور واللذۃ المفرطۃ لان القلب یبسط فوق عادتہ فیتحلل الروح۔ یعنی دوسری قسم سرور و لذت کا

زیادہ ہونا کیونکہ قلب منبسط ہوتا ہو اپنی عادت سے زیادہ اسلیے روح تحلیل ہوتی ہو۔ واختناق الروح نوعان۔ اور اختناق روح کی بھی دو قسمین ہین۔ احدہما الامتلاء بافراط وخاصۃ من الشراب۔ پہلی قسم امتلاء کا زیادتی کے ساتھ ہونا اور خصوصاً شراب سے۔ وثانیہما غم او خوف مفرط۔ دوسری قسم وفور غم کا ہونا اور خوف زیادہ ہونا۔

نواب۔ تو اسکو آپ کیا تجویز کرتے ہین۔

چھٹن۔ وفور غم کے سبب سے صدمہ ہوا۔ اور غم مین بھلا کون شک کر سکتا ہو۔

اختر۔ اسمین شک نہین ہو کہ یہ اختناق الروح کی دوسری قسم ہو۔ اسمین تخالخ اور اشربہ مبردہ کشراب الحماض والتفاح والنیلوفر والریان بارلسان الثور وماء النیلوفر وماء الورد او بجلیب شربتعلہ بالمفرحات الباردۃ الیاقوتیۃ والکافور وغیرہا۔ یہ سب مفید ہین۔ مین دو نسخے لکھتا ہون ایک تخلخے کا اور ایک شربت کا۔ سیٹھ جی صاحب یہ دونون تیار کرا دین تو مہربانی ہوگی۔

سیٹھ۔ بہت خوب (نسخے لیکر خدمتگار کو دیے اور کہا) جلد تیار ہو کے آجائین (شیخ جی سے کہو دوائین سب خود دیکھ کے لین)۔

مہراج۔ بہت سخت غشی تھی۔ ابھی تک کلی افاقہ نہین ہو۔

آغا۔ قلب اس صدمے کی برداشت نکر سکا۔

نواب۔ اول تو صدمہ جانکاہ۔ دوسرے نزاکت۔ تیسرے عیش مین جسنے زندگی بسر کی ہو اسکو یہ صدمہ برداشت کرنے کی تاب کہان۔

چھٹن۔ واقعی بڑی سخت مصیبت ہو۔

نواب۔ مصیبت سی مصیبت ہو۔

سیٹھ۔ نواب تو تڑکا ہو گیا اور تڑکا نہ بھی ہوتا تو اس حالت مین بھلا سفر کی کون صلاح دیتا۔

مہراج۔ بھلا اور جو فرض کیجیے کہ مخبری ہو اور پولیس کو دریافت ہو جاے تو یہ حالت کیا معنی اس سے بدتر حالت مین جانا ہوگا۔ اُس سے تو یہ اچھا ہو۔

بیرسٹر۔ ڈاکٹر کے سرٹیفکٹ پر منحصر ہو۔ مگر سول سرجن شاید نہ سرٹیفکٹ دین۔ بہرکیف نواب صاحب کے مکان مین تو یہ نہین ہین۔ بس پھر کیا۔ اب تو آج دن بھر طبیعت کا رنگ دیکھ لیجیے۔

چھٹن۔ مگر ہوئی بُری۔

بیرسٹر۔ کیسی کچھ بُری ہوئی جناب۔

مہراج۔ سارا بنا بنایا کھیل بگڑ گیا۔

بیرسٹر۔ کھیل تو پہلے ہی بگڑ گیا۔ یہ کہیے کہ سارا منصوبہ خاک مین ملگیا۔ اب یہ وقت پہاڑ پر رہنے کا نہین ہو۔ یہ وقت لکھنؤ مین دوڑ دھوپ کرنے کا ہو۔

سیٹھ جی کا آدمی تخلخی اور شربت تیار کرا کے لایا اور اختر کے حکم کے بموجب شربت چٹایا گیا اور تخلخہ بھی باربار سنگھایا گیا تو فی الجملہ افاقہ ہوا۔ اِسکے بعد نسخے مین کچھ اور تغیر و تبدل کیا اور کوئی دس بجے غشی سے نجات ملی۔

اس عرصے مین ان لوگون مین کسی نے منھ ہاتھ دھویا۔ کسی نے حمام کیا۔ کوئی جھرنے پر نہانے گیا اور چونکہ سب پریشان اور پژمردہ اور افسردہ دل تھے نواب صاحب نے صرف ارہر کی کھچڑی اور بورانی پکوائی مگر سراسیمگی کی وجہ سے وہ بھی اچھی طرح نہ کھائی گئی۔ اختر سے دریافت کیا گیا کہ اب حالت کیسی ہو

اختر نے

انھون نے علےرؤس الاشہاد بیان کیا کہ یہ غشی بھی ایسی تھی کہ واقعی اگر یہان کوئی جاننے والا اور نباض ہوتا تو جان لیتا کہ یہ مرض کہان تک بر سر فساد اور منجر ہو گیا ہی اب نبض کی یہ کیفیت ہی کہ کبھی تو زاید اقطار ثلثہ مین ہی یعنی طویل عریض مشرف - اور اسی نبض کو عظیم کہتے ہین اور کبھی ناقص ہو جاتی ہی اقطار ثلثہ مین یعنی قصیر ضیق منخفض اور اس نبض کو صغیر کہتے ہین اور کبھی قوی معلوم ہوتی ہی اور کبھی ضعیف والقوی ان یصدمہ العرق

الاصابع بقوۃ وان غمز علیہ لم یبطل حرکتہ بل یدخل فے

تجم الاصابع ویدفع عن نفسہ بقوۃ وہذا انما یدرک عند

الانبساط - یعنی قوی نبض اسکو کہتے ہین کہ رگ کا ابھرنا انگلیون مین بزور معلوم ہو اور اگر نبض کو دابین تو حرکت اسکی نہ باطل ہو بلکہ نبض انگلیون مین داخل ہوتی ہوئی معلوم ہو اور انگلیون کو اپنے زور سے ہٹا وے اور یہ کیفیت انبساط کے وقت ہوتی ہی - اور ضعیف اِس

نبض کے برخلاف ہوتی ہی یعنی ان لا یصدمہ الاصابع و

ان غمز علیہ لم یدخل فی تجم الاصابع ولم یدفعہ عن نفسہ - انگلیون مین نبض کا ابھرنا صدمے کے ساتھ نہ معلوم ہو اور اگر اسکو دابین تو انگلیون مین نہ داخل ہو اور اسکو نہ ہٹا سکے -

قمرن نے مغلانی سے کہا کہ مجھے اِسوقت سونے کو بہت جی چاہتا ہی - ان سب سے کہدو کہ ذری رسان رسان باتین کرین - جسمین ہماری آنکھ لگ جاے - مغلانی (بہت اچھا) ابھی اچھی طرح نہ کہنے پائی تھی کہ یہ سب اٹھ کھڑے ہوے اور اختر اور رمن کو وہین چھوڑ کر اپنی کوٹھی مین آئے تاکہ ایک تو قمرن آرام سے سوئین - دوسرے اپنی کوٹھی فرودگاہ سے ہر دم غائب رہنا بھی خلاف مصلحت تھا - اختر نے ان سب کے سامنے شربت چٹا دیا اور کلی کرا کے کہا کہ اب آرام کیجیے - یہ شربت نہایت ہی مقوی دل و دماغ ہی - نواب صاحب بوسہ لیکر روانہ ہوے - کوٹھی مین آئے تو تار آیا -

(احباب کی راے ہی کہ اب آپکا فوراً چلا آنا مناسب ہی - اتنے مہینے وہان رہ چکے - اب گھر اور جاگیر کے انتظام کے لیے جلد چلا آنا مناسب ہی - بیگم بہت گھبراتی ہین - اُنکے نام اپنی خیریت کا تار بھیجدیجیے)

اسی کے ساتھ تار گھر کے چپراسی نے ایک اور لفافہ دیا - جو منشی مہراج بلی کے نام عصمت اللہ نے بھیجا تھا -

(یہان بُری بُری افواہین اُڑ رہی ہین - اور لوگ دربے آزار ہین - اسوقت آپ کا یہان ہونا بہت ضروری ہی - کل مسٹر پورنر صاحب اٹارنی ملے تھے - اُنھون نے بھی یہی صلاح دی ہی - اب آپ فوراً چلے آئیے ورنہ بات بڑھجائیگی - جواب جلد میرے نام عنایت کیجیے تاکہ تسلی ہو)

بیرسٹر - اب سب آپکو یہی صلاح دیتے ہین کہ لکھنؤ واپس آئیے -

نواب - آپ کی کیا صلاح ہی -

بیرسٹر - ہماری بھی یہی راے اور یہی صلاح ہی -

آغا - علی ہذا القیاس ع -

صلاح ما ہمہ آنست کان صلاح شماست

کیون میان مہراج بلی -

مہراج - پھر اب خدا کا نام لیکر کوچ بولدو -

نواب - بسم اللہ جب سب کی یہی صلاح ہی تو کوچ ہی

بہتر ہی - یار پہاڑ پر لطف تو خوب اُٹھائے مگر اُستاد ایک
بات ہی - چلتے چلاتے بُری ہوئی -
مہراج - بہت بُری ہوئی قبلہ - بہت ہی بُری ہوئی -
آغا - اب بھی بات نہ بڑھے تو فبہا ورنہ معاذ اللہ -
نواب - آپ بھی تو سعین اور منعوی لکھے گئے ہین -
آغا - جی ہان - خوردہ نہ بردہ ناحق در دگردہ -
نواب - ارے بھئی آخر دل لگی چہل تو کرتے تھے - مذاق
مین تو شریک تھے - گو رستے تو تھے -
آغا - تو یہ اُسکی سزا ملی -
چھٹن - ہم تو بچ گئے حضرت -
مہراج - مین نہ دھروا دونگا قبلہ کہ پہلے دن چھٹن صاحب ہی
کے مکان پر بی نازو بلوائی گئی تھین - اور مین اپنی لا علمی
ظاہر کرونگا کہ حاشا مین کچھ نہین جانتا - بندہ ہیچ نمیداند
بندہ را خبری نیست کہ نازو کیست و قمرن کدام ست و بر کہ
مقام می ماندہ واو چہ صورت دارد وا این چہ شکل داشتہ من
فقیر درویش را با نازو و قمرن زنکہ ہاے چہ کار بارہ -

حاجت بہ کلاہ تتری داشتنت نیست
درویش صفت باش و کلاہ تتری دار

آغا - دونون مصرعون مین تتری - آپکی ایسی کی تیسی -
نواب - انجام بخیر ہو تو بات ہی ورنہ یہ سب مذاق اور دل لگی
بھول جائیے گا جناب ع -

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے

بُری گھڑی سے خدا بچائے - بُری گھڑی اللہ کبھی نہ دکھائے
اب اس پریشانی کو دیکھیے کہ پردیس کا تو واسطہ - اپنا نہ پرایا
انسان کو جنون نہو جائے تو تعجب ہی - پھر یہ کیا کم ستم ہی کہ

قمرن جان بیچاری کی یہ ردی حالت ہی - غشی پر غشی
آگئے ہین اور جرم ایسا سنگین کہ سات برس قید بمشقت یا
اُف کلیجا دہل جاتا ہی نجدا کہ یا الٰہی یہ مصیبت کیونکر رفع ہوگی
مہراج بلی بھی سانے گئے - آغا صاحب کی ٹنگڑی بھی لی -
اختر کو بھی پھانس لیا - عالمگیر قتل ہی -
خدمتگار نے ڈاک حاضر کی - سب کے پہلے نواب رونق جنگ
کے بیرنگ خط کو انھون نے کھولا - اور بڑے شوق سے پڑھا
مائی ڈیر نواب محمد عسکری بہادر - نینی تال مین تو یار تمنے
یہ بُری کارستانی کی کہ اُس موذی کو قمرن اور نازو کا پتا ہی
نہ معلوم ہوا - کوٹھی مین چو طرفہ دیکھا کہین پتا ہی نہین -
اب نازو اور قمرن ہون تو کچھ کارروائی کر سکے - جب وہی
نہین تو کارگزاری کیسی -
یہان بجرنگ بلی سے دکھڑا روتا تھا کہ اُن لوگون نے نازو
اور قمرن ہی کو نہین چھپا دیا بلکہ منشی مہراج بلی کو بھی غائب
کر دیا - اُسکو وہان کسی گرو نے یہ سمجھائی ہی کہ نازو اور قمرن کو
لیکر منشی مہراج بلی لکھنؤ پہونچے اور روپوش ہین - مین نے
بجرنگ بلی کو سمجھا دیا کہ تم اِن لوگون کو اور بھی زیادہ گمراہ
کر دو اور کہو نازو اور قمرن بیشک لکھنؤ داخل ہوگئی ہی
تاکہ وہان تم کو کارروائی کرنے کا کامل موقع ملجائے
اب آپ بخط راست روانہ لکھنؤ ہون - اسی مین خیر ہی
اور کسی مین خیر نہین - وہان کا قیام اب محض فضول
فریر صاحب آجکل سٹی مجسٹریٹ ہین اُنسے بھی آکے
آپکو پوچھتے بھی تھے - مگر اُنسے اِسکا ذکر کرنا نہ
نامناسب سمجھا -
کمدرا کہتا پھرتا ہی کہ امین کمرن کو ایک لاکھ پر بچیا ہن گھبراتا ہی

یعنی نواب صاحب لاکھ روپیہ دین تو فارغخطی لکھدے۔ اِسکے یہ معنی کہ دھرے پر آجائے تو عجب بھی نہین۔ گو ابھی لاکھ روپیے کی فرمایش ہی مگر عجب نہین کہ دو چار سو پر راضی ہوجائے۔ ٹکے کی اوقات۔ اُسکو یکمشت چار پانچ سو کی رقم کیا زہر ہی۔

مفصل حالات سے اطلاع دیجیے یا کسی آدمی کے ہاتھ خط لکھکر بھیجیے۔ یہان بجرنگ بلی کے سبب سے کل حالات معلوم ہوتے جاتے ہین۔ مین برابر ٹوہ مین رہتا ہون۔ اُسکی ہر بات کا دفع دخل کرتا ہون مگر ابھی تک یہ نہین کھلا کہ کون ذات شریف در پردہ ہماری تخریب کے درپے ہین تاہم اُسقدر کہ کوئی نواب صاحب ہین۔ تاہم مجھے معلوم ہوجایا [illegible] اللہ دے اور بندہ لے۔ عمر بھر کو یاد [illegible] گھر بھیجا نہ دیا تھا۔

[illegible] صاحب کی خدمت مین تسلیم۔ خیر ہی [illegible] بھی تلاش ہو رہی ہی۔ حالانکہ اُسکا کہین [illegible] ایک ذات شریف کسی ایرے غیرے [illegible] مصنوعی میان بناکے اُسکی جانب سے [illegible] والے ہین مگر اِس کارروائی مین منھ [illegible]

[illegible] صاحب کی بھی فکر ہو رہی ہی کہ اُنکو بھی پھانسین [illegible] صاحب تو البتہ بچ گئے۔ انکی رتی بلند ہی [illegible] ئی۔ اور کسی کو نہ چھوڑا۔ مگر ایک بات [illegible] یہ سمجھکر کہ اب تو کو توال تحقیقات کرکے [illegible] کیا خوف ہی ایسا نہو کہ آپ پھر قمرن [illegible] داخل کیجیے۔ اِس موقع پر آپ کو

بڑی احتیاط سے چلنا چاہیے۔ عاصی رونق جنگ الخ

اِسکے بعد مہراج بلی نے بجرنگ بلی کا خط جو بذریعہ رجسٹری آیا تھا پڑھکر سُنایا۔

جناب قبلہ و کعبہ۔ یہان کے حالات ناگفتہ بہ ہین اور مخالفون کی شورش بڑھ گئی ہی۔ وہ لوگ اب آپ کی بھی فکر مین ہین مگر ع۔

دشمن اگر قویست نگہبان قوی تر است

یہان خبر مشہور ہی کہ نازو اور قمرن کو لیکر آپ لکھنؤ مین آگئے ہین۔ ذرا بہت ہوشیاری سے آئیے گا۔ مسماۃ کا ساتھ لانا خلاف عقل ہی۔ بعد ملاحظہ خط چاک فرمائیے۔

فدوی بجرنگ بلی۔

بیگم صاحبہ کی پریشانی

آج صیاد جفا پیشہ نے کیا گل کترے
دور لیجاکے چمن سے پر بلبل کترے

نواب نادر جہان بیگم تو اِس فکر مین تھین کہ ہر لگا کر اُڑ کے نینی تال پہونچین۔ نواب کو عرصہ دراز سے نہین دیکھا ہی اُنسے ملین۔ قمرن اور نازو کا رنگ پھیکا کرین۔ پہاڑ کی سیر سے سیر ہون۔ کبھی اپنے دودھ بھائی نواب رونق جنگ بہادر سے اصرار کرتی تھین کہ تم بھی چلو اور ہماری بہن کو بھی اجازت دو۔ کبھی رشتے کی اور عورتون سے وعدہ کرتی تھین کہ تمکو بھی لے چلینگے۔ غرضکہ نواب کی اتنے دن کی جدائی اور سوتیا ڈاہ کے صدمون کے بعد اب خدا خدا کرکے عیش و طرب سے دوچار ہونے کو تھین مگر برق حوادث نے یکایک خرمن عشرت کو جلا دیا عیش و عشرت اور خوشی و شادمانی مبدل بہ رنج و الم ہوگئی۔

نواب نادر جہان بیگم ناز و نعم پروردہ رنج و الم کی خوگر نہین اگر خوگر ہوتین تو خیر بقول داغ —

شادی و غم ہم کو یکسان ہو گئے
آہ سے غمگین نہ خوش ہین واہ سے

غم بھی برداشت کر لیتین — مگر کچھ ایسی خبر بد انھون نے سُنی کہ چہرے کا رنگ فق اور کلیجہ شق ہو گیا — یعنی ایک روز صبح کو بیگم صاحب فہرست لکھ رہی تھین کہ کون کون آدمی ہمراہ جائیگا اور کس کس شے کی وہان ضرورت ہوگی گھر کی ملازم عورتین اور پاس پڑوس کی دو چار شریف زادیان جو اُنکے ہان آتی جاتی تھین غور سے سنتی تھین کہ دیکھین کس کس کو ہمراہ لیجاتی ہین کہ دفعۃً دربان نے باہر سے آواز دی اور مہری نے آکے عرض کیا کہ نواب عفت آرا بیگم کی فنس آئی ہے اور معاً مہریان فنس کو محلسرا کے اندر لے آئین بیگم صاحب نے جو اپنی بہن کے چہرے پر نظر ڈالی تو اداس پایا — کھٹک گئین کہ کچھ دال مین کالا کالا ضرور ہے مگر اسقدر تاب و توان اور جرأت اپنے مین نہ پائی کہ سبب دریافت کرین — مغلانی مہری پیش خدمت خواص سب بشرے سے تاڑ گئین کہ کوئی سنانی ضرور سنینگی — مغلانی نے نواب عفت آرا بیگم کی طرف مخاطب ہو کر کہا — حضور کا مزاج کیسا ہے اللہ اپنا فضل کرے یہ آج دشمنون کے چہرے پر اداسی کیون پائی جاتی ہے — یا اللہ خیر کیجیو —

عفت — اللہ تمھاری دعا کو تاثیر دے —

راوی — اس فقرے پر اور بھی سب کھٹکے —

مغلانی — سرکار —

عفت — ہوش ٹھکانے نہین ہین —

راوی — اب ان سب کو اور بھی یقین ہو گیا کہ کوئی بُری بُری خبر سُننے والے ہین اور یہ بھی یقین ہو گیا کہ نینی تال سے کوئی خط آیا ہوگا کیونکہ اگر نواب عفت آرا بیگم کے ہان کوئی بات ہوئی ہوتی تو وہ خود نہ دوڑی آتین نادر جہان بیگم کو اپنے ہان بلوا لیتین — ورد دل سُناتین — اُنکا خود آنا اِس بات پر دال تھا کہ نینی تال مین کچھ گل ضرور کھلا ہے —

عفت — مگر گھبرانے سے کیا ہوتا ہے — ہوگا وہی جو اللہ کو منظور ہے — اُسکی کریمی کے صدقے وہ بڑا کارساز ہے —

مغلانی — سچ ہے حضور — فضل اور کرم کرتے ہوئے اُسے ایک پل کی دیر نہین لگتی —

بیگم — نینی تال مین تو خیریت ہے —

عفت — جان اور مال پر تو جوکھم نہین ہے مگر آبرو کو اللہ بچائے مقدم عزت اور آبرو ہے —

بیگم — اب کہہ ڈالو باجی جان —

ع (عفت) کیا کہون بہن —

مغلانی — حضور ذرا بتا دین کہ ہماری سرکار کہاں ہین —

ع — ہین تو ابھی نینی تال ہی مین مگر اس موئی چوٹی قمرن کے بیان نے بڑا اودھم مچایا ہے —

مغلانی — اللہ خیر کرے —

ع — اُسنے یہان چوکی پر لکھا دیا ہے کہ میری جورو کو عسکری صاحب زبردستی بھگا لے گئے —

مغلانی — کسو نے بہکا دیا ہوگا — پھر اب کیا ہوگا —

ع — اب سُنتی ہون یہان سے کوتوال جائیگا —

ب — دولھا بھائی کو بلوا لیجئے — میرے قلب کا عجب حال ہے — کسی طرح چین نہین آتا ہے دل پہلو مین

ع - وہ خود آتے ہونگے -

مغلانی - ہان اُنسے یہ تو پوچھ لین کہ چوکی سے جو کتوال (کوتوال) گیا ہی وہ وہان کیا کریگا -

ع - وہان تلاشی ہوگی - اور جو قمرن ملی تو اُسکو گرفتار کر لائینگے -

مغلانی - مگر یہ تو نوابی مین بات تھی - اب تو جو کوئی عورت کہدے کہ ہم فلان سے راضی ہین تو جسکے ساتھ چاہے رہے سہے - کوئی نہین پوچھتا -

ب - یہ کنواری بن بیاہی کے لیے ہی جو بالغ ہو بیاہتا نہین کہ سکتی - مین سوچتی ہون کہ یا اللہ جو کہین نصیب اعدا قید ہو گئے تو -

راوی - پورا فقرہ نہ کہنے پائی تھین کہ آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آئے اور جون جون عورتین اُنکو سمجھاتی تھین کہ اللہ پر شاکر رہیے ذرا دل کو قابو مین رکھیے اور بھی پھوٹ پھوٹ کے روتی تھین -

ع - ہین اِس سے کیا ہوگا - اور دل کو زیادہ دُکھ ہوگا مگر ہونی بہت بُری -

بیگم صاحب نے ایک آہ سرد کھینچی اور لیٹ رہین - طرح طرح کے خیالات اِنکے دل مین جگہ پاتے تھے - اور بہت ہی پریشان تھین - اِسی حالت اضطرار خاطر و پریشانی مین نیند آ گئی - تو نواب عفت آرا بیگم اور سکینہ خانم (مغلی) ہتی تھین) اور مغلانی اور کئی اور عورتین باتین ہونے لگین - عفت آرا نے اپنی ی سے ذرا دور ہٹ کر کہا کہ بڑے غضب یہ بات ہی کہ دشمنون کے کان بہرے

اِسمین خدا نخواستہ خدا نخواستہ (بہت آہستہ سے) سات برس کی قید ہی - سات برس کی قید کا نام سُنکر سب کانپ اُٹھین اور تھرتھرانے لگین کہ خدا خیر کرے اپنے اپنے خیال اور اپنی اپنی ہمت اور عقیدے اور صحبت کے اثر کے مطابق سب منتین ماننے لگین -

۱ - پیر دیندار کا کونڈا -
۲ - بابا فرید کا چلّا -
۳ - سید احمد کبیر کا جھانڈا -
۴ - مشکل کشا کا دونا -
۵ - ہٹیلے کا مرغا -
۶ - شیخ سدو کا بکرا -
۷ - شہید کا ملیدا -
۸ - بی بی کی پوڑیا -
۹ - پریون کا طبق -
۱۰ - خواجہ خضر کا دیا (ناو چڑھتی ہی)
۱۱ - حضرت عباس کی حاضری -
۱۲ - سید سالار کے آٹھوے (آٹے کے پکتے ہین)

الغرض ع -

فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

مگر حضرت عباس کی حاضری اور مشکل کشا کے دونے کی منت زیادہ مانی گئی تھی -

اتنے مین نواب رونق جنگ بہادر کے آنے کی خبر ہوئی جو پردہ کرتی تھین وہ پردے مین ہو گئین ایک شہ نشین مین نواب صاحب فرش مکلف پر بیٹھے - سُنا بیگم صاحبہ ابھی روتے روتے سو گئی ہین - اِنھون نے اپنی دل

شکایت کی کہ تمنے نادرجہان بیگم سے صاف صاف کیون بیان
کردیا - تسلی دینا درکنار صاف صاف کہا چھا کہ سنایا فقط
اتنا کہنا کافی تھا کہ قمرن کے میان نے تھانے پر لکھوا دیا ہی
اور پولیس والے تحقیقات کو جاتے ہین مگر انکو اطلاع
دیدی گئی ہی - وہ ہوشیار ہو رہینگے اور قمرن اور نازو کو
ہٹا دینگے - بس کچھ بھی نہوگا -

عفت آرا بولین (اری ہمارے تو حواس درست نہین ہین
اور جھوٹ بولنے سے کیا فائدہ - ہمنے بس ایک بات
تو پوشیدہ رکھی ہی - یہ نہین بتایا کہ خدا نخواستہ انہین
دشمنون کے لیے قید بھی ہی - مگر انھین نے خود ہی پوچھا
اور قید کا لفظ کہتے ہی آنکھون مین آنسو بھر آئے اور
روتے روتے سو رہین - تم کوئی بار پوچھا اور کہا انکو بلاؤ
تو ہمکو تسلی ہو - ہمنے کہا اب آتے ہی ہونگے - اب انکی
لگ گئی ہی - جگانا نامناسب ہی - کیا کوتوال دوڑ کے
گیا ہی -

رونق - ابھی نہین - مگر -

ع - تم قسم کھا کے سچ سچ بتاؤ کہ اب کیا ہونا ہی -

رونق - ہونا کیا ہی - کچھ نہین - تار اور خط اور آدمی بھیج ہی
دیا ہی - دمبدم خبر پہونچی جاتی ہی - قمرن اور نازو کو انھون
نے اپنی کوٹھی سے ایک اور مکان مین بھیجدیا ہی - وہان
چوکی پہرا رہتا ہی - کسی کو کانون کان خبر بھی نہونے
پائی اور قمرن اور نازو کھٹ سے الگ ہو گئین -
اب کیا خوف ہی - ڈر تو سارا یہی تھا کہ مبادا قمرن
مع نازو نواب کی کوٹھی مین پکڑی جائین - ہمین بڑا ہی
کھٹکا ہوتا اور جرم ثابت ہو جاتا - پھر کچھ بھی بنائے

نہ بنتا - اب کیا ڈر ہی - کوتوال صاحب آئے ہین - آئین - سر
آنکھون پر - تلاشی لینگے - بسم اللہ - قمرن کو آپ جانتے ہین
کون قمرن ؟ حاشا ر ! ہم نہین واقف ہین - نازو کہان
ہی - کیسی نازو - یہ آپ کیسی بہکی بہکی باتین کہتے ہین -
کوتوال صاحب - نازو اور قمرن کون اور ہماری کوٹھی سے
کیا واسطہ - اپنا سا منھ لیکر رہجائینگے - اب شہر مین ادھر
ادھر دریافت کرینگے وہان کون جاتا ہی -

ع - تم بھی کیا باتین کرتے ہو - کیا کہین چھپا ہین گڑ پھوڑا ہی
یہان سے وہان تک کون نہین جانتا کہ قمرن اور نازو دونون
نواب صاحب کے ساتھ گئین ہین -

رونق - اگر سب کے سب جانتے ہوتے تو ایک قمرن کا
میان یون چپ چاپ بیٹھا رہتا -

ع - اب کیونکر بات کھلی -

رونق - دیکھو یہ بھی دریافت ہو جائیگا -

ع - اور جو کوتوال وہان یہ پوچھ بیٹھے کہ آپ کے ساتھ
جو عور[illegible] تھین وہ کہان چلی گئین -

رونق - [illegible] کوئی عورتین ساتھین
[illegible]
گانے ناچنے [illegible]
دس پانچ روز لگا لیا - [illegible]

ع - تو قمرن اگر انکی کوٹھی مین گرفتار ہو تو
اور پکڑی جائے تو کوئی جرم نہین ہی ؟

رونق - پھر صرف اتنا ہی کہ اگر نازو اور [illegible]
کوئی بحث نہین ہی اگر قمرن نواب صا[illegible]
سے تو نواب مجرم ہین اور اگر

سے ملے تو پولیس والے اُسکو اپنی حراست مین لکھنؤ لے آئین۔

ع۔ اگر اُنکو نہ لکھا ہو تو اب لکھ بھیجو۔

رونق۔ تار پر تار اور خط پر خط گئے ہوے ہین اور آدمی بھی بھیجا گیا ہی۔

راوی۔ یہ اُسوقت کا ذکر ہی جب لکھنؤ سے سب اُسپکٹر روانہ نینی تال ہو چکا تھا مگر وہان کا حال کچھ نہین معلوم ہوا تھا۔ نواب رونق جنگ نے کئی دن تک اپنی بیوی سے یہ راز چھپایا تھا مگر آخر کار مصلحت اسی مین دیکھی کہ کچا چٹھا کہہ سنا ئین۔

ع۔ (آبدیدہ ہوکر) ہمارے قلب کو تو تب تشفی ہو جب ہم عسکری دولھا کو اپنی آنکھون دیکھین چاہے قمرن اُن سے چھٹ جائے چاہے جہنم مین جائے مگر اُنپر آنچ نہ آنے پائے۔

رونق۔ وہم کی دوا تو لقمان کے پاس بھی نہ تھی۔ وہم کا تو کوئی علاج ہی نہین ہی۔ اگر میرے نزدیک اسمین کچھ ہونا ہوانا نہین ہی۔ اگر نواب عقل سے کام لین اور قمرن کو اُسکے میان کے گھر جانے دین اور اُسکے میان کو روپیے سے خوش کر دین تو اس سے بہتر کیا ہی اور اگر آپسے ایسے ریجھے ہوے ہین کہ ایک دم بھر بھی جدا نہین ہو سکتی تو کسی مکان مین اسقدر چھپا کے رکھین کہ کسی کو کانون کان خبر ہی نہ ہونے پائے مگر بہتر تو یہی ہی کہ اب زیادہ فضیحتا نہ اُڑائین اور اُسکے عشق کو تہ کر رکھین اور یہ بات دل لگی نہین ہی۔

ع۔ چاند سی جورو گھر مین موجود ہو کر ذرا سی بات کے لیے اپنی جان اور اپنے عزیزون کی جان گھلانا کسنے بتایا ہی۔

رونق۔ اپنی بہن کی ذرا تسلی کرتی رہنا۔

ع۔ اور میری تسلی کون کریگا۔

رونق۔ یہی تو تم عورتون کی جہالت ہی بھلا گھبرانے اور رونے پیٹنے سے کیا ہو سکتا ہی۔ تدبیر وہ کرنی چاہیے کہ مطلب براری ہو۔

اتنے مین نواب نادر جہان بیگم کی آنکھ کھلی۔ خواصون نے عرض کیا کہ نواب رونق جنگ تشریف لائے ہین مضطر و بیقرار ہو کر پہلی بات اِنسے یہی پوچھی کہ (اسکا انجام کیا ہونا ہی) رونق جنگ نے کہ فہمیدہ اور دور اندیش آدمی تھے نہایت سہولت کے ساتھ جواب دیا کہ (ایسے تردد کا مقام نہین ہی بہن کسی کم بخت دشمن نے اُسکے میان کو ورغلایا ہی وہ ہیچ قوم پاجی آدمی ہی۔ ٹکے کی اوقات۔ بھلا اُسکے کیے کیا ہو سکتا ہی۔ ہان روپیہ البتہ صرف کرنا ہوگا اور یہ کوئی بڑی بات نہین۔ چاہے دس ہزار روپیہ بلٹ جائے تو کیا پروا ہی۔ اب تو ایک بات ہو گئی۔ اب جس بلا مین بالفعل مبتلا ہین اُس سے چھٹکارا پانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ مینے تو تمھاری بہن کو سمجھا دیا کہ نواب عسکری کو لکھ بھیجا ہی کہ قمرن کو اپنے مکان مین نہ رکھو۔ کوتوال جب قمرن کو نہ پائیگا تو واپس آئیگا۔ بس چلو ختم شد۔ مزید بران نیست کہ کوتوال صاحب کی کچھ خدمت کر دیجائیگی۔ ع۔

این ہم اندر عاشقی بالائے غمہائے دگر

بیگم صاحب نے آبدیدہ ہو کر فرمایا کہ دولھا بھائی اگر دس بیس ہزار پر بلا ٹلتی ہی تو بلا سے مین خود ہی یہ روپیہ اپنے پاس سے دیدونگی مگر کسی اور پر آنچ نہ آنے پائے۔ دس ہزار اُنپر سے نچھاور کر دونگی مگر کسی طرح اُنکو اب یہان بلوا لو۔ میرا دل گھبراتا ہی۔ جی بے قابو ہی کریا اللہ کیا ہوگا۔ عورت کا واسطہ

اور پھر بیاہی عورت - اور نیچ قوم - عزت آبرو کسی کے ساتھ بھاگ جانے اور پکڑ آنے اور ناشُدنی ناشا ہونے کا ذری لحاظ نہین - ایسی ہرجائی کے ساتھ بدنام ہونا کیسا کم بے آبروئی ہی - ہمین اللہ موت بھی نہین دیتا - زہر کھانے کو جی چاہتا ہی - کہ تھوڑی سی سنکھیا کھا کے مرجاؤن - اگر کوئی اور ہوتی تو خیر مگر یہ چوڑی والی کے ساتھ بدنام ہونا اس سے زیادہ ذلت اور کیا ہوگی - سچ یون ہی کہ ان باتون کا نتیجہ یہی ہوا کرتا ہی - بُرے کام کا بُرا انجام اب تو جو ہونا تھا وہ ہوگیا - مگر آیندہ کے لیے احتیاط چاہیے - اور اب آپ لوگ یہ بند وبست کیجیے کہ کسی طرح بات اور نہ بڑھنے پائے اور جو ذلت ہوئی ہی بس اتنی ہی رہے

رونق - تم خاطر جمع رکھو -

ع - اب مین اُنکو سمجھا دونگی -

ب - باجی مین کیا کہون آپ سے -

رونق - تم ذرا بھی نہ گھبراؤ بہن - ہمارا ذمہ ہی جو کچھ بھی ہو ہاتھ کٹوا ڈالون -

ب - مین تو کچھ کہتی بھی نہین ہون - اندر ہی اندر پھُنک رہی ہون - دل ہی دل مین - مگر کرون کیا - آج یہ طیاری کر رہی تھی کہ نینی تال کس کس کو ساتھ لیکر جاؤن یہ فہرست لکھ رہی تھی کہ بس یہ آئین - اُنکی صورت دیکھتے ہی مین بھانپ گئی کہ کچھ فتور برپا ہوا ہی - اور تاڑ گئی کہ ہو نہ ہو نینی تال سے کچھ خبر آئی ہی - مین تو پہلے یہ سمجھی تھی کہ شاید قمرن کے ساتھ عقد ہوگیا اسکا تو مجھے ذری بھی گمان نہ تھا کہ وہان دوڑ جاتی ہی اور اُسکے میان لنگوٹے نے ہاتھ پاؤن نکالے ہین - غرضکہ ہر طرح کُڑھنا ہی - اور لوگون کے طعنے الگ سُنتے ہین - پھر یا قسمت یا نصیب - اب انکو ایسے لچھن تو اچھا تھا -

رونق - اب وہان کیا کرینگے - آتے ہی ہونگے -

ب - وہان تنہائی مین رہنا ٹھیک بات نہین ہی -

عورت کی آنچ بڑی بُری آنچ ہوتی ہی - پردیس کا واسطہ مبادا قمرن کا میان بدی پر آمادہ ہوجائے -

رونق - کیا - بھلا کوئی عقل کی بات ہی - جو ایسے ہوتے ہین اُنکے تیور ہی اور ہوتے ہین - یہ چوڑی والا کیا کھا کے برابری کریگا -

ب - مجھے سب سے زیادہ اسی بات کا ڈر تھا کہ جورو کے غم مین کہین وہ اپنی جان پر نہ کھیل جائے -

رونق - لاحول ولا قوۃ ! ایک ڈانٹ مین تو تھر تھر کانپنے لگے - جان پر کھیل جانا بڑے سورماؤن کا کام ہی - لے اچھا مین تو اب رخصت ہوتا ہون اور تمھاری بہن یہان ایک ہفتے تک رہینگی - ہمنے اجازت دیدی ہی - انکا یہان رہنا ضروری امر ہی - تمھین تم گھبراؤ نہین -

یہ کہکر نواب رونق جنگ رخصت ہوئے اور بیگم صاحب نے تھوڑی دیر کے بعد نواب محمد عسکری کے نام یہ خط لکھا -

نواب - تمھین حسین کی روح کا صدقہ - اس خط کے دیکھتے ہی چلے آؤ - کیا یہان دوسرا خدا ہی - معاذ اللہ ! وہان اکیلے ہو کوئی بات کرنے والا سمجھانے والا اصلاح مشورہ دینے والا بھی نہین ہی - اور جو ہین وہ خود اسی بلا مین گرفتار ہین - سب اسی مقدمے مین پھنسے ہوئے - کوئی مجرم کوئی جرم کا معین کوئی گواہ - مین یہ سب باتین سن چکی ہون -

ابھی دو دولھا بھائی آئے تھے بہت کچھ دلاسا دے گئے ہین۔ اور باجی جان کو یہین چھوڑ گئے ہین کہ ذرا تسلی تو ہوگی۔ انکی راے تو یہی ہو کہ تم اب اِس جھنجھٹ کو چھوڑو اور اُس موئی چڑیل والی کو دفع بلاؤ۔ اور اُسکے میان کمبخت کو خوش کرو جسمین یہ فضیحتا تو رفع ہو اور یہ فضیحتا جبھی رفع ہوگا جب وہ موئی دفان ہوگی تمھین کیا ہو گیا ہو نواب۔ ہاے مین کسطرح سمجھاؤن۔ مین خوشیان کر رہی تھی کہ کل پرسون تنی تال جاؤنگی کہ یہ سنائی سنی۔ پانون تلے سے مٹی نکل گئی کہ یا اللہ اب کیا ہوگا۔ ع۔

بے رضاے تو یکے برگ نجنبد ز درخت

میرے دل پر جو گذرتی ہو اُسکا حال خدا ہی کو معلوم ہو اور تمکو بھی زیادہ نہین لکھ سکتی کہ پردیس مین ہو اور خود نصیب دشمنان پریشان اور سراسیمہ ہو اگر آؤ تو مجھے جلا لو ورنہ ؎

کس مصیبت سے بسر ہم شب غم کرتے ہین
رات بھر ہاے صنم ہاے صنم کرتے ہین

اِس خط کا جواب تار پر بھیجنا یا اگر خط بھیجو تو سچا وعدہ کرنا کہ کس تاریخ کو روانہ ہوگے۔ ایسا نہو کہ ؎

تیرے اقرار مین انکار تری ہان مین نہین
عہد مین عہد یہ پیمان کسی پیمان مین نہین

تمنے جتنے وعدے کیے تھے سب لغو نکلے۔ ایک بات بھی پوری نہوئی مگر اب اگر تم جھٹ پٹ نہ آگئے تو میری جان پر بنیگی اور اگر زندہ بچی تو عمر بھر کی شکایت۔ یہان اُسکے میان نے بیٹھے بٹھاے عجب گل کھلایا۔ اور وہ کیا کرے جس کسی کی بہو بیٹی کو بھگا لیجاؤگے وہ دشمن ہوگا یا نہوگا۔

تمھارے ساتھ جو لوگ گئے ہین وہ بھی سب تمھارے ہی طرز کے ہین۔ کوئی نصیحت کرنے والا نہین ہو۔ اور نصیحت تم ماننے کسکی ہو۔ تمکو تو اِسوقت وہی لوگ اپنے دوست معلوم ہوتے ہونگے جو اُس موئی منہارن کی تعریفین کرین اور جو کوئی تمکو سمجھاے تو اُسکو اپنا دشمن سمجھنے لگو۔ بس اُسی بچھل پائی موئی ہرجائی کی صحبت نے یہ کیا ؎

خاک مین اُسکی محبت نے ملایا تمکو	
	خاک مین اُسکی ہی الفت نے ملایا تمکو
خاک مین اُسکی ہی شفقت نے ملایا تمکو	
	خاک مین اُسکی ہی صحبت نے ملایا تمکو

قہر ہو ظلم ہو بیداد ہو آفت یا رب
ایسی صحبت سے ستمگر کی بچائے باری

اِسقدر لکھ چکی تھی کہ آنکھون سے اشک جاری ہوگئے اور آدھ گھنٹے تک روپا کی۔ اب پھر آنکھین دھو کے لکھنے بیٹھی ہون۔ مگر اندھیرا چھایا ہوا ہو خط لکھکر بند کیا اور حکم دیا کہ کھو رجسٹری کراکے روانہ کرین۔

مغلانی۔ حضور ایسی تو کوئی بات نہین لکھدی کہ گھبرا اُٹھین ب۔ نہین۔ بہت سنبھل کے لکھا ہو۔

م۔ لونڈی نے اِسوجہ سے ٹوک کے پوچھا کہ مبادا حضور مارے گھبراہٹ کے ایسی پریشانی کے وقت اپنی سچی سچی کیفیت لکھدین تو وہ اور بھی گھبرا اُٹھین۔ اور پردیس جنگل پہاڑ کا واسطہ۔

سکینہ۔ ہان بیگم ایسی کوئی بات نہونے پاے جس سے وہ بیچارے وہان تڑپین اور ہم یہان تڑپو۔

م۔ اے نہین ایسی کیا نادان ہین۔

سکینہ۔ ای تو ہم تو سمجھا دیا چاہیں۔

ب۔ ہمنے اس پریشانی کے عالم مین کیا جانے کیا لکھدیا ہی ہوش کہان درست ہین۔ میرے تو ہوش حواس درست نہین ہین۔ ہاتھ پانون پھولے ہوے ہین (رو کر) سکینہ خانم مین کیا کہون بہن۔ انجام بخیر ہو تو جان مین جان آئے۔

سکینہ۔ نہین بیگم تمہارے بہنوئی کی گفتگو سے تو معلوم ہوتا ہی کہ بات بڑھنے نہ پائیگی۔

مغلانی۔ ہان حضور یہ تو ہی ہی۔

ب۔ یہ سب ہماری تشفی کے لیے کہا ہوگا ورنہ جرم تو بڑا سخت ہی۔

سکینہ۔ ای نہین بہن۔

مغلانی۔ حضور اس خیال کو دل سے دور کر دین اللہ اچھا ہی اچھا کریگا۔ نواب رونق جنگ بہادر نے بڑے تجربے کی بات کہی ہی۔ ہر کوئی کا کام نہین کہ اس باریکی کو پہونچے۔ وہ کہتے ہین کہ جو اگرچہ قمرن انکے گھر مین ہو تو تو جرم صحیح کرتے ہی۔ اور جو اسکو گھر سے ہٹا دیا تو کتوال کیا کر سکتا ہی۔

	والسی	
بحر خون شور قیامت نفس شعلہ فشان		
	در کدامین دل ازان لعل شکر خا کہ نیست	
شور آشفتگی و شیوۂ سر گردانی		
	در کدامین سر ازان لف چلیپا کہ نیست	

گو نواب والا تبار کی دلی خواہش تھی کہ نینی تال مین چند سے اور قیام کرین مگر اسقدر افسردہ دل و پریشان خاطر تھے کہ قیام محال ہوگیا۔ لکھنؤ سے تار پر تار اور خطوط پہ خطوط لگاتار آئے کہ اب احباب اور وکلا کی یہی صلاح ہی کہ جلد واپس آئیے کیونکہ آپ کی عدم موجودگی اور غیر حاضری مین مخالفون کو زیادہ تر موقع ملتا ہی آپ کے یہان آنے سے رعب بیٹھ جائیگا۔

یہان کے احباب اور مصاحبین نے بھی یہی راے دی کہ اب نینی تال مین قیام کرنا فضول اور بیکار ہی کیونکہ اول تو پردیس کا واسطہ۔ دوسرے میانون کا ڈر۔ کہ مبادا قمرن کے ہان نواب صاحب پکڑے جائین۔ جو تھے لکھنؤ مین دشمنون کو انکی غیر حاضری سے یہ موقع ملا تھا کہ پولیس والون کو اپنی طرف گانٹھ لیا اور جو چاہا کر گذرے۔

کس کی پرسد کہ بھیا کون ہی
ایک ہی یا ڈیڑھ ہی یا پون ہی

پس ان امور کے دفع دخل کے لیے لازم آیا کہ نواب صاحب مع کل رفقا و احباب کے جسقدر جلد ممکن ہوسکے روانہ لکھنؤ ہون مگر اب یہ سوال پیدا ہوا کہ قمرن اور ناز و ساتھ جائین یا علیحدہ۔ ساتھ لیجاتے ہین یہ خوف تھا کہ اگر پولیس انکو لے باز پرس کی تو جرم گویا بخوبی عائد ہوگیا اور اگر علیحدہ بھیجین تو یہ خوف تھا کہ قمرن کی علالت طبع نہ بڑھ جائے کیونکہ ایکبار تجربہ ہو چکا تھا کہ نواب صاحب کی جدائی کا لفظ سنکر قمرن اختلاج قلب کے عارضے مین مبتلا ہو چکی تھی اور فرط نزاکت اور شدت غم اور ہجوم افکار سے غشی کی حالت طاری ہوگئی تھی۔ غرضکہ ساتھ لیجائین تو خود بھی دھرے جائین اور قمرن بھی چھن جائین اور علیحدہ بھیجین تو قمرن کی علالت طبع نازک کا خوف۔ باہم کمیٹی کی۔ اس مشورے مین سب شریک تھے۔ اور خاص نواب کی کوٹھی فرودگاہ مین مشورہ

ہوتا تھا تاکہ نازو اور قمرن نہ سُن پائین۔

آغا۔ بھائی صاحب تو دل قابو مین کرکے چل کھڑے ہوجیے۔

لنڈلی۔ دل کا قابو مین لانا ہی تو مشکل ہے۔

نواب۔ یہی ہوتا تو یہ مصیبت کاہیکو پڑتی ؎

جو دل قابو مین ہو تو کوئی رسوا ہے جہان کیون ہو
خلش کیون ہو طپش کیون ہو قلق کیون ہو فغان کیون ہو

مہراج۔ سچ ہے بھئی۔ اگر دل قابو مین ہوتا تو اسقدر فضیحتا کیون ہوتا۔

آغا۔ تو ساتھ لے چلنا تو اور بھی فضیحتا ہے۔

مہراج۔ ساتھ لے چلنے کا تو موقع ہی نہین ہے۔

چھٹن۔ ساتھ لے چلنے کے یہ معنی ہین کہ ہم جرم کو اوڑھے لیتے ہین۔ کوئی مجرم قرار دے یا نہ قرار دے ہم تو مجرم بنے جاتے ہین۔

آغا۔ آتے ہوے جو آزادی تھی وہ اب نہین ہے۔

بیرسٹر۔ آتے ہوے بھی آزادی نہ تھی۔ تب بھی آپ لوگ دھر لیے جاتے کہ منکوحہ عورت کو بھگائے لیے جاتے ہین یا اڑائے لیے جاتے ہین یا لیے بھاگے ہین۔

نواب۔ مگر اُس مرتبہ معلوم کسکو تھا کسی کو کانون کان بھی تو خبر نہ تھی کہ ان قلعون مین کون لوگ ہین اور کہان جاتے ہین۔

مہراج۔ ہمارے نزدیک تو سب سے بہتر یہ بات ہے کہ ایک روپیہ اچھال کے پھیکو چت گرے تو ساتھ لیچلو اور پٹ گرے تو علیحدہ بھیجو۔

نواب۔ کیا بکتے ہو خرافات۔

آغا۔ ایک چپت جاؤ صاحب۔ چت پٹ لایا ہے۔

مستخرہ۔ جو سوجھتی ہے ایسی ہی سوجھتی ہے۔

ممن۔ ایسی نہین۔ اوندھی کہو۔ جو سوجھتی ہے اوندھی ہی سوجھتی ہے۔ یہ بھی گڑیا گڈے کا کھیل مقرر کیا ہے۔

مہراج۔ آخر یہ بھی رائے قائم تو ہو۔

بیرسٹر۔ قمرن کو جا کے سمجھائیے کہ اگر ہمارے ساتھ چلو گی تو ممکن ہے کہ فوراً دھر لیجاؤ۔ پولیس والے اپنی حراست مین ضرور رکھینگے اور لکھنؤ بھیجا ینگے۔ اور کہدرا کے حوالے کر دیجاؤ گی اور مقدمہ جو دائر ہوگا وہ فریب پر ان۔ اور اگر علیحدہ جاؤ گی تو یکایک کوئی تم سے دریافت بھی نکر سکیگا کہ تم کون ہو۔ ممن یا میان چلو یا چندا گلنہ و ساتھ ہونگے لوگ سمجھینگے کہ انکے گھر کی عورتین ہونگی مگر نواب صاحب کے ساتھ تو فوراً شک گذریگا۔ اگر پولیس کے لوگ تاک مین ہونگے تو چھوٹتے ہی بھانپ لینگے کہ نازو اور قمرن ہین۔

نواب۔ بھئی کوئی پڑھا لکھا آدمی ہوتا تو اسکو مین سمجھاتا عورتون کو کیا سمجھاؤن۔

ممن۔ اور عورتین بھی کون۔

آغا۔ کم سن۔ چھو کریان۔

ممن۔ اور کبھی گھر کے باہر نہین نکلین۔

نواب۔ اچھا ایک دفعہ تو سمجھانے کی کوشش کرونگا۔ اور جہان تک ہو سکیگا اچھی طرح سمجھاؤنگا آئندہ اختیار بدست مختار۔

اختر۔ یہ کہدیجیے گا کہ ساتھ چلنے مین تمھارا ہر طرح کا خوف اور علیحدہ جانے مین کوئی خوف نہین اور یہ تو ہے نہین کہ آن دونون کو ہم خدا کی راہ پر چھوڑ دین۔ انکے ساتھ تو عورتین خادمہ سپاہی سب ہی ہین۔ لکھنؤ مین ہونچکر پھر سب ایک ہین رہینگے۔ یہ اونچ نیچ دکھاؤ شاید سمجھ مین آجائے۔

بیرسٹر - مین بتاؤن - قمرن تو ابھی بالکل ہی لونڈیا ہی -
نازو جان کو سمجھائیے -

لندنی - میرے دل کی کہی -

ممن - حضور بس یہ ہزار بات کی ایک بات کہی -

نواب - تو بیرسٹر صاحب آپ ہی جائیے -

بیرسٹر - بہت خوب -

بیرسٹر صاحب یکہ و تنہا اس کوٹھی مین گئے جہان نازو اور قمرن فروکش تھین - اطلاع کر کے اندر گئے اور نازو جان سے کہا کہ مجھے آپ سے تخلیے مین کچھ کہنا ہی -

نازو - خیریت تو ہی -

قمرن - پہلے یہ بتاؤ کہ خیر تو ہی -

بیرسٹر - ہان ہان - اب کیا ہو سکتا ہی - جو ہونا تھا وہ ہو چکا اب کاہیکا ڈر ہی -

قمرن - تو پھر ہمکو یہان کیون پھینکدیا -

بیرسٹر - ابھی تمکو ساتھ رکھنا مصلحت کے خلاف ہی -

نازو - ہی کچھ ضرور - تم لوگ ہمسے چھپاتے ہو -

بیرسٹر - خدا گواہ ہی سچ کی باتین کرتی ہین -

نازو - یہان جنگل پہاڑ پر لاکے ہمکو خدا کی راہ پر اکیلا پھینکدیا اور اوپر سے باتین بناتے ہو - بڑے بارسٹر کی دم بنے ہین -

قمرن - ولایت مین جاکے صاحب لوگون کے بابا لوگون کے ساتھ پڑھا ہی - انگریزی کپڑے پہنتے ہین اور ہمکو نواب کے ہان سے دودھ کی سی مکھی کی طرح سے نکلوا دیا -

بیرسٹر - کیون صاحب - محنت برباد گناہ لازم -

قمرن - سارے بس ہٹو بھی -

نازو - باتین ہی باتین سُن لو -

قمرن - شرم تو نہین آتی -

نازو جان بصد آن بان اُٹھین اور ایک کمرے مین جاکر متمکن ہوئین اور مہری کو حکم دیا کہ جو صاحب آئے ہین انکو بلا لو - مہری نے جھک کر سلام کیا اور کہا حضور آپکو بلاتی ہین - قمرن نے کہ از بس شوخ اور واقعی اس شعر کے مصداق تھی ؎

ای کہ در شوخی ندارد ہمسری
مینمائی ہر دمے از منظرے

ہنسکے بیرسٹر کو چھیڑا کہ (دیکھو ہماری بہن بھولی بھالی ہین - ایسا نہو اکیلے مین پھسلا لو) بیرسٹر نے جواب دیا (اجی ابھی تو مین تمکو پھسلاؤنگا - تمھاری بہن تو خود ہم پر ریجھی ہوئی ہین) قمرن نے کہا (گھر کی پٹکی باسی ساگ - ایسے ہی بڑے حسین ہین آپ - رائی نون اوپر سے اُتروا ڈالیے) اتنے مین نازو نے پکارا (اجی ادھر آؤ - واہ - ہمکو یہان بھیجا اور آپ وہان ایک گوری چٹی چھوکری کو سمجھا رہے ہو)

بیرسٹر صاحب اُٹھکر نازو جان کے پاس گئے - نازو نے مہری کو للکارا کہ تو یہان کھڑی کیا کر رہی ہی مہری فوراً ہٹ گئی -

نازو - لے اب ہمسے ماخول کی باتین نکرنا -

بیرسٹر - معقول! اسکے یہ معنی کہ ضرور چھیڑو - واہ بی نازو جان -

نازو - ایسے ہی تو آپ ماشاء اللہ سے بڑے قبول صورت ہین - لے الگ کھسک کے بیٹھیے - بہت پیٹ سے پاؤن نکالے ہین -

بیرسٹر - نازو وہ گھڑی بڑی بری گھڑی تھی جب ہم نے تم کو دیکھا -

ناز و- ہان! اچھا ہا- واہ رے با لشتر-

ب- نہین ہم سے آپ کو کوئی غرض نہین ہر-

ن- اوی عقل کی دوا کر مردوے-

ب- عقل اب کہان-

ن- اوئی عقل کیا ہوگئی- مجنون کہا ئی عقل ؟

ب- اب یہ بتاؤ کہ اس پہاڑ پر سے کیونکر چھٹکارا ہو یہان سے چلو تو پھر لطف ہو-

ن- اِس زبانی داخلے کی بندی قائل نہین-

ب- زبانی داخلہ! اسکا حال تو خدا ہی جانتا ہر-

ن- اوئی ہم لوگون کی بات کا کوئی اعتبار نہین-

ب- ایسی ہی بے اعتباری ہو تو دنیا کا کام کیونکر چلے-

ن- اعتبار کیونکر ہو-

ب- قسم لو- وعدہ لو جسطرح یقین آئے ہم حاضر ہین-

ن- اچھا دیکھی جائیگی-

ب- دیکھی نہین قسم کھاؤ-

ن- اب تجھے تمھارا حال تو معلوم نہین کہ کیسے آدمی ہو مردکی چھچے ہو کہ چھیلا ہو کہ جھوٹے لپاٹیے ہو مطلب کے آدمی بہت دیکھنے مین آئے- جب مطلب نکلا آپ الگ ہو گئے-

ب- وہ کوئی اور ہونگے ہونگے-

ن- سب یہی کہتے ہین-

ب- تو مہراج بلی مردودسے تو ہم ہرطرح اچھے ہین جوانی دولت حسن- علم- شہرت ہم مین کون بات نہین ہر- مگر تمھاری عقل کو کوئی کیا کرے-

تھوڑی دیر مین بیرسٹر صاحب رخصت ہوکر نواب صاحب یہان واپس ہوے

اب یہ رائے قرار پائی ہر کہ بیرسٹر صاحب اِن دونون پریون کو الموڑے لیجائین اور وہان سے مرادآباد ہوتے ہوے نواب چھٹن صاحب کے علاقے مین پہونچین اور وہین قرآن اور ناز و کچھ دن رہین-

دوسرے روز نواب صاحب مع خدم و حشم روانہ کاٹھ گودام ہوے- کاٹھ گودام پہونچکر ایک فرسٹ کلاس مین داخل ہوے تو دیکھا دو انگریزون کا اسباب رکھا ہوا ہر- دوسرے فرسٹ کلاس مین پہونچے تو ایک مس اور ایک آیا کو پایا- یہان سے بھی پھر بانگ- تیسرے فرسٹ کلاس مین گئے تو دو مسین اور ایک صاحب بہادر- چوتھے فرسٹ کلاس مین جو انجن کے پاس تھا انکو جگہ ملی خود بدولت یعنی حضور نواب ہلال رکاب اور آغا محمد اطہر صاحب اور نواب چھٹن صاحب اور منشی مہراج بلی صاحب عنونیبل کمشنر بہادر بلے بہادر اِس درجے مین آرام کے ساتھ بیٹھے- اور چونکہ ریل مین ابھی ایک گھنٹہ بھر روانہ ہونے کو تھا لہذا نواب صاحب اور آغا اور نواب چھٹن صاحب نے رفرشمنٹ روم مین جاکر انڈون کا آملیٹ کھایا اور دو دو پیالہ چاء پی- اور چرٹ پیتے ہوے ریل کے درجے دیکھتے ہوے چلے تو ایک سیم بدن مس کو دیکھکر ٹھٹھک گئے- صاحب بہادر کا رخ اُس جانب اور پشت اِسطرف تھی اور ایک مس اُن جانب کے پہاڑون کو دیکھ رہی تھی مگر یہ دوسری مس اسٹیشن کیطرف قتل عام کر رہی تھی- نواب صاحب آسکے تیوروں پر ہزار جان سے عاشق ہوگئے اور اسٹیشن کے چبوترے پر ٹہلتے ہوے کہا- کیون یار آغا- یہ فرشتہ لم توجیر ہر دل اور دل کے ساتھ ایمان بھی چھین لے گئی مگر اسکو

ذرا بھی خبر نہوئی کہ اُسکی ادا کا کشتہ کون ہے

مرحبا اے دل و دین لیکے مکرنے والے!
ہاتھ کانون پہ مرے نام سے دھرنے والے
منزل عیش نہین ہے یہ سراے فانی
رات کی رات ٹھہر جائین ٹھہرنے والے

آغا صاحب بولے یار اسوقت تمرن جان ہوتین تو اُنکو جتاتے کہ دیکھو حسن گلوسوز اسکا نام ہے اور جمال اسے کہتے ہین - واقعی کیا جوبن پھٹا پڑتا ہے - دوسری بھی اچھی معلوم ہوتی ہے مگر صرف گردن ہی گردن دکھائی دیتی ہے ٹہلتے ٹہلتے ایک درجے مین ایک گرہست بہارن دیکھی - سرخ و سفید - کوئی چودہ برس کا سن اور آنکھین ایسی سیاہ کہ غزالان حرم شرما جائین - یہان یہ ڈر تو تھا ہی نہین کہ صاحب بہادر ڈانٹ بتائینگے قریب کھڑے ہوکر خوب گھورا کیے جب اُس عورت کا مرد آیا تو اُسنے اِنکو للکارا کہ ادھر جہان عورتین بیٹھی ہین تمھارا کیا کام ہے - نواب صاحب کو بھلا یہ تاب کہان کہ کسی کی آدھی بات سُنین دو چار سخت سُست کلمے کہے تو وہ ریل اُتر کر چھوٹے سے پر آیا اور اُسنے بھی جواب ترکی بہ ترکی دیا استنے مین ریلوے پولیس انسپکٹر نے آکے اُسی شخص کا جبینہ کیا اور کہا آپ شکل صورت سے تو رئیس معلوم ہوتے ہین مگر آپ کے فعل رئیسون کے سے نہین ہین بے ادبی معاف - پہلے تو آپ اُس درجے کیطرف سیا کو گھورا کیے مگر اچھے گھر بیعانہ دیا تھا - صاحب دیکھا تو وہ ڈگ بتا کہ قدر عافیت معلوم ہوتی - اُسکے بعد آپ ادھر آسکے اور یہان بھی وہی حرکت -

نوابصاحب سوچے کہ ایک مقدمہ تو دائر ہے اگر یہان اِس سے بگڑ پڑے تو دوسرا مقدمہ چھڑ جائیگا - چھٹن صاحب بھی دور اندیش آدمی تھے یہ دونون خاموش ہو رہے مگر آغا محمد اطہر ذرا تیکھے اور تُرّے تھے - اُنھون نے انسپکٹر سے کہا سُنو جی معلوم ہوتا ہے تم کو ہمیشہ جولاہون اور چمارون سے ساتھ رہا ہے بھلے مانسون اور رئیسون سے گفتگو کرنے کا موقع نہین ملا ہے - ہماری یہ وضع ہے کہ ہم کسی کی بہو بیٹی کو گھورین - اور تم لوگون کو یہ نہین لازم ہے کہ بس وردی پر اسقدر اتراؤ کہ افراسیاب خان اور رستم خون بے سامان بنجاؤ - انسپکٹر یہ تقریر سنکر یون ہی سا جھلایا مگر چونکہ ذات کا جولاہا تھا جرأت نہوئی کہ جواب ترکی بہ ترکی دے - اگر کوئی شریف انسپکٹر ہوتا تو اِس قسم کی تقریر ہی نہ کرتا اور اگر سمجھاتا تو اور بیراسکے ہین - آغا محمد اطہر صاحب سے اور اُس سے اب تک کب کی چل گئی ہوتی مگر آغا کے دل مین چور تھا کہ واقعی کسی بہو بیٹی کو گھورنا کون شرافت ہے یہ مقتضاے ریاست نہین ہے کہ اسٹیشن پر ٹہل ٹہل کر گرہستون کو دق کرے اور اُنکے اعزہ کے دل پر صدمہ پہونچائے - اِس عرصے مین آخری گھنٹی ہوئی اور یہ سب رندان شاہد باز اپنے درجے مین جاکے متمکن ہوے اور کوئی تین چار منٹ کے بعد ریل چلی -

نواب صاحب اور اُنکے احباب آغا صاحب اور نواب چھٹن صاحب بہادر کی اِس بیفکری اور بے پروائی اور حماقت اور ناعاقبت اندیشی کو دیکھیے کہ اس مصیبت مین تو جاتے ہین کہ تمرن کا پتا نہین - ناز و نہ ادا - عیش و آرام کے عوض بے چینی اور ہر دم کی فکر تازہ کہ یا الٰہی

اگر مقدمہ زنا دائر ہوگیا تو کیسی مصیبت پڑیگی۔ یا کیا حشر ہوگا خدا انجام بخیر کرے قمرن کا میان ہمسر پرخاش۔ پولیس والون کو شکار ہاتھ آیا۔ جگت ہنسائی۔ خدائی بھر مین رسوائی۔ اور سب سے زیادہ خیال یہ تھا کہ اگر گرفتار اور قید ہوگئے تو کہین کے نرہے۔ مگر با این ہمہ افعال یہ کہ بہو بیٹیون کو گھور رہے ہین۔ مس کو دیکھا وہین تسلسل ٹوٹ گیا۔ بھاٹرن نظر آئی اُسی کو گھورنا شروع کیا انسپکٹر سے دو دو چونچین ہوگئین۔ لاحول ولا قوۃ۔ نشتی مہراج بلی اسوجہ سے ریل ہی مین بیٹھے رہتے تھے کہ مبادا ریل چلاسے اور ہم دھوکے سے اسٹیشن ہی پر ٹہلتے رہین۔

آغا۔ اور وہ بھاٹرن کیا بُری ہی۔ وہ بھی تو بمثل تھی خاصی تنی ہوئی۔

چھٹن۔ مہراج بلی دیکھتے تو وہین ڈھیر ہوجاتے۔ پھر نہ اُٹھتے۔ دونون لاجواب بھاٹرن بھی اس سے کچھ کم نہ تھی۔

آغا۔ میرے تو دل مین آیا تھا کہ دو دن تڑ سے لپوٹا کہ تیرے انسپکٹر کی ایسی تیسی۔ ملعون ساٹھ ستر روپیے کا پانے والا اور ہم رئیسون کے منھ لگتا ہی۔

چھٹن۔ ساٹھ ستر پر بات نہین ہی جی۔ بات صرف یہ ہی کہ وہ شریف نہین ہی۔ بچھڑا ہی۔ اصل پاجی۔

گفت از من چو رست می بر سی اصل بد از خطا خطا نکند

آغا۔ صورت سے پاجی پن برستا ہی۔

چھٹن۔ مین تو کہتے کہتے رہگیا کہ خدا پاجی بنائے مگر پاجی کی صورت نہ بنائے۔

آغا۔ مین نے تو اسوقت بہت ضبط کیا واللہ۔

چھٹن۔ علی ہذا القیاس۔

نواب۔ بھئی انصاف پسند تم لوگ نہین ہو۔ اُسکا کیا قصور ہی صاحب۔ آخر اُس کم بخت نے کیا گناہ کیا۔ وہ ریل کے پولیس کا انسپکٹر ہی کہ نہین۔ آپ لوگ وہان گھورتے تھے کہ نہین گھورتے تھے۔ وہ عورت گھر گرہست ہی یا نہین ہی۔ مس کو آپ نے گھورا تھا یا نہین۔ پھر اگر اُسنے ٹوکا اور منع کیا تو کیا بُرا کیا۔ اُسپر تو یہ فرض ہی۔

آغا۔ گھورنا کیا معنی۔ یہ گھورنا چہ معنی دارد۔

نواب۔ یعنی بدنیتی کی نظر سے کسی شریف زادی یا کسی عورت کو آنکھین پھاڑ پھاڑ کر دیکھنا۔

آغا۔ تو کوئی اپنی آنکھین پھوڑ ڈالے۔

مہراج۔ پھوڑ نہ ڈالے مگر قرینے کے ساتھ دیکھے۔

نواب۔ یہی مین بھی کہتا ہون۔

آغا۔ اچھا فرض کیجیے گھورا بھی تو یہ کونسا جرم ہی۔ انسپکٹر کو اِس سے کیا سروکار ہی ہم اپنے گھورتے ہین۔

مہراج۔ جی یہ جرم جوتے کھانے کا ہی۔ یا پولیس کاری کا جرم ہی۔

نواب۔ جب آپ اُس بھاٹرن کو گھورتے تھے تو اُس مرد نے آپ کو ایک ڈانٹ بتائی تھی کہ نہین۔ اب اگر آپ سے اور اُس سے تکرار ہوتی تو مار پیٹ کی نوبت آتی یا نہ آتی۔

مہراج۔ اب وہ انسپکٹر دست درازی کرتا یا نکرتا۔

آغا۔ یہ سب بزدلی کی باتین ہین۔ محض ہونے ہونے کی یون ہوتا اور وون ہوتا اور چنین و چنان۔

مہراج - اچھا صاحب آپ جا کے لڑ پڑیے میں بھی منع کون کرتا ہے۔ جایئے لڑ پڑیے -

چھٹن - زیادتی تو بیشک ہماری ہی تھی -

نواب - آغا کی طرف مخاطب ہوکر) بندگی -

آغا - یہ بھی بھائی کے بیگن ہیں -

نواب - بھائی صاحب -

نہ ہر جاے مرکب توان تاختن
کہ جاہا سپر باید انداختن

یہ کوئی بہادری نہیں ہے کہ ہر مقام پر جا کے لڑ پڑے اول تو ہم خود ایک بلا میں گرفتار ہیں - اُسی سے ابھی چھٹکارا نہیں پایا ایک اور مقدمہ دائر کرا دیں -

آغا - جبھی تو خاموش بھی ہو رہا ورنہ میں بے کہے نہ رہتا - سیدھی بات ہی ملعون نہیں کرتا - یہ سائیس یا چرکٹے کا نطفہ ضرور ہے -

نواب صاحب کو دفعتہ ہی قمرن جو یاد آئیں تو دل میں دفعتہ درد اُٹھا اور اُس سیم بدن میں اور گلغذار پہاڑن کی یاد بھی بھول گئے اور انکے بشرے سے آغا صاحب اور نواب چھٹن بھی سمجھ گئے کہ قمرن یاد آئیں - منشی مہراج بلی پیشتر ہی سے افسردہ خاطر اور ملول تھے کہ پیرانہ سالی میں خوش قسمتی سے ایک ایسا معشوق پایا مگر بدقسمتی نے اُسکا ساتھ بھی چھڑایا - اِس بوڑھاپے میں ایسی جوان اور خوبرو زنکہ حسینہ بھلا کہاں ملیگی - اور اگر روپیے کے زور سے ملی بھی تو اسقدر بے تکلفی کیونکر ہوسکتی ہے -

آغا - یار نواب - اب ذرا دل کو بہلاتے چلو -

نواب - کبھی اب اور کیونکر دل بہلاؤں -

آغا - فہمیدہ آدمی ہو سمجھدار ہو - یہی وقت امتحان ہے -

مرد باید کہ ہراسان نشود
مشکلے نیست کہ آسان نشود

چھٹن - مہراج بلی بھی اس بارے میں بوڑھے معلوم ہوتے ہیں -

آغا - یہ کوچہ ہی ایسا ہے -

مہراج - بھائی جان نواب محمد عسکری تو کوئی خوف ہی نہیں ہے - جوان آدمی ہیں اور خوبصورت آدمی ہیں - عورت خود ہی ریجھ جاتی - مگر بندہ تو بوڑھا ہے - مجھے جوان عورت کیا ریجھیگی - نازو سے اب دل ملگیا تھا - جوان ہوں یا بوڑھا ہوں اب تو اُس سے بے تکلفی ہوگئی مگر اب نئے معشوق سے بھلا کیا دل ملیگا -

آغا - تو نازو جاتی کہاں ہیں -

نواب - سفر میں تو تم ہی ہو یار کہ نازو کا والی وارث ہی کوئی نہیں ہے -

مہراج - ارے چپ رہو بھائی نظر نہ لگاؤ اُس مردود کو مرنے ہی دو - اور مرا ہوا تو ہے ہی کہیں اُسکا پتا ہی نہیں -

آغا - اب کچھ اور ذکر چھیڑو جی -

نواب صاحب نے با دل سرد کہا یار و لاکھ چاہتا ہوں کہ کسی تدبیر سے دو گھڑی غم غلط ہو مگر قمرن نہیں بھولتی اسکا کیا علاج ہے -

منشی مہراج بلی بھی انکے ہمصفیر ہوے کہ بندہ اسوقت یہ سوچتا ہے کہ خدا جانے بیچاری نازو اور قمرن کہاں ہونگی -

نکردن نالہ در کنج قفس من کار دون وقات
یہ تو ناکہ یہ نالوں میں اثر کچھ بھی نہیں

آغا صاحب اب کس کس کو سمجھائیں - دو مجنون ہیں سادہ ایک سے ایک بڑھا ہوا - کہا بھائی نواب تم دونون تو ہاری مانتے ہو نہ جیتی - کسی کے مان کے نہیں ہو - مہراج جی کی کیفیت دیکھتے ہو - انھون نے کہا مہراج جی کی کیفیت کیا دیکھون میرے قلب کی کیفیت اگر آپ کو معلوم ہو تو مہراج جی وہراج جی سب کو بھول جائیے -

مجنون کا حال سنکے پریشان ہو گئے
میری اگر سنو گے تو اوسان جائینگے

چھٹن صاحب بولے حضرت اگر اس درجے کا عشق ہوتا تو اس مس کو دیکھ کے چاپ پھیریان نکرتے -

نواب - وہ تو صرف غم غلط کرنے کا بہانہ تھا ورنہ -

ترا غم درسمایا ہے اسقدر دل مین
نگاہ بھی نہ ملاؤن جو بادشاہ ملے

قمرن شاہ حسن ہے مگر دو رسے اس مس کا جھمکا اچھی غضب کا جوبن دکھاتا ہے - قمرن بھی اگر دیکھتی تو ذرا دل مین کہتی کہ ہان اور ہم چھیڑتے کہ -

ہان اور نکھر کے آئینہ دیکھو
لے گھر مین ترا جواب نکلا

اتنے مین اسٹیشن آیا - اور ریل ٹھہری اور انکھین دونون گلبدنون کے ہاتھ مین ہاتھ دیکر صاحب بہادر پلیٹ فارم پر ٹہلنے لگے -

آغا - (نواب کو چٹکی لیکر)

پارہ خواہد شد ازین دست گریبانی چند

مہراج - خیر ہست - بابا خیر ہست - ع -

حسن و جمال بے نظیر طرز خرام ہمچنان

ایک دفعہ جو پھر وہ مسین اور صاحب بہادر اسکے درجے کی طرف سے گذرے تو انگریزی عطر کی وہ خوشبو آئی کہ دماغ طبلۂ عطار بنگیا - اور تھوڑی دیر تک بسین آیا کین - تو نواب صاحب نے کہا حضرت واللہ اسوقت ہم کو وہ شب یاد آتی ہے جب قمرن اور نازو نکھار کرکے ہمارے ساتھ فرسٹ کلاس مین بیٹھی تھین اور انکی زلف چلیپا سے موتیے کے عطر کی خوشبو آتی تھی - آج ہم ان مسون کو صاحب کے ساتھ دیکھ دیکھ کے ترستے ہین -

مہراج - واللہ اس سمان کو یاد کرکے مین بھی روتا ہون -

آغا - اسی کا نام انقلاب ہے -

مہراج - انقلاب سا انقلاب مگر خدا کرے وہ لوگ آرام کے ساتھ الموڑے پہونچ جائین -

نواب - ساتھ ایسے شخص کا ہے کہ اس سے کوئی پیش نہین پا سکتا - قانون دان - لائق - اور تجربہ کار -

مہراج - بس یہی تو تسکین ہے -

اور [illegible] اسٹیشن پر پھر وہ دونون مسین آئین اور صاحب بہادر سائے کی طرح ساتھ ساتھ - گو تاریکی شب کے سبب سے صورت جیسا کہ چاہیے اچھی طرح نظر نہین آتی تھی مگر گوری رنگت تاریکی مین نہ چھپی تو کیا -

آغا - ارے یار ہم تو خود بھی ذرا اتر کے سیر کرتے ہین -

نواب - واہی ہو - تم رہ جاؤ گے -

مہراج - صاحب لوگون کی برابری کرنے چلے ہین -

جو کی تقلید خسرو کی تو کار کوہکن بگڑا
چلا جب چال کوا ہنس کی اسکا چلن بگڑا

پھر کہئے بھلا کیا کھا کے انکی برابری کرینگے -

اتنے مین نواب صاحب کے خدمتگار نے آکے دوسرا
خاصدان دیا اور جو خاصدان ساتھ کردیا تھا وہ لے گیا
تو آغا صاحب نے کہا میان ذرا اسکا تو پتا لگاؤ کہ یہ میں اور
صاحب کون ہین ؟ اسنے کہا حضور انکے نوکر جا کر ہمارے ہی
درجے مین بیٹھے ہین یہ بارک ماسٹر ہین اور یہ دونون میان
کسی انگریز کی ہین ایک کے ساتھ اسکی شادی ہونیوالی ہی
یہ دونون نینی تال سے آئی ہین اور صاحب پہلے الموڑے
گئے تھے پھر وہان سے نینی تال آئے اور اب دو روز لکھنؤ
مین رہکر کانپور جائینگے۔

خدمتگار تو یہ کہکر چلا گیا اور ادھر چھٹن صاحب نے کہا کہ
بھئی ہم تو سوچتے تھے کہ لکھنؤ جا کے احباب سے نینی تال کے
حالات بیان کرینگے اور لوگون کو ترغیب دینگے کہ گھر مین
گھسے رہنے کے عوض سیاحی کیا کرینگے اور جو لطف یہان
حاصل کیے ہین اُن سے لوگون کو اطلاع دینگے تاکہ اُنکے
دلون مین از خود شوق سفر پیدا ہو مگر

من درچہ خیالیم و فلک درچہ خیال
کارے کہ خدا کند فلک راچہ مجال

اب کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہین رہے پوچھینگے کہ
کہان گئے تھے اور کیا کرکے آئے ہم سوا اسکے اور کیا
کہہ سکینگے کہ ؎

تھمتین چند اپنے ذمے دھر چلے
کس لیے آئے تھے کیا ہم کر چلے

مرزا ج بلی — بس ہماری بھی بعینہٖ یہی قطع ہی۔
آغا — یہ تو سب کے حسب حال ہی۔
چھٹن — گھر کے لوگ الگ طعنے دینگے — یار دوست الگ شرا[illegible]

کہینگے — دشمنون کو خندہ زنی کا موقع ہاتھ آئیگا جدھر نکلینگے
انگلیان اُٹھینگی۔
نواب — بھائی صاحب پھر تو ہمنے لوٹے بیچ کون سے
مرزا ج — یہ تو ہی ہی۔
آغا — بجا ارشاد ہوا جناب — مگر یہ تو آپ دونون صاحبون کے
حسب حال ہی — یہان تو خوردہ نہ بردہ ناحق دردگردہ —
مفت کی بدنامی مگر ع —

ہرچہ از دوست میرسد نیکوست

جو کچھ ہو سہنا پڑیگا۔

جب بریلی کے اسٹیشن مین پہونچے تو نو بجے کا وقت تھا
کاٹھ گودام والے ریل سے اُترے آدمیون کو تلاش کیا
فوراً ایک خانسامان نے چاء حاضر کی نواب صاحب اور احباب
و مصاحبین نے چاء پی — آغا صاحب نے علی قدر مراتب
ٹکٹ خریدے اور اپنے اپنے درجون مین سب بیٹھے تو
چھٹن صاحب نے اُسی خدمتگار کو بلوایا اور پوچھا کہ وہ
دونون مسین اب کس درجے مین بیٹھی ہین ؟ اُسنے کہا کہ
صاحب نے پورا درجہ کرایہ کیا ہی بڑے امیر آدمی ہین اور
اُن دونون مسون کو راستے بھر مین کھلاتے پلاتے آئے ہین
شرابین خوب اُڑائی ہین — آپ بھی پیتے ہین انکو بھی پلاتے
ہین — اب شادی ہوا ہی چاہتی ہی صبح و شام —
چھٹن صاحب نے ایک بابو ملازم ریل سے دریافت کیا
بابوجی اب کتنی دیر ہی — وہ بولا ابھی بڑا دیر ہی ابھی سگنل
ہو رہا ہی ابھی پہلا گھنٹہ کو سترہ منٹ ہی۔
نواب محمد عسکری اور نواب چھٹن صاحب اور آغا صاحب
یہ تینون ٹکٹ کرکے اُتر پڑے — اور اُس درجے کی تلاش

مین گئے جہان وہ پریان بیٹھی تھین - ایک پورے درجے
مین صاحب بہادر اُن دونون معشوقون کو لیے ہوے گھل
گھل کے باتین کرتے تھے - نواب صاحب مع اپنے دونون
احباب کے جو اُدھر سے آئے گئے تو اُنکو کسیقدر ناگوار گذرا
اور صاحب نے دو کھڑکیون کے شیشے بند کر دیے -
نواب - اب چلو بھائی -
آغا - سمجھ گیا بھائی صاحب -
چھٹن - تماش بین ہے نہ - تاڑ گیا کہ گھورنے آتے ہین -
نواب - اور جو نشہ تیز ہوتا تو ٹوک بھی جاتا - لپاڈگی پہ
بھی آمادہ ہو جاتا -
آغا - اُسکی ایسی تیسی -
جب پہلی گھنٹی ہوئی تو یہ بزرگوار اپنے درجے مین جا کے
بیٹھے - اور نواب چھٹن صاحب کو شوق میکشی ہوا -
مگر شراب عمداً قصداً ساتھ نہین لائے تھے نواب صاحب نے
چھٹن صاحب سے کہا بھائی جو کچھ ہونا ہوگا وہ تو ضرور
ہوگا اب تو اسوقت پینے کو جی چاہتا ہے - مراجبلی نے بھی
رائے اتفاق کیا کہ مضرت عمر کسی طرح غلط نہین ہوتا - اور
اس اسٹیشن پر ملیگی بھی آگے پھر شاہجہان پور رکتا
ہے - چھٹن صاحب نے گاڑی سے اُتر کر خانسامان کو
بلایا اور کہا ہوسکی کی ایک بوتل لاؤ - ہم پوری بوتل خریدینگے
مگر کھول کے لاؤ - تین منٹ مین پوری بوتل کھول کے
خانسامان لایا - اور کہا سرکار پانچ روپے کی ہے -
چھٹن صاحب نے پانچ روپے نکال کے گن کے دیے
اور بکس سے تین گلاس نکالے اور مراجبلی نے اپنا آبخورہ
مرادآبادی نکالا اور بادہ کشی شروع ہوگئی -

مہراج - اب ذرا جان مین جان آئی -
آغا - کیا کہنا ہے - ابتک مردے کی طرح تھے -
نواب - ہاے اسوقت قمرن اور نازو ہوتین تو اُنکے
پیارے پیارے ہاتھون سے عجب لطف حاصل ہوتا -

سر پہ کیون بار محبت کا اُٹھایا ہمنے
جان کو ہاے یہ کیا روگ لگایا ہمنے
دام گیسو مین عبث دل کو پھنسایا ہمنے
چین اکدم کبھی کسی رات نپایا ہمنے

زلف خمدار کے دیوانے بنے ہین ہم آہ
شمع رخسار کے پروانے بنے ہین ہم آہ

کیون جی قمرن اور نازو کہان ہونگی - اسمین تو شک ہی
نہین کہ کٹرہ صفی تو ضرور ہونگی -
مہراج - ہمنے تو قمرن کو صرف ایک ہی بار دیکھا تھا اور
مین نازو جان کو دوسرے تیسرے روز دیکھتا تھا کہ کبھی
خالی اور کبھی چوڑیون کی ٹوکری لیکر کس ادا کے ساتھ
نکلتی تھی کہ مین کیا کہون - میلے کپڑے پہنکر تو کبھی دیکھا ہی
نہین - اور جس بازار سے نازو جان چلین ٹھٹھ کے ٹھٹھ لگ گئے

وہ شرمائی ہوئی آنکھین وہ گھبرائی ہوئی باتین
نکلکر گھر سے وہ گھرنا ترا امیدوارون مین

آغا - ہمنے تو قمرن کو البتہ دیکھا تھا اور انھین عسکری کے
آکے کہا تھا کہ یار چلکے دیکھو تو کیا قیامت کا جوبن ہے ایسی
چھوکری دیکھی نہ سُنی - چندے آفتاب چندے مہتاب -
جا کے دیکھتا ہون تو -

وہ ہے تیرا مصحف رخ اگر اُسکو دیکھ پاؤن
تو یہ کافر کتابی نہ چھوؤن کتاب ہرگز

نواب - وہ یاد ہو تمھارے ہاتھوں کی چوڑیاں کلائیوں کے پاس ہونگی) ہائے -

آغا - اور کس شوخی کے ساتھ جاتی تھی کہ ہائے ستم ہے -

چال جیسے کڑی کمان کا تیر

نواب - کجا وہ عیش و شادمانی کجا یہ پریشانی ؎

عیش بھی اندوہ فزا ہو گیا	ہائے طبیعت تجھے کیا ہو گیا
دشمن ارباب وفا ہو گیا	دوست جدا ہو کے برا ہو گیا
داغ وہ بہتر ہے جو مرہم بنا	درد وہ اچھا جو دوا ہو گیا
سب مجھے دیوانہ بنانے لگے	لو وہ تمھارا ہی کہا ہو گیا

آغا - اب تو جب پھر وہ سماں بندھے تو لطف ہے ورنہ ع

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

مہراج - خدا نے چاہا تو پھر وہی صحبت جمے ؎

قسام ازل کا اک اشارہ بس ہے
دم بھر میں شہنشاہ گدا ہوتا ہے

نواب - احباب بھی ہیں دوست آشنا بھی ہیں - بادہ خوشگوار بھی ہے - سب کچھ ہے مگر قمرن اور نازو کے بغیر لطف صحبت کجا ؎

خوش نمی آید بہار تو گل خندان مرا
میچکد لخت جگر از دیدۂ گریان مرا
گرمی سوز درونم سوختی پنہان مرا
موج اشکے گر نباشد تب ہجران مرا
کیست تا آبی زند بر آتش سوزان مرا

مہراج - سچ کہتے ہو یار - تم یاد دلا اسوقت غضب ڈھایا اور

بندہ پرور کوئی منظور نہیں آپ سوا
حور ہو خواہ پری زاد ہو یا ماہ لقا

ہاں تو بس نازو جان ہوں اور قمرن ہوں اور جہاں ہے سارا جہان سوجھتی یا تو ہے مگر دل گواہی دیتا ہے کہ ضرور پھر وہی صحبت جمیگی -

چھٹن - ہاں ہاں جی امین آپ کو شک بھی ہے - لاحول ولا قوۃ ! دو دن کا یہ بھی تفرقہ ہو گیا مگر یار اب کے شاہجہان پور کے اسٹیشن پر ان پری پیکران فرنگ گلرخان فرنگ مہوشان فرنگ کی نظارہ بازی ضرور ہے -

نواب - جو کچھ کہا ہے کی سرتکین یہی ہیں -

چھٹن - پھر چاہئے ہی کیا ہے -

ہاتھ ٹوٹے جو لٹکتے ہاتھ کو لٹکے نقاب
سلطان عشق کی یہی فتح و شکست ہے

ہمارے ساتھ آغا بھی تو ہیں - دو کو تو یہ پہچانتے ہیں چھٹن بے وجہ کسی سے مقابلہ کرنا کیا کچھ دل لگی ہے - ہم اپنے ڈربے کھڑے رہینگے بس کیوں جی آغا کیا کہتے ہو - قرینے کے ساتھ ٹہلتے ہوئے ذرا آنکھیں ہی سینکینگے -

دو تین اسٹیشنوں کے بعد شاہجہان پور ملا - اور یہ لوگ کلبلا کے اٹھ بیٹھے اور تینوں ثالث بالخیر نظارہ بازی کے لیے چلے مگر ابھی ذرا پھونک پھونک کے قدم رکھتے اور دیکھ بھال کے چلتے تھے -

دل کا چور تو برا ہوتا ہے - خوف تھا کہ مبادا کوئی سمجھے کہ شرابی ہیں - کوئی چال سے بھانپ جائے کہ مست ہیں - مبادا اعتدال سے زیادہ پی گئے ہوں - پاؤں بے طور پڑتے ہوں - یا شاید گفتگو کرتے زبان لکنت کرے - گو تینوں احباب بذلہ سنج سخن خوش و تر دماغ تھے اور دائرہ اعتدال سے باہر قدم نہیں رکھا تھا مگر وہی دل کا چور

اُس درجے کے پاس جیسے ہی پہونچے جہان فرنگستان کی وہ
مہ لقا حور تمثال میمین جلوہ گر تھین تو خلاف امید صاحب
بہادر نے جنکا چہرہ کمفرٹر اور سمور کی ایک عجیب قطع کی ٹوپی سے
کسیقدر چھپا ہوا تھا انسے انگریزی مین پوچھا (یہ کون اسٹیشن
ہے جناب) - آغا صاحب نے ترجمہ کیا یہ شاہجہان پور ہے
او تینون ذات شریف بڑھکر اُس درجے کے پاس گئے تو
صاحب نے اردو مین کہا - مہربانی کرکے ذرا خانسامان سے
کہیے کہ ایک بوتل بیر کھول دے لائے - نواب محمد عسکری صاحب
بہادر اور نواب چھٹن صاحب بہادر اور آغا محمد اطہر صاحب
تینون کی شان کے خلاف تھا کہ رفرشمنٹ روم مین جاکر
خانسامان سے کہین کہ ایک صاحب بہادر بیر کی بوتل مانگتے
ہین مگر اس للک پر کہ ان مہوشان فرنگ کو گھورینگے
فوراً خانسامان سے بوتل کھلوا کر لائے اور دام بھی خود ہی
ادا کر دیے اور آپس مین یہ گفتگو ہوئی کہ صاحب خوش مزاج
ہے مگر افسوس ہے کہ گو ہم لوگون کو قریب جانے اور
وہان ٹھہرنے اور باتین کرنے کا موقع بھی ملا مگر ان حوروش
مسون کو نہ دیکھ سکے کہ اس جانب پشت کیے ہوے
بیٹھی تھین - بوتل کھلوا کے لائے صاحب نے اپنے گلاس
مین بیر ی اور تھینکس کہکر ایک اٹھنی خانسامان کو دی
تو محمد عسکری نے کہا (دام دیدیے گئے ہین آپ تکلیف
نہ کیجیے) صاحب نے شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آپ ہماری
نوٹ بک پر اپنا نام لکھدیجے - نواب محمد عسکری صاحب نے
اپنا اور چھٹن صاحب اور آغا صاحب کا نام لکھدیا -
باتین تو صاحب سے یہ لوگ کرتے تھے مگر نظر انھین
مسون کی طرف تھی - اتنے مین ایک قتالہ عالم انگڑائی
لیتی ہوئی اُٹھی اور کھڑی ہوگئی تو اُسکا چہرہ انکو نظر آیا مگر
پتلی کمر اور سینے کے ابھار پر عش عش کرنے لگے - صاحب نے
اپنے لہجے مین پھر انکا شکریہ ادا کیا اور ہاتھ ملاکر انکو رخصت
کیا مایوس و محروم افسوس کے ساتھ پریشان زار رخصت ہوے

نواب - کیسے حضرت پر و بال تو ہلایے -

آغا - یہ وہی مثل ہوئی کہ ؎

ہمنشین جب مرے ایام بھلے آوینگے
بن بلائے وہ مرے گھر مین چلے آوینگے

چھٹن - پہلے تو مین سمجھا کہ صاحب نے ڈانٹ بتائی -

آغا - مین کہنے ہی کو تھا کہ (صاحب آپ کا اجارہ نہین ہے
ہم پلیٹ فارم پر ٹہلتے ہین مگر جب چھٹن صاحب نے سمجھایا
تب تو جان مین جان آئی کہ وہ پوچھتا تھا یہ کون اسٹیشن ہے -

نواب - ایک بوتل بیر بھی پلادی -

آغا - ہان نمک تو ایک قسم کا کھلا دیا جی -

چھٹن - اور نام نوٹ بک پر لکھا ہی ہے -

آغا - یار کانپور چلو ایک دن -

نواب - اور کیا نہین بھی چلینگے -

آغا - ایک جلیل القدر انگریز سے ملاقات ہی ہوئی سہی -
داشتہ آید بکار -

چھٹن - بھئی ہم تو وہی تین دن مین کانپور جاینگے -

نواب - ضرور ہم بھی چلینگے -

آغا - اور دل لگی یہ ہو کہ اسی کے ہان اترین -

چھٹن - اُس سے پتا تو پوچھا ہوتا -

اسپر آغا صاحب پھر لپک کے صاحب کے پاس گئے اور
کہا صاحب بہادر حضور کا نام تو ہم کو معلوم ہی نہین ہے

صاحب نے معاً جیب سے اپنا کارڈ نکال دیا اور یہ خوش
خوش کارڈ دیکر اپنے احباب کے پاس آئے چھٹن صاحب
کسی قدر حرف آشنا تھے - انھون نے ہجے کرکے کہا -
لی برادرس - اور پنسل سے کانپور لکھا ہی - بس اب بات
بنگئی - کانپور مین انکا پتا ملجائیگا -
نواب - لی برادرس ؟ نیا نام سنا بھئی - لی برادرس -
اب بار بار صاحب کو نہ چھیڑو - اب لکھنؤ کے اسٹیشن پر
ملاقات ہوگی -
آغا - انشاء اللہ ! وہان صاحب کو تھوڑی برانڈی بھی
پلا دینگے - آدمی خوش مزاج معلوم ہوتا ہی - ایسے آدمی سے
ہم بہت خوش ہوتے ہین -
چھٹن - خود چھیڑ کے گفتگو کی - خود نوٹ بک پر نام لکھوائے
معقول ہونے مین کیا شک ہی -
نواب - مگر یار سنو تو ہمارے دل مین ایک شک اسوقت
پیدا ہوا - کہین پولیس کا کوئی انگریز تو نہین ہی کہ ہماری
ٹوہ لینے آیا ہو اور حساب لگانے کہ فلان تاریخ کو ہم لوگ
روانہ ہوے اور اسی کے دوسرے روز نازاد اور قمرن نے
بھی نینی تال چھوڑا -
آغا - ہمارا بھی ماتھا ٹھنکا بھائی صاحب -
نواب - یہ نام لکھوا لینا کیا معنی -
آغا - اور آپ نے بہت چبا چبا کے نام لکھے ہین -
نواب - تو وجہ کیا کچھ تو یہ خیال تھا کہ نام صاف صاف
لکھے جائین تاکہ بخوبی پڑھ لیے جائین اور کچھ یہ خوف دامنگیر
کہ مبادا نشے کی حالت مین نام صحیح طور پر نہ لکھین لہذا
چبا چبا کے نام لکھے کہ اندھا بھی پڑھ لے -

چھٹن - بیٹھے بٹھائے آپ نے تشویش مین ڈال دیا -
نواب - کھٹکے کھٹکے کی بات ہی یا نہین ہی سمجھے جو شک
پیدا ہوا وہ بالکل بے اصل تو نہین ہی یہ نام لکھوا لینا کیا معنی
آغا - لاحول ولاقوۃ -
جب ریل چھوٹنے کا وقت قریب آیا تو یہ اپنے درجے مین
جا کے بیٹھے - منشی مہراج بلی نے کہا بوتل بالکل خالی ہوگئی
تھی - مین نے تین روپے کو ال ال ہوسکی کی ایک بوتل
خرید لی ہی - راستے مین اڑتی چلے - چھٹن صاحب نے کہا
بوتل تو خیر اڑتی ہی چلیگی مگر یہان تو نقشا ہی بگڑا جاتا ہی -
ہم تینون کی عقل تو اسوقت ٹھکانے نہین ہی تم غور کرکے
اپنی رائے دو - ٹھہرا یہ کہ ہم ٹہلتے ہوے صاحب کے درجے
کیطرف گئے -
مہراج - پٹ کر نہین بچتے - اگر بچگئے تو افسوس ہی - جو
بات ہی حماقت کی - لاحول ولاقوۃ ! -
نواب - پٹتے تو کیا بھلا - ہم بھی تینون جان پر کھیل جاتے
نہین کوئی تمھاری طرح بڈھا تو ہی نہین -
آغا - کچومر کر ڈالتا - ہمسے مقابلہ دل لگی ہی کچھ - گرز روئین
تن مین ؟
مہراج - گرز روئین تن ! سواے شیخی کے دوسری بات
نہین - بڑے پہلوان بنے ہین ؎

من آن رستم گرز روئین تنم
کہ دہ پائے بخنبہ را بشکنم

چھٹن - اب اس بحث کو جانے دو - مطلب کی بات سنو
کہ نقشا کیون بگڑا - جیسے ہی صاحب کے درجے کے
پاس پہونچے انھون نے انگریزی مین پوچھا یہ کون

اسٹیشن ہی ہم لوگون نے اُردو مین کہا تھا جہانپورے اُنھون نے خود ہی کہا کہ مہربانی کرکے ذرا خانساماں سے کہیے کہ بیر شراب کی ایک بوتل کھول لائے۔ ہم لوگون نے خانساماں کو جاکے حکم دیا اور بیر شراب کھلوا کے لائے۔ صاحب نے شراب اپنے تھیلے مین لے لی اور خانساماں کو اُٹھنی دینے لگے مگر ہم نے منع کیا اور کہا ہم تو قیمت دے چکے ہین۔ شکریہ ادا کیا اور نوٹ بُک نکال کر ہمارا سب کا نام ہم سے لکھوا لیا اب نواب کے دل مین یہ خوف پیدا ہوا کہ شاید کوئی پولیس کا صاحب ہو۔

مہراج۔ وہ اگر پولیس کا صاحب ہوا بھی تو کیا آپ چور نہین ڈاکو نہین اُٹھائی گیرے نہین۔ نام لکھنے سے کیا ہوتا ہے۔

آغا۔ ایک بات اور ذہن مین آئی۔ نام تو ہم لوگون کے لکھے ہی ہین۔ وہ اسٹیمپر تمسک لکھوا لے کہ ہم لوگون نے اسقدر روپیہ قرض لیا۔

مہراج۔ لاحول ولاقوۃ۔ بھئی واہ۔ بی کے بھئی واللہ کیا کیا سوجھتی ہے۔ بہت دور کی کوڑی لانے لگے۔ ایک صاحب کو یہ خوف ہے کہ مبادا پولیس کے سپرنٹنڈنٹ ہون دوسرے صاحب کو نکتے ہین یہ سوجھی کہ تمسک لکھ لیگا اب یہ نہین سوچتے کہ پولیس کا حاکم آپ کا نام لکھ کر کیا کر سکتا ہے یہ کون جرم ہے۔ اور تمسک لکھوانے کے کیا معنی۔ نواب بھئی عسکری نے تمسک پر ان دونون کے نام لکھے بھی خود ہی دستخط کر دیے؟

چھٹن۔ اچھا پھر نام کیون لکھوائے۔ اسمین کچھ لم ضرور ہے بے وجہ نہین جناب۔

مہراج۔ اب پھانسی ہوئی آپ سب کو بچنا محال ہے اوری عقل بندۂ درگاہ تو ایک بھرپور پیالی کے نشے سے دراز ہوتے ہین۔

نواب۔ آنڈ یلو۔ ہمکو بھی ابھی سرور نہین ہوا ہے۔

چھٹن۔ وہ پی ہی کتنی جو سرور ہوتا۔

آغا۔ تو مہراج جی کے نزدیک کوئی اندیشے کی بات نہین ہے اور یا شاید یہ سبب ہو کہ یہ تو اُس فہرست مین شریک ہی نہین ہین انکی بلا سے۔

مہراج۔ بس آپ لوگون کی انھین باتون سے تو ہم کڑھتے ہین یہ پاجیون کا کام ہے کہ دوست کو دوست نہ سمجھے اور اپنے حلوے مانڈے سے سروکار رکھے۔ اپنے دوست کی ایسی تیسی۔ آپ بدنام یا رسوا یا مطعون ہون اور ہم خوش ہون۔ لاحول ولاقوۃ۔ ارے بھئی ہم سب تو ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہین تم گرفتار ہوسے تو کیا اب تو ہمارا آپ کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اور اگر واقعی آپ لوگون کا یہی خیال ہے کہ مین اپنے حلوے مانڈے سے غرض رکھتا ہون تو خیر۔

آغا۔ واللہ مین نے دل لگی دل لگی مین کہا تھا۔

چھٹن۔ مہراج جی دوست صادق ہے۔

نواب۔ بخدا موتیون مین تولنے کے قابل ہے۔

آغا۔ شاباش۔ صاف باطن اور جان پر کھیل جانے والا آدمی ہے۔ دوست کا وقت پر ساتھ دینا دل لگی نہین ہے یہ بڑے دل کی دوستون کا کام ہے۔

نواب۔ دوست تو مشکل سے ملتا ہے۔

دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست
در پریشان حالی و درماندگی

اور یون تو جنسے صاحب سلامت ہو وہ بھی دوست ہی۔ دور دور کی صاحب سلامت ہو گر کہتے ہین یہی آئیگا کہ دوست ہین۔ میرے بڑے دوست ہین۔ حالانکہ نام سے بھی واقف نہین۔

اس گفتگو مین ہردوئی کا اسٹیشن آگیا۔ کچھ نشے کی ترنگ اور کچھ گفتگو مین نہ راستہ معلوم ہوا اور نہ یہ معلوم ہوا کہ شاہجہانپور سے ریل کب چھوٹی ہردوئی مین آکے معلوم ہوا کہ اب لکھنؤ قریب ہی۔ اب قمرن اور نازو کی مفارقت کا صدمہ دہ چند ہو گیا اور نینی تال کی آب و ہوا اور جھیل کے لطف اور وہان کی چہل پہل اور دن رات کی دھما چوکڑی اور ہر وقت کی صحبت طرب اور محفل عیش و عشرت کا سمان آنکھون تلے پھر گیا دل ہی دل مین سب افسوس کرتے تھے کہ کس خوشی اور شوق اور اشتیاق کے ساتھ گئے تھے اور کس پریشانی اور مصیبت اور بدنامی کے ساتھ وہان سے واپس آئے۔

نواب صاحب نے پھر وہی شعر با دل سرد پڑھا ؎

ہمتین چند اپنے ذمے دھر چلے
کس لیے آئے تھے ہم کیا کر چلے

مہراج ۔ اب اگر اسوقت آپ نے چھیڑا تو مین اللہ رو دونگا کیونکہ میری روح رو رہی ہی۔

آغا ۔ ایک ایک پگ اور لے لو۔

نواب ۔ ہم تو ضرور لینگے ۔ لاؤ جی۔

مہراج ۔ اب ہنسی خوشی کی باتین کرو۔ جو ہوگا دیکھا جائیگا کہان کا جھگڑا ۔ گو روح ابتک روتی ہی مگر بات یہ ہی۔

دل نہ رہا سینے مین دم کیطرح	اُڑ گیا عنبر کی شمیم کیطرح
جب یہ کہا مرتے ہین کہتے ہین وہ	مر نہ گئے اہل عدم کیطرح

نواب ۔ بہت عرصے کے بعد پتے کی اڑائی واہ میری پتے کی کے اڑانے والے واہ۔

اب آپس مین یہ صلاح ہوئی کہ لکھنؤ مین آغا صاحب اور محمد عسکری اور چھٹن صاحب اور کل رفقا ہردم ایک ساتھ رہین۔ اور چھٹن صاحب کی کوٹھی پر رہا کرین اور شام کو فٹن پر ہوا کھانے نکلا کرین تاکہ جو کچھ ہونا ہو ایک ہی ساتھ ہو۔ مہراج بلی کی نسبت سب کو شک تھا کہ یہ دغا دے گا انکو چھٹن صاحب نے یون سمجھانا شروع کیا بھائی مہراج بلی ۔ بھائی بلی خان ۔ وہ بھائی منشی مہراج بلی بھائی دیکھو نازک زمانہ ہی بھائی خان ۔ وہ ۔ اجی خانجی ۔ مطلب یہ کہ بھائی ذرا سنبھل کے۔

نواب ۔ ارے میان چھٹن صاحب ۔ کہان ہو استاد۔

مہراج ۔ چڑھ گئی ! چھٹن صاحب کی تو خبر آگئی صاحب

چھٹن ۔ جی نہین کیا مجال ہی ع۔

ایسے کمظرف نہین ہین کہ بہکتے جائین

مگر مطلب یہ کہ اب نینی تال تو ہی نہین اب تو بھائی صاحب شاہجہانپور ہی تو کجا نینی تال کجا سلطانپور۔

نواب ۔ (ہنسکر) جی بجا ہی سلطانپور نہین یہ تو پرتابگڈھ ہی حضور ۔ ذرا آنکھ کھول کے ملاحظہ فرمائیے گا۔

آغا ۔ چھٹن صاحب اب سو رہو بھائی جسمین لکھنؤ مین آدمی بنکے اسٹیشن سے اترو اب آرام کیجیے۔

چھٹن ۔ بہت خوب اگر ایسی ہی بے اعتباری ہی تو بندہ سو ہی رہیگا ۔ بسم اللہ نینی تال تک تو مزے مزے سے ہمارا اعتبار کیا اب سہارنپور مین آگئے تو ہمارا اعتبار نہین کرتے۔

مہراج - ارے! اب سلطانپور سے سہارنپور چڑھ دوڑے
کیا پھلانگ ہی - مانتا ہون اُستاد - کیون نہو چرا شاشد
خوب سوجھی ہی - ع -

سا قیا دوڑ کہ پھر آنے لگا ہوش مجھے

نواب - اِنکو سوڈا پلوا دو -
چھٹن - ہان یہ بات مانی - سوڈا پلواؤ تو کیا مضائقہ ہی ایک
پوری بوتل پلوا دو -
اگر گرمی دماغ پر اچھا تا چڑھ گئی ہوگی تو دور ہو جائیگی
کیونکہ نینی تال سرد مقام ہی اور سہارنپور گرم ہی -
نواب - جی ہان سہارنپور ایسا ہی مقام ہی -
آغا - کبھی سہارنپور اور کبھی آپ آنے تھے -
چھٹن - سہارنپور! وہ کہان ہی - اجی یہ تو سلطانپور ہی
وہ - اجی سرد دلی کہو -
مہراج - اب دماغ صحیح ہو گیا -
چھٹن - بھائی ابھی تو تم لوگ ہمین شری سمجھتے ہو مگر سہ

دیوانہ باش تا غم تو دیگران خورند
واللہ ہوشیار وہی ہی جو مست ہی

اور سچ تو یہ ہی جناب والا کہ سہ

ہر طرفہ تماشا سر بازار محبت
اک حشر بپا تھا دم اظہار محبت

سر بیچتے پھرتے ہین خریدار محبت
رفتار قیامت ہوئی گفتار محبت

اللہ کرے تو بھی ہو بیمار محبت
صدقے ہین ترے جھوٹین گرفتار محبت

مہراج بلی نے بوتل کھولکر آغا صاحب کو دی اور انھون نے
چھٹن صاحب کو پلائی - آدھی بوتل پی کر چھٹن صاحب نے
کہا بس اب نہ پینگے - اب سر پر ڈالدو - نواب صاحب کی

صلاح سے سر پر باقیماندہ پانی ڈال دیا گیا تو ذرا سکون ہوا
چھٹن - ذرا تیز ہو گئی تھی - مگر مین بیہوش نہ تھا -
نواب - اب یہ فرمائیے کہ یہ کون مقام ہی -
چھٹن - سرد دلی تک کا تو ہوش ہی ہمکو بس کچھ نہین -
نواب - ملیح آباد پار چلے آئے ہین -
چھٹن - خدا خدا کرکے کہین لکھنؤ کے قریب تو آئے - مگر
بات تب ہی کہ جب با آبرو وہان کچھ رہین اور قمرن اور
نازو اور ہم سب ہنسی خوشی رہین - آمین -
آغا - آمین - یا خدا تو ایسا ہی کر - مین تو صدق دل سے
دست بدعا ہون کہ ایسا ہی ہو -
اس گفتگو مین کئی اسٹیشن طی ہو گئے اور ریل کی سیٹی کی
آواز آئی اور سب گلبلا کے اٹھ بیٹھے اسٹیشن پر پہونچے
تو استقبال کے لیے بہت سے آدمی کھڑے تھے - کوئی
دو تین گھڑی رات باقی تھی - ریجے سے اترے - احباب
ورفقا والا رمین حاضر تھے اسٹیشن سے ملے - سب کو نہایت ہی
خوش پایا - آغا صاحب اور منشی مہراج بلی اور چھٹن صاحب
کے دوست آشنا بھی آئے تھے - اسٹیشن سے سوار ہو کر
اپنے اپنے گھر روانہ ہوئے -
منشی مہراج بلی کی پرانے فیشن کی ویگنٹ آئی وہی لقات
سرنگ گھوڑا - وہی چار کوچبین ہچکے بچکے کپڑے پہنے ہوئے
آغا محمد اطہر صاحب کا سمند سیاہ زانو ران سواری کا
گھوڑا تھا - انگریزی قیمتی کاٹھی سائیس وردی سے لیس
یہ سوار ہوئے تو ہوا سے باتین کرتے ہوئے چلے -
نواب چھٹن صاحب کی پالکی گاڑی آئی تھی - جوڑی جتی
شتر غمزہ - تبیسر کے میلے کی خرید -

نواب محمد عسکری صاحب کے ٹھاٹھ سب سے اُجلے تھے۔ ویلاکی جوڑی ہوا سے باتین کرتی ہوئی۔ کوچبین ایک مشہور آدمی۔ تنخواہ ۵۰ ماہواری۔ سائیس فوق البھڑک وردی پہنے ہوئے زرق برق۔

سراج علی سیدھے گھر پہونچے اور داخل دفتر۔

آغا محمد اطہر نے ایک دوست کے مکان پر جو راستے مین ملتا تھا گھوڑا ٹھہرالیا اور اُنسے ملے۔

نواب چھٹن صاحب کو اُنکے ایک دوست نواب بدھن صاحب سٹیشن تک استقبال کے لیے آئے تھے اسی وقت ہوٹل مین لیگئے گو چھٹن صاحب نے بڑا اصرار کیا کہ بندہ اسوقت نینی تال سے تھکا ماندہ مرتا مارا مار چلا آتا ہے مگر اُنھون نے ایک نہ سُنی کہا جانے جو کچھ ہو ضرور چلنا ہوگا۔

نواب محمد عسکری صاحب سیدھے نواب رونق جنگ بہادر کے ہان پہونچے اور اُنکو جگایا۔

رونق۔ بیا برادر۔

ع (عسکری) ارے یار حال کہہ چلو۔

ر۔ بیٹھو تو۔ حال سب اچھا ہے۔

ع۔ میان حقہ بھر لاؤ۔

ر۔ حقہ بھر لاؤ۔ نیچوان تازہ کر لاؤ۔

ع۔ بھائی جان اُس قمرن کے میان نے ہلا دیا واللہ تہلکہ ڈالدیا۔

ر۔ اجی لاحول ولا قوہ۔

ع۔ واللہ کچھ تو صاف صاف بتاؤ۔

ممن۔ خداوند بڑی پریشانی ہے۔

ر۔ یہ سب تمھین لوگون کے کرتوت ہین۔

ع۔ جی اور کیا۔

ممن۔ ہان حضور ہم تو گردن زدنی ہین ہی مگر ہوا یہ سب حضور ہی کے گھر سے۔ اور آغا صاحب اور حضور ہی محرم راز تھے۔

ر۔ ارے چپ ظالم ہماری سالی یون ہی ہم کو طعنے دیتی ہین کہ دولھا بھائی یہ سب کانٹے بوئے ہوئے تمھارے ہی ہین۔

ممن۔ اجی حضور یہ سب آپکی کافر صورت کا قصور ہے۔

ع۔ ہے تو یون ہی۔

اختر۔ غلام بھی آداب عرض کرتا ہے۔

ر۔ اخاہ۔ منشی اختر صاحب ہین مزاج شریف۔

اختر۔ الحمد للہ۔ حضور کی جان و مال کو دعا دیتا ہون۔ حق تعالے سلامت رکھے۔ حضور تو بڑی کل بلی مچگئی۔

ر۔ سب خیریت ہے۔ گھبرایئے نہین مگر یہ سب آپ ہی لوگون کی بدولت ہوا

اختر۔ (مسکرا کر) مگر چوڑی والی حضور ہی کے گھر کی ہے۔ آداب عرض ہے۔

ر۔ بھائی صاحب یہان تو خوردہ نہ بُردہ ناحق درد گردہ کا نقشہ ہے۔ وڈرے وڈرے زمین کا گز بنگیا مگر بجرنگ بلی نے واقعی بڑی شرافت کی۔ کچا چٹھا آن کے بتا دیا۔ آپ ہی کی زبانی تو ہمین معلوم ہوا اگر اتنا اچھا ہے کسی اور کو یہ اطلاع نہین ہے کہ بجرنگ بلی اور منشی سراج علی مین قرابت ہے ورنہ تھانے سے بدلوا دیتے۔ بڑے شورہ پشت لوگ آمادہ فساد ہین۔ لیکن ع۔

دشمن اگر قویست نگہبان قوی تر است

اور یہ بھی آپکو معلوم ہو کہ یہ سب کانٹے کس کے بچھائے ہوئے ہیں۔ شیطان کے بوئے ہوئے ہیں۔

نواب صاحب نے بڑے اشتیاق کے ساتھ پوچھا کہ کون ذات شریف ہیں یہ کون میرا دشمن پیدا ہو گیا۔ مین نے تو اپنے نزدیک کسی کے ساتھ بدی نہیں کی۔ مین سنون تو یہ کون بزرگوار ہین۔ مجھے حیرت ہی کہ مین نے کسکا باپ مارا ہی جو میرے ساتھ اسقدر بدی کر رہا ہی۔

اختر نے متحیر ہو کر کہا حضور واللہ جو ذرا بھی کسی پر گمان ہو۔ ہمارے حضور تو ایک مرنجان مرنج رئیس ہین کسی کے لینے مین نہ کسی کے دینے مین۔ کچھ کسی سے سروکار ہی نہیں یہ کون کمبخت دشمن پیدا ہو گیا خدا غارت کرے اُس لعین کو۔

محسن۔ حضور نے کئی خطون مین لکھا تھا کہ کدرا لونڈیکی بھلا کیا اصل وحقیقت ہی ایسین کوئی بڑا آدمی ضرور شریک ہی مگر تشریح نہیں کی تھی کہ وہ کون حضرت ہین۔

خان (خان صاحب۔ داروغہ نواب رونق جنگ) حضور پہلے تو مجھے یقین نہین آیا۔ حضور کے نمک کی قسم جب سرکار نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ بھئی خانصاحب کچھ سنت کی بھی خبر ہی یہ کس شمر اولاد یزید نے نواب محمد عسکری صاحب بہادر کے دشمنون کی تذلیل کی فکر کی تو غلام نے عرض کیا پیرومرشد وہی اُس چوڑی والی کا میان ہی۔ تو سرکار نے فرمایا۔ (نہین صاحب یہ ایک اور ہی ذات شریف ہین) اور جب نام سُنا تو واللہ مجھے یقین نہین آیا۔

محسن۔ تو حضور اب تو فرما ہی ڈالیے۔ اب تو کُھد بُد لیے بس سنین تو۔ اور نہین تو دس پانچ ہزار صلواتین تو سنا ئین۔

اختر۔ گردن مارنے کے قابل ہی۔ اور آخر کار ہمارے حضور نے اُسکا کیا بگاڑا تھا سرکار یہ کب کی عداوت نکالی۔

نواب۔ بھئی سمجھے ذرا غور کرنے دو (پہچان لینے ہو سکے) ذہن مین بات نہین آتی اور ذہن مین کیا خاک آئے اسکا کسی پر شک ہی نہین گذرتا ہی۔

ر۔ غور کر چکے آپ۔ اب مین بتاؤن۔ یہ آپ ہی کے بڑے گہرے دوست اور عزیز ہین جنھون نے آپ کے تباہ کرنے مین کوئی دقیقہ نہین اٹھا رکھا ہی۔

پاؤن تو گولی ماردون (گالی) خدا کی قسم جسوقت مین نے سُنا واللہ یہی جی چاہا کہ۔ (گالی) غضب خدا کا (گالی) رشتہ ہی اور باین ہمہ دشمن ہو گیا۔ بڑی محبت کا دم بھرتا تھا (گالی) اور بے وجہ بے سبب۔ (گالی) ایسا دشمن ہو گیا کہ بے عزتی کا خواہان ہی لاحول ولاقوۃ ایسے (گالی) شاید عمر بھر نہ پیدا ہوے ہونگے۔ میرا جی چاہتا ہی کہ اِس۔ (گالی) کے گھر مین گھس کے اتنے جوتے اُس (گالی) پر پڑواؤن کہ کھوپڑی گھر گنجی ہو جاے۔ واللہ مین آگ ہو گیا ہون جل رہا ہون کہ یہ اِس (گالی) کو کیا سوجھی۔ بھائی تم اِس۔ (گالی) کا نام سُنوگے تو خدا جانے تمھاری کیا کیفیت ہو گی ششدر ہو جاؤگے۔ بڑا ہی مردود نکلا ملعون۔

اختر۔ حضور مین حیرت مین ہون واللہ کہ یہ کون بچہ خوک بچہ خنزیر ہی۔ فی النار فی السقر ہو

فتنہ را خفتہ دیدم نیم روز
گفتم این فتنہ ست خوابش برده به

ممن - خانہ زاد چکر مین ہی کہ یہ ہی کون - واللہ جو ذرا بھی سمجھ مین آتا ہو-

ر- بھلا محمد عسکری یار ذرا سوچو تو- ابھی اور موقع ہم دیتے ہین - ذرا اور غور کر لو- واللہ ششدر رہ جاؤ گے ششدر بس دھک سے رہجاؤ گے کہ این! فلان شخص ہمارا دشمن ہوگیا-

نواب - آپ تو دل لگی کرتے ہین -

ر- بھلا یہ دل لگی کا کون موقع ہی- آپ نے مجھے ایسا ہی سمجھا ہی کہ مین ایسے موقع پر آپ سے دل لگی کرونگا- سبحان اللہ! -

اختر - یہ دل لگی کرنے کا کون موقع ہی حضور صحیح فرماتے ہین - مگر ہماری سرکار کو اسقدر حیرت ہی کہ سمجھ مین نہین آسکتا کہ کون بزرگوار اسقدر دشمن جانی ہو گئے -

ممن - خداوند اگر سرکار ہمین مہلت دین تو قسم کلام اللہ کی کل دس بجے تک پتا لگا دون -

ر- واہ لگ چکا پتا-

ممن - اچھا تو حضور اگر پتا نہ لگے تو صورت بھی نہ دکھاؤن مجھ ایسے نیارے سے یہ باتین چھپی رہ سکتی ہین کیا مجال -

ر- بولو نواب کیا کہتے ہو-

ع - بھائی ہم تو ابھی ابھی سننا چاہتے ہین کہ وہ کون شخص ہی-

ممن (قدمون گرتا ہی) سرکار ذرا ایک دن بھر کی مہلت ملے اچھا اور زیادہ نہین شام ہی تک کی مہلت ملے خداوند-

ر- بھئی اگر بتا دو تو پچاس روپیہ دیتا ہون - وہ ٹھگا ٹھگ اللہ ایک ہی کائیان ہی-

ع - اجی بتاؤ بھی-

ممن - حضور خدا گواہ ہی کہ پچاس روپیہ کا لیح نہین کرتا واللہ مگر ہان اسقدر ضرور ہی کہ میرا نیارا یا ہوتا تو آپ پر ثابت ہو جاتے حضور فوراً پتا لگاؤن - نہ لگاؤن تو یہی شام تک کی مہلت دیجیے -

نواب صاحب نے جھلا کر کہا یہ وقت پہیلیان بوجھنے کا نہین ہی اور چیستان بجھواتے ہین اب بندہ اسکا کیا جواب دے - آپ بڑے نیارے سہی پھر اس سے مطلب بتا دیجیے بھائی صاحب - اسوقت کچھ عجیب کیفیت ہی-

اختر - بتا دین حضور -

ممن - اچھا خداوند بتا دیجیے -

ر- (رونق) بتا دو بھئی خانصاحب -

خ - خداوند حضور ہی فرما دین -

ر- نواب ذرا سنبھل بیٹھو-

ع - خوب سنبھلے ہوے ہین -

ر- یہ ساری کارستانی اور سب کانٹے بوئے ہوے خاص بشیر الدولہ (نگالی) ہین -

ع - (محمد عسکری) این! (انتہا سے بڑھکر متحیر ہوکر) ارے! اُف!!! ارے میان بشیر الدولہ؟ اُف!!!

اختر - اجی نہین حضور -

ر- کیا کہتے ہین آپ منشی اختر صاحب -

ع - اُف! بشیر الدولہ اور ہماری آبرو کا خواہان ہمارا جانی دشمن!!! واللہ یقین نہین آتا - مگر کہان تک نہ یقین آئے جب تم کہتے ہی ہو تو کیونکہ یقین نہ آئے مگر واہ ری دنیا - بشیر الدولہ اور ہمارا دشمن! ایج ہرہ!

ما زیاران چشم یاری داشتیم
خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

افسوس صد افسوس۔ حیرت ہی واللہ حیرت ہی کہ یہ کیا سُنا

ر۔ اسمین کیا شک ہی بھائی۔ حیرت کیون نہو۔

اختر۔ میری سمجھ مین ابتک نہ آیا۔

ممن۔ حضور غلام اب کچھ عرض نہین کر سکتا کیا کہون حیرت نہین مجھے تو حیرت کا وہ درجہ ہی جسکے لیے کوئی لفظ ہی نہین معلوم۔

ر۔ اب تو ہم اِس فکر مین ہین کہ اِس۔ (گالی) کو ٹھوا دین۔ اتنے بے بھاؤ کے جوتے پڑین کہ کھوپڑی گھر گنجی ہو جائے پہلے تو مین اِس تاک مین تھا کہ دیکھون یہ کون صاحب ہین بشیر الدولہ کیطرف تو کبھی گمان بھی نہ تھا۔ مگر بجرنگ بلی نے مجھسے آکے کہا کہ آپ کو کچھ معلوم بھی ہی اِس سب فساد کے بانی نواب بشیر الدولہ بہادر ہین۔ ہوش اُڑ گئے واللہ ہوش ٹھکانے نہین رہے۔

اختر۔ اور ہوش ٹھکانے رہنے کا موقع کیا تھا بشیر الدولہ حضور کے عزیز اور رشتہ دار اور دوست اور وہی حضور کی عزت کے خواہان ہو گئے۔

ممن۔ دنیا اِسی کا نام ہی۔

اختر۔ آخر یہ حضور سے بگڑے کیون ہین۔

ممن۔ اب سرکار کو یہ کیا معلوم ہے

نیش عقرب نہ ازپی کین ست
مقتضای طبیعتش این ست

اِسکے سوا اور کیا عرض کرون۔

ر۔ اچھا اب اس۔ (گالی) کی فکر کیا کیجائے۔ میری تو رائے ہی کہ جہانتک آزار پہونچایا جائے پہونچائین کیونکہ جیسا کریگا وہ ویسا پائیگا۔ ع۔

کلوخ انداز را پاداش سنگ ست

اختر۔ خداوند اب تشریف لے چلیے۔

ع۔ مین خدا جانے کیا سوچ رہا ہون۔

ر۔ گھر مین خیریت ہی۔ مین نے بھی گھر مین کہدیا تھا کہ تم جا کے اپنی بہن کے پاس دس بارہ روز رہو کہ وہ گھبرائین نہین۔ اُنسے لوگون نے خدا جانے کیا کیا کہا تھا۔

ع۔ عین کریال مین غلہ لگا۔

ر۔ جی ہان وہ سب روانہ ہونے کو تھین۔

ع۔ لکھا ہی تھا۔

ر۔ بس جب مین نے یہ حال سُنا تو معًا روک دیا۔

ع۔ گھر مین کسقدر رنج ہوا ہوگا۔

ر۔ رنج کی تو بات ہی ہی۔

ع۔ ہم اب گھر مین بھی منھہ دکھانے کے قابل نہین رہے۔

ر۔ بشیر الدولہ کا حال ابھی نہ ہمارے ہان معلوم ہوا ہی نہ آپ کے ہان۔ فقط اتنا جانتے ہین کہ کوئی شخص آپس مین لڑواتا ہی۔ بس۔

ع۔ گھر مین یقین نہین آئیگا۔

راوی۔ اور یہ خبر ہی نہین ہی کہ وہ ملعون نابکار لعین ناہنجار کس ارادے مین تھا اور اُسکی نیت کیا تھی۔ اگر کُل حالات سے واقفیت ہوتی تو بشیر الدولہ کو کچا ہی کھا جاتے۔

ع۔ بشیر الدولہ کا اسمین فائدہ کیا ہی۔

ر۔ کہانہ بھئی کہ ۔۔۔

نیش عقرب نہ از پی کین ست
مقتضائے طبیعتش این ست

ع - نہین صاحب اِسکو ہم نہ مانینگے -
اختر - حضور یہ نیش عقرب نہین ہی -
ممن - نہین صاحب یہ کسی بڑے جفا دری پاجی بلکہ لچ کا کام ہی -
ع - کیون جی مجھ سے ملنے بشیر الدولہ آئیگا -
ر - ارے نہین بھائی - وہ تمھارا جانی دشمن ہو رہا ہی - ملنے کس منھ سے آئیگا -
اختر - اور اگر آئے تو خوب ہی ٹھونکیے -
ممن - کون - اتنے جوتے پڑین کہ چاند گھٹم گھٹی ہو جائے بشیر الدولہ ہون چاہے کوئی ہو -
ر - بندھوا کے پٹوا دینگے -
خان - سرکار غلام کو بلوا لین تو لطف ہو -
ع - اچھا تو بندہ اب رخصت ہوتا ہی -
ر - چاء تو پیتے جاؤ بھئی -
ع - چاء کا لطف تو پہاڑ پر ہی بس باقی سب کہانی ہی -
ممن - ہائے پہاڑ - وائے پہاڑ -
اختر - حضور اللہ زندہ رکھے تو پہاڑ پر رہنے لیں -
ر - ارے میان ہان خوب یاد آیا پہاڑ کا حال تو بیان کرو کیا کیا دیکھا - کیا کیا لطف اٹھایا -
ع - کیا حال بیان کرین بھائی جان ؎

دل کو تھامون کہ تری بزم مین آنسو پونچھون
ہاتھ جب دل سے اٹھے دیدۂ تر تک پہونچے
اسکے ہمراہ گیا ہی دل پُر رنج و ملال
یا الٰہی وہ سلامت کہین گھر تک پہونچے
پس دیوار چمن رکھدے قفس اے صیاد
مین نہ پہونچون مرا نالہ گل تر تک پہونچے
پہاڑ کا حال کیا بیان کرون ع
اک تیر میرے دل مین لگا کہ ہائے ہائے

پہاڑ پر چلو تو لطف حاصل ہو - ہم تو یہان اس کشمکش مین پڑ گئے کہ کیا بیان کرین -
ر - انشاء اللہ - لے چار رکھیے - چاء حاضر ہی بیان ممن صاحب - ایک روز اُس کشمیری سے چاء بنوا دو صاحب جو ہے -
اختر - حضور چاء پینا حصہ ہی اُن لوگون کا -
ع - اسمین کیا شک ہی -
اختر - سر دلک ہوتا -
ر - لے بھائی اب گھر جاؤ - وہ سب بہت گھبرائے ہوے ہین - چاء پیکر نواب صاحب مع اختر و ممن اب ورق جنگ بہادر سے رخصت ہوے -

قافلہ داخل لکھنؤ ہوا

اب تو قافلہ داخل لکھنؤ ہو گیا - سب کے پہلے منشی معراج علی صاحب کا حال سنیے - آپ گھر پر آئے تو پہلے دربان سے پوچھا کہ یہان دولتخانہ حضور پر مین کل الوجوہ خیریت ہی خیریت کے لفظ سے وہ انکا مطلب سمجھ گیا - کہا ہان حضور سب خیریت ہی - ایک دن کدر اچوڑی والا اور للتوا تنبولی یہ دو آدمی آئے تھے اور آپ کو پوچھتے تھے مین نے بات ٹال دی مگر مہری بیوقوف نے محمد عسکری نواب کا پتا بتا دیا - سنتے ہین وہان پولیس والے دوڑ لیگئے تھے

مگر آپ لوگون نے اُن دونون کو بھگا دیا۔
منشی مہراج بلی جھلاّئے کہ دربان تک کو بچّا جیتھا معلوم
ہو کہان تمسے یہ سب کسنے کہا) وہ بولا (سرکار اونٹون کی
چوری نہورہے نہورہے۔ کلھیا ہان گڑنا ہین بچھوڑا ۔
کنھلئو بچھو جانت ہو بجھو ریم
اور بھی جھلاّئے اور اندر آئے تو بیوی کو دیکھا کہ بڑے
غصے مین بیٹھی ہو۔
لڑکی انکے آنے سے خوش ہوئی۔ چارپائی پر بیٹھکر پوچھا
کوئی خط ہمارے نام آیا ہو لڑکی نے کہا آج تو نہین آیا اور
روز جو خط آتے تھے نیتی تال بھیجدیے جاتے تھے ۔
مہراج ۔ اور سب خیریت ۔
لڑکی ۔ ہان ۔
مہراج ۔ مہری حقہ تو بھر لاؤ ۔
مہری ۔ بھرا جات ہو۔
مہراج ۔ لڑکی کا چہرہ کیون اُتر گیا ہو۔
بیوی ۔ (خاموش)
مہراج ۔ یہ سکوت چہ معنی دارد۔
لڑکی ۔ (آبدیدہ ہوکر) لالہ اور سب کیفیت ہو۔
مہراج ۔ ہان ہان ۔ مین ہی جو سامنے بیٹھا ہون ۔
مہری ۔ یہان تو لوگ ہجار ن باتین کہ ڈالین کوؤ کچھ
کہت ہو کوؤ کچھ ۔
مہراج ۔ اور وہ لوگ سب جھوٹ بولنے والا ہی سب بات
بازار کا ہو۔
مہری ۔ اور منہارن کہان چھوڑ آیو۔
مہراج ۔ ہمسے کیا مطلب وہ تو نواب صاحب کے ساتھ

گئی تھی مگر ہمین کچھ ہونا نہین ہو۔
لڑکی ۔ تو اب نہائے ڈالو۔
مہراج ۔ ذرا حقّہ وقّہ پی لین ۔
اتنے مین منشی مہراج بلی صاحب کے داماد تشریف لائے۔
د ۔ آداب عرض کرتا ہون ۔
م ۔ جیتے رہو بیٹیا مزاج اچھے ۔
د ۔ آپ کی عنایت ۔
م ۔ اور سب خیر و عافیت ۔
د ۔ جی ہان مگر یہ آپنے قبلہ کیا گُل کھلایا ہو یہان سب مین
مشہور ہو کہ منہارن کو لے گئے ہین اور اُسکا میان بگڑا ہوا ہو
منشی مہراجبلی اپنے سعادتمند داماد کی تقریر سُنکر بہت
جھلاّئے ۔ عورتون مین ساس کے سامنے لڑکی کے سامنے
ذلیل کیا اور بالکل صاف ۔ لگی لپٹی نہین رکھی سسر سے
مزاج پرسی اور صاحب سلامت کرکے ڈانٹنا شروع کیا
کہ ولی قبلہ واہ آپنے اچھا گُل کھلایا ۔ مہراج بلی دنگ ۔
اب کہین تو کیا کہین ایک بیوقوفی تو مہری نے کی مگر
خیر وہ تو گنوارن نکلے چھوٹ گئی ۔ مگر انکے داماد کی یہ
خیرگی اور اُجڈپن معافی کے قابل نہ تھا ۔ جب یہ خاموش
ہو رہے تو اُن حضرت نے انکو پھر ڈانٹ بتائی ۔ (جناب قبلہ
عُمر بصبس اسی کا نام ہو ۔ بوڑھے آدمی اور یہ حرکتین ۔
آپ (ساس کی طرف مخاطب ہوکر) یہان سے ایک منہارن
کو اُڑا لے گئے اور وہان فضیحتا ہوا اور خدا خدا کرکے بچے
بھی تو یہان آکے دھرے جائینگے ۔ واہ قبلہ واہ اچھا نام
روشن کیا ماشاءاللہ ۔ واہ حضور واہ ۔

چہل سال عمر عزیزت گذشت مزاج تو از حال طفلی نگشت

راوی - اب مہراج بلی اور بھی چکرائے - مگر چپ - انھون نے پھر چھیڑا کہ (نواب تو ہماری دوساسین ہین ایک یہ اور ایک وہ منہارن)

لڑکی - منہارن گئی چولھے کی جڑ ہین -

مہراج - ہمارا خط ملا تھا -

د - جی ہان ملا تھا - مگر آپ نے کوئی تاریخ تو مقرر ہی نہین کی تھی - ورنہ بندہ اسٹیشن پر ضرور حاضر ہوتا -

راوی - منشی مہراج بلی دل مین خوش ہوے کہ اچھا ہوا یہ بلند اقبال اسٹیشن پر نہ تشریف لائے - وہان بھی آوازہ کستے اور خواہ مخواہ چھیڑتے کہ واہ قبلہ واہ - ذرا اُس منہارن کی صورت تو دکھائیے - ضرور جھینپنا پڑتا -

د - کیون قبلہ اب آخر اُس چوڑی والی حرامزادی کو اُسکے گھر بھیجدیا یا نہین -

م - ارے بھئی وہ تو نواب محمد عسکری صاحب کے ساتھ لے گئے تھے -

د - وہ نواب محمد عسکری لے گئے تھے - یہ اُردو ہے؟

م - مطلب یہ کہ نواب صاحب اُسکو ساتھ لے گئے تھے -

د - اب یہ پاجی پنا ہی ہے یا نہین -

م - تو وہ جانین اُنکا کام جانے -

د - بجا - آپ کیا ننھے بنے جاتے ہین -

م - اچھا اب اِس گفتگو سے کیا فائدہ -

د - گفتگو سے - واہ ری تیری گفتگو سے -

م - (بہت جھلا کر) مہری حقہ لاؤ جا کے -

مہری - بھرت ہے -

د - تو نواب صاحب کے پاس تو چھوٹی بہن تھی اور ہمارے خسر الدولہ بہادر کے پاس بڑی بہن دونون زنانہ ساتھ لیکر گئے تھے -

لڑکی - اِن باتون سے کیا جانے کیا ہوتا ہے -

م - لے حقہ لایا ہے -

د - تو جناب اب تو کوئی جھگڑا نہین ہے - یا اب بھی کوئی کسر کا باقی ہے -

م - نہین اب کچھ جھگڑا نہین ہے -

د - آپنے دبے دانتون کیون کہا -

م - ہو گا جی - واہیات بات -

منشی مہراج بلی کی بی بی گو میان سے جلی ہوئی تھی مگر داماد کی یہ ڈھٹائی اور گستاخی اُنکو بھی پسند نہین آئی کرین تو کیا کرین - داماد کو ڈانٹ نہین سکتی - میان سے بات کرنے کا جی نہین چاہتا چپ مجبور -

مہراج - پہاڑ دیکھنے کے قابل چیز ہے -

د - ہان ہان جناب وہان کا حال تو بیان کیجیے - مگر افسوس ہے کہ آپ بندے کو نہ لے چلے - اور کیونکر لے چلتے وہ تو بات ہی اور تھی - ہان وہان کا حال تو بتائیے -

مہراج - بیٹا بس اب مجھے دیکھ لو کہ کتنا موٹا تازہ ہو کے آیا ہون - گرمی کا تو وہان نام ہی نہین ہے - گرمی کی تو فصل ہی نہین ہوتی اور وہان کی ایک جھیل اِس قدر کی جھیل ہے کہ مین کیا عرض کرون - حق یون ہے کہ ؎

ہمین است و ہمین است و ہمین است		اگر فردوس بر روی زمین است

جھیل کیا خدا کی قدرت کا نمونہ ہے ؎

	برگ درختان سبز در نظر ہوشیار
	ہر ورقی دفتریست معرفت کردگار

وہان یہ ممکن نہین کہ انسان گرمی کے کپڑے پہن سکے
تھوڑی دیر بھی بیٹھ سکے جوڑی چڑھ جائے - کانپنے لگے واللہ
د - اور رہتے کہان ہین لوگ -
م - پہاڑ پر مکان اور کوٹھیان اور بنگلے ہین قطار در قطار
اور کھانا چوگنا کھائیے - پانی سرد - سبک ہاضم -
د - دنیا کا لطف وہان ہی حاصل ہوتا ہی -
م - دنیا کا لطف نہین - زندگی کا لطف کہو خدا کی قسم
زندگی کا لطف حاصل ہوتا ہی اور جھیل تو ایسی دیکھی
نہ سُنی - سرِ شام سے پھر بے اوورکوٹ پہنے نہین رہا
جا سکتا ہی -
د - بھلا وہان کی پانڑون کی کیا قطع ہی -
م - بہت سردی پڑتی ہی -
راوی - خسر نے اچھی فرمایش کی اور اُنھون نے بھی
خوب ٹالا کہ (بہت سردی پڑتی ہی) -
د - خوبصورت تو ضرور ہوتی ہونگی -
م - پہاڑی لوگ تو سرخ و سفید ضرور ہوتے ہین -
د - ٹھنڈا ملک ہی نا -
م - ہان یہی وجہ ہی -
د - بھلا نوکر اگر کوئی رکھے تو کتنے مشاہرے پر نوکری
کرین کیون جناب -
م - اور سب خیر و عافیت رہی -
د - جی ہان خیر و عافیت ہی - یہ آپ بار بار خیریت کیون
دریافت کرتے ہین - کیا بھیڑیا کھا جاتا یا سانپ کاٹتا - ؎

ہمیشہ ہمیشہ رہا فضل مولی
مرتضی مولی از ہمہ اولی

آپ بات نہ ٹال جائیے ؎

گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو
از شما یک تن نشد اسرار جو

آپ بھی قبلہ طرفہ معجون ہین واللہ -
م - وہان چار گھڑی دن رہے سے پھر کوئی شخص اپنے
گھر مین نہین رہتا -
د - ہوا کھانے نکل جاتے ہین -
م - ہان بے دو تین کوس جائیے وہان کھانا ہضم نہین
ہو سکتا - مَشی پر ضرور ہی -
د - مَشی کیا شی ہی آپ تو لغت پر لغت لڑھکانے لگے -
مَشی - مشی کیا شی ہی - یعنی نشہ بازی اور میخواری -
م - نہین بھائی پیدل چلنا -
الغرض منشی معراج علی صاحب نے نہا دھو کر کھانا کھایا
مگر انکی بیوی مارے غصّے کے نہ اُٹھین اور نہ انسے بولین
لڑکی اور داماد سے البتہ باتین ہوئین کھانا کھا کر دو تین دوست
جو انکی ملاقات کے لیے آئے تھے اُنسے ملے اور تھوڑی
دیر بعد بجرنگ علی بھی آئے -
م - خیر فضیحتا اُڑایا اِس کدرا نے جی -
ب - جی ہان بس کچھ نہ پوچھیے - کیسا کچھ فضیحتا - نواب صاحب
کی بڑی بدنامی ہوئی - حکام تک بات پہونچی اور وہ فضیحتا
ہوا کہ الامان -
م - بھلا یہ اصل مین لڑواتا کون ہی -
ب - آپکو یہ نہین معلوم ہوا - وہ کدرا لونڈا نیچ ذات کیا کھا کے
مقابلہ کریگا مگر اُسکے پشت و پناہ نواب بشیر الدولہ ہین -
م - واللہ! بشیر الدولہ! اور عسکری کا دشمن! ہوگیا

سخت تعجب ہوا بھائی صاحب -

ب - اجی قبلہ وہ ایک ہی کائیان ہی -

م - تو ایسا دشمن ہوگیا - معاذ اللہ ! -

ب - بڑے افسوس کا مقام ہی مین نے تو جاکے رونق جنگ کو سب راہین بتادی تھین اور آپکو بھی لکھا تھا -

م - بس وہی ہوا -

ب - وہ تو مجھے سب معلوم ہی - کوتوال صاحب کہتے تھے کہ وہان بڑے بڑے قانون دان لوگ بیٹھے تھے اور پہلے ہی سے سٹکا دیا تھا - مین چپ چاپ سُنا کیا مگر آپ کی وجہ سے لوگ مجھ سے بھی کھٹکے ہوے ہین - ع -

دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست

ابتک نواب صاحب کو خدا نے بچایا ہی اور اب تو یہان آہی گئے ہین یہان دیکھا جائیگا اُدھر بھی بڑے بڑے شاہد جمع ہین -

م - ہان وہ کر کیا سکتے ہین -

ب - اب وہ بھی آگئی ہین یا نہین -

م - ابھی نہین - وہ الموڑے ہوتی ہوئی آئینگی -

ب - کوئی چوکس آدمی ساتھ ہی -

م - (مسکرا کر) ایسا چوکس آدمی ساتھ ہی کہ اُسکا مقابلہ کرنا ذرا دل لگی نہین ہی -

ب - فوجداری کا قانون جانتا ہی ؟

م - واضع قوانین ہی - بیرسٹر ہی -

ب - بیرسٹر - جی نہین -

م - ہم جو کہتے ہین -

ب - بھلا بیرسٹر ایٹ لا کا ہیکو کسی کے بچتے ہین یا نون ڈانٹنے لگا - اور پھر ایسے واہیات مقدمے مین -

م - تم دیکھتے تو جاؤ - مگر یہان وہ پوشیدہ طور پر رہینگی جب تک ٹل سکے - ع -

دل یہ کہتا ہی کہ جبتک ٹلے ٹل جانے دے

ب - وہ اگر مقدمہ ہوا تو کیا ہوگا -

م - بھلا اگر کنڈرا کو کچھ روپیہ مِلجائے تو خاموش ہو رہے یا نہ خاموش ہو رہے -

ب - روپیہ وہ شَے ہی بھیا کہ جو چاہے انسان کر گذرے اور پھر چوڑی والے کو روپیہ دیکے اپنی طرف کر لینا کونسی بڑی بات ہی -

م - تو تم اسکی فکر کرو -

ب - بہت اچھا -

م - اسکا جواب ہمکو کب ملیگا -

ب - کل شام تک - یہ فکر تو لگا ہوا ہی نہ بڑے مگر بشیر الدولہ کم بخت کے سامنے ذرا رنگ جمنا مشکل ہی - دیکھیے تو سہی مین اپنی طرف سے بڑی کوشش کرونگا - آیندہ خدا مالک ہی ابھی کسی سے ذکر نہ کیجیے گا -

م - بڑی خرابی یہ ہوئی کہ کپتان صاحب کو بھی معلوم ہوگیا - اور مسٹر فریزر صاحب کو بھی معلوم ہوگیا اور جب دو حکام کو معلوم ہوا تو ممکن ہی کہ اور ون کو اطلاع ہوگئی ہو کیونکہ نواب محمد عسکری بڑے مشہور آدمی ہین اور اُنسے کُل حکام واقف ہین - اب فرمایئے اس بشیر الدولہ نا ہنجار نے کیسا ذلیل کیا مگر عسکری بے بدلا لیے تھوڑا ہی رہیگا -

ب - ابھی موقع نہین ہی - ابھی تو دب کے رہنا چاہیے کہ واللہ اعلم کیا اُفتاد پڑے - ابھی سے غرغش کرنا پاگل پنا ہی

م - اب دیکھو تم سے اور اُن سب سے ملاقات ہوگی - دیکھو کیا صلاح ہوتی ہی -

ب - اور اُس کدر رام دودک کے ساتھ تبدیلی کا بھی لونڈا ہی وہ بڑا بدمعاش ہی - پہلے اُسی کو راہ پر لانا ہوگا - کدرا تو سیدھا سادہ آدمی ہی مگر وہ بڑے ذات شریف ہیں -

م - بھلا اب تو نواب صاحب کے ہان پولیس کے لوگ نہ جائینگے کہ قمرن آپکے ہان موجود ہی -

ب - اگر کوئی مخبر مخبری کرے اور پولیس کو شک ہو یا کدرا مدعی بنے تو پولیس کو اختیار ہی مگر اُتنے بڑے رئیس کی نسبت کپتان صاحب یا صاحب سٹی مجسٹریٹ کے بغیر اطلاع کوئی کارروائی نہین کر سکتے -

م - تو یہان چندان خوف نہین ہی -

ب - یہان پہنچتے ہی تو مین اطلاع دونگا -

نوابصاحب سے پولیس والونکو کچھ دلوا دیجیے بس پھر دیکھیے کوئی کارروائی ایسی ہو ہی نہین سکتی جسکی اطلاع نوابصاحب کو نہو - اور کوئی بڑی رقم بالفعل نہ خرچ ہین - ایک پانچ سو کا بالفعل خرچ ہی - سب بن کوڑی پھر جاے - بشیر الدولہ نے کوتوال کو گانٹھ لیا ہی مگر جب کوئی معاملہ ہو ہی نہین تو کوتوال کیا کرے - گئے اپنا سا مُنھ لیکر چلے آئے - ادھر ڈھونڈھو - اُدھر ڈھونڈھو اِس سے پوچھو اُس سے پوچھو - سٹپٹا کے رہگئے اور نوابصاحب نے اور آپ لوگون نے یہ بڑا غضب کیا کہ کچھ دیا لیا نہین ع -

	دہن سگ بہ لقمہ دوختہ بہ

کچھ دے نکلنا تھا -

م - ہم لوگون کی تو راے تھی مگر بیرسٹر صاحب نے منع کیا اور وہان کے پولیس انسپکٹر کی بھی راے نہ تھی -

ب - وہان کے انسپکٹر کے ہاتھ گرمائے تھے یا اُسکو بھی سوکھا ٹالا -

م - نہین اُسکو تو شاید پانچ اشرفیان دی تھین -

ب - چلیے وہ تو سو سوا سو لے مرا -

م - اُسنے کام بھی کیا -

ب - پولیس کو رشوت دینا ہمیشہ سوارت جاتا ہی کیونکہ پولیس رئیس کی عزت بچاتا ہی - اب کیا بشیر الدولہ نے دیا نہو گا - ضرور دیا ہوگا -

م - یہ اِس کمبخت کو کیا پاجی پن سوجھا ہی کہ اپنا روپیہ بھی صرف کرتا ہی اور بدنامی بھی لیتا ہی اور اپنے ایک عزیز کی آبروریزی کا خواہان ہی - بھید نہین کھلتا کہ یہ کیا اسرار ہی - لاحول ولا قوة -

ب - سب کہتے ہین کہ بڑا پاجی نکلا -

منشی مہراج بلی صاحب نے بجرنگ بلی کو رخصت کیا اور کہا ہم اب سو ئینگے مگر تم ذرا اپنی چچی کو جا کے سمجھا دو کہ چچا کا اِسمین کوئی قصور نہین ہی مجرم ہین تو نوابصاحب اور نہین ہین تو وہ - چچا کیا کرین اُسکو ذرا اچھی طرح سمجھا دینا -

بجرنگ بلی اُنسے رخصت ہو کر اپنی چچی صاحبہ کے پاس گئے اور اُنکو سمجھانا شروع کیا - پہلے تو اُنھون نے ادھر اُدھر باتین چھیڑین اُسکے بعد اصل مطلب کی طرف رجوع لائے منشی مہراج بلی کی بیوی نے پہلے اُنکی ایک نہ سُنی اور کہا تمکو اُنھون نے بہکا دیا ہوگا مگر جب بجرنگ بلی نے قائل کیا

تو ذرا ذرا دل کو ڈھارس ہوئی۔

اب نواب چھٹن صاحب کا حال سُنیئے کہ یہ جو گھر پر آ گ
تو وہان نینی تال کے معاملے کی کسی کو کانون کان خ
نہ تھی۔ سب اُنسے بکشادہ پیشانی پیش آتے او
گھر مین خوشیان ہونے لگین۔ جیسے دیکھیے خوش
کہ نواب صاحب آئے اور مع الخیر واپس آ
آغا محمد اطہر صاحب اسرکہ بیچ ندارد بیچ
زمرے مین تھے۔ اِنکو کیسکا خوف تھا۔ گھر
حمام کیا۔ چار بی اور احباب سے گفتگ
ساتھ کھانا کھایا اور آرام کیا۔ یہ سب

زغم دزد زغم کا	

اب نواب محمد عسکری صاحب کا حا
زیادہ خوف تھا اور سب سے زیادہ
اور بڑی سالی بھی گھر مین موجود یہ جو
تو فوراً گھر مین گئے۔ محل خانے مین ں کر کہا
یہان تو لوگون نے بڑی بڑی افوا ہو رکردین حالانکہ
سب لغو ہین تم لوگ ہرگز ہرگز نہ گھبراؤ۔ سب معاملہ رفع ہوا
ہوگا۔ جو خوف تھا وہ جاتا رہا ہین تو اسقدر نادم ہون
کہ گھر مین صورت نہ دکھاتا مگر سوچا کہ شاید اور زیادہ تشویش
ہو۔ اب ایک ہفتے بلکہ کوئی چار ہی روز کے بعد انشاء اللہ
سب صاف ہوجائیگا عفت کی بدنامی ہوئی۔ لیکن
تم گھبراؤ نہین۔ اور جو کوئی کچھ کہے اُسکو نہ مانو۔ نواب
رونق جنگ بہادر سے سب باتین پوچھو وہ صحیح صحیح
بتا دینگے۔

نواب نادر جہان بیگم ایک فہمیدہ خاتون عالی خاندان تھین

محبت تھی اُنھون نے
ں سالی عفت آرا بیگم نے کہا
دیبی کیا کم خوشی ہے کہ تم صحیح و
ا تھا مگر یہ ہفتے اور دو ہفتے کی
نے کہا اچھا چار دن کی مہلت تو
جاے اور ندامت تو کم ہوجائے
لہی صاحب تو سمجھے تھے کہ گھر مین جوتیان
صاحب منھ چڑھا کے بیٹھینگی بات نہ کرینگی۔
ت آرا بیگم الگ طعنے دینگی۔ گھر کی عورتین بھی ملین
لی گھر آئے تو دیکھا کہ وہ اور الٹا دلاسا دیتی ہین۔
م صاحب جان بوجھکر مسکرانے لگین تاکہ نواب خفیف
ہون۔ سالی نے بھی کوئی بات ایسی نہین کہی جو ناگوار
طبع ہو۔ نواب صاحب بخوبی سمجھ گئے کہ اِن دونون نے
باہم مشورہ کرلیا ہے کہ نواب کو زیادہ خفیف نکرنا۔ وہ خود
نادم ہوگا۔ ایسا نہو اُسکے دل کو ٹھیس لگ جاے لہذا
بیگم صاحب نے عمداً مسکرایا حالانکہ مسکرانے کا کوئی موقع
نہ تھا اور عفت آرا بیگم نے بھی سکوت اختیار کیا اور کہا اچھا
اگر تمکو ندامت ہے اور اُسکا افسوس بھی ہے تو خوشی کی بات ہے
نواب صاحب نے جھک کر سلام کیا اور شکریہ ادا کیا مگر نواب
عفت آرا بیگم نے اصرار کیا کہ آج کھانا گھر ہی مین کھانا۔ یہین
نواب صاحب کو کوئی عذر نہ تھا بخوشی منظور کرلیا۔ اور
پہاڑ دن کا حال بیان کرنا شروع کیا۔

نادر جہان بیگم کو بڑا افسوس تھا کہ پہاڑ نہ دیکھ سکین
مگر یہ خوشی اور تسلی کیا کم تھی کہ نواب صاحب ہنسی خوشی
واپس آئے۔

شب کو نواب محمد عسکری نے بیوی سے کہا کہ اگر کوئی بات ہمارے ناگوار طبع کہو تو ہمارا ہی خون ہو۔

ب ۔ بیگم! مجھے تم نے کوئی گنوار ن مقرر کیا ہے۔ کہنا ہوتا تو اب تک نہ کہتی۔

ع ۔ مین خود منفعل ہون۔

ب ۔ ہان سوچو تو نادم ہونے کی بات ہی ہے اور نہ سوچو تو کچھ نہین۔

ع ۔ کچھ اور بھی سنا ۔ یہ سب کانٹے بوئے ہوے نواب بشیر الدولہ کم بخت کے ہین۔

راوی ۔ بشیر الدولہ کا نام سنکے بیگم صاحب کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

ب ۔ یہ اُس موذی کاٹے کو مجھسے کیا عداوت ہے۔

ع ۔ واللہ اعلم! پوچھیے مین نے کبکا باپ مارا ہے۔ مین نے کیا گناہ کیا تھا ۔ نواب رونق جنگ بہادر نے جب مجھسے ذکر کیا تو خون آنکھون مین اتر آیا کہ یہ بجھوڑ مین اس سے بڑھکر دشمنی میرے ساتھ کون کر سکتا ہے ۔ مگر مین بھی اندھیرے اُجالے سمجھ لونگا ۔ جاتا کہان ہے۔ ابھی کچھ دن خاموش ہون مگر ایسا بدلا لونگا کہ عمر بھر یاد ہی تو کریگا۔

شب کو بیگم صاحب اور نواب صاحب مین کچھ دیر یہ گفتگو ہوئی اور اسکے بعد آرام کیا۔

صبح کو خانہ باغ مین ٹہل رہے تھے کہ ممن نے آکے سلام کیا

نعمت غیر مترقبہ

نواب صاحب باغ مین ٹہل رہے تھے کہ ایک جوان سی آیا آئی اور دربان سے کہا کہ ہمکو نواب صاحب سے کچھ عرض کرنا ہے۔ انھون نے اپنے آقا کو اطلاع دی اور حکم ہوا کہ آنے دو۔

آیا ۔ (جھک کر سلام کرکے) سرکار کان مین کچھ عرض کرنا ہے بہت پوشیدہ ہے۔

نواب ۔ بہت پوشیدہ ہے؟ اچھا کس لیے ہے؟

آیا ۔ حضور یہ تو کان ہی مین بتاؤنگی۔

نواب ۔ اچھا تو پھر اُس برآمدے مین چلکے ٹھہرو وہان کوئی نہین ہے۔

آیا ۔ بہت خوب مگر جلدی آئیے گا۔

نواب ۔ (ممن سے) کون ہے کٹنی ہے۔

ممن ۔ حضور کسے باشد ۔ جوان اور نمکین ہے اور کسی کا پیغام لائی ہے ۔ یہ بات نہو تو ہاتھ کٹا ڈالین۔

نواب ۔ معقول! یہ بھی کوئی بڑی مشکل بات آپ نے بتائی ہے۔

یہ کہکر نواب صاحب کوٹھی کے برآمدے مین جاکے کرسی پر بیٹھے تو آیا نے کہا سرکار ہمکو ایک مس بابا نے بھیجا ہے اور آپ کو یاد کیا ہے۔ انھون نے جب سے آپ کو دیکھا ہے کلیجے پر سانپ لوٹ رہے ہین مین بتا پوچھتی پوچھتی یہانتک آئی اور ڈرتی ڈرتی حضور کے آدمی سے کہا۔

نواب ۔ جب تم انکی آیا ایسی جوان اور نمکین ہو تو وہ خود کیسی ہونگی ۔ رہتی کہان ہین نام کیا ہے ۔ لڑکی کیسی ہین کچھ حال تو بتاؤ۔

آیا ۔ حضور چہ میگوئیان نہ کیجیے ۔ جی خوش ہو جائیگا۔

نواب ۔ اچھا کچھ تو بتاؤ ۔ عمر کیا ہے۔

آیا ۔ ابھی کوئی سولہ برس کی۔

نواب ۔ ہان! تو بہت کم سن ہین اور خوبصورت۔

آیا۔ سرکار اسٹیشن مین تو اسوقت دوسری نہین ہی۔

نواب۔ دُبلی پتلی ہی یا گول بدن کی۔

آیا۔ بہت نازک بدن ہین۔ پتلی کمر بل کھاے ری ہندیا نزاکت کا خاتمہ ہی اور نزاکت ایسی کہ بُری نہ معلوم ہو۔

نواب۔ اچھا تو اُنکے گھر مین کون کون ہی۔

آیا۔ مرد کوئی نہین ہی۔ ایک وہ ہین اور ایک اُنکی چچی بس الله الله خیر صلاح۔

نواب۔ چچی بوڑھی ہی۔

آیا۔ جی نہین۔ ادھیڑ۔ کوئی تیس برس کی۔

نواب۔ چھوٹے آدمیون کی آمد و رفت تو نہین ہی وہان۔

آیا۔ حضور کیا کوئی بازاری عورت سمجھے ہوے ہین مجال کیا کہ پرندہ تو پر مار سکے۔ ہان اُنکا دادا کبھی کبھی آجاتا ہی مگر اُنکو اچھی طرح سو جھتا نہین۔

نواب۔ تو اسی وقت چلین۔

آیا۔ جی نہین شام کو۔

نواب۔ بہتر۔ مگر وہان کوئی اور ہوگا تو ہم واپس چلے آئینگے۔

آیا۔ حضور کوئی نہوگا۔

نواب۔ اچھا تو ہمکو کوئی عذر نہین ہی۔

آیا۔ تو بندی اب رخصت۔ شام کو حاضر ہونگی۔ ذری آدمیون سے کہ دیجیے گا۔

دوپہر کو جب سب حوالی موالی جمع ہوے تو نواب محمد عسکری بہادر نے منشی مہراج بلی سے کہا کہ آج تو سویرے سویرے ہمنے ایک اچھی بنی کی۔ مین باغ مین ٹہل رہا تھا کہ خبر ہوئی کوئی آیا آئی ہی۔ حکم دیا کہ بلاو۔ آئی تو دیکھا اچھی اُٹھتی جوانی ہی اور خوبصورت اور نمکین بھی ہی بہت جھک کے سلام کیا اور کہا حضور ایک مس بابا نے جہان مین نوکر ہون آپ کو بلایا ہی۔ ہم نے اُنکے حالات پوچھے معلوم ہوا کہ مس کا سن کوئی سولہ برس کا ہی اور بڑی خوبصورت ہین اور اُسی کے گھر مین اُسکی چچی رہتی ہی کوئی تیس برس کی عمر ہی۔ اور گھر مین کوئی مرد نہین۔ ہمنے آج شام کو جانے کا وعدہ کیا ہی۔

منشی مہراج بلی خفا ہوکر بولے۔ خدا ہی خیر کرے۔ آپکی حرکتین بھی کچھ عجیب حرکتین ہین۔ ابھی ایک مقدمے سے نجات پائی ہی نہین ہی اُسی جھگڑے مین پڑے ہین کہ اُنھون نے ایک اور مقدمہ دائر کرنے کی فکر کی۔

مین نے کہا حضور مگر اُسکی بات چیت سے یہ نہین پایا جاتا تھا کہ چھل یا فریب کرتی ہی اور یون کوئی کسی کے پیٹ مین تو گھسا نہین ہی۔

منشی مہراج بلی نے پھر نواب صاحب کی شکایت شروع کر دی کہ اس جھنجھٹ اور بدنامی کے وقت مین آپ سے بڑھکر بیفکر اپن شاید ہی کسی کے فراج مین ہو۔ اور یہ بڑے افسوس کی بات ہی۔ مین نے آپ کو ریل پر بھی ٹوکنا چاہا تھا۔ کبھی مس کو گھورنے چلے اور کبھی میم سے آنکھین سینکنے اور کبھی بہارن کو چھیڑنے۔ بھلا یہ کون شرافت کی بات ہی آغا محمد اطہر صاحب نے اُنکی راے سے اتفاق کیا کہ دیکھی اس روز ہم لوگ اپنے آپے مین نہ تھے اس مصیبت مین تو وہان سے چلے اور یہ بیفکر اپن۔

چھٹن صاحب نے اسکی تردید کی۔ کہا بھائی صاحب اپنا تو

قول ہی کرے

زندگی زندہ دلی کا ہی نام
مُردہ دل خاک جیا کرتے ہین

زندہ دلی نہین تو زندگی بھی بیکار ہی - افسردہ دل اور مردہ دل جیسے بھی تو نکما جیسے بُرے احوال - ہنس لو - بس اسی کا نام زندگی ہی -

غنیمت جان لو مِل بیٹھنے کو
جدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہی

زندگی کا کون اعتبار ہی - اگر دو گھڑی ریل سے اُتر کر کسی سے ہنسے بولے تو کیا حرج ہی باقی تسبیح و نماز اور قال قال "فلاوذیون (قل اعوذیون)" ہی کو مبارک رہے ہم اِس قال قال کے پھیر مین نہ آنے کے اور یہ آپ کہان کے بڑے وہ بنے ہین - آپ بڑی پارسائی کی لیتے ہین -

مہراج - خیر صاحب - جو چاہے کیجیے -

نواب - کسی طرح دل تو بہلائین - اب راستے مین اگر ذرا دلبستگی کی صورت نہو تو چین کیونکر آئے -

مہراج - لعنت ہی ایسے چین پر - ہمارا تو واللہ کسی سے بولنے کا بھی جی نہین چاہتا تھا کہ گئے کہین چھپے اور ٹھاٹھ سے تھے اور آئے کہین بدنامی اور رسوائی کے ساتھ کہ خدا دشمن کو بھی اِس سے بچائے - اور اِن لوگون کی یہ کیفیت کہ ریل ذرا ٹھہری اور یہ کلبلا کے اُتر پڑے کہ اسٹیشن آیا اور کمٹ سے پلیٹ فارم پر - معقول! اور مجھے ناگوار گذرے -

نواب - اچھا پھر کیا کرتے -

آغا - کسی طرح غم تو غلط کرتے -

چھٹن - اچھا اِنسے پوچھیے پلائی کسنے تھی -

آغا - ہم لوگون نے تو ٹھان لی تھی کہ ہرگز ہرگز تمام شب ایک بوند بھی نہ چھوئینگے مگر اِنہون نے جو للچایا تو بس پھر تاب کہان - چلنے لگا دور -

ممن - حضور کوئی ایک بوتل بھر رہی تھی اُڑی ہوگی - اور یہ پی کہان -

چھٹن - بریلی کے اسٹیشن پر مول لی اور پھر شاہجہان پور مین - دو بوتلین بریلی سے ہردوئی تک پی گئے - مگر ہم کو ذرا سرور تیز ہوگیا تھا - کچھ یون ہی سا - سوڈا پیا تو ذرا ذرا تسلی ہوئی -

ممن - تو راستے مین اُتر اُتر کے اِدھر اُدھر ٹہلتے تھے -

مہراج - بڑی بڑی بے مذابگیان ہین اِن لوگون نے چٹنے پٹنے بیچے صاحب -

منشی مہراج بلی مُسن آدمی تھے - اُنکو نازو کی مفارقت اور مقدمہ دائر ہونے کا بڑا صدمہ تھا - اول نواب نازو سے اُنکا دل ملگیا تھا گو نازو تو اُنکو بھلا کیا پسند کرتی - یہ بوڑھے پیر فرتوت وہ جوان - نوخیز - اِنکا اُنکا میل کہان - مگر کچھ روپیے کے سبب سے اور کچھ نواب صاحب وغیرہ کی صحبت اور کچھ تمرن کی یکجائی کے خیال سے یہ غنیمت سمجھتی تھین اور اِدھر مہراج بلی بھی ہزار غنیمت سمجھتے تھے کہ ایسی جوان شیشہ نازک بدن خوش قسمتی سے ملی ہی - غرضکہ دونون جانب سے خود غرضی تھی -

آغا - اب آپ یہ فرمایئے کہ اِس سن میں ہان کون کون چلیگا - اکیلے تو جایئے گا نہین -

مہراج - سو دوست سو دشمن ہین اور خصوصاً آجکل تو اور بھی پھونک پھونک کے قدم رکھنا چاہیے کہ مبادا کوئی

اور گل کھلے - لیکن آپ لوگون کے تو دیدے کا پانی
مر گیا ہی - کچھ دنیا و مافیہا سے خبر ہی نہین کہ دنیا مین کیا
ہو رہا ہی -

آغا - بھائی صاحب نواب اس مس کے ہان تو ضرور ہی
جائینگے - ایمین چاہے جو ہو - کل سے مندب پہنچا ئینگے گر
آج تو اور ذرا آنکھین سینکنے دو -

دو گھڑی دن رہے سے نواب صاحب کا شوق بڑھنے
لگا کہ کسی طرح اُن بتان طناز کی دید سے روح کو سرور
حاصل ہو سچ ہی -

وعدۂ وصل چون شود نزدیک
آتش شوق تیز تر گردد

منشی مہراج بلی یہان سے جھلا کے چلے گئے اور شام ہو
غروب آفتاب کے وقت وہی آیا پھر آن موجود ہوئی - منشکار
نے آکے عرض کیا کہ خداوند آیا جی حاضر ہین - حکم دیا
بلا لاؤ - آغا صاحب کہ رنگیلے جوان تھے آیا کو باغ کی
ایک روش مین دور لے گئے اور یون باتین کرنے لگے -

آغا - آیا جی آپ کی اُن مس بابا کا کیا نام ہی -

آیا - اے حضور اُنکا نام تو ایلس ہی مگر ہم نوکر چاکر سب مس بابا
مس بابا کہتے ہین -

آغا - اسوقت جو ہم لوگ وہان چلینگے تو کوئی غیر تو نہ ہوگا

آیا - اے نہین سرکار - غیر لوگ کا وہان کیا کام - اور
خصوصاً جب حضور جائینگے تو وہان پرندہ تو پر نہین مار سکتا
آدمی کی کون کہے -

آغا - تمھارا نکاح ہو گیا ہی آیا جی -

آیا - (جھینپتی ہوئی) جی - حضور سمجھے - اے سرکار ہم

آغا - شرماتی کاہکو ہو - یہان ہی کون ؟

آیا - اوہ واہ - نہونا کیا معنی -

آغا - یہان بجز ہمارے تمھارے اور کون ہی - کوئی نہین
صاف صاف بیان کرو - ہم تمکو خوش کر دینگے مگر مس بابا سے
یہ ذکر نہ کرنا -

آیا - اے حضور کا ہیکا ذکر - لونڈی تو کچھ سمجھتی ہی نہین ہی -

آغا - ایک بات تو سن - وہ نواب صاحب کی خاطر کریگی یا
ہماری - دونون کی خاطر محال ہی -

آیا - حضور تم دونہ کرین دو ہین -

آغا - ایک نوابو صغیر سن باقی ہو -

آیا - کوئی اٹھائیس انتیس برس کی عمر ہی مگر ان انگریزون کا
رنگ روپ آہا - ابھی یہ معلوم ہوتا ہی کہ انیس بیس برس سے
زیادہ کی نہین ہی -

آغا - اچھا تو اب ہم تو تین آدمی ٹھہرے - تو نواب صاحب
سب سے امیر ہین انکی خاطر وہ مس کریگی اور اُنسے اُتر کر
جنٹلمین صاحب ہین اُنکی خاطر مس کی بچی کریگی جسکی ستائیس
اٹھائیس برس کی عمر باقی ہو - اب رہ گئے ہم - تو تم ہمارے
حصے مین آؤ گی -

آیا - (مسکرا کر) تیرے گرما گرم آدمی ہین حضور -

آغا - ہم تو معاملے کی بات جانتے ہین -

آیا - جی تیرے معاملے کی بات جاننے والے -

آغا - تم کب سے اُنکے ہان نوکر ہو -

آیا - بچپنے سے حضور -

آغا - تمھاری عمر کوئی اٹھارہ برس کی ہوگی -

آیا - اے سرکار وہ اٹھارہ نہین اُنیس ہوگی -

آغا - اِس عمر پر تو ہماری جان جاتی ہی آپا جی خدا کی قسم میری آپا جان -

آپا - زور سے قہقہہ لگا کر اوئی - آپا سے آپا جی ہوئی اور آپا جی سے آپا جان -

آغا - اب آپا جانی کہا کرینگے اور پھر رفتہ رفتہ آپا جنیان -

آپا - حضور اب دیر ہوتی ہی - نواب صاحب سے کہیے کہ تشریف لے چلین -

نواب صاحب نے پالکی گاڑی تیار کرائی - صدر مین نواب محمد عسکری اور نواب چھٹن صاحب بیٹھے اور سامنے آغا محمد اطہر صاحب اور آپا سے اصرار کیا کہ تم بھی اندر ہی آکے بیٹھو - آپا نے کہا حضور یہ ہمسے نہو نیکا - نامحرم مردون کے ساتھ ران سے ران بھڑا کر بیٹھنا ہم ہو بیٹیونکا کام نہین ہی -

آغا صاحب نے کہا آپا جی اگر کوچ بکس پر بیٹھو گی تو لوگ بھانپ لینگے - پیچھے بیٹھو گی تو بھی سب سمجھ جا ئینگے یہان آکے بیٹھو کوئی دیکھ بھی نہ سکیگا اور باتین بھی ہوتی چلینگی - (آپا نے کہا آپ راستے مین چھیڑیے گا تو نہین) انھون نے آؤ دیکھا نہ تاؤ فوراً گاڑی سے اُتر کر آپا کو گود مین اُٹھا لیا اور گاڑی پر لے آئے -

آپا - بڑے بُرے آدمی ہو جی تم -

نواب - بڑے بدمعاش - تم ہماری طرف آکے بیٹھو -

آپا - واہ - آپ سب ذات شریف ہین -

آغا - ران سے ران بھڑا کر بیٹھنے کی شکایت اور خوف تھا نہ - اچھا لو ہم ران سے ران نہین بھڑاتے - بس چھٹی ہوئی -

آپا - اب تو تمھارے بس مین ہون -

چھٹن - اجی تم یہان آکے ہماری بغل مین بیٹھو یہ دونون پاجی ہین -

آپا - جوان عورت کے حق مین سب مرد سے پاجی بنے پر آمادہ ہو جاتے ہین - ایک انیس یا آپ پر کیا فرض ہی

گاڑی کوئی پچاس قدم چلی ہو گی کہ نواب صاحب نے کوچمین کو حکم دیا کہ گاڑی روک لو اور گھر چلو - پھیر دو - اُسنے حسب الحکم گاڑی پھیر دی - اور گھر کی طرف چلے -

آغا - یہ خبط سوجھا ہی میان - آخر اسکے معنی کیا مجنون سا ہی -

نواب - چلو تو سہی - دیکھتے ہی جاؤ کہ ہم دیوانے ہین یا تم ہو -

چھٹن - آخر گھر پہ چلکے کیا ہو گا - کہان اِنکے ساتھ چلنے سے کہان اب پلٹے جاتے ہو - اسکے کیا معنی -

آپا - اے تو سرکار پھر اگر نہ چلنا ہو تو ہمکو رخصت کر دیجیے -

نواب - ایسی بات ہی بھلا - چلین اور ہیچ کھیت چلین - اور ڈنکے کی چوٹ چلین - ایک بات یاد آئی -

آپا - تو ایک عرض اور ہی - لونڈی ذمہ دار نہین ہی اگر دیر ہو گئی اور وہ سو رہین -

آغا - کبھی یہ پلٹے کہان چلتے ہو -

چھٹن - پاگل ہو گیا ہی -

آغا - پاگل اور کیسے ہوتے ہین -

اتنے مین گاڑی گھڑ گھڑاتی ہوئی چلی - اور نواب صاحب کے مکان پر داخل ہوئی کوٹھی کے اندر پہونچتے ہی گاڑی کو اُنی اور خدمتگار کو آہستہ سے حکم دیا کہ جا کے دو بوتل

سوڈا اور ہوسکی اور دو گلاس جلد لاؤ۔ خدمتگار حکم پاتے ہی کوٹھی کے اندر گیا اور سامان لیکر حاضر ہوا۔

آغا۔ ہان یہ ایک بات اچھی سوجھی۔

چھٹن۔ جی خوش ہوگیا یار۔

ع۔ (عسکری) خیر تم لوگ تو پاگل ہی بنا کے دیتے تھے

آغا۔ اسوقت اسکی ضرورت بھی تھی۔

آیا۔ خوب اچھی طرح پیجیے۔

آغا۔ تمھاری مس بابا تو شرابہ مانینگی۔

آیا۔ اب حضور مطلب یہ ہو کہ آپ لوگ رئیس ہین کوئی ایسے ویسے تو ہین نہین کہ دھوبیون یا کہارون کی طرح سے آپے سے باہر ہو جانے والے ہون۔ اور گو ہماری شرع کی رو سے یہ چیز حرام ہو مگر اِن لوگون مین تو سب پیتے ہین۔

آغا۔ اگر تم پیتی ہو تو پیو۔

ع۔ ہان ہان آیا جی ایک چسکی۔

آغا۔ تو ہماری جان کی قسم۔

آیا۔ جی نہین کہین نشہ نکرے۔

آغا۔ نشہ ایسا کیا کریگی۔

آیا۔ اچھا تو ذرا سی دیدیجیے۔

آغا۔ ہمارے ہاتھ سے پیو۔

آیا۔ زہے نصیب لائیے۔

ع۔ یہ تو ہمیر جہر ہو۔

آیا۔ (پی کر) جی نہین خیر نہین۔ یہ تو کوئی بڑی بات ہو کہ آپ کی خاطر تواضع تو مس بابا کرینگی اور آکی [illegible] چھٹن صاحب کی تواضع کرینگی لیکن [illegible] وہ بھی اٹھا لیں انھیں [illegible] کی بھی [illegible] باقی رہیگی دو [illegible]۔ [illegible] اور آغا صاحب

هم اِنکے حصے مین آجائینگے۔

ع۔ چلو تقسیم تو اچھی ہوئی۔ بس فیصلہ ہو۔

آیا۔ اور تھیلے مین یہ سلاسے جائینگے۔

آغا۔ اجی اس سے کیا خوف ہو۔

تین تین چار چار پگ پی کے یہ سب مسرور ہوگئے اور آیا کو بھی ایک پگ پلایا اور حکم دیا کہ چلو۔ گاڑیان روانہ ہوگئین۔ تھوڑی دیر مین ایک بہتر مقام پہ پہونچے چو طرفہ سناٹا۔

ع۔ یہ کہان آئے بھئی۔

کوچمین۔ حضور یہین کا پتا آیا جی نے دیا تھا۔

آغا۔ ارے میان کیا مرگھٹ ہو۔

چھٹن۔ معلوم تو قبرستان ہوتا ہو۔

ع۔ اپنا بستی مین یہ سناٹا۔

آغا۔ بستی اب کہان ہو۔

اتنے مین کوچمین نے گاڑی روک لی اور کہا آیا جی ذرا اُتر پڑیے۔

آیا۔ ابھی اور آگاڑی چلو۔

آغا۔ کیا کچھ منصوبہ کیا ہو گیا۔

آیا۔ جی ہان کپڑے اور گھڑیان اُتروالونگی۔

آغا۔ جان حاضر ہو۔

آیا۔ بس روک لو۔ [illegible] چلیے۔ پہلے مین ذری اطلاع کر دون پھر آپ [illegible] آئیے۔

جب آیا اطلاع کرنے گئی تو چھٹن صاحب نے کہا یہین تو کچھ فتور معلوم ہوتا ہو۔ ہماری سمجھ ہی مین نہین آتا کہ یہان کون آسکے بجز بیابان مین رہیگا۔ غور کرکے

دیکھا تو بستی سے کچھ دور پر بنگلہ سا کچھ نظر آیا اور ویسے ہی آیا بھی آئی کہ حضور تشریف لے چلیں بڑے اشتیاق کے ساتھ یہ سب خوش خوش اُترے اور آیا نے انکو گول کمرے میں لیجا کے بٹھایا جو اشیاے بیش بہا سے خوب آراستہ تھا - مگر روشنی بہت کم صرف ایک لمپ وہ بھی جھلملاتا ہوا - اور دور رکھا ہوا - اتنے بڑے کمرے میں ایک لمپ کی روشنی بھلا کیا معلوم ہوتی دو منٹ کے بعد انگریزی عطر بیش قیمت کی خوشبو آئی اور تمام کمرہ طبلۂ عطار بنگیا اور ایک زیبا اندام مست خرام مس نے بصد ناز برنائی اُس کمرے کو رشک پرستان بنایا یہ سب اُسکے آتے ہی استادہ ہو گئے مگر وہ ایک چھوٹے سے کمرے کے اندر چلی گئی اور آیا نے آکے نواب محمد عسکری صاحب سے کہا کہ حضور کو بلاتی ہیں -

آغا - بڑے خوش نصیب ہو یار -

چھٹن - بھئے تو اندھیرے کے سبب سے صورت ہی نہ دیکھی -

آیا - حضور کو دوسری میم صاحب بلاتی ہیں -

آغا - آئو ہمیں بنے - تم تو ہمارے حصے میں ہو -

جب ایک کمرے میں محمد عسکری دوسرے میں نواب چھٹن صاحب چلے گئے تو آیا نے آغا محمد اطہر صاحب کا ہاتھ پکڑا اور تیسرے کمرے میں لیگئی -

اب ان تینوں کا حال سُنیے کہ انکی کیا کیفیت ہوئی -

نواب محمد عسکری نے جیسے ہی اُس چھوٹے سے کمرے میں قدم رکھا ویسے ہی وہ مس انکو لپٹ گئی اور لپٹ کر خوب بوسے لیے - دیکھتے ہیں تو قمرن جان

میمون کی پوشاک پہنے ہوے انکی بغل میں کھڑی ہیں ایں! قمرن جان! یا الٰہی میں خواب دیکھتا ہوں یا اصل میں قمرن ہیں -

نواب چھٹن صاحب جو دوسرے کمرے میں گئے تو دیکھا ایک نوجوان میم پشت کیے ہوے کھڑی آئینہ دیکھ رہی ہے آئینے میں جو اُسکی صورت کا عکس دیکھا تو نازو جان ہیں! نازو جان - نازو نے پھر کے سلام کیا تو یہ دنگ ہو گئے ارے! سچ سچ نازو ہی ہیں جی - کیا حیرت ہے واللہ اسوقت -

آغا محمد اطہر صاحب کو جو آیا ایک کمرے میں لیگئی تو وہاں فوراً کسی مرد نے انکے ہاتھ پیچھے سے پکڑ لیے - انھوں نے ہاتھ چھوڑا کر زور سے آواز دی (انہیں کچھ منصوبہ ہے) اور پھر کے دیکھا تو بیرسٹر صاحب -

آغا - (گلے لگا کر) ارے یار یہ ماجرا کیا ہے بتاؤ تو سہی - اوہ کیا گھرا چکا دیا ہے واللہ -

گول کمرے میں سب جمع ہوے تو ایک دوسرے کی بیتی سُنکر بہت ہنسے بڑے سب قمرن اور نازو اور بیرسٹر کی ملاقات سے اسقدر محظوظ ہوے کہ گویا کروڑوں روپیے ملگئے اور نعمت غیر مترقبہ تو تھی ہی -

چھٹن - آئینے کے عکس میں دیکھتا ہوں تو نازو جان -

نواب - سمجھے تو قمرن جانے ہی لپٹ گئیں اور لگیں چومنے دیکھتا ہوں تو دنگ ہو گیا -

آغا - اور میرے ہنستے کا ٹھٹے انھوں نے -

قمرن - نواب اسوقت جان میں جان آئی -

آغا - کروڑوں اشرفیاں ہم لوگوں کو مل گئیں -

چھٹن - اِسمین کیا شک ہی - اس سے کون انکار کر سکتا ہی
بیشک کرورون اشرفیان پا گئے اور ذرا سا گان بھی نہ کیا -
آغا - اِسوقت اِس ملاقات سے جسکی امید نہ تھی اور بھی
سرور گفتہ گیا -

پلا ساقی شراب نکتہ دانی ۔ کہ جس سے چہکے رنگ خوش بیانی
بنا دون جلد شادی زبان کو ۔ سنوارون مین عروس داستان کو
بہار وصل ہو پیدا رقم سے ۔ گل شادی کھلین شاخ قلم سے
رہا ہون دام سے مانند بلبل ۔ پھرون بے قید مثل نکہت گل

زبان دان عالم رہبر سخن کا
ادب آموز ہون ہر اہل فن کا

آیا - حضور انعام کا کام کیا ہی -
نواب - بیشک - بھر پور انعام -
آغا - بھئی کیا ہنسی آتی ہی واللہ -
نواب - کچھ پوچھو نہ بھئی -
بیرسٹر - مگر آپ نے تو آیا ہی پر قناعت کر لی تھی -
آغا - ہم سوچے کہ بھئی ہمارا منھ ابھی قابل سمجھا ہی - اور
پھر نشہ الگ اور نیا نیا مقام -
بیرسٹر - کیا مجھے ہنسی آئی ہی کہ آیا کا ہاتھ پکڑ کر آپ مزے مزے سے
چلے آتے ہین - مخلع بالطبع کوئی تکلف ہی نہین - آپ تشریف لیجا
اور آپ چپکے سے ساتھ جیسے بلی چوہے سے کان کترتی ہی
چپ چاپ چلے آ رہے ہین -
آیا - اِسلیے تو مین دونا انعام لونگی جسطرح صاحب لوگ
اپنی میمون کو لیکے ہوا کھانے نکلتے ہین اسیطرح آغا صاحب
مجھے لیے جاتے تھے -
آغا - آغا صاحب تمکو لیے جاتے تھے - یا تم آغا صاحب کو
لیے چلے جاتی تھین -
آیا - حضور ہمارا انعام بھر پور ملے -
نواب - بیرسٹر صاحب اِس آیا کو پچاس روپئے دیدیجیے
ہم کل صبح کو بھجوا دینگے -
بیرسٹر - بل گئے آسکو -
آیا - (بہت جھک کر سلام کر کے) حضور کی پرورش - اللہ
اِس سال سے زیادہ مراتب کرے کہ غریبون کے حال پر
اِسقدر کا رحم ہی -
آغا - ایسے رئیس پیدا نہین ہوے
آیا - اللہ مراتب زیادہ کرے -
نواب - اب مارے خوشی کے - کوئی نہین پوچھتا کہ
یہ لوگ کدھر سے آگئے اور کیونکر آگئے اور ہماری سمجھ مین
نہین آتا کہ یہ کیا جادو کیا -
چھٹن - الموڑے سے تو یہ لوگ گئے نہین -
قمرن - ابھی نہ بتانا بیرسٹر صاحب -
نازو - ہمارا ہی مردہ دیکھے جو بتا دے -
بیرسٹر - ہرگز نہین -
قمرن - مگر کیون جی ایسے بردیکی بچے اور بے مروت ہو
کہ اِس کا نام سنتے ہی بھسل پڑے -
نازو - اتنا بھی خیال نہوا کہ جس عورت نے اپنے میان کو
ہماری بدولت چھوڑا گھر بار چھوڑا اسکو جنگل میدان مین چھوڑ کے
ہم یہان آکے جشن کیا کرین - مرنے جینے کی خبر تو جا کے
اِسی منھ سے کہتے ہو کہ قمرن پر جان جاتی ہی -
قمرن - جیتے تو نہوگے صاحب - ای لعنت خدا اِسکے کم
مردوے پر سے بے مروت ہو -

نازو - کیا مزے سے مس کا نام سُنکے چپکے سے چلے آئے -

قمرن - بس اب زیادہ نہ جھپاؤ -

نواب - خدا کی قسم ریل پر تمام رات تڑپتے گذری -

آغا - کسی پہلو چین انکو نہین آتا تھا -

نواب - جیسے کوئی چونک چونک اُٹھتا ہے یہ کیفیت میری تھی -

آغا - راستے بھر رویا کیے -

نازو - جی ہان رویا کیے -

نواب - نازو جان کے سر کی قسم -

نازو - ای چپ جھوٹے راستے بھر تو ہم دونون بہنون کو گھورتا آیا رونے کا وقت کب ملا -

آغا - (متحیر ہوکر) کیا !

نواب - گھورتے آئے - کبکو گھورتے آئے -

نازو - بتادون - اچھا لو دیکھو (نوٹ بک پیش کرکے) یہ کس شیطان کا لکھا ہوا ہے -

نواب صاحب نے جو نوٹ بک پر اپنا اور آغا محمد اطہر صاحب اور چھٹن صاحب کا نام لکھا ہوا دیکھا تو دنگ ہو گئے -

آغا - ارے یار کہین یہی دونون تو مسین نہین نہی ہوئی تھین -

بیرسٹر - (مسکراکر گردن پھیر لی)

نواب - اُف ! مار ڈالا - بھئی خوب سمجھے واللہ بڑا چکما ہوگیا - اُف !!! اُف !!! -

نازو - مسون کے گھورنے کے لیے خانساماں کے ہاتھ بیر شراب لائے اور انگُشتی بھی مارے خوشامد کے اپنے پاس سے دیدی -

اِس فقرے پر نواب محمد عسکری اور چھٹن صاحب اُچھل پڑے

اور آغا صاحب فوراً بیرسٹر کو لپٹ گئے -

آغا - یہ حضور ہی نے بیر کی فرمائش کی تھی مانتا ہون اُستاد واللہ مان گئے -

چھٹن - ہم تو آج سے چیلے ہو گئے -

آغا - واللہ چیلے ہو گئے -

نواب - اور آواز کیا بدل لی تھی -

نازو - اور ہمارا مارے ہنسی کے بُرا حال تھا -

قمرن - مین جو ایک دفعہ کھڑی ہوگئی تو یہ تینون کے تینون خدا کی خوار تاک جھانک کرنے لگے -

نواب - لاحول ولا قوۃ -

آغا - دھر لیے گئے -

قمرن - اور ایک دفعہ بٹنے کھڑکیان بھی بند کرلی تھین -

آغا - خوب یاد ہے -

بیرسٹر - آخر تم لوگ آواز بھی نہ پہچان سکے -

آغا - کہہ یا تا کہ بڑا گہرا چکما ہوگیا جناب -

بیرسٹر - اور بہت بات چیت بھی ہوئی -

آغا - ہم ذرا تمیز نہ کر سکے -

قمرن - جب تم لوگ ہمارے درجے کی طرف آؤ ہم تمھاری طرف پشت کر لین -

آغا - اور ہم دل مین جھلّائین -

نازو - اور ہم ترسائین -

قمرن - نہین ترسانے کی بات نہین تھی - اصل بات یہ تھی کہ ہم ظاہر کرنا نہین چاہتے تھے -

چھٹن - مگر واللہ کس احتیاط کے ساتھ لائے -

بیرسٹر - اور کھُلے نہ دون - پردہ بھی نہین کسکا پردہ

اور کہان کا پردہ - بالکل آزادی کے ساتھ فرسٹ کلاس
مین لیے بیٹھے ہین کوئی آنکھ اٹھا کر دیکھ نہین سکتا -
نواب - کیون صاحب اگر کوئی صاحب یا میم اُس درجے
مین آکے بیٹھ جاتی تو آپ کیا کرتے -
بیرسٹر - کرتے کیا - اول تو انگریز وہان آتا نہین کیونکہ
جس درجے مین لیڈیان ہونگی وہان صاحب لوگ نہ بیٹھینگے
اور اگر آجاتا کہین اور جگہ نہ ملتی اور کوئی آنے کا قصد
بھی کرتا تو درجے کے قریب سے لوٹ جاتا - ہمنے پورا درجہ
کیا تھا -
نواب - جبھی - یہ خوب کیا -
بیرسٹر - وجہ یہ کہ اگر فرض کیجیے کوئی انگریز آجاتا یا میم آتی
تو مجھکو سخت جھینپنا پڑتا یہ دونون اول تو شرماتین دوسرے
انگریزی نہ بول سکتین اور ہماری قلعی کھل جاتی - مگر یہ بھی
خوب ہی یقین تھا کہ اس درجے مین کوئی نہ آئیگا یہ تو صرف
احتیاطاً پورا فرسٹ کلاس کر لیا تھا ورنہ اسکی کوئی
ضرورت نہ تھی - مگر واہ رے ہم ذرا جھانسہ تک نہ دی
تم پہاڑ پہاڑ اوپر اوپر آ گئے ہم نیچے نیچے آ گئے - مارٹن کے
ڈاک بنگلے کی طرف سے -
نواب - مجھے اب تک یہی گمان ہے کہ مین خواب دیکھ رہا ہون
سان نہ گمان مگر گو ہم لوگ تم غلط کرنے کے لیے دو ایکبار
گھوڑے سے اترے تھے لیکن خدا گواہ ہے کہ جدائی کا تیر اپنی
بیچ تھا -
قمرن - اے ہان کہان تک نہوگا - اور یون تو آنکھین
اسی لیے بنی ہین کہ اچھی شے کو آدمی دیکھے نظر پڑ ہی جاتی ہے
یہ کوئی عیب کی بات نہین ہے -

نازو - دل لگی یہ تھی کہ ہم تمکو دیکھین اور ہنسین اور تم
ہمکو نہ دیکھ سکو - اس سے اور بھی ہنسی آتی تھی -
قمرن - کیا عجب ہے خانساماں کو بلا لائے -
نازو - ہم اگر جوتا صاف کراتے تو تم صاف کر دیتے -
آغا - مین تو نہ چوکتا - مین ضرور صاف کرتا -
قمرن - مگر پیے ہوئے سب تھے -
نواب - کیون صاحب آپ لوگ اسٹیشن پر اترے بھی
اسی بے تکلفی سے -
بیرسٹر - جی نہین - ہمارا خانساماں ان دونون کو کرایے کی
گاڑی پر بٹھا آیا اور اسکے بعد ہم درجے سے اترے اور
سیدھے اپنی فٹن پر جا کے بیٹھے اور کوئی سو قدم کے بعد
فٹن روک کر انکو بھی سوار کرا لیا اور کرایے کی گاڑی کو
ایک روپیہ انعام کا دیکر رخصت کیا اور سیدھے کوٹھی پر
لے آئے - یہان کوئی بولے تو گولی مار دون - کسی کو
کانون کان خبر نہین ہے - اور یہین بنی ہوئی ہین -
آغا - بھئی کیا سوجھی ہے واللہ -
چھٹن - یہ تو قصون مین لکھنے کی باتین ہین جناب
ہم سوچتے تھے کہ اس مکان کی مس کی بچی سے اس
کمرے مین ملاقات ہوگی - دعا مانگتے تھے کہ خدا کرے
خوبصورت عورت ہو دیکھتے ہین تو بہت ہی کمسن مس ہے
آئینے مین جو صورت دیکھی تو دنگ - این ! یا الٰہی یہ تو
نازو جان ہین -
آغا - ارے ہم تو گرفتار کیے گئے تھے -
قمرن - اب تو یہ سب کچھ ہوا یہ بتاؤ کہ یہان کا رنگ کیا ہے
خون خشک ہو گیا ہے -

نواب - قمرن - جانی اب آج وہ ذکر نہ چھیڑو آتنی ہماری خاطر کرو -

نازو - تو تمنے اپنی آنکھون دیکھا تھا نواب چھٹن صاحب کہ وہ مونڈی کاٹا کدرا سوار ہو گیا -

چھٹن - معقول! ابھی وہین سے چلا آتا ہون - مین تھا نواب رونق جنگ بہادر اور انسپکٹر صاحب خود ہمارے ساتھ گئے تھے - فارغخطی لکھ گیا ہی کہ قمرن سے کچھ واسطہ نہین

مہراج - بھئی کیا گہرا چکما ہوا ہی واللہ -

چھٹن - انسپکٹر نے کدرا اور للتوا کو بلا کر کہا کہ ارے غضب ہو گیا - صاحب سٹی مجسٹریٹ بہادر نے تم دونون کے نام گرفتاری کا وارنٹ جاری کیا ہی اور بشیر الدولہ کے مکان پر بھی کل سے چوکی پہرہ بیٹھا چاہتا ہی اور کوتوال کو مارے غصے کے تھنڈکا بدل دیا بس دونون گر برا اٹھے -

مہراج - وہان لالہ بشیشر کے مکان پر رہینگے نا -

چھٹن - جی ہان - لالہ بشیشر پرشاد کے ہان -

نازو - کیا شان ہی تیری کریمی کی - قربان تیری کریمی کے روتے کو ہنسانا اور ہنستے کو رولانا اسی کا نام ہی - کہان تو ہمارے منھ پر ہوائیان اڑی ہوئی تھین کہ اب پکڑے گئے اور اب پکڑے گئے - قمرن بیچاری کا بیماری کے سبب سے کیا حال ہو گیا تھا کہ توبہ ہی بھلی - یہ کسکو امید تھی کہ صحیح سلامت یہان تک پہونچینگے اور آج اللہ نے یہ دن دکھایا کہ مزے مزے ہنستے بولتے ہین - وہ موا بشیر الدولہ کل تک کیسا خوش و خرم ہوگا مگر آج نانی مر گئی ہوگی -

چھٹن - اسکو ابھی یہ حال تھوڑا ہی معلوم ہی - وہ تو اب تک یہی سمجھا ہوا ہی کہ ایک انسپکٹر گیا دوسرا آیا دوسرا گیا تیسرا آیا جو آئیگا اسکو بزور زر اپنی طرف کر لونگا چلو چھٹی ہوئی - کدرا اور للتوا کو وہ اپنا سچا اور جیلا سمجھتا ہی - یہ دکلا روپیے کے آشنا - انکو اس سے کیا بحث ہی کہ بشیر الدولہ برسر حق ہین یا نواب محمد عسکری - انکا قول تو یہ ہی کہ ہر خرے کہ باشد من پالانم - انکو اپنے حلوے مانڈے سے مطلب ہی مردہ چاہے بہشت مین جاسے چاہے دوزخ مین - مگر جب سنیگا کہ انسپکٹر کو تین مہینے کی رخصت ملی اور وہ لکھنو ہی مین رہینگے تو سر پیٹ لیگا اور ادھر کدرا اور للتوا کو بھی غائب پائیگا بڑی دل لگی ہوگی -

بیرسٹر - اب یہ دل لگی تو ہوا ہی کریگی یہ فرمایئے کہ اتنی بڑی خوشخبری سنی ہی کچھ جشن بھی ہوگا -

عسکری - بھائی صاحب ہم سب تو آپکے مہمان ہین - آیا ذہن شریف مین کھانا آپ کے ہان عمدہ سنتے عمدہ پکا ہی کہ جشن مین تین چار چیزین ہوتی ہین - ایک مطعومات لذیذ یعنی عمدہ پکا ہوا کھانا دوسرے شراب ناب - تیسرے پیارے پیارے معشوق چوتھے احباب موافق و بذلہ سنج تو کھانا تو آپ کے ہان پک ہی رہا ہی - میان ذرا ان کے خاص بیرے کو بلا لو (حاضر ہوا) اسوقت کیا پک رہا ہی -

خداوند مرغ پلاؤ ہی اور اناناس پلاؤ اور باقرخانی اور قورمہ اور کباب ہی اور نواب چھٹن صاحب کے حکم سے تیتر کا قورمہ پکا ہی اور گوبھی ہی اور نازو جان صاحب کی فرمایش بجرے کے ملیدے کی تھی وہ بھی ہی اور جو حکم دیجیے) -

نواب صاحب نے فرمایا تو دو چیزین ہماری طرف سے بڑھا دو چاہے کھانے مین دیر ہو جائے کچھ پروا نہین - ایک کندن قلیہ اور ایک انڈون کے ملیدے - اچھا صاحب

یہ تو ہوا اب رہی شراب وہ ہمارے ساتھ ہے - اب رہے
معشوق بھلا نازو اور قمرن سے بہتر معشوق کہان ملینگے
اور احباب بذلہ سنج تو سبھی ہین -
نازو - (ہنسکر) میزان اچھی دنے دی -
مہراج - بات معقول کہی -
نازو - آپ بھی بولے (منہ چڑھاکر) بات معقول کہی
تیری ایسی تیسی نگوڑے -
مہراج - این! شیطان نے انگلی دکھادی کیا! افسوس
ہماری نازو جان کلیلون پر ہین -
مسخرہ - یہ ہماری کیا معنی! اسکی تصریح کیجیے کہ آپ کی
کون ہین - ہمشیرہ عزیزہ یا -
راوی - یا کے لفظ کے بعد میان مسخر الدولہ جہد اگلنجہ و
صاحب کچھ اور کہنے کو تھے کہ منشی مہراج جی نے اُچک کے
مسخرے کا ٹینٹوا لیا اور غل مچاکے کہا -
تو بلاڈی فول کاہے واسطے گالی گلوج بکنے لگتا بچہ سوء
جنگلی کرگفتہ اند - ع -

اصل بد از خطا خطا نہ کند

نازو - (قہقہہ لگاکر) آگئے آگئے بلاڈی فول صاحب آگئے -
اب سوجھنے لگی موسے کو -
ممن - (ہنسکر) جی ہان لالہ کاہے واسطے آگئے اور کہ
گفتہ اند بھی ساتھ لائے -
اختر - ابتک کیسی بھیگی بلی بنے بیٹھے رہتے تھے -
نواب - کون - ریل پر انکا نقشہ دیکھتے آپ -
اختر - سنا - بے تک نہین -
چھٹن - یہ معلوم ہوتا تھا کہ جیسے سیکڑون جوتے اِس شخص
پر پڑے ہین - بالکل مردہ تھا -
آغا - اسدن نا - اے ہے - واللہ بات بھی کرتا تھا تو آہستہ
آہستہ اور دبک کے کونے مین پڑ رہا جاکے -
چھٹن - ہملوگ اپنے اسٹیشن پر ٹہلے - ادھر آئے ادھر گئے
ہنستے بولتے گھور اگلفاری کرتے تھے مگر یہ بچہ خاموش -
آغا - یہ نواب چھٹن صاحب نے خوب کہی کہ یہی معلوم
ہوتا تھا کہ جیسے سیکڑون جوتے اِنپر پڑے ہین -
نازو - ہمنے آغا صاحب کو دیکھا نواب محمد عسکری کو دیکھا
نواب چھٹن صاحب کو دیکھا مگر اِس مونڈی کاٹے کو نہ دیکھا
ہین سمجھی بھیڑیا اسکو لیگیا ہے -
آغا - اسدن کی بھی دل لگی نہ بھولیگی اور اتفاق سے
بھیڑیا آ بھی گیا - باتین ہی کرتے کرتے بھیڑیا نکلا بعضے وقت
کی بھی کیا بات ہوتی ہے -
بیرسٹر - اب یہ فرمائیے خداوند نعمت کہ جشن کب ہوگا اور
اسمین کیا کیا ہوگا اور کسقدر روپیہ کا صرف ہے - روپیہ بندے
کے ہاتھ دھرئیے اور پروگرام بتا دیجیے -
نواب - یہ سب نازو جان کی راے پر ہے -
نازو - ایک دن تو رتجگا ہو - اور ایک دن جسنے جسنے
جو منت مانی ہے وہ پوری کرے - اور ایک دن ناچ ہو - چار
طائفے زنانے اور ایک طائفہ مردانہ -
مہراج - تو مردانہ طائفہ بی نازو جان کی پسند کا ہو -
بیرسٹر - جی اور زنانہ آپ کی پسند کا ہو -
آغا - تو انھین دونون میان بیوی کی پسند پر کل اور مدار ہے
نازو - وہ جو لڑکا آج کل نیا نیا نکلا ہے - کہردا جو خوب
ناچتا ہے اُسکو بلواؤ -

پھر سہی - انشاء اللہ یار زندہ و صحبت باقی - بس یہ نہ ٹال دینا تھا اگر ہمکو مرغ کے قورمے کی پڑی تھی -

سب انسپکٹر نے جواب دیا حضرت آپ سے آئے گھر سے آئے آپ کسی کے ہان نہ کھائینگے - مگر میرا یہ عذر وہ مانتے کیونکر - دعوت تو سیٹھ جی کے ہان ہوئی تھی - انھین کے شکاری بندوقین اور کتے لیے شکار کرنے گئے تھے اور انھین کی جانب سے دعوت تھی بھلا انکار کا کون سا موقع تھا اس گفتگو کے بعد انسپکٹر صاحب نے نواب بشیر الدولہ بہادر کے نام یہ خط بھیجا -

بحضور نواب نامدار -

تسلیم - مزاج اقدس - آج ––– واپس تشریف لائے مگر ہو چکے ہی رہے - افسوس ہی کہ آپ نے سمجھے نہ جانے دیا ورنہ سب کو باندھ کے لے آتا - مگر خیر مضی مامضی ––

ہوا جو کچھ سو ہوا بس گذشتہ را صلوٰۃ
کہان تلک کوئی رویا کرے گلہ دل کا

اب بیان فہمیدہ خواہد شد

راقم ––––– سمجھ جائیے

دیگر یہ کہ خط بعد ملاحظہ چاک ہو -

ایک سپاہی کو حکم دیا کہ یہ خط نواب صاحب کے پاس لیجاؤ نواب صاحب نے خط پڑھکر ہنسی بنایا اور یون جواب لکھا مکرمی سخت افسوس ہوا کہ - بے نیل مرام واپس آئے اب فرمائیے کیا کیا جائے - بڑی خرابی اب یہ واقع ہوگئی کہ کدر اور للتو ابدال ہو جائینگے - مگر افسوس ہی کہ آپ نے یہان تک آنے کی تکلیف گوارا کی خدا جانے

یہین کیا مصلحت ہی ––

منہدی پانون مین نہ تھی آپکے برسات نہ تھی
بس یہی کہیے کہ منظور ملاقات نہ تھی

لازم تھا کہ انکو لے کے آتے - اگر کوئی سرکاری کام ہو تو آؤ اور انکو بھی لیتے آؤ - بندہ بشیر

انسپکٹر صاحب مع اپنے ماتحت کے نواب صاحب کے پاس گئے تو سب انسپکٹر سے انھون نے شکایت کی کہ واہ حضرت واہ آپ نے بالکل گوڑ ہی دیا ––

ما ز یاران چشم یاری داشتیم
خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

سب انسپکٹر نے نینی تال کے کل حالات بیان کیے کہ وہان پہلے ہی سے خبر ہوگئی تھی - خبر پاتے ہی انھون نے قمرن اور نازو کو ہٹا دیا - وہان کے رئیس اعظم انکے بہت بڑے دوست ہین - وہ انسے گٹھ گئے اور پولیس بھی محمد عسکری ہی کا دم بھرتا ہی اور ایک بیرسٹر بھی انکے ساتھ ٹکے ہوئے ہین - اب مین وہان کیا بنا لیتا قمرن اور نازو کا کہین پتا بھی نہ تھا اور اگر نازو ہوتی بھی تو مین کیا بنا لیتا - نازو کے میان نے تو دعوی کیا نہین ہی - مگر مصلحتاً ان لوگون نے نازو کو بھی چھپا دیا معلوم ایسا ہوتا ہی کہ پولیس اور رئیس کی سازش اور بیرسٹر کی صلاح سے ان دونون کو کسی مکان مین علٰحدہ ٹکا دیا - بلکہ پہاڑ پر کسی گانون مین بھیجدیا ہو تو عجب نہین -

اس کہانی کے بعد انسپکٹر نے طنزاً کہا کہ کل حالات بیان کیجیے - مرغ کے قورمے کا ذکر تو چھوڑ ہی دیا -

سب انسپکٹر بہت جھینپے تو نواب بشیر الدولہ نے اصرار
کرکے دریافت کیا کہ بھئی یہ مرغ کے قورمے کا کیا ذکر ہے۔
ہم بھی سننا چاہتے ہین اسکا مختصر حال انسپکٹر نے بیان کیا
تو بشیر الدولہ ہنس دیے اس گفتگو کے بعد انسپکٹر نے
کہا۔ خیر یہ تو بہانہ تک کی خاک چھان آئے اب ہم یہان
شہر ہی مین تحقیقات شروع کرتے ہین اتنی شہادتین
پیش ہونگی ایک تو مکان والے کی گواہی لی جائیگی کہ
تو نے مکان کسکو کرایہ پر دیا تھا اور اسمین کون رہتا
تھا اور نواب محمد عسکری وہان آیا جایا کرتے تھے یا نہین
دوسری گواہی اسٹیشن کے لوگون کی ہوگی کہ نواب
محمد عسکری کے ساتھ سواریان گئی تھین یا خالی گئے تھے
اور کدرا اور للتو کا اظہار لیا جائیگا کہ تمرن کی عمر ۱۳ برس
کی تھی پھر محلے والون سے دریافت کیا جائیگا کہ کیا عمر
تھی۔ پھر کدرا کی ساس سے پوچھا جائیگا کہ تیری لڑکیونکو
کون بھگا لیگیا تجھے جسپر شک ہو اسکا نام بتا۔
یہ شہادتین جب ہم پہونچ لینگے تو پھر ہم صاحب ڈسٹرکٹ
سپرنٹنڈنٹ پولیس کو رپورٹ کر دینگے بشیر الدولہ نے کہا
(اور ایک بڑی گواہی تو تم بھولے ہی جاتے ہو یار مقدمہ
تو وہی ہے) پوچھا وہ کون کہا۔ (برف والے لونڈے کی
گواہی اور تصویر والے صاحب کی گواہی)
انسپکٹر۔ خوب بتایا۔ برف والے لونڈے کی گواہی
تو ہم رپورٹ مین قلمبند کر لینگے مگر فوٹوگراف صاحب کی
گواہی اس مین نہ درج کیجیے۔ وہ اجلاس پر پیش کیے
جائینگے۔ اچھا نواب صاحب تو تحقیقات شروع کرتا ہی ہوں پہلے
مکان والے سے لگا لگاؤنگا۔ تسلیم۔

بشیر۔ چائے تو پیتے جائیے۔
انسپکٹر۔ اب چاء وا اسی دن پینگے جب محمد عسکری
قید خانے مین چکی پیس رہا ہوگا۔
سب۔ آمین آمین۔
بشیر۔ آپ لوگون کی مہربانی ہوگی تو چکی بھی پیسیگا اور
بید بھی کھائینگے اور بیگم بھی اجلاس پر بلوائی جائینگی۔
انشاء اللہ تعالے۔
انسپکٹر۔ آپ دیکھتے جائیے بس۔
سب۔ حضور سب معاملہ ٹھیک ہو جائیگا۔
بشیر۔ (ہنسکر) بشرطیکہ آپ مرغ کے قورمے پر نہ پھسل
پڑیے حضرت۔
انسپکٹر۔ (قہقہہ لگاکر) میرے دل کی بات کہی واللہ۔
سب۔ اس دن کا قورمہ وبال جان ہوگیا۔ ادھر
ہمارے صوبہ دار صاحب کوستے ہین ادھر ہمارے حضور
طعنے دیتے ہین۔ لاحول ولا۔
انسپکٹر۔ نواب صاحب ہماری خاطر سے شب کے وقت
ایک مرغ کا قورمہ خوب اچھی طرح اہتمام کے ساتھ پکواکر
ہر روز انکے لیے کھانے پر بھیجا کیجیے۔ جبتک یہ مقدمہ ہے
روز مرغ کا قورمہ انکو کھلایئے۔
بشیر۔ بسر وچشم۔ واللہ مین دل لگی نہین کرتا (خدمتگار سے)
دیکھو جی خاص باورچی کو حکم دو کہ ہر روز بلا ناغہ شام کے وقت
ایک مرغ کا قورمہ بہت اہتمام کے ساتھ پکاکر بہ احتیاط تمام
تھانے پر سب انسپکٹر صاحب کے باورچی کو دے آیا کرے
کہ جب یہ کوتوال صاحب کھانا کھائین تو یہ بھی چن دیا جاوے۔
سب۔ (جھینپ کر) اجی حضور اس سے معاف فرمایئے

(خدمتگار سے) نہین نہین جی - مذاق کرتے ہین -
بشیر - خبردار فوراً حکم دو - مذاق کیا معنی -
سبا - اے تو نواب صاحب ——
بشیر - مین ایک نہ سنونگا - بشیر الدولہ فقیر نہین ہی ——
بشیر الدولہ دل کا فقیر ہی - فقیر دوست ہی مگر فقیر نہین ہی -
بشیر الدولہ بہادر امیر آدمی ہین - شکر ہی پروردگار کا -
مرغ کیا چیز ہی - احباب کے لیے جان تک حاضر ہی -
سبا - مین وہان مرغ کھا کے سخت ذلیل ہوا - صوبہ دار
صاحب نے بہت ہی ذلیل کیا -
انسپکٹر - اسمین ذلت کی کون بات ہی قبلہ -
سبا - واہ ذلت نہین تو اور کیا ہی -
انسپکٹر - گنوار ہو نہ - ارے ان شہزادون کے ہان کا
پکا ہوا کھانا نصیب کہان ہوتا ہی -

یہ دونون افسران پولیس نواب صاحب سے رخصت
ہوے تو راستے مین سب انسپکٹر نے کہا - یار تمنے ہمین
بڑا ذلیل کیا - واللہ مجھ سے اسوقت بگڑ جاتی مگر کیا کہون
(افسر ہو) انھون نے جواب دیا - تم تو ہو پاگل - ارے
میان بالفعل مرغ کا قورمہ تو فرصت سے اڑا جاؤ - پھر
سمجھا جائیگا - بڑا شوقین آدمی ہی بشیر الدولہ - ایسا کھانا
لکھنؤ مین لوگ کم کھاتے ہونگے - لے اب آپ تو چوکی پر
جائیے - اور بندہ جاکے تحقیقات کرتا ہی رپورٹ تیار
کرنی ہی -

انسپکٹر صاحب پہلے اس مکان کو چلے جہان نواب محمد عسکری
قمر جان کو لیکے ٹکے تھے - دروازے پر جاکے کھڑے ہوے
پوچھا یہ کسکا مکان ہی - لوگون نے کہا یہ کلن خانسامان کا
مکان ہی - پوچھا کہان رہتا ہی کہا پچھواڑے - کانسٹبل کو
حکم دیا جاکے بلا لاؤ - کانسٹبل جاکے بلا لایا -
ا - (انسپکٹر) تمھارا نام کلن ہی اور یہ مکان تمھارا ہی -
ک - (کلن) - جی ہان -
ا - اس مکان مین —— کے مہینے سے —— کے مہینے تک
کون کرایہ دار تھا -
کلن - حضور وہ نواب تھے -
ا - کون نواب -
ک - نواب ! دیکھیے ! (ایک ساتھی کی طرف مخاطب
ہوکر) کیا نام تھا جی -
ساتھی - نواب عسکری دولہ -
ک - ہان نواب عسکری صاحب -
ا - اور انکے ساتھ اسمین کون کون رہتا تھا -
ک - اب لے صاحب یہ ہمین کیا معلوم -

محتسب را درون خانہا چہ کار باشد

ا - (مسکرا کر) چہ کار باشد - آپ فارسی بھی پڑھے ہین
ک - جی ہان حضور پڑھی تھی مگر اب تو خانسامانی کرتے ہین -
ا - آخر اسمین زنانہ تھا مردانہ تھا - کچھ تو بتاؤ -
ک - حضور بیگم لوگ رہتی تھین -
ا - کون بیگم -
ک - یہ حضور ہمکو کیا معلوم - ہم تو نواب صاحب کے داروغہ
کو جانتے ہین وہ مہینے کے مہینے ہمکو پیشگی کرایہ دیا کرتے تھے
اور درست اپنے پاس سے کر لیتے تھے یہ ہمکو نہین معلوم کہ
کون رہتا تھا مگر قیاس سے عرض کرتا ہون کہ ان کے
گھر کی بیگمین رہتی ہونگی یا شاید - مین شاید کوئی متاعی لونڈی

ا - تم تو شیعہ نہیں ہو۔
ک - جی نہیں ہم سُنت جماعت ہین۔
ا - بھلا تمھیں کبھی شک ہوا تھا کہ اِس مکان مین جو عورتین رہتی تھین وہ کم قوم ہین یا یہ کہ بیگمین نہیں ہین یا اور کوئی بات تمنے کبھی سُنی تھی۔
ک - اجی حضور ہمنے یہ کچھ نہین سُنا تھا۔
ا - اچھا۔ اِس بنیے کو بلاؤ۔ تمھاری دُکان کب سے یہان ہر؟
بنیا - (بنیا) - سرکار کیا جانے کب سے ہر۔
کانسٹبل - ارے دُو برس سے دس برس سے سَو برس سے ہے؟
بنیا - (سر کھجلاتا ہوا) ہان بس اور کیا۔
ا - (مسکراکر) پاگل ہو بے۔
ب - اجی ہجور آدھ سیر آٹا ہجور کی بادولت ملتا جاتا ہر۔ پڑے ہین۔ کہان جائین۔
ا - (ہنسکر) ٹھیری ہر۔ اسکے گھر مین کوئی اور بھی ہر۔
ب - ہان ہجور کنبیلا ہین آپکی بدولت۔
راوی - اِس (آپ کی بدولت) پر انسپکٹر کو کچھ ہنسی آئی اور کچھ جھینپا (کنبیلا ہین آپکی بدولت) کہی اچھی اتنے مین اُسکا باپ آگیا۔ اُسکا نام رام بخش تھا۔
ا - تم اِس دکان کے مالک ہو۔
رام - (سلام کرکے) ہان سرکار۔
ا - یہ دُکان کب سے یہان ہر۔
رام - پشتہا پشت سے ہر سرکار۔
ا - اِس مکان مین کوئی نواب اِس برس چھ مہینے کے اندر اندر آکے ٹکے تھے۔

رام - ہان ہجور ٹکے تھے۔
ا - اُنکے ساتھ عورتین بھی رہتی تھین۔
ر - ہان سرکار جنانا بھی تھا۔
ا - بھلا وہ بیگمین تھین یا بازاری عورتین۔
ر - ہجور - اب لے - (مسکراکر) اجی ہجور گھر گرست تو نا ہین تھین تُدا نواب اُنپر لٹو تھے۔
ا - تمھین یہ کہان سے معلوم ہوا۔
ر - ماما و اما جنس لینے آتی تھین سودہی کہا کرتی تھین بلکہ ایک ماما ہمارے دس ٹکے پیسے بھی مار کے لیگئی - ہمنے کہا چلو اُسی کا بھلا ہو۔
ا - تو ماما لوگ کیا کہا کرتی تھین۔
ر - ہجور وہ کہین سے بھاگ آئی تھین - دو تھین اور ایک گوری گوری تھی۔
ا - یہ تمکو کیونکر معلوم ہوا۔
ر - ارے ہجور روج (روز) کوٹھے پر ٹنگی رہا کرتی تھین اور باہر نکل نکل آتی تھین۔
ا - نام تو تمکو معلوم ہوگا۔
ر - جی ہان ہمارے پاس لکھا ہر۔ اُنکی نوکر جاکر لکھا جاتی تھین کہ یہ جنس بیگم صاحب کے نام لکھو اور یہ ہمارے نام لکھو (بہی کے ورق اُلٹ کر) نام کرن سا بیگم۔
ا - کرن سا بیگم! اخاہ! سمجھ گئے - قرن کا کرن بنا یا ساخدا جانے کس لفظ کی خرابی ہر۔
ر - ہجور سب ٹھٹر ڈنگی بھری تھین۔
ا - تم کو یہ شک ہر کہ نواب صاحب کہین سے بھگا لائے تھے۔

ر- سکت نہین ہجو ۔ ایک مہری کہتی تھی -

ا- وہ کہان رہتی ہی -

ر- یہی سامنے بیری والے مکان مین -

کانسٹبل مہری کو بلوا لائی - کوئی تیس برس کا سن ایک سانسٹ دبستہ کوکسیقدر سیاہ فام تھی مگر اعضا متناسب اور صورت پیاری پیاری تھی اور خوب چست کرتی ذخیرہ پہنے ہوئے تھی - آکے انسپکٹر صاحب کو جھک جھک کے سلام کیا اور کہا حضور کا رسنے لونڈی کو کاہیکو یاد کیا ہی - مین ابھی ابھی کھانا کھانے بیٹھی تھی کہ ایکا ایکی سپاہی نے آواز دی بس وہاں سے کلیجا رہگیا کہ یا اللہ خیر کیجیو - بس دو نوالے بھی نہین کھانے پائی تھی کہ ہاتھ کھینچ لیا اور حاضر ہوئی - لونڈی کے قابل جو کام ہو فرمایئے -

انسپکٹر - آپ کا اسم مبارک کیا ہی بی مہری صاحب - ہمین افسوس ہی کہ کھانے کے وقت ہم نے حضور کو تکلیف دی -

مہری - اے نہین خداوند - تکلیف کیسی حضور حاکم ہین لونڈی کا نام پوچھ کے کیا کیجیے گا -

ا- ایک کام ہی گھبراؤ نہین - کوئی جرم تمنے نہین کیا ہی ہم فقط اتنا دریافت کرنا چاہتے ہین کہ تم نے کہان کہان نوکری کی ہی -

م- حضور مین پہلے تو کوئی دس گیارہ برس تک مچھلیان بیچتی تھی - کبھی اماں کے ساتھ جاتی تھی کبھی جو پاس محلے مین جانا ہوتا تھا تو اکیلی چلی جاتی تھی پھر بارھوین برس نکاح ہوا تو مین نواب گنج بارہ بنکی چلی گئی کوئی چار برس کے بعد پھر یہان آئی اب پانچ چھ برس سے نوکری کی .. پہلے خاقان بہو کے ہان نشی گنج مین نوکری کی پھر مجھلے آغا صاحب کی سرکار مین نوکر رہی پھر ایک اور بیگم ہین بیرونی خندق مین رہتی ہین وہان نوکری کی پھر اس بڑے مکان مین ایک بیگم صاحب آکے ٹکی تھین اُنکے پاس نوکر ہوئی - اب کچھ دن سے بیکار بے روزگار ہون -

ا- اس بڑے مکان مین بھی نوکر تھین -

م- جی ہان حضور -

ا- اسمین کون رہتا تھا -

م- کوئی بیگم تھین -

ا- کون تھین - کہان کی رہنے والی تھین - نام کیا تھا -

م- نام تو اس ساعت یاد نہین آتا مگر رہنے والی تو بولی ٹھولی بات چیت پوشاک سے یہین کی معلوم ہوتی تھین آگے اللہ جانے -

ا- پھر وہان سے تمنے چھوڑ کیون دی -

م- اُنسے ہمسے نبتی نہین تھی - مجاز کی ذری کڑی ہین اور ہم کو کسو کی آدھی بات سُننے کی برداشت نہین کہ ہم کسو کی آدھی بات سُنین -

ا- وہ یہان سے کہان گئین -

م- اللہ جانے -

ا- نوکری چھوڑنے کے بعد تو پھر تمکو وہی ایکبار جانے کا اتفاق ہوا ہوگا -

م- پھر مین جھانکی تک نہین -

ا- اچھا تمھاری نوکری چھوڑنے کے کتنے دن بعد وہ یہان سے اُٹھ گئین -

م - اب یہ سب تو ہمین یاد نہین ہیگا -
ا - کچھ سُنا کہ کہان چلی گئین -
م - جی نہین - مین تو نوکری چھوڑ کے جا کے اپنے میکے
مین رہی تھی - اب کوئی اک اٹھوارے سے یہان
آئی ہون -
ا - یہان کسی سے کچھ سُنا کہ کہان گئین اور کیون اُٹھ گئین
اور اسی شہر مین ہین یا کسی اور شہر کو گئین -
م - نہین ہمنے کسو سے کچھ نہین پوچھا -
ا - کیون دریافت تو کرنا تھا -
م - ای تو ہمین کیا ٹری تھی کو نوال صاحب - مکان
ہمنے بند دیکھا سمجھ گئے کہ اُٹھ گئین -
ا - اُنکے پاس کوئی مرد بھی آتا تھا -
م - ادی کوئی مرد کیا معنی - وہ تو بیا ہتا ہین -
ا - یہ تمھین کہان سے معلوم ہوا -
م - ہم نوکر ہی جو تھے حضور -
ا - اچھا کون کون آتا تھا -
م - بس اُنکے میان آتے تھے -
ا - اُنکا نام کیا ہی -
م - یہ تو سرکار مجھے نہین معلوم - نواب نواب کہتے تھے
ا - محمد علی نام ہی ؟
م - نام تو مین نے سُنا ہی نہین اور مین نوکر بھی تو تھوڑے
دن رہی -
ا - اچھا ذرا ادھر تخلیے مین ایک بات سُنو -
م - (مسکرا کر) چلیے -
ا - یہ آپ مسکرائین کیا (لوگون سے ذرا الگ ہٹ کے)
مہری خدا کی قسم اگر سب حال صاف صاف بتا دو تو ایکہزار
روپیہ ابھی اسی دم دون -
م - اچھا تو یہ موقع نہین ہی -
ا - اچھا ہم تھانے پر بلوائین ؟
م - (ہاتھ جوڑ کر) حضور مالک ہین مگر اسمین ہماری بدنامی
ہو گی - مکان پر بلوائیے -
ا - صاف صاف کہدو گی -
م - جی ہان کہدونگی -
انسپکٹر صاحب نے ایک اور دُکاندار کی گواہی لی
مگر اُسنے قطعی لاعلمی ظاہر کی اور کہا مین اُن دنون مین
مچھلی شہر چلا گیا تھا - مجھے کچھ نہین معلوم کہ کون
ٹِکا تھا -
یہان سے انسپکٹر سیدھے بشیر الدولہ کے ہان گئے
اور تخلیے مین لیجا کر کہا - قبلہ مکان والے نے تو عمدہ
گواہی نہین دی - آدمی حرامزادہ معلوم ہوتا ہی -
مگر سامنے جو تنبیا رہتا ہی اُسنے خوب گواہی دی اور نام
بھی (کمرن سا بیگم) بتایا تو کمرن تو قمرن کی خرابی ہی اور
"سا" خدا جانے کِس لفظ کی خرابی ہی مگر اِن سب سے
بڑھکر گواہی ایک مہری نے دی ہی بھائی صاحب -
صاف انکار - نام بھی نہین یاد - نواب کا نام سُنا ہی نہین
یہ بھی نہین معلوم کہ یہان سے کب اُٹھ گئین اور کہان
گئین - غرضکہ ہر بات مین تبا بتائی تھی اور ہم کو
معلوم ہو گیا تھا کہ یہ مہری بڑی کٹنی ہی - مین نے آخر کا
خوب مٹھار مٹھار کے علیحدہ لیجا کے پوچھا تو یہ کہا یہ
موقع نہین ہی مگر پر بلائیے تو حاضر ہون - اِس سے تو وہ ملیگی

بشیر ـ مہری کی عمر کیا ہی ـ

ا ـ حضور کو بس عمر ہی کی پڑ گئی ـ

ب ـ بتاؤ تمھین ہمارے سر کی قسم ـ

ا ـ کوئی اونتیس تیس ـ

ب ـ ہی کچھ طرحدار ـ

ا ـ ایسی چناق پناق طرار ہی کہ کچھ نہ پوچھیے ـ سرخ و سفید تو نہین ہی مگر نمکینی غضب کی ہی ـ بات تھوڑا ہی کرنے دیتی ہی مگر رتی رتی حال سے واقف ہی ـ

ب ـ تو بلواؤ بھائی ـ یا کہو تو ہم اپنا آدمی بھیجدین کہ صوبہ دار صاحب نے بلایا ہی ـ

ا ـ بھیجدیجے ـ فوراً چلی آئیگی ـ

راوی ـ بشیر الدولہ عورت کا نام سُنکہ پھڑک گئے ـ اور اِس سے اور بھی زیادہ خوشی ہوئی کہ سن بھی کچھ زیادہ نہین ہی اور طرحدار و ملیح بھی ہی ـ ایسے بد وضع بدطینت عیاش آدمی بھی کم دیکھنے مین آئے ہونگے اُنھون نے اپنے آدمی کو بتا بتا کر روانہ کیا کہ مہری کو جاکے بلاؤ اور کہو کہ صوبہ دار صاحب نے یاد کیا ہی ـ مہری کوئی ایک گھنٹے مے گھر مین آئی مگر اِس مرتبہ سفید جوڑا پہنے ہوے اور بن ٹھن کے آئین ـ

نواب صاحب کی عالیشان کوٹھی دیکھکر پھڑک گئی کہ قسمت جاگی ـ کمرے مین قدم رکھا تو بشیر الدولہ بہادر کو دیکھکر جھجکی ـ مگر انسپکٹر نے کہا (آؤ آؤ کوئی غیر نہین ہین) مہری نے کمرے مین آکے نواب صاحب کو بہت جُھک کر سلام کیا ـ

بشیر ـ مزاج اچھے حضور کے ـ

مہری ـ سرکار تو کانٹون مین گھسیٹتے ہین ـ

بشیر ـ تو اب ہمارا کام تو اِس تکلف سے نہ نکلیگا ـ یہان ہم تین آدمیون کے سوا چوتھے کا نام نہین ہی ـ اور خیال کیا کہ پرندہ بھی اس کمرے مین پر مار سکے ـ آپ بے تکلف کرسی پر بیٹھیے تو ہم مطلب بیان کرین ـ

مہری ـ (دری پر بیٹھکر) حکم سرکار ـ

ب ـ کرسی پر بیٹھو جی ـ

م ـ کرسی رئیسون کے لیے ہی سرکار ـ ہم بازار کے گھومنے والے آدمی ـ ٹکے کی اوقات ہمکو زمین پر بھی حضور کے سامنے بیٹھنا بڑی عزت کی بات ہی ـ

ب ـ کہین نوکر ہو بی مہری ـ

م ـ نہین حضور حال فی الحال تو بے روزگار ہین ـ

ب ـ ہماری نوکری کرو گی ـ

م ـ اے حضور کام ہم لوگون کا اور کیا ہی ـ کچھ کھیتی تو ہوتی نہین ـ پولیس مین نوکری کرنے سے رہے ـ

ا ـ ایک ہوئی یا در کھیے گا ـ

ب ـ بخشی والعد مہری تو بڑی جُگت باز نکلین ـ تو ہماری نوکری منظور ہی ـ

م ـ ہمتو محلے سے کی نوکری کرتے ہین خداوند ـ مردون مین جو نوکری کرتے ہون اُنسے کہیے ـ ہان عورتون مین نوکری کرنے مین کوئی عذر نہین ہی ـ حاضر ہین ـ اور نوکری کرتے ہی رہے ہین یہی کام ہی ـ

ب ـ تو آج سے تم ہماری نوکر ہو گئین ـ صبح شام سلام کر جایا کرو اور جب ہمارے گھر سے سواریان آئین تو دن رات رہو ـ ہم پانچ روپیے دینگے اور کھانا اور کپڑا

یہ تو تمکو محل سے ملیگا اور ہمارے جیب خرچ سے پانچ روپیہ
مہینا الگ پاؤگی - بولو منظور ہے -
ہم - حضور اتنی بڑی تنخواہ سے ہم کھٹک گئے -
ب - یہ کیون - کھٹک کیون گئین -
ہم - ای حضور بھلا یہ اتنی بڑی تنخواہ اور اپنے پاس سے
پانچ روپیہ اُپر انا کچھ دال مین کالا کالا معلوم ہوتا ہے - اگر ہمین
حضور کی خدمت کرنی اور بیگم صاحب یا حضور خوش ہوکے
ترقی کرتے تو وہ اور بات تھی یا کوئی بُرائی تابعداری ہوتی -
ب - ہمکو خوش کرنا تمھارے اختیار مین ہے -
ہم - حضور ہم بہو بیٹیان یہ کیا جانین بھلا -
ا - اجی صاف صاف باتین کرو نواب - وہ تنخواہ
بھڑک جائینگی - اِس سے فائدہ کیا - اِنکا مزاج دل لگی
کا ہے بی مہری -
ہم - اللہ رکھے کیا ہنسمکھ رئیس ہین -
ا - لے اب اصل بات صاف صاف بتاؤ کہ وہ کون تھین
اور کہان چلی گئین اور کون بھگا لایا تھا - نواب صاحب
بھئی اِنکو بالفعل مٹھائی کھانے کو کچھ دیجیے -
ب - (جیب سے اشرفی نکالکر) لو مہری -
ہم - (جھک کے سلام کر) تو سرکار کیا ہے اِنکے نثار کی
(اشرفی لیکر) بندگی -
ا - بڑا گھر ہے مہری یہ - روپیے والے اور بھی اِس شہر
مین ہین مگر چھوٹے بہت ہین کہ ٹکا نہ صرف کرین اور باتین
لمبی چوڑی سُن لو - یہ فیاض ہین - اگر یہان تم جم گئین
تو سونے کی اینٹون سے مکان بنوا لو اور جو کہین نواب
کی آنکھ پڑ گئی اور تم چڑھ گئین تو پھر کیا پوچھنا ہے - چتری اور

دودو - پوچھتے ہین - چین ہی چین لکھتا ہے اب تم اِس
ڈیوڑھی کو اپنا گھر سمجھو مہری بس -
مہری - اللہ اِن ایسے رئیسون کی ذات کو سلامت رکھے
کہ ہم غریبون کے سہارا ہین -
ب - اب تم دل لگی کرنے لگین - پھر ہم بھی کھینگے -
ہان اتنا یاد رہے -
ا - جی ہان پھر اپنے داؤن پر انہ مانیے گا - اتنا ذرا سوچ
لیجیے گا -
ہم - اللہ جانتا ہے جو ہمنے دل لگی کی ہو تو جیسی چاہیے
ویسی قسم لے لیجیے - ہماری مجال ہے بھلا کہ ہم دل لگی کرین
ا - اچھا تو اب ذرا ہماری جانب مخاطب ہوجیے - اور
جو وعدہ کیا تھا وہ پورا کیجیے - کُل حال جو جو معلوم ہو
سب لکھوا دو بس -
مہری - حضور جسکا نمک کھایا اُسکے گھر کا حال لکھوانا نمک حرامی
ہے آیندہ حضور بھی مالک ہین جو حکم ہو -
ا - کیسا نمک - اور وہ کوئی شریف زادی تو ہین نہین
وہ تو بازاری عورتین ہین انھون نے ہمارے ایک
دوست پر زنا کا مقدمہ دائر کیا ہے تو ہم یہ ثابت کرنا چاہتے ہین
کہ وہ بیسوائین ہین اور اُنکا پیشہ ہی یہ ہے -
ہم - ہان ٹھیک تو ہے - نواب محمد عسکری اُنکو بھگا لائے تھے
بعض تو کہتے ہین کہ دونون بہنین اُنکے پاس تھین
اور بعض فقط چھوٹی کو بتاتے ہین - اور یہ دونون
منہار نہین ہین جب وہ اِس گھر سے کہین باہر چلی گئین
تو ہم نوکری چھوڑ چلے تھے -
ا - بھلا نام یاد ہین -

ھم - قمرن تو چمکی بہن کا نام ہے - اور تیری کا نام ——
دیکھو —— بھلا ہی سا نام ہے خیال سے اتر گیا اسلیے وحشت -

ا - بھلا یہ تمھین معلوم ہے کہ کس منہار کی لڑکیان ہین اور
بیاہی کہان ہین -

ھم - قمرن تو اسکو بیاہی تھی وہ جو چوڑی والا اُس تنبولی
کی دکان کے سامنے رہتا ہے - للتو تنبولی اور دوسری
بہن کے میان کا پتا ہی نہین ہے -

ب - للتو کو جانتی ہو تم -

ھم - ہان بڑا حرامی نٹکھٹ ہے - کئی عورتون کو دھوکا
دیکے تباہ کر ڈالا -

ب - کبھی تمپر بھی ڈورے ڈالے تھے -

ھم - ہمپر ہوا کیا ڈورے ڈالتا -

ا - نواب کا نام تم چھپاتی ہو بی مہری -

ھم - بتایا تو نواب محمد عسکری -

ب - کہہ تو چکین -

یہ شہادت لیکر انسپکٹر صاحب نے بشیر الدولہ سے رخصت
چاہی تو مہری اٹھ کھڑی ہوئی - انسپکٹر نے روکا اور کہا
یہ بڑے نیک آدمی ہین مگر دل لگی باز بڑے ہین - انکی
باتون سے تمکو ڈرنا نہ چاہیے - مگر ہان اسوقت تم نے
بڑا کام کیا اور ہم تمسے بہت خوش ہوے - اور یہ تمکو
تو دہی معلوم ہو جائیگا کہ اسکا تم کو کیسا بھرپور انعام ملیگا
تو اب ہم تو قمرن کی مان کے ہان جاتے ہین وہان سے
تحقیقات کرکے اسٹیشن جائینگے - آپ اپنی مہری کو
انعام دیجیے کیونکہ ابھی اِنسے بڑے بڑے کام لینے ہین
گواہی تو انکی ہو چکی - اور اگر یہ یون نہ مانین تو ایک

کام کیجیے کہ اِنکو اپنی کوٹھی کے شاگرد پیشے مین ٹکا دیجیے اور
اِنکے میان کو بھی نوکر رکھ لیجیے -

مہری - ہان یہ ہو سکتا ہے -

ب - تو اپنے میان کو بلا لاؤ -

م - مگر حضور مرد چاہے کیسا ہی ہو امیر ہو یا غریب ہو یہ
نہین دیکھ سکیگا کہ اسکی جورو اسے کوئی بیجا ہنسی دل لگی
کرے چاہے ہمین وزیر بادشاہی کیون نہو - تو اِس
شرط پر ہم اپنے مرد کو لیے آتے ہین کہ اُسکے سامنے ہمسے
نہ ہنسیے گا - جب اُسکو کسُو کام کو بھیجد یجیے تو اپنے
ہنسیے بولیے -

راوی - آتی چلین دھرے پر -

بشیر - تو اچھا انسپکٹر تم جاؤ اب مگر اسٹیشن سے واپسی
کے وقت ہم سے ضرور ملنا -

انسپکٹر صاحب رخصت ہوے اور مہری بیٹھی رہین -
جب وہ چا لیے تو بشیر الدولہ نے مہری کو اشارہ کیا کہ کرسی
پر آکے بیٹھو اور جو کہین وہ سُن لو -

م - بس ذری بہت فرے مین نہ آجائیے گا -

ب - اچھا دور دور سے بات تو سُن لو -

م - ایسی بہت سنی ہوئی ہے -

ب - بڑی بدگمان ہو جی -

م - ایسے ہی تو بڑے پاک صاف ہین آپ زمانے
بھر کے چھنٹے —— اب کیا کہون -

ب - نہین - کہو کہو - تمھین قسم ہے جو نہ کہو -

م - اچھا اب ہم جائینگے -

ب - کچھ بیوقوف ہوئی ہو - جاؤ گی کہان -

سمجھتے تھے مگر یہاں اُسکی سسرال کے پاس ایک لونڈا رہتا ہے للتو اہنبولی وہ اُس لڑکی کو چھیڑا کرتا تھا اور وہ بھی اسکو چاہتی تھی۔ لونڈا ہجڑ نکلیں۔ اور دروازے کے سامنے رہتا تھا اُسی کے دم دہاگے ہین آکے کہین جلدی ہوگی اور کسکو بتاؤن۔

ا۔ تمہارے گھر سے بھاگی کہ میان کے گھر سے۔

ض۔ نہین یہان سے نہین سسرال سے بھاگی۔

ا۔ دیکھو جی رام سنگھ (کانسٹبل) للتوا اور کدرا کو تو جا کے بُلا لاؤ۔ بھلا کیون جی تمھاری دوسری لڑکی کہان ہے۔

ض۔ اے میان وہ بھی کسو کے ساتھ چلدی۔

ا۔ اب تم بھی کسی کے ساتھ بھاگ جاؤ۔

ض۔ مجھ بڑھیا کو کون پوچھیگا بیٹا۔ سر ہلنے لگا۔ وہ تو ابھی ماشے اللہ جوان ہین اُنکے سیکڑون گاہک ہین۔ مین چار اوپر ساٹھ برس کی ہونے آئی۔

ا۔ افوہ۔ یہ بڑی ننھ بڑھیا ہے۔ کیا صاف صاف کہہ رہی ہے۔ یہ دونون چھوکریان اِسی کے پیسے مین بھاگی ہین۔

ض۔ تو ایسی مائین کوئی اور ہوتی ہونگی۔

ا۔ بڑی مگھاگ ہو تم۔ کاٹے کا منتر نہین۔

ض۔ ہے تو میان مین اپنی لڑکیون کو اپنے آپ گراہ کر دیتی اور اُنکے دیکھنے کو ترستی۔

ا۔ تمھاری بڑی لڑکی نازو کتنے دن سے غائب ہے۔

ض۔ قمرن کے بھاگ جانے کے کوئی مہینا بھر کے ... سے۔

ا۔ پہاڑ سے اُنکا خط کب سے نہین آیا۔

ض۔ کہان سے۔ پہاڑ سے۔ پہاڑ کہان ہے۔

ا۔ کیا ننھی بنی جاتی ہین۔ بھلا تمکو یہ معلوم تھا کہ نازو بھی بد چلن ہے۔ قمرن پر تو تمکو شک ہے کہ للتوا سے گٹھ کے ... بھاگ گئی اور نازو پر کون ڈورے ڈالتا تھا۔

ض۔ نازو نے مجھسے ایک بار یہی کہا تھا کہ امّی جان کوئی بشیر الدولہ نواب ہین وہ ہمین گھر ڈالنے کو کہتے ہین۔

یہ گرما گرم فقرہ سُنکر انسپکٹر کے آئے ہواس غائب ہو گئے کہ واہ ری ضعیفہ۔ اچھا اتنا دھڑا باندھا۔ کیون نہو۔ بشیر الدولہ ہی سے اٹھائی۔ کچھ ہنسی آئی تھی اور کچھ حیرت تھی کہ اسکو کس نے آکے پرچہ چڑا۔ مگر سمجھ گئے کہ اِسکی گواہی مفید مطلب نہوگی۔ یہ بڑی دور ہے۔ ہم ڈال ڈال تو یہ پات پات۔

اتنے مین کدرا اور للتوا آگئے۔

ک۔ انسپکٹر صاحب سلام۔

ل۔ بندگی ہجور کتوال صاحب۔

ا۔ کیون جی للتوا تم کچھ جانتا ہے کہ قمرن کہان گئی۔ اُسکی مان کہتی ہے کہ تم پردہ رکھتی ہوئی تھی اور تم اُسپر جان دیتے تھے اور تمھین نے اُسکو بھگا دیا۔

ل۔ اجی ہجور یہ چڈو بڑی حرجادی ہیگی۔ اسی نے (ہکلا کر) اسی نے صاحب تمھارے نواب کے پاس بھیجا اور اب سسری لوگون کو لگاتی ہے۔

ض۔ ارے کوئی ہے۔ ارے اِس مونڈی کاٹے کو میرے گھر سے نکالو۔ اِسکا جنازہ نکلے موے کا۔ کل شام اسکو نہ دیکھنی نصیب ہے میری بھولی بالی بچی کو

پھسلا کے لیگیا میرا صبر ٹرے اُسپر۔
ا۔ کدرا کیا تمھاری گوڑ والی کو للتو بھگا لیگیا۔
ک۔ جی نہین للتو تو ہمارا دوست ہی۔ یہ سب اسی مردا کا پھسلا دیا ہو۔
ض۔ (بہت غل مچاکر) مردار تیری اماں مردار تیرا کنبا مردار تیرے گھر بھر کی تیرے خاندان بھر کی عورتین میت پڑے تیرے کنبے کو مونڈی کاٹے۔ موے نامردے میری لڑکی کو کسو بڑے آدمی کے ہاتھ بیچ ڈالا۔ بیحیا بے شرم تیری صورت پر پھٹکار۔ تجھ سے اللہ سمجھے۔
ک۔ ہجور بس اسکے گھر جو ایک دن آئی بس پھر یہان سے ہمارے پاس نہ آئی اور جاتی کہان سے اس سسری نے تو نواب کے پاس بھیجدی تھی۔
ا۔ تم صاف صاف بتاؤ جی کہ نواب محمد عسکری تمھاری لڑکی کو خود بھگا لے گئے یا تمنے اُنکے سپرد کردی اور قمرن کی عمر کیا ہو۔
ض۔ حضور رجب کی نوچندی کو پیدا ہوئی تھی تو ابکی جو نوچندی گئی رجب کے مہینے مین تو اٹھارویں ختم ہو چکی تھی۔ بہنوں مین ڈھائی برس کی چھٹائی بڑائی تھی۔ قمرن کوئی ساڑھے اٹھارہ برس کی ہو اور نازو اکیسوین مین۔
ا۔ نواب عسکری بھگا لیگئے تھے یا تمنے خود اُنکے سپرد کردی اسکا جواب نہ دیا تمنے۔
ض۔ مین جو لکھواتی ہون وہ کیون آپ صاف صاف نہین لکھتے کہ قمرن بدچلن تھی اور میان اُسکا آنکھ چورا جاتا تھا اور اُس مونڈی کاٹے دیوث کے یار دوست قمرن کے پاس آتے جاتے تھے اور کدرا کو بھی کھلاتے تھے اور یہ للتو ابھی دن رات گھسا رہتا تھا۔ مجھے یقین ہوتا ہی کہ یا تو للتو نے اپنے گھر مین چھپا رکھی ہی کیونکہ اسکی اُسپر جان جاتی تھی اور وہ اسکو چاہتی تھی اور یا اس کدرا نے کسو کے ہاتھ بیچ ڈالی اور ہماری بڑی لڑکی نازو جان ایک نواب ہین بشیر الدولہ اُنکے ساتھ نکل گئی ہی ہم نے اُسکے میان کو بلوایا۔ وہ بشیر الدولہ کی گت گت بنائیگا یہ آپ لکھ لین۔
ک۔ عورت کیا بس کی گانٹھ ہی۔
ض۔ تیری اماں نہین بس کی گانٹھ ہی۔
ل۔ اجی اسکے (ہکلاکر) اسکے منھ نہ لگو۔
ض۔ دست پناہ سے زبان پکڑکے کھینچ لونگی۔ ہان کسو اور بھروسے نہ رہنا۔
ک۔ جانے دو یار۔
ا۔ تم کون ہو بی صاحب (منی سے)
منی۔ جی ہم بھی یہان کبھی کبھی آجاتے ہین۔
ا۔ قمرن اور نازو کو جانتی ہو۔
منی۔ جی ہان ہماری گوئیان تھین۔
ا۔ اب کہان ہین۔
منی۔ ایک تو سنتی ہون کوئی تنبولی کے لونڈے کے ساتھ نکل گئی دوسری کو نواب بشیر الدولہ نے بازار بیٹھی سے گھر ڈال لیا اب اُسکا مرد آنے والا ہی۔
ا۔ (دلمین) یہان دال نہ گلیگی (ماما سے) تم یہان کب سے نوکر ہو۔
ماما۔ اے ہجور ہمکو یہان دٹی بکاتے ہوئی ہونگی کوئی دو تین برس

ا- قمرن کہان گئی ہی-
ض- اب ان سب سے پوچھ کے ---
ا- (ڈانٹ کر) چپ رہو تم- خبردار جو بیچ بیچ مین بین کی ہو گی
دفعدار- کیون بیچ مین بولتی ہی- چپ رہ-
ا- ہان ماما کیا جانتی ہو-
ماما- حضور قمرن بی بی بس ایکا ایکی غائب ہو گئین کوئی نواب ہین کون ہین وہ ایک دن آئے بس دوسرے دن سے بٹھا کے گاڑی پر لے گئے-
ا- اور وہ خود بھی آتے جاتے تھے-
ماما- ہان آتے رہے- تون کمدانیان کی چوری سے قمرن بی بی کا بھگا لے گئے- رسول اور خدا سب کا بُرا معلوم ہوت ہی- مدادہ پہلے ہی سے کدھر اب تھی- جانے کس کس کے پاس گئی ایسی لڑکی کی تو صورت نہ دیکھے ہیجا (ہیضہ) کھا جائے- کوئی کہت ہی پہاڑی پہ ہین-
ا- اچھا تم ادھر آؤ- سب حال مرے سے لکھوا اؤ-
ماما- لکھو صاحب قمرن بی بی اور ناجو بی بی کا رویہ چلنی کا ہمکا اچھا نہین لاگت تھا تون ہم انکا سمجھا وا ای وہ اپنے ایک نواب کا لاکے راوٹی مان بٹھا سے دہن اور انکی دادی یہ ہمار ملکنی انکا نواب پاس بٹھا سے کے نیچے اُتر آئین- ہم اپنے دل مین کہا یو دیکھو اندھیر- دادی کا مسکا کھاسی کٹنی ہی- پھر ناجو کا نواب کے پاس بھیجیس- آس خنڈ الن ہی کٹنی- بس پھر نواب کے پاس ٹہر کی چھٹکی دونون کا بھیجیس- نواب چھٹکی کا پسند کینھین- بڑی کا ایک منشی سے جون ہم پولیس نہارت بہت ہین پھر دا ڈھس- وہ لوا دست لاسکے- بس بھگا لے گئے

ض- ارے اس چھوٹی پہ آسمان ---
ا- چپ نہین رہتی رہی ٹہر جا تو-
دفعدار- اب تو ذلیل ہو گی حرامزادی
ا- کیون ماما جی کبھی یہان سے کوئی خط وط بھی آتا تھا-
ماما- اے حضور کتنین پر لکھا- اجلی بھر بھر کے روپیا کمائی کھا لکا جیسا ہین تو سنک (شوق) بھوا-
ا- بھلا کوئی خط موجود ہی-
ماما- پڑھوا سکے تون پھاڑ ڈالت راہے-
ا- اور پڑھتا کون تھا-
ماما- اُن نواب کے دروگا کا بھائی ہی اڈیوا کو جانے کو ہی- موٹ موٹ ہی- ٹھیکے رکھا لئے- یہی کو پیاسے باہر نکلکے سرکوا پر مکان ہی-
ا- دفعدار جاکے بلا لاؤ- سمجھ گئے نہ-
د- جی ہان سمجھ گیا وہ جو پھٹوسا لڑاتے ہین-
دفعدار نواب محمد عسکری کے ہان گیا- پہرے والے نے پھاٹک پر روکا- کہا دارغہ صاحب کے چھوٹے بھائی کو ذرا بھیجدو- آدمی نے آکے کہا وہ کہتے ہین ہمکو فرصت نہین ہی- کہلا بھیجا- کہو سرکاری کام ہی انسپکٹر صاحب بلاتے ہین- آدمی نے آکے کہا ذرا آپ کو بلاتے ہین جمعدار صاحب-
د- بندگی ہی دارغہ صاحب-
دارغہ (کا بھائی) بندگی- کیا ہی میان-
د- صوبیدار صاحب ایک جگہ تحقیقات کر رہے ہین آپ کو ذرا بلایا ہی-
دارغہ- کیون کیون خیر باشد-

د- کچھ کام ہوگا-
داروغہ- ہمکو تو فرصت نہین ہو اسوقت-
د- چلیے چلیے صاحب- کیون بات کو ٹہراتے ہو گا-
داروغہ- بات کیسی جی اور کیسے صوبیدار- جاتے ہو
کہ نہین- وہ ہین کیا بچارے- خوب-
د- بہت اچھا- بندگی-
دفعدار یہان سے آگ ہو کے گیا- جلا بھنا خاک-
جا کے کہا صاحب انھون نے تو اک دو سو مجھے سنائین
اور اک دو سو حضور کو اب جو ارشاد ہو وہ کرون- انسپکٹر
صاحب نے کہا- نہین آتا تو سمجھ لینگے- ہاتھیون سے
گنّے کھانا خالہ جی کا گھر نہین ہو- جانے کہان ہین بچہ-
وہ غچّا دیا ہو کہ عمر بھر یاد ہی تو کرین- اور وہ آتا بھی تو کیا
نتیجہ تھا- تھوڑا تھوڑا ہی- اچھا اب بتا ری بڑھیا-
تیرا میان وہ داروغہ کا لڑکا خط پڑھ پڑھ جاتا تھا-
اور تو اب انکار کرتی ہو وہ خط کہان سے آتے تھے ری
باپ تیرا بھیجتا تھا کہ میان قبر سے لاتا تھا یہ ماما کیا کہ رہی ہو
ضعیفہ نے اسکا کچھ جواب نہین دیا اور کوٹھری سے باہر
نکلکر رونا شروع کیا- ہاے میری عزت اتار لی- مجھے کہین کا
نہ رکھا- میرے گھر مین گھس کے مجھے گالیان دین کسی کو
میرا باپ کسو کو (خصم) بنایا- ادھر بشیر الدولہ موئی کاٹے
نے میری نازون کی پالی نازو کو پھسلا کے گھر ڈال لیا- ادھر
اس کدرا موئی کاٹے پر بجلی گرے اسنے قمرن میری
بھولی بالی لڑکی کو کہ بچاری تین پانچ بھی نہین جانتی تھی
ادھر ادھر بھیج کے تباہ کیا اور اس للتوا پر آسمان
پھٹ پڑے- اسکی میت نکلے- کل مرتا ہو تو آج مرے

کتے کی موت مرے بھونک بھونک کے مرے اس موے نے
مجھ بختون جلی کو کہین کا نہین رکھا- اور اوپر پولیس والون
نے آکے گالیان دینی شروع کین-
ا- سنتی ہو او بڑھیا- اتنے جوتے پڑینگے کہ یاد کریگی-
کانسٹبل- لڑکیون کو نوابون کے گھر بھیجا یہ باتین
بتاتی ہو-
دفعہ- بڑی کٹنی ہو- اسکو چوکی پر لے چلیے-
ا- ہان یہ بے اسکے نہین مانیگی-
منشی- حضور جانے دیجیے اب- اسکی معاف کر دیجیے جو با
جو بولین تو آپ کو اختیار ہو-
ا- دیکھتی جاتی ہو کیا کیا باتین کرتی ہو چڑیل-
ماما- حضور ہم اب نوکری نہ کرینگے-
کانسٹبل- جو تیری تنخواہ ہو وہ لے اور انکا اسباب انکے
سپرد کر کے بھاگ جا نہین یہ بڑھیا تجھکو کھا ہی جائیگی کچا-
انسپکٹر نے ماما کو اپنے سامنے اس بڑھیا سے چھٹکارا
دلوایا اور دریافت کر لیا کہ کہان ٹکیگی- یہان سے ضعیفہ
کو ڈانٹ کر پھر بشیر الدولہ بہادر کے ہان گئے کہا
بھائی صاحب ایک گواہی تو ہری کی ہتھیل گواہی ملی ہو
اور دوسری گواہی قمرن کے میکے کی ماما نے وہ پھڑکتی
ہوئی دی ہو کہ جی خوش ہو گیا صاف صاف اظہار
دیے کہ یہ بڑھیا کٹنی ہو اور اسی نے اپنی دونون
لڑکیون کو ان دہاڑون پہونچایا اور نواب عسکری
اُسکے مکان مین برابر آتے جاتے تھے اور وہی اسکو
بھگا لے گئے اور پہاڑ پر سے خطون کا بھی تار لگا رہتا ہو
اور عسکری کے داروغہ کا بھائی وہ خطوط پڑھ کے

سُنا جایا کرتا تھا - اُس ماما کو بھی مین نے پچھوڑ یب ہی - تھوڑی دیر مین اُسکو بھی بلواتا ہون - کیسے مہری کیسی نٹی -

اتنے مین ایک گوشے سے آواز آئی (بندگی صوبے دار صاحب) پیچھے پھر کے دیکھتے ہین تو بی مہری - مسکرا کر بندگی کا جواب دیا اور دل مین سمجھ گئے کہ گردان کبوتر ہو گئی - اب اِس سے جو گواہی چاہینگے دلوا دینگے -

ا - تو ایک یہ - دوسرے ماما -

ب - (بشیر) ماما کو بلوا تو لو ہاتھ سے نجانے پائے -

ا - دل لگی ہی - پولیس کی کارروائی ہی - کیسے بی مہری صاحب کچھ کھانا دانا بھی کھایا - ہم تو تڑکے سے ابتک بھوکے ہین واللہ -

مہری - حضور کے جاتے ہی نواب صاحب نے کہا تھا کہ میری چوک ہوئی صوبے دار کو کھانا نہ کھلوا دیا - اب کھلوا دو جی - کیا کھانا ہوگا نہین -

راوی - اب تو حکومتین اور مہمان نوازی کرنے لگین کیون نہو -

بشیر الدولہ نے باورچی کو بلا کر حکم دیا کہ انسپکٹر صاحب کے واسطے کھانا جلد حاضر کرو اور کوئی عمدہ شی کھانے کے قابل نہ بچی ہو تو جلد تیار کر دو - انسپکٹر نے کہا (بھئی جو موجود ہو وہ حاضر کرو - ہم سپاہیون کے کھانے کی نہ پوچھیے - واللہ دو دن سُوکھی روٹی کھائی ہی اور اکثر ایسا ہوا ہی کہ چبینا بھی دقت سے نصیب ہوا ہی ہم کوئی نواب زادے تو ہین نہین کہ جب تک پلاؤ مین شیرہ بادام نہو - دسترخوان پر دو تین قسم کے کباب اور انواع واقسام کے سالن نہون تب تک کھانا گلے سے نہ اُترے)

باورچی نے گرما گرم چپاتیان اور قورمہ اور ماش کی دال اور گوبھی کا سالن اُنکے سامنے رکھدیا اور عرض کیا پیر و مرشد اسوقت تو یہی موجود ہی - کھانا کب کا ٹھنڈا ہو گیا تھا مگر قورمہ تو خیر اچھا پکا ہی مگر گوبھی فصل کی نئی نئی چیز کھانے کے قابل ہی -

انسپکٹر بھوک کے وقت اسی کو ہزار غنیمت سمجھے - کہا بھئی یہ جو تم لائے ہو اسکو بندہ نعمت سمجھتا ہی - اول تو اِس قورمے کا کیا کہنا - دوسرے گوبھی نے سالن مین واقعی بڑا ہی مزہ دیا - اِس فصل مین ہم نے ابھی تک نہین کھائی تھی اور تو خیر یہ ٹکے کی چیز دال کیسی خوش ذائقہ پکی ہی کہ واہ - واقعی کھانا تو نواب صاحب پر ختم ہی - گو اہل لکھنؤ سے بہتر کھانا روے زمین پر کوئی نہین کھاتا مگر لکھنؤ والے آپ کا لوہا مانے ہوے ہین - کھانا کھا ہی چکے تھے کہ ایک خدمتگار نے کہا حضور سپاہی چوکی پر سے آیا ہی اور کسی برف والے کو حضور نے بلایا تھا وہ آیا ہی اور کدرا اور وہ تنبولی سب حاضر ہین - مہری کو انھون نے اشارہ کیا کہ دوسرے کمرے مین چلی جاؤ اور خدمتگار سے کہا آنے دو - یہ تینون مع کانسٹبل کے حاضر ہوے اور انسپکٹر صاحب کو بہت جھک کے سلام کیا اور کانسٹبل نے کہا (حضور یہ برف والا حاجر ہی - اور گواہی لکھوانے آیا ہی - کہتا ہی ہم کرن کو بہت پہلے سے جانتے ہین) برف والے نے کہا - ارے حضور ہم جانتے تو نواب عسکری کے گھر سے نکلکر ہمارے ہی

گھر پڑ جاتی - لوہے کے سیخچون کے اندر سے باتین کیا کرتی
تھی اور ہمین دیکھ کے تڑپنے لگتی تھی اور ہمین اپنی تصویر
بھی دی) انسپکٹر نے نام پوچھا - کہا چھلے (چھبیلے) انھون
نے سمجھایا کہ تم یہ نہ لکھواؤ کہ ہم کو پیار کرتی تھی اور لوہے
کے سیخچون کے اندر سے باتین لیتی تھی اور اپنی تصویر
ہمکو خود دی - یون لکھواؤ کہ ہم جو برف بیچنے نکلے
تو مہری نے بلایا اور برف لی تو وہ کوٹھے پر سے
جھانکنے لگی تو ہم نے ایک مہری کو مفت مین دو چار روز
قلفیان کھلائین اور کہا مہری تمھاری بی بی تو بڑی
خوبصورت ہین ہمکو ڈیوڑھی پر نوکر رکھا دو تو احسان
ہوگا - مہری نے مسکرا کر کہا کہین شامتین تو نہین
آئی ہین جوتیان کھانے کا جی چاہتا ہو کیا نواب کے
مارے پرندہ تو پر نہین مار سکتا یہان - ہوا کا گذر
نہین - تو کس کمبخت کی مدلی ہو - ہاتھی آئین گھوڑے
جائین اونٹ بیچارے غوطے کھائین) مگر تین چار دن
کے بعد جب مہری کو خوب قلفیان کھلائین تو اُسنے
کہا اچھا ایک بات ہم کرسکتے ہین نواب نے انکی تصویرین
کھنچوائی ہین کہو تو ایک تصویر چوری سے تجھکو لا دون
مین تو مرا ہوا تھا ہی مین نے ہاتھ جوڑے کہ لا دو
بوا - وہ جا کے تصویر لے آئی - نواب کا نام
محمد عسکری تو تم جانتے ہی ہو - اُسکا نام قمرن ہو
اور مہری کا تمھارا ہم سامنا کرائے دیتے ہین - نواب
صاحب ذرا اپنے گھر کی مہری کو تو بلوا لیجئے نواب صاحب
نے مہری کو آواز دی اور وہ جھٹ سے آن موجود
ہوئی - برف والے کو مہری دکھا دی اور مہری سے

کہا برف والے کو پہچان لو - مہری کہنے لگی کہ جی ہان ہم نے
اس برف والے کو تصویر دی تھی اور برف والا کہیگا کہ ہم
اس مہری کو خوب پہچانتے ہین یہی آنکے ہان نوکر تھی اور
اس سے ہمکو تصویر ملی تھی -

ب - کہو کیسا کیا غضب ہین -

ک - بچو شہر بھر مین دھوم مچی ہو کہ چوڑی والے
نے نواب پر گھڑا ڈانک دیا -

ا - واہ کیا گھڑی - واہ رے کیدرا -

ب - دھوم تو پھیری گئی -

مہری - اور یہ کیسی جوڑا تھی رے تیری کہ ایک دو پہر
بند نہین - للتوا سے باتا - کہین نواب سے سانٹھ گانٹھ
کہین برف والے سے اشارے بازی - مگر وہ تمکو
کیا خاک پسند کرتی - پری کی صورت ہو - چاند
کا ٹکڑا مکھڑا ہو وہ تجھ ایسے کے پاس کاہے کو رہتی
بھلا - حضور کوئی سو پچاس مین ایک ہوتا ہو وہ لاکھ دو لاکھ
مین ایک ہو - مگر اُف رے چلبلے پن - بڑی
چلبلی -

کدرا - جی ابھی لونڈیا تو ہی ہی -

مہری - ابھی لونڈیا ہی ہو - (قہقہہ لگا کر) تجھکو لونڈا بنا کے
چھوڑ دیا - ابھی ننھی بچاری ہو -

للتوا - اسکے حساب ابھی لونڈیا ہی ہو - ہان ہان وہان
کچہری مین لونڈیا ہی بتانا -

مہری - وہان کیا عمر بتائی ہوگی حضور

ا - تم کہنا کوئی تیرہ چودہ سال ہوگا اور للتوا کہے
جب بھاگی تھی تو بارہ برس کئی مہینے کی تھی - اُسکی

ساس نے مجھ سے کہا تھا - اور میان فضلے تم کہنا حضور
ہم نے تو دور سے دیکھی تھی ہم کو تو چھوکری سی معلوم ہوئی
بہت ہو بارہ برس حد تیرہ -
مہری - کیا تمہین سچ سچ چاہتی تھی -
فضلے - ہان ہان - سینچون کے اندر سے ہاتھ بڑھا کر
بلائین لیتی تھی -
م - بہرحال ہمیر نہین کھلا برف لیکے تو تم آتے تھے -
ف - تب سوا ایک عورت کے اور سب کو ہٹا دیتی تھی -
م - یہ بات -
کدرا - جی وہ بڑی حرمجادی ہی -
ا - ہم تو اسکے جگرے کے قائل ہین -
ب - جی ہان - سچ گوئیند انچہ میگوید گفتن دہید کہ مرا
ہیچو سخنان این مرغلہ خیلے پسند ست -
ا - بھلا کیون جی کدرا کبھی تمکو بھی شک ہوا تھا کہ یہ
عورت بد ہی - کبھی کسی سے ہنستے دل لگی کرتے بھی
دیکھ پایا تھا -
ک - جی حضور ہم تو ایسی بات کا کبھی خیال ہی نہین کرتے
تھے سمجھے صاحب ہماری تو اُسپر جان جاتی تھی اور ہمارا
کہا سستری مانتی تو ہم کہتے کہ جو تیرا جی چاہے سو کر
خدا سرے سام سے کنواڑے بند کرکے باجّت (عزت)
آبرو گھر کی چار دیوالی مین ہی -
اسپر انسپکٹر کو بڑی ہنسی آئی اور میان کدرا خود بھی
ہنسے گویا اپنے نزدیک بڑا لطیفہ کہا تھا - بشیر الدولہ
نے رکھ ہنسی ضبط کی مگر ضبط نہ کر سکے - مہری مارے
ہنسی کے لوٹ لوٹ گئی -

ا - باعزت آبرو کی کتنی ہوئی -
م - بات تو واجبی کہی ہی حضور - اُسکو سمجھا دیتا کہ دن بھر
اپنے اِدھر اُدھر چُنگ فرے سے اور رات کو باعزت
آبرو چار دواری مین دبک رہ - اور سچ یہ ہی دن بھر جب
جھگنے کو کیا تھوڑا ہی -
ک - ہم تو یہ بات جانتے ہین -
ا - یہ بات بکی ہی اُستاد -
م - ابکی ملجاے تو ہمارے نواب کے سپرد کردے -
للتوا - وہ تو کول ہوگیا ہی -
ک - ہان نواب صاحب تو ہمارے مالک ہی ہین - بدا صورت
ہمکو دکھا دیا کرین -
ب - ضرور - ایسی بات ہی بھلا -
ک - عورت کا کیا بھروسا ہی جی -
م - واہ - کیون ہی کیون نہین -
راوی - بجا - آپ کا فرمانا بہت صحیح ہی -
ک - رہنے تو آپ نہین تو سگے باپ سے -
م - اجی تو مردون کا کون بڑا بھروسا ہی - آج یہان کل
وہان - پرسون وہان - ترسون اور کہین - مرد کہان کے
بڑے وہ آئے ہین - تم لوگون کا کوئی اعتبار ہی - اب
اتنے مرد بیٹھے ہین جب تو ہم بے جھجک بیٹھے ہین اور جو
اکیلے مین کوئی بٹھائے تو حاشا ہندی نہ بیٹھے - مرد کا
اعتبار کیا - آگ اور پھوس کا ساتھ کیا -
راوی - کیا چہک رہی ہین بی مہری -
ل - ہجور کے دم کو خدا سلامت رکھے کیا بات ہی -
ک - ہمارے واسطے تو جو ہجور نے کیا سو کوئی نہ کرتا

م - جورو دلوا دی اب اِس سے بڑھکر اور کیا ہوگا -
ک - ہم تو کُڑھ سکتے ہین -
ا - دلوا تو نہین دی - یہ کہو کہ اِنکی جورو اکو اپنے بس ہین کر لیا -
ک - تو کیا بُرا ہوا اُسکے پاس سے تو یہان اچھی ہی رہیگی - ہمارے ہجور کی لونڈی تو نبیگی -
ا - ہم تو تیرے جگرے کے قائل ہین یار -
ک - ہجور ہم تو یہ بات جانتے ہین -
م - بس یہی پکّی بات ہی - چین کرو اور نواب صاحب کو دعائین دو - اور کہین ایسا نہو کہ جورو پاکے پھر صورت بھی نہ دکھاؤ -
ب - جائینگے کہان - پھر نہ بھاگ جائیگی -
اِس تقریر مین انسپکٹر چونک پڑا - اور بشیر الدولہ کی طرف دیکھکر ہنسا - کہا جناب ایک بات کا ذکر کرنا تو بھول ہی گیا - اِس ڈھنڈھو کی اور بھی دل لگی سُننی وہ تمکو بیے مرتی ہی -
للتوا - کیا ابھی ہجور نے یہ نہین کہا تھا -
ا - نہین جی بالکل بھول گیا تھا - خوب یاد آیا - اِسکو جو مین نے ڈانٹا کہ تو صاف صاف بتا کہ قمرن اور نازو کو کون بھگا لیگیا تو اُسنے کہا قمرن کو تو اُسکا میان خود اِدھر اُدھر بھیجتا تھا - بس وہ کسی امیر کے ساتھ نکل گئی اور حضور اجھوٹ نہ بلوائے اِسی للتوا کمبخت نے بھگا دی ہوگی کیونکہ یہ اُسپر مرتا تھا اور اُسکی اُسپر جان جاتی تھی -
م - اور یہ صاف صاف کہ رہی ہی -

ا - ہان ہان - اِسکو شرم کاہیکی ہی -
للتوا - ابھی آگو تو سنو مہری جی -
ا - اور ہمنے پوچھا نازو - کہا نازو کو نواب بشیر الدولہ پُھسلا کے لے گئے اور گھر ڈال لیا اور اب نکلنے نہین دیتے -
بشیر - (متحیر ہوکر) کیا کہا! اجی نہین -
ا - نواب صاحب کے سر کی قسم -
ب - دل لگی کرتے ہو جی -
ا - دل لگی کرنے والے کو خدا غارت کرے -
ک - ہان ہان ہجور کہتی تھی -
ل - ہجور دو دفعہ کہا -
ب - اور سُنیے - اُلٹا دھڑا باندھا -
ا - مجھے اِسقدر ہنسی آئی کہ مین بیان نہین کر سکتا - مگر وہان کہنے کا کون موقع تھا چپ رہا - معلوم ہوتا ہی کہ کسی اُسطرف والے کی کارستانی ہی - جا کے یہ بھی بہادر ایک سے ایک بڑھکے ذات شریف ہین نہ دینا ہین مگر خیر سمجھا جائیگا -
ب - کیا کیا اُستاد لوگ ہین - لاحول ولاقوۃ - واللہ بڑے بد معاش لوگ ہین مگر اتنا معلوم ہوگیا کہ میرا نام وہ لوگ سمجھ گئے ہین کہ یہی لڑوا تا ہی اچھا کیا پروا ہی -
ا - نواب بندہ اسٹیشن جاتا ہی - ممکن تھا کہ تھانے پر بٹھا رہتا اور سب کو بُلوا لیتا مگر یہ تو اپنا کام ہی -
ب - مین اِس عنایت کا تمام عمر شکر گزار رہونگا -
ا - (کانسٹبل سے) اُس ماما کو جا کے بُلا لاؤ - نواب بھی اُسکو چپڑے خواہند داد کہ خوش گردد و بگویہ ششش ریزیہ

تنخواہ می دہم اگر راضی ہستی بیا و نوکری ما بکن راضی خود گشت مشہادت او ہم مثل شہادت این مہری طرح چاق ست –

یہ بے مثل فارسی بول کر آپ سوار ہو کر اسٹیشن گئے کمہار اور للتو اور برف والے کو رخصت کیا اور کانسٹبل ماما کے بلانے کو رخصت ہوا اور نواب بشیر الدولہ بہادر اونکے نگین جڑی کمرے مین چھوڑ دی گئین –

اسٹیشن پر انسپکٹر نے راس ناسٹ صاحب انسپکٹر ریلوے لین سے ملاقات کی – اسکے بعد گواہ پیش ہونے لگے – ایک تار بابو نے کہا ہم گواہی دینگا اُنکی شہادت قلمبند کی گواہی – . . . . . مہینے کا عرصہ ہوا نواب عسکری ایک روج رات کو ہمارا پاس تار گھر کا بیچ مین باہر کھڑا ہوا اور ہمارا تار گھر کا کلاک سے اپنا گھڑی ملایا – ہم شلام بولا کہا بابو شاحب آپ کا گھڑی اور یہ کلاک ٹھیک ہے یا بجھرک ہے – ہم بولا بابا ہمارا گھڑی تو وائٹ بری واچ ہے اسکا دام ساڑھے آٹھ روپیہ ہے ہم ایسا گھڑی ہے بولا شاید آٹھ روپیے کا واچ گھڑی لگانے سے بولا کہ وہ ہم بولا اشکا مطلب (مطلب) ہے کہ شاید ہم گھڑی دیتا ہے شو ہی مطلب ہے – پھر ہم پوچھا آپ کہاں کو جاتا ہے – بولا نا ہین بابو شاحب ہم لوگ پہاڑ کا ہوا کھانے کو نینی تال کے بیچ مین جاتا ہے – ہم دیکھا اُسکے ساتھ دو تھوڑا بیگم تھا اور بہت سا نوکر لوگ – اور وہ بھی شاتھ مین تھا وہ جو میونسپل بورڈ کا ممبر ہے راج بلی کہ مہراج بلی نام ہے – ہم اپنے آنکھ سے دیکھا کہ عورت ساتھ مین ہے اور بہت سارا لوگ جمع ہو گیا –

شاب کوئی جانتا ہے –

ا – آپ کو کچھ معلوم ہوا کہ اُن عورتون کا نام کیا تھا –

بابو – ہم نام کاہیکو پوچھنے والا تھا –

ا – بھلا پھر اُنکے جانے کے بعد کچھ اور خبر سُنی تھی –

بابو – اب پتا لگا ہوا کہ وہ یہان سے دو عورت بھگا کے لیگیا ہم شوچا کہ بابا یہ وہی دو عورت تھا –

ا – وہ عورتین اُنکے ساتھ کے درجے مین بیٹھی تھیں یا الگ –

بابو – الگ نہین دونون کو لیکے نواب ایک درجے کا بیچ مین بیٹھا تھا اور یاد نہین کون کون تھا –

ا – وہ عورتین پھر پہاڑ سے واپس آئین –

بابو – سو ہم کیا جانے – ہم اُنکو پہچانتا نہین ہیگا –

ا – آپ لوگون کے کہنے سے سمجھے کہ وہ نواب محمد عسکری ہین یا آپ کو خود معلوم تھا –

بابو – ہمارا شاحب سلامت بہت روج سے تھا – ہر کیا یہ بات چیت نہین ہوا تھا – ہم اچھی طرح اُسکو پہچانتا ہے اور منشی کو بھی جانتا ہے جو میونسپل کا ممبر ہے اور اُنکے شاتھ جو ایک شاحب تھا اُسکو بھی ہم جانتا ہے وہ ہمارے سے ایک رفل بندوک مول لیا تھا –

ا – تو آپ کی گواہی تو بہت اچھی ہوگی –

بابو – جو آنکھ سے دیکھا شو چھپائیگا نہین – اور جو نہین دیکھا شو کہیگا نہین –

کانسٹبل – بابو ایسی ہی بات ہے – دھرمون دھرم جو بات تھی وہ کہدی بس –

اسکے بعد نائب اسٹیشن ماسٹر کے اظہار لیے گئے –

ا- آپ کتنے عرصے سے نائیٹ اسٹیشن ماسٹر ہین - اسم شریف آپ کا -

ماسٹر- میرا نام مولچند ولد بہاری لال ساکن قصبہ انام عمر ۲۷ سال - بندہ ڈھائی برس سے نائیٹ اسٹیشن ماسٹر ہی - امسال دو ہفتے کی رخصت لی پرسون سے پھر اپنی ڈیوٹی پر آگیا -

ا- آپ کو کچھ خیال ہی کہ ـــــ مہینے مین نواب محمد عسکری صاحب مع کچھ عورتون کے ریل پر سوار ہوے تھے اور اُسدن گھٹا ٹوپ اور گنگا جمنی ہوا دار بھی اسٹیشن پر آئے تھے -

م- نواب دواب تو ہمکو کچھ یاد نہین اور نہ دن اور مہینا اور تاریخ یاد ہی - مگر تین چار بار ہمارے وقت مین عورتون کے لیے گھٹا ٹوپ اور عمدہ عمدہ فنسین وغیرہ اسٹیشن پر ضرور آئی تھین -

ا- وہ کسکے ہان کی عورتین تھین -

م- اب یہ ہمکو اتنے دن کے بعد اچھی طرح نہین یاد ہی -

ا- کچھ قیاس سے کہہ سکتے ہین آپ -

م- ایک دفعہ تو شاید نیپال کے کوئی جنرل تھے اور اسی طرح لوگ آتے ہی جاتے رہتے ہین ہم کہان تک اسکی یادداشت رکھین -

ا- نواب محمد عسکری کو آپ پہچانتے ہین -

م- راجہ بلاسپور کے بھائی محمد عسکری کو تو پہچانتا ہون اور کسی عسکری سے ملاقات نہین ہی -

ا- منشی مہراج بلی کمشنر میونسپل سے ملاقات ہی -

م- نام بھی نہین سُنا -

ا- ہون! تو آپ کچھ بھی نہین جانتے -

م- کس چیز کو -

ا- خیر آپ سے یہان کسی نواب زادے سے ملاقات ہی -

م- سُنیے جناب بندہ نوکر ناک آدمی ہی - اپنے کام سے کام رکھتا ہی بس - چاہیے نواب ہون چاہیے بادشاہ -

ا- اچھا آپ کے تکلیف کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہی ذرا جمعدار کو بلا دیجیے -

جمعدار صاحب تشریف لائے - یہ شاہی کے زمانے مین چوبدار سلطانی تھے بڑے معتبر اور لسان آدمی اور لحیم و شحیم - خواہ مخواہ مرد آدمی - آتے ہی فراشی سلام اُڑایا - اور بہت ادب کے ساتھ کہا حضور نے یاد فرمایا ہی؟ ارشاد -

ا- (انسپکٹر) آپ کب سے اسٹیشن کے جمعدار ہین -

ج- خداوند مجھے آج کوئی سات برس ہوگئے -

ا- اِن دو برس کے اندر کبھی رخصت لی تھی -

ج- صرف دو دفعہ - عیدین کو اور کبھی نہین -

ا- آپ نواب محمد عسکری کو پہچانتے ہین -

ج- خوب پہچانتا ہون حضور - رئیس ہین ہمارے ملک کے اور بہت بڑے رئیس ہین - حق تعالی سلامت رکھے -

ا- آپکو یاد ہی کہ وہ کبھی ریل پر سوار ہوکر باہر گئے تھے -

ج- نواب محمد عسکری صاحب بہادر - دیکھیے - ہان کچھ خیال سا تو ہی - یہ نہین یاد ہی کہ کہان تشریف لیگئے تھے مگر ہان گئے تھے -

ا- کس قطع سے گئے تھے -

ج- یہ غلام نہین سمجھا - قطع کیسی - حضور اچھی قطع سے

گئے تھے - اور قطع کیسی ہوا کرتی ہے -

ا - آپ بڑے حجتی معلوم ہوتے ہین -

ج - حضور افسر پولیس ہین اور غلام جمعدار - حضور سے تکرار کرنا نہین چاہتا مگر ہم اہل لکھنؤ اسکا مطلب ذرا دقت مین سمجھتے ہین جو جملہ مہمل ہو - بے ادبی معاف بندہ غلام ہے حضور کا -

ا - تمنے عسکری کے ساتھ کچھ عورتین دیکھی تھین -

ج - نہین - ہرگز نہین -

ا - اُنکے گھر کی یا اور کوئی عورتین یا گانے والی ڈومنیان کوئی ساتھ تھین -

ج - جی نہین خداوند کوئی ساتھ نہ تھا -

ا - مرد تو ساتھ تھے -

ج - اس قسم مسماۃ کوئی ساتھ نہ تھا -

ا - آپکو نواب محمد عسکری کے جانے کا حال اچھی طرح سے یاد ہے یا فقط گٹرے بازی ہی کرتے ہو -

ج - جی کچھ کچھ تو یاد ہے -

ا - آپکی گواہی قابل لحاظ نہین -

راوی - اسمین کیا شک ہے -

ج - (سلام کرکے) بہتر ہے -

اسکے بعد انسپکٹر صاحب بہادر نے اُس بنگالی بابو سے جو تار گھر مین کام کرتا تھا اور جسنے بطمع زر گواہی دیدی تھی سرگوشی کی کہ اگر کسی اور سے گواہی دلوا دو تو اُسکا بھی بھلا ہو جائیگا - اُنھون نے ایک ٹوپی والے کا نام لیا جو چھ سات برس سے ہر روز اسٹیشن پر ٹوپی بیچنے آتا تھا - پانڈے کے لقب سے یہ مشہور تھا - اور بابو نے اُسکو سبق اچھی طرح پڑھا دیا تھا کہ یہ پوچھین تو یہ کہنا اور یہ سوال کرین تو یہ کہنا -

ا - (انسپکٹر) - تمھارا نام اور پیشہ کیا ہے جی -

پ - (پانڈے) حضور ہمارا نام تو ہے گنیش پانڈے ہمکو پانڈے پانڈے لوگ کہتے ہین اور ہم ٹوپیان بیچا کرتے ہین -

ا - تم اسٹیشن پر کتنے دن سے ٹوپیان بیچنے آتے ہو -

پ - حضور یہ پانچوین برس ہے -

ا - نواب محمد عسکری کو جانتے ہو -

پ - جی کھوب جانتے ہین - اُنکو کون نہین جانتا بڑے نواب ہمارے لکھنؤ کے رئیس ہین -

ا - تمنے اُنکو کبھی اسٹیشن پر بھی دیکھا تھا -

پ - ہان دیکھا تھا جب وہ بڑے سامان کے ساتھ پہاڑ پر جاتے تھے -

ا - پہاڑ پر جاتے تھے ؟ بھلا اُنکے ساتھ کون کون تھا جو کچھ یاد ہو وہ لکھوا دو -

پ - حضور اُنکے ساتھ مصاحب لوگ تھے اور نوکر چاکر اور وہ منشی تھے جو ن صاحب تمھارے بیچ بین تھے اور وہان پل پر رہتے ہین وہ تھے اور وہ آگا آگا تھے جو ن گھوڑے پر سوار ہوکر نکلتے تھے اور صاحب تمھارے وہ نواب تھے جنکے پاس وہ ویکھے صاحب تمھارے وہ ڈومنی نوکر تھی نام بھلا سا ہے منی ڈومنی -

ا - بھلا اور یاد کرو کوئی اور بھی تھا -

پ - حضور اب اور تو نہین یاد ہے - بیبیون پر پردہ کرا کے سوار کرا دیا اور بیٹھ لیے اور ایک گاڑی پر کچھ کچھ نوکرنیان

اور مہری لوگ تھین -
ا - نوکرنیان اور مہری لوگ! تو کیا زنانی سواریان بھی ساتھ تھین -
ب - ای حضور بیگم لوگ گئی تھین کہ نہین - بڑا سامان کرکے گئے تھے کچھ کلھیا مین گڑ تو چھوڑا نہ تھا -
ا - تو خاص بیگم تھین یا کوئی اور بھی -
ب - اب لے سرکار پردے کی بات کون جانے یہ تو ہمکو معلوم نہ تھا - مُدا یہ سُنا کہ بیگم لوگ بھی ساتھ ہین کیا جانے کیا سچ ہو کیا جھوٹ ہو - مُدا سواریان تو تھین یہین سے سوار ہوکے گئی تھین اور بہت سی تھین -
ا - اسکے بعد کچھ تمنے سُنا تھا کہ کون گئی ہین -
ب - نہین تو - لوگون نے یہ افواہ اُڑا دی ہو کہ کسی کی بہو بیٹی کو بھگا لے گئے - اب لے ہم پردے کے اندر کی بات کیا جانین سرکار -

یہ سب اظہار لیکر انسپکٹر صاحب اسٹیشن ماسٹر سے ملے کہا - ہمنے آپ کے ماتحتون مین کئی آدمیون کے اظہار لیے تار بابو اور ٹوپی والے نے سب سے زیادہ ایمانداری کے ساتھ اظہار دیے مگر آپ کے جمعدار کی نسبت میری راے اچھی نہین ہو - وہ چبا چبا کے باتین کرتا ہو - اسٹیشن ماسٹر نے پوچھا (ول یہ بات کیسا ہو - مکدمہ کیا ہو جسکا واسطے آپ اوڈنس لینے آیا ہم سُنتا ہو کوئی کا عورت کوئی کا ساتھ چلے گیا) انھون نے جواب دیا یہان کے ایک نواب ہین محمد عسکری - بڑے بدمعاش بڑے آوارہ بڑے ذات شریف - وہ ایک منہارن کو بھگا لے گئے اور اُسکو اپنے گھر ڈال لیا اب اُسکے شوہر نے پولیس مین رپٹ لکھائی تو اُسی کی تحقیقات ہو -

اسٹیشن ماسٹر نے کچھ غور کرکے کہا (ول تو وہ کس کا لڑکی تھا - نواب سے وہ راجی کھوسی تھا تو چلا گیا - کوئی کون اسمین بولنے والا ہو) انسپکٹر نے کہا (صاحب اُسکی شادی ایک منہار کے ساتھ ہوگئی تھی اب اُسکے مرد نے نالش کی ہو - بالفعل پولیس مین رپٹ لکھائی ہو اور ہم لوگ تحقیقات کر رہے ہین) اسٹیشن ماسٹر مسکرایا - کہا نواب صاحب بڑا لگڑا دل آدمی معلوم ہوتا ہو - ہمارے لوگون نے کس بات کا گواہی دیا -

انسپکٹر نے ریل والون کے اظہار پڑھکے سُنا دیے اور کہا آپ کے ماتحتون سے ہمکو بڑی مدد ملی - اسٹیشن ماسٹر کا چہرہ سرخ ہوگیا مگر انسپکٹر سے کچھ نہین کہا اور جب یہ روانہ ہوگئے تو پہلے تار بابو کو بلایا اور ڈانٹا -
اسٹیشن ماسٹر (انگریزی مین) معلوم ہوتا ہو تمھارے پاس کام بہت کم ہو - جبھی تم کو جھوٹی گواہی دینے کا بہت وقت ملتا ہو -
بابو - سر ہمنے جھوٹی گواہی نہین دی -
اسٹیشن - ول ہم نہین جانتے - مگر آپ کو جھوٹی گواہی دینے کا بہت وقت ملتا ہو -
بابو - انسپکٹر پولیس نے اظہار لیے مین نے صاف صاف کہدیا -
اسٹیشن - تم کو ہماری اطلاع کے بغیر گواہی نہین دینی چاہیے تھی - تمنے بہت بُرا کیا -
بابو - قصور ہوا حضور -
اسٹیشن - مرد راضی عورت راضی - تم کون گواہی

دینے والے ہو کیون بے سمجھے بوجھے اُسنے شادی کی کہ
جورو بھاگ گئی - اُسکو ایک امیر آدمی ملگیا بھاگ گئی
ہم بیچ مین بولنے والے کون تھے - اور گواہی بے ہمارے
پوچھے ہوے کیون دی -

بابو - ہم سے قصور ہوا - مگر ہم یہ بات سمجھے نہ تھے -

اسٹیشن - ول اچھا اب ایک بات ہو سکتی ہے -
پولیس کی گواہی کوئی چیز نہین ہے - عدالت کے سامنے
تم صاف انکار کر جانا -

بابو - بہت اچھا -

اسٹیشن - ہم تم سے بہت ناراض ہو گئے - سپاہی
ول ٹوپی والے کو بلاؤ -

ٹوپی والا (سلام کر کے) سرکار -

اسٹیشن - ول تمکو ہم اسٹیشن سے نکال دینگے تم کون
گواہی دینے والا ہی کہ اسٹیشن پر کون سوار ہوا تھا
اور کون گیا تھا اور اِنکے ساتھ کون کون گیا تھا -

ٹوپی والا - سرکار صوبیدار صاحب نے ڈرایا -

اسٹیشن - چپ رہو سور - تم نکال دیا جائیگا -
تم کون گواہی دینا والا ہی -

اسٹیشن ماسٹر نے اِن دونون کو خوب ڈانٹا کہ تمکو
اپنے کام سے کام ہی - ہماری اطلاع بغیر تم نے کیون
گواہی دی - اِس آزردگی کا سبب یہ تھا کہ نواب
محمد عسکری صاحب کی سفارش سے یہ صاحب لکھنؤ کے
اسٹیشن ماسٹر مقرر ہوے تھے - نواب صاحب نے
صاحب ایجنٹ ریلوے سے اُنکی سفارش کی تھی اور صاحب
ممدوح نواب صاحب کے بڑے دوست تھے - نواب
محمد عسکری کے ہان اسٹیشن ماسٹر کی دعوتین بھی اکثر
ہوا کرتی تھین - اُنھون نے جو سُنا کہ نواب محمد عسکری
کے خلاف دو آدمیون نے گواہی دی تو بہت برافروختہ
ہوے اور انسپکٹر نے جو آکے اظہار سُنائے تو یہ اور بھی
آگ ہو گئے اور انسپکٹر کے جانے کے بعد ریل کا جمعدار
آیا - اور اُسنے تار بابو اور ٹوپی والے کی بڑی شکایت کی
اسٹیشن ماسٹر نے پوچھا یہ لوگ گواہی دینے والے کون
ہین - ٹوپی والے کو اِس سے کیا مطلب تھا اُسکو ٹوپی
بیچنے سے کام ہی یا یہان مقدمے لڑانے آتا ہی - اور
تار بابو کو ہمارے حکم کے بغیر ہرگز گواہی نہ دینی چاہیے تھی
ہم اِن دونون سے بہت ناراض ہین - ٹوپی والا تو
اب اِس مہینے کے بعد اسٹیشن پر نہ آنے پائیگا - اور
تار بابو کی ہم رپورٹ کر دینگے کہ اپنے کام مین غافل ہی
اور جھوٹی گواہیان دیا کرتا ہی -

اب انسپکٹر صاحب کی سُنیے یہ یہان سے سیدھے
نواب بشیر الدولہ کے ہان پہونچے -

ب - (بشیر الدولہ) - کہو یار سچے - ع -

بیا برادر آورے بھالی

ا - ارے یار مار ڈالا نواب صاحب - کر کام بنا کے
آیا ہون -

ب - بھائی کہ چلو - یہان اتنی تاب نہین ہی -

ا - قبلہ ایک تو تار بابو کی گواہی کہ محمد عسکری فلان
مہینے مین ریل پر سوار ہوے تھے اور اُن کے ساتھ
مہراج بلی اور آغا محمد تھے اور زنانی سواریان تھین اور
ماما چھو چھو اور مہری بھی ساتھ تھین اور ایک ٹوپی والے نے

اِس سے بڑھکر گواہی دی - مگر جناب ایک بات سمجھ مین نہ آئی وہان کا اسٹیشن ماسٹر کیچھ آپ کے خلاف ہی -
ب - ہماری سمجھ مین یہ بات آگئی - وہ نواب محمد عسکری کا بڑا دوست ہی -
ا - جبھی - اُسکو ناگوار گذرا کہ اِن لوگون نے کیون گواہی دی -
ب - بی مہری صاحب ذرا یہان تشریف لائیے -
ا - ہان ! ابھی مہری صاحب تشریف رکھتی ہین -
مہری - سلام انسپکٹر صاحب -
ا - آئیے آئیے حضور مزاج شریف -
م - اب ہمارے مجاز کا کیا حال آپ پوچھتے ہین - ہمارا مجاز اب آسمان پر ہی -
ا - (مسکراکر) ہمارا احسان تو نہ مانو گی -
م - (ہنسکر) کیا اب آپ پولیس کے لوگ یہ کام بھی کرنے لگے - بندگی -
ب - (قہقہہ لگاکر) بھئی خوب کہی -
ا - اچھا مہری - ٹھہرو تو تم - سمجھا جائیگا -
م - سیّان بھئے کتوال اب ڈر کاہیکا -
ب - (بآواز بلند) کیا کہی ہی باللہ العظیم -
ا - بڑی طرار عورت ہی -
م - اور بھی کچھ سُنا - ہم اپنے میان کو بھی یہان لوالائے - باہر کی دو کوٹھریان نواب صاحب نے رہنے کو دیدی ہین -
ا - چین کرو - مزے اُڑاو - پلاو دو وقتہ چکھو اور بھاری بھاری جوڑے پہنو -
م - ہمارا جوڑا کیا کم بھاری ہی -
ا - ہان اِسمین کیا شک ہی - تمہارے جوڑے کا کیا کہنا بشیر الدولہ بہادر سا دوسرا نہ پاؤ گی -
ب - یہ آپ کی نوازش ہی -
م - مگر اُنمین ایک بات بُری ہی - یہ ہم سے آج دوبار کہہ چکے کہ مہری کوئی تجبلی والی لاؤ - کوئی چماری جا کے لاؤ - کوئی کمسن عورت لاؤ - یہ بات ہمارے ناگوار ہو رہی - یہ کم بخت بڑا بدوضع تھا - مہری نے جو کچھ کہا بہت صحیح کہا کہ دن رات اِسکو بس یہی فکر تھی کہ اِسکو لاؤ اُسکو لاؤ - اِتنا بڑا بندۂ شیطان دوسرا نہوگا - ہر دم وساوس شیطانی اور فسق و فجور مین غرق -
ا - یہ بات اچھی نہین ہی نواب صاحب -
م - ہمکو بڑی ناگوار گذری یہ بات -
ب - اب نہ کہینگے -
م - تمہارا اعتبار اب نہین رہا -
ب - قسم کھا کے کہتے ہین کہ اب ایسی بات نہ کہینگے -
قسم کا بھی اعتبار نہین ہی -
ا - توبہ کیجیے -
ب - مین تو فقط آزمایش کرتا تھا -
م - اِی واہ اچھی آزمایش ہی - ہم درگذرے اِس آزمایش سے - گھڑی گھڑی آکے خوشامد کرتے ہین کہ ابھی کوئی گوریان جا کے لاؤ -
ا - یہ نہ چاہیے -
ب - اب تو توبہ بھی کر لی بھائی -
ا - از زبان زنکہ ہمچنین سخن کردن نازیباست چنانکہ

این را برائے دادن شہادت آوردہ ام نہ برائے حظ نفس جناب - اگر حظ نفس میخواہی ہزارہا زنکہ خوبرو و سیم اندام موجود ست - من کوشش موفور نمودم کہ این زن کہ ملازمِ قوم زن بود خلاف او شہادت دہد و بر شما نفس امارہ این چنان غالب آمد کہ در محل خود جا دادی و ذریعۂ حصول نفس قرار نمودی -

ب - این ہم اندر عاشقی بالائے غمہائے دگر - این زن ہیچ مارا بغایت پسندیدہ آمد لہذا —— از دست شیطان لعین —— کہ —— کہ ——

عاجز شدم -

راوی - انسپکٹر صاحب تو بے مثل فارسی بولتے ہی تھے مگر بشیر الدولہ بہادر اُنسے بھی بڑھ گئے - من چنش ام برادر فلان من بسیار فش ست - ایک سے ایک بڑھکر -

مہری - یہ کیا کوؤن کی بولی بول رہے ہو -

ا - شمارا باید کہ این زنکہ را بد دماغ نہ کنند -

ب - بلے بلے -

راوی - ماشاء اللہ -

مہری - اجی اب ہمکو دن رات اسی مکان میں بند رکھو گے قیدی ہی بنا لیا ہے واہ -

ا - اجی تم نواب صاحب کی باتوں میں تو آؤ نہیں - جو ہم کہیں وہ کرو - دن بھر تو تم اپنے مکان میں رہو - انھیں دکانوں میں رہا کرو جو نواب صاحب نے دی ہیں اور رات کو نو بجے یہاں آکے گھڑی دو گھڑی چار گھڑی رہو اور چلدو بلکہ یہاں مکان لیکے رہنا بھی خلاف عقل ہے اگر نواب صاحب اس حاطے کے اندر کہیں تمکو اور تمھارے میاں کو جگہ دیں تو رہو مگر کسی سے کہو نہیں - کیونکہ عدالت میں یہ نہیں کہنا ہوگا کہ مہری اب نواب بشیر الدولہ بہادر کے مکانوں میں رہتی ہیں - صاف شک ہو جائیگا کہ سکھائی پڑھائی ہے -

ب - اِس سے کیا مطلب -

ا - آپ شاہد بازی اور پلاؤ اور باقرخانی کھانا اور پڑکے سو رہنا جانیں ان باتوں سے آپ کو کیا سروکار ہے -

ب - ارے بھائی عدالت کو کیونکر معلوم ہوگا کہ یہ کہاں رہتی ہیں اور عدالت پوچھنے کیوں لگی -

ا - آپ سمجھتے ہی نہیں ہیں حضور - عدالت تو بیشک نہیں پوچھیگی مگر فریق ثانی کے وکلا تو ضرور پوچھینگے وہ تو کھود کھود کے پوچھینگے -

ب - او - یہ بات ہے -

ا - جی - یہ بات ہے اور حضور کیا سمجھتے تھے بی مہری کو آزاد کیجیے یا کوٹھی کے اندر رکھیے -

مہری - ایک کام کرو - ہمارے میاں کو گانوں پر تعینات کر دو بس ہم اپنے یہیں کسی کمرے میں رہا کرینگے -

ا - ہاں یہ بات ہو سکتی ہے -

ب - فوراً تقرر کر دینگے -

ا - مگر اونکو تو بندہ ایسی پٹی پڑھا دیگا کہ فر فر جواب دیں دیکھو تو سہی -

نواب بشیر الدولہ بہادر نے یہ بات پسند کی اور اُسی وقت مہری کے لیے حمام کی جانب ایک کمرا خالی کر دیا اور کہا جب تمھارے میاں آئینگے تو ہم بلا کے کہہ دینگے کہ خالصاً رہیں

پانچ روپیے کا اسم ہمنے انکا کردیا بس وہ آدھر جائین تم دن رات ہماری خدمت کیا کرو۔ مہری مسکرا کر بولی (تم خود ہماری خدمت کیا کرو ہم کیون تمھاری خدمت کیا کرین) انسپکٹر صاحب مہری سے دو گھڑی چہل کرکے تھانے کو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد میان کدرا اور للتوا آئے۔ مہری کو نواب صاحب نے آرام کے کمرے مین بھیجدیا اور انکو بلا لیا۔

ک۔ حضور سلام علیکم۔

ب۔ وعلیکم السلام میان کدرا صاحب بہادر۔

ل۔ حضور سس سلام (ہکلا کر)

ب۔ آؤ جی للتوا۔

ل۔ حضور کے سلام کو ایک آدمی آیا ہے۔

ب۔ مرد ہے کہ عورت۔

ل۔ مرد کا یہان کون کام ہے سرکار۔

ب۔ اچھا تجھوا اُسے بلا لاؤ۔

للتوا جاکے بلا لایا دیکھتے ہین تو بی کندن اور ایک اور عورت۔ مسکرائے۔ کہا اری بی کندن جان صاحب یہ آپکے ساتھ کون آئی ہین۔ شکل تو دکھیں ذرا۔ کندن نے کہا یہ ہماری بھاوج ہین۔ بارہ بنکی نواب گنج مین رہتی ہین ہمنے آپکی تعریف کی تھی انھون نے کہا ہم بھی چلکے نواب صاحب کو دیکھین۔ پہلے تو ہم نے انکار کیا کہ تم جوان عورت ہو اور خوبصورت بھی خدا نہ کرے نواب صاحب کی آنکھ پڑے تو تم سے نہ بچے۔ نواب بشیر الدولہ ان دونون کو اسی کمرے مین لے گئے جہان وہ مہری بٹھائی گئی تھی۔ مہری نے جو ان دو جوان عورتون کو دیکھا تو جل مری۔ نواب صاحب نے کندن سے کہا جانی انکو لائی ہو تو ذرا منھ سے بولین بات چیت کرین ذرا دل لگی مذاق ہو یہ چپ چاپ بیٹھنے سے کیا فائدہ۔

کندن۔ اری کچھ منھ سے بولو جی۔

ب۔ پہلے اِنسے کہو یہ گھونگھٹ تو ہٹا لین۔ کوئی گنوارن سی معلوم ہوتی ہے۔

کندن۔ (گھونگھٹ زبردستی ہٹا کر) لے دیکھو نواب کیون ہے چاند کا ٹکڑا کہ نہین۔

ب۔ (پھڑک گئے) واللہ پیرا دیم آپ کا کیا نام ہے حضور

کندن۔ اری بولو۔ واہ۔ اِنکا نام مثمن ہے۔

ب۔ واہ نام بھی خوب پایا ہے بی مثمن صاحب۔ مگر زبان اِنکے منھ مین نہین شاید۔

مثمن۔ جی ہان چپ رہنے کا روزہ ہے۔

ب۔ شکر ہے شکر ہے بولین تو سہی اب منھ سے پھول بھی برسیگا۔

مثمن۔ منھ برسیگا یا نہ برسیگا مگر آپکے منھ سے تو ضرور پھول جھڑتے ہین۔

ب۔ سبحان اللہ۔ واہ بی مثمن صاحب۔

کندن۔ اری پڑھی لکھی ہین۔

ب۔ کیون جی مثمن۔

مثمن۔ جی ہان وہان پادری خانے کی ایک مس ہمارے ہان آتی تھین۔ چار پانچ کتابین پڑھی ہین۔

ب۔ مہری سچ کہنا کیا صورت ہے۔

مہری۔ پھر اِس فن کو سرکار سے بڑھکر کون جانتا ہے ماشاء اللہ سے جوان جہان ہین۔ دھان پان ہین

یہ بھی اچھی ہین یہ کیا بری ہین -
ب - کندن واللہ ہم انھین پکڑ رکھینگے -
کندن - ضرور ضرور -
ب - ہم اِنسے عقد کر لینگے -
کندن - اے کچھ سٹری تو نہین ہو گئے ہو - یہ بیاہتا ہین ہمارے بھائی کی جورو لو اور سُنو - ہماری بھاوج ہی کو تکا - شرم نہین آتی ہے -
ب - دیکھو صاحب آپ سے کہتا ہون بی منمن صاحب اِسوقت ہماری دو بیویان یہان بیٹھی ہین ایک تو یہ مہری دوسری یہ تمھاری نند بی کندن جان صاحب -
مہری - مین کہتی ہون تمکو یہ ہو کیا گیا ہے - میرے میان سے مجھسے جوتا چلواؤ گے کیا؟
ب - تو بی منمن صاحب بندہ چاہتا ہے کہ آپ بھی ہمارے محل مین داخل ہو جائین -
کندن - کیون جی ہم تمھاری بیوی ہین؟
ب - مین اِسوقت نہ کندن جان کی سنونگا نہ مہری کی -
منمن - واہ بہن تم اچھے مردوے کے پاس ہمین لائین اِسکی تو نیت خراب معلوم ہوتی ہے -
ب - تو آپ بھی ہماری بیویون کے زمرے مین داخل ہو جائین -
منمن - مجھے معاف کیجیے -
ب - چین کرو گی -
منمن - ہمارا میان کیا کچھ تم سے بُرا ہے -
ب - اجی اُسکو بھی نوکر رکھا دو -
منمن - کیا خوب اے واہ جی -
کندن - بہو تپا دیتے ہی -
ب - ہم ہنستے ہی نہین صاحب ہم تو اپنے نکاح کی فکر مین ہین تم ہنسنے ہی پر اڑ کے دیتی ہو -
منمن - مجھے حضور معاف فرمائین - ہمین ایسی دل لگی نہین اچھی معلوم ہوتی -
ب - معلوم ہو یا نہ معلوم ہو -
مہری - اِتنے بڑے رئیس کے یہان آئی ہین کچھ میوہ تو کھلواؤ - مٹھائی منگواؤ -
ب - بی منمن خبردار مہری کے ہاتھ سے کچھ نہ کھانا یہ سوتیا ڈاہ مین تمکو سنکھیا دیدیگی -
مہری - (ہنسکر) اے ہٹو بھی - واہ اُنھون نے بیچاری نے کیا ہمارا باپ مارا ہے -
منمن - اے اب چلو -
ب - واہ چلنے کی ایک ہی کہی -
منمن - اوئی کیا قیدی ہین آپ کے -
ب - قیدی نہین ہو سناسی تو ہو -
منمن - (ہنسکر) بڑے بگڑے دل معلوم ہوتے ہین -
کندن - کیسے کچھ -
ب - اب یہ بتاؤ کہ ہمارا تمھارا عقد کِس دن ہو گا کوئی دن مقرر کر دو -
منمن - اچھا پرسون نکاح ہو جائے - اترسون چوتھی -
مہری - چٹ منگنی اور پٹ بیاہ -
ب - کندن اِدھر آؤ سنو - اِدھر آؤ - وہان سب سُن لینگے - اور ہمکو تمھارے مطلب کی ایک پوشیدہ بات کہنی ہے -

کندن ۔ (ذرا ہٹ کر) کہو ۔
ب ۔ ہمارا اِنکا نکاح کرادو ۔
کندن ۔ او ئی یہ ہمارے مطلب کی بات کہی ہر ۔
ب ۔ خاص تمھارے مطلب کی ۔ خاص الخاص ۔
کندن ۔ کچھ تمھین جنون تو نہین ہوگیا ہر ۔
ب ۔ جو سمجھو ۔ اب تو دل آگیا ۔
مہری ۔ دل ہی تو ہر ۔
کندن ۔ واہ اچھا دل ہر ۔
منمن ۔ بیاہتا عورت سے نکاح کیسا ۔ تم بھی دھرے جاؤ ہم بھی دھرے جائین ۔
ب ۔ ہزار روپیہ تو ابھی ابھی نقد دیتا ہون ۔
راوی ۔ ہزار روپیے کا نام سُنکر بی منمن بھی دل مین سوچنے لگین کہ (آؤ موے کہرپے کو دھتا بول دو اور اِن کے گھر پڑ جاؤ ۔ کوئی کانون کان تو سُننے کا نہین ایسے رئیس کہان ملینگے) اور اِنکی کوٹھی اور نوکر چاکر اور شان شوکت دیکھکر بھی دل ہی دل مین کہتی تھی کہ اِس سب کی مالکن بن بیٹھونگی ۔
بشیر الدولہ ایک ہی کائیان ۔ دل کا حال قیافے سے بھانپنے والا اور فرقۂ نسوان کے تو رگ و ریشہ سے واقف تھا سمجھ گیا کہ منمن اب دھرے پر آیا ہی چاہتی ہین ۔
مہری ۔ اِنکے میان سے اِنکو طلاق دلوادو اور نکاح پڑھوا لو بس ہوگیا اور نہین یون فضیحتا ہوگا ۔
ب ۔ مہری جان سن تم بھی اپنے میان کو راضی کرلو کہ وہ تمکو طلاق دیکے فارغخطی لکھدین اور ہم تمکو اپنے
گھر مین ڈال لین ۔
مہری ۔ اُدئی ہٹو بھی ۔
منمن ۔ یہ تو بڑے ہردیگی چمچے معلوم ہوتے ہین ۔ یہ بھی میان سے طلاق لے اُسکا میان بھی طلاق دے اور سب اِنسے نکاح پڑھوا لین ۔ اچھے آئے ۔
کندن ۔ کیا جورؤن کا گلے مین ہار ڈالوگے ۔
ب ۔ ابھی تمکو اِس سے کیا مطلب ہر ۔ کھانے کو پلاؤ قورمہ کباب دوپیازہ طرح طرح کے سالن زعفرانی کھیر طرح طرح کی مٹھائیان میوے ۔ انار ۔ انگور ۔ سیب چلغوزے باقرخانی شیرمال ۔ دودھ کی روٹی تمام دنیا کی نعمتین حاضر ہین ۔ پہننے کو اطلس کمخاب زربفت شال دوشالے کامدانی جامدانی جو حکم ہو ۔ سواری کو فٹن ۔ بگھی ۔ پالکی گاڑی ۔ سکھپال فنس جو جی چاہے خدمت کو مہریان خواصین محلدار ددا آ تو سب حاضر ہین رہنے کو کوٹھیان محلسرائین شہ نشینین بنگلے باغ ۔ خدا کے فضل سے تمام دنیا کی نعمتین موجود ہین ۔
کندن ۔ اے ہان اِس سے کسکو انکار ہر ۔ اللہ کا دیا سب کچھ ہر ۔ اللہ نے رئیس کیا ہر ۔
ب ۔ ہماری تو راے ہر کندن کہ تم بھی ہمارے گھر پڑ جاؤ اور نکاح پڑھوا لو ۔
کندن ۔ اے واہ ۔ (مسکراکر) اچھی کہی ۔ اب تم محلے بھر کو گھر ڈال لو ۔
ب ۔ اچھا تو ایک بات تو ماننی ہی پڑیگی ۔ شام تک نہ تمکو جانے دینگے اور نہ تمھاری منمن کو ۔
کندن ۔ اچھا یہ مانا ۔

منمن - ہان شام تک ہم رہینگے - ہمارے میان فضل اللہ گنج گئے ہین - کل شام کو آئینگے -

سب - لے بس بس بات بنگئی - تم اب کل دوپہر کو یہان سے جاؤ -

منمن - نہین سرکار یہ نہونے کا - واہ - ساس نند طعنے دینگی کہ رات کہان رہی -

سب - نند تو تمہارے پاس ہی بیٹھی ہین -

منمن - تو یہ رہین تو ہم بھی رہین -

کندن - ہم آتا سے کہدینگے کہ پیاری کے گھر مین سید جلال کا کونڈا تھا -

منمن - کہنا رتجگا بھی تھا -

مہری - بس چلو چھٹی ہوئی - اچھا تو اب ہم تو جاتے ہین کل اب آؤگی -

سب - این! امکان ہے - گھر بار یہ - جاتی کہان ہو -

کندن - ای بیٹھو بہن - ہمارے رہنے سے تمھارا کوئی حرج نہونے پائیگا - ہم بھی اللہ کے بندے ہین -

مہری - نہین بہن یہ مطلب نہین ہے -

سب - (پائجامے کو پکڑکر) بیٹھو تمھین ہمارے سر کی قسم جو جاؤ -

کندن - اب اتنی بڑی قسم دی ہے - بیٹھ جاؤ -

منمن - کہو تو ہم چلے جائین -

مہری - ای نہین بہن - ہم کہنے والے کون -

سب - بشیر اللہ والے ہماری کو خدا نے اتنی مقدرت دی ہے کہ تم ایسی سو کو کھلا سکے - مین کوئی محتاج آدمی نہین ہون -

کندن - اللہ نہ کرے -

مہری - محتاج تمھارے دشمن -

منمن - اللہ نے آپکو یہ مرتبہ دیے ہین - اور اللہ کرے یہ مراتبے اور زیادہ ہون -

کندن - مگر بجا ہے کیسا ہے - ذرا اپنے روپئے کا گھمنڈ نہین -

منمن - گھمنڈ اوچھون کو ہوتا ہے -

مہری - وہ مثل نہین سنی ہے -

جنکے رہتے ہین سو آنکو سوا مشکل ہے -

منمن - ایسی ہی بات ہے بہن -

کندن - تو اب کس کس کے ساتھ نکاح ہوگا -

سب - پہلے تو بی منمن کے ساتھ -

منمن - اونکی سب سے پہلے نشانے پر ہمین ہین -

کندن - پھر اسکے بعد؟

سب - پھر مہری کے ساتھ -

مہری - بندگی چلو تمکو تو کہلائینگے -

سب - اور پھر بی کندن کے ساتھ -

کندن - تو ہمارا سب سے آخر پر نمبر ہے - جاؤ ہم نکاح نہین کرتے - یہ دونون تمکو مبارک -

سب - پہلے اور تجھے سے مطلب کیا - دوپہر کو منمن سے عقد ہوا - ایک بجے مہری کی باری آئی - دو بجے تم - مولوی صاحب بیٹھے رہینگے دو گھنٹے مین تین نکاح پڑھوا کے پچاس ساٹھ روپیہ جو کچھ انکی قسمت کا ہوگا گھسیٹ لیجائینگے -

مہری - ہان جو قسم مین بدا ہوگا -

منمن - اور پھر اسکے بعد نکاح نہونگے -

ب - نہین - ایک اور ہی - ایک کا ہیکو دو اور ہین
نازو اور قمرن -
کندن - اور محلون کے نام کیا رکھوگے -
ب - تمھارا نام کندن محل ہوگا - منمن کا نام پریزاد بہو
مہری کا نام ملیح النسا بیگم -
منمن - ہمارا نام سب سے اچھا ہی -
کندن - ہمارا کیا بُرا ہی -
مہری - مگر بیگم ہمارے ہی نام کے ساتھ ہی -
راوی - سب کو خوش کر دیا -
ب - ہماری عادت سے تم لوگ ذرا بھی واقف نہین
ہو مگر رفتہ رفتہ تم کو معلوم ہو جائیگا کہ ہم کس قسم کے
آدمی ہین -
کندن - بڑے دینے والے اللہ جانتا ہی -
مہری - اسمین کیا فرق ہی -
منمن - خدا اور پیسہ دے تو دل بھی دے -
کندن - وہ لاکھو دل دے مگر ایسا دل کوئی کہان سے
لائیگا - بڑے دینے والے ہین -
مہری - اسکی تو ہم اپنے آپ گواہی دیتے ہین -
ب - ایک لکڑہارن سے مجھ سے جان پہچان ہو گئی
تھی تو کیونکر جان پہچان ہوئی - جان پہچان اسطرح سے
ہوئی کہ مین ایک روز گھوڑے پر سوار ہو کر بازار مین
جاتا تھا کہ اسکی مجھپر نگاہ پڑ گئی - گھر پلٹ کے آیا ہی تھا
کہ اسکا ایک آدمی موجود - پوچھا کون ؟ کہا ہجور کچھ
کہنا ہی - مین تاڑ گیا کہ یہ کسی مطلب سے آیا ہی - علیحدہ
لیگیا تو کہا کہ ہجور کچھ کہنا ہی مگر ڈرات ہون - مین نے
کہا ڈرنے کی کوئی بات نہین ہی تم کہو - تب اُسنے کہا یہ
لکڑہارن جو بازار مین بائین ہاتھ کو رہتی ہی اُس نے
آج سرکار کو دیکھا تو عاسک (عاشق) ہوئی اور وہ ہجور
سے ملنا چاہتی ہی - مین نے کہا فوراً لاؤ وہ جاکے لے آیا - دیکھا
تو بچہ حور - پریزاد - اور سجا سے تہ جسکا لطف یہ کہ سن

برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن	
مرادون کی راتین جوانی کے دن	

اور - ع -

گات جسطرح تھمے روشن

اور بولی بولی مین - ع -

شوخی چالاکی مقتضا سن کا

دیکھتے ہی پھڑک گیا کہ حور کا بچہ ہی - ع -

پریزاد و پریرو و دیو نی خو

اگر وہ جان بھی مانگتی تو فوراً نذر کر دیتا ؎

دل و جان زلف دوتا مانگے ہی
مانگ اب دیکھیے کیا مانگے ہی

مین نے اُس سے پوچھا کہ تُنے مجھے بیچ بیچ دیکھا تھا
یا یہ آدمی تمکو پھسلا کے لے آیا بس اتنا پوچھنا تھا کہ آنسو
بھر لائی - کہا قسم کھاکے کہتی ہون کہ جب سے مین نے
تمکو دیکھا ہی جی قابو مین نہین ہی - مگر میری ایک تمنا
ہی کہ اگر تم مجھے اپنی لونڈی بنانا چاہو گے تو ایک شرط
کر لو - مین نے کہا کہو - کہا مین پھر اس گھر سے نہین
نکلونگی اور نکلونگی تو مر کے نکلونگی - مین نے ہاتھ پہ
ہاتھ مارا - بس وہ میرے گھر پڑ گئی - اُسی وقت
سنارون کو بلوا کر حکم دیا کہ دس ہزار کا زیور بناؤ - اور

عمدہ سے عمدہ پوشاک بنوائی - محلسرا مین شہزادیون کی طرح رہنے لگی - پہلے مہینے مین تو اُسنے ہمسے کسی چیز کی فرمایش نہین کی شرمائی تھی مگر دوسرے مہینے سے تو پھر کسی روز بیس چالیس روپیے خرچ کیے بغیر نہین رہتی تھی - مگر بعضے وقت کی بات - وہ جو اُس بیچاری نے پہلے دن کہا تھا کہ (مرکے گھر سے نکلونگی) وہی ہوا - ہیضے کی بیماری مین مرگئی -

یہ جھوٹی کہانی کہکر آپ رونے بھی لگے تاکہ اِنکو یقین ہو جائے کہ سچ کہتا ہے - مگر اِس اُستادی کے ہم بھی قائل ہوگئے - کہ ایک مہینے تک اُس لگڑ ہارن نے فرمایش نہین کی کیونکہ شرمائی تھی - یہ فقرہ اسلیے چست کیا کہ یہ تینون بھی شرمائین اور بالفعل فرمایش نہ کر بیٹھین یہ تو سمجھے ہی ہوے تھے کہ دس بارہ روز سے زیادہ اِنمین سے کوئی رہنے نہ پائیگی -

للتو ا - ہجور تو کندن کی بھاوج پرسند ہے -

ب - واہ کیون نہ پسند ہو -

کندن - ہجور نجر ہے -

منمن - اے واہ - کیا وارث علیخان بنکے آئے ہین -

کندن - ہان گویا اِنکی سوتیلی بہن ہے -

اتنے مین وہی انسپکٹر صاحب بہادر تشریف لائے -

انسپکٹر - اہین ایک نشد دو شد اور ابکی یہ تگدم! اِنکی تعریف کیجیے - یہ دونون کون ہین -

للتو ا - ہجور یہ دونون بھی بندے کھدا ہین -

ا - بندے کھدا ہین - بندہ خدا ہین تو پکڑی جائینگی - آج کل بندہ خدا کی عرضیان بہت داخل

جاتی ہین اور حکام تلاش مین ہین -

ب - بھئی کوتوال سچ کہتا کیا صورت پائی ہے -

ا - ہمسے نہ پوچھیے - ہمکو رشک ہوتا ہے واللہ -

کندن - بری نظر سے نہ دیکھنا -

مہری - ہان ہان سچ کہتی ہین ہم سب اِنکی بیاہتا بیبیان ہین - پوچھ لو -

ب - بیشک - اِنکا نام تو پریزاد بہو ہے - اور اِنکا نام ملیح النسا بیگم اور یہ کندن محل ہین -

ا - معقول! آپ بھی چھوٹے سے واجد علی شاہ ہین اپنے وقت کے - پریزاد بہو اور کندن محل - خوب - اور بی مہری کو کیا خطاب ملا ہے -

مہری - خبردار مہری نہ کہنا - (مسکراکر) یہ مہربان تو خود ہمارے سکھپال کا کونا پکڑکے چلینگی -

ب - جی - دل لگی نہین ہے جناب - آپ فوجداری کا قانون جانین - اور یہ وہ قانون ہے جو بوعلی سینا کے فرشتے خان بھی نہین جانتے تھے -

ا - اچھا اِس محل کا نام تو بتائیے -

ب - اِنکا نام نامی ملیح النسا بیگم ہے -

ا - خوب - نام تو بھئی موقع کے تجویز ہے ہین -

ب - اُستاد ہین ہم کہ بائین -

ا - بی کندن تو کنجڑن ہین اور یہ مہری ہین اور یہ کون ہین -

منمن - جی مین درزن ہون -

ا - بس ایک تنبولن کی کسر ہے - درزن کنجڑن اور مہری تو اکٹھا ہوگئین -

چھمری - تو آپ ڈھونڈھ لائیے مجھے بھی تو حضور ہی
لا سکتے ہیں -

کندن - ارے! واہ تمھانے دار صاحب -

ا - تنبولن کا نام کیا رکھو گے -

ب - تنبولن کا نام گلابی خانم -

للتوا - تو ہجور چنڈال چوکڑی جمع کرینگے -

ا - اسپر بڑا قہقہہ پڑا -

ب - لونڈا برق ہے -

کندن - تنبولن کا ذکر کیا ناتو وہ تو برا ماناہی چاہے -

ب - آہا - یہ وجہ ہے ؟ -

کندن - اسکی تنبولن ہمنے دیکھی ہے -

للتوا - چپ رہو کندن - نہین ہمسے نبیگی نہین یہ دل لگی
مین دل لگی کونسی ہے -

ب - کیسی ہے کیسی -

کندن - آپ دیکھین گلابی خانم اسی کو بنائین کوئی
ساڑھے بارہ برس کی ہوگی -

ا - خیر یہ بارہ برس اور تیرہ برس والیون کا ذکر تو ہوا ہی کریگا
اب یہ فرمائیے کہ کدرا اور للتوا کے اظہار لینے
دیجیے گا یا نہین -

ب - بسم اللہ بسم اللہ -

ا - کدرا سے صاف صاف اظہار لکھواؤ مگر عمر تیرہ برس
کی بتانا - اور جو یہان لکھواؤ بچہ وہی وہان بھی لکھوانا -

کدرا - ہجور ہماری کبیلا -

ب - بھئی ہمکو یہان سے اٹھ جانے دو -

کندن - (گھٹنا پکڑ کر) اتو بیٹھیو بھی -

ا - تم اپنے ہنسا کرو -

منشی - منشیے ہی گھر بستے ہین -

ب - کیا جانے - ہم تو اسکو تب مانین جب ہمارا گھر
تم بساؤ -

منشی - بڑے استاد ہو - اپنے ہی مطلب کی سوجھتی ہے -

ا - ہان جی کدرا کہ چلو -

کدرا - ہجور جیسے ہماری ایک کبیلا تھی -

چھمری - جیسے تھی کہ قبیلہ تھی -

ا - تم انکی ایک نہ سنو - اپنی کہے جاؤ -

ک - تو ہجور اسکی تیرہ برس کی عمر تھی - بارہ برس مین اور
ہجور کوئی سات مہینے - سو وہ ایک روج اپنے میکے گئی
اور بس وہان سے دو دن تلک نہین آئی تو ہماری امان
نے ہم سے کہا کہ کدرا جا کے جری دیکھ تو کہ وہان پر
اتنے دن کاہے واسطے رہی اور دیکھ جو آوے تو
لوا لا اور نہ آوے تو ایک روج ٹھیر اور رہے بس مین
جو گیا ہجور تو اسکی مان نے کہا کہ وہ تو کل ہی چلی گئی تھی
مین نے کہا واہ مین تو ابھی آرہا ہون وہ چلی کہان گئی -
مین سمجھا وہ دل لگی کرتی ہے - ادھر ادھر دیکھا تو پتا نہین
تب مین کھپا ہوا کہ تم بتاؤ ہماری جورو کو کسکے پاس بھیجا -
کہین چوڑیان لیکے تو نہین گئی ہے - وہ بولی مین اب تلک
سمجھتی تھی کہ تو دل لگی کرتا ہے - آکھر کہان چلی کہان گئی -
جوان چھوکری ہے کہین کسو کی آنکھ نہ پڑ گئی ہو - جب تو ہم
کھٹکے ہجور کہ یہ اسطرح کی باتین کرتی ہے کہ جانو کچھ ہوا ہی
نہین ہے - بس پھر ہمنے مارنے کو کہا تو وہ ہمکو کوسنے لگی اور
رونے لگی کہ (میری لڑکی کو اسنے کسو کے ہاتھ بیچ ڈالا ہمنے

پوچھا ہماری سالی کہاں ہین۔ تو کہا وہ تو اُسی کے ساتھ گئی ہو۔ ہمنے گھر آکے ماں سے کہا۔ وہ بولین چرور کر کے بھاگ گئی۔ بڑی ڈھونڈھائی کی ہجور۔ کہیو ملک ڈوڑائی۔ ہُد انہ ملی نہ ملی۔ کنوؤن مین بانس ڈالے مُل نہ ملی۔ پھر سننے مین آیا کہ ایک نواب ہین اُنکے گھر پڑ گئی ہو۔ تو پھر تلاس کی سنا وہ پہاڑ چلے گئے ہین۔ نواب عسکری اُنکا نام ہو۔ اور نا جو ہماری سالی کو نلسی مہراج بلی لے گئے ہین وہ جون سپھائی کے دروگا لوگون کے افسر ہین۔

کندن۔ ڈر نکھٹو شرم نہین آتی لکھاتے ہوے کہ جورو ایک مرد کے ساتھ بھاگ گئی۔

ا۔ بس یہی وہان بھی کہنا۔

منمن۔ کیا بارہ برس کی ہو۔

ا۔ للتوا اب تم آؤ۔ اور بیان کرو۔

ل۔ ہجور ہمارے مکان کے پروس مین کاڈر مہار رہتا ہو سو اُسکی جو جو جو (ہکلاکر)

کندن۔ جو جو جو جو (ہنسکر)

ل۔ ہماری نکل نکرو نہین ہم مار بیٹھینگے۔

کندن۔ (چپت لگاکر) مونڈی کاٹے ہیکلے۔

ل۔ اُنکی کاڈر کی جورو بھی اُسکے ساتھ ساتھ رر رہتی تھی

ا۔ کیا نام ہو۔

ل۔ ہجور کم کم کرن۔

ا۔ اجلاس پر اُسکے ہکلانے کی دل لگی ہوگی۔

ل۔ ہجور تو وہ باہر چوڑی بیچنے نکلا کرتی تھی۔ اور بڑی ک ک کبول صورت ہو اور ——

ا۔ عمر کیا ہوگی؟

ل۔ جی صاحب کوئی ہماری جان تو ابھی ستے تے تیرھوین مین بھی نہوگی۔

ا۔ اچھا پھر۔

ل۔ پھر ہجور —— جہانتے ہوے کہ وہ اپنے میکے گئی۔

ا۔ تمھین کہان سے معلوم ہوا۔

ل۔ ہجور ہماری دُکان پر آئی وہان گلوری کھائی ہمنے پوچھا کہاں جاتی ہو کرن۔ کہا اپنے میکے۔

کندن۔ ارے تیری دکان پر بھی آتی تھی۔ بس تو اسی کے پھیر مین ہو۔ یہ بڑا مونٹ کھٹ ہو۔ دیکھو نا کیسا چھیلا بنا رہتا ہو۔

منمن۔ سیکڑون گھر گھالے اِس گھر و نے۔

ب۔ ہمارے ہان کندن کو کدرا کی بھاوج اور منہارن بناکے لائے تھے۔

ا۔ آگے بتاؤ تم اُنکی کیون سنتے ہو۔

ل۔ تو ہجور بس کوئی ایک دو دن نجر نہ آئی۔ ایک دن کدرا نے ہمسے کہا کہ للتوا ہمارے گھر کے لوگون کو کوئی بھگا لیگیا۔

راوی۔ بجا ارشاد ہوا۔ اور یہ نہین کہتے کہ کانپور مین خود بکڑے گئے تھے اور کدرا کو شک ہوا تھا کہ للتوا کے ساتھ بھاگی ہو۔

ل۔ تو ہجور کہین پتا نہین ملا۔ ہُدا لوگون کی جبانی یہ سُنتے تھے کہ کرن کی ماں اپنے گھر پر نوابون کو بلاتی تھی۔ بس پھر سُنا کہ نواب عسکری نے اپنے گھر ڈال لیا اور پہاڑ پر لے گئے۔ اور ہجور یہ بھی سُنا کہ وہ نواب کئی دن برابر چنو کے گھر پر رات کو گئے تھے۔

ا - چنوکون ہی - قمرن کے بیٹے کا کوئی مردہی یا اس محلے کا رہنے والا
ل - ہجور چنو تو کمرن اور ناجو کے باپ کا نام تھا - اُسکو مرے کئی برسین ہوئین -
ا - تم سے یہ کسنے کہا کہ نواب عسکری چنو کے گھر پر رات کو جاتے تھے -
ل - ہجور ہم سے بکربدن آپانے کہا - وہ مبجود ہی - کل کہیے اُسکو بھی ہاجر کردن - وہ ناکر نہین ہونے کی - وہ اُسی مکان کے پ پ پ پروس مین رہتی ہی اور آپاگری کا کام کرتی ہی اُسنے ہمسے کہا -
ب - بھئی یہ بڑی پکّی گواہی ہی - یہ ہمنے بھی نہین سُنا تھا - واہ رے للتوا -
ا - کیا سچ مچ تمسے ذکر کیا تھا اُس آپانے -
ل - نہین ہجور - بُدا ہجور لکھ تو لین -
ا - ارے وہ آپا قبول دیگی -
ل - ہجور وہ ہم پر جان دیتی ہی - ہم جو کہینگے سو کہیگی - ہجور لکھ لین -
ب - بھئی اُس آپا کو لاؤ - بکربدن کو لاؤ جا کے -
ا - اچھّا اچھّا آپکی گھبراہٹ کا میکی ہی -
مہری - ہم بتا دین - اِنکو گھبراہٹ یہ ہی کہ کسی طرح اُسکو دیکھین اور پسند آئے تو اُسکو بھی محل مین داخل کرلین - بڑا برا آدمی ہی -
للتوا - پرسند ہو تو نجر ہی سرکار -
ب - ای تم جیو میرے شیر مگر شکل صورت کیسی ہی اور عمر کیا ہی اور تمھارے بس مین ہی کہ نہین -
ل - اب ایسی بس مین ہی کہ ہمارے پیچھے میان کو چھوڑ دیا اور شکل صورت دیکھنے پر معلوم ہوگی سرکار - اِن سب مین اول ہی -
ب - اُہو ہو ہو - لاؤ بھئی - اور عمر؟
ل - ہجور ہوگی ہماری جان کوئی برسین سولہ ایک کی
ا - مہترانی ہوگی - چاہیے دریافت کرلو -
ب - کیون جی للتوا -
ل - اجی ہجور دیکھ تو لین -
مہری - اچھّا تو ہر ایک کا مہتر محل بھی نام ہو جائیگا -
منمن - مہترانی والے نواب نہ کہلائینگے -
ا - یہ سب کی سب برق ہین -
ل - تو ہجور ہماری گواہی کی بات چیت ہوگئی -
ا - (مسکراکر) جی حضور بات چیت ہوگئی -
ب - (ہنسکر) بات چیت تو ہوگئی مگر ہماری اور اُس آپا کی تو بات چیت کرادو -
ل - ہجور نونو نوکری پر گئی ہوگی -
ب - اجی کہان کی نوکری - بُلا لاؤ - کہو ایک اشرفی دینے ہین جو گواہی دے - ایک اشرفی اُسکی تین مہینے کی تنخواہ ہوئی -
ا - آپ کا کیا حشر ہوگا نواب صاحب -
ب - واہی ہو کیا حشر ہے

صبح تو جام سے گذرتی ہی
شب دلارام سے گذرتی ہی
عاقبت کی خبر خدا جانے
اب تو آرام سے گذرتی ہی

ا - یہ رباعی تو سبھون کو یاد ہی اور مشہور بھی بہت ہی

مگر حشر کے دن معلوم ہوگی۔

ب – وہان بھی یہی سب حسین لوگ خدمت کو ہونگے ہم یہان انکی خدمت کرتے ہین یہ لوگ وہان ہماری خدمت کرینگے۔

ا – گلستان یاد ہے ؎

دو درویش در مسجدے خفتہ یافت
پریشان دل و خاطر آشفتہ یافت
یکے زان دو میگفت با دیگرے
کہ در روز محشر بود داورے
گر این بادشاہان گردن فراز
کہ در لہو و عیشند و با کام و ناز
در آیند با عاجزان در بہشت
من از گور سر بر نگیرم ز خشت
بہشت برین ملک و ماواے ماست
کہ بند غم امروز بر پاے ماست
اگر صالح آنجا بدیوار باغ
در آید بہ کفشش بدرم دماغ

چو مرد این سخن گفت و صالح شنید
دگر بودن آنجا مصالح ندید

خیر – اس سے کیا مطلب یہی نہ کہ

بہشت برین ملک و ماواے ماست
کہ بند غم امروز بر پاے ماست

ب – اس حور کے پھیر مین ہم لوگ یہان سے مر دون سے بھی گئے گذرے۔

ا – جی آپکی بلا سے –

ب – اچھا صاحب آپ جاکے بہشت کا کونا دبایئے ہماری حورین تو یہی ہین –

کنہدن – اور اُس آیا کو نہ بلواؤگے –

ب – للتوا یار جاؤ –

ل – اجی خداوند حضور کل لیجیے –

ب – بھئی جسطرح ہو لاؤ –

ا – یہ بہشت کا زینہ ہے بھلا یا دوزخ کا ؎

بہشت برین ملک و ماواے ماست
کہ بند غم امروز در پاے ماست

ب – بہشت مین اگر حور ملی تو کیا – بھائی ؏ –

جنت مین بھی دنیا کے مزے یاد کرینگے

ا – اچھا تو مالک مکان کی گواہی ہوگئی – مہری کی گواہی ہوگئی – بنیے کی گواہی ہوگئی – تار بابو کی گواہی ہوگئی – ٹوپی والے کی گواہی ہوگئی – بڑھیا کی گواہی ہوگئی – للتوا اور خود کدرا کے اظہار قلمبند کرلیے – اب کون باقی رہا – اب ایک تو برف والا باقی ہے – اُسکو لاؤ جاکے – تم چلے جاؤ جی للتوا – کیونکہ صاحب مجسٹریٹ کے ہان رپورٹ کرنی ہوگی –

للتوا – حضور اب کہان کہان جاؤن صاحب تمھارے – حضور کہتے ہین کہ جاکے آیا کو کسی ڈھب سے بلا لاؤ اور آپ اُسکو بلواتے ہین –

ا – تم سیدھے جاکے برف والے کو بلا لاؤ –

کدرا – اُسکو مین بلا کے لاتا ہون – تو للتوا جاکے آیا کو لوا لا –

کدرا برف والے کو بلانے گیا اور للتوا آیا کے پاس

اور ادھر مہری جل بھن کے خاک ہوگئی - منمن نے کہا
(اب چلو جی گھبراتا ہی) - کندن نے نواب صاحب سے
اجازت مانگی کہ اب ہمین گھر جانے دو - مگر انھون نے
اونچ نیچ سمجھا کر سب کو راضی کیا - تھوڑی دیر مین برف والا
آیا تو کندن اور منمن اور مہری دوسرے کمرے
مین چلی گئین -

برف والا - (سلام کرکے) حکم ہجور -

ا - بیٹھ جاؤ -

برف والا - (سلام کرکے بیٹھا) - بہت کھوب ہجور -

ا - تمھارا نام کیا ہی میان لونڈے بادشاہ -

برف والا - ہجور ہمین پھجلے کہتے ہین -

ا - اچھا میان فضلے بھلا کدرا کی جورو کا حال کچھ جانتے ہو
کہ وہ کہان ہی -

ف - (فضلے) ہجور ہمنے اسکو نواب صاحب کے مکان
مین دیکھا تھا اور ہم نہین جانتے -

ا - تم اسکو کہان سے جانتے ہو -

ف - ہمنے تو کوتوال صاحب اسکو راہ گلی مین دیکھا تھا
اب ہمکو کیا معلوم کہ کہان چلی گئی -

ا - تم سے اس سے جان پہچان بات چیت تھی کہ نہین -
کدرا کے مکان پر تم کبھی جاتے تھے کہ نہین جاتے تھے
اور نواب صاحب کے ہان تمنے کب دیکھا تھا اور نواب
کا نام کیا ہی نواب کے ہان چوڑیان لیکے زنانے مین
جاتے دیکھا ہی - یا انکے گھر کے اندر تھی اور گھر کے اندر
تھی تو تمکو کیونکر دیکھنے مین آئی -

ف - جی ہجور ہم تو ایک روپیہ روج کے کاریگر ہین
ہمنے جو کمرن کو پھسلایا ہو کہ بھگایا ہو تو آسمان پھٹ پڑے -

ب - لاحول ولا قوۃ - ارے کدرا یہ تو کسکو لایا ہی جانگلو
کیا کہیے للتوانھوا -

ا - پھر آپ ہی جانیے -

ب - تو ڈرتا اور گھبراتا کیون ہی - تیرا اسمین کیا قصور
ہی - جو حال جانتے ہو وہ لکھوا دو - اور سنو بات سنو
(کان مین) لکھوا دو کہ ہم نے نواب عسکری کے
مکان مین جو انھون نے کرائے پر لیا تھا قمرن کو
دیکھا اور اس سے باتین کین اور اسنے ہم سے کہا
کہ نواب کے گھر پڑ گئی ہون - اگر بھرپور انعام لینا ہی
بچہ تو یہ لکھوا دو -

ف - ہجور ہم اِنام وِنام نہین مانگتے ہم اللہ کو جاجر ناجر
جان کے کہتے ہین -

ا - ہان صاحب - تمنے نواب کے ہان قمرن کو کب
برتے دیکھا تھا اور اس سے کیا بات چیت ہوئی تھی

ف - ہم برف بیچنے گئے تھے - تو ہمنے اسکو لوہے کی
سلاکھون سے دیکھا تھا (مکان کا پتا بتاکر) وہین کسو
نواب نے اسکو ٹکایا تھا - ہمسے برف لی اور لوہے کی
سلاکھون کے اندر سے ہمارے گالون پر ہاتھ پھیرتی
تھی اور ہم سے کہتی تھی کہ مجھے نواب کے پلاؤ اور رہنے
سے تیرے یہان کا ٹکڑا اچھا تو مجھے نکال لے چل ہمسو
ہو کا نہ ملا - اور ہمین اپنی تسبیر (تصویر) بھی دکھائی -
وہ ہمنے اڑا دی -

ا - نواب کا نام -

ف - نواب کا نام ہمکو نہین معلوم -

ا - مکان کا پتا تو تمنے ٹھیک بتایا - اچھا وہان کی کسی مہری کو تم جانتے ہو -
ف - ہان ہجور -
انسپکٹر نے بشیر الدولہ سے کہا ذرا مہری کو تو بلا ئیے اور مہری اٹھلاتی ہوئی کمرے سے نکلین -
ا - اِس مہری کو پہچانتے ہو -
ف - نہین ہجور - یہ وہان نہ تھی -
مہری - مین اُسکے بعد نوکر ہوئی ہونگی -
ا - اچھا تم جاؤ مہری -
مہری - جو اپنے کمرے مین گئی تو کندن اور منمن سے کہا اے بہن جبھی قمرن لوہے کے سینچون کے اندر سے ہاتھ ڈال ڈال کے اسکے گالون پر ہاتھ پھیرتی تھی - کیا کُچھ دیہو کہ مین کیا کہون - کیسی ہی نیک پارسا کیون نہو نیکی دیکی سب چھپر پر رہے -
منمن - ہان جب وہ لکھوا رہا تھا تو ہم بھی اپنے دلمین سوچتے تھے کہ اللہ یہ کون ایسا یوسف کا دوسرا ہی کہ نواب کے روپیے اور گہنے پر لات مار کے عورت اسکے بس مین ہوئی جاتی ہی - مگر اب تمہاری ہی زبانی سُنا کہ ایسا ہی ہی - تو پھر عورت کیون نہ بس مین آجائے -
مہری - بہن ہمنے تو ایسا نکیلا گبھرو اپنی عمر مین نہین دیکھا - کیا سچ مچ ہی -
کندن - اور ہمین بے دیکھے ہی دل مین اُسکی محبت ہو گئی - نواب سے کہونگی کہ ذرا دکھلا دو - ایسا کون پری کا بچہ ہی - کیا ہمارے للتو اسے اچھا ہی -
مہری - للتو اکون ؟ وہ جو آیا کو بلانے گیا ہی - وہ اسکے آگے پانی بھرے پہلے میری نظر اُسپر بھی ٹہری تھی -
منمن - جو للتو اسے اچھا ہی تو پھر نکھلئو مین اُسکا دوسرا نہو گا - کیونکر دیکھین - نواب سے کہو -

حُسن بھی اور جوانی اور تناسب اعضا بھی کیا چیز ہی مہری ایک نظر دیکھتے ہی لوٹ ہوگئی کہ واہ کیا پریزاد ہی منمن سنتے ہی عاشق ہوگئی - اب بیقراری ہی کہ کیونکر دیکھین - کندن تڑپ رہی ہین کہ کسی طرح آنکھین سینکین - جب برف والا گواہی دے رہا تھا تو یہ تینون کان دھرے قمرن کا حال سُن رہی تھین جب اُسنے لوہے کے سینچون سے گالون پر ہاتھ پھیرنے کا ذکر سُنا اور برف والے نے کہا کہ وہ مجھ سے کہتی تھی کہ نواب کے پلاؤ اور گہنے سے تیرے گھر کا چنا اچھا تو ایک دوسری کو دیکھ دیکھ مسکراتی تھین - خیر - اب فضلے کی گواہی کا حال سُنیے کہ انسپکٹر صاحب نے اُس سے دو سوال کیے -

ا - قمرن کی عمر کیا ہی -
۲ - نواب کا نام سوچ کے بتاؤ -
ف - ہجور عمر تو اسکی ہوگی کوئی اٹھارہ اُنیس کی - اور نواب کا نام ہمین نہین معلوم -
ب - عمر اٹھارہ اُنیس ! پاگل ہی کون - ارے ابھی تیرھوان سال تو شروع نہین ہوا ہی -
ف - مین جھوٹھ نہ کہونگا -
کندرا - اجی نواب صاحب اُسکی کاٹھی چاہو ایسی ہو ٹل ہی وہ ابھی بارہ برس اور کچھ مہینے کی -
ب - فضلے - بارہ برس عمر لکھواؤ -
ف - ہجور اُنیس برس - اللہ کو منھ دکھانا ہی -

ا- بڑے قاضی ہین میان فضلے۔
ف- ہجور اللہ سے جوابدہی کرنی ہے۔
ا- کچھ قمرن نے تمسے کہا تھا کہ مین اپنے میان کو چھوڑکے آئی ہون اور نواب بھگا لائے ہین۔
ف- ہان ہمسے کہا تھا کہ ہم نواب کے گھر پڑے ہین مگر نوکے چلے تو اب راجی ہون۔
ا- اچھا خیر بس اب زیادہ کی ضرورت نہین ہے۔ مگر نواب صاحب ایک بات ہے ذرا تخلیہ مین آئیے - کچھ کہنا ہے - تم ٹھہرو میان فضلے۔
ف- بہت خوب۔
انسپکٹر اور بشیر الدولہ اس کمرے مین گئے جہان نواب صاحب کے معشوق بیٹھے تھے - وہان جاتے ہی بشیر الدولہ نے پہلے بیع النسا بیگم (یعنی مہری) اور پھر کندن محل یعنی کندن کبڑن کا بوسہ لیا اور ان دونوکو چوم کر بی منمن کی جانب بڑھے تو منمن نے آہستہ سے چپکی دیکر ڈانٹ بتائی اور چھلک کے دور جا کھڑی ہوئی اور کہا - بس نواب - اب جو ہاتھ پائی کی تو مجھ سے برا کوئی نہین۔
ا- بھئی عجیب قطع کے آدمی ہو۔
ب- میان ہنستے ہی گھر بستے ہین۔
ا- اچھا صاحب گھر بسائیے مگر اس گواہی مین ایک شق ہے - اسکو سمجھا دو کہ عدالت مین یہ نہ کہے کہ میرے گالون پر ہاتھ پھیرا تھا - ورنہ ہرجائی پنا ثابت ہوگا - تم تو یہ ثبوت دو کہ وہ بڑی نیک عورت ہے اسکی مان نے روپیے کی طمع سے نواب کے پاس بھیجدیا اور نواب نے گھر ڈال لیا۔
ب- اچھا للتوا کو آنے دو۔
ا- عمر بھی تیرہ ہی برس کی بتائیے۔
ب- یہ سب کارروائی للتوا کریگا۔
ا- آپ تو بعض بات سمجھتے ہی نہین ہین۔
ب- فضلے کو مین خود سمجھائے دیتا ہون۔
کندن- نواب ذری بات سنو - ایک بات کہین بانو کے کان مین کہنے کی ہے - ذری اس برف والے کو تو دکھا دو۔
ب- اوچھا جی - یہ لونڈا اب ایسا مشہور ہو گیا کہ ہم لوگ اسکے دیکھنے کے شائق ہو۔
مہری- بلاؤ بلاؤ - میرے نواب۔
ب- منمن جان کہین تو دکھا دون۔
منمن- اچھا ہم کہتے ہین۔
انسپکٹر تو باہر چلے گئے تھے - بشیر الدولہ نے فضلے کو بلا لیا - اور سمجھانا شروع کیا - فضلے تو انسے گفتگو کرتا تھا اور ادھر ان تینون مین اشارے ہوتے تھے -
ب- یار فضلے بھائی صاحب ہمارا مقدمہ بگڑنے نپائے۔
ف- اب ہم اسکو کیا کرین نواب صاحب۔
ب- بھائی صاحب آپ دو کام کیجیے ایک تو اسکی عمر تیرہ برس کی بتائیے اور دوسرے یہ ذکر نہ کیجیے کہ انھی نے آپ کے گالون پر ہاتھ پھیرا تھا۔
ف- اچھا ہم اسکا جکر (ذکر) نکرینگے۔
ب- اور عمر
ف- عمر تو نواب صاحب ہم وہی جانتے ہین کہ انیس

بیس برس کی تھی۔

ب۔ ارے! یار عجب آدمی ہو تم نے پہلے سترہ اٹھارہ بتائی۔ پھر اٹھارہ اُنیس کہی۔ اب بیس تک پہنچ گئے عدالت مین جاتے جاتے پچیس نہ ہو جائے کہین۔ واہ بھائی صاحب۔

ف۔ بس اٹھارہ اُنیس ہی۔ وہ اُنیس بیس سب ایک ہی ہی۔

ب۔ اور جو تیرہ برس بتاؤ تو تمھارا کیا نقصان ہو اور انعام کا انعام لو۔

ف۔ ہم انام نہین مانگتے۔ آپ ہی رئیسون کی بادولت سے آدھ سیر آٹا ملجاتا ہی۔ اللہ کا شکر کرکے کھاتے ہین اور سو رہتے ہین۔

ب۔ اچھا اب یہ بتاؤ کہ ان تینون مین کون پسند ہی جو پسند ہو اُسکا ایک بوسہ لے لو۔

راوی۔ اِس سوال پر تینون اپنے اپنے دل مین خوش ہوئین اور دعا مانگنے لگین کہ یا اللہ ہمین کو پسند کرے۔

ب۔ بھئی شرمانے کی بات نہین ہی۔

ف۔ ہجور ہمارے مالک ہین۔

ب۔ مالک تو خدا ہی سب کا۔ مگر دیر نکرو جو سب مین زیادہ پسند ہو اُسکو چوم لو بس۔

ف۔ نہین سرکار۔

ب۔ آدمی ہی پاگل۔

مہری۔ اے ہان دوانا سا ہی کچھ۔ مچھ چھٹ جو پسند ہو اُسکو پیار کر لے۔

منمن۔ مچھ چھٹ۔ اے واہ۔ کیون تم مین کیا سرخاب کا پر ہی۔ بڑی وہ بنی ہین۔

کندن۔ اجی تم مچھ بوڑھیا کی طرف تو رخ نہ کرو اور ان دونون جوانون کو نواب صاحب کی خاطر سے ایک ایک باری چوم لو۔

ف۔ بڑھیا تو ان مین کوئی بھی نہین ہی۔

کندن۔ اُوئی مین بڑھیا نہین ہون تو کیا جوان ہون بھی پرکھا ہی۔

ف۔ بڑھیا ہو نہین تو اپنے منھ سے نہ کہتین۔

منمن۔ ہان ٹھیک تو ہی۔

ب۔ تم یہان ٹھہرو فضلے ہم کوتوال کو رخصت کر لین تو آتے ہین۔

ف۔ بہت کھوب۔

راوی۔ واہ رے بشیر الدولہ۔ اپنے مطلب کا مطلب ہی کس کس ترکیب اور کن کن راہون سے فضلے کو بہلاتا ہی جب روپیے کی طمع نہ سکے تو چوموانے کی ترکیب کی اور جو وہ ٹل گئے۔ یہ تو انسپکٹر کے ساتھ باغ کے بنگلہ مین گئے اور وہان میان فضلے بلا تشبیہ کنہیا بنے ہوے بیٹھے۔

مہری۔ کیون فضلے قمرن تو تجھپر جان دیتی ہوگی۔

ف۔ کچھ پوچھو نہ جی۔

منمن۔ موہنی اسی کو کہتے ہین۔

کندن۔ تمہارا مکان کہان ہی میان۔

ف۔ ہم آگو تو نکھاس کے پل پر رہتے تھے اب مشک گنج مین مکان لیا ہی۔

کندن۔ تمہاری شادی ہو گئی ہی۔

ف - ابھی نہین -
مہری - جو ہمارا نکاح ہوا ہوتا تو ہم تو اسی کے ساتھ نکاح پڑھوا لیتے -
منمن - ہمنے تو ایسا دیدارو جوان بہن نہین دیکھا -
کندن - کیون میان اب کبھی پھر ملو گے -
ف - تم رہتی کہان ہو -
ک - قندھاری بازار مین -
ف - تو ہم وہان ملینگے - نواب صاحب ہمسے بجد ہوتے تھے کہ جون سی پسند ہو اُسکو چوم لو - اب اِتنے بڑے آدمی کے سامنے چوما چاٹی کیا کرین -
منمن - (تعجب کر) اچھا تو وہ نہین ہین -
کندن - تم مہری کو چوم لو میان -
مہری - (مسکرا کر فضلے کو گھورنے لگی)
ف - (آگے بڑھکر) اچھا پہلے مہری ہی سے شروعات کرتے ہین جی -
مہری - ہائین ہائین ارے کچھ سڑی ہو گیا ہی -
ف - (بوسہ لیکر) نواب صاحب کا حکم کر دیا -
مہری - دُور ہو موے یہان سے -
ف - (آگے بڑھکر منمن کو بھی چوما) دو ہوئین -
منمن - بڑا شریر آدمی ہی تو -
ف - (کندن کا بوسہ لیکر) چلو تینون کی باری ہو چکی اب چوتھی کہان سے آئے -
کندن - چوتھی اپنے گھر والے سے جا کے لا -
اب ادھر کا حال سُنیئے کہ بشیر الدولہ نے انسپکٹر سے کہا کہ بھئی تم اِس فضلے کو ڈانٹ کے لکھوا لو جو چاہو -
اُنھون نے جواب دیا یہ تو ہو سکتا ہی اور یہ بھی ہو سکتا ہی کہ وہ کہے کچھ اور ہم قلمبند کچھ کرین مگر یہ نہین ہو سکتا کہ عدالت مین وہ بیان کام آئے - فضلے کو ذرا بلا لو میان فضلے اِن تینون کو چوم کے باہر آئے -
ا - تو اب تم اِس بات پر راضی ہوئے ہو کہ عدالت مین یہ نہین بیان کرو گے کہ قمرن نے بیچون کی راہ سے تمھارے گالون پر ہاتھ پھیرے تھے -
ف - یہ نہ کہینگے -
ا - اچھا عمر تو لکھوا دو -
ف - عمر تو سرکار تئیس ہی برس کی ہی -
ا - تو پھر بائیس برس کی لکھوا دو - جسمین بالکل مہمل قرار دیا جائے - اچھا خیر اب تم رخصت -
ب - فضلے - قندیان ہمکو بھی کھلایا کرو -
ف - بہت خوب - آج ہی بنا لاؤنگا -
ا - ایک بے ضابطگی ہو گئی ہی کہ آپ کے ہان آ کے گواہون کے بیان قلمبند ہو گئے مگر کلہ را اور للتوا تو کہہ دینگے کہ تھانے پر لکھوایا تھا - اور مہری کو بھی سکھا دینگے اور اسٹیشن والون کے تو وہان ہی بیان لیے تھے اور اُس مکان پر خود ہی گئے تھے - اُس بڑھیا کے مکان پر بھی گئے تھے - برف والے کو کل ذرا چوکی پر بھی بلا لینگے - اب آیا باقی ہی - ہم چاہتے ہین کہ آج ہی رپورٹ ضرور بھیج دین -
بشیر الدولہ نے کہا جب تک للتوا آئے چلکے دو گھڑی اُنھین سے چہل کرو - انسپکٹر اور یہ کمرے مین آئے - میان کندرا ساتھ -

مہری — ارے کدرا میان یہ کیا تونے جوروا کو چھٹی سانڈ بنا رکھا تھا —

کندن — اہی ہان برف والا ہی تو موجود — للتو اہی تو موجود اور سی پروسی ایک پر بند نہین — کہین نواب کے پاس — کہین کسی کے پاس کہین کسی کے پاس — واہ رے میان اور واہ ری جوروا —

کدرا — تم لوگون کی سنی تھی — جیسی تم تینون بیٹھی ہو کندن میان کو چھوڑے بیٹھی ہین — تمھین نے میان کو پھنجلا گنج پونڈے لانے بھیجا آپ یہان آکے گلچھرے اڑاتی ہین — اور یہ مہری ہین کہ میان بھڑوے کی خبر ہی نہین —

مہری — جیسی اسکی جوروا ہی ویسا ہی سب کو سمجھتا ہی

کندن — ہمارے میان نے ہمکو چھوڑ دیا ہی کچھو ہم نے نہین چھوڑ دیا — اُسنے ایک بھٹیاری گھر ڈال لی —

ک — تم سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہو —

ب — موئے پر سو درّے اسی کا نام ہی — ایک تو کدرا کی جورو نے اُسکے ساتھ گھات کی دوسرے یہ اور چرکے دیتی ہین —

ا — مین کہنے ہی کو تھا —

مہری — ابھی جو نواب کے بیچ بیچ کے نکل آئے تو اسکے (بشیر الدولہ کی طرف اشارہ کرکے) سپرد کر دینا —

ب — یہ کدرا کی مہربانی ہی

کد — اور مین تو گنا ہم ہون —

ب — غلام و لا ہم نہین جانتے بھائی صاحب — جو وعدہ کیا تھا وہ پورا کرنا پڑیگا —

ا — شما ہم ہزار ہا پہلو یاد داری — گاہے برادر خود میگوئی گاہے زنکہ ادمیخواہی — پناہ بخدا — بامدرکہ چیزے ہستی —

ب — زن این کس را وقتیکہ از پنجہ آن رئیس نجات می یابد بہ عقد خویش خواہم آورد — زیراکہ بغایت زیبا خصائل است و نہایت رعنا شمائل —

ا — از پنجہ آن رئیس زود نجات می یابد —

ب — شنیدہ ستم کہ حالا خیلے متفکر است —

ا — از بندی خانہ می ترسد —

ب — بلے از شنیدن نام سندان لرزہ براندامش می آید مگر فکر مکن برادر کہ بگیرش ہم کشان کشان بعدالت طلبیدہ آید —

ا — تاخیر درین کار بندہ را معاف کن —

ب — دوست صادق نیستی —

ا — باشد — الا شریف زادہ ام و حرمت مخدرات عصمت سمات بر باد دادن کار شرفا نمی انگارم —

ب — او شریف زادی نیست —

ا — بیشک ہست —

ب — خیر دیدہ خواہد شد — ع —

چور جاتے رہئے کہ اندھیا رہی

ا — زنکہ چرو میخواہی — تدبیرش میکنم — این مہرہ ری برائے شما تلاش کردہ آوردہ ام حالا از من چہ میخواہی —

ب — شکریہ شما ادا میکنم — این زنکہ مہرہ ری ہم نہایت ملیح است — ملاحت را بندہ بصباحت ترجیح میدہد —

ا — بلے — ملاحت بر صباحت البتہ فوق دارد —

اسکے بعد میان للتو صاحب نے پردہ اٹھا کر

گردن نکالی - اور بشیر الدولہ مارے خوشی کے اچھو کھڑے ہوے - کہا جلد بتاؤ کام ہوا کہ نہیں ہوا - اُسنے کہا حضور ہوا للتو اسنگھ جہان جائیں وہان کام نہ کیسے بنے حضور حاضر ہی - حکم ہوا بلاؤ -

بی آپا صاحب پردہ اٹھا کر تشریف لائیں مگر انسپکٹر کو دیکھکر ذرا جھجکی تھی کہ ویسے ہی بہت ادب کے ساتھ سلام کرکے اندر آئی -

ب - آئیے بی آپا صاحبہ تم تو حسینا بنی ہوئی ہو -

آپا - سرکار ہم گریب لوگ ہین -

ب - للتو اقسم تیرے ہی سر کی کہ بڑی ہی نکیلی عورت دکھائی ہی تونے -

ل - سچ سچ حضور گواہی کے لیے آئی ہی کہ حضور کی پسند کے لیے -

ب - کل اعضا تناسب گول گول بدن - اور گوری چٹی رنگت - سانچے کا ڈھلا جسم - آنکھین کٹیلی رسیلی نشیلی -

	رسیلی متوالیون نے جادو ڈالا	

ا - مزے ہین آگئے میان -

ب - اور رسیلی متوالیون نے جادو ڈالا -

مہری - سحر کو تو ڈر ہی -

ب - (تھرک کر) جادو ڈالا رے - اور رسیلی متوالیون نے جادو ڈالا -

ا - اب لکھنے بھی دیجیے گا کہ جادو ہی کو روئیے گا -

ب - بی آپا صاحبہ ہماری طبیعت آپ پر آگئی ہی -

آپا - (ہنسکر) این! اہو وہ سرکار -

ل - سرکار کا مجاز ہنسی کا ہی -

ب - بس اب طبیعت آگئی -

مہری - طبیعت کیا آندھی ہی -

ب - بس اب آپ ہمارے گھر پڑ جائیے -

اِسپر مہری اور کندن اور منمن نے زور سے قہقہہ لگایا کہ واہ آنے دیر نہین اور پیغام کرتے دیر نہین - للتو اور کدر را منھ پھیر کے مسکرا نے لگے اور انسپکٹر کا مارے ہنسی کے برا حال تھا -

آپا - یہ کچھ کا لاابالی تو نہین ملیے ہین -

ل - نہین - نام کو نہین - دل لگی باز ہین -

آپا - اب ہمین نوکری پہ دیر ہوتی ہی -

ب - نوکری! یہ کیا لفظ سنا یا - میرے کان اس لفظ سے آشنا نہین ہین - میرا محل اور نوکری کرے -

آپا - (ہنسکر) اہو واہ ہی - اب رنگ لائی گلہری -

پرائی جورو کو اپنا محل بنائے لیتے ہین -

ب - تم بھی تو میری گلو - پیر اکھاڑ دی گلو -

مہری - (مارے ہنسی کے بیتاب ہوکر) گلو بولو -

منمن - گلو بیگم انکا نام رکھدو -

کندن - اِسلے وخت تو اور بھی کھل کھیلے -

ا - واقعی امر یہ ہی کہ عورت یہ بڑی خوبصورت ہی جوانی کے علاوہ حسن بھی بے مثل ہی -

ب - کوئی میرے دل سے پوچھے -

ا - جی ہ

ترے تیر نیم کش کو کوئی میرے دل سے پوچھے یہ خلش کہاں سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا	

ب — اسے کیا کہا ہے - برادر من وانیرو کہ برق جمال
این مہ پارہ زاہد فریب خرمن صبر من پاک سوخت -
و بہ یک نگاہ والہ و شیدا نمود پنج صد بدرہ ہم اگر شوہر
خود را بہ فارغخطی راضی کند -

ا — اینقدر زر در یک روز چہ اسے تواند کرد - اگر نگاہ
کیجئے والی ملک کے رئیس خود مختار بہ چہرہ نورانی
این جمیلہ سیم بدن افتد زر و دینار بر و نثار کنند -

ہر دو عالم قیمت خود گفتۂ
نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

صورت زیبا خداداد است و شمائل بے مثل من ہم
بہ جمال بینش شیفتہ و فریفتہ شدم -

ب — طرح بذر ست -

ا — عطاے تو بہ لقاے تو بخشیدم -

ب — براے شما جان ہم حاضر ست -

ا — تسلیم - حالا معشوقہ خود را اینقدر فرصت دہ کہ اظہار عرض
قلمبند کنم -

ب — بی آپا صاحب دیکھیے انسپکٹر صاحب کیا دریافت
کرتے ہین -

آپا — حکم - جو پوچھیے -

ا — نام کیا ہے تمھارا اور کسکے ہان نوکر ہو -

آپا — میرا نام جمالن ہے -

ب — اس نام کے صدقے - کیا خوب بانکے کسی نے
نام رکھا ہے - جمالن -

ا — اور نوکر کسکے ہان ہو -

آپا — مین مشن مین نوکر ہون -

ا — قمرن چوڑی والی کا کچھ حال جانتی ہو -

آپا — جی ہان - ہم اور وہ ایک ہی محلے مین رہتے ہین
اور بچپنے سے ساتھ کھیلے ہین - اور وہ اس کد را کو بیاہی
تھی اور میکے سے سسرال سسرال سے میکے جیسے اور
بہو بیٹیان آتی جاتی ہین وہ بھی آتی جاتی تھی - ابکی
کوئی ——— مہینے ہوے کہ ہمنے اُنکے میکے کا طور
بےطور دیکھا کہ رات کو اُنکے مکان پر مرد آنے لگے اور
ہوتے ہوتے دن کو بھی لوگ آنے لگے - ہمنے
ٹوہ لگائی تو سنا کہ نواب عسکری آتے ہین اور قمرن سے
اور اُنسے آشنائی ہے - اور قمرن کی دادی کو معلوم ہے
اور دوسری بہن نازو ایک ہندو دلسی سے پھنسی
ہوئی ہے - کہان تو تھیلے کے ساتھ روٹی کماتی تھی
کہان مرغی پکنے لگی - ایک دن قمرن کے گھر جو ہم گئے
تو نازو نے کہا کیون بہن جمالن بھلا ہم گوری بہت ہو کہ
ہماری بہن قمرن - ہمنے کہا نہین قمرن کی رنگت ہمسے
کہین کھلتی ہے - ہم جھوٹ کا ہیکو بولین اور قمرن ہی کی
نہین بلکن تمھاری رنگت بھی ہمسے گوری ہے تم دونون
بہنون کی رنگت ہمسے کھلتی ہے پھر ہمنے اُنسے پوچھا کہ
کیون بہن ایک بات پوچھین بتاؤ گی - کہا ہان بتائینگے
ہمنے پوچھا یہ تمھارے پاس رات کو کون آتے ہین -
جب تم سسرال سے دوسرے تیسرے آکے رہتی ہو
تو کوئی آتے ہین ہمنے اپنی آنکھون دیکھا ہے - نازو نے
کہا اچھا تم بتاؤ تمھارے پاس کون آتا ہے - ہمنے
صاف صاف کہہ دیا کہ ہمنے اپنے میان کو چھوڑ دیا وہ ایک
پچھلی والی پر لٹو ہے اور ہمکو مارا کرتا تھا -

بیرع جھنگ سے

ب - کیا گدھا ہو -
مہری - ایسی جو رو کو چھوڑ دیا -
منمن - وہ مچھلی والی کیسی ہو -
آپا - اسکی دادی انا کے برابر ہو اور سیر بھر گوشت ہو تو
منھ بھر لے -
ا - کیا طبیعت کا حال ہو -
ب - لاحول ولاقوۃ - بارھو جبے دار ایک دن کے لیے
ہماری خاطر سے اسکو حوالات کردو - نفرت ہوگئی -
مہری - بوڑھیا پسند کی ہو سے نے -
آپا - ہمین بڑا دک (دق) کرتا تھا -
للتوا - دو دو دن کھانا ند لے -
کندن - اسکی عمر کیا ہو -
للتوا - اجی کوئی تیس بتیس برس کا ہو ویگا -
آپا - کوئی تیس کا - ہان -
ا - اچھا صاحب - پھر کیا ہوا - وہ تنبولین کچھ اپنا حال
کہ کون آتا ہو -
آپا - بس ہمنے جو بات اصل اصل تھی وہ کہدی کہ جب
میان نے چھوڑ دیا تو للتوا تنبولی ہمارے پاس آنے
جانے لگا - ہم اب اپنے نوکری کرتے ہین اور جاہر جہور
(ظاہر ظہور) اپنے کچھ نہین کرتے کہ میمون اور مسمون اور
بیٹلے مانسون مین نوکری کرنی ہیگی -
ا - تب وہ کھلی ہونگی -
آپا - جی ہان تب وہ کھلین کہ ہم سے اور نواب عسکری
سے رسم ہو وہ ہم کو بہت کچھ دیتے لیتے ہین اور آتے
جاتے ہین مگر ہمکو [illegible] کو کانون کان خبر نہو

کیونکہ وہ پروس کا نوشا ہو
ا - قمرن کی عمر کیا ہوگی -
آپا - اجی ہوگی تیرہ اک کی -
ا - تیرہ برس -
آپا - بس اور نہین تو کیا -
ا - نواب عسکری کو تمنے خود بھی وہان بیٹھے یا جاتے کبھی
دیکھا تھا -
آپا - تین چار مراتبے -
ا - بیٹھے کہ جاتے -
آپا - ایک دن تو جب وہ آئے تو ہٹا دیا قمرن کی
بوڑھیا نے کہا کہ اگر اس سے آنکھ لڑجائے اور انکو بھول
جائین تو کیا مطلب - یہ ہولے سے رسان رسان
قمرن سے کہا ہم نے سن لیا اور کئی باری ہمنے گھوڑے
سے اترتے دیکھا -
ا - تو تم انکو پہچان سکتی ہو -
آپا - جی لاکھون مین
ا - قمرن کا بھاگنا تمھین کب معلوم ہوا اور پہلے تم سے
کس نے ذکر کیا -
آپا - جسدن کدر اپنی سسرال آیا اسکے دوسرے دن
دوپہر کو جب مین گھر کو آئی روٹی کھانے کو تو سنا کہ
قمرن اور نازو کہین کو بھاگ گئین - مین سمجھ گئی کہ
نواب نے بوڑھیا کو روپیے کی لالچ دی اور قمرن کو
لے اڑے اور نازو بھی بہن کے ساتھ گئی ہوگی مگر پھر
سنا کہ نازو انھین فسی کے ساتھ گئی ہین اور قمرن
کو نواب لے گئے ہین -

ا- اسکے بعد پھر تم قمرن کی ماں سے ملین -

آیا - چوتھے پانچوین ملتی ہی رہتی تھی - اے دیوال سے دیوال ملی ہی -

کلدرا - اور ہمسے نہ کہا -

ل - تمسے تو ہمسے ارے ہ ہ ہ ہ ہ ہ

مہری - (قہقہہ لگاکر) کیا برا عیب ہی -

کندن - (دھپ لگاکر) ہ ہ ہ

منمن - اُسکا کون قصور ہی اسمین -

ل - ہم تلک سے تو چھپایا -

ا - اُسکی ماں پھر تمسے کھلی تھی -

آیا - نہ - گھر کی ماان نے کہدیا تھا -

ا - کیا کہا تھا -

آیا - کہ قمرن کو نواب عسکری اور نازو کونسی مندوہین کوئی وہ پہاڑ پر لے کے چل دیے اور وہان سے ہجاز دن روپیے بھیجتے ہین اور اُنکا دروگا ہمیسہ دے جایا کرتا ہی - ہم نے کسو کو کانون کان خبر نکی -

کلدرا - بُرا ہمارے اوپر دہ کیا -

آیا - تو تو موے نکٹو ہی -

کلدرا - ہان پھر اب تو ایک بات ہو ہی گئی

آیا - وہ مرد کیا جسکو اپنی جورو کی خبر نہو - آج للتو کے پاس گئی کل برف والے کے پاس پرسون نواب کے پاس -

کلدرا - تم اپنی تو خبر لو -

ب - اچھا اب اس تو تو مین مین سے کیا فائدہ ہی کچھ اور باتین کرو جسمین دل بہلے -

ا - قمرن جو تیری رسکھت نہ کیجیے گا -

آیا - جی ہان خدا گواہ ہی میری جان سن سے نکل جائیگی جو آپ پہلو سے چلی گئین -

آیا - تو یہ تو بڑی مشکل ہوئی -

ب - تم جاکے کروگی کیا - یہان کیا شی نہین ہی - کھانیکو جو چیز مرغوب ہو دو تین وقت کھاؤ - میوہ تر و خشک کھاؤ - خیار ہیو - دودھیا چار - زیور کے لیے اسی دم ہم حکم دیتے ہین - سنار کو بلالاؤ جی - کپڑے ہمارے پاس موجود ہین کئی کوٹھے پٹے پڑے ہوے ہین - روپیہ جس قدر کہو ابھی بسا دون کمرے سجے سجائے ہین جو کمرا پسند ہو اُسمین رہو - خدمت کے واسطے خادمہ موجود ہین - ماما چھوچھو پیش خدمت وہان جاکے کروگی کیا -

آیا - تو کوئی اپنا گھر بار چھوڑ دیتا ہی -

ب - اسی کو کیون نہ گھر بار بناؤ -

آیا - (آیا نے للتو کی طرف دیکھا) اب اچھا اسوقت تو جانے دیجیے -

للتوا - تو کیون نہین کہا تم تم مانتی ہو -

ب - علیحدہ لیجاکے سمجھادو -

للتوا - ادھر آؤ جان -

آیا - سرکار اب اتنے وخت تو جانے دین -

ل - (علیحدہ لیجاکر) - بڑی بیوقوف ہی تو - ارے کسبت کھل جائیگی -

آیا - یہ تو ہین کچھ جنچتا نہین -

ل - یہ کہاں سے ... ور پہلو ر

آیا - تین تو میٹھی ہین اور چوتھی ہے مین مصرع ڈھنگ سے
ہر روج تین چار آئی ہونگی -

ل - ٹھرن ہو - اری ل ل لکھ پتی ہو جائیگی -

آیا - اچھا اُنکو ادھر بلالو جری -

للتو اجا کے بشیر الدولہ کو لے آیا اور اُس کمرے مین ان دونون کو علیحدہ چھوڑ دیا -

ب - (بوسہ لیکر) جانی تیری بدقسمت معلوم ہوتی ہو مجھکو اری نادان اس گھر مین آن کے خالی خولی جائیگی واہ -

آیا - سرکار آپ لوگون کا کون ٹھکانا ہو گھڑی مین کچھ گھڑی مین کچھ -

ب - اچھا تو ایک ہفتہ تو آزمایش کرلو -

آیا - بہت اچھا -

ب - بس جی خوش ہو گیا -

تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہون دن پچاس ہزار

آیا - لے اس بوسے کے دام تو حال فی الحال دلوادو پھر آگے سمجھا جائیگا -

ب - حال فی الحال ! عربی بولنے لگین - کیا دلوائین تمھین کہدو -

آیا - چاندی تو ہم لینگے نہین -

ب - سونا لو - جواہر لو - لو یہ انگوٹھی لو - اور اسکو بازار مین اکوانا کہ کتنے کا مال ہو دیکھو لوگ کیا پرکھتے ہین -

آیا - ادئی جسمین دھری جاؤن کہ تو کہان سے ان دانئون کی انگوٹھی لائی -

یہان کی اِس چہل پہل کو چھوڑ کر اب محمد عسکری کا حال سنیے -

نواب محمد عسکری کی طرف سے جوڑ

نواب محمد عسکری سے نواب نادر جہان بیگم نے اُنکی حرکات ناشایستہ کی چندان شکایت نہین کی لیکن وہ ایک بار اُنکی جانب دیکھکر مسکرائین - اور یہ جھیپے - وہ اِسی کو غنیمت سمجھین - کہ نواب صاحب ہاتھ پاؤن بچاکر بخیر و عافیت گھر واپس آئے - وہان تو دیکھنے کے لالے پڑے ہوے تھے کُل حال اپنی بہن اور بہنوئی کی زبانی سنا کرتی تھین دو تین روز نواب محمد عسکری شب کو گھر ہی پر رہے کہ بیگم صاحب کے کچھ تو آنسو پوچھین اور بشیر کی نسبت اب مزاج مین سہولیت اور بردباری اور تحمل بھی زیادہ تھا - چوتھے روز بیگم صاحب سے رخصت کے طالب ہوے اور کہا دو دن کی رخصت دیجیے - دن کو کھانا کھانے آیا کرونگا - بیگم صاحب اس انوکھی درخواست سے متحیر ہوئین اور مسکراکر فرمایا (کیا مین آپ کی میانجی ہون) -

چوتھے روز نواب صاحب پہلے اپنے دوست چھٹن صاحب کے پاس گئے -

چھٹن - چلتے ہونا -

ع - ہان ہان - کہو کوئی تازہ خبر !

چ - وہ بدمعاش یہان کے انسپکٹر سے خوب گٹھ گیا ہے -

ع - ہان وہ تو سن چکا ہون -

چ - جھوٹی گواہیان لکھوا رہا ہو۔

ع - ابھی مقدمہ دائر ہونے مین عرصہ ہو۔

چ - تمھاری یہ سہل انکاری اور یہی مارے ہی ڈالتی ہو۔ ہمنے اپنا ایک محرر قادر جیو کے پاس بھیجا ہو اور وہ قادر جیو کو ہمراہ لیکے بیرسٹر صاحب کی کوٹھی پر آئیگا۔ بس اُس سے بات چیت کیجیے۔

ع - مگر بھائی صاحب وہان بلانا ٹھیک نہین ہو۔

چ - پاگل ہو خاصے۔ میرا آزمودہ اور معتمد علیہ ہو۔

یہان سے یہ دونون گاڑی پر سوار ہوکر چلے تو رستے مین کدرا اور للتوا دونون سے مڈبھیڑ ہوئی اور دونون نے جھجک کے انکو سلام کیا تو چھٹن صاحب اور محمد عسکری دونون شرمائے اور گاڑی دور نکل گئی تو چھٹن صاحب نے اپنے دوست سے کہا کیون جی بھلا اس کدرا کلموہے کے پاس ایسی پری رہ سکتی تھی۔ ہرگز نہین اسکو واقعی تمھارا ہی سامیان چاہیے تھا۔ مگر بیچ کہنا اُنکے سلام کرنے پر کس قدر جھینپے ہین۔ نواب محمد عسکری نے مسکرا کر کہا کہ کدرا کو تو مین نے کئی بار نواب رونق جنگ بہادر کے ہان جاتے آتے دیکھا تھا مگر للتوا کو کبھی نہین دیکھا تھا۔ پرسون میرے کوچبین نے کہا کہ حضور یہی پہاڑ پر آیا تھا۔ چھٹن صاحب بولے کہ ہم نے تو للتوا کو فوراً پہچان لیا پہاڑ پہ بھی تو زور دن پر تھا۔ اب یہ اسوقت یا تو اس نابکار بشیر الدولہ کے پاس جاتا ہوگا یا تھانے پر۔ وہی جگہ اُنکے ٹھکانے ہین بس۔ مگر ابھی تک جھجک کے سلام کرتے ہین۔ کوئی تدبیر ایسی ہوتی کہ ... لگ جاتے للتو جاتے۔ بس پھر بشیر الدولہ کے باپ تک کے بنائے کچھ نہ بن پڑتا اور پولیس کی کیا اصل و حقیقت ہو۔ چلو رونق جنگ کے ہان چلین۔ چھٹن صاحب کی اس رائے سے محمد عسکری نے اتفاق نہین کیا کہ رونق جنگ کے پاس جائین۔ کہا اول تو دو کوس نکل آئے اور دوسرے وہ خود غالباً وہین ہونگے۔ جب بیرسٹر کی کوٹھی پر پہونچے اور اندر گئے تو دیکھا کہ نازو اور قمرن دونون سر کھولے ہوے کھڑی ہین۔ نواب صاحب نے بیساختہ یہ مصرع پڑھا۔ ع۔

سر کھولے ہوے قاف سے پریان اتر آئین

کرسیون پر سب بیٹھے۔ نواب صاحب نے مسخرے سے کہا یار اسوقت عمدہ عمدہ شعر سناؤ۔

مسخرہ - حضور غلام کی طبیعت حاضر ہو ابھی لیجیے۔

نازکرتی ہوئی اٹھلاتی ہوئی نازو جان
بھاگو سے مہراج بلی ساتھ مرے گھر آئین

مہراج - اب تمھاری قضا ٹپل رہی ہو۔

مسخرہ - حضور جانصاحب کا طرز ملاحظہ ہو۔

فتنہ انگیز اور آفت شوخ
بی بی نازو تو ہین قیامت شوخ
مچھیان سے کے میرے گا ٹوکی
کہتی ہین لیسی ہی یہ رنگت شوخ
بولین مہراج بلیا سے نازو
بھائی تیری بھی ہو طبیعت شوخ

چھٹن - اتنا ہو صاحب ہندی کی غزل کا ایک مصرع

نواب غضنفر الدولہ بہادر کے یہان ایک مشاعرے مین مصرع طرح تھا ع۔

پھولوں مین تل رہا ہی کانٹا مرے چمن کا

بڑے بڑے اساتذہ اس مشاعرے مین موجود تھے منجملہ اُنکے جانصاحب بھی اوڑھنی اوڑھکے تشریف لائے اور ایک بڑی لمبی چوڑی غزل پڑھی۔

میرا انہ تو میان ہو تیری نہ مین ہون جوروا
اب میرے تیرے رشتہ ہی بھائی اور بہن کا

وحشی سی بن رہی ہون بہلاؤنگی دل اسی سے
ننھا سا لا دے بچہ صیاد حسان ہرن کا

سینہ صا بنایا جائے بانکا جو ٹیڑھی بولے
تشاہی بین لطف تھا کچھ ای نو بانکپن کا

وحشی کو رام کرکے ایسی کتھا سنائی
ہردم دوگانا کلمہ پڑھتی ہی برہمن کا

تو شاعرون مین نامی ہی آج جانصاحب
ہی ملکون شہرہ اُجڑی ترے سخن کا

نواب۔ اپنے فن مین یکتا تھا۔

اختر۔ اسمین کیا شک ہی۔

چھٹن۔ ریختی انشاء اللہ خان بھی اچھی کہ گیا ہی۔

نواب۔ ہان! کیا خوب! کیا جانصاحب کے پہلے بھی ریختی گو شاعر ہو چکے ہین۔

اختر۔ ہان پیرو مرشد۔ انشاء اللہ خان کے دیوان مین موجود ہی اور پورا دیوان کا دیوان ایک دو غزل نہین۔ جی۔ اور وہی رنگ۔ وہی بیگماتی محاورے ۔

انگوڑی چاہت کو کیون سمجھا عبث کے جھکورے جھیلنے کو
دوگانا پڑ جائے ٹکی ایسے تمھارے کھیل کھیلنے کو

عمدہ کلام ہی۔

نواب۔ یہ ہمین آج ہی معلوم ہوا۔

مسخرہ۔ اور یہ کسکا شعر ہی۔

لال منھ ہو گیا غصے سے نہ کھانا کھایا
سُنا مرزا نے جو بکے ہین چھنند رخالی

اختر۔ جی یہ جانصاحب کی غزل ہی۔

روز پھر آتی ہی لونڈی مری جا کر خالی
بھاڑ مین جائے کرایہ وہ کرین گھر خالی

کام بیگم نے کیا گوندے مین مردونکا اچھی
لڑکیان نوروز مین کرو ڈمین بہتر خالی

اور مقطع ہی۔

جانصاحب کا نہین ہتا ہی چھپر خالی

مسخرہ۔ یہ رنگ تو خیر پھر بھی کچھ ہی مگر چھپکلین تو گولی مار دینے کے قابل تھا۔

نواب۔ اجی لاحول ولا قوۃ کسکا ذکر کرتے ہو۔ نام نہ لو۔ نازو تم بھی اب پڑھنا سیکھ لو۔

چھٹن۔ مہراج بلی سے تعلیم لیا کرو۔

نازو۔ کیون جی پڑھاؤ گے۔ مگر پہلے اُردو پڑھاؤ۔ ای یہ موا خود تو پڑھا لکھا ہی ہی نہین۔

اتنے مین مہری نے آکے کہا سرکار بی مغلانی بھی آگئین اور ساتھ ہی مغلانی نے بھی جھکجھک کر سلام کیا نواب صاحب کے جان مین جان آئی۔ یہ تو سمجھے تھے کہ مغلانی کا اگر ہو جانا ستم ڈھائیگا۔ وہ جو ہمارے خلاف گواہی دیگی تو تسمہ باقی نہ رکھیگی۔

قمرن - مگر وعدے کی خوب سچّی نکلین - واہ - اِتنے دن کے بعد مُنہہ دکھایا -

نازو - ہم تو سمجھے تجھے مُنہہ دیکھنے ہی کی محبت ہی -

مغلانی - لونڈی قربان جائے حضور مین نے تو مہری کے مُنہہ در مُنہہ کہا تھا کہ حضور مین چار دن منجھلی بھاوج کے پاس رہکر جہان حضور ہونگی وہان آؤنگی تو جس مکان کا حضور پتا دیا تھا وہان سے میری منجھلی بھاوج اُسکے دولت گنج مین جاکے رہین -

مہری - تمنے یہ تو نہین کہا تھا بی مغلانی کہ تین چار دن مین آؤنگی -

مغلانی - اوئی واہ رے ترے جھوٹ - آنکھون پر دیوار اُٹھاتی ہو -

نازو - وہان تمکو کام کیا تھا بی مغلانی -

مغلانی - حضور ہماری منجھلی بھاوج کا لڑکا تین اب ماشاءاللہ جوان ہوا ہی اللہ رکھے - اُسکا عقد ہماری منجھلی بھاوج کرنے کو تھین - مگر بڑے بھائی کو وہ گھر نہین بھاتا تھا کہ اُس لڑکی کا باپ شاہی مین جلّاد تھا سر کاٹنے پر نوکر تھا اور ہمارے بڑے بھائی نے اپنی آنکھون دیکھا تھا کہ ایک زمیندار کا سر اُسنے کاٹا تھا اور پھر وہ کچھ برس مین جاکے مسلمان ہو گیا تو آنکھون دیکھی مکھی تو نہین نگلی جاتی حضور -

نازو - کیا تلوار سے گلا کاٹتے تھے -

نواب - نہین تو - سوئی سے کاٹتے تھے -

مہراج - تلوار سے نہین تو کیا مقراض سے گلا کاٹا جاتا ہی -

نازو - (کانپ کر) - ہائے ہی ہیجان جاتا تو ابی گئی - سچ ہی ظالم کی مراد پوری نہین ہوتی -

نواب - واہ - کیا اب پھانسی نہین دیجاتی -

اختر - آپ نے تو شاید مہراج بی جلّاد کو گلا کاٹتے ہوئے دیکھا ہوگا -

مہراج - جی ہان دو بار -

قمرن - بھلا جس بیچارے کا گلا کاٹتے تھے وہ ہلتا ڈلتا تھا کہ بس کھڑا رہتا تھا -

نواب - بس کھڑا پکارا کرتا تھا کہ آؤ یار جلّاد سر کاٹو یار رحم نہ -

قمرن - (تمسخر کی اور شاید کہی - انکی ہر بات مین دل لگی سوجھتی ہی -

مہراج - آنکھون سے آنسو دیتے تھے - ذرا تو جنبش کر نہین سکتا تھا -

اختر - وہ بیچارے لوگ نہین ہوتے تھے بی قمرن جان صاحب وہ گردن زدنی ہی ہوتے تھے - پچاسون آدمیون کا خون کرتے تھے - ڈاکے مارتے تھے - گھرون مین گھس گھس کے اسباب چھینتے تھے اور آدمیون کو قتل کرکے اور جان و مال دونون لے کے چل دیتے تھے -

مغلانی - تو مہری نے ہمارے ساتھ یہ سلوک کیا اور مین اِنکے سامنے ہی گئی تھی - مگر اللہ بچائے ظاہر رحمان کا باطن شیطان کا -

نازو - اچھا مہری وہ دن بھر آئین تو کیا حرج ہوا اگر یہ تو بتاؤ کہ شہر بین کچھ نقل ہی -

مغلانی۔ نہین سرکار ہمنے تو کسی کی زبانی نہین سنا اور اتنے بڑے غدار شہر مین یہ خبرین اگر مگر تھوڑا ہی مشہور ہوا کرتی ہین۔

نواب۔ نہین مشہور تو یہ خبر ضرور ہوگی۔ مگر شہرت تب ہی ہوگی جب عدالت مین مقدمہ دائر ہوگا۔

اختر۔ خدا نہ کرے۔

مسخرہ۔ حضور اب عدالت کا نام نہ لین۔

اختر۔ خدا نے چاہا تو سٹپٹا کے رہجائین۔

مسخرہ۔ آمین! اور انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔

مغلانی۔ حضور کچھ سننے مین آیا یہ اس موے کدرا کو کس نے ابھارا ہے۔

نواب۔ ہان۔ یہ ہمارے ہی ایک عزیز بغلی گھونسا نکلے ہین۔

چھٹن۔ الاقارب کالعقارب۔

مغلانی۔ حضور کے عزیز۔ رشتہ دار۔

مسخرہ۔ اپنے رشتہ دار پر خدا کی مار۔

نازو۔ رشتہ دار کا ہیکو دشمن ہین۔

مغلانی۔ وہ کون ہین سرکار۔ ذری ہمین بھی تو اس اُجڑے کا نام سنوں اور پانی پی پی کے کوسوں۔

نواب۔ جی یہ نواب بشیر الدولہ کے کانٹے بوئے ہین یہ کمبخت بغلی گھونسا نکلا۔

مغلانی۔ انکی جورو اگور کا منھ دیکھے موے بدذات پر بجلی گرے۔ جل بھن کے راکھ کا ڈھیر ہو جائے۔ مردے کو یہ سوجھی کیا۔ در گور نگوڑے کو ہو کیا گیا ہے۔

اختر۔ تم دیکھتی جاؤ۔ کیے کی سزا نہ پائے تو سہی کہ کر دکہ نیافت۔

مسخرہ۔ جی ہان ہے ع۔

کیا خوب سودا نقد ہے اس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے

چھٹن۔ مین نے اس شخص کی بہت سی روایتین سنی ہین بڑا زانی دغاباز اور بدذات آدمی ہے۔

نواب۔ ذرا اس معاملے کو سر ہونے دیجیے۔ پھر دیکھیے گا کہ کیا ہوتا ہے۔

مسخرہ۔ نگنی کا ناچ نچایا ہو تو سہی۔ جائے کہان ہین ماموں مگر ابھی نہین۔

اتنے مین نواب رونق جنگ بہادر اور بیسان ممن آئے اور رونق جنگ کو دیکھکر نازو اور ثمرن کسی قدر جھینپین۔ پہلے تو رونق جنگ نے انکو چھیڑا کہ واہ واہ واہ اچھا گل کھلایا۔ ادھر نواب کے ساتھ بہار بہ چلا رہی ہو اور ادھر کدرا کو لکھ بھیجا کہ تمھارے پیر پر پٹی کھلوا دے تمھارے تو کاٹے کا منتر نہین ہے۔ نواب کے ساتھ اچھا سلوک کیا)۔

ثمرن سمجھی کہ ان سے کسی نے جا کے یہ خبر دی کہ ثمرن اور نازو ہی نے کدرا کو سکھایا ہے کہ تو نالش کر دے ہوش اُڑ گئے۔ سیکڑون قسمین کھانے لگی مگر نازو نے کہ طرار اور ثمرن کی نسبت سمجھدار تھی مسکرا کے تیوری چڑھا کے ان کے ساتھ کہا (اچھا پھر کیا بُرا کیا صاحب پرائی بہو بیٹیون کو پھسلا پھسلا کے لے جانا اور نکال لینا گھر بار ماں باپ میاں دیور ساس نند سب سے چھڑوانا کون بھل منسی کی بات ہے ہم کیا یہ جانتے تھے کہ انکی نیت خراب ہے)۔

یہ تقریر نازو جان نے اس شیرین بیانی اور دلربائی اور کسی قدر کج ادائی سے کی کہ رونق جنگ پھڑک گئے اور کہا یار عسکری بھائی جان حق تو یون ہی کہ واللہ مجھے تم سے سخت نفرت ہو گئی تھی کہ ان لوگون کو تم بھگا کے پہاڑ پر لے گئے اور یہ سارا فضیحتا کیا مگر اسوقت جو ان دونون اندر کے اکھاڑے کی پریون کو دیکھا تو دل بیقرار ہو گیا - واہ کیا صورتین ہین واللہ اور نازو کی اس تقریر اور کج ادائی نے اور بھی مار ڈالا - (نازو تم ہمارے گھر پڑ جاؤ) -

مہراج - بندگی عرض کرتا ہون جناب -

رونق - تسلیم عرض ہی (مسکرا کر) معاف فرمائیے گا مزاج شریف حضور کا -

مہراج - مزاج برہم ہی اسوقت -

نواب - اچھا بھئی نازو کی رائے لیجائے -

نازو - ہم راضی ہمارا خدا راضی -

مہراج - خوش ہوئے آپ - ایسی ہرجائی بھی نہ دیکھی ہو گی وہان بیرسٹر کے ساتھ بھاگی جاتی تھی یہان اِسے پیغام ہی - اچھا جاؤ ہمنے طلاق دیا -

نازو - اللہ اللہ بڑے طلاق دینے والے - طلاق دے جاکے بیاہتا جورو کو - ڈھونڈھ جاکے کہین اُپلے بیچ رہی ہو گی -

راوی - اسپر بڑا قہقہہ پڑا -

رونق - مین سوچتا ہون کہ یہ وہی نازو ہی - اللہ اکبر کیا ڈانٹ ڈپٹ اور طراری اور عیاری اور لگاوٹ ہی کہ واہ جی واہ - چاہیے منشی مہراج بلی صاحب سے لڑائی ہی کیون نہو - بندہ بے گھڑ ڈالے نہین رہتا -

مہراج - کیا کیا بیفکرے جمع ہین - اجی تم نازو اور مجکو دونون کو ایک ساتھ گھر ڈال لو مگر حالات تو بیان کرو صاحب -

مسخرہ - ہان حضور کہہ چلیے -

ہمن - ابھی ملک تو خیر صلاح ہی مگر ــــــ

اختر - یہ اگر مگر ہی تو بُری -

رونق - بھئی یہان تک پتا لگا ہی کہ کوتوال نے جابجا تحقیقات کی - جس مکان مین تم انکو لیکے رہے تھے وہان جاکے دریافت کیا کہ یہ مکان کس نے لیا تھا مالک مکان نے تمھارا نام نہین بتایا - مگر جو مہری تمھارے ہان کچھ دن کے لیے نوکر ہوئی تھی اُسنے پہلے تو انکار کیا کہا مین نوکر تو اس مکان مین ضرور تھی مگر نام نہین معلوم کہ کون تھین اور نہ نواب صاحب کا نام معلوم ہی اور نہ اُنکو اچھی طرح سے پہچانتی ہون کیونکہ وہ رات کو چھپ کے آتے تھے - مگر دوسری دفعہ سب صاف صاف قبول دیا کہ نواب محمد عسکری صاحب دو عورتون کو بھگا لائے تھے اور مین اُنکے ہان نوکر تھی اور ایک کا نام قمرن ہی دوسری کا نازو - روپیے کی طمع مین کچا چٹھا کہہ سُنایا اور نواب بشیر الدولہ کی منظور نظر بھی ہی اور اُس محلے کے ایک بنیے نے بھی سب صاف صاف لکھوا دیا -

نواب - اُسکی گواہی تو خیر - گھر مہری کم بخت تو گھر کے اندر تک کا حال جانتی ہی اور کس کس نے گواہی ہمارے خلاف دی ہی -

رونق — اسٹیشن پر بھی گیا - مگر تم نے بھی تو غضب ڈھایا کہ ڈنکے کی چوٹ اسٹیشن پر انکو فنسون پر بٹھا کر لے گئے اور گھٹا ٹوپ اور آنوا اور ددا اور یہ اور وہ - کوئی جانتا ہو تو خواہ مخواہ جان جائے - رات کے اسٹیشن ماسٹر نے گواہی دینے سے قطعی انکار کیا - کہا ہمکو کچھ نہین یاد ہی - اسٹیشن پر صدہا آدمی روز چڑھتے اُترتے رہتے ہین کیا ہم اسم نویسی کرتے رہتے ہین - ہمین کچھ نہین معلوم - پھر اُس موٹے جمعدار کو بلایا اُسنے بھی قطعی لاعلمی ظاہر کی - کون نواب صاحب ہان جانتا تو ہون - ہمارے شہر کے رئیس ہین مشہور آدمی ہین مگر اُنکے ساتھ پہاڑ پر مین نے کسی کو جاتے آتے نہین دیکھا -

نواب — وہ بڑا بھلا مانس آدمی ہی - شاہی مین چوبدار سلطانی تھا -

اختر — جی ہان حضور - نواب اکرام الدولہ بہادر کے پاس بھی رہ چکا ہی -

رونق — مگر ایک تار بابو نے بہت ہی خلاف گواہی دی - بہت زہر اُگلا - معلوم ہوتا ہی بشیر الدولہ نے اُسکو معتد بہ رقم دی ہی -

اختر — حضور نے پہچانا - یاد کیجیے یہ وہی بابو ہی جس کو حضور نے کوٹھی سے نکلوا دیا تھا - وہ جو بلا اطلاع محل خانے کی ڈیوڑھی کے اسطرف باغ مین ٹہل رہے تھے - لوگون نے منع کیا تو کہا ہم نواب صاحب کے حکم سے آیا ہی -

نواب — اخاہ یہ وہ ذات شریف ہین -

اختر — جی - معلوم ہوتا ہی تاک ہی مین تھا -

رونق — اور ایک ٹوپی والے کی گواہی دلوا دی -

چھٹن — تار بابو نے کیا گواہی دی -

رونق — کہا نواب صاحب کو ہم اچھی طرح سے جانتا ہی وہ اسٹیشن پر آیا - دفتر کے کلاک گھڑی سے اپنا جیب کا گھڑی ملایا - ہمسے بات چیت کیا - اُسکے ساتھ مینوسپل کمشنر منشی مہراج بلی تھا اور وہ آگا تھا جو کالے گھوڑے پر نکلتا ہی اور زنانہ سواری تھا - دو تھو عورت پردے مین تھا اور بہت سا نوکر چاکر عورت تھا پردہ کرا کے فرسٹ کلاس مین بیٹھا اور پہاڑ پر گیا -

اختر — بہت تجھپر خدا کی مار -

ممن — اور سلسلہ وار بیان کیا -

مسخرہ — کیا اُس دن تھا وہ -

نواب — ضرور تھا - مگر یہ سب غلط ہی کہ گھڑی ملائی اور بات چیت کیا یہ بالکل جھوٹ ہی - محض مہمل مگر وہ تو اُسکو عداوت پڑ گئی ہی - دشمن جان ہو رہا ہی -

رونق — اب اِس بیان مین چاہے کچھ کچھ فرق بھی ہو مگر ایسے معتبر آدمی کی زبانی سُنا ہی کہ سر مو فرق نہین ہو سکتا ہان اُسکے اور میرے بیان مین فرق ہو گیا ہو تو عجب نہین ہی -

مہراج — وہ کون ہی -

رونق — بجرنگ بلی - روز نامچے سے دیکھکے بتایا ہی اور یہ بھی معتبر خبر ہی کہ کوتوال دو تین دفعہ روز بشیر الدولہ کے ہان جاتا ہی اور اُنکے گھر سے مرغ روز بلا ناغہ پک کے آتا ہی - یہ انسپکٹر صاحب کی کارگزاری ہی - صبح کو

وہیں کھانا کھاتا ہے اور شام کو روز صبح پک کے آتا ہے۔
اور چھوکی شہادتیں ڈھونڈھتا پھرتا ہے بیکار۔
اختر۔ مگر مہری مردار نے انکار کر کے اقبال کر دیا۔ یا شاید
انسپکٹر نے دھمکایا ہو۔
رونق۔ پہلے میں جب بر سر موقع تحقیقات ہوئی تب تو
قطعی انکار کر گئی مگر پھر انسپکٹر نے کانسٹبل کو بھیج کے
بلوایا اور بشیر الدولہ کے مکان پر بلوایا۔ وہاں انشاء اللہ
اس پر پیچ کئے ہونگے۔ کیونکہ ایک سپاہی نے
بجرنگ بلی سے بیان کیا کہ مہری کرسی پہ بیٹھی ہوئی تھی
تو اس نے خدمتگار سے کہا کہ تمہارے نواب صاحب
نے اس مہری کو بڑا بے ادب کر دیا ہے تو خدمتگار نے
ہنسکر جواب دیا کہ ایسی ایسی یہاں دن بھر میں بیس آتی
ہیں بیس جاتی ہیں اور نواب صاحب انکے ہاتھ کی
چپتیں کھاتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں۔ اب مہری
کو اپنے ہاں نوکر رکھ لیا ہے اور اسکے ذریعہ میاں
کو کانوں پہ بھیجدیا ہے۔
نازو۔ مگر واہ ری ارواح۔
قمرن۔ کلو ہی۔ کلوٹی چالیس برس کا سن منہ جیسے
اچھو سر کی پھانک۔
اختر۔ تو اسقدر سمجھیے کہ گویا اسکے بس ہی میں آ گئے
توبہ۔ توبہ۔ کرسی پر بیٹھتی ہے
مسخرہ۔ انکا بھی نام لکھ لیجیے۔ ابھی وہ آن کے
سر پر بیٹھیگی۔ آپ بھی عجیب آدمی ہیں۔ وہ اسکے
کلے پر بیٹھیگی ع۔

آ گیا جی ابھی یہ جی ہی تو ہے

مگر بقول نازو جان کے واقعی کیا ارواح ہے۔ ماشاء اللہ
کوئی چالیس برس کا سن ہوگا۔ مجھے خیال ہی نہیں
آتا کہ یہ کون سی مہری ہے
مغلانی۔ اے وہ نہ چالیس کی ہوئی۔ برس تینتیس
ایک کی تو ضرور ہی ہوگی۔
نازو۔ اور صورت؟
مغلانی۔ اے جیسے الّو۔
رونق۔ نہیں جتنے ہیں نمکین عورت ہے۔
قمرن۔ تمہیں نمکین ہے۔
نازو۔ خاک دھول نمکین ہے۔
مغلانی۔ اے حضور یہی جیسا حضور کے بوٹ کا رنگ ہے۔
راوی۔ گو مغلانی دل میں خوب سمجھتی تھی کہ
مہری غضب کی نمکین ہے اور یہ بھی جانتی تھی کہ اگر
نواب عسکری دیکھ لیں تو ضرور پھڑک جائیں مگر وہ
موقع تعریف کرنے کا نہ تھا۔
نازو۔ معلوم ہو گیا موا اندھا بھی ہے
قمرن۔ اندھا نہ ہوتا تو کلوٹی پر کاہیکو لوٹ ہو جاتا۔
اختر۔ اور زر دار ہو کر
مسخرہ۔ خدا غارت کرے شور کو۔
اختر۔ آمین۔
قمرن۔ آمین ثم آمین ع۔

این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

اور سن لیجیے گا صبح شام ہی ہیضہ ہوا چاہتا ہے۔
نواب۔ اجی ہم کیوں کوسیں کسی کو۔
مغلانی۔ ایسی ہی بات ہے سرکار۔ نیکی نیک را

بڑی بدرا - جو کسی کے واسطے کنوان کھودیگا وہ مو آپ اُسی کنوین مین گریگا -

اختر - چاہ کن راچاہ دربیش - کہ کرد کہ نیافت یہ کرچک ہو قبلہ -

نازو - ہمارا جی گھبراتا ہی یا اللہ یہ قصہ کب تک طی ہوگا جو کچھ ہونا ہو وہ ہو جائے -

قمرن - یہ ہر گھڑی کی جھائین جھائین تو جائے -

نازو - سب طی ہوا جاتا ہی -

نواب - تو نازو جان پر تو کوئی جوکھم نہین ہی - ہان ہماری قمرن جان کی نسبت اِس قدر ہو سکتا ہی کہ شاید اِنکو حکم ہو جاے کہ کدرا کے پاس چلی جاؤ سو اُسکو دو چار سو دے کے اِس بات پر راضی کر لینگے کہ فارغخطی لکھدے -

قمرن - اور اُس موئی کلموہی ستھری کو بھی کچھ ضرور دلوا دو -

مغلانی - اُسکے کاٹے کا منتر ہی نہین ہی کیسی چٹک مٹک کے چلتی تھی - بوٹی بوٹی پھڑکتی تھی -

قمرن - ہان اور اپنے نزدیک بہت بن ٹھن کے رہتی تھی -

مغلانی - حضور اُسکو لگاوٹ بازی مین بڑا دخل ہی مرد کو باتون ہی مین فریفتہ کرلے -

قمرن - اب ابھی بشیر الدولہ کے سے مرد ہون تو شاید پھسل جائین جن مردون کو اللہ نے آنکھ دی ہی وہ تو ایسی کلوٹی پر نہ ریجھینگے -

نازو - نواب از براے خدا ایک ٹھکانے تو لگا دو اب تو ناؤ منجدھار مین ہی -

نواب - گھبراؤ نہین - ہانجھی اناڑی نہین ہی - ناؤ اب جلد کنارے پہ لگی جاتی ہی -

مسخرہ - کیا خوب - پورا مصرع ہو گیا - ع -

ناؤ اب جلد کنارے پہ لگی جاتی ہی

اختر - حضور شعر ملاحظہ ہو -

جانی نازو سے کہو کاہیکو گھبراتی ہی ناؤ اب جلد کنارے پہ لگی جاتی ہی

نواب - سبحان اللہ کیا ہی برجستہ کہا ہی -

ممن - حضور کا بھی تو ایک مصرع برجستہ ہی -

نواب - ہمنے تو خیر اٹکل پچو کہا تھا مگر اُنھون نے برجستہ کہا ہی اور مضمون خیز -

مسخرہ - حضور غلام نے بھی کچھ عرض کیا ہی -

نازو بولین کہ "ارے سن موے مہراج بلی شکل تیری مجھے اک آنکھ نہین بھاتی ہی"

اختر - ماشاء اللہ آپ بھی لینے لگے -

اتنے مین منشی مہراج بلی باہر سے ہانپتے ہوے ایک کاغذ لیکر آئے اور کہا بھائی صاحب پولیس کے لوگون نے تو آخر کار ہار کر کپتان صاحب کو رپورٹ بھیج دی سب لوگون نے ہمہ تن گوش ہو کر اُنکی تقریر سُنی -

نواب - کیا رپورٹ کر دی -

رونق - اول تو ان سے یہ دریافت کیجیے کہ آپ سے یہ حال کس نے کہا کہ رپورٹ کر دی اور رپورٹ کی بھی تو کیا کی -

مہراج — بھئی بجرنگ بلی نے مجھ سے کہا کہ آج پولیس سے کپتان صاحب کے پاس رپورٹ بھیجدی گئی مگر ویسے ہی ایک جمعدار آ پڑا اور ہم نے بات ٹال دی اور وہ بجرنگ بلی کو اپنے ساتھ کوتوال کے پاس کسی ضرورت کو لے گیا — وہاں زیادہ دیر تک بیٹھنا مناسب نہ سمجھا تو وہان سے سید صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کے دفتر مین گیا — وہان چپکے سے دریافت کیا تو معلوم ہوا خبر صحیح تھی للّو پتّو کر کے مین نے نقل اُتاری —

رونق — نقل کہان ہی —

مہراج — یہ کیا ہی — آپ لوگون سے ہرگز نہین پڑھی جائیگی بہت عجلت مین ڈرتے ڈرتے لکھی ہی بندہ خود پڑھکے سنائے دیتا ہی —

جب تک منشی مہراج بلی پڑھیں لوگون کے دل کا عجب حال تھا — انتہا کا جوش — نازو نے قلب پر ہاتھ رکھکر کہا دھک دھک کر رہا ہی — قمرن بولی ہمارا ابھی یہی حال ہی باجی جان — نواب صاحب ہمہ تن گوش — حوالی موالی سب خاموش کہ اتنے مین خدمتگار نے آکے بدحواسی کے ساتھ عرض کیا حضور دو برقنداز درختون کی چھاؤن مین کھڑے ادھر کی طرف نہار رہے ہین (کچھ دال مین کالا کالا ہی) اتنا سننا تھا کہ سب کانپ اُٹھے — کوئی ادھر بھاگا کوئی اُدھر — نازو اور قمرن سراسیمگی کے ساتھ ایک کمرے مین دوڑ گئین مگر پازیبون کی چھما چھم کی آواز دور تک گئی — اور نواب صاحب نے جھلا کر آہستہ سے کہا ارے نیک بخت

یہ چھم چھم تو اُتار رکھو — ممن نے فوراً جا کے بیرسٹر کو جو اُس وقت آرام مین تھے بیساختہ جگا دیا — پوچھا کیون خیر باشد — کہا حضور خیر کجا — پولیس والون نے کوٹھی گھیر لی — یہ سُنکر بیرسٹر بھی ذرا بدحواس سے ہو گیا (کوٹھی گھیر لی — وجہ!) باہر نکلے اور آدمیون کو پکارا تو نواب صاحب کے خدمتگار نے کہا سرکار دو آدمی کھڑے ہوئے درختون کی چھاؤن مین سے ادھر کو نہار نہار دیکھتے تھے ہمنے کہا شاید کوئی بات ہو مگر وہ دونون برقنداز ہین اور وہ کھڑے ہین —

بیرسٹر — او بے — تم لوگ کون ہی اور کیا مانگتا ہی —

خدمتگار — صاحب بلاتے ہین تم لوگ کون ہو جی اور کہان کے جوان ہو سپاہی ہو کہ پولیس مین ہو

سپاہی (سلام کر کے) ہجور ہین برف والے صاحب کا نوکر ہون اور یہ رام لال ہیرالال کی کوٹھی کا سپاہی ہی ایک آدمی بالی بھر کے گیا ہی تون ہم ہون یہان کھڑے ہو گئے —

بیرسٹر — تم برف والے صاحب کے ہان نوکر ہو — اور یہ مہاجن کا سپاہی ہی — دیکھین تمھاری چپراس —

راوی — دیوانہ راہو سے بس ست — خدمتگار کی وحشت کو دیکھیے کہ ان دونون راہ چلتونکو کانسٹبل سمجھا اور نواب صاحب مع رفقا کانپ اُٹھے اور ادھر اُدھر بھاگ کے دبک رہے — ماشاء اللہ خیر جب بیرسٹر نے ان دونون آدمیون کو بلا کے ڈانٹا تو ممن نے کوٹھی مین جا کر نواب صاحب اور نازو اور قمرن وغیرہ کی تشفی کی اور سب کے سب

ازبس خفیف ہوے کہ لاحول لاقوۃ کیا بیوقوف بنے ہین -
بیرسٹر - دیوانہ را ہوے بس است - ای لاحول -
نازو - اِئی بیر تو ہم سب جھینپے ہوے ہین -
نواب - مجھے تو بھائی صاحب پورا پورا یقین ہوگیا تھا
کہ پولیس والے گلے پر آن موجود ہوے اور نازو اور
قمرن پکڑی گئین اور ہم اور مہراج بلی دھر لیے گئے -
بیرسٹر - مہراج بلی کہان ہین -
ممن - این ! ابھی تک تو تھے -
نواب - انھین نے آن کے بیان کیا کہ پولیس والون
نے کپتان صاحب کے پاس ہمارے مقدمے کا رپورٹ
بھیجی - یا ہی بس یہی باتین ہوتی تھین کہ ہمارے خدمتگار
نے گھبرا کے کہا سرکار دو برقنداز آئے ہین -
بیرسٹر - اور میان ممن نے آکے کہا کہ پولیس والون نے
کوٹھی گھیر لی - جلدی اُٹھیے - جا کے دیکھتا ہون تو
ٹائین ٹائین فش -
ممن - بعضے وقت کی بات ہی ایسی ہو جاتی ہو -
نازو - میرا کلیجا بلیون اُچھلتا تھا -
قمرن - مین تو سمجھی کہ بس اب دھر لیے گئے -
مغلانی - اے مین اب تک نہین سمجھی تھی کہ یہ موئی بھگدڑ
کا ہیکی پڑ گئی - وہ تو اب سُنا -
بیرسٹر - اچھا صاحب منشی مہراج بلی کو بلائیے -
ممن نے جا کے ادھر ادھر تلاش کیا منشی مہاراج بلی
صاحب کا کہین پتا نہ ملا - آ کے عرض کیا کہ حضور اونہ
منشی مہراج بلی تو کیا جانے کہان چلے گئے سب کہین
ڈھونڈھ مارا پتا نہین ملتا - مین جانتا ہون بھاگ
کھڑے ہوے - اب ان لوگون کو دل لگی ہاتھ آئی -
نواب صاحب اور اختر اور ممن اور بیرسٹر انکی تلاش مین
اُٹھے اور ہر ایک کمرے مین ڈھونڈھا مگر مہاراج بلی
کا کہین پتا نہین -
نواب - بھاگ نکلا بھائی صاحب -
بیرسٹر - ضرور - سمجھا کہ عین موقع واردات پر دھر لیا
جاؤنگا اس سے بھاگ کھڑا ہونا بہتر ہو -
ممن - مگر بھاگے کدھر سے حضور - کیا یہ ٹٹی پھاند گئے
اختر - ایسے تو معلوم نہین ہوتے -
اتنے مین ایک سائیس نے کہا (جو باتین - ہو باتین
وہان لگائے رہتے ہین) اصطبل کے ایک درجے مین
جہان گھوڑا بندھا تھا گئے تو دیکھا کہ منشی مہاراج بلی صاحب
بہادر گھانس کے گٹھے کے نیچے دبکے بیٹھے ہین - مارے
ہنسی کے پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے ممن نے انکو کھینچ کے
نکالا اور اسی دم نواب صاحب نے اختر کو حکم دیا کہ
نازو اور قمرن کو جلدی بلا لو - ذرا قطع شریف تو دیکھ
لین - انھون نے آکے دیکھا تو منھ مین خاک - چو طرفہ
گھانس - گرد مین لت پت - اُس درگت کے ساتھ آپ
وہان سے نکلے - انکا منھ ہاتھ دُھلایا گیا - گرد جھاڑی
ٹوپی بدلوائی گئی - جب حواس درست ہوے
اور آدمی بنے تو اُنسے رپورٹ کا حال دریافت کیا
اُنھون نے کہا کہ رپورٹ کی نقل مین لایا تھا مگر
اِس بدحواسی مین مجھ سے گر گئی -
نواب - لاحول ولا قوۃ -
اختر - جو بات ہوتی ہو ایسی ہی ہوتی ہو -

ممن - چلو چلکے ڈھونڈھیں -
بیرسٹر - اب جاکے تلاش کیجیے -
مسخرہ - ابھی بھوسے مین جاکے دیکھیے جہان حضور نے استراحت
فرمانے تھے - خدا یہ دن حضور کو روز نصیب کرے -

اتنے مین وہ رپورٹ لیکر ممن آ گئے - کہا حضور رونقی
نگدانس کے گئے ہی مین سے لایا ہون - صاف نقل
کرکے منشی مہراج بلی صاحب کو دی گئی - آپ نے
رپورٹ لیکر پڑھی اور حاضرین کوٹھی مع خدمتگار
کے چپ چاپ سننے لگے کہ دیکھین پولیس نے کیا کیا
لکھا ہی پولیس والون نے رپورٹ لکھی کہ نواب محمد عسکری
نامے ایک رئیس کی نسبت کدبرا اشتہار نے روزنامچے مین
آکے لکھوایا کہ اسکی زوجہ منکوحہ نابالغ کو نواب صاحب
باغواے منشی مہراج بلی و ممن و آغا محمد اطہر نے بھا گے
اور اپنے گھر مین رکھا اور پھر پہاڑ پر لے گئے - لہذا
کوہ نینی تال پر تحقیقات کی گئی تو گو اسقدر ظاہر ہوا کہ
زنانی سواری نواب محمد عسکری کے ساتھ گئی تھی مگر وہان
پتا نہ ملا - معلوم ہوتا ہی کہ وہان چھپادی گئی تاکہ پولیس
کو دھوکا ہو اور مجرم بچ جاے گواہون کی گواہی سے
بھگا لانا نواب صاحب کا مسماۃ قمرن زوجہ منکوحہ کدبرا
مشہار کو اور رکھنا اپنے مکان مین ثابت ہوتا ہی مگر
عمر مین اختلاف ہی کہ میان اور اسکے گواہ کہتے ہین کہ
تیرہ برس کی تھی مگر اسکا کامل ثبوت نہین دیتے
اسس زوجہ کدبرا کی مان اور اسکے اہل ہمسایہ کی
زبانی معلوم ہوتا ہی کہ عمر اسکی اٹھارہ برس
کی تھی -

لہذا پولیس نے دست اندازی نہین کی کہ اسکی مجاز
نہین ہی - اگر عمر کم ہوتی تو دفعہ ۳۶۳ - تعزیرات ہند
کے مطابق دست انداز ہو سکتی -
یہ مقدمہ دفعہ ۴۹۷ - و دفعہ ۴۹۸ - تعزیرات ہند
کا ہی اور یہ بھی پولیس کی دست اندازی کے قابل
نہین لہذا مدعی کو ہدایت ہوتی ہی کہ عدالت مین
رجوع لاے -

بیرسٹر - صحیح ہی -
نواب - تو اب اسپر کیا ہوگا -
بیرسٹر - اب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس یہ رپورٹ
صاحب سٹی مجسٹریٹ کے پاس بھیجینگے اور صاحب موصوف
ملاحظہ شد لکھواکر دستخط کر دینگے -

نواب - اور پھر
بیرسٹر - پھر کدبرا کو اختیار ہی کہ مقدمہ دائر کرے اسکی
تاریخ پیشی مقرر ہوگی آپکو اطلاع دیجائیگی -
نازو - تو اب کچھ دن کو بلا سر سے ٹلی -
بیرسٹر - بیشک - مگر ابھی اسکا اظہار نہ چاہیے کہ آپ اور
قمرن جان یہان تشریف فرما ہین -
قمرن - بھلا آتی جان کو دیکھ سکتے ہین -
بیرسٹر - ارے اتم تو مین دیکھتا ہون سب کو دھرواوگی -
نازو - تو کیا آتی جان کسو سے کہدینگی -
نواب - بات تو پھوٹیگی -
ممن - محلے والے تو سنینگے -
اختر - بس یون ہی بات پھوٹتی ہی -
نواب - ماما کو تو خبر ہو جائیگی - منی تو تمکو دیکھنے

بوڑھیا کے ساتھ آئیگی -

قمرن - جیسا مناسب سمجھو -

نازو - اچھا بھلا ہم جائین تو کیا ڈر ہو -

قمرن - نہ بہن - جو یہ لوگ کہین وہی کرو - یہ اونچ نیچ
سمجھتے ہین -

نواب - جلد بازی نکرو قمرن جان -

پیرسٹر - خدا خدا کرکے کہین کمخت ین بخیر و خوبی آسکے
ورنہ یہان تک آنے ہی کے لالے پڑ گئے تھے اسکو
غنیمت نہین سمجھتی ہو اور اوپر سے طرح طرح کی
باتین بناتی ہو -

نازو - جب تلک ہم زندہ رہینگے تمہارا احسان مانینگے
صاحب بہادر تمنے ہمارے ساتھ بڑا احسان کیا ہی -

قمرن - ہان بہن - ہی تو ایسا ہی -

نواب - ہم تک کو تو دھوکا ہو گیا -

نازو - بہروپیہ کیا بہروپ بدلیگا -

پیرسٹر - نہد کی - کیا تعریف کی ہی -

نازو - جھوٹ کہتی ہون - کیا اسمین کچھ جھوٹ کہتی ہی
نواب کو دھوکا ہو گیا - چھٹن صاحب کو دھوکا ہو گیا
آغا صاحب نے نہین پہچانا اور یہ موا جھوسے کا چھچھوندر لا
تو مرا پڑا رہا -

رونق - یہ یہان کیا بچ ہو رہی تھی -

ممن - حضور کہان گئے تھے -

رونق - مین نے کہا بھئی چل کے دو ٹکرین مار لو -

نواب - اجی اسوقت بڑی کھلبلی مچ گئی تھی -

رونق - وہ تو مین سن چکا کہ برقندازون کے دھوکے
لوگ گھانس کھا گئے - رپورٹ کا کیا مضمون ہی ؟

مہراج - پڑھ لیجیے نا -

رونق - (رپورٹ پڑھکر) کیا بدخط آدمی ہو منشی جی مگر
لکھی بھی بدحواسی اور عجلت مین ہوگی - خیر - تو پولیس
نے رپورٹ کر دی کہ اسکے دست اندازی کی قابل نہین
ہی - اب کدرا کی راے پر منحصر ہی -

پیرسٹر - کدرا کیس کھیت کی مولی ہی - یہ کہیے کہ نواب
بشیر الدولہ کی راے پر منحصر ہی -

رونق - جی ہان - یون ہی صحیح ہی - انھین ذات شریف
کی کارستانی ہی خدا سمجھے -

پیرسٹر - اب بہت بڑی کوشش یہ ہونی چاہیے کہ کدرا
کو اپنی طرف پھوڑ لین - بس - بشیر الدولہ تو دشمنی پر
تلے ہوے ہین ان سے اِس معاملے مین گفتگو کرنا
خلاف مصلحت ہی -

نواب - بڑی توہین ہی -

پیرسٹر - توہین نہین - خلاف مصلحت کہیے - اگر یہ
معلوم ہو جاے کہ بے اِنکی خوشامد کے کام نہ ہونا
محال ہی تو واللہ اِنکی خوشامد نکرنا بھی حماقت ہی - لیکن
خوشامد تو اسکی کرے جسکی خوشامد سے انسان کی عزت
بچے یا کوئی کام نکلے - جو اور کسی ترکیب سے نہ نکلتا
ہو - ایسے پاجی کی خوشامد کرنا بھی حماقت ہی جو باوصف
منت و سماجت و خوشامد قتل پر آمادہ رہے تو یہ
ملعون اِنھین لوگون مین ہی - سواد الوجہ فی الدنیا
وسواد القلب فی العقبیٰ -

ممن - انجام بُرا ہی -

روشن — اجی ہمکو دوست اپنا کام نکالنا ہو اُسکے انجام
سے ہمیں کیا غرض ہو — جہنم میں جائے چاہے بہشت میں
کیون بیرسٹر صاحب آپ کی اس بارے مین کیا راے
ہی — مقدمہ دائر ہوگا یا نہیں —
بیرسٹر — سنا آپ نے — پیچ کیست —
رونق — اچھا تو سب رو رعایت اور سب خاطر داری
یعنی بلا پاس خاطر یہ بتا دیجیے کہ انجام مقدمہ کیا ہونا ہو
بیرسٹر — کچھ نہیں ہونا کیا ہو — مگر شرط یہ ہو کہ ہماری
راے پہ چلیے — اور کسی کی نہ سنیے — کٹ سے
ڈسمس ہو جائے تو جبھی کہیے گا — مگر یہ ہو کہ امی جان
کو دیکھونگی اور نانی جان سے ملونگی اور بجی اماں کو
بلاؤنگی —
قمرن — ہنسکر اوئی! ایک بات کیا منھ سے نکل گئی
کہ بس اُسی کی گرفت کرلی —
نازو — اچھا اسکو نہ بولینگے زبان سے دو قول سے اوہ
بیرسٹر — زبان دو گی؟
مہراج — دیکھیے قبلہ یہ بات ٹھیک نہیں ہو — ہو چلے ہی
مین لیتا ہو — تمہے بگڑ جائینگی واللہ بگڑ جائینگی —
بیرسٹر — بھائی صاحب جوان عورت سے —
چاہے لڑے دوست سے بنے یا بگڑے — کچھ بھی
پروا نہیں ہو —
مہراج — نازو تم چلکے باغ میں ہمارے ساتھ رہو — ہم پر
تم پہ تو کوئی مقدمہ ہی نہیں — بس جھگڑا مٹا —
نازو — نہ بس ہو چکے — چھٹے دور —
مہراج — تم ہم کو دیسا ہی سمجھتی ہو جیسا میان کدر کو

یہ بی قمرن تمھی سمجھیں —
اسپر پیرا انتضیہ ٹھہرا —
قمرن — اچھا منشی جی صاحب یاد رکھیے گا —
چھمن — اور یاد کیا رکھینگے کچھ جھوٹ ستا ہو —
مہراج — تو ہمیں بھی کچھ جھوٹ نہیں ہو کہ ہم مقدمے
سے بری ہیں اور ہماری نازو جان بھی —
نازو — تیری کوئی اور ہوگی — سو ریان کہیں چراسی
ہوگی — جاکے ڈھونڈھ لا — ہم تو بالسٹر کے گھر پڑ گئے
میم صاحب بنی ہون —
تو اب چھٹن صاحب کے مہر سنے جو باہر سے بیرسٹر صاحب
کے بیرا کو آواز دی تو انھوں نے نازو اور قمرن اور
بی مغلانی کو اشارہ کیا کہ چپکے سے پردے میں ہو جاؤ
اور بیرا سے کہا کہ گول کمرے مین بٹھاؤ — محمد عسکری
اور چھٹن صاحب اور منشی مہراج بلی گول کمرے مین
گئے وہان مرزا قادر بیگ کشمیری الشہیر بہ قادر جو جو ایکے
انتظار میں بیٹھے تھے اٹھ کھڑے ہوے — باہم مصافحہ ہوا
اور سب کرسیون پر بیٹھے — چھٹن صاحب نے انکو
گلوری دی — تناول کرکے انھوں نے کھائی اور
یون باتیں ہونے لگیں —
چھٹن — آپ جانتے ہیں ہمنے کیون آپ کو بلایا ہی
قادر — جی خوب جانتا ہون —
چھٹن — کہیے
قادر — فتح ہو —
چھٹن — انشاءاللہ —
مہراج — انکی زبان سے فتح کا لفظ نکلا تو اب

فتح ہی سمجھیے —
قادر — ناک کٹا ڈالون اگر فتح نہو —
عسکری — ہمکی — دعوے کے ساتھ —
قادر — حضور رہین انکا غلام ہون یہ جو سامنے بیٹھے
ہین نواب چھٹن صاحب جنکا نام ہو انکا کفش بردار
ہون —
چھٹن — اور مین نواب محمد عسکری صاحب کا
غلام ہون —
ق — تو مین حضور کا (عسکری کی طرف مخاطب
ہوکر) غلامان غلام ہون — بس یہ سمجھ لیجے —
اور خدا کی قسم اس بشیر الدولہ پاجی کا دھر دبانا
اور پھینکو دینا کتنی بڑی بات ہی — لاحول ولا قوة
اور تدبیر اسکی آسان ہی —
ع — کوئی ہی — مرزا صاحب کے واسطے پیچوان لاؤ
لاؤ اور گلوریان اور لاؤ — ہمارا خاصدان اٹھا لاؤ —
ج — اچھا لا پھر جوڑ توڑ چلاو کچھ —
ق — کیا سوچنے کی ضرورت ہی — توبہ توبہ ابھی یون
دھر لیا جائے یون — چٹکی بجاتے —
ناظم لطف علیخان سے اور آپ سے ملاقات ہی ناظم
لطف علیخان وہ جو پار رہتے ہین انسے اور صاحب
سٹی مجسٹریٹ سے بڑا یارانہ ہی —
چھٹن — ہم ہین کسی سے رسم نہین ہی — بلکہ ہم سے تو صاحب
سلامت کبھی نہین ہی —
ع — جیسے اتھا پھول ہی مگر بس وہی دور دور کی ملاقات
تم جانتے ہو ؟

مہراج — نہین — دیکھا ہی مگر صاحب سلامت کبھی نہین
ہی — اور آدمی مغرور بھی ہی —
ق — اچھا صاحب اسکو بھی جانے دیجیے — ساہو موتی چند
سے آپ لوگ واقف ہین ؟
مہراج — بڑا رسم ہی ہم سے — بڑا تپاک ہی — بالکل
گھر کا سا معاملہ ہی — ساہو موتی چند کو اور ہم کو بس
ایک ہی سمجھیے —
ق — بس بات بنگئی — صاحب کے مزاج مین ناظم لطف علیخان
اور ساہو موتی چند بڑے دخیل ہین — اور آپ ہین کبھی
صاحب سے اور تحصیلدار فیض اللہ سے بھی ملاقات ہی
جو اب پنشن پا گئے ہین —
ع — ہان — ہی ملاقات — ساہو موتی چند سے بھی خوب
ملاقات ہی اور منشی فیض اللہ صاحب سے بھی —
ج — موتی چند سے تو ہم سے اچھی طرح ملاقات ہی
اور ہم انکو مثل اپنے بزرگون کے سمجھتے ہین مگر فیض اللہ
صاحب سے فقط دور کی صاحب سلامت ہی —
ق — اچھا — اس صوبہ سے ملاقات ہی وہ گھبرا گئے ہی —
مہراج — نہین جیسے نہین ہی —
ع — وہ دفعہ تحصیلدار ہین منشی اگر ہین —
ق — جانے دیجیے — بھلا نواب احمد شاہ کو آپ لوگون
مین سے کوئی جانتا ہی —
ج — بہت قریب ہین —
ق — بس تو ساہو موتی چند ساہو اور تحصیلدار منشی فیض اللہ
اور نواب احمد شاہ کیا قائم ملگیا ہی ان تینون کو
سکھا پڑھا کے صاحب سٹی مجسٹریٹ کے پاس بھیجیے

کہ یہ جاکے بشیر الدولہ کی بڑی ہی شکایت کرین کہ حضور اندھیر ہو رہا ہے۔ بہو بیٹیون کو زبردستی گھرون سے پکڑوا بلواتا ہے۔ اور بے عزت کرتا ہے اور پولیس والون کو گانٹھ لیا ہے۔

ع۔ اسکا نتیجہ کیا ہوگا۔

ق۔ نتیجہ اسکا یہ ہوگا کہ انسپکٹر اور سب انسپکٹر ان دونون کو صاحب بدل دینگے اور ادھر یہ دونون بدمعاش بدلے گئے ادھر بشیر الدولہ چٹیل ہو گیا اور کدر اکو ہم نے اپنی طرف پھوڑ لیا اور بشیر نا بکار پر تابڑ توڑ مقدمے دائر کرا دونگا۔ بس اب آپ اور کوئی فکر نہ کیجیے۔ صاحب اصاف اور سچے حاکم ہین اور یہ سب سچا مقدمہ ہے۔ اب بندہ اسوقت رخصت ہوتا ہے کل اور آج آپ اسکا بند و بست کرکے صاحب کے پاس ان تینون رنڈیون کو بھجوا دیجیے اور وہ دھڑ سے سے شکایت جڑ دین۔

خرمستیان

ادھر تو یہ جنڈ یا پک رہی تھی اور ادھر نواب بشیر الدولہ بہادر بی شمن اور کندن اور چھری اور آیا کو لیے ہوے گلچھرے اڑاتے تھے۔ ایک روز انکے مصاحب نے ایک اخبار سے یہ اشعار انکو سنائے۔

بصد عجز کرتی ہون اپنا بیان
سنو گوش دل سے مری داستان
مین ہون دختر جاٹ بیکس یتیم
فلک نے کیا مجھپہ جور عظیم
وطن ہے مرا شہر لودھیانہ مین
پڑا مجھپہ یہ قہر لودھیانہ مین
مین چھوٹی سی تھی جبکہ باپ اور مان
مجھے چھوڑ کر مر گئے ناگہان
مرا چچا تو ہمدرد اور غمگسار
بجز ذات سہر کے نہ تھا کوئی یار
نہ اتری تھی مین گود سے مان کی کبھی
نہ انگلی پکڑ پانون پانون چلی
نہ چھوڑا تھا انچل کبھی مین نے آہ
نہ روے فلک مین نے دیکھا سیاہ
پدر نے نہ دیکھا تھا بھر کر نظر
دکھایا نہ تھا مان نے ہوا کا ڈر
سحر اٹھنا میرا وہ تارونکی چھانون
نہاری کا کھانا وہ کٹورون کی کانون
بون کا مرے دودھ سوکھا نہ تھا
کوئی رنگ دیکھا جہان کا نہ تھا
مرے گھر سے باہر نکلنے کی بھی
نہ پہونچی تھی ہے یہ صورت ابھی
کرن مین نے سورج کی دیکھی تھی
کبھی اپنے بل آہ بیٹھی نہ تھی
یکایک بلا میرے سر پر گری
گلی در گلی آہ پھرنے لگی
فلک نے کیا مجھکو بے یہ اناتھ
نہ ظل پدر ہے نہ مادر کا ہاتھ
وہ آنکھین مری ڈبڈبائی ہوئین
جھڑی ابر کی سی لگائی ہوئین

نہ آنسو بھری آنکھ تھی چشمہ تھا
نہ لوہو بھری آنکھ تھی چشمہ تھا
وہ رفتار تھی میری دیوانہ وار
وہ گفتار تھی میری باحال زار
جو گلگونہ وش میرے رخسار تھے
طپش سے وہ رنگ طلا بن گئے
وہ چہرہ جو تھا ارغوانی مرا
تپ رنج سے زعفرانی بنا

بشیر - یار مطلب تو بتاؤ یہ دختر جاٹ کون ہے چہرہ ارغوانی اور رخسار گلگونہ وش پڑھکر دل قابو سے جاتا رہا۔

چھری - بلا کے گھر ڈال لو۔

جمالن - بڑا چھٹا ہوا بدمعاش ہے دیکھی چھچا ہے - اللہ اس سے پناہ مین رکھے۔

کندن - دن رات اسکو بس اسی فکر مین جاتا ہے کہ کس کس کو گھر ڈال لے۔

چھری - جی ہان - اسکو بھی لاؤ اور اسکو بھی لاؤ یا میرے اللہ۔

شمن - ایسا آدمی کس کام کا - جب دیکھو نئی نئی تعلی مین کوئی بیٹھی ہے - ایسے آدمی کا اعتبار کیا بھلا - آدمی وہ جسکے دل مین محبت ہو۔

بشیر - تو ہم برے آدمی ہین - اچھا صاحب جو آدمی آپ کو پسند ہو اس سے محبت کیجیے - اس آیا کے سامنے تو آپ کا رنگ بھی پھیکا پڑ گیا ہے - اور ہم تو برے ہین ہی۔

شمن - اسمین کیا کچھ شک بھی ہے - بڑے نکتے آدمی ہو جب ہم کو دیکھا تو ہماری تعریف کی اب یہ آئین انکی تعریف کرنے لگے۔

بشیر - اچھا خاموش رہو - ہان جی دختر جاٹ والا قصہ سناؤ - دلچسپ فسانہ ہے۔

راوی - راوی نے پڑھنا شروع کیا۔

اگر سوے عریانی آتی تھی مین
تو عریانی سے شرم کھاتی تھی مین
اگر جانب دشت ہوتا گذر
تو کھاتے درندے مجھے بے خطر
نہ دریوزہ گردی کے کچھ سوا
کئی دن تلک آہ شیوہ مرا
بدن پر پڑا میرے گرد و غبار
اور آسیر وہ بوند دنکا گر کر اتار
یہی جامہ دانی کا ملبوس تھا
یہی کامدانی کا ملبوس تھا
وہ گورا بدن جو کہ تھا رشک ماہ
طپش سے ہوا شب کی صورت سیاہ

بشیر - عجب ہے بھائی - یار بلواؤ۔

چھری - ضرور - چوکنا نہین۔

جمالن - تار بھیجدو تار۔

راوی - حضور بڑی رقت کا مقام ہے واللہ کہتی ہے

پراگندہ روزی پراگندہ دل
فلک کے ستم سے جگر منفعل
نہ آنکھون مین کاجل نہ سر کا سنگار

نہ چوٹی کی بندش نہ تن کا سنگھار

نہ روٹی ملی خون کھا کر رہی
نہ پانی ملا اشک پی کر رہی

بشیر — بشیر الدولہ کے ہان نان بشیر اور سوجنے کے
لقمے کھاؤ جانی — اور پانی کے عوض برفاب پیو —
راوی — کہتی ہے —

اندھیری وہ راتین چمک برق کی
وہ تنہائی اور وہ دھمک برق کی

بشیر — ہائے افسوس — یہ بہار کی راتین اور ہمسے جدا —
راوی — پھر کہتی ہے —

نگوڑے فلک ہائے اب کیا کرون | تجھے روؤن یا اپنے سر کو دھنون

بشیر — بھائی مطلب کی بات کہو — شادی کرنا چاہتی ہو
ایسا ہو تو بارک اللہ —
راوی — اب مطلب کی بات بھی سن لیجیے —

اسی حال مین ایک مردکن | بزرگانہ سیرت شریف زمین
ملا مجھکو وہ پیر دیرینہ سال | شریفہ و نجیبہ حمیدہ خصال
مجھے آسکے جانا کہ ہے دانا کو | دنا تھہ الہ مین لیگیا اپنے ساتھ
رہی پانچ چھ سال دیر پا | بریلی مین دو ل سے ہون خوش

ذرا دل لگا کر کان دھر کے سنیے گا —

مری عمر کا تیرھوان سال ہے
زنا تھون مین ملتی ہون خوشحال ہے

بشیر — صاف پوشیدہ کیا کہیے ہے —
مہری — تیرہ برس کی ہے — بشیر کیا پوچھتا ہے —
راوی — سنیے بس اب ختم ہے —

مری عرض ہے آپ سے ہاں ملا | بشیرون مین ہون بیچی درد

بشیر — بس مطلب نکل آئیگا — سو روپیہ کا نوٹ ضرور
بھیجینگے — داروغہ جی کو بلاؤ — میان ایک سو کا نوٹ
لاؤ اور اگر سو کا پورا قطعہ نہو تو پچاس پچاس کے دو لادو
یا دس دس کے لاؤ —
داروغہ — سو کا قطعہ نہونا کیا معنی پیر و مرشد — اسوقت
خدا کے فضل سے دس بارہ ہزار سے کبھی سو سو کے قطعے
کم نہونگے — اور ایک قطعہ کی کیا اصل حقیقت ہے —
مہری — جی ہاں امیرون کا گھر ہے — نوابون کا دربار ہے
مگر داروغہ جی بڑے شرم کی بات ہے کہ اس ڈیوڑھی سے
آگے ہم نامحرم ہی جائین —
داروغہ — (ہنسکر) حضور یہ شکایت کی باتین بی مہری
صاحب کیسی کہتی ہین — غلام کے کان اس سے آشنا
نہین ہین — مہری تم جب جانے لگو گی تو ہم سے ضرور
ملتی جانا —
راوی — داروغہ صاحب تو یہ کہکر چلے گئے اور ادھر
نواب بشیر الدولہ بہادر نے لنترانی کی اینٹا شروع کی کہ
ہمکو لینے دینے کے بارے مین کوئی چھوٹون بھی شکایت
کا لفظ زبان پر لائے تو ہمارے آدمیون اور ملازمون
اور داروغہ تک کو برا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے آقا
اور آنکی نسبت شکایت ہو — اب دیکھو نہ مہری نے
دل لگی دل لگی مین شکایت کی — داروغہ صاحب
بگڑ گئے کہ نہین — اور دیکھنا مہری کو کیسا خوش
کر دینگے — ہم سے کہنا ہی پوچھینگے لاحول ولا قوۃ —
یہ تو ہمارا حکم ہے کہ روپے اور حکم [illegible] کراؤ (?)
اور صاحبزادے بخشش کرو — خوب دل کھول کے دو

تیرھوین سال کی چھوکری نصیب کہان ہو ۔

شمن ۔ مہری تم ہی کیون نہین نواب کے گھر مین پڑ جاتی ہو ۔ عقد کرالو ۔

مہری ۔ مجھ بڑھیا کو کون پوچھیگا بھلا تم جوانون کے آگے ہمارے دن اب نہین ہین اب تم لوگون کے دن ہین ۔

بشیر ۔ دیکھو بی مہری خبردار ہمارے سامنے ایسی تقریر نکرنا ۔ کوئی ہمارے دل سے پوچھے کہ ہم تم پر کتنے ریجھے ہوے ہین ۔ غضب کا مکھڑا پایا ہو ۔

شمن ۔ اجی تو گھر کیون نہین ڈال لیتے ۔

بشیر ۔ اور ابھین اب کچھ شک بھی ہو اور تم اپنی تو کہو تم یا کندن یا جمالن ان چارون مین سے وہ کونسی ہو جو بے گھر پڑے رہیگی کیا مجال ۔

شمن ۔ مجھ غریبنی پر تو حضور رحم ہی کرین ۔ اپنی مہری کو گھر ڈالیے جسپر حضور ریجھے ہوے ہین ۔

مہری ۔ تم سمجھتی نہین بہن ۔ بڑی بچھ سہر ہو ۔ مطلب یہ ہو کہ جس کسی پر آدمی جان دیتا ہو اُسکے مُنھ پر اُسکی تعریف نہین کرتا کسی اور عورت کی تعریف کرنے لگتا ہو جسمین معشوق روٹھے اور اس روٹھنے کا وہ لطف اُٹھائین ۔

بشیر ۔ ایسی تیسی تمھاری ۔

مہری ۔ یہ اپنی معشوق بی شمن سے کہیے ۔

شمن ۔ ہم اُنکے معسوک نہین بنتے ۔

بشیر ۔ (ہنسکر) ماسوک ! گنوارن ہونا ۔

جمالن ۔ کیا بیفکری اللہ نے دی ہو ۔ دوا دھر ٹھالین دو اُدھر نٹھالین ۔ صبح سے شام ہوگئی شام سے صبح نہ کوئی کام ہو نہ کاج ہو دل لگی ہو رہی ہو ۔ اس بغل مین چودہ برس والی ۔ اُس بغل مین بیس برس والی آمنے امکی ۔ سامنے ڈھکی ۔ ادھر تیس برس کی اُدھر اٹھارہ برس کی ۔

مہری ۔ اللہ نے روپیہ دیا ہو اسی واسطے یا زمین مین دفنا رکھنے کے واسطے ۔

بشیر ۔ مین کہنے ہی کو تھا ۔

قارون ہلاک شد کہ چہل خانہ گنج داشت
نوشیروان نمرد کہ نام نکو گذاشت

یہ دینا لینا ہی رہجاتا ہو ۔

شمن ۔ پھر لاؤ کچھ دلواؤ ۔

کندن ۔ روٹی کا نہ کپڑے کا سیت میت کا بھڑا ۔

مہری ۔ یہ دعویدار بولین نا ۔

اتنے مین داروغہ صاحب سو روپیے کا ایک نوٹ لیکر جھومتے ہوے آئے ۔ کہا سرکار نوٹ حاضر ہو کسکے نام بھیجا جائیگا اور کسکے نام سے بھیجا جائیگا حکم ہوا دیوانجی کو بلاؤ ۔ دیوانجی صاحب دھوتی اور انگرکھا پہنے ہوے ایک ٹوٹا سا قلمدان ہاتھ مین لیے ہوے تشریف لائے ۔

بشیر ۔ یہ سو روپیہ ہم آپ کے نام سے بھیجتے ہین کوٹھی مین خط لکھیے ۔

دیوانجی ۔ (عینک صاف کرکے) کسکے نام خداوند ۔

بشیر ۔ آغا الماغوچی سے پوچھیے ۔

آغا ۔ آپ بریلی [illegible] آپکے نام خط لکھیے اور

یہ منی آرڈر بھی انھین کے نام روانہ کیجیے اور لکھیے کہ ہمنے سنا ہی کہ وہان کوئی بیکس لڑکی یتیم ہی اور پریشان حال اُسکا باپ جو ایک جاٹ تھا مرگیا اور اُسکی مان بھی مرگئی ہی اور اُسکو مدد کی ضرورت ہی لہذا ایک سو روپیہ بطور خیرات بھیجتا ہون آپ مہربانی کرکے اُس جاٹ کی دختر بیکس و یتیم کو دیدیجیے [illegible] ثواب ہوگا -

بشیر - بس ٹھیک ہی -

آغا - تحصیلدار صاحب سے بہتر [illegible] اس کام کے لیے اور کون ہوگا -

بشیر - بس بس یہی تدبیر اولی ہی -

آغا - اور یا بریلی کے یتیم خانے سے [illegible] یافت کرلو کسکے نام روانہ ہو -

بشیر - اجی نہین تحصیلدار صاحب کے نام بھیجیے -

دیوانجی نے پھر عینک صاف کی اور لگاکر قلم بنانے شروع کیے - پہلے ایک قلم بنایا اور کہا -

قلم سرخ رنگ ہے بابا
تا بہ سختی چو سنگ ہے بابا

اسکے بعد دوسرا قلم بنایا - قط زن [illegible] دونون پر قط دیے - انگرکھے کے دامن سے پونچھ [illegible] ایک کاغذ پر ایک قلم سے لکھا (امتحان [illegible] شد) اور دوسرے قلم سے لکھا ع -

دیوگڑھ فتح شد مبارکباد

ایک قلم تو پسند آیا مگر دوسرا ناپسند - اسکو ٹھنکھا یا سکھا کر پھر تراشا تراش کے قط [illegible] کے لیے قط زن ڈھونڈھنے لگے تو آغا صاحب نے کہا درمیان قلم پر قط لگا لو - اسپر لالہ صاحب نے

قلم بر قلم قط مزن ای عزیز

قط زن قلمدان کے نیچے دب گئی تھی - بہزار [illegible] ملی تو قط لگاکر پھر انگرکھے کے دامن سے صاف کی اور پھر لکھا (امتحان قلم نمودہ شد)

بشیر - یا الٰہی - اب یہ قلم کب تک بنا کرینگے ؟

آغا - خدا ہی ہی جو بن جائین آج -

بشیر - مجھے تو وحشت ہونے لگی -

آغا - یا خدا - اک اٹھارہ دفعہ تو امتحان قلم نمودہ شد مگر ہمیشہ ایک تاؤ کی کسر رہتی ہی -

دیوانجی - حضور خانہ زاد پہلے کلک کی نوک پلک کو دیکھ لیتا ہی پھر قلم کو بناتا ہی -

بشیر - اچھا اب خط تو لکھیے -

آغا - ابھی ! دو گھنٹے نہ تین گھنٹے -

لالہ - اب قلم اچھا بنگیا - روان ہی - دونون یکسان ہین - ایک قط ایک نوک پلک - جب تلک کلک اچھی نہین چلتی خوشنویس کا دل نہین بھرتا ہی اب البتہ قلم روان ہوگا -

قلم بناکر دیوانجی صاحب نے یون خط لکھا -

مظہر لطف و کرم حافظ ایمان و دھرم ہندو و مسلمان جناب تحصیلدار صاحب حضور تحصیل نانس بریلی دام ظلہم

پس از نیاز عرض رسا میشود کہ در قرطاس خبر کہ مشتہر کنندہ وے اخبار نامی منشی لکھنؤ ست چہ لکھنؤ بلدۂ مصدر علم کہ بہ فرنگی محل نازش بجا ست و ایران بچہ در زبان پارسی گفتنش روا ست ہمی دیدم کہ ع -

دیوانجی نے پھر میدان قرطاس مین اسپ قلم دوڑا دیا یا یون کہین کہ کاغذ کے ریگستان پر شتر بے مہار خامہ دوڑایا۔ "برمیگوید ہمان زنکہ یعنی دخت جاٹ بلکین تیسم کہ

بدن پر پڑا میرے گرد و غبار ۔ اور اسپر وہ بوندونکا گر گر آنا ر

یہی جامدانی کا ملبوس تھا
یہی کامدانی کا ملبوس تھا

کہ در زبان ایرانیان فارس و اہل منہم ترجمہ کردہ داد بالنون والصاد ۔

بچشم اندرم گرد بود و غبار ۔ وہ ترشح کبھی اور کبھیا

ہمین جامدانی کا ملبوس بود
ہمین کامدانی کا ملبوس بود

وہ نکسیر کا پھوٹنا دمبدم ۔ جھکا کر وہ سر چلنا سو سو قدم

دیوانجی کو نکسیر کی فارسی نہین معلوم تھی لہذا آپ نے یون خلاف محاورات و مضمون آفرینی کی ۔

روانی ہمان انف دم دمبدم ۔ سر خود نگون کردہ رفتم قدم

راوی ۔ حضرت ناظرین یہ ترجمہ ذرا دقت سے سمجھ مین آئے گا ۔ اسکا سمجھنا آسان نہین ہو نکسیر کی فارسی دیوانجی نے گڑھی ہو ۔ انف عربی مین ناک کو کہتے ہین اور خون کی عربی دم ہو انف دم کے معنی ناک کا خون ہو ۔ یا نہین ۔ اور انف دم کی روانی یعنی بہنا یعنی پھوٹنا ۔ اور دم کے لیے دمبدم نے اور بھی لطف مزید دکھایا ۔ اس شعر کے ترجمے پر ہمارے دیوانجی صاحب کو بہت ناز تھا ۔ اور باواز بلند پڑھکر سب کو سنایا ۔

روانی ہمان انف دم دمبدم ۔ سر خود نگون کردہ رفتم قدم

بشیر ۔ کیا ایمان یہ خط لکھتے ہو یا پاگل بنے مین پڑے ہو ۔ یہ بکا کیا دمبدم اور سر نگون ۔ دیوانجی اپنے دل مین سوچے کہ بشیر الدولہ اور آغا المانوجی اور داروغہ سب جاہل ان پڑھ کندۂ ناتراشش ہین انکی سمجھ مین یہ بلند خیالی بھلا کیا آئیگی ۔ اسکے سمجھنے کے لیے مادہ درکار ہو ۔ اسطرح کا ترجمہ بھلا کوئی کیا کر سکتا ہو کہ الفاظ بھی گڑھتا جائے اور ایک مصرع کا ایک ہی مصرع مین ترجمہ بھی کرے اور پھر اہل ایران کا محاورہ بھی ہاتھ سے نجانے پائے ۔ شہنائی کا بجانا اور چنے کا چبانا دل لگی نہین ہو ۔ اس زعم مین آپ نے پھر اشہب خامہ کو گرم جولان کیا ۔

بندہ از مدت العمر یعنی ابتدا سے آفرین یا جمعا او لال کہ از ۔ ع ۔ چل و سجدہ چاہ و تنہا نسبت ۔ ٭ یک پل پختہ بر لب شرک بازار جمعا و لال مستحکم تعمیر شدہ است در تخیال بود کہ اگر کسے از قسم ذکور و اناث نابالغ دست آید خیراتا پرورش وے کردم کہ عند القیامت بکار آید و باعث اجر آمرزش شود ۔ ایدون بعد انقضائے سالہا سال چون درجہون خواندہ بدم کہ ۔ ع ۔

ہمیشہ ہمدون دختر جاٹ بلکین تیسم

مری عرض ہو آپ سے اہل ہند ۔ ہمیشہ سے ہون آپ بھی درد مند
نہ اس سے کوئی بڑھکے خیرات ہو ۔ نہ اس سے کوئی بڑھکے حسنات ہو
اسی امر پر ہو ترقی دین ۔ یہی فعل ہو لائق آفرین
اسی فعل سے قوم قائم رہے ۔ اسی فعل سے نام دائم رہے

یہی ملک پر راہ احسان کی ہو
یہی استواری بھی ایمان کی ہو

فلہذا یک قطعہاے نوٹ تعدادی مبلغ یک صد روپیہ
یعنی سکہ رائجلوقت سیمین ظہری این عریضہ خاکسار لف
کردہ ابلاغ میدارد کہ سرمایۂ کائنات و باعث حسنات و
در بہشت جا یابد اگر آن ع -

این ہون دختر جاٹ بلکس تیم

خواہد کہ در خاندان شریفان بسر کند خانہ من روسیا
ازلی واقف نکات خفی و جلی خانۂ اوست - عمر خاکسار
از شصت متجاوز کردہ بود و زوجہ روسیاہ من بدبخت ہم
از پنجاہ و پنج کہ پرور شد این نام بردار گنج گوے سبقت
بردہ - و کسی مرد نوجوان در خانہ آنچنان نباشد کہ ع -

این ہون دختر جاٹ بلکس تیم

را از و اندیشہ بدپیدا شود - اگر مرضی او بود مرا تار دہد
بزودی او را درین دیار بیارم و بوسہ بر سر و ریش چلنیم
و آیۂ کریمہ فتبارک اللہ خوانم - از رسید این معنی عنایت
شرمندہ داشتم -
مخفی نماند کہ بندۂ درگاہ بلا اشتباہ از خاندان شرفاست
و قوم شریف ہندو - خدا کند کہ تحصیلدار صاحب مکتوب الیہ
یا جناب شمار ممدوح الشان ہم خاندان ہندو نباشند
تو بقول شخصے چیری اور دو دو سے

نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوست تر دارند
جوانان سعادت مند پند پیر دانا را

راقم نیاز بندۂ خاکسار عبودیت شعار رد خلائق
روسیاہ ازلی فدوی دیوان ہرچند بدنام کنندۂ
نکو نامے چند امیدوار مغفرت اثر ہمتان دیوان دربار
حضور جم جاہ نواب بشیر الدولہ بہادر مد ظلہو رئیس

بلدۂ لکھنؤ - و جواب از ہمین پتہ دربار نواب صاحب
براہ خاوندی ابلاغیدہ رود - زیادہ حد ادب سے

ہر کہ خواند دعا طمع دارم
زانکہ من بندۂ گنہگارم

بشیر الدولہ نے خط دیوانجی صاحب سے لیا تو پوچھا
یہ خط ہے یا بحر طویل - یا شیطان کی آنت - اور نہ مجبور
پڑھا تو کچھ غصہ آیا اور کچھ ہنسی - مد ظلہو اور سکہ رائجلوقت
پڑھکر بہت ہنسے - غرض رسالے مینو دنے بھی بچہ کا دیا -
مشطر کے املا مین طرنے ٹرا لطف دیا پوچھیے لکھنؤ کے
علم و فضل کی تعریف کا یہ کون موقع تھا - فارسی کی ٹانگ
توڑتے توڑتے ایران کا بچہ بھی حضور لکھ گئے اور ع -

این ہون دختر جاٹ بلکس تیم

گو ہر مقام پر ایک نئی ادا سے ظاہر کیا ہے - بے تکاپن
اس خط سے پڑھکر نہیں ہو سکتا (سر عمر تلف کردہ تاسف
خوردم کہ او میگوید) ماشاء اللہ ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ
نثر تو نثر اردو اشعار کا ترجمہ بھی حضور نے ہاتھوں ہاتھ
کر ڈالا -

اگر سوے آبادی رفتیم ما
بسے شرم از عریانی خوردیم ما

لنگوٹے فلک کا ترجمہ کتنا اچھا کیا ہے (پا بریدہ)
اور دوسرا مصرع تو واہ ہی واہ ع -

مرا دیدہ و یوسف را شنیدہ

چہ خوش گفت ست سعدی در زلیخا

ز تاب جعد مشکینش چہ خون افتاد در دلہا

لکسیر کے لفظ کا ترجمہ نہ بشیر الدولہ ہی سمجھے نہ داروغہ

نہ آغا صاحب - تو دیوانجی نے اکڑ کر فرمایا کہ نکسیر کا ترجمہ انف دم ہے -

بشیر - انف دم! یہ کون لغت ہے بھئی -

آغا - جناتی زبان کا لغت ہوگا -

داروغہ - کیون دیوانجی یہ انف دم کہان سیکھا یار -

دیوانجی - ثنا لوگ سیکھا نہین کرتے ہین - بلکہ سکھا یا کرتے ہین - ہم سیکھنے کے محتاج ہون تو فارسی بھلا کیا لکھین - عربی مین ناک کو انف کہتے ہین اور نکسیر ناک ہی سے پھوٹتی ہے اور خون گرتا ہے اور خون کی عربی دم ہے لہذا انف دم ہوا -

یہ تصریح و تشریح سُنی تو سب کے سب لوٹنے لگے مارے ہنسی کے بُرا حال تھا کہ بھئی واہ کیا خوب لفظ گڑھا ہے - کسی لالہ صاحب نے چھپکلی کی فارسی نئی (پوشیدہ غنچی) بنائی تھی چھپ کا ترجمہ پوشیدہ اور کلی کا ترجمہ غنچی مگر من چہ فش ام برادر فلان من بسیار فش ست - یہ دیوانجی اُنسے بھی بڑھ گئے - گرگڑی کو قند سیاہ و زوجہ قند سیاہ کہنے والے کے بھی کان کاٹے -

راجہ جھاؤلال کی پیدایش اور اُنکے پل اور بازار کا ذکر سُنا تو داروغہ نے کہا (معلوم شد بافندگی)

بشیر - بڑی ہے - پورا خلل دماغ -

آغا - اگر بے ادبی معاف کیجیے تو کچھ عرض کرون - اسکے دماغ کا خلل تو ظاہر ہے مگر حضور کو یہ کیا سوجھی کہ اِس گوکھے کو خط لکھنے کو دیا -

داروغہ - لاحول ولا قوۃ - آگے تو سُنیے اپنے کو بھی روسیاہ بنایا ہے اور اپنی زوجہ مکرمہ کو بھی فرماتے ہین (زوجہ روسیاہ من بدبخت)

راوی - جب پنجاہ و پنج کے بعد (کہ پُر درشد این نام بردار گنج) پڑھا تو بشیر الدولہ نے خط لے لیا اور کہا آپ اِسوقت ازراہ کرم میرے سامنے سے چلے جایئے اُردو بولنے کی تمیز نہین اور فارسی کی ٹانگ توڑنے کو موجود - اور دعا کیا خوب مانگی ہے کہ مکتوب الیہ بھی خدا کرے قوم ہنود کے خاندان کا ہو - آخرین -

	ہر کہ خواند دعا طمع دارم زانکہ من بندۂ گنہگارم	

پڑھکر بشیر الدولہ نے جھلا کے خط پھاڑ ڈالا اور کہا ہمارے سامنے اب یہ نہ آنے پائے -

مہری - (قہقہہ لگاکر) بچارے لالہ نے چہ باری تو چشمہ صاف کرکے آنکھون پر رکھا اور گذلتہ پہر تک قلم بنایا کیے اور مُنہ بنا بنا کر کبھی اکڑون بیٹھ کے کبھی لیٹ کے اِتنی دیر مین چٹھی لکھی اور اُنھون نے موتی کی سی آبرو اُتار ڈالی منمن - کیا کچھ بگاڑ دیا تھا -

بشیر - چلو اب وہ ذکر ہی جانے دو -

کندن - اور اِن بچارون نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ یہ سب بگاڑے دیتا ہے اِس سے نہ لکھوایئے -

آغا - ہمنے کہا تھا کہ نہین کہ حضور کتون سے آٹا سنواتے ہین - نواب صاحب کے مزاج مین ضد بڑی ہے - ہمارا کہا ایک نہ مانا - اب پچھتاتے ہین -

بشیر - تو مجھے یہ کیا معلوم تھا کہ خط کے عوض یہ فارسی لطیف اُردو اشعار کا ترجمہ کرنے بیٹھینگے -

داروغہ - وہ راجہ جھاؤلال کے خاندان کا حال

لکھنے لگے - لاحول ولا قوۃ!

مہری - مگر اسکی شکل اسوقت دیکھنے قابل تھی جب نواب نے کہا تم میرے سامنے سے ہٹ جاؤ -

داروغہ - تو یہ نوٹ کیا ہوگا -

بشیر - بھیجا جائیگا -

آغا - دیوان شیرچند کے نام سے بھیجیے -

بشیر - (مسکراکر) ہان دیوان شیرچند اپنے کو لکھتے ہین شیر کے دیوان کے بچے بنتے ہین - بدمعاش نہین مجھے بڑا استعجاب ہوا کہ آپ ترجمہ کرنے بیٹھے - ترجمہ اشتعار نہ ہو سکے -

آغا - تو مین اسکے نام سے خط لکھتا ہون -

آغا صاحب نے تحصیلدار بریلی کے نام خط لکھا -

جناب تحصیلدار صاحب - تسلیم گو بندے کو خدمت سامی مین نیاز نہین حاصل ہو مگر تقوا سے ع -

در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست

ایک تکلیف دیتا ہون - اور امید رکھتا ہون کہ اس کار خیر مین جناب مجھے ضرور مدد دینگے - مین نے اردو اخبار مطبوعہ ۲۲ - دسمبر ۱۸۸۸ء مین ایک درخواست شائع ہوئی کہ کسی جاٹ کی ایک دختر یتیم و بیکس بریلی کے یتیم خانے مین ہے اور وہان اسنے پرورش اور تعلیم پائی ہے - مین اسکی درخواست کے مطابق ایک نوٹ تعدادی مبلغ ایک سو روپیہ کا جسکا نمبر ۹۰۹۷۷ - ہے رجسٹری بھیجتا ہون مہربانی کرکے یہ نوٹ اسکو یا یتیم خانے کے مہتمم کو میری جانب سے دیدیجیے اور اگر وہ لڑکی ایک شریف

خاندان مین لڑکیون کے ساتھ رہنے اور کھیلنے کے لیے یہان آنا منظور کرے تو مجھے مطلع فرمائیے اس تکلیف دہی کی مکرر معافی چاہتا ہون - جواب عریضہ کا منتظر آپ کا خادم بندہ شیرچند دیوان از لکھنؤ اہلکار دربار نواب بشیر الدولہ بہادر - مرقومہ ——— ماہ ———

یہ خط پڑھکر آغا صاحب نے نواب بشیر الدولہ کو سنایا - اور نواب صاحب نے پسند کرکے کہا خط اسکا نام ہے یہ نہین کہ لگے ترجمہ کرنے اور نام بروار گنج اور الم غلم - خواہ مخواہ کی بھرتی -

مہری - دل لگی ہوتی جو یہ خط بھی نہ پسند آتا اور انکو بھی نواب صاحب اسی دیوانجی کی طرح سے نکلوا دیتے -

آغا - بندگی - آپ اچھی ہماری خیرخواہ ہین -

منمن - بغلی گھونسا بنی ہوئی ہین -

داروغہ - نہین دیوانجی نے تو حد ہی کردی واللہ -

مہری - ہمین تو ہنسی یہ آتی ہے کہ بچارے نے کئی مرتبے عینک کا چشمہ دامن سے صاف کیا اور بڑے سوز کے ساتھ قلم بنایا اور بنا بنا کے رسان رسان لکھنا شروع کیا مگر پھل یہ پایا کہ نکالے گئے اور بےعزت ہوے بچارے تو بہ تو بہ - بڑا ذلیل ہوا -

کشمیری پیچ چل گیا

نواب محمد عسکری صاحب کی طرف سے خوب خوب داؤن پیچ ہوے اور بشیر الدولہ اپنی شرودت کے زعم مین مہری اور کندن اور منمن اور جالن کے پھیر مین رہے اور جاٹ کی لڑکی کے بلانے کی فکر مین تھے - اب کل کارروائیون کا حال ملاحظہ فرمائیے اور سمجھے جائیے

پیر کے دن جو صاحب سٹی مجسٹریٹ کی ملاقات کا دن تھا چند سفید پوش ملاقات کو گئے۔
سب کے پہلے جمعدار نے ساہ موتی چند سے کہا کہ چلیے حضور صاحب نے سلام دیا ہے۔ ساہ جی موٹے تازے آدمی۔ پرانا فشن لٹودار پگڑی۔ گھیتلا جوتا اتار کر چق اٹھا کے ہانپتے ہوے اندر گئے۔ اور فراشی سلام کیا۔

صاحب۔ آپ کا مزاج کیسا ہے ساہ جی صاحب۔

ساہ۔ سرکار کی بادولت سے۔

راوی۔ آگے آئی آیت۔

صاحب۔ شہر کا کیا خبر ہے۔

ساہ۔ ہجور جب سے یہان بشیر الدولہ آئے ہین جب سے بھلے مانسو کی ناک مین دم ہے۔

صاحب۔ (متحیر ہوکر) کیا بات۔ کون بشیر الدولہ؟

ساہ۔ صاحب وہ ایک نواب ہین یہان سے کلکتے گئے تھے وہان سے ایک عورت بھگا کے یہان لائے وہ یہان سے کسی اور کے ساتھ بھاگ گئی اب وہ نواب بھلے مانسون کی عورتون کو بے اجتی (بیعزتی) کرنا چاہتے ہین اور بھلے مانس کی بہو بیٹی کب منجور کریگی بس اسکے مرد کا دشمن ہوجاتا ہے۔

صاحب۔ بشیر دولہ (نوٹ بک پر نام لکھکر) ہم دیکھیگا آپ کا مزاج اچھا رہتا ہے۔

ساہ۔ بہت اچھا سرکار کی بادولت سے۔

صاحب۔ اچھا ساہ جی صاحب ہم آپ سے پھر ملینگے۔
صاحب بہادر نے فرط اخلاق سے کھڑے ہوکر ہاتھ ملایا اور بڑے تپاک کے ساتھ رخصت کیا۔ ساہ جی کہ بڑے پرانے فشن کے آدمی تھے رتھ پر سوار ہوے اور چلے ادھر حاضرین و ناظرین نے انکی قطع شریف دیکھکر ہنسنا شروع کیا کہ اِس تہذیب کے زمانے مین بھی انھون نے رتھ کی سواری نہ ترک کی۔ ادھر صاحب بہادر نے جمعدار کو آواز دی اور جمعدار نے باہر آکر کہا ہجور نواب صاحب چلیے۔ صاحب بلاتے ہین ہجور کو اور نواب صاحب نے چق کے پاس جوتا اتار کر اندر قدم رکھا۔

صاحب۔ (استادہ ہوکر) ول نواب صاحب مزاج شریف آپ کا۔

نواب۔ شکر ہے۔ آپ کا مزاج انور۔

ص۔ ول نواب صاحب اِس شہر مین (نوٹ بک دیکھکر) کوئی نواب بشیر دولہ ہے۔

ن۔ انکا حال ناگفتہ بہ۔

ص۔ ہمنے بڑی بری بات سنا ہے۔

ن۔ سٹی مجسٹریٹ صاحب بہادر ایسا دق بھلے مانسون کو کیا ہے اس شخص نے کہ مین کیا عرض کرون۔

ص۔ وہ کون ہے اور کیا کرتا کیا ہے۔

ن۔ بھلے مانسون اور خصوصاً رئیسون کا جانی دشمن ہے اور جھوٹے مقدمے بنایا کرتا ہے۔ اور بدمعاشون سے گنٹھا ہوا ہے۔ اور خود جھوٹی گواہیان جاکے دیتا ہے اور حلف اٹھانے کو ہر دم تیار رہتا ہے۔

ص۔ برا برا آدمی ہے۔

ن۔ مگر آپ کو خوب ٹوہ لگ گئی۔

ص - ہمکو رتی رتی حال معلوم ہو بشیر کا - اسکا تدارک ہونا چاہیے - ایسا آدمی بھلے مانس کا دق کرنے والا شہر مین رہنا ٹھیک نہین ہی -

ن - حضور ذرا اور لوگون سے دریافت تو کرین -

ص - ہم سُن چکا ہی نواب صاحب - آپ اسکا ٹھیک ٹھیک حال اور لوگون سے پوچھکے ہمکو لکھ بھیجے گا مگر انگریزی زبان مین - ہم آپ کا وہ چٹھی آپ کو واپس کر دیگا نواب صاحب -

ن - حضور کچا چٹھا لکھ بھیجونگا - رتی رتی حال جیسا آپ نے کہا ہی - مگر ضرور اسکا تدارک کیجیے گا - بڑا اندھیر ہو رہا ہی - مگر بڑی خوشی کی بات ہی کہ آپ کو اُسکا حال معلوم ہو گیا ہی - اب ضرور قرار واقعی بندوبست ہو جائیگا - اب ہمین اطمینان ہی - تمام شہر مین تہلکہ مچا ہوا ہی - دس بد معاش ٹکڑے کر دیے دو ایک اپنے ہی سے بد معاشون کو جو شریف صورت ہین گواہ بنا کر عمدہ عمدہ کپڑے پنہا کر لیگیا - پولیس والون کو گانٹھ لیا بعض بے ایمان وکیلون سے سازش کر لی چلیے رعب بیٹھ گیا اور روپیہ صرف کرنے کو خود موجود -

ص - بڑا افسوس - بہت بڑا افسوس -

یہ صاحب رخصت ہوے تو ایک تحصیلدار پنشن یافتہ تشریف لائے صاحب سلامت اور مزاج پرسی کے بعد صاحب نے پوچھا - آپ تحصیلدار صاحب اسی شہر کا قدیم باشندہ ہی - انھون نے کہا جی ہان حضور - پوچھا آپ نواب بشیر دولہ کو جانتا ہی کہ وہ کون ہی - تحصیلدار نے بڑی بے اعتنائی کے ساتھ کہا حضور مین تو مختلف اضلاع

مین تحصیلدار تھا - اب عرصہ دراز کے بعد یہان مستقل طور پر مقیم ہونے کا اتفاق ہوا ہی اچھی طرح لوگون سے واقف نہین لیکن اگر حضور اُسی بشیر الدولہ کو پوچھتے ہین جو یہان کا خاص رہنے والا ہی اور کلکتے سے جا کے اب یہان واپس آیا ہی تو وہ تو ایک مشہور بد معاش ہی مگر مجھے اُنسے کبھی سابقہ نہین پڑا اُسنی سنائی کہتا ہون اور اگر کوئی اور بشیر الدولہ ہین تو حضور مجھے نہین معلوم -

صاحب کو اب اور بھی یقین ہو گیا کہ بشیر الدولہ ایک مشہور بد معاش آدمی ہی - اور چونکہ آدمی منصف مزاج رعایا پرور عدل گستر نیک طینت تھے نہایت ہی رنج ہوا کہ میری مجسٹریٹی کے زمانے مین اور ایسے بد معاش کا اتنے دن تک تدارک نہو - اُس روز اور کوئی صاحب بجز اُن بزرگوارون کے جنکا ذکر کیا گیا ملاقات کو نہین گیا تھا - لہذا صاحب اُن سب سے رخصت ہو کر جب حاضری کھانے بیٹھے تو دل مین سوچنے لگے کہ اسکا تدارک کس طرح پر کیا جائے کہ جلد اس بد معاش کے ہاتھون سے رعایا کو چھٹکارا ملے - آدمی تھے خوش فکر اور مزاج مین جلد بازی اور عجلت کبھی نہ تھی - بڑی دیر تک ہر پہلو پر خوض کیا کیے - کئی تدبیرین سوچ مگر ہر ایک کے ساتھ ایک ایک شق یا پیچ لگی ہوئی اُس روز تعطیل تھی - شام کے قریب صاحب رزیڈنسی گئے - وہان کرنل راس صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس سے ملاقات ہوئی چھتر منزل کے کتب خانے مین بیٹھکر گفتگو ہونے لگی -

ب
صاحب
جانے

صاحب۔ ہمنے آج ایک نئی بات سُنی ہی۔ سنا یہان کوئی نواب کلکتے سے آیا ہوا ہی اور ٹبری بدمعاشی پر اُسنے کمر باندھی ہی۔ اور جھوٹے مقدمے لڑاتا ہی اور عزت دار آدمیون کو دھمکاتا ہی۔

کرنل۔ ہمنے نہین سُنا۔ اِسکا بند و بست کرنا چاہیے وہ کون نواب ہی۔

صاحب۔ اُسکا نام بشیر دولہ ہی۔

کرنل۔ کلکتے کا رہنے والا ہی۔

صاحب۔ نہین رہنے والا تو یہین کا ہی مگر کلکتے چلا گیا تھا وہان سے اب یہان آیا ہوا ہی۔

کرنل۔ بشیر دولہ ہم دریافت کرینگے۔ تو اُسکا پیشہ یہ ہی کہ جھوٹے مقدمے لڑائے اور بھلے مانسونکو دھمکا دھمکا کے کچھ وصول کرتا ہوگا۔

صاحب۔ سُنا تو یہ ہی کہ رئیسون کی بہو بیٹیون کو تکتا ہی اور جب وہ ہتّے نہین چڑھتین تو اُن پر اور اُنکے اعزہ پر مقدمے دائر کراتا ہی اور بدمعاشون اور آپ کے پولیس کو گانٹھکر پریشان کرتا ہی۔

کرنل۔ پولیس سے ہم خود تنگ ہین۔ لکھنؤ مین مُسن اور تجربہ کار پولیس افسرون کی ضرورت ہی۔ اور یہان مردکانئے نئے آدمی بھرتی کر دیے گئے ہین۔ ہم اُسکی ٹوہ صاحبن رہینگے۔ اِس قسم کے آدمی ٹبرے خطرناک لوگ آپ ہوتے ہین اُنسے بہت ڈرنا چاہیے۔ اور پولیس اور سا ورنمنٹ دونون کی اُنکی ذات سے بدنامی ہی۔ ہم صاحبسکا ضرور تدارک کرینگے۔

ہ کرنل راس سپرنٹنڈنٹ پولیس نے دوسرے روز اپنے ایک ٹبرے معتبر انسپکٹر شہباز خان اور ایک سب انسپکٹر رام سنگھ کو بُلوایا۔ مگر مختلف اوقات مین۔ صبح کو انسپکٹر اور سہ پہر کو سب انسپکٹر۔ انسپکٹر شہباز خان سے جو اُنھون نے نواب بشیر الدولہ کا ذکر کیا تو اُسنے قطعی لاعلمی ظاہر کی اور واقع مین وہ بشیر الدولہ سے ناواقف بھی تھا مگر وعدہ کر گیا کہ (مین پوری پوری تحقیقات کر کے حضور کو اطلاع دونگا۔ کہ آیا وہ اصل نواب زادہ ہی یا کسی بدمعاش نے اپنا نام نوابون کی فہرست مین شامل کر دیا ہی اور لہو لگا کے شہیدون مین داخل ہو گیا ہی اور اگر نواب ہی تو چال چلن کیسا ہی)۔ کرنل صاحب نے ٹبری تاکید کر دی کہ آپ اسکی بہت جلد تحقیقات کر دین۔ اور انسپکٹر نے وعدہ کر لیا کہ مین جان لڑا دونگا۔

سہ پہر کو سب انسپکٹر رام سنگھ آئے۔ اِنسے جو کپتان صاحب نے نواب بشیر الدولہ کا ذکر کیا تو اُنھون نے اپنی واقفیت ظاہر کی اور کہا حضور وہ ہمارے مکان کے سامنے رہتے ہین اور ٹبرے امیر نواب ہین پوچھا آپ اُنکی نسبت کیا جانتے ہین۔ اُنکا چال چلن کیسا ہی۔ کہا حضور مین اُنکے چال چلن کو بہت بُرا سمجھتا ہون۔ ایک دفعہ اُنھون نے ایک عورت کو زبردستی اُسکے گھر سے پکڑوا بلوایا اور بےعزت کیا اور اپنے ساتھ کلکتے لے گئے اور اُسپر بہار رکھا اور جب اُسکا مرد نالش کرنے کی فکر مین ہوا تو اُنھون نے ایک بدمعاش کو ہزار روپیہ دینے کا وعدہ کیا کہ اُسکو قتل کر ڈال۔ آپ ایسے ہتکھنڈے کا آدمی ہی۔

صاحب۔ یہان بھی کچھ بدمعاشی کرتا ہی۔

رام۔ حضور اُسکا تو پیشہ ہی ہے یہ۔

ص۔ یہان کیا حال ہے۔

رام۔ صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک برابر عورتین آتی جاتی ہین۔ اونچی بھی اور نیچی بھی بڑی بھی اور چھوٹی بھی امیر بھی اور غریب بھی اُسمین بیسوا بھی ہوتی ہین اور شوہر والی بھی ہوتی ہین۔ سبھی طرح کی عورتین ہوتی ہین اور دن رات دھما چوکڑی مچی رہتی ہے اور کئی عورتین ایسی ہین جنکو اُسنے گھر ڈال لیا اور میان کو خبر ہی نہین ہوئی کہ جورو کہان بھاگ گئی۔ اور جو کسی سے تکرار ہوئی تو بدمعاشون کو لگا دیا کہ مار چلو۔ پیٹ ڈالو۔ جوتے لگا دو۔ بےعزت کرو۔ بڑا بدآدمی ہے اور سپرنٹنڈنٹ نے روپیہ دیا ہے۔

ص۔ بھلا ہم سے آپ دریافت کرکے بتا سکتے ہین کہ اُس سے ہمارے پولیس کا کون کون گٹھا ہے۔

ر۔ ہان حضور جو ٹھیک ٹھیک دریافت ہوگا عرض کرونگا مگر اتنا جانتا ہون کہ دو آدمی گٹھے ہوے ہین ایک انسپکٹر [illegible] اور دوسرے کوتوال۔

ص۔ [illegible]

ر۔ حضور [illegible] نہین ہے۔

ص۔ اور شہباز خان۔

ر۔ وہ بڑا اکھڑ آدمی ہے حضور۔

ص۔ اچھا اِسکے حال کی ٹوہ لو اور ہمسے کہو۔

ر۔ بہت بہتر۔ حضور وہ جو وکیل ہے مولوی عظمت اللہ وہ بھی اِس سے گٹھا ہوا ہے۔

ص۔ تو بڑا بھاری بدمعاش ہے۔

ر۔ اور روپے والا بھی ہے۔ اِس سے کوئی بول نہین سکتا اور پولیس کو گانٹھ لیا ہے۔ اب بھلا کون اُسکا مقابلہ کرے۔ مجسٹریٹ ہے تو وہ ہے پولیس ہے تو وہ ہے۔ نواب ہے تو وہ ہے۔ سب وہی وہ ہے۔

ص۔ اور ہم کو ابتک آپ نے اطلاع نہ دی۔

ر۔ حضور یہ کام شہر کے کوتوال کا ہے یہ کام شہر کے انسپکٹر کا ہے۔ ہمتو باہر کا کام کرتے ہین ہم کون بیچ مین بولنے والے تھے۔

یہ سب انسپکٹر بھی رخصت ہوے وقت رخصت رام سنگھ سے صاحب نے فرمایا کہ بہتر ہوگا کہ آپ اور انسپکٹر شہباز خان دونون ملکر تحقیقات کیجیے مگر اِسطرح کی تحقیقات ہو جیسی ڈٹکٹیو پولیس کے لوگ کرتے ہین کہ کانون کان کسی کو خبر نہین ہوتی اور مطلب حاصل۔

رام سنگھ اُسی روز انسپکٹر شہباز خان سے ملا اور صاحب کا پیغام دیا اور یون مکالمہ اور مشورہ ہونے لگا۔

ش۔ ہان صاحب نے ہمسے بھی کہا تھا مگر یہ نواب بشیر الدولہ کون آدمی ہے۔

ر۔ ہم جانتے ہین۔

ش۔ وہ کہتے تھے کہ بڑا بدمعاش ہے۔

ر۔ اُس سے بڑھکر بدمعاش اِس شہر مین تو اب کوئی نہین ہے۔ ایک ہی گرگا۔ عزت دار آدمی کا اپنی دشمن۔ شریف زادیون کی بےآبروئی کرنے کا ہے۔

ش - استغفر اللہ گولی مارنے کے قابل آدمی ہو دوزخ ایسے ہی لوگون سے بھریگی -
ر - بڑا پاجی آدمی ہو -
ش - اچھا تو پھر آج اور کل دو دن مین اُسکے کل حال دریافت ہونے چاہیین کہ کون کون عورت اُسکے پاس ہو - کس کس منکوحہ کو بھگا لایا ہو - اُنکے میان کہان ہین - جھوٹے مقدمے کون کون دائر ہوے ہین - کون کون بدمعاش اُسکی صحبت مین رہتا ہو - یہ کل حال دریافت ہونا چاہیے -
ر - مجھے بہت سا حال تو خود ہی معلوم ہو اور باقی حال مین دریافت کر لونگا - آپ اطمینان رکھین - آج ہی سب امور دریافت کرکے اطلاع دونگا -
ش - ہمنے آجتک بشیر الدولہ کا ذکر ہی نہین سُنا تھا مگر خیر اب تو اُنکی شامت آگئی -
ر - صاحب لے ہی ڈالینگے -
ش - بہت خفا ہین - کیا معلوم اُنسے کس نے کہدیا ہو مگر حق تعالی گواہ ہو کہ جب سے ہمنے یہ سُنا ہو کہ یہ شخص شریف زادیون کی آبرو لیتا ہو اور اگر وہ نہ منظور کرین تو اُنکے اعزہ کو زحمت دیتا ہو تب سے ہماری آنکھون مین خون اُتر آیا ہو - اِس قسم کا آدمی گولی مارنے کے قابل ہو - ہمکو خود دلی دُشمنی ہو گئی ہو -
ر - ہمسے صاحب پوچھے کہ دل تم اب تک کیون نہین بولا ہم نے کہا خداوند یہ کام صدر کے افسر پولیس کا ہو - ہمتو مفصل مین تعینات ہو - اب آپ ایک کام کیجیے - بندہ اِنکی قبر تک سے واقف ہو - مگر

تو وہ لینے دیجیے - وہ تین منکوحہ عورتین اگر ایسی ملجائین جنکو نواب بشیر الدولہ نے بیعزت کیا ہو تو پھر مزہ دیکھیے اُنسے گانٹھ جائیے اور اُنکے شوہرون کو بھی بطمع زر اپنی طرف گانٹھ لے بس پھر دل لگی دیکھیے -
ش - ہان بس مین بھی یہی سوچا تھا -
ر - اسکے بغیر یہ ملعون نہ مانیگا -
ش - اور صاحب کھٹ سے سزا دیدینگے -
ر - چھوٹتے ہی - چکی پیستا ہو تو سہی -
اِس گفتگو کے بعد شہباز خان اور رام سنگھ رخصت ہوے مگر وقت رخصت خان صاحب نے اپنے دوست سے وعدہ کرا لیا کہ اِس معاملے مین بڑی عرق ریزی اور جانفشانی کرینگے اور اُنھون نے قسم کھا کر بیان کیا کہ اگر دریغ کرین تو پاجی سمجھے گا -
رام سنگھ نے گھر پر آکر شمسو نامے ایک شخص کو بلوایا جو رام سنگھ کا نمک پروردہ قدیم اور بڑا رسا آدمی تھا اور کہا (شمسو یار ایک معاملے مین ہمکو مدد دو تو عمر بھر احسانمند رہین اور بڑا کام نکلے) -
شمسو ہاتھ جوڑکر سامنے کھڑا ہو گیا اور عرض کیا حضور مجھے بیوجہ بے سبب کانٹون مین گھسیٹتے ہین - بھلا غلام سے یہ تقریر کیسی - مین تو حضور پر سے قربان ہو جاؤن تو کون ملعون دریغ کرے نہ کہ ایک ادنی سی بات کے لیے - رام سنگھ صاحب نے اُسکو قریب بلا کر آہستہ آہستہ مدعا سے ضروری الاظہار سے اطلاع دی -
رام - تمھی بشیر الدولہ نامے نواب کے پاس تم کبھی گئی

جایا کرتے ہو۔ یہ ہمکو خوب معلوم ہوا۔

شمسو۔ جی ہان جاتا ہون۔

رام۔ بھلا کیسے آدمی ہین۔

شمسو۔ یہ نپوچھیے بس۔ بڑے ہی بچوڑے آدمی ہین۔ ہین تو رئیس کے لڑکے مگر نچلے۔

رام۔ صحبت سُنا بہت خراب ہی۔

شمسو۔ اسمین کیا شک ہی۔ بڑا پاجی آدمی ہی۔ ہمارے مذہب کے رو سے وہ بھی دوزخ جائیگا۔

رام۔ بھلا کیون جی شمسو کوئی تدبیر ایسی بھی ہوسکتی ہی کہ وہ پولیس کے ہتے چڑھ جاے۔ مگر ہم بدعت نہین کرنا چاہتے۔ اور جھوٹا مقدمہ نہین دائر کرنا چاہتے۔ ہم نے سُنا ہی کہ وہ منکوحہ عورتون کو بلواتا ہی اور کسی بہانے سے بلا کر اُنکی عزت لیتا ہی۔

شمسو۔ حضور اُسکا قاعدہ یہ ہی کہ کٹنیون کے ذریعے سے وہ بلاتا ہی۔ خلقت تو کھانے کو مرتی ہی ہی نوکری کے بہانے یا بیگم صاحب کی مصاحبت کے بہانے یا سینے کے بہانے عورتون کو بلواتا ہی۔ اُسکے گھر مین کوئی عورت تو اُسکے خاندان کی ہی ہی نہین بس وہ بیچاری بے بس ہو جاتی ہی۔ اور اکثر اونچے گھرون سے بھی بلواتا ہی غرض کہ بڑا پاجی ہی۔

رام۔ اچھا پھر کوئی تدبیر ایسی کرو کہ کسی عورت کا شوہر اُسپر نالش داغ دے اور یہ ملعون سزا پا جاے تاکہ اُسکے یہ ہتکنڈے تو جائین۔ ہم تم کو پولیس مین نوکر رکھا دینگے۔ مگر اسمین دل سے مدد دو۔

شمسو۔ تو آپ یہ چاہتے ہین کہ بشیر الدولہ دھر لیا جاے اور عورت بھی قبولے کہ مجھے بیعزت کیا اور اُسکا میان بھی نالش کرے اور روپیے پیسے کا اُسپر اثر بھی نہ ہو نپچے۔ آدمی تیکھا بھی ہو اور گواہ بھی چست ہون بھی یا کچھ اور؟

رام۔ بس بس۔ تم خود فہمیدہ آدمی ہو۔ مگر مقدمہ سچا ہو۔

شمسو۔ سچا مقدمہ لیجیے۔ وہان تو روزمرہ یہ باتین ہوا کرتی ہین حضور۔ اچھا تو پھر کل مین حاضر ہونگا اور مطلب کر کے حاضر ہونگا۔

رام۔ اجی ہم جیو شیر۔ دیکھین تو سہی کہ کیسا کارروائی کرتے ہو جب جانین کہ معاملہ رو براہ ہو۔

شمسو۔ حضور آپ ایسے اُستادون کی مار کھائی ہی آپ کی آنکھین دیکھی ہین۔ ایسا مارون کہ چارون شانے چت۔

رام۔ ہان تسمہ نہ باقی رہے۔

شمسو۔ حضور یہ کچھ اِس کام کا بدلا نہین غلام چاہتا ہی بلکہ حضور کی پرانی مہربانی سے امید ہی کہ پولیس مین جگہ دلوا دیجیے گا کہ آدھ سیر آٹے سے لگ جاؤن۔

رام۔ کہہ تو دیا کہ اگر مجھے خوش کرنا چاہتے ہو تو اس معاملے مین مدد دو۔ کھٹ سے نوکر ہو جاؤگے۔ یہ ہمارا ذمہ ہے۔ جہان تک ہوسکے اسمین کوشش کرو مصرع

کوشش کرو کار خیر ہی یہ

میان شمسو وعدہ کر کے رخصت ہوے اور دوسرے روز سہ پہر کے وقت تشریف لاے۔ کوتوال رام سنگھ کو

اُنکے آنے کی خبر ہوئی - فوراً بُلوالیا - اور چھوٹتے ہی کہا (بھئی وعدے کے تو سچے نکلے - کہو کچھ کارروائی شروع بھی کی) اُسنے ہنسکر جواب دیا (حضور شروع بھی کی اور ختم بھی کی) -

رام - اِسکے کیا معنی -

شمسو - اِسکے یہ معنی کہ حضور ذرا میرے گھر تک چلے چلیں تو سب حال کھُل جاے کہ کارروائی کیسی ہوئی ہے -

ر - معلوم تو بہت خوش ہوتے ہو جی -

شش - خوشی کی تو بات ہی ہے بس خداوند بندے کے ساتھ چلے ہی چلیے - دیر نہ کیجیے -

ر - کچھ تھوڑا بہت حال بتاؤ تو -

شش - حضور وہان سب معاملہ لیس ہے چلکر دیکھ لیجیے کہ کیا کارروائی ہوئی ہے -

ر - تو بھی بتاتے کیون نہین ہو -

شش - حضور مستغیث - گواہ - منکوحہ عورت - اور ثبوت جرم سب موجود ہے -

رام سنگھ فوراً میان شمسو کے ساتھ چلے تو اُسکے گھر مین جاکر دیکھتے کیا ہین کہ واقعی کئی آدمی بیٹھے ہوے ہین - غور کرکے دیکھا کہ دو عورتین اور دو مرد ایک عورت کوئی بیس برس کی دوسری بوڑھیا - اور مرد کا سن کوئی چالیس برس کا اور دوسرا مرد بائیس تئیس سے کم - دیکھتے ہی خوش ہوگئے -

رام - عورت یہ ہے نا -

شمسو - حضور - یہ عورت اِس مرد کی ہے (چالیس برس والے مرد کی طرف اشارہ کرکے)

رام - یہ تمھاری بیوی ہے جی -

شمسو - ہان صاحب اِسی کی ہے - اور یہ دونون اِسکے گواہ ہین -

رام - اِنکی گواہی معتبر سمجھی جائیگی ؟

شش - اِنکی گواہی ایک طرف خود بشیر الدولہ کے ہاتھ کٹے ہوے ہین - یہ لفافہ ملاحظہ ہو -

رام سنگھ نے لفافہ لیا تو سادہ - کھولا تو اسمین یہ لکھا ہوا تھا -

بخدمت حضور نواب بشیر الدولہ صاحب بہادر - جناب والا - کورنش -

اسوقت حضور کا وہ معشوق جسکی حضور کو بڑی تلاش تھی آیا ہے - سمجھ جائیے - یعنی اس سپاہی کی بیوی - مگر چونکہ منکوحہ عورت ہے لہذا دن کو نکلتے ہوے جھجکتی ہے - وہ کہتی ہے کہ شاید دو ہفتے تک آپ نے اُسکو اپنے گھر رکھا اور بیوی اور میان کی طرح رہے اور پھر اُسکے میان کے خوف سے اُسکو نکال دیا اور ایک جھنجھی تک نہ دی - اب اُسکے میان سے اور اُس سے کھٹ پٹ ہوئی ہے - اور وہ بھاگ آئی ہے جیسا حکم ہو ویسا کیا جائے -

پیشتر کی نسبت اور بھی زیادہ جوبن ہے - آپ یا خود آئیے یا شام کو اُسکو بلا لیجیے - ورنہ کوئی اور اُسکو لے بھاگیگا - ع -

مصلحت بین و کار آسان کن

جواب جلد عنایت ہو - آپکا خادم (نام سپاہی سے مٹا ہوا)

دیگر یہ کہ وہ بھوکی ہی اور بڑی تکلیف مین - بازار سے کھانا منگوایا ہی مگر اسوقت بھلا کیا ملیگا - اگر ممکن ہو تو کچھ بھیجو کہ بیچاری بھوکی اور قابل رحم ہی -

اُسکی پشت پر یہ جواب لکھا تھا -

مشفقی یار تمنے اسوقت جلا لیا - واللہ جان تازہ جسم مین آگئی - ع -

ای وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

خانہ احسان آباد -

کریمن کے آنے کی خوشخبری کیا سنائی کہ مول لیا - ع

درم ناخریدہ غلام توام

ہماری معشوقہ گلبدن کی شکایت بالکل بیجا ہی کہ ہمنے اُسکے میان کے خوف سے نکال دیا - ہرگز نہین - اُسکے میان کا ہمکو ذرا خوف نہین - اول تو اُسکے میان کے فرشتے خان کو بھی کانون کان خبر نہ ہوتی کہ جورو کہان ہی - اور اگر خبر ہوتی بھی تو زنا کا ثبوت کہان سے لاتا - ہم اندھیرے اُجالے پٹوا دیتے - اور پولیس ہماری ہی کہتا - وہ میرے پاس دو ہفتے یا کچھ کم و بیش میری بیوی بنکے رہی مگر مین نے خوش بھی کر دیا - ع -

مین لاکھ کی دو لاکھ کی پروا نہین کرتا

اور پھر کریمن کے لیے جسپر میری جان جاتی ہی -

دیکھی جو وہ صورت و شمائل
دل ہوگیا بسمل اور گھائل

یہ شعر ابھی برجستہ تصنیف کیا ہی -

کریمن کو فنس مین سوار کرکے ابھی ابھی بھیجدو اور

اگر یارانے مین بُرا نہ مانو اور کسرشان نہ سمجھو تو بھائی خود بھی ساتھ آؤ -

اُسکا میان تو پہلے تار گھر مین نوکر تھا پھر ریل پر سپاہیون مین نوکر ہوا اب خدا جانے کہان ہی - چاند خان اُسکا نام ہی اگر وہ مل سکے تو تلاش کر لو اور یہان بھیجدو کہ مین اُسکو کانون پر بھیجدون اور یہان گلچھرے اُڑادون - ع -

کسکی رہی اور رہیگی کسکی

کریمن جان کے لیے انگور کی دو پٹاریان اور ایک انار اور دو سیب بھیجتا ہون -

راقم - بشیر الدولہ

راجہ - (خوش ہوکر) یہ اُنھی کے دستخط ہین -

شش - اسمین کیا شک ہی حضور -

ر - اور بشیر الدولہ کو لکھا کس نے تھا -

شش - یہ حضور ابھی نہ بتاؤنگا -

ر - کارے کردہ شمسو -

شش - خداوند تسمہ نہین باقی رکھا مین نے -

ر - بیشک -

شش - حضور دیکھتے ہی جائین -

ر - تمھارا کیا نام ہی جی -

شش - اپنا نام بتاؤ جوان -

سپاہی - حضور ہمارا نام چاند خان -

ر - یہ تمھاری بیاہتا بیوی ہی -

چاند - (دبے دانتون) جی ہان حضور - اگر یہ عملداری ہوتی تو گھر مین گھس کے (گالی) کو اتنی چھریان بھونکتے

کر (گالی) تمام عمر یاد ہی تو کرتا - اب بھی جو اگر سرکار دربار مین کچھ ہوا تو دیکھا جائیگا - یا تو ہمارا ہی سر نہین یا اُسی کا نہین - ہمارا کہان ہی -

ر - تم اس سپاہی کی ہمارا عورت ہو جی -

عورت - (تعجب کر منہہ پھیر لیا) -

چاند - بولتی کیون نہین ہی - کوتوال صاحب ہین -

ر - منہہ سے بولو جی - ہم اسکو ایسی کڑی سزا دلوائینگے کہ روتے نہ بن پڑیگی -

چاند - پہر ان کا کام تو گولی ہی مارنے کا ہی آگے مرضی حاکم ہی

اس گفتگو کے بعد شمسو نے ایک اور خط جیب سے نکال کر رام سنگھ کو دیا اور کہا حضور یہ خط بھی ملاحظہ ہو رام سنگھ نے پڑھا تو وہی دستخط - ویسا ہی کاغذ - وہی قلم وہی روشنائی -

ارے یار -

احسان کیا ہی تو پورا احسان کرو - ع -

سوختم سوختم این راز نہفتن تاکی

بھائی وہ کافر صورت یاد آگئی -

فرق پیکان کا ہی ٹکڑا کہ سری کا ٹکڑا
ٹکڑا ہی چاند کا ٹکڑا کہ پری کا ٹکڑا

اب دیر کا ہیکو کرتے ہو - کہین ہمارا قاصد تو نہین بھٹک گیا - ع -

راستہ دیکھا نہین قاصد بھٹکتا جائیگا

یہان اسوقت شادی مرگ کی سی کیفیت ہی -

کرون اگر مین رقم تہنیت کا آج آہنگ
تو نکلے میرے قلم سے صدا بربط و چنگ

کرمین کا نام سنتے ہی واللہ دیوانہ ہو گیا -

بنایا کاکل مشکین نے سودائی ہزارون کو
پری بنکر یہ ناگن ڈس گئی شامت کے مارونکو

خدارا اب انکو سوار کرا کے بھیج دو ورنہ دم پہلو مین خفا ہو جائیگا -

کیا قہر ہی جتنا کہ وہ چاہت سے رکی ہی
اتنا ہی اُسے چاہینگے ہم اور زیادہ

بندہ منتظر بیٹھا ہی -　　طالب دیدار بندہ

بشیر الدولہ مشتاق جمال یار

رام - یہ پیچھے بھیجا ہوگا -

شس - جی ہان - ہر ثبوت کامل حضور -

رام - اب نہین بچ سکتا - بس گیا گذرا -

شمسو - حضور تو یہ بیچارہ تو اب کہین نوکر بھی نہین ہی کہیے تو غلام اپنے گھر پر اسکو ٹکا لے - مگر کھانے پینے کا حضور کو بندوبست کرنا ہوگا -

رام - دو میان بیوی یہ ہین اور ایک تم - ہم نان بائی کو حکم دیدینگے کہ صبح کو کوئی سیر بھر کی چپاتیان اور کوئی آدھ سیر خشکہ اور ماش کی دال اور ترکاری دیجایا کرے اور شام کو روغنی روٹی یا شیرمال اور کوئی جار کے کباب بکری کے اور قورمہ - دیجایا کرے - مزے سے تینون آدمی ملکے چکھو اور دندناؤ -

شس - بس آپ حکم دیتے جائیے -

ر - اور اوپر کے جھٹکر خرچ کے لیے دو آنے روز مقرر کیے دیتے ہین - تیل ہی - دیا ہی - بتی ہی - کبھی تمر کے کھانے ہی کا جی چاہا - باقی رہا دھوبی اور

میان بھتنا اور ناؤ - یہ سب ہمارے ڈرتے ہیں -
چاند - حضور ہم اپنے پاس سے کھائینگے - اور حضور کو کبھی کسی بات کی وہ نہ دینگے - ہاں جو سرکار ہمپر رحم کرین تو نالش ہو جاے -
رام - دیکھتے تو جاؤ - مگر تم کہین گڑبڑ نہ کر دینا ایسا نہو یہ عورت کچھ کا کچھ کہدے -
چاند - حضور یہ عورت بد نہین ہی - مگر حضور اسکو جال مین پھانس لیا اور عورت تو عورت ہوتی ہی لڑ سکتی نہین بے بس - اور حضور چودہ دن تک اُسکو بند کر رکھا اِسکا کون کسور ہی -
رام - یہ سب گواہی دینی ہوگی - ہم سب سمجھا دینگے تم آرام سے رہو بس -
رام نے اِن دونون کو اپنے دوست میان شمسو کے سپرد کیا اور انسپکٹر شہباز خان سے جا کے کُل حال بیان کیا - اُنھون نے یہ خوشخبری سُنی تو جامے مین پھولے نہ سمائے کہ بڑے موذی کو مارا اور یہ دونون ملکر صاحب مجسٹریٹ کی کوٹھی پر گئے - اطلاع ہوئی اور دونون ایک ہی وقت طلب کیے گئے -
صاحب - ول صاحب کچھ مطلب بھی نکلا -
رام - حضور بشیر الدولہ کی ایک چوری پکڑی ہی -
ص - چوری ! کیا چور بھی ہی ؟
رام - چور نہین ہی - مطلب میرا یہ کہ ایک جرم مین وہ ابھی ابھی ماخوذ ہو سکتا ہی -
ص - وہ کیا -
شہباز - خداوند ایک سپاہی کی منکوحہ جورو کو اِس بہانے سے بلوایا کہ بیگم صاحب نوکر رکھینگی اور محلسرا مین لے گئے تو وہ ہکا بکا کہ نہ بیگم نہ کوئی عورت یہ مین کہان پھنس گئی - دو ایک مہریان تھین وہ بھی ہٹ گئین - عورت بیچاری کیا کر سکتی ہی - اکیس دن کے قریب اُسکو اپنے گھر مین زبردستی رکھا - آنا جانا سب بند -
ص - حبس بیجا بھی ہی - زنا بھی ہی -
رام - حضور سُنتے تو جائیے -
شہباز - جب اُسکے میان کو خبر ہوئی کہ کسی نواب نے زبردستی اُسکو گھر ڈال لیا تو وہ تلاش کرنے لگا کہ کونسے نواب ہین -
ص - اُسکا مرد کہان کا سپاہی ہی -
ر - حضور پہلے تار گھر مین نوکر تھا پھر ریل مین نوکر ہوا اب آجکل بیکار ہی -
ص - کیون موقوف کیا گیا -
ر - اُسنے خود استعفا دیدیا - کام دقت کا تھا -
ص - اُسکی عورت بد ہی -
ر - نہین خداوند - بد نہین ہی - مگر دروازہ بند کر کے اُسکو قید کر لیا وہ کیا کر سکتی تھی -
ص - تو وہ مرد اور عورت کہان ہین - اُن کو بلاؤ اور اپنی تشفی کر لو کہ مقدمہ بناوٹ کا یا جھوٹا تو نہین ہی - ہم جھوٹا مقدمہ نہین چاہتے اگر بشیر الدولہ نے سچ مچ ایسا کام کیا تو اُسکو سزا ملنا چاہیے مگر ایسے یہ دشمنی کرنا عقل کا بات نہین کہ جھوٹ تہمت اُسپر لگایا جائے - ہماری یہ رائے ہی -

راحم - خداوند پورا قصہ تو حضور نے سُنا ہی نہین - جب اُسکے میان نے اپنی بیوی کی اِدھر اُدھر تلاش کی تو بشیر الدولہ نے ایک بدمعاش کو پانچ سو روپیے دینے کا وعدہ کیا کہ اندھیرے اُجالے اُسکو مار ڈالو -

ص - بائی جو وہ ایسا بدمعاش آدمی ہی - اُسکا ضرور تدارک کرنا چاہیے -

راحم - خداوند اب وہ بچ نہین سکتا - اب اُسکی بدمعاشی کا پیمانہ لبریز ہو گیا ہی - اور اِس مقدمے مین ایسا کامل ثبوت ہی کہ کسی طرح بچ ہی نہین سکتا -

ص - ولی یہ تو مقدمے کی روئداد سے معلوم ہوگا -

ش - خداوند رام سنگہ نے انعام اور ترقی کا کام کیا ہی -

راحم - حضور بشیر الدولہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا دکھادون جبا کی سند ہی -

ص - اُسنے کیا لکھا ہی -

راحم - لکھا ہی کہ مین اور سپاہی کی بیاہتا جورو اِسطح تین ہفتے تک رہے جیسے میان اور بیوی رہتے ہین اور مین نے اُسکو بہت کچھ روپیہ دیا - اگر اب بھی وہ آئے تو مین اُس کو گھر ڈال لون - ممکن نہین کہ اُسکے میان کو کانون کان خبر ہو اگر اُسکا میان نوکری چاہے تو ہم اپنے گانون پر بھیجدین -

ص - اِسی طرح کا عبارت اُسکا لکھا ہی !

راحم - حضور اِس سے بڑھکر -

ص - ہو نہین سکتا - کوئی پاگل ایسا لکھدے تو لکھدے جسکے ہوش حواس درست ہونگے وہ ہرگز نہین لکھ سکتا - اور کیون لکھنے لگا بھلا -

راحم - حضور یہ خط موجود ہی - اور اسکا ثبوت ہم دینگے کہ خاص اُسی کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہی -

شہباز - مین پڑھکے سُنادون حضور -

مشفق - یار تم نے اِسوقت جلا لیا - واللہ جان تازہ جسم مین آگئی -

	ای وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی	

خانہ احسان آباد -

کریمن کے آنے کی خوشخبری کیا سُنائی کہ ہم کو مول لے لیا -

	درم ناخریدہ غلام تو ام	

ص - دل کریمن کے کیا معنی -

راحم - حضور یہ اُس سپاہی کی جورو کا نام ہی -

ص - اچھا آگے پڑھیے -

شہباز - بہت خوب "کریمن کے آنے کی خوشخبری کیا سُنائی کہ مول لے لیا ع -

	درم ناخریدہ غلام تو ام	

ہماری معشوقہ گلبدن کی شکایت بالکل بیجا ہی -

ص - معشوقہ کسکا نام ہی -

ش - خداوند ———— معشوقہ ————

راحم - تمر معشوقہ کے معنی بلکو دو -

ص - (مسکراکر) او ! گو آن -

شہباز - شکایت بالکل بیجا ہی کہ ہمنے اُسکے میان کے خوف سے اُسکو نکال دیا - ہرگز نہین اُسکے میان

کا ہمکو ذرا خوف نہین۔ اول تو اُسکے میان کے فرشتے
خان کو بھی کانون کان خبر نہوتی کہ جورو اکہان
ہو اور اگر خبر ہوتی بھی تو زنا کا ثبوت کہان سے
لاتا ہم اندھیرے اُجالے ٹہوا دیتے۔ اور پولیس
ہماری سی کتنا۔ وہ میرے پاس دس ہفتے یا کچھ کم و
بیش میری بیوی بن کے رہی مگر مین نے اُسکو
خوش بھی کر دیا۔

ص۔ ول۔ یہ تو بہت صاف صاف لکھا ہو۔ یہ تو
صاف ماخوذ ہو سکتا ہو۔

رام۔ حضور اب اِسکے ماخوذ ہونے مین کیا بات باقی
رہگئی ہو۔ بیچ کھیت سزا پائیگا۔

ش۔ "ہان حضور مگر مین نے خوش بھی کر دیا۔ ع۔

مین لاکھ کی دو لاکھ کی پروا نہین کرتا

اور پھر کریمن کے لیے جسپر ہماری جان جاتی ہو

دیکھی جو وہ صورت و شمائل
دل ہو گیا بسمل اور گھائل

یہ شعر ابھی برجستہ تصنیف کیا ہو۔

ص۔ وہ صورت دیکھنے مین کچھ اچھی ہو۔

رام۔ حور کا بچہ ہو حضور۔

ص۔ عمر کیا ہو۔

رام۔ کوئی اُنیس بیس برس کی۔

ص۔ ول۔ گو آن۔

شہباز۔ "کریمن کو فنس مین سوار کرکے ابھی بھیجدو
اور اگر ارانے مین بُرا نہ مانو اور کسرِشان نہ سمجھو
تو بھائی خود بھی ساتھ آؤ"۔

ص۔ یہ کیسکے نام ہو۔

رام۔ حضور یہ ابھی نہ بتاؤنگا۔

ص۔ ول۔ گو آن۔

ش۔ "اُسکا بیان تو پہلے تار گھر مین نوکر تھا
پھر ریل پر سپاہیون مین نوکر ہوا۔ اب خدا جانے
کہان ہو چاند خان اُسکا نام ہو۔ اگر وہ ملے تو تلاش
کر لو اور یہان بھیجدو کہ مین اُسکو کانون پر بھیجدون
اور یہان گلچھرے اُڑاون۔ ع۔

کیسی رہی اور رہیگی کیسی

کریمن جان کے لیے انگور کی دو پٹاریان اور ایک
انار اور دو سیب بھیجتا ہون۔

راقم بشیر الدولہ

صاحب یہ خط پڑھکر بہت خوش ہوے کہ بشیر الدولہ
نے صاف صاف اقبال کر لیا اب اگر عدالت
مین اِسکے خلاف بیان کرے تو دروغ حلفی کا دوسرا
مقدمہ دائر ہو۔ مگر رام سنگھ اور شہباز خان سے
کہا کہ شاید وہ اجلاس مین یہ کہدے کہ مین نے نشے کی
حالت مین یہ خط لکھدیا۔ میرے دشمنون نے مجھے بلا کر
لکھوا لیا ہوگا مجھے یاد نہین کہ مین نے کب لکھا تھا۔

رام۔ حضور یہ دوسرا خط بھی ملاحظہ ہو۔ ملا لیجیے ایک ہی
خط۔ ایک ہی روشنائی ایک قلم ہو

ص۔ اچھا اِسکو پڑھکر سناؤ۔

رام۔ حضور اِسمین لکھتا ہو۔

"ارے یار۔

احسان کیا ہو تو پورا احسان کرو۔

سوختم سوختم این راز نہفتن تا کی

بھائی وہ کافر صورت یاد آگئی۔

شرہ پیکان کا ہی ٹکڑا کہ سری کا ٹکڑا
ٹکڑا ہی چاند کا ٹکڑا کہ پری کا ٹکڑا

اب یہ دیر کا ہے کو کرتے ہو۔ کہین ہمارا قاصد تو نہین بھٹکا سا گیا۔

راستہ دیکھا نہین قاصد بھٹکتا جائیگا

یہان اسوقت شادی مرگ کی سی کیفیت ہی

کردن اگر مین رقم تہنیت کا آج آہنگ
تو نکلے میرے قلم سے صداے بربط و چنگ

کریمن کا نام سنتے ہی واللہ دیوانہ ہوگیا۔

ص۔ کریمن کسکا نام۔

رام۔ حضور اسی سپاہی کی بی بی کا نام ہی۔

ص۔ او! ہان ہم بھول گئے تھے۔ گو آن۔

رام۔ "واللہ دیوانہ ہوگیا۔

بنایا کاکل مشکین نے سودائی ہزارونکو
پری بنکر یہ ناگن ڈس گئی شامت کے مارونکو

خدارا اب اِنکو سوار کراکے بھیجدو ورنہ دم پہلو مین خفا ہو جائیگا۔

کیا قہر ہی جتنا کہ وہ چاہت سے رکے ہین
اُتنا ہی اُسے چاہینگے ہم اور زیادہ

بندہ منتظر بیٹھا ہی

طالب دیدار بندہ بشیر الدولہ
مشتاق جمال یار

ص۔ یہ دوسرا خط ہی۔

رام۔ حضور۔ یہ ثبوت یا نہین ہی خداوند۔

ص۔ ہان بیشک ہی مگر شرط یہ ہی کہ اُسی کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہو۔ اِسکا ثبوت البتہ چاہیے کہ اِسکا راقم وہی شخص ہی۔

رام۔ یہ میرے ذمے ہی اِس سے اطمینان رکھیے۔

صاحب سے رخصت ہوکر رام سنگھ اپنے گھر کو واپس آئے اور اِس فکر مین تھے کہ بشیر الدولہ کی خاص تحریر کسی بہانے سے دیکھنے مین آئے۔

بشیر الدولہ کی شامت اعمال سے اُسی روز رام سنگھ کوتوال کے ہان ایک مہمان آکے ٹیکا۔ یہ اُنکے وطن جگدیس پور کا ایک پنشن یافتہ صوبہ دار تھا۔ قوم کا برہمن۔ شب کو انسپکٹر شہباز خان جو رام سنگھ سے ملنے کو آئے اور اُنکی بشیر الدولہ کے باہم آہستہ آہستہ گفتگو ہونے لگی تو یہ نام سنکر صوبہ دار چونکا۔ کہا بشیر الدولہ کون وہ نواب تو نہین جو کلکتے سے یہان آیا ہی اور یہین کا رہنے والا ہی۔ وہ تو بڑا بدمعاش ہی۔ رام سنگھ نے پوچھا آپ اُسکو کہان سے جانتے ہین۔ کہا وہ اب کہان ہی ہم تو اُسکی تلاش مین بہت دن سے ہین لوگ اُسکو ڈھونڈتے ہوے کلکتے گئے تھے وہان سنا لکھنؤ گیا ہی۔ لکھنؤ آئے تو سنا یہان سے پھر کلکتے کو گیا۔ اب اِن دونون کو اور بھی فکر ہوئی کہ یہ کیا بات ہی باصرار تلاش کا سبب دریافت کیا تو صوبہ دار نے کہا (ہم یون نہین بتائینگے تاوقتیکہ ہمکو یہ نہ معلوم ہو جائے کہ وہ آپ لوگون کا دوست ہی یا نہین)

رام سنگھ نے کل قصہ صاف صاف کہ سنایا اور کمرے کا دروازہ بند کر لیا - اور صوبہ دار کو تشفی دی کہ آپ راست راست بلا کم و کاست فرما دیجیے ہمکو تو خود ہی فکر ہی کیونکہ اُسکی بد معاشی کا حال اب حکام تک مشہور ہو گیا ہی - اور سب اُسکے درپے پرخاش ہین - اگر آپ سے بھی ہمین کچھ مدد ملے تو احسان ہو گا -

صوبہ دار نے بیان کیا کہ چھ مہینے کا عرصہ ہوا کہ ایک امیرن پر نواب بشیر الدولہ عاشق ہوے اور اُسکے پاس پیغام بھیجا اُسنے انکار کیا مگر روپیہ عجب شی ہی - جب اُنھون نے طمع زر دی تو وہ بھی پھسل گئی - مگر اُسکا باپ بڑا کائیان ایک ہی بگڑے دل تھا - اُسنے کہا کہ اس شخص کی لڑکی کنواری ہی - اگر آپ یہ ذمہ کر لین کہ مین تمام عمر پچاس روپیہ مہینا دیا کرونگا تو خیر - نواب صاحب تو فریفتہ تھے ہی فوراً ایک کاغذ پر لکھ دیا مگر امیر نے اُس کاغذ کے قبول کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ آپ میرے وکیل کے مشورے سے جسطرح وہ بتائے لکھ دیجیے چنانچہ نواب صاحب نے لکھکر مہر کر دی اور اپنے دستخط کر دیے ایک میرے دستخط ہوے اور ایک مسلمان زمیندار رئیس کے - دو مہینے تک نواب کے گھر مین وہ رہی اسکے بعد نواب صاحب نے اُسکو تماشے کے دھوکے سے ایک عورت کے ساتھ میلا دکھانے کو بھیجا اور میلے مین سے وہ عورت اُسکو چھوڑ کر چلدی - لوگون نے اُسکو پہچانا - اسکے گھر لے گئے اب وہ دور سے کھانا پاتی ہی اور زار زار روتی ہی کہ نہ ادھر کی رہی نہ اُدھر کی رہی - اور جسوقت اُسکو میلا دکھانے کو بھیجا تھا کل زیور نکال لیا تھا کہ ایسا نہ ہو کوئی زیور پر ہاتھ ڈالے - لاکھ لاکھ تلاش کی مگر اُسکا پتا نہ ملا نہ ملا - اب آپکی زبانی جو اُسکا نام سُنا تو کان کھڑے ہوے معلوم ہوا کہ وہی ہی -

شہباز - وہ کاغذ پاس ہی -

صوبہ - بیشک وہ کہان جا سکتا ہی -

رام - تو اُس چھوکری اور اُسکے باپ اور اس کاغذ کو لائیے - آپ تو اچھے ملے واللہ بڑے موقع پر مدد دی -

صوبہ - لیکن اتنا یاد رکھیے گا کہ اگر بشیر الدولہ کو ذرا بھی خبر ہوئی تو پھر وہ کوئی ایسی تدبیر سوچیگا کہ آپ کے بنائے کچھ بھی نہ بن پڑیگا اور وہ تلوہ بال بال بچ جائیگا -

رام - بھلا ہم پولیس افسرون سے بات چھوٹے تو انتہا ہی بس - ہم چھانہ تک تو دینگے نہین - مگر ایک امر دریافت طلب یہ ہی کہ وہ چھوکری بیاہی تھی کہ بن بیاہی -

ص - اُسکی شادی ہو گئی تھی جی - اُسکا میان دوسرے گانون مین رہتا ہی مگر غریب سا آدمی ہی اُسکے خسر یعنی چھوکری کے باپ نے کچھ دے لے کے اُسکو راضی کر لیا ہی -

رام - اب آپ ایک کام کیجیے - اُسکی مان کو بلوائیے اور باپ کو - باپ کی جانب سے تو کوئی

نالش نہو مگر اُسکا میان نالش کردے -
شہباز - نہین - اِسمین گڑبڑ ہوجائیگا - وہ کہدیگا
کہ جب اِسکے باپ نے رضامندی ظاہر کی اور مجھسے
کاغذ پر دستخط کرا لیے اور دو معتبر آدمیون کی گواہی
ہوگئی تو مین کیونکر جان سکتا تھا کہ وہ بیاہتا عورت ہی
باقی رہا ماہواری جو دینے کو کہا تھا وہ دیتا جائیگا -
راقم - اچھا تو بدچلنی تو ثابت ہوگی کہ اِس سے وعدہ
کرکے ستیاناس کیا اور میلے کے بہانے سے نکال دیا
یہ تو ثابت ہوگا کہ اِس ملعون کے قول و فعل کا کوئی
اعتبار نہین ہی - آپ اِن سب کو بلوائیے ادھر ایک
مقدمہ اور تیار ہی - اور یہ دوسری ہست بلیتی دیکھیگی
تو دل لگی ہوگی اور تبتک دو ایک اور مقدمے دائر
ہوجائین تو عجب نہین - حکام پر ظاہر ہوجائیگا
کہ یہ بھلے مانسون کی بہو بیٹیون کے ساتھ کس طرح
پیش آتا ہی - اور یہی ہمارا انشا ہی - دو ایک ایسے
مقدمے صبح شام اور آیا ہی چاہتے ہین اور ایسے
مقدمے کہ اجلاس پر جاتے ہی ثابت ہوجاے اور
کسی مین دو برس کسی مین ایک برس اور کسی
مین چھ مہینے قید سخت کی سزا دیجاے - جرمانے
کو تو وہ کچھ سمجھیگا نہین - روپے والا آدمی ہی
زردار ہی - قید البتہ اُسکے کردار بد کی سزا ہے
مناسب ہی -
شہباز - ہم تو آپ سے کہہ ہی چکے ہین کہ ہمکو اِس
قسم کے آدمی کی صورت سے نفرت ہی - سپاہی کی
جانب سے آپ مقدمہ دائر کرا دین - دوڑ دھوپ
مین ہم بھی شریک ہین اور روپے درمے قدمے سخنے
مدد کو بھی موجود ہین - اور اِسکا ہمکو اور آپکو اور ہماری
کو سب کو خیال ہی ہی کہ جھوٹا مقدمہ نہ دائر ہو - سچا مقدمہ
دائر ہو - اور اِن دونون مقدمون سے جھگڑا اور سچا مقدمہ
کیا ہوگا کہ تحریری شہادت موجود ہی اور خود اقبال
کرتا ہی کہ منکوحہ عورت کو اپنی بیوی کی طرح پر رکھا
اور اب بھی خواستگار ہی کہ اگر وہ ملے تو فوراً بھیجدیجیا
اُسکے میان کو کانون پر بھیجدونگا اور خود گلچھرے
اڑاؤنگا - مگر ہان اُسکے دستخط نہوے تو کل کارروائی
ٹیاملیل ہوجائیگی - پہلے اِسکا اطمینان کر لیجیے کہ
دستخط بھی اُسی کے ہین بس پھر فتح ہی چاروں
شانے چت -
صاحب کو لوگون نے انسپکٹر اور کوتوال کی جانب
سے خوب بھر دیا کہ جبتک یہ دونون اِس شہر مین
رہینگے بشیر الدولہ پر ہرگز آنچ نہ آسکیگی سبب قادرنہ
کی چالین تھین - اِنکا نتیجہ سنیے کہ بے سان گمان
ایک روز دفعۃً انسپکٹر پولیس کے نام پروانہ پہونچا
کہ تم لکھنؤ سے محمدی ضلع کھیری کو بدلے گئے اور تمہین
تاکید کیجاتی ہی کہ بفور رسید پروانہ تم انسپکٹر شہباز خان
کو چارج دیکر آج ہی روانہ محمدی ہو - اِسکی تعمیل کو
اپنا فرض اور اِسکی عدم تعمیل کو اپنے ضرر کا باعث
سمجھو - یہ پروانہ پڑھتے ہی انسپکٹر کے ہوش غائب غلہ
ہوگئے کہ پروانہ کا ہیکو بم کا گولہ ہی - پھر غور سے
پڑھا کہ کہین کسی اور انسپکٹر کے نام تو نہین ہی -
سخت صدمہ ہوا کہ اِس گلزار مقام سے بدل کر

اُس کو ردہ مین بھیجے جاتے ہین - اسنے سب انسپکٹر
کو بُلاکر پروانہ دکھایا تو وہ بھی متحیر ہوگیا علٰحدہ کمرے
مین جاکر سرگوشی ہونے لگی -
ا - (انسپکٹر) کچھو ہماری سمجھ مین نہین آتا -
س - (سب) لاحول ولاقوۃ کیا ہیچ ہوا ہو واللہ -
ا - آخر غور تو کرو یہ بات کیا ہو -
س - کسی کا جوڑ چل گیا ؟
ا - شہباز خان انسپکٹری تو بدمعاشی نہین ہو -
س - کیا عجب ہو -
ا - ہم صاحب کے پاس جائینگے اور پوچھینگے کہ حضور
ہمسے کونسی خطا سرزد ہوئی جسکے جلد وہین ہم یون
راندے جاتے ہین - بے وجہ بے سبب یہان سے
محمدی کی بدلی مین ہمارا بڑا نقصان ہوگا -
س - ضرور کہیے اور نہ مانین تو صاحب انسپکٹر جنرل کو
عرضی دیجیے کہ ہمارا کیا قصور ہو -
ا - جی چاہتا ہو استعفا بھیجدون بس -
س - شاید مزے مزے انسپکٹری کرتے تھے ع -

ع -	بسکہ ہم ذرہ سے ہم کالا	
	این از کجا رسید دگر بار الغیاث	

یوہ کہ سررشتہ دار سے دریافت کیجیے -
ا - ہان ہم بھی یہی سوچے تھے -
تھوڑی دیر مین یہ دونون سررشتہ دار کے گھر گئے
صاحب سلامت کے بعد انسپکٹر نے اپنی مصیبت کا
حال بیان کیا کہ خدا جانے کن ذات شریف نے چغلی
کھائی اور صاحب کو ہمسے بدظن کردیا - آپ اسمین

اگر کچھ مدد دین تو احسان ہوگا - اب سُنیے کہ سررشتہ دار
نواب رونق جنگ بہادر کا دوست اور محمد عسکری کی
پارٹی کا آدمی تھا - جب انسپکٹر صاحب اپنا سارا
دُکھڑا رو چکے تو سررشتہ دار نے کہا (مجھے آپ کی
بدلی کا حال اب تک نہین معلوم ہوا تھا - کیونکہ مین نے
کل دو گھنٹے کی چھٹی لی تھی - آپ کہان بدل دیے گئے
اُنھون نے جواب دیا (جی کھیری کے ضلع مین -
محمدی مین بدلا گیا) سررشتہ دار نے مسکرا کر کہا
(انوہ بڑی دور پھینکا - یہ کہیے کہ جہنم ہی کو
سیدھا بھیجدیا - بڑے افسوس کا مقام ہو اور
اب آپکی جگہ پر یہان کون آئیگا - کوئی باہر سے
آئے شاید - بڑا افسوس ہوا)
سب - کوئی بات اسکی تہ مین ضرور ہو - کسی ذات
شریف نے چغلی کھائی ہو یا شکایت کی ہو جب تو
یہ ہوا -
سررشتہ - ہمارے صاحب چغلی سُننے والے نہین
ہین جناب -
سب - آخر پھر بیٹھے بٹھائے یہ کیا سوجھی -
سررشتہ - اب ہم بھلا کیونکر کہہ سکین -

	رموز مصلحت ملک خسروان دانند	
	گدا ے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش	

ایسا نہو کہین آپ کو بھنگا بدل دین -
سب - کیا تعجب ہو -
ا - خدا نکرے یہ بیچارے اور بھی پریشان ہونگے - لڑکے
بالے انکو وہان کہان لیکے جائینگے - تھوڑی دیر کے بعد

یہ دونوں رخصت ہوئے مگر سررشتہ دار کی تقریر سے
سخت ناراض - گالیاں دیتے ہوئے جاتے تھے -
سوچتے کہ صاحب کے بنگلے پر چلکر روئین شاید کوئی
نتیجہ نکلے - پہونچے اطلاع ہوئی پہلے انسپکٹر صاحب
بلائے گئے -

ا - (جنگی سلام کرکے) حضور
ص - آپ کا تبدیلی نہین گیا -
ا - حضور ابھی تو پروانہ پایا ہے -
ص - آپکو فوراً روانہ ہونا چاہیے -
ا - خداوند ایک التماس ہے -
ص - آپ فوراً جائین -
ا - خداوند بندگی بیچارگی -
ص - آپ جانے کا بندوبست کیجیے - دوسرا بات
نہین ہو سکتا -
ا - حضور غلام کی کیا خطا ہے -
ص - حاکم کا حکم - بس -
ا - تو حضور ایک ہفتے کی مہلت ملے -
ص - آپکو آج لکھنؤ چھوڑ دینا ہوگا -
ا - حضور —— غلام سے کبھی —— کوئی ——
مگر حکم حاکم -
ص - اچھا صاحب سلام - کار بد کا ہمیشہ کار بد
نتیجہ ہے ول - سلام -
ا - اچھا تو حضور -
ص - بس اب فرصت نہین - سلام صاحب -
کوئی ہے -

تعمیل ارشاد ہوا اور انسپکٹر صاحب با دل حزین باہر
تشریف لیگئے - اور کوتوال صاحب طلب ہوئے -
کوتوال - (جنگی سلام کیا)
ص - ول آپ کب بھنگا جائیگا -
کوتوال - خداوند مین لکھنؤ کا ایک سب انسپکٹر ہون -
ص - ہون نہین تھا بولو - لکھنؤ کا سب انسپکٹر تھا
اب تمنے تکو بھنگا بدل دیا ہم اور تمھارا انسپکٹر ل سے
لکھنؤ لوٹ کھایا - کار بد کا نتیجہ کار بد ہے -
کوتوال - خداوند جو حکم حضور نے دیا وہ سر آنکھون پر
بجا لائینگا مگر حضور تحقیقات کرکے ہماری اتنی تشفی کردین
کہ ہمسے کیا خطا سرزد ہوئی ہے - بس -
ص - ول بھنگا مین تکو مرغ کا قورمہ اور پلاؤ نہین
ملیگا - وہان بشیر دولہ نہین ہے - ہمکو افسوس ہے کہ
ہم تمھارے انسپکٹر کو اس سے بڑی جگہ نہ بھیج سکا
اندھیر لکھنؤ مین مچا دیا - بشیر دولہ کا راج تھا - اور تمھارا
عملداری تھا - اب ہم کو ہمنے جہنم کو بھیجا ہے - اور
شہر ہی سے بھی اب تکو ہاتھ دھونا پڑیگا تم پروانہ پاتے ہی
فوراً باہر نکل جاؤ - ہم تکو شہر مین نہین مانگتا - نہ تم
نہ تمھارا ساتھی جو را انسپکٹر - بشیر دولہ کا دوست -
ک - حضور یہ کسی دشمن نے حضور سے ——
ص - (کھڑے ہوکر) - ول سلام - رخصت -
ک - تو حضور دفعتہ چلا جانا تو محال ہے -
ص - ہم نہین جانتا - سلام - بس رخصت -
صاحب کھانے کے کمرے مین چلے گئے اور سب انسپکٹر
اپنا سا منھ لیکر باہر نکلے - گئے تھے انسپکٹر صاحب کی

سفارش کے لیے مگر وہان اُلٹی آنتین گلے پڑین نہایت ہی
سراسیمگی اور بدحواسی کے ساتھ گھوڑون پر سوار ہوکر
احاطے کے اندر چپ چاپ چلے۔ جب باہر سڑک پر پہونچے
تو بادل پردرد یون باتین ہوئین۔
ا۔ ہماری طرف سے کسی نے ضرور بھر دیا ہے۔ بات ہی
نہین کرنے دی۔ کہا ابھی مجھدی جاؤ اور ایکمر نبیہ
غصہ ہوکر کہا کہ کار بد کا ہمیشہ کار بد نتیجہ ہے فوراً مجھدی
جاؤ۔ اب فرصت نہین سلام صاحب دل سلام
آپ جانے کا بندوبست کیجیے۔ دوسرا بات نہین
بس سلام۔ تم سے کیا بات چیت ہوئی۔
س۔ (سب) کیا عرض کرون۔ مجھے تو کہین کا نرکھا
ا۔ کیون کیون خیر باشد۔
س۔ مکان بنانا الگ چھڑا ہے۔ ٹھیکا اپنے بھائی
کے مصنوعی نام سے الگ لیا ہے لڑکے بالے بھی آگئے
ہین عجب پریشانی ہے۔
ا۔ مجھے تو وحشت ہوتی ہے۔
س۔ وحشت کی تو بات ہی ہے مگر یہ سررشتہ دار بڑا
پاجی نکلا برہمن ہے نا۔ اس کم بخت کو سب معلوم تھا
جیسے مین نے سلام کیا صاحب نے پوچھا تم یہان کہان
تم بھنگا ابھی نہین گیا۔
ا۔ واللہ! یہ کیسے۔
س۔ مین نے کہا خداوند مین لکھنؤ کا سب انسپکٹر ہون
کہا دل یون مت کہو۔ یون کہو کہ لکھنؤ کا سب انسپکٹر تھا
اب تم نہین ہے۔
ا۔ یہ جبھی سررشتہ دار ملعون نے کہا تھا کہ کہین

آپ کو بھنگا نہ بھیجدین۔ بڑا پاجی ہے۔
س۔ کہا تم اور تمھارا انسپکٹر ملکے لکھنؤ کو لوٹ کھایا۔
ا۔ ہان! یہ کسی نے جڑ دی ہے۔
س۔ اب بھنگا مین تمکو قورمہ اور مرغ پلاؤ نہین ملیگا
وہان بشیر الدولہ نہین ہے۔
ا۔ (متحیر ہوکر)۔ واللہ! افوہ یہ چپتے چپتے کی کسی نے
پہونچائی ہے۔ بشیر الدولہ کا نام لیا؟
س۔ بیشک! ا۔ کہا تم لوگون نے اندھیر مچا دیا
بشیر الدولہ کا راج اور تمھارا اجارا تھا۔ اب ہم
تمکو جہنم بھیجتا ہے۔
ا۔ لاحول ولا قوۃ۔
س۔ ہم تمکو شہر مین نہین مانگتا۔
ا۔ یہ تو ہمسے بھی کہا تھا۔
س۔ تمھاری ترقی سے بھی تمکو ہاتھ دھونا پڑیگا۔
تم فوراً بہرائچ جاؤ۔ شہر مین تم نہین رہ سکتا تم
اور تمھارا چور انسپکٹر دونون شہر بدر۔ تم بشیر الدولہ
کا دوست ہے۔
ا۔ یہ غور کے قابل بات ہے۔
س۔ یہ کسکا جوڑ توڑ گیا یا الٰہی۔
ا۔ دریافت کرنے کی بھی تو مہلت نہین۔ وہ تو
آج ہی کوچ کرنا ہے۔
س۔ ہم بے طرح مارے پڑے۔
ا۔ بڑا افسوس ہے۔
س۔ یہ بشیر الدولہ سے کیون کھٹک گیا۔
ا۔ اسکی حرکتین۔

س - یہ پلاؤ اور قورمے کی کس نے جڑی -
ا - ہم بتائین یہ سب بجرنگ بلی (گالی) کی شرارت ہی وہ ایک ہی (گالی) ہی افسوس ہی کہ اب ہم اِس (گالی) کا کچھ نہین کر سکتے ورنہ (گالی) کو کھاہی جاتا -
س - ہان یہ بات ہمارے ذہن مین بھی آئی تھی کہ تھانے پر ہمارا آپ کا بغلی گھونسا بجرنگ بلی ہی ہی اور وہ منشی مہراج بلی کا عزیز بھی ہی اور نواب محمد عسکری کی ٹکری کا آدمی ہی یہ سب اسی کی آگ لگائی ہوئی ہی -
ا - نہین یہ ہمارا گمان نہین ہی - ہماری یہ راے ہی کہ بجرنگ بلی نے کسی رئیس یا حاکم سے یہ سب باتین جڑدی ہین اور اُسنے صاحب کا مزاج درہم برہم کر دیا ہی - بجرنگ بلی کی یہ مجال نہین کہ اتنے بڑے حاکم کے پاس جائے اول تو بار ہی پانا محال ہی اور اگر سلام ہوا بھی تو یہ جرأت بھلا ہو سکتی ہی کہ افسرون کی شکایت کرے لاحول ولا قوۃ - کیا مجال - کیا واللہ برا وقت ہی کہ نہ کسی سے مشورہ لے سکتے ہین نہ صلاح - کسی سے بل تک بھی تو نہین سکتے -
س - اِس طرح شہر سے نکالے جاتے ہین جیسے چھنٹے ہوے بد معاش اور نادری حکم ہی کہ آج ہی شہر چھوڑ دو -
ا - صبر پڑیگا ہمارا -
س - اب آپ تو تھانے پر جائیے اور بندہ اپنے گھر جاتا ہی کہ اُن لوگون کا کوئی بندوبست کرون -
ا - تمھارے بھائی کی رخصت کو اب کتنے دن باقی ہین -
س - ابھی اٹھارہ بیس دن باقی ہین -
ا - بھنگا جاکے متعلقین کو بلا لینا -
س - اچھی مکان جو تبدار رہا ہون -
ا - ہان سچ کہا -
س - یک سر و ہزار سودا -
ا - بڑا رنج ہی واللہ -
س - کیا مصیبت دفعتہً پڑ گئی ہی -
ا - کچھ کہتے سنتے نہین بنتا ع -

جسنے ہمین جلایا وہ بھی جلے خدایا

اتنے مین ایک کانسٹبل نے کہا صوبے دار صاحب آپ کی تلاش مین انسپکٹر باج کھان بیٹھے ہین - جلدی جائیے - دونون نے گھوڑے تیز کیے اور پولیس اسٹیشن پر پہونچے تو دیکھا کہ انسپکٹر شہباز خان اور سب انسپکٹر رام سنگھ انکے منتظر بیٹھے ہین -
شہباز - ارے میان بڑی دور پھینکے گئے -
انسپکٹر - کیا بتائین بھائی -
رام - آپ کے نام بھنگا جانے کا حکم ہی -
سب - جی ہان - کیا آپ ہماری جگہ آگئے ہین -
رام - ہان بھئی ہم تو اپنے مفصل ہی مین اچھے تھے مگر حاکم کے حکم کو کیا کرین -
سب - بیشک - اچھا آپ کو مبارک ہو -

انسپکٹر اور سب انسپکٹر شہباز خان اور رام سنگھ
کو چارج دیکر تین بجے کے وقت اسباب لدوا یکہ دا کیے
نواب بشیر الدولہ کے ہان گئے۔

سب انسپکٹر انسے رخصت ہوکر اپنے گھر گیا اور
یہ نواب صاحب کے مکان پر پہونچے۔ بشیر الدولہ کو
اطلاع ہوئی فوراً بلا لیا۔

ب۔ (بشیر) کہو اُستاد یہ کل کہان غائب رہے۔ ان (!)
یہ آج چہرہ کیون اُترا ہوا ہی۔

ا۔ کیا بتاؤن نواب صاحب۔

مہری۔ اللہ خیر کرے بہت چہرہ اُتر گیا ہی۔

ب۔ کبھی ہمین وحشت ہوتی ہی۔

ا۔ اب ہم آپ سے رخصت ہوتے ہین۔

ب۔ کیا معنی۔ رخصت کیسی۔

ا۔ بدلی ہو گئی۔

ب۔ ارے! لاحول ولاقوۃ! کیا بُری خبر سُنائی ہی
میان دل لگی تو نہین کرتے ہو۔

ا۔ خدا کی قسم۔

ب۔ اور کہان کی بدلی ہوئی۔

ا۔ سمجھی ضلع لکھیم پور کھیری۔

ب۔ اُفوہ! یہ سب معاملہ بگڑ گیا۔ اب ہمارے ہاتھ پانون
پھول گئے بس۔ اب کچھ نہو سکیگا۔

مہری۔ ان سے بڑی بڑی امیدین تھین۔

ب۔ آپکے اسسٹنٹ تو رہینگے۔

ا۔ انکو بھنگا بدل دیا۔

ب۔ بھنگا کہان ہی۔

ا۔ نیپال کی ترائی مین۔ بہرائچ کا ضلع دنیا بھر سے
دور۔ بڑی مصیبت پڑ گئی۔

ب۔ بھلا کب تک جانا ہوگا۔

ا۔ اسی دم۔ حکم ہی کہ ابھی ابھی جاؤ اور شہر کو فوراً
چھوڑ دو۔

ب۔ این! واللہ!!! اور جرم۔

ا۔ حاکم کا حکم۔

ب۔ دوڑو دھوپو۔ خوشامد کرو۔

ا۔ اب وقت نہین ہی اور نہ کچھ ہو سکتا ہی۔ حکام
سب بدظن ہین۔ بات تک صاحب سٹی مجسٹریٹ
نے نہ کرنے دی کہا کار بد کا نتیجہ بد ہوتا ہی۔ آج ہی
شہر چھوڑ دو اور سب انسپکٹر سے کہا کہ تم کو ہم بھنگا
بھیجتے ہین وہان مرغ پلاؤ اور قورمہ نہین ملیگا وہان
بشیر الدولہ نہین ہی۔ تم نے اور تمھارے انسپکٹر
نے لکھنؤ کو لوٹ لیا اور بشیر الدولہ کا راج
تھا تم دونون چور ہو اور بشیر الدولہ چھٹا ہوا
بدمعاش ہی۔

ب۔ یہ کیا۔ ہمنے اُنکا کیا بگاڑا ہی۔

ا۔ خدا جانے کس نے کیا جڑ دی ہی۔

ب۔ مرغ پلاؤ اور قورمے کا حال اُنکو کہان سے
معلوم ہو گیا ہمین تو یہ حیرت ہی۔

ا۔ اب ہمارا یہان رہنا ہوتا تو ہم کچھ فکر کرتے مگر وہ تو
حکم ہی کہ فوراً جاکے چارج لو۔

ب۔ کیا افسوس ہی واللہ۔

ا۔ اگر کھانے بھر کا سہارا ہوتا تو مین تو نوکری

چھوڑ دیتا ہرگز ہرگز نوکری نہ کرتا۔

ب۔ کوتوال بیچارے کے لڑکے بالے آ گئے تھے۔

ا۔ وہ ہمسے زیادہ تباہی مین ہین۔

ب۔ پھر بھائی اب ہم کیا کرین۔ تمھاری تقریر سے ظاہر ہوتا ہی کہ وہ ہمارے دشمن ہین اور دراصل لالہ بجرنگ بلی بھی بغلی گھونسا ہی۔ پھر ہمکو کیا صلاح دیتے ہو۔ رام سنگھ کو ہم جانتے نہین ہین اور وہ جو مسلمان انسپکٹر ہین میان شہباز خان وہ سنا ہی کہ بڑے ہی مرشد ہین۔

ا۔ بڑا بد آدمی ہی۔

ب۔ وہی تو کہتا ہون۔

ا۔ کیا تفرقہ پڑ گیا ہی۔ افسوس!!!

ب۔ ارے یار آج ہی چلے جاتے ہو۔ بھئی اچھی طرح باتین کرنے کا بھی موقع نہ ملا۔ اور اتنا بڑا حاکم خواہ مخواہ مجھسے بگڑ گیا اور خدا جانے لوگون نے اُنسے کیا لگا دیا ہوگا۔

ا۔ خبر نہین۔ بہت کچھ لگائی بجھائی ہوگی کہ خداوند چنین ہی اور چنان ہی۔ کہتے تھے کہ تم نے اور تمھارے انسپکٹر نے شہر کو لوٹ کھایا۔ اور بشیر الدولہ کا رابج ہی۔ اندھیر ہی۔ صبح سے اگر پانی تک پیا ہو تو قسم لیجیے۔ تڑکے ہی تڑکے یہ گولہ پڑا۔

ب۔ کھانا کھائیے۔ پہلے کھانا کھائیے۔ دیکھو جی بوچھو کچھ ہی۔ کوئی شی تیار ہی۔ جو تیار ہو لے آئیے۔

باورچی نے آکے کہا سرکار بسکٹ ہین اور آغا صاحب کے واسطے اسوقت پرندے کے کباب اور چپاتی پکی ہی۔ سویرے اُنھون نے کھانا نہین کھایا تھا اور بھنے گردے ہین۔ حکم ہوا کہ آغا صاحب سے کہو یہین آن کے کھائین اور چپاتیان گرما گرم اتارو۔ انسپکٹر اور آغا نے گرما گرم چپاتیان اور پرندے کے کباب اور بھنے گردے اور تلی ہوئی شہر کی مچھلی اور نورتن چٹنی کھائی اور بعد فراغ طعام دو دو چار چار بسکٹ کے ساتھ اڑائی تو ایک گوشے مین لیجا کر بشیر الدولہ نے یون آہستہ آہستہ گفتگو کی۔

ب۔ بھائی صاحب آپ نے بڑا لونڈاپن کیا جو آپ میرے ہان اسوقت آئے۔ تم تو محمدی بدل بیٹھے مگر بندے کو یہین رہنا ہی۔ اگر صاحب مجسٹریٹ سن لینگے کہ تم یہان آن کے ٹکے تھے وہ اور بھی بدظن ہو جائینگے اس سے بہتر یہی ہی کہ آپ سرا مین ٹکین شام کو بندہ ریل کے اسٹیشن پر ملیگا۔

یہ گرما گرم فقرے ایک ایسے شخص کی زبان سے سنکر جسکے سبب سے یہ اسقدر مصیبت مین پڑ گئے تھے انسپکٹر کا چہرہ مارے غصے کے لال ہو گیا اور تمتمانے لگا۔ اُسی وقت کمرے کے باہر نکل آئے اور پھاٹک کے باہر جاکر اپنے خدمتگار کو حکم دیا کہ ہمارا اسباب لیکر داروغہ صفائی کے ہان بھی چلے آؤ اور اکا کرایہ کرکے اُسی وقت داروغہ صفائی کے گھر پر گئے۔ ادھر بشیر الدولہ کے خدمتگار نے اپنے آقا سے کہا حضور انسپکٹر صاحب اُسوقت بہت خفا ہو کر چلے گئے اور اپنے خدمتگار کو کہ گئے ہین کہ اسباب اٹھا لاؤ

ب- اشارہ کرنیکے تم سے کیا مطلب ہی۔

خ- کچھ نہیں حضور۔

راوی- انسپکٹر کے خدمتگار نے گاڑی کرایہ کی اور اسباب بار کرکے داروغہ صفائی کے گھر چلا۔ ادھر مہری نے متحیر ہوکر یوں سوال کیا۔

مہری- اے یہ اسوقت انکا اسباب کاہیکو ہٹوا دیا۔

ب- آتو اشتہ مردک نام۔

مہری- اتنی دوستی ہے کہ کوئی ایسا کرتا ہی۔

ب- اب ہمیں اس سے کیا مطلب ہی۔

آغا- تو آپ اسقدر بے مروتی بھی نچاہیے۔

ب- بندہ مطلب کا آشنا ہی۔ بس مطلب سے مطلب رکھتا ہی۔

آغا- اُسنے آپکا کتنا ساتھ دیا۔

ب- روز قورمہ اور مرغ کے کباب اور کٹلٹ اور بریانی اور طرح طرح کا سالن نہیں کھایا۔ یہ سب مفت کا آتا ہی۔

مہری- تو اب کہیں آپسے بھی یہ طوطا چشمی نہ کرنا اور آج تو تمھاری بانگی دیکھ لی۔

ب- تمھاری اور بات ہی۔

مہری- بس بس آج تمکو بھی آزما لیا۔ جب ایسے وقت میں تمنے اپنے دوست کا ساتھ نہ دیا تو پھر آپ تم سے کیا امید ہو سکتی ہی۔ ایسے وقت پر جو دشمن ہو اُسکو بھی مدد دینی چاہیے اور وہ کوئی تمھارے دوست اگر نہیں دو سو مہینا پاتے ہیں اور اوپر سے لیتے ہیں تو ہزاروں ہی پیدا کرتے ہیں۔ اور وہ بھلے مانس کیا جو کسی دوست کو کھلا کر کہتا پھرے کہ ہمنے فلانے کو مرغ کا پلاؤ کھلایا تھا اور فلانے کو قورمہ کھلایا تھا یہ رئیسوں کی شان نہیں ہی۔

ب- صاحب وہ تو اُسکے دشمن ہو رہے ہیں اور میں اُسکو اپنے گھر ٹکاؤں۔

م- جاؤ بھی معلوم ہو گیا تم نکمّے آدمی ہو اور شامت کی بات تھی۔

ب- تو ہم تو اُنکا جامہ پہنے ہوے ہیں جیسے تم کو ہم سے مطلب ہی یا اُنسے مطلب ہی۔ ایسے ایسے انسپکٹر ہمارے ہاں بندے رہتے ہیں۔

آغا- اچھا اب اسٹیشن پر تو چلیے گا۔

ب- واہ اچھی ہو۔ کیسا اسٹیشن۔ بندہ ہی اور یہیں اور دل لگی مذاق ہی۔

م- اے تو اٹکے رہتے ہیں کہیں بھاگ جاتی۔

ب- ہم کسی کے غم میں نہیں شریک ہونا چاہتے۔

آغا- اور خوشی کے وقت شریک ہونا چاہیے۔

م- انہیں کون عجب ہی۔

ب- ہم غم کے وقت کسی کے شریک نہیں ہوتے۔

م- تو تمھارا بھی گاڑھے وقت کوئی شریک نہ ہوگا یہ بھی یاد رکھو۔

ب- ہمیں ایسا وقت ہی نہ آئیگا۔ ہم پر گاڑھا وقت پڑے ہی گا نہیں۔ اتفاق سے مہری اور آغا دونوں نے اپنے دل میں کہا کڑے بول کا سر نیچا۔

ب- خدا نے ہمیں اسقدر دولتمند کیا ہی کہ ہمارا روپیہ ہمکو کل مصائب سے بچا لیگا۔

مہری - اللہ نہ کرے کہ مصیبت پڑے - یہ واہیات باتین نہ کرو -

آغا - واجد علی شاہ سے زیادہ تو روپیہ نہین ہو حضور کے پاس - پھر بھلا کیا ؟

ب - وہ اور بات تھی -

مہری - ہمارا جی ان باتون سے گھبراتا ہو -

آغا - کچھ اور باتین کیجیے -

اتنے مین حضور تحصیل کے تحصیلدار صاحب کی گاڑی گھڑ گھڑاتی ہوئی آئی اور برآمدے مین ٹھہری اور خدمتگار نے دوڑ کر اطلاع دی کہ حضور تحصیلدار صاحب تشریف لائے ہین - ڈرائنگ روم مین نواب بشیر الدولہ صاحب جا کے بیٹھے اور تحصیلدار صاحب کو بلوایا -

ب - (استادہ ہوکر) تسلیمات عرض کرتا ہون -

ت - (تحصیلدار) تسلیم جناب نواب صاحب مزاج اقدس

ب - الحمد للہ - آپ کا مزاج انور -

ت - آپ کے ہان انسپکٹر صاحب فروکش ہین -

ب - جی یہان سے کھانا وانا کھا کے اب صفائی کے دارو غہ کے ہان گئے ہین -

ت - سنا آج ہی قصد روانگی ہو -

ب - جی ہان -

ت - تو مین آداب عرض کرتا ہون - انھین سے ملنے کو آیا تھا -

ب - بسم اللہ خدا حافظ ہو -

تحصیلدار صاحب گاڑی پر سوار ہوے اور کوچبین کو حکم دیا کہ دارو غہ صفائی کے مکان پر چلو اور ادھر آغا اور مہری سے بشیر الدولہ نے کہا کہ (یہ) جو تحصیلدار آیا تھا ہم کہا کسی تحصیلدار کو سمجھتے ہین انکو حکومت کا نشہ ہو تو ہم کو بھی اپنی دولت کا نشہ ہو کہ

مہری - کیا کچھ حکومت کی لیتے تھے یا تمھین آپ ہی آپ خیال ہوا کہ یہ حکومت کی لیتا ہو -

آغا - مہری خدا گواہ ہو تم انکی باتون سے خوب واقف ہو گئی ہو - خوب انکے مزاج کی تم نے نباضی کی - واقعی انکے دل مین یہ وہم پیدا ہوا ہو گا کہ یہ ہمسے تحصیلداری کی لیتا ہو -

ب - مین نے واللہ حقہ نہین دیا - نہ گلوری دی - وجہ کیا - ہمسے اور دون کی ! ہم سے بشیر الدولہ سے اور حکومت اور رعونت کی جو دنیا مین کسی کی حقیقت ہی نہین سمجھتا -

آغا - کیا بڑے بڑے کلمے اور غرور و پندار کے الفاظ آج حضور کی زبان سے نکلتے ہین -

دارو غہ - عجب دنیدار نہین - سچ کہتے ہین - نواب بشیر الدولہ بہادر جنکا نام ہو وہ ایسے ہی ہین - آپ کو ابھی معلوم کیا ہو بندہ نواز من -

آغا - بندہ نواز من کیا خوب - مشفقی من کے بھائی بندہ نواز من پیدا ہوے -

دارو غہ - آپ ایک شی کو جانتے ہی نہین ہین جناب آغا صاحب -

ب - خدا کی قسم افلاطون آئے تو دو کلمون مین

تباہ کردون۔

داروغہ۔ حق ہی۔

آغا۔ تم ہی ایسون نے تو سلطنت غارت کرائی۔

مہری۔ (مسکرا کر خاموش ہو رہی)

آغا۔ مہری تم واقعی وزارت کے قابل ہو۔

مہری۔ (مسکرا کر) بندگی۔

داروغہ۔ حضور بادشاہ ہون اور مہری وزیر ہون اور ہمارے لیے کیا عہدہ تجویز کیجیے گا جہان پناہ۔

آغا۔ آپ کا سر منڈوا کے گدھے پر سوار کرا کے شہر بدر کرا دون کہ غارت کُن رُوسا ہو۔

مہری۔ میرے دل کی بات کہی تُمنے۔

بشیر۔ اچھا بی مہری صاحب تو اب خوب چڑ گئے لگین ماشاء اللہ۔ بڑی علامہ اپنے نزدیک۔

آغا گو ایک وارستہ مزاج اور مسخرہ آدمی تھا۔ مگر آقا کا جان نثار اور راستباز اور حق پرست خوشامد اور تملق اور چاپلوسی سے طبیعت نفور اور داروغہ اسکے برعکس تبرا کا تیسا ان ایک ہی ذات شریف جسکے کاٹے کا منتر نہین۔ اُسنے بڑھا دے دے دے کے بشیر الدولہ کی اور بھی مٹی خراب کردی مہری گو بڑی چرب زبان اور آوارہ عورت تھی مگر خلقی دانشمند اور دور اندیش اور فہمیدہ اور باسلیقہ۔

خیر۔ ادھر تو یہ گفتگو ہوتی تھی۔ اب اُدھر تحصیلدار صاحب کا حال سُنیے کہ داروغہ صفائی کے مکان پر یہ اپنے دوست انسپکٹر سے ملے۔ دریافت کیا کہ یہ دفعتہً کیسا گولہ ہم پر پڑا اُنھون نے کل حال بیان کیا کہ ہماری سمجھ ہی مین نہین آتا کہ ہم پر صاحب کا عتاب کیون ہی اور دفعتہً ہم سے ایسی کون خطا سرزد ہوگئی کہ کھڑے کھڑے شہر سے نکلوا دیتے ہین اور ہمارے سب انسپکٹر کے نام بھی پروانہ جاری ہوا ہی کہ تم فوراً چارج دیکر بھنگا چلے جاؤ۔ عجب گو مگو کا معاملہ ہی مگر حکم حاکم مرگ مفاجات۔ سب انسپکٹر سے کہا کہ تم اور انسپکٹر دونون نے ملکے شہر کو لوٹ کھایا۔ اور بشیر الدولہ نے تمکو پلاؤ اور مرغ کیلا کھلا کے اپنے بس مین کر لیا۔ تحصیلدار نے کہا مین آپکی تلاش مین بشیر الدولہ ہی کے ہان گیا تھا۔ سنا وہان سے آپ لہ بھنڈ کے یہان اُٹھ آئے تو یہان آیا۔ اِسکے جواب مین داروغہ صفائی نے کہا حضور نے ابھی پورا پورا حال تو سُنا ہی نہین۔ یہ تو ظاہر ہی کہ انسپکٹر صاحب اور اُنکے سب انسپکٹر دونون بشیر الدولہ کی بدولت راندہ گئے ذلیل اور مردود ہوے اور بدل دیے گئے اور اِس بشیر الدولہ محسن کُش احسان فراموش کی باتین سُنیے کہ یہ جو اُنکی کوٹھی مین اسباب لیکر گئے اور کل حال اُس سے بیان کیا تو وہ دم بھر بھی اِنکے ٹھکنے کا روادار نہ ہوا۔ کہا آپ کے یہان ٹکنے سے صاحب مجسٹریٹ بندے سے اور بھی بدظن ہو جائینگے۔ آپ جا کے سرا مین فروکش ہو جیے۔ مین اپنے گھر مین آپ کو ٹکا کر بدنامی نہین لینا چاہتا۔ اِس اندھیر کو ملاحظہ فرمائیے کیا دنیا ہی اور کیسے بدباطن لوگ ہین۔ دم بھر ٹھہرنے کا روادار نہوا۔ حالانکہ خوب جانتا تھا کہ آج ہی شب کو روانہ ہو جائینگے اور اُسی کمبخت کے

سبب سے یہ مصیبت انپر پڑی ہو ایسے محسن کش اور احسان فراموش کو زندہ چنوا دے ۔ سنگسار کرے یہی اور انکی عقلمندی کہ اُسکو اپنا دوست سمجھتے تھے ۔ وہ آدمی کیا جو دوست اور دشمن مین تمیز نکر سکے ۔ مگر انکی عقل کو کوئی کیا کرے ۔

تحصیلدار صاحب نے یہ کل قصہ بغور سنا اور کہا افسوس صد افسوس ۔ یہ بشیر الدولہ ایسا پاجی آدمی ہو ۔ لاحول ولا قوۃ ! واللہ بڑا رنج ہوا ۔ رنج کیا معنی صدمہ ہوا ۔ لعنت خدا ۔ احسان فراموشی کی بھی کوئی انتہا ہو ۔ اور تم میرے گھر کیون نہ اُٹھ آئے بھائی اسقدر منافرت ! واہ ۔ خیر یہ باتین تو ہوتی ہی رہینگی اب آپ ذرا میرے ساتھ چلیے ۔ مجھے ایک بڑی ضروری بات عرض کرنی ہو ۔ اب پس و پیش نہ کیجیے ۔ بس چلے چلیے

انسپکٹر ۔ اب تو کہین جانے آنے کو جی نہین چاہتا ۔

ت ۔ آپ کچھ پاگل ہو گئے ہین ۔

داروغہ (صفائی) جائیے تحصیلدار صاحب کا کہا کیجیے ۔

ت ۔ آپ انکا اسباب تو میرے بنگلے پر بھجوا دیجیے اور یہ ابھی یہان سے نجا ئینگے ۔ بالفعل میرے ہان چند روز کش رہینگے ۔

داروغہ ۔ خدا اینچنین کند ۔

ت ۔ سب بند و بست ہو گیا ہو ۔

انسپکٹر ۔ اور پیر و اسنے کی تعمیل نکرون ۔

ت ۔ اجی کیسا پیر و انم چلو تو سہی ۔

ا ۔ بسم اللہ چلیے مگر اونچ نیچ آپ دیکھ لیجیے

بندہ نواز ۔ سے

سپردم بتو مایۂ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را

داروغہ ۔ کچھ تو تحصیلدار صاحب نے سوچ لیا ہوگا ۔

ت ۔ صحیح ہو ۔ مگر ہان جو یہ بیوقوفی نہ کر جائین ۔

ا ۔ وہ کیا ۔

ت ۔ وہ یہ کہ اب بشیر الدولہ کو اپنا دوست نہ سمجھو ۔

ا ۔ دوست ! غضب کیا ۔ خدا گواہ ہو اگر میرا بس چلے تو اُس لعین نابکار کو ایسا دق کر دون کہ تمام عمر یاد ہی تو کرے ۔ وہ پاجی پن اُس بدذات نے میرے ساتھ کیا ہو اسطرح آنکھین پھیر کر گفتگو کی کہ مارے غصے کے مین کانپ اُٹھا ۔ وہ دن اگر پھر مجھے انسپکٹری ہو جائے تو وہ تگنی کا ناچ نچاؤن کہ یاد کرے ۔ مگر ع

آن قدح بشکست و آن ساقی نماند

اس گفتگو کے بعد تحصیلدار صاحب نے دوست انسپکٹر کو گاڑی پر بٹھا کر لے گئے اور داروغہ صفائی کو تاکید کر گئے کہ انکا اسباب ہمارے مکان پر بھیجیے اور یہ بھی تاکید کی کہ اسوقت کی گفتگو کا حال بجز ہم تین آدمیون کے چوتھے کو نہ معلوم ہو ۔

گاڑی پر سوار ہو کر چلے تو تحصیلدار صاحب نے نہین بتایا کہ کہان جاتے ہین ۔ اور نہ کوچبین کو کچھ حکم دیا چلتے چلتے صاحب مجسٹریٹ کی کوٹھی مین گاڑی ایک دم سے گھڑ گھڑاتی ہوئی داخل ہو گئی ۔

ا ۔ یہ تو صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ کی کوٹھی ہو ۔

ت ۔ یہ کیا ماجرا ہو ۔

ا - (ہنسکر) - آپ پاگل سمجھے ہین مجھے -
ت - ہمارا بنگلہ ہی میان -
ا - (متحیر ہو کر) یہ یہان کا ہیکو لاتے بھائی کیون لیل گراؤ گے - وہ میری صورت دیکھکر جل جائینگے -
ت - پھر اب جو کچھ ہو سچ -

ہر چہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم

ا - آج آپ بے جوتے پڑ وائے نہین مانتے - خیر ع

ہر چہ از دوست میرسد نیکوست

راوی - یہ مصرع تحصیلدار نے بھی مسکراتے ہوئے دُہرایا اور کہا ہماری خاطر سے آج آپ جوتے ہی کھائیے یارانے مین یہی سہی - کون بڑی بات ہے -
ا - آپ تو دل لگی کرتے ہین اور مجھے پورا پورا یقین ہے کہ صاحب میری صورت دیکھتے ہی رول سید ھا کرینگے کہ یہ بلاڈی فول اب یہان کیا کرنے آیا ہے -
ت - رول اگر ہاتھ مین لیا تو ہماری تشفی نہو گی - یہین تم پر کفش کاری کرین جب کی سند ہے - اب دل لگی تو ہو چکی مطلب کی بات سُنو ہم تمکو مین ہفتے کی رخصت دلوائے دیتے ہین - تم بشیر الدولہ کے دھر وا دینے کی فکر کرو - صاحب تم سے خوش ہو جائینگے وہ بد معاش کے دشمن جانی ہین ایسا کھرا اور راستباز اور ملنسار انگریز بھی نہین دیکھا - بشیر الدولہ کے پاجی بیٹے کی حرکتون کا حال انکو رتی رتی معلوم ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ اُسنے تم کو گانٹھ لیا تھا اب اگر تم اُسکو دھر وا دو اور خود ایک رہو تو تم سے بڑے خوش ہون مگر ہان اگر یہین تمنے ذرا بے ایمانی کی یا جعلی مقدمہ پیش کیا یا جھوٹے گواہ دیے تو بشیر الدولہ کو تو وہ فوراً چھوڑ دینگے مگر تم کہین کے نرہو گے -
ا - رخصت کا ہیکو وہ دینے لگے -
ت - اِس سے تمکو کیا بحث ہے -
ا - اگر ایسا ہو تو سبحان اللہ - کیا پوچھنا ہے - گھی کے چراغ مسجد مین روشن کردن - عید ہو جائے واللہ بھائی جان اِس امر مین ضرور شتابہ لڑاؤ -
صاحب کسی دوست کے پاس ملاقات کو گئے تھے کوئی آدھ گھنٹے کے بعد واپس آئے - اور تحصیلدار کے ساتھ انسپکٹر کو دیکھکر مُسکرائے - باواز بلند کہا رول تحصیلدار صاحب ہم آپ کو جلد دیکھینگے اُنھون نے جواب دیا (بہت خوب حضور)
ا - شگون تو اچھا ہے مسکراتے جاتے تھے -

بولا وہ شگون ہے نرالا
نیولا پکڑ آستین مین پالا

ت - چھلنے لگے چڈا گلچھرد -
ا - تمھاری ہی جوتیون کا صدقہ ہے سب -
ت - اگر رخصت ملی تو دعوت لینگے ہم ادر -
ا - مع جلسے کے -
ت - کھانا اور ناچ اور جام بادۂ گلفام -
ا - بڑودے والی کو بلواؤن حضور -
راوی - کہان تو ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی کہ مُنھ پر ہوائیان اُڑی ہوئی تھین اور کہان اب ناچ رنگ کی سوجھنے لگی - صاحب ذرا مسکرا دیے اور جان مین جان آگئی -

تھوڑی دیر کے بعد آردلی نے آ کے کہا - صاحب نے
سلام دیا ہے دونون صاحب چلے - تحصیلدار خوش خوش
بے جھجھک اور انسپکٹر ڈرتے ہوے چلے کمرے مین
گئے تو صاحب نے کھڑے ہو کر دونون سے ہاتھ ملایا
اور کرسی دی -

ت - حضور تین ہفتے کی انکو رخصت دیجیے -

ص - ول مگر اسکا ذمہ کون کرتا ہے کہ یہ ایماندار رہیگا
بشیر الدولہ سے نہین ملجائیگا -

ت - حضور یہ میرا ذمہ ہے -

ص - اچھا تین ہفتے کا رخصت منظور -

ت - تو حکم تحریری ملجاے -

ص - وہ سب ہو جائیگا -

ت - حضور یہ بڑے سچے آدمی ہین مگر بشیر الدولہ کے
چکمے مین آگئے اور مارے پڑے -

ص - اچھا اب ہم سے اور ان سے کوئی بات چیت
نہو گا جو ہو گا آپ کے ذریعے سے ہو گا -

ت - بس بس حضور نے اچھا فیصلہ کر دیا -

ص - بشیر الدولہ بڑا بھاری بد معاش ہے - عورت
لوگ کو بے آبرو کرنے والا - ہماری مجسٹریٹی مین ایسا
آدمی نہین رہنے پائیگا اور جو اہلکار اُسکا دوست
ہو کے رہیگا وہ بھی نہین رہنے پائیگا -

ت - حضور بجا فرماتے ہین -

ص - ہم کسی کا دشمن نہین ہے اور ہم جھوٹا مقدمہ
نہین مانگتا سچ بات ہو اور گواہ بھی سچا ہو بس
اور کچھ نہین - جھوٹ بولا کوئی اور ہمارا مزاج
بدلگیا - بڑا کڑا مزاج ہو جاتا ہے -

ت - بیشک جتنے سچے اور ایماندار آدمی ہین اُن
سب کا یہی قاعدہ ہے - نہ جھوٹ بولین اور نہ جھوٹ
کسی کا سنین -

ص - (مسکرا کر) اور نہ جھوٹ بولنے دین سے

دروغ اے برادر مگو زینہار
کہ کاذب بود خوار و بے اعتبار

ت - (مسکرا کر) حضور ابکی فارسی مین امتحان دینگے؟

ص - ول ہائی اسٹینڈرڈ کی ہم کوشش کرتا ہے -
اچھا صاحب رخصت -

دونون نے جھک جھک کر سلام کیا اور باہر آئے -

ت - لے اب دعوت اور جلسہ دیجیے -

ا - ضرور - جلالیا واللہ جلالیا -

ت - اب بشیر الدولہ کے پھانسنے کا سامان کرو -

ا - سامان! سامان کیسا - پھنس گیا سمجھو - اب کیا
کوئی دقیقہ باقی بھی رہیگا - شہباز خان کو بلوائیے اور
رام سنگھ کو - بس پھر دل لگی دیکھیے کہ حضور فیض گنجور
نواب مستطاب بشیر الدولہ بہادر عہدے سے چلے
جاتے ہین -

ت - رام سنگھ کی زبانی سُنا کہ بڑے بڑے ظلم ڈھائے
ہین اور اب تک دو تین بیاہتا عورتین موجود ہین -
جو کڑی اور جھکڑی ہی ہانکتا ہے - ایک فٹن مینا
جوڑی چلتی ہے اور ایک فٹن اور ایک راس سواری
اور ایک کوتل -

ا - مجھ سے پوچھیے صاحب -

ست — بقول شخصے گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے —
ا — یون گرفتار کرادون یون (چٹکی بجاتے)

گھر پر پہونچکر تحصیلدار صاحب نے انسپکٹر شہباز خان کے نام رقعہ لکھا —

مائی ڈیر انسپکٹر — آج شب کو حضور کی دعوت ہے مع انسپکٹر رام سنگھ کے تشریف لائیے — نو بجے جلسہ شروع ہوگا — اور ماحضر بھی یہان ہی تناول فرمائیے گا — رام سنگھ کے لیے بازار سے کھانے کا بندوبست ہوجائیگا — ملاقات ہوئی اور حسب دلخواہ — ہ

الحمد ہر آنچہ خاطر میخواست
آمد آخر ز پس پردۂ تقدیر پدید

سمجھ جاؤ — مین ——— کی ——— منظور ہوئی دعوت اور جلسہ انھین کی جانب سے ہے — آپ فوراً چلے آئیے اور قوال صاحب کو بھی ہمراہ لائیے کہ مشورہ ہوگا —

آپکا نیازمند —

دیگر یہ کہ اپنی پسند کا کوئی طائفہ بھی تجویز کیجیے — ایک روپیہ کچہری کا حاضر ہی ساتھ لیتے آئیے گا —

یہ رقعہ سپاہی نے انسپکٹر شہباز خان کو دیا — پڑھکر رام سنگھ کے حوالے کیا اور رام سنگھ نے یون جواب لکھا —

جناب تحصیلدار صاحب — کورنش — بڑی خوشی ہوئی کہ ہز آنر نے تین ہفتے کی . . . منظور کی ہے — اب گلچھرے اڑائیے — کیا پوچھنا ہے اور . . . . . کو دھر دبوچیے بندہ مع حضور انسپکٹر صاحب بہادر جلد حاضر ہوگا انسپکٹر صاحب فرماتے ہین کہ بندہ تو ارباب نشاط مین کسی سے واقف نہین ہے حضور اپنی پسند کے موافق کسی کو بلوا لیین ع —

ہر چہ از دوست میرسد نیکو ست

اب آپ جانیے اور وہ جانین — بندہ تو ایلچی ہے — آپ بھی افسر وہ بھی افسر — مگر بجد اللہ بڑی خوشی ہوئی کہ نقش مراد کرسی نشین ہوا —

شکر نعمتہا ے تو چندانکہ نعمتہا ے تو
عذر تقصیرات ما چندانکہ تقصیرات ما

میرے لیے کھانے کا بکھیڑا نہ کیجیے گا — بندہ کھانا کھا کے آئیگا ہان انسپکٹر صاحب البتہ کھائینگے مگر فرماتے ہین کہ ع —

دق تقوی گرو بادہ و جام ست اینجا

مین نے سنا کہ آن ذات شریف نے بڑی محسن کشی کی — ہ

دل مرا لیکے مری جان دغا تُنے تو کی
تھی مجھے چشم وفا تُجھسے جفا تُنے تو کی

سزا اس شخص کی —

ناز ہمسے اور دشمن سے نیاز
طاق ہو وہ فتنہ گر ہر کام مین

ہم سے بخشے بخشائے رہتے تھے بچہ — مگر خیر دیر آید درست آید جلسے کے لیے جن لوگون کو بلائیے وہ خوش گلو بھی ہون اور خوبرو بھی ہون —

بندہ رام سنگھ

از جانب خاکسار شہباز خان بعد نیاز مضمون خط

لاحول ولا قوۃ!

ا- جی ہاں صاف منہ در منہ - لگی لپٹی ذرا نہیں بالکل صاف - بھائی صاحب آپ اب جا کے سرائیں رہیے بندے کے ہاں ٹھکانا نہیں ہے کیونکہ صاحب بدظن ہو جائینگے بس آگ لگ گئی واللہ سر سے پاؤں تک پھنک گیا کر سو رہنے آنکھیں پھیر لیں -

ت- میں ہوتا تو مار بیٹھتا واللہ -

ا- چوٹ کھا جانے کا کام کیا ہے - مگر دیکھو تو سہی کہ کیا ہوتا ہے - ایسا انتقام لیا ہو کہ عمر بھر یاد کرے -

گرچہ ہوں گو نہیں ہم سخن میں سبقت
پر وہ کچھ ہم سے سنیگا جو کہیگا ہم کو

ہمارے بھی منہ میں زبان ہے -

ت- تم پھر اسکے پھر ان میں آجاؤ گے -

ا- غضب کرتے ہیں آپ تو تحصیلدار صاحب واللہ تم دعا سے ہو بھائی جان بدنام سے نفرت ہے مردود کی صورت سے نفرت ہے واللہ اور آپ ایسا فرماتے ہیں کہ میں پھر مل جاؤنگا - معقول - میرا بس چلے تو ٹکڑا چھوڑا دوں بنا سب -

آپنے یہ اچھا لطیفہ کہا -

ت- بہت مروت بھی انسان کو خراب کرتی ہے -

ا- جی تو وہ مروت والے کوئی اور لوگ ہونے ہونگے -

ت- اچھا دیکھا جائیگا -

ا- ایسا مروت کا تو بندہ نہیں پالتا ہے -

اتنے میں سوداگر کے ہاں سے پتلیں آئیں اور تحصیلدار صاحب اور انسپکٹر بڑے شوق سے انکو دیکھنے لگے -

ا- اہن! دو الانکا پیے کا نبدہ کا - میں ایک حبہ تو دونگا نہیں - اور شیشے کا ایک دو میں چار اور بارہ - سولہ اور دس چھبیس اور دو اٹھائیس تولوں کا رقعہ تھا - ارے! اور ایک پنچہ بھی ہے غضب خدا کا انتیس تولوں کا رقعہ - معاذ اللہ -

ت- آج ہی تو چھپکے ہو چڑھا -

ا- ابھی نہیں - صدقے ہیں تیرے -

ت- وہ صدقے نہیں ہے تو کیا فکر ہے -

ا- دکان کی دکان قربان کر دوں -

ت- اگر تجھ پہ میرے جا کر -

ا- یہ پھر کسی لونڈے کو دیجیے گا -

ہم نے پہلے بھی کبھی آئینگے
آپ استاد ہو رشتہ میں ہم

ت- جی - اور بشیر الدولہ کے چھکے میں آگئے -

ا- ہاں بشیر الدولہ ہی کہتے ہیں -

اتنے میں انسپکٹر شہباز خان اور رام سنگھ کوتوال آگئے - اور چار دن باہم گرمجوشی کے ساتھ ملے اور بہت خوش ہوئے اور آپس میں یوں گفتگو ہونے لگی -

شہباز - آپکے دوست ہمارے انسپکٹر صاحب کے مزاج میں لونڈاپن اسقدر ہے کہ معاذ اللہ - کسی بات کا اعتبار نہیں ہوسکتا ہے ورنہ بشیر الدولہ کو ایسا ناچ ہم نچائیں کہ تمام عمر یاد کرے - اسباب آپکا خود ہی غور کیجیے کہ جب (آہستہ سے) حاکم خود ہی برسر

پر خاش ہو تو ممکن نہین اور دولہ کوئی بلوہ بچ جائین
اور جب پولیس کے افسران اعلیٰ بقول شخصے خاص
اسی کام کے لیے متعین کیے جائین تو پھر فرمایئے اُسکا
کہان ٹھکانا لگے - مگر اس کم بخت سے خوف ہو کہ اُسکے
دم دھاگے مین نہ آجائے -
ا - کیسی باتین کرتے ہو خانصاحب -
ش - یار ہمکو یقین نہین آتا -
ا - بھلا کوئی صورت یقین آنے کی بھی ہو؟
ش - ہان ہو -
ا - وہ کیا -
ش - وہ یہ کہ تم ہمارے ساتھ رہو اور ہلو نہین
ہمکو در پردہ مدد دو مگر ہمسے جدا نہو -
ت - بس یہی ٹھیک ہو -
ش - ہو کہ نہین -
رام - ہمارا اور آپ کا اِنپر مدار ہے -
ش - ورنہ اگر بشیر الدولہ کے پھندے مین
ابھی پھنسا تو بس یہ دین اور دنیا دونون سے
گیا گذرا -
ا - ہائے افسوس - یہ لوگ کس قدر مجھ سے بدظن
ہو گئے ہین -
رام - بے ادبی معاف حضور کی سب حرکتین ہی
ایسی ہین -
ت - کچھ اور بھی سنا آپ نے - جب انھون نے جاکے
اپنے تھانے اور صاحب کی ملاقات کا حال بیان کیا تو
اِنکا اسباب پھکوا دیا اور کہا سرا مین رہیئے جاکے -

رام - پھر یہ داروغہ صفائی کے ہان گئے - سب حال
سن چکے ہین جناب - اُف ری طوطے چشمی ! -
ا - پاجی بنا کہو صاحب -
ش - سزا تمھاری - واللہ تمھاری سزا - اب بھی
سویرا ہو - نہین پچھتایئے گا -
ا - اچھا اب تو ہمارے آپ کے عہد ہی ہو گیا ہو کہ
آپ دونون کی صلاح مین رہینگے - بس پھر کاہیکا
جھگڑا ہو -
ش - سنو جی تم اگر بشیر الدولہ سے ملجاؤ گے تو
نقصان اُٹھاؤ گے وہ عجب نہین کہ نوکری بھی
جاتی رہے اور ہم تو بشیر الدولہ کو ضرور پھانس
لینگے -
ا - دیکھو تو مین کسقدر مدد دیتا ہون -
رام - آپکی موجودگی سے ہم لوگون کا بھی بڑا
فائدہ ہو - وہ یہ کہ جو جو باتین آپ کو معلوم ہین وہ
ہمکو معلوم ہو جائینگی -
ا - آپ دیکھتے تو جایئے -
رام - ہاتھ پہ ہاتھ مارو -
ا - (لاؤ) قول مردان جان دارد -
ش - اب ایسے بیوقوف تو یہ نہین بنجائینگے
کہ بشیر الدولہ کے لیے اپنا گلا کٹانے پر آمادہ
ہو جائینگے -
ت - یہ نہین -
رام - ہان اسکی تو امید نہین ہو
ت - ابھی دو ایک روز بشیر الدولہ کو اِنکی رخصت کی

منظور ہی کا حال نہ معلوم ہو تو بہتر ہی۔

رام۔ مشکل ہی۔

شش۔ اُسکے گوبندون نے پرچہ جمع دیا ہوگا۔

رام۔ آپ بھی کیا باتین کرتے ہین۔

ا۔ گوبند سے اُسکے کون تھے۔ ہم اور ہمارا سب بجز نگ بلی دشمن ہی اُسکا ہی۔ تھانے پر اور کسی سے جان پہچان نہین۔ بلکہ ہر دفعہ دار جمعدار کانسٹبل سے دو دن بین رنجش۔ گوبندہ اُسکا کون رہگیا ہی۔

رام۔ ہان یہ بھی صحیح ہی۔

شش۔ کوتوال کا کیا جانے کیا حشر ہوا۔

رام۔ لہپند کے بیچارہ اسٹیشن پر پہونچا ہوگا مگر افسوس ہی کہ ہم لوگون سے ملے بھی نہین۔

اتنے مین ایک طائفہ آیا اور چھما چھم کی صدا سے دلفریب سے ان احباب موافق کو معلوم ہوا کہ کوئی پری بصد شان دلبری ڈولی سے اُتری اور چھم چھم کرتی ہوئی کوٹھے پر آئی۔ آپس مین صلاح ہوئی کہ اب شغل ہونا چاہیے۔ مگر رام سنگھ نے کہا ابھی ذرا نواب چھٹن صاحب کا انتظار کر لینا چاہیے۔ کہ اتنے مین نواب صاحب کی گاڑی بھی آئی اور تحصیلدار صاحب نے استقبال کیا۔ نواب صاحب کو کوٹھے پر لائے اور سب حاضرین سے مصافحہ ہوا۔

چھٹن۔ ارے میان انسپکٹر یہ تم نے کیا اودھم مچا رکھی بھائی۔ سنا تم بھی بدل دیئے گئے ہو۔ یہ کیا۔

ا۔ یہ سب آپ ہی لوگون کے کاٹے ہوئے ہوئے ہین۔

چھٹن۔ بجا ارشاد ہوا۔ آپکے کوتوال صاحب نے نینی تال بھر ڈھونڈھ مارا۔ کہین پتا نہ لگا۔ مجبر اپنا چھوڑ آئے۔ ادھر اُدھر لوگون کو ڈانٹا ڈپٹا اور آپ اب آنا دھرا باندھتے ہین۔ سنا اب تین ہفتہ کی رخصت منظور ہوئی۔

ا۔ جی ہان۔

رام۔ اب یہ آپکے معین ہین۔

چھٹن۔ میرے معین؟ میرے معین کا ہے کو ہونے لگے ہین۔

رام۔ محمد عسکری اور بشیر الدولہ کے ساتھ ہین۔

چ۔ مگر مین تو اس مقدمے مین کوئی فریق نہین ہون۔ میرا تو نام بھی نہین ہی۔

رام۔ نواب محمد عسکری صاحب دوست تو آپکے ہین۔

چ۔ دوست تو میرے بشیر الدولہ بھی ہین۔

ا۔ بشیر الدولہ ملعون پاجی کی اور آپکی دوستی کیا۔

چ۔ الہٰی کجا دو دانت کاٹی روٹی ٹوپی بدلول کجا یہ تقریر۔ باین شور اشوری باین بے نمکی۔ قربانت شوم۔

ت۔ ابھی اس پچھلے ڈکھڑے کو جانے دو۔ اب یہ اصل پاجی کے دشمن ہین۔ اور اسکی وجہ بھی ہی۔

چ۔ آپکو شاید یقین آتا ہو۔ ہم کو تو یقین نہین آتا ہی۔ بشیر الدولہ کے تو نفس ناطقہ ہین یہ۔ آنکے کل امور مین شریک حال۔ خلوت اور جلوت دونون کے بیٹھنے والے۔ بھلا یہ آنکے دشمن کیونکر ہو سکتے ہین۔

ا۔ خدا گواہ ہی نواب صاحب اور اگر ذرا غلط

کہتا ہون تو یا باری تعالے کل کا دن نہ دیکھ سکون کہ اگر میرا بس چلے تو ایسی جگہ اُسکو قتل کرون کہ جہان پانی نہ ملے۔

چھٹن ۔ ارے میان کیون کسی بیچارے کو کوستے ہو۔

ا ۔ بیچارہ ہی ۔ ایک ہی لعین ہی بخدا ۔

چھٹن ۔ شکر ہی کہ اب آپ نے اُسکو پہچانا ۔

ا ۔ ایسا پہچانا کہ عمر بھر نہ بھولونگا ۔

چھٹن ۔ یہ کھٹ پٹ آپسے اور اُنسے کاہے پر ہوئی تھی ۔

ا ۔ یہ نپوچھیے ۔ رنج ہوتا ہی ۔

ت ۔ یہ اُنکو اپنا دلی دوست اور احسانمند اور اپنے کو اُنکا محسن اور یار سمجھکر بغیر اُنکی اطلاع کے اسباب لیکر اُنکی کوٹھی پر گئے کہ شام کو ممبئی روانہ ہوجائینگے پہلے تو بڑے تپاک سے حسب معمول پیش آئے مگر جب یہ کل حال سُنا کہ صاحب سٹی مجسٹریٹ نے صاف صاف کہا کہ تم نے اور بشیر الدولہ اور کوتوال نے ملکے شہر مین اندھیر مچا دیا ہی اور بشیر الدولہ کا راج تھا لہذا تم کو ہم جہنم داصل کرینگے اور دونون کو یہان سے دور بدلے دیتے ہین ۔ بس یہ سنتے ہی فوراً کہا کہ آپ مہربانی کرکے میرے مکان سے اسباب لیجائیے ۔

چھٹن ۔ واللہ ! اسقدر پاجی ہی ۔ یہ تو انتہا ہی ۔ بس اب اس سے بڑھکر پاجی پنا اور کیا ہوگا ۔

ت ۔ ابھی سنئے تو جانیے ۔ کہا آپ فوراً تشریف لیجائیے اور سرا مین جاکے ٹکیے ورنہ صاحب مجھسے اور کبھی بدظن ہوجائینگے اور اسکے بعد دوسرے کمرے مین چلے گئے اور بات تک نکی ۔

چھٹن ۔ معاذ اللہ ! جناب تحصیلدار صاحب ۔ گو بشیر الدولہ کے پاجی ہونے مین تو کوئی شک ہو ہی نہین سکتا مگر یہ روایت جو آپ نے بیان کی واللہ میرے ذہن ناقص مین یہ بات نہین آئی ۔ بے مروتی بھی تو کتنی ۔ معاذ اللہ کا مقام ہی ۔ میرے تو ہوش اُڑ گئے ۔

ا ۔ خون جگر پی کے رہگیا ۔ اسکا جواب فقط یہی تھا کہ پکڑ کے پٹے بیس لگاتا اور ایک گنتا ۔ اور بھول جاتا تو پھر سرے سے گنتا ۔

رام ۔ جی نہین ۔ یہ سزا نہ تھی ۔ سزا یہ ہی کہ مار بیٹھیے نہ ۔ سمجھے جناب ۔ بس مقدمہ قائم کرکے جہنم واصل کرا دیجیے ۔ اس سے زیادہ سزا اور کیا ہوگی ۔ تمام عمر یاد رہے کہ ہان اچھے گھر بیعانہ دیا تھا ۔

چھٹن ۔ ہونا تو ایسا ہی چاہیے ۔

رام ۔ تو اِنسے تو یہ نہو سکیگا ۔

چھٹن ۔ این ! اب بھی مروت کرینگے ۔

رام ۔ دیکھ ہی لیجیے گا ۔

ا ۔ اچھا اگر آجکے دسوین دن مقدمہ نہ دائر ہو تو ہمین شریف نہین پاجی سمجھیے گا ۔ ابھی دفعۃً مفت میں کو چھیڑ دینا ٹھیک نہین ہی ۔ مگر انشاء اللہ ذرا دیکھتے تو جائیے جناب ۔

چھٹن ۔ جزاک اللہ کی بہتری تو یہی ہی ۔

اتنے مین تحصیلدار صاحب نے اپنے خدمتگار کو بلایا اور ایک چپراسی کو جو اُنکا محرم راز تھا چھٹن صاحب کے

دریافت کیا کہ آپ برانڈی پینیگے یا ہوئیسکی - انھون نے
کہا حضرت ہم تو قدح نوش ہین - ہم سے آپ یہ کیا
پوچھتے ہین - بلا نوشون کو برانڈی اور ہوئیسکی سب
یکسان ہی - تحصیلدار نے حکم دیا کہ کاڑنٹن ہوئیسکی
کھولی جائے - سب نے اپنے اپنے گلاسون مین
تھوڑی تھوڑی انڈیلی اور سوڈا ملا کر انسپکٹر کی تندرستی
کا جام پیا - پہلے دور مین ذرا ذرا گرمانے پھر
دوسرا دور شروع ہوا - اسمین رام سنگھ نے کہا
حضرت بے ادبی معاف ہو تو کچھ عرض کرون - مرد کے
سانہہ شراب پینے مین کسی ملعون ہی کو لطف آتا ہو گا
ہمکو تو لطف نہین آتا - سچی بات تو یہ ہی -
چھٹن صاحب نے بھی انکے کلام کی تائید کی - کہا
بھئی ہمارا بھی صاد ہی - جب تک معشوق نہو تب تک
لطف ہی کیا - لطف تو جب ہی کہ وہی ساقی بنے -

کردہ ام توبہ بدست صنم بادہ فروش
کہ دگر می نخورم بے رخ بزم آرائی

انسپکٹر نے اُس رقاصہ کو بلوایا جو پیشتر سے آئی ہوئی
تھی چھٹن صاحب نے کہا اور جو وہ یہان نہ آئے یا
آئے بھی اور شریک نہو تو بے لطفی ہوگی - انسپکٹر اسپر
ہنسے - فرمایا اب ایسی گئی گذری انسپکٹری ہماری نہین
تھی کہ آج چھٹی لی کل کوئی رعب نہ مانے -
یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ رقاصہ تبسم کرتی
ہوئی رندون کی محفل مین آئی - کم سن عورت کوئی
سترہ برس کی عمر - گدرایا ہوا بدن - اعضا متناسب
سرخ وسفید چہرہ - اور آنکھین نشیلی -

ت - یہ کون ہین ہمنے انکو آجتک دیکھا ہی نہین -
ا - یہ لکھنؤ ہی کی ہین مگر کوئی پانچ برس سے مرزاپور
چلی گئی تھین اب پھر یہان آئی ہین -
چھٹن - اب کتنے دن سے آپ یہان ہین ؟
عباسی - (رقاصہ) کوئی دو ڈھائی مہینے ہوے ہونگے -
چھٹن - آپ کا نام کیا ہی -
عباسی - عباسی جان -
چ - مین سمجھ گیا - اب تمھاری بہن چھٹن کہان ہین ؟
ع - وہ باندے مین ایک رئیس کے پاس نوکر تھین
مگر وہان سے چلی آئین - برسون ہوچکین -
ت - کیا کوئی رشتہ آپ سے اِنسے قائم ہو گیا -
چ - ہان - یہ ہماری سالی ہوئین -
ع - آپ کا کیا نام ہی -
ت - نواب چھٹن صاحب - بڑے رئیس ہین
ہمارے شہر کے -
ع - اخاہ - بندگی -
رام - ابے ! پرانی ملاقات نکلی -
ع - مین نے جب آپکو دیکھا تھا تو بہت چھوٹی تھی -
ت - یہ کیا بھئی - اجی نواب صاحب -
ع - ہماری بہن سے اور آپ سے رسم تھا -
چ - (گلاس دیکر) پی جاؤ -
ع - کیا - کالا پانی ! اوئی -
چ - پیو - نخرے نکرو -
ع - جی نہین - ہم سچ کہتے ہین -
ا - کیون صاحب آپ سچ کہتی ہین ذرا مجھ سے تو

چار آنکھیں کیجیے - آپ شغل نہین کرتی ہین -
ع - ای ایکدن اُس جوہری کی خاطر سے تو لیکر پی لی تھی
چ - آج ہماری خاطر سے آپ ماشہ ہی بھر پیجیے
ع - بہت اچھا لائیے -
شراب پیتے ہی بی عباسی گرمائین اور لگین چہکنے
چھٹن صاحب کی طرف مخاطب ہوکر کہا ہم سے آپ کا
ذکر باجی اکثر کیا کرتی ہین کہ بڑی خاطر داری سے پیش
آتے ہین اور بڑے رئیس ہین اور مجاز کی بڑی تعریف
کرتی تھین کہ واہ کیا مجاز پایا ہی - اللہ جانتا ہی آپ کی
باتون پر لوٹ ہین ہم تو بڑے خوش ہوے کہ آپ کو
یہان دیکھا - اب باجی کو لیکے کل ہی تو پہونچتی ہون -
چھٹن صاحب نے کہا آپ اور آپ کی باجی دونون
سر آنکھون پر مگر مین نے تو اب توبہ کر لی ہی بالکل
تائب ہو گیا - اسپر اُسنے قہقہہ لگاکر جواب دیا کہ
اللہ میان سے بھی دہوکے دھڑی کرتے ہو -
توبہ کر لی ہی اور یہ ہاتھ مین کیا ہی - بندگی - واہ
کیا توبہ ہی ایسی توبہ ہمکو بھی سکھا دو روز مجر کو اُٹھکے
توبہ کر لیا کرین دنیا مین مزے سے چین کرین
اور وہان بھی نیک بیبیون کے ساتھ حشر ہوگا
ازین چہ بہتر -
چھٹن - اچھا سکھا دینگے مگر اتنی سی مین تمہارا کیا بھلا
ہوتا ہی اور لو - یا تو پے نہین انسان اور پے تو پھر
اچھی طرح سے ذرا سرور تو گٹھے -
عباسی - ای نہین اب نشہ تیز ہو جائیگا - اور ناچنا
گانا بھی ہی بس اتنی ہی بہت ہی -

ت - ناچ گانے کے یہان ہم لوگ کم شائق ہین ہم تو
باتون کے عاشق ہین بی صاحب -
ع - ای تو گھنٹہ آدھ گھنٹہ تو ناچ مجرا ہوگا پھر جو زیادہ
ہو گئی تو لطف کہان رہا -
رام - اجی ایک گلاس اور پیو صاحب -
ا - ہان ہان ابھی گال تو گرما گرم ہو جائین -
ع - بہت اچھا - ایسا نہو باجی خفا ہون -
ا - جی ہان ایسی ہی باجی ہین آپ کی - قرابے کے قرابے
لنڈھا دیے چھٹن صاحب بہادر کے ساتھ - کہنے لگین
باجی نہ خفا ہونگین - کیا اُنھون نے بھی اب توبہ کر لی
ہی - چلو دونون اچھے رہے - اِدھر اُنھون نے توبہ
کر لی - اُدھر اُنھون نے ! خوب شد -
ش - جناب تحصیلدار صاحب کی پسند پر بندہ درگاہ
کا بھی صاد ہی واقعی آدمی معقول ہی -
ت - مجھ سے کیا بحث ہی جناب - جیسے آپ مہمان
ویسا مین - پسند انسپکٹر صاحب کی ہی -
ا - روپیہ دینے کے وقت بندہ تو شہباز خان کے
یہان ہوگا - جسکو دینا پڑیگا وہ جانے اُسکا کام جانے
ہم تو مہمان آپ کے گھر کے ہین ایسا کون بے حمیت
ہوگا جو مہمان کو کٹوا دے -
ت - آپ شہباز خان صاحب کے ہان ہون جناب
جری مار جنگ کے ہان اور جناب لالہ بنّی مل کے
گھر ہین - دو بیک آپ کے ہین نے تاک لیے ہین کہیے
دو چار لطیفے اور آ جائین -
ا - سب صاحب یاد رکھین پولیس کے روبرو اقبال

کر لیا ہی انھون نے

ش - مجسٹریٹ کے سامنے پولیس بچاری کیا کرسکتی ہی پولیس کے سامنے لاکھ کوئی اقرار کرے - کیا ہوسکتا ہی -

اتنے مین چپراسی نے اطلاع دی کہ (وہ کوتوال صاحب آئے ہین جو اسکی گھوڑے پر نکلتے ہین) - حکم ہوا کہ آنے دو مگر اور کوئی بلا اجازت نہ آنے - کوتوال آئے چھٹن صاحب کو دیکھکر ذرا جھجکے - علیک سلیک کے بعد شہباز خان نے گفتگو شروع کی -

ش - انکو تو تین ہفتے کی رخصت ملگئی - آپ اپنی کہیے -

کوتوال - انسپکٹر صاحب کی سفارش تو ہمارے جناب تحصیلدار صاحب نے کی ہم غریبون کو کون پوچھتا ہی - ہم پہلے چوکی پر گئے وہان سے بشیر الدولہ کے ہان گئے وہان سنا کہ داروغہ صفائی کے مکان پر اٹھ گئے ہین - نواب صاحب سے ملنا چاہا - داروغہ نے آکے کہا (آرام مین ہین اسوقت ملاقات نہین ہوسکتی) اور کمرے مین باتین ہونے لگین - ایک عورت نے کہا کہ بلوا لو دوست ہین تمھارے اسکے جواب مین بشیر الدولہ صاحب نے فرمایا اُف جی جان کہا گئین - الگ بھی کرو - اترا شحنہ مردک نام خس کم وجہان پاک -

ت - واللہ! ابھی نہین -

ک - خداوند مین نے اپنے کانون سنا -

ش - ایسا بچھوڑا ہی -

ک - خون آنکھون مین اتر آیا -

ت - بات ہی ایسی ہی -

ک - وہان سے داروغہ صفائی کے مکان پر گیا - وہان سُنا کہ تحصیلدار صاحب اپنے بنگلے پر لیگئے ہین - یہان حاضر ہوا -

ت - انسے بھی اسی طرح پیش آئے -

ک - سزا ہم لوگون کی -

ت - انسے کہا آپ سرا مین جا کے رہیے -

ک - جی ہان سُن چکا ہون -

ا - تو پھر اب -

ک - اب بندہ تو کل شب کو بھنگا جاتا ہی ایک بڑی تقویت ہوئی کہ میرے دیرینہ مربی کپتان کننگ صاحب وہان سپرنٹنڈنٹ ہین - بندہ کا توکل کوچ بولتا ہی - اب آپ اُس (گالی) سے سمجھ لیجیے - کچھ سکھانے کی ضرورت نہین ہی - مگر تابڑ توڑ ہون -

ا - یہ دوستی کا پھل ہمکو دیا ہی -

ک - نواب زادے ہین صاحب -

چھٹن - حضرت یہ ملاحی کی سند نہین -

ت - (مسکرا کر) جی ہان اُدھر کے لوگ بھی بیٹھے ہین ذرا سنبھلے ہوے قبلہ -

ک - نہین آپ اُدھر کے لوگ نہین ہین آپ خود اُسکے درپے تخریب ہین -

ت - جناب نواب چھٹن صاحب آپکی شکایت کرتے تھے -

ک - مین نے تو اپنے نزدیک شکایت کی کوئی بات نہین کی -

ت - پیار پر آپ ہی تو گئے تھے -

ک - تو اسمین تو مین مجبور تھا -

ث - اور وہ فرض منصبی تھا -
ک - آپ خود ہی غور کر سکتے ہین اور اگر واقعی نواب
چھٹن صاحب بہادر کو خاکسار سے کسی قسم کی رنجش ہی
تو مجھے معاف فرمائین - مسلمان کو مسلمان سے بےسبب
کاوش نہونی چاہیے -
چھٹن - مجھے آپ سے کوئی رنجش نہین ہی -
ک - تو مجھ سے بغلگیر ہوجیے -
دونون ہنسی خوشی بغلگیر ہوے اور کوتوال کو بھی
دور مین شریک کیا دیر تک ہنسی دل لگی مذاق رہا اتنے
مین انسپکٹر شہباز خان نے اپنے دوست انسپکٹر سے
پوچھا کہ کیسے کھانے کو کیا پکوایا ہی - اُنھون نے
کہا بھائی صاحب شام کو تو جلسے کی صلاح ہوئی شام تک
تو ہماری روح پر صدمہ تھا - بھلا اس عجلت مین کیا
پک سکتا تھا -
ع - اجی تو جو ہو وہ منگواؤ - بے کبابون کے پینے کا
مزہ کیا - کباب نہو کچھ اور ہی ہو -
رام - بے بدرقے کے لطف نہین ہی -
ش - ہماری خود یہی راے ہی -
ث - لاؤ جی بدرقہ کچھ لاؤ -
دو پلیٹون مین الگ الگ کٹے ہوے پتے آگئے
تو شہباز خان نے کہا یار رام سنگھ یہ ہندو ہے ان کی
یہان نہین چلیگی سب ساتھ کھائینگے - اسمین چلسے
بی عباسی ہون چاہے جناب تحصیلدار صاحب ہون
دروازے بند کر لیجیے چاہیے اسکا مضائقہ نہین - رام سنگھ
نے مسکرا کر کہا اچھا صاحب زبردست ہو - اور حاکم
اور افسر ہو ہمارے - لائیے آج ہم بھی لوٹلے شہیدون
مین داخل ہوجائین -
۱۱ بجے شب تک دور جام رہا - اُسکے بعد سب نے
ملکر کھانا کھایا اور تھوڑی دیر گانا سنا - مگر نشہ اسقدر
تیز تھا کہ نہ سامعین کو مطرب سے کوئی واسطہ تھا
نہ مغنی کو سامعین سے - آواز کہین جاتی ہی - طبلہ
کہین جاتا ہی اور سارنگی کہین جاتی ہی -
دو بجے سے پھر بادۂ گلگون کا دور چلا اور گانا موقوف
ہوا - اور سازندے اپنے اپنے گھر چلے گئے - صرف
بی عباسی اور اُنکی ایک مہری رہگئین -
ع - اجی اب کیا رات بھر یہی شغل رہیگا -
ا - ہم اپنے نواب چھٹن صاحب کی تندرستی کے جام پر
جام نوش کرینگے -
رام - کل چھٹی بھی تو ہی - اتوار ہی کہ نہین -
ا - ہمکو تو بالفعل تین ہفتے کی مہلت ہی -
ث - تو اب نواب چھٹن صاحب اور ہمارے دوست
انسپکٹر صاحب مین تو میل ہوگیا اب تو رنجش
نہین باقی ہی -
چھٹن - مین تو اب صاف ہون -
ث - اور کوتوال صاحب سے -
ک - مین خادم احباب ہون -
ح - اسوقت اس جلسے مین جتنے ہین اِنسے کسی سے
رنجش نہین رہ سکتی اور نہ رہیگی -
ا - ہم سب اب نواب محمد عسکری صاحب کے دوست اور
بشیر الدولہ لعین مردود محسن کش احسان فراموش کے دشمن ہین

ک - وہ ایسا ہی پاجی ہے -
ت - کیا کہنے لگا (اترا شحنہ مردک نام) -
رام - دیکھو تو سہی -
چھٹن - اب اتنے آدمیون سے تو بچکے نہین رہ سکتا جائیگا کہان -

آپس مین یہ صلاح ہوئی کہ انسپکٹر صاحب صبح کو کدرا اور للتوا کو بلائین اور آن دونون کو دھمکائین کہ صاحب ستی مجسٹریٹ بہادر نواب بشیر الدولہ کے دشمن ہوگئے ہین اور تم دونون کے نام وارنٹ گرفتاری جاری ہوا ہے - مگر تھانے پر نہ بلائین - علیحدہ کہین بلائین اور آنکو اسقدر ڈرا دین کہ ہوش حواس غائب ہوجائین - اور آنکو صلاح دین کہ تم روپوش ہوجاؤ اور یہ بھی کہین کہ بشیر الدولہ کی دوستی کے جرم مین صاحب نے کوتوال صاحب کی بدلی کردی ہے - جب وہ دونون گھبرا جائین اور روپوش ہونے پر آمادہ ہون تو آنکو صلاح دیجیے کہ کانپور بھاگ جاؤ - یہ رائے چھٹن صاحب نے دی - اور یہ تجویز قادر بیگ کی سکھائی ہوئی تھی -

تحصیلدار صاحب پھڑک آٹھے - انسپکٹر صاحب نے بھی اسپر صاد کیا - شہباز خان نے بھی پسند کی - رام سنگھ بھی متفق الرائے ہوے کہ چلما کارگر ہوجائیگا - چار بجے کے قریب جلسہ برخاست ہوا -

رنگ ریان

دوسرے روز انسپکٹر صاحب دس بجے سوکے آٹھے رام سنگھ نے جو گھر پر جاکے لمبی تانی تو بارہ بجے کی خبر لائے تحصیلدار آٹھ بجے آٹھے - منھ دھو کے چار پی مگر بیچارے کوتوال بیچارے کو نیند کہان - گھر پر جاکر منھ ہاتھ دھوا اور چار پیکر اپنے دھندے سے لگا کہ شب کو عازم سفر ہوا تھا بارہ بجے دن کے انسپکٹر صاحب تھانے پر گئے تو سنا کہ شہباز خان صاحب آرام مین ہین - آنکو جاکے جگایا رام سنگھ کو بلوایا اور ایک کانسٹبل کو بلوایا جو آنکا خاص آدمی اور محرم راز اور معتمد علیہ تھا اور آسکو علیحدہ لیجاکر نشیب و فراز سمجھا کر روانہ کیا اور وردی مین گھوڑے پر سوار ہوکر شرف الدولہ کے باغ مین گئے اور وہان کدرا اور للتوا کا انتظار کیا - سنیے کہ کانسٹبل وردی اتار کر اور معمولی کپڑے پہنکر گیا تھا - پہلے کدرا ملا -

کانسٹبل - تمھارا یار للتوا کہان ہے - آسکو بھی بلا لو صوبیدار صاحب نے چپکے سے بلایا ہے -

کدرا - کھیر باشد -

کانسٹبل - بلاؤ تو راستے مین کہینگے -

کدرا - (للتوا کو آواز دیکر) ابے جری ادھر آ -

للتوا - سلام جمعدار صاحب -

کانسٹبل - صوبیدار صاحب نے بلایا ہے - تم دونون ہمارے پیچھے پیچھے چلے آؤ -

للتوا - کھیریت تو ہے -

کانسٹبل - ابھی یہ نہ پوچھو کچھ -

للتوا - کیا - ہ ہ ہ ہمکو تو کچھ د د د دال مین ک ک ک ک کالا کالا معلوم ہوتا ہے -

کانسٹبل - کیا بتائین یار -

کدرا - کھدا کھیر کرے -

للتوا - ہمارے تو ہوش اُڑ گئے -
کدرا - دیکھو اللہ مالک ہی -
ل - وہ مالک ہی تو کل مالک ہی -

جب چلتے چلتے ایسے مقام پر پہونچے جہان باغون کی کثرت کے سبب سے آبادی کم تھی تو کانسٹبل نے ایک تکیے مین ایک قبر پر بیٹھکر ان دونون سے آہستہ آہستہ یون گفتگو کی -

کانسٹبل - اب سب حال سنو - بڑا غضب ہو گیا ہی یا نواب محمد عسکری کے کسی دوست نے جا کے صاحب سٹی مجسٹریٹ سے کچا چٹھا جڑ دیا اور تم دونون کا نام بھی لیا اور بشیر الدولہ کی سازش اور بے ایمانی کا سب حال کہدیا اور صاحب تنکے آگ ہو گئے تم دونون کے نام وارنٹ گرفتاری جاری ہوا ہی آج لکھا گیا ہو گا - اسی لیے صوبے دار صاحب نے تمکو بلوا لیا ہی کہ صلاح دین اور پہلے ہی سے سمجھا دین کہ تم لوگ چھپ رہو -

للتوا (رنگ زرد ہو گیا) اس کمبخت مسری کے پیچھے کیا جانے کیا کیا ہو گا - اور یہ اُسکو چھوڑتے نہین - تو کیا مجسٹریٹ صاحب سے اور بشیر الدولہ نواب صاحب سے میل نہین ہی -

کدرا - تو اب ہم دونون گرفتار ہو جائینگے -

کانسٹبل - وارنٹ تو ہمارے ہی ہاتھ سے جائیگا گرفتار کرنے والے تو ہم ہی ہین مگر جب صوبے دار صاحب تمہاری طرف ہین اور تمکو دوست سمجھتے ہین تو پھر تمکو کیا ڈر ہی - مگر ہان روپوش ضرور ہونا پڑیگا -

للتوا - بڑی وہ پڑ گئی اور ہماری بہن کی سادی ہی -

کدرا - صوبے دار صاحب کہان ہین -

کانسٹبل - جو تمھانے پر بلاتے تو اپنے آپ دھر لیے جاتے کوئی جا کے صاحب سے جڑ دیتا کہ یہ تو للتوا اور کدرا سے ملے ہوے ہین اسی باغ مین انسپکٹر صاحب آئے ہین اور خاص تمسے ملنے کے لیے تمھارا بڑا خیال ہی -

ک - اللہ اُنکے مراتبے اور بلند کرے -

ل - بھلا ہم گنگ گریب آدمیون کی اِتّی تو پھکر رہی یہ کیا کم ہی ہجور -

کانسٹبل ان دونون کو باغ مین لیگیا تو ٹوٹی پھوٹی بارہ دری کے ایک در بچے سے انسپکٹر صاحب نے اُنکو اشارہ کیا کہ ادھر آؤ - انسپکٹر کی بدحواسی دیکھکر دونون کے حواس غائب ہو گئے - پہلے تو اُنھون نے اپنے کانسٹبل کو للکارا (عجب آدمی ہو جی - کہا تھا کہ ان دونون سے کہنا کہ منھ کو رومال سے چھپا لین) - وہ تو سکھایا پڑھایا تھا ہی - اُسنے عرض کیا (حضور اسی سے تو مین نے وردی نہین پہنی - اُدھر گنیش گنج کی طرف لوگ جانتے ہین اودھر سعادت گنج کی طرف ہم کو کون جانتا ہی) -

ا - للتوا یار بڑا ہی غضب ہو گیا -

ل - (روتا ہوا) ہجور سنا صاحب نے ہماری گرپتاری کا حکم دیا ہی -

ا - ہان اب تمکو ہوشیار رہنا چاہیے -

ک - اور ہجور ہم -

ا - تمھارے ہی سبب سے تو ہم سب شکنجے مین پھنس گئے نواب بشیر الدولہ بیچارے کی جان عذاب مین ہی کوتوال صاحب کو بھنگا بدل دیا -

ل - حضور کیا نواب صاحب پر بھی آنچ آ گئی -
ا - محمد عسکری کے جتنے دشمن ہین اور نواب بشیر الدولہ کے جسقدر دوست ہین وہ سب راندے گئے - کوتوال کو نیپال کی ترائی مین بدل دیا - بشیر الدولہ کے ہان کل سے چوکی پہرا بیٹھیگا ہمکو صاحب نے بلا کے بہت دھمکایا - بشیر الدولہ کے وکیل کا ڈبلو نیا چھیننے کی رپورٹ کی ہے -
ل - اور ہم حضور -
ا - تمھارے نام گرفتاری کا حکم ہے - ہم اور کیا کہ رہا -
ل - تو حضور اب ہم تو بھاگ جائینگے - پکڑے گئے قید ہوے تو کیا پھائدہ -
ا - فوراً روپوش ہو جاؤ -
ل - تو روپوش ہو کے بچ جائین کہان -
ک - حضور ہم کانپور چلے جائین -
ا - ہماری صلاح تو یہ ہے کہ کانپور مین جا کے رہو -
ل - بہت اچھا -
ا - وارنٹ تو ہمارے ہی ذریعے سے جاری ہو گا - یہان اگر تم رہے تو ہم پر فرض ہو گا کہ تمکو گرفتار کرلین اگر نہ گرفتار کیا تو کوئی جا کے صاحب سے کہدیگا اور ہم سے وہ اور بھی خفا ہو جائینگے - اور کانپور چلے جاؤگے تو ہم وہان نہ بھیجینگے -
ل - تو سرکار پھر آج ہی چلے جائین -
ا - بیشک -
ل - (آبدیدہ ہو کر) حضور ہماری بہن کا بیاہ ہے -
ا - کب تک -
ل - کہ کوئی مہینا بھر ہے -
ا - او تب تک سب صاف ہو جائیگا -
ل - آج ریل پر سوار ہو جائین -
ا - ہان - دونون کے دونون مگر اپنے گھر مین نہ کسی سے کہنا - اگر ظاہر ہو گیا کہ تم کانپور جاتے ہو تو بات پھوٹیگی اور تم دھر لیے جاؤگے -
ل - حضور کانون کان کسو کو نہ خبر ہو -
ک - گھر مین کچھ بہانہ کر دینگے -
ا - تمھاری قمرن نے بہت آدمیون کو دق کیا بشیر الدولہ بیچارے کی حالت پر سخت افسوس ہے - یہ سب قمرن کی بدولت ہے -
ک - کیا بتائین سرکار -
ل - بڑی بری گھڑی اِنکا اِن نکاح اُسکے ساتھ ہوا تھا - اب کیا ہوتا ہے -
انسپکٹر نے اُنکو صلاح دی کہ تم دونون گلیون گلیون اپنے گھر جاؤ اور ٹھیک سات بجے شام کے ہمکو مقالی کے داروغہ صاحب کے مکان پر ملو تو ہم کانسٹبل ساتھ کر دینگے اور وہ تمکو سوار کرا دیگا - دونون نے جھک کر سلام کیا اور یون گڑگڑا کر منت کرنے لگے -
ک - حضور ہی کا سہارا ہے -
ل - حضور اپنا ہاتھ رکھے رہین -
ک - ہم لوگ نے بڑی سرکار کو ذلت دی -
ا - نہین - یہ غلط ہے - ہمنے جو کچھ کیا نواب بشیر الدولہ کے سبب سے کیا جو ہمارے دوست ہین - مگر اب ایسا مصیبت پڑ گئی ہے کہ ہم بشیر الدولہ سے بل تک نہین سکتے

اچھا اب تم لوگ رخصت - شام کو سات بجے داروغہ صاحب کے مکان پر آ جاؤ بس -

ک - سلام ہجور -

ل - ہجور پر دوستی رکھیے گا -

اُدھر للتوا اور کدرا ادھر انسپکٹر اور کانسٹبل روانہ ہوے - للتوا نے کدرا کو راستے میں ڈانٹنا شروع کیا -

ل - تمھاری بادولت ہمیسان نکسان ہی اُٹھایا -

ک - بھائی ہم تو کُچھ گھبراے ہیں -

ل - پہلے کانپور میں جا کے کیچہت کیا اب سہر سے نکلوایا - یہ دوستی میں ملا - جو کبھی کرن کا گال بھی چوما ہوتا تو کہتے بھلا کچھی کیہ -

ک - ہمکو دیکھو - جورو اکی جورو اگئی اور گھر کا گھر چھوٹا -

ل - اب کہو میں کہاں رہو گے -

ک - جہاں تم رہو - مدا محلّے میں کسو سے نہ کہنا کہ کہاں جاتے ہیں کہاں نہیں جاتے -

چار بجے نواب چھٹّن صاحب نے اپنی گاڑی بھیجکر انسپکٹر صاحب کو بلوایا - جو چھٹّن صاحب کے ہاں گئے تو نواب رونق جنگ سے بڑے تپاک سے مصافحہ ہوا - نواب صاحب نے کہا کہ نواب چھٹّن صاحب بہادر کی زبانی میں نے سب حال سنا - بشیر الدولہ نے جو کانٹے ہمارے حق میں بوئے اُسکا حال تو آپ پر روشن ہے - مگر خیر اب آپ ہمارے معین و مددگار رہیں انسپکٹر نے پہلے معذرت کی اسکے بعد چھٹّن صاحب سے کہا کہ کدرا اور للتوا کو آج میں نے بلا کے ڈرا دیا وارنٹ گرفتاری کا نام سنکر روح فنا ہو گئی اور شام کو وہ دونوں کانپور بھاگ جائینگے - چھٹّن صاحب بہت خوش ہوے - کہا ایک کام کیجیے - ہم خط لکھ دینگے وہ خط لیکر کانپور ہمارے دوست لالہ بشیشر پرشاد سے ملیں اور انھیں کے گھر پر ٹکیں اور وہیں دونوں وقت کھانا کھائیں اور دندنائیں -

چنانچہ ایسا ہی ہوا - اور آٹھ بجے رات کو چھٹّن صاحب اور رونق جنگ اور انسپکٹر نے اپنے سامنے کدرا اور للتوا کو ریل پر سوار کرا دیا اور ٹکٹ لے دیا اور لالہ کے نام خط دیا اور پتا بتا دیا -

ا - بندہ نواب رخصت ہوتا ہے -

چھٹّن - شکریہ ادا کرتا ہوں -

انسپکٹر سے رخصت ہو کر چھٹّن صاحب نے رونق جنگ کو اُنکی کوٹھی پر اُتارا اور خود بیرسٹر کے ہاں گئے اور کچا چٹھا کہہ سنایا - محمد عسکری اور بیرسٹر اور اختر نے کان دھر کے سُنا -

نواب چھٹّن صاحب نے حاضرین جلسہ کو جب یہ مژدہ روح افزا سُنایا تو سب کی باچھیں کھل گئیں اور قمرن اور سب سے زیادہ خوش ہوئی کہ مُنھ مانگی مراد پائی -

نازو اور قمرن اور بی مغلانی نے بشیر الدولہ کو کوسنا شروع کیا -

مغلانی - اللہ کرے موے کے ہاتھوں میں ہتکڑی پڑے اور اسی طرف سے نکلے اور ہم اوپر سے اس پر تھوک دیں اور کہیں موے پر سو ڈرے -

نازو - یہ جھی کا پھل ملے نگوڑے کو -

قمرن - اللہ کرے بیت پڑیں -

چھٹن - کیا خدا نے نیچا دکھایا ہی -
اختر - ابھی ہماری پوری تشفی نہین ہوئی ہی -
چھٹن - تو آپ وہمی ہین بندہ نواز -
مغلانی - اسکی دوا تو میان وہ کیا شل ہی لقمان کے پاس بھی نہ تھی - مگر ہان یہ کہو کہ ابھی جیسے یقین سا نہین آتا ہی کہ مبادا اُسکی تقدیر خدا ناخواستہ خدا ناخواستہ پلٹا کھا جائے -
چھٹن - اِس سے اطمینان رکھو بی مغلانی -
مغلانی - اے تم جیو میرے شیر - جم جم جیو -
نازو - آمین اللہ -
قمرن - انھین سب لوگون نے اِس گاڑھے وقت مین ہمارے نواب کو مدد دی - اللہ انکو اجر دے -
مغلانی - آمین - آمین -
نازو - ہمارے رونگٹے رونگٹے سے دعا نکلتی ہی -
اتنے مین منشی معراج بلی صاحب نازل ہوے -
معراج - فتح ہی یاران فتح ہی - خوشی کے شادیانے بجاؤ - آئی ہوئی ٹل گئی - بجرنگ بلی نے آج یہ خوشخبری سنائی - بی مغلانی مبارکباد -
اب وہ شمر کافر پاجی کوئی دم کا مہمان ہی - خدا نے چاہا تو بڑے گھر مین چکی پیستا نظر آئیگا ہزارون لاکھون کی آہون کا دھوان کہان جائیگا بیکار جا سکتا ہی بھلا - کیا مجال للتو اور کدر را تو کانپور بھیجدیے گئے اور وہان چھٹن صاحب کے دوست لالہ بشیشر کے ہان رہینگے - یہ کھٹکا تو رفع ہو گیا - اچھا - مقدمہ ابھی تک دائر نہین ہوا ہی پولیس نے مستغیث کو ہدایت کی کہ ہماری دست اندازی کے قابل نہین ہی - اگر تیراجی چاہے تو عدالت مین نالش کر اور وہ ضرور نالش کرتا اور مقدمہ دائر عدالت ضرور ہوتا - اور بڑا ہی فضیحتا ہوتا - ہوتا ہوا تا خاک بھی نہین مگر بدنامی اور زیرباری تو ہوتی خدا نے اِس سب سے بچا لیا - کدر را جو مستغیث تھا وہ کانپور گیا - للتو جو اُسکو ورغلاتا تھا وہ بھی شہر بدر کانپور کو بیرنگ روانہ باشد - چلیے مقدمہ تو ختم ہوا - اب سنیے کہ جس انسپکٹر نے اور بشیر الدولہ نے دانت کاٹی روٹی تھی وہ جانی دشمن بشیر الدولہ کا ہو گیا ہی اور کوتوال قسمین کھاتا ہی کہ پاؤن تو تیجا ہی کھا جاؤن اور خود میان بشیر الدولہ کی جو درگت ہونے والی ہی وہ صبح شام مین دیکھ لینا -
مغلانی - چاہ کن را چاہ درپیش -
معراج - کیا فرق ہی -
اختر - تو اب دو صاحبون کی ایک ہی خبر سنی اور دونون ایک ہی روایت بیان کرتے ہین اور مختلف ذریعون سے سنی ہوئی ایک نے بجرنگ بلی کی زبانی سنی دوسرے نے خاص پولیس کے افسرون کی زبانی سنی -
عسکری - شکر ہی خداوندا ہزار شکر ہی -
نازو - تو نے اپنی آنکھون دیکھا تھا نواب چھٹن صاحب کہ وہ موذی کاٹا کدر را سوار ہو گیا -
چھٹن - معقول ! ابھی وہین سے چلا آتا ہون - مین تھا نواب رونق جنگ بہادر اور انسپکٹر تھا صاحب خود

ہمارے ساتھ گئے تھے - فارغخطی لکھ گیا ہے کہ مجھسے قمرن سے کچھ واسطہ نہیں -

مہراج - بھئی کیا گھر اچھا ہوا ہی واللہ -

چھٹن - انسپکٹر نے کہرا اور للتوا کو بلا کر کہا کہ ارے غضب ہو گیا - صاحب ستی مجسٹریٹ بہادر نے تم دونون کے نام گرفتاری کا وارنٹ جاری کیا ہے اور بشیر الدولہ کے مکان پر بھی کل سے چوکی پہرا بٹھا چاہتا ہے اور کوتوال کو مارے غصے کے بھنگا بدل دیا بس دونون گھبرا گئے تھے -

مہراج - وہان لالہ بشیشر کے مکان پر رہینگے نا -

چھٹن - جی ہان - لالہ بشیشر پرشاد کے ہان -

نازو - کیا شان ہے تیری کریمی کی - قربان تیری کریمی کے روتے کو ہنسانا اور ہنستے کو رولانا اسی کا نام ہے - کہان تو ہمارے منہ پر ہوائیان اڑی ہوئی تھین کہ اب پکڑے گئے اور اب پکڑے گئے - قمرن بیچاری کا بیماری کے سبب سے کیا حال ہو گیا تھا کہ تو بہ ہی بھلی - یہ کسکو امید تھی کہ صحیح سلامت یہان تک پہونچینگے اور آج اللہ نے یہ دن دکھایا کہ خرسے ہنستے بولتے ہین - وہ موا بشیر الدولہ کل تک کیسا خوش و خرم ہوگا مگر آج نانی مرگئی ہوگی -

چھٹن - اسکو ابھی یہ حال تھوڑا ہی معلوم ہے - وہ تو اب تک یہی سمجھا ہوا ہے کہ ایک انسپکٹر گیا دوسرا آیا دوسرا گیا تیسرا آیا جو آئیگا اسکو ضرور زر اپنی طرف کرونگا چلو چھٹی ہوئی - کہرا اور للتوا کو وہ اپنا پٹھا اور چیلا سمجھتا ہے وکلا روپیہ کے آشنا - انکو اس سے کیا بحث ہے کہ بشیر الدولہ برسر حق ہین یا نواب محمد عسکری - انکا قول تو یہ ہے کہ سرحرخ کہ باشد من پالانم - انکو اپنے حلوے مانڈے سے مطلب ہے مردہ چاہے بہشت مین جاے چاہے دوزخ مین - مگر جب سنیگا کہ انسپکٹر کو تین مہینے کی رخصت ملی اور وہ لکھنؤ ہی مین رہینگے تو سر پیٹ لیگا اور ادھر کہرا اور للتوا کو بھی غائب پائیگا بڑی دل لگی ہوگی -

بیرسٹر - اب یہ دل لگی تو ہوا ہی کریگی یہ فرمایئے کہ اتنی بڑی خوشخبری سنی ہے کچھ جشن بھی ہوگا -

عسکری - بھائی صاحب ہم سب تو آپکے مہمان ہین آیا ذہن شریف مین کھانا آپکے ہان عمدہ سے عمدہ پکا ہی ہے - جشن مین تین چار چیزین ہوتی ہین - ایک مطعوما لذیذ یعنی عمدہ پکا ہوا کھانا دوسرے شراب ناب تیسرے پیارے پیارے معشوق چوتھے احباب موافق وندلسنج تو کھانا تو آپ کے ہان پک ہی رہا ہے - میان ذرا اسکے خاص نمبر کو بلا لو (حاضر ہوا) اسوقت کیا پک رہا ہے - خداوند مرغ پلاؤ ہے اور اناناس پلاؤ اور باقرخانی اور قورمہ اور کباب ہے اور نواب چھٹن صاحب کے حکم سے تیتر کا قورمہ پکا ہے اور کوبھی ہے اور نازو جان صاحب کی فرمایش بچھڑے کے بلیدے کی تھی وہ بھی ہے اور جو حکم دیجیے) -

نواب صاحب نے فرمایا تو دو چیزین ہماری طرف سے بڑھا دو چاہے کھانے مین دیر ہو جائے کچھ پروا نہین ایک کندن قلیہ اور ایک انڈون کے املیٹ - اچھا صاحب یہ تو ہوا اب رہی شراب وہ ہمارے ساتھ ہے - اب رہے معشوق بھلا نازو جان اور قمرن سے بہتر معشوق کہان ملینگے اور احباب بذلہ سنج تو سبھی ہین -

نازو۔ (ہنسکر) میزان اچھی دے دی۔

مہراج۔ بات معقول کہی۔

نازو۔ آپ بھی بولے (منھ چڑھاکر) بات معقول کہی تیری ایسی تیسی نگوڑے۔

مہراج۔ این! شیطان نے انگلی دکھا دی کیا! ہنسوقت ہماری نازو جان کلیلون پر ہین۔

مسخرہ۔ یہ ہماری کیا معنی! اسکی تصریح کیجیے کہ آپ کی کون ہین۔ ہمشیرہ عزیزہ یا۔

راوی۔ یا کے لفظ کے بعد میان مسخر الدولہ چپ ہو گئے انگریز صاحب بچے اور کہنے کو تھے کہ منشی مہراج جی نے اپنا ہاتھ مسخرے کا ٹیٹو ا لیا اور غل مچا کے کہا۔

یو بلڈی فول کا ہے واسطے گالی گلوچ بکنے مانگتا بچہ سور جنگلی کہ گفتہ اند ع۔

| اصل بد از خطا خطا نہ کند |

نازو۔ (قہقہہ لگاکر) آگئے آگئے بلڈی فول صاحب آگئے اب سو جھنے لگی موے کو۔

محسن۔ (ہنسکر) جی ہان لالہ کا ہے واسطے آگئے اور کہ گفتہ اند بھی ساتھ لائے۔

اختر۔ اب تک کیسی بھیگی بلی بنے بیٹھے رہتے تھے۔

نواب۔ کون۔ ریل پر انکا نقشہ دیکھئے آپ۔

اختر۔ سنا۔ ہلے تک نہین۔

چھٹن۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ جیسے سیکڑون جوتے اس شخص پر پڑے ہین۔ بالکل مُردہ تھا۔

آغا۔ اسدن نا۔ اسے ہے۔ واللہ بات بھی کرتا تھا تو آہستہ آہستہ اور دبکے کونے مین پڑ رہا جاکے۔

چھٹن۔ ہم لوگ اپنے اسٹیشن پر ٹہلے۔ ادھر آئے ادھر گئے ہنستے بولتے گھورا گھاری کرتے تھے مگر یہ بچہ خاموش۔

آغا۔ یہ نواب چھٹن صاحب نے خوب کہی کہ یہی معلوم ہوتا تھا کہ جیسے سیکڑون جوتے انپر پڑے ہین۔

نازو۔ ہمنے آغا صاحب کو دیکھا نواب محمد عسکری کو دیکھا نواب چھٹن صاحب کو دیکھا مگر اس مونڈی کاٹے کو نہ دیکھا ہین سمجھی بھیڑیا اسکو لیگیا ہے۔

آغا۔ اسدن کی بھی دل لگی نہ بھولیگی اور اتفاق سے بھیڑیا آہی گیا۔ باتین ہی کرتے کرتے بھیڑیا نکلا بعضے وقت کی بھی کیا بات ہوتی ہے۔

بیرسٹر۔ اب یہ فرمائیے خداوند نعمت کہ جشن کب ہوگا اور اسمین کیا کیا ہوگا اور کسقدر روپیہ کا صرف ہے روپیہ بندے کے ہاتھ دھر دیجئے اور پروگرام بتا دیجیے۔

نواب۔ یہ سب نازو جان کی راے پر ہے۔

نازو۔ ایک دن تو رتجگا ہو۔ اور ایکدن جسنے جسنے جو منت مانی ہے وہ پوری کرے اور ایک دن ناچ ہو۔ چار طائفے زنانے اور ایک طائفہ مردانہ۔

مہراج۔ تو مردانہ طائفہ بی نازو جان کی پسند کا ہو۔

بیرسٹر۔ جی اور زنانہ آپ کی پسند کا ہو؟

آغا۔ تو انھین دونون میان بیوی کی پسند پر کل دارومدار ہے۔

نازو۔ وہ جو لڑکا آج کل نیا نیا نکلا ہے۔ کہروا جو خوب ناچتا ہے اسکو بلواؤ۔

نواب - یا مہراج بلی بس ہم سمجھ گئے تمہاری جورو تمسے
چھٹین بس اب اُس بھانڈ کو آپ نے دیکھا ہو؟
چھٹن - سترہ برس کی عمر اور اسقدر نمکین ہو کہ بے اختیار
گھورنے کو جی چاہتا ہو -
نواب - مردون کا یہ حال ہو -
چھٹن - جی -
نازو - دیکھنے سے تعلق رکھتا ہو -
قمرن - ہمنے بھی دیکھا ہو -
مہراج - خدا ہی خیر کرے بھائی صاحب ع -

پارہ خواہد شد ازین دست گریبانی چند

بی نازو جان صاحب اب ہم کو ڈبیا مین بند کر رکھئیگا
آپ ذرا بہت چل نکلی ہین -
نازو - ایک ڈبیا مین کیا اگر تو ہمین سات پردون مین
بھی بند کرے تو ہم نکل بھاگین - تو مونڈی کاٹا ہی
کیا مال بچارا - بڑا بند کرنے والا -
نواب - چھٹن صاحب میری اس بات کو گرہ کر رکھیے
کہ نازو (کان) مین (کسی طرح اب مہراج بلی کے پاس نہین
رہ سکتی تو وجہ کیا - عورت ہو کم عمر - کوئی سترہ اٹھارہ
برس کی اور شوخی رگ و ریشہ مین بھری اور اس عورت
کی قطع اور آنکھین کہے دیتی ہین کہ کم سن ہر سپیہ جان
دیتی ہو - تو اس سے بہتر یہ ہو کہ اپنے جلسے ہی مین رہ
مہراج بلی کے پاس تو بھائی صاحب ع -

اگر ماند شبے ماند شب دیگر نمی ماند

کا نقشہ ہو اس سے تم ہو یا نواب رونق جنگ ہین یا
آغا صاحب ہم ہین سے کوئی اپنے گھر ڈال لو اور ہان بھی
بے جو کھم ہو کیونکہ کوئی والی نہ وارث نہ کوئی کہنے سننے والا
میان کا پتا ہی نہین - ایسے بے فکرے میان بھی کم دیکھے
ہونگے واللہ کچھ فکر ہی نہین -
چھٹن - (آہستہ سے) جی ہان اور ایسی پری پیکر
جورو پاکے !
نواب - جی ہان -
چھٹن - تو اس تقریر سے حضور کا منشا کیا ہو -
نواب - منشا تو صاف صاف عرض کر دیا کہ آپ یا
رونق جنگ یا چھٹن صاحب بہادر - وہ - (مسکرا کر)
یا آغا صاحب اسکو اپنے گھر ڈال لین -
چھٹن - نابابا - بندہ درگذرا -
نواب - تو آغا سے ہم کہینگے -
چھٹن - ہان اُنسے کہیے -
نواب - رونق جنگ سے ہم کہینگے - اگر ہماری سالی
سن لیگی تو خواہ مخواہ جوتا چلیگا - وہ الگ کوسنے دینگی اور
بیوی الگ کوسنیگی جسطرح ہماری بیوی بات بات پر
بہن اور بہنوئی کو طعنے دیتی ہین کہ یہ سب کانٹے بوئے
ہوے دولھا بھائی ہی کے ہین -
چھٹن - عورتون کو کیا جلد خبر ہو جاتی ہو واللہ ہم تو
اسکے قائل ہین -
نواب - ڈیوڑھی پر پھاٹک پر بازار مین جب خدمتگار
روتا پیٹتا ہی خواص مہری ماما یہ سب ملتے ہین تو کچا چٹھا
کہہ سناتے ہین اور مہریان رسوخیت جتانے کے لیے جاکے
تڑسے بیگم صاحب سے پرچہ جڑ دیتی ہین اور میان بیوی
مین جوتا چلنے لگتا ہو - اب کوئی کہان تک چھپائے

ع - نہان کے ماند آن رازی کزو سازند محفلہا -

اتنے مین آغا صاحب نے کہا - بھئی یہ کانا پھوسی کی سند نہین - اگر پوشیدہ باتین کرتی ہین تو باہر جائیے -

چھٹن صاحب نے مسکرا کر جواب دیا (آپ ہی کی خانہ آباد کی باتین ہوتی ہین اور آپ ہی بگڑتے ہین - یہ عجب اندھیر ہی) آغا صاحب بھی مسکرا دئے - فرمایا خیر خدا نے آپ کو یہ توفیق خیر تو دی - ہم ممنون ہوے - مگر جو سماۃ تجویز ہی ہین اُنکے سن و سال سے مطلع فرمایئے رنگ کیا ہی قطع کیا ہی - بھدّی بھد بسیل ہین یا نازک اندام - منہ چوڑا ہی یا تنگ ہی - کمر کیسی ہی - نک سک سے درست ہین یا نہین -

نواب - معقول! ہم تجویز ہین اور آپکے لیے تجویز ہین اور بھدّی بھد بسیل ہو -

چھٹن - جی ہان اب ہم لوگون کو ایسا گاؤدی سمجھے ہیں اُنکے نادان چندے خورشید چندے مہتاب -

نواب - سن کوئی اٹھارہ برس کا -

آغا - سبحان اللہ -

نواب - رنگت جیسے کندن دمکتا ہی سرخ و سفید - اور نمکینی بھی ہی ملیح و صبیح -

آغا - ازین چہ بہتر

نواب - اور دھان پان -

آغا - بس بس منظور منظور بھائی صاحب مگر مزاج کی کیسی ہی یہ ضرور فرمایئے -

نواب - بڑی نیکی بڑی شوخ -

آغا - بس بس انجناب کے پسند ہی - بھلا اگر ہم اُس سے کچھ

چین چیڑ کرین تو کان گوشی کر دے -

نواب - کان گوشی! کان گوشی نہین - جوتا لیکے گردیا پاپوش کاری کرے حضرت -

آغا - چشم ما روشن دل ماشاد - خانہ احسان آباد - بھلا محلے والون کے ساتھ کس طرح پیش آئیگی -

نواب - بس وہ آپ کے کل دوستون کو شل آپکے سمجھیگی

راوی - اسپر بڑا قہقہہ پڑا -

آغا - بس بنگئی بات - بھلا تاک جھانک کریگی -

نواب - دن بھریا دروازے پر کھڑی جھانکا کریگی یا چھت پر ٹہلا کریگی - اور اِدھر اُدھر اشارے بازی کیا کریگی - اور چہل -

آغا - اچھا صاحب تو بعد نکاح ہم کس مکان مین رہا کرینگے

نواب - ہمارے پڑوس -

چھٹن - (ہنسکر) اجی نہین ہم اپنے پڑوس کبھی دینگے

رونق - آپ لوگ سب وقت پر نکل جائیے گا - اپنے مردانے مکان کا ایک حصہ ہمکو دینا پڑیگا -

آغا - بھئی ایسی جورو کہان ملیگی کہ ابھی آئی بھی نہین اور یار لوگ اپنے مکانون اور کوٹھیون کی ڈالیان لگانے لگے اچھا پھر ہم جسکے پڑوس رہینگے وہ جسطرح کا برتاو ہمارے ساتھ کریگا اُسیطرح کا برتاو ہم بھی اُسکے ساتھ کرینگے -

نواب - آپ تو بدگمان آدمی ہین -

رونق - احسان فراموش ہی -

چھٹن - کسی بدمعاشون کے محلے مین جاکے رہینگے وہان اپنے خود ہی بھگت لینگے - ہمکو کیا - ہم شریفون کے محلے مین بھلا کاہیکو آنے لگے - پھر صاحب جتنا ہی

یہ گپ شپ دیر تک رہی - آخر کار چھٹن صاحب اور آغا محمد اطہر اور رونق جنگ اور اختر اور ممن رخصت ہوئے بیرسٹر صاحب اپنے کمرے میں گئے - مہراج بلی کا قصد پہلے وہین رہنے کا تھا - مگر طبیعت کے کسل کے سبب سے سٹپٹا گئے - اور آغا صاحب کے ہمراہ چلے گئے - اب باقی رہ گئے نواب محمد عسکری صاحب اور بی قمرن اور نازو جان - چلتے وقت منشی مہراج بلی صاحب نے اپنی مطبوعہ نازنین کو یہ ہدایت کی کہ ادھر بغل والے کمرے مین دروازے اندر سے بند کرکے سو رہنا - اور بی نغمانی بھی تمھارے ہی کمرے مین شب کو سوئین نہ کہ ہم تم کو اسی کمرے مین پائین - خبردار - نازو چپ چاپ سنتی رہی اور جب منشی مہراج بلی نے اپنی کہانی ختم کی تو جھپک کر اٹھی اور ایک دھول لگا کر کہا موئی کا ٹین عورت ذات کیا کرسکتی ہون بھلا اور جو بالفرض رات کو شیشے کے دروازے توڑ ڈالے تو کیا ہو - اس سے بہتر یہ ہے کہ اسی گاڑی پر اپنی جورو کو بھیجدے وہ پہرا دے اور ہم آرام سے سوئین مزے سے ٹانگ پھیلا کے - وہ بوڑھیا کب سو گی اسکو کیا ڈر ہے - ہم ابھی جوان جہان ہین - اسپر پھر قہقہہ پڑا اور مستنجر الدولہ نے دو ایک پھبتیاں کہین اور جبا خوا سب رخصت ہوگئے -

نواب محمد عسکری نے قمرن جان کو جان بوجھکر زیادہ پلادی اور جب نشہ تیز ہوا تو قمرن کو پلنگ تک جانے کی تاب و طاقت بھی نہ باقی رہی بستر ہی پر لیٹ گئی اور ایسی نیند آئی کہ غافل سو رہی - نواب صاحب تو یہ خدا سے چاہتے تھے - دبے پانون چپکے چپکے اٹھے اور نازو جان کے

کمرے کے پاس جاکر دروازے کو آہستہ سے کھولا وہ تو خود اس تاک مین تھین کہ کہین نواب صاحب آئین جب دروازے کے پاس آہٹ معلوم ہوئی تو یہ چپکے سے اٹھ بیٹھین اور اشارے سے کہا کہ باہر چلو مین ہین آتی ہون اور دبے دبے پانون باہر گئی اور برآمدے مین جہان چلمنین پڑے ہوئے تھے ایک کوچ پر یہ دونون بیٹھے

نازو - (گال پر آہستہ سے تھپڑ لگا کر) تو بڑا چنچل ہے -

نواب - نازو - جانی اب آخر اپنی بہن سے صاف صاف کہدو اور دونون ہماری ہوکے رہو -

نازو - کچھ پاگل ہوگیا ہے کیا ؟

نواب - تم خود مٹرن بننے کی باتین کرتی ہو - اری نادان بیوقوف (گال پر ہاتھ پھیر کر) ایمین تو تم دونو کا فائدہ ہے -

نازو - کوئی بڑی بہن ایسی ہوگی کہ بیحیائی سے اپنی چھوٹی بہن سے کہے کہ آؤ بہن ہم تم سوتین بنجائین -

نواب - دونون چین کروگی -

نازو - یون کیا کم چین تمھاری بدولت کرتے ہین - یہ بات اپنے دل سے نکال ڈالو نواب ناحق بن ناحق ہمسے اور بہن سے لڑواؤگے -

نواب - اب تو خدا خدا کرکے وہ تھکا فضیحتی دور ہوئی اب نہ للتو کا ڈر ہے نہ کدرا کا خوف ہے کدرا اور للتو اب تو جہنم واصل ہوے - بفضل اللہ صبح شام مین دھر لیا جائیگا بس اب ہمین ہم ہین - ایک راجہ نے ایک عورت کو اپنے گھر ڈال لیا - عورت تھی عقلمند - سوچی کہ یہ سونے کی چڑیا ہاتھ سے نجانے پائے - جھٹ اپنی جوان بہن کو

بلا لیا اور وہ بھی ساتھ رہنے لگی۔ راجہ اسکو دیکھ کے پھڑک گیا اور ہزار جان سے عاشق ہو گیا۔ اور یہ اپنی بہن کو روز پٹی پڑھاتی جاتی تھی کہ خبردار میرے ساتھ ہی ساتھ رہا کرنا مجھ سے دُور جُدا ہونا۔ ایک دن راجہ جب کوٹھی پر آنے لگا تو اُس عورت نے اپنی بہن کہا کہ جا کے نیچے سے عطر کی شیشی لے آ۔ زینے پر ان دونون کی مڈبھیڑ ہوئی تو راجہ نے موقع وقت غنیمت جان کر اُس نوجوان کے گال زور سے کاٹ لیے وہ اپنی چھوکری گھبرا اُٹھی اور آہستہ آہستہ رونے لگی۔ راجہ کوٹھی پر آیا اور پتنگ اُڑانے کے لیے سہ منزلے پر چلا گیا جب تھوڑی دیر مین وہ چھوکری اوپر آئی تو اُسکی بہن نے اِسکو بدحواس اور ہراسان پایا۔ اور دیکھا تو گال بیر بہوٹی کے سے لال لال ہو رہے تھے۔ اور آنکھون سے صاف ظاہر تھا کہ ابھی ابھی آنسو پونچھ ہوئے آئی ہے۔ اسکا تو منشا ہی یہ تھا کہ بہن کو بھی پیشکش کرے پوچھا کہ تو اسوقت گھبرائی ہوئی کیون ہے پہلے تو اُس ناکردہ کار نے کچھ جواب نہ دیا مگر جب اُسکی بہن نے بڑا اصرار کیا اور دھمکی دی تو یہ رونے لگی۔ آپا بہن اِسکو کوٹھری مین لے گئی اور وہان دم دے دے کے سب حال پوچھ لیا اور دل مین بڑی خوش ہوئی کہ آرزو بر آئی۔ اب دار لیا ہو۔ اُسکو کوٹھری ہی مین بٹھایا اور خود جھپٹ پر آ کے سب ماجرا بھول بیٹھی جب راجہ کوٹھے سے اُترا اور اُس عورت کے پاس جا کے بیٹھا تو اُسکو اُداس پایا۔ دل مین چور تو تھا ہی سمجھ گیا کہ یہ کیا بات ہے پان مانگا۔ اُس نے گلوری بنا کے دی۔ کہا۔ نہین ہم یون نہ لینگے ہم تمہارے ہاتھ سے کھائینگے۔ اُسنے بلا عذر اپنے ہاتھ سے گلوری کھلا دی تو راجہ کو اسقدر جرأت ہوئی کہ اُسکے سُست بیٹھنے کی وجہ اس سے دریافت کر ڈرتے ڈرتے آہستہ سے پوچھا کہ تم اسوقت سُست کیون ہو۔ اُسنے پہلے تو بات ٹال دی کچھ نہین سُست تو نہین ہون مگر جب راجہ نے بڑی خوشامد کی تو اُسنے دو خادمہ عورتون کو جو خدمت کے لیے حاضر تھین ادھر اُدھر کام کے لیے بھیجدیا اور راجہ سے کہا اسوقت تمہاری یہ حرکت کیا تھی جی بھلمنسی اسی کو کہتے ہین۔ اسکا نام تو شہدپن ہے اِس بچاری کی تب سے روتے روتے آنکھین لال ہو گئین راجہ کے سے ع۔

کاٹو تو لہو نہین بدن مین

بہت شرمایا۔ کچھ جواب دینے کو تھا مگر زبان گویا نہین ہوئی۔ اِسپر اُس عورت نے کہا ؎

ہو یا یہ نہین خطا تمہاری
فرمایئے کیا سزا تمہاری

راجہ کا دل اِس شعر کے سُننے سے شیر ہو گیا۔ کہا اب جو ہوا سو ہوا۔ لیکن اگر وہ ہمسے پوچھے کہ ع۔

فرمایئے کیا سزا تمہاری

تو ہم یون جواب دین۔

قاتلوں میں پری کے تھا سلیمان	بوسے بتلائے کیا پشیمان
کی جو ان رشتہ ہی جو خوشی ہو	عاشق کی سزا جو پوچھتی ہو
شکنین لفظون شکن کیسوا	کالے ناگون سے مجھکو ڈسوا
تلوار سے قتل ہو جو منظور	ابرو کے اشارے سے کرو جو
زندان مین جو زندہ بھیجنا ہو	اپنے دل تنگ مین جگہ دو

ع - ہان - اچھا تو اب معلوم ہوا -
ر - ہاتھ جوڑتا ہون معاف کرو -
ع - نہین - بس اب ہم سمجھ لیے -
ر - کیا سمجھین -
ع - اس تجھوکری کو اب ہم یہان سے اپنے پیکے بھیجینگے
تم اب اس قابل نہین ہو کہ تم پہ کوئی اعتبار کرے -
اتنا سننا تھا کہ راجہ کی آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آئے
اور وہ تر دل سے خوش ہوگئی کہ اب راجہ کو اچھی طرح پھانس
لیا اب کہان جاسکتا ہی - بس دوسرے دن راجہ تو ہوا
کھانے گیا اسنے قفس مین سوار کرکے اپنی بہن کو میکے مین
بھیجدیا راجہ کو جو معلوم ہوا تو آٹھ آٹھ آنسو رونا شروع کیا
کہ ہائے کیا غضب ہوگیا - اور پیشتر کی نسبت اب اس
عورت کو زیادہ پیار کرنے لگے کہ شاید پگھل جائے - کوئی
تین چار دن تک اسنے انکو خوب تھکایا آخر کار ایک دن
اسنے کہا راجہ ہمین معلوم ہوتا ہی کہ تم اب خدانخواستہ مرجاؤ گے
تمھاری کیفیت دیکھکر مجھے معلوم ہوتا ہی - یہ آخر کس پہ
جان جاتی ہی کس سے آنکھ لڑی - گو سونیا ڈاہ بڑی بری
چیز ہی مگر تمھارے اوپر سے جان قربان ہی - تم اسکو نوکر
رکھ لو ہم تنخواہ دینگے - بس اسپر راجہ نے کہدیا کہ مجھے
تمھاری بہن نے مار ڈالا - مین بے اسکے دیکھے اب جیونگا
بس اسنے اسی وقت بہن کو بلوا دیا - وہ تو یہ چاہتی ہی
تھی اب وہ دونون چین کرتے ہین - تمھاری طرح
بیوقوف نہ تھی -
نازو - تو برا کائیان ایک ہی نٹ کھٹ ہی جیسے گنواری
بولی مین مرہا کہتے ہین -

نواب - اور ہم -
نازو - ہم نیک پارسا - بہوشیان -
نواب - اور ہم مرتے ہین -
نازو - بیشک تو تجھ مرہا ہی -
نواب - تجھ تو بہرے کو کہتے ہین جو سن نہ سکے - تجھ مارا
ڈہی ہوگا مہراج بلیا -
نازو - درگور موئے کس نگوڑے کا نام لیا - پڑے بھاڑ
بھٹی مین - چولھے کی جڑ مین مُوا -
نواب - تو اگر تم دونون بہنون کو چین کرنا ہی تو ہمارا
کہنا مانو ورنہ خیر -
نازو - اچھا لے اب تھوڑی سی پلاؤ تو -
نواب - ابھی لو - خدا کرے بہت پی جاؤ -
نازو - اجی ہم تم کو پلانے کا دم دعوی رکھتے ہین ہم بیچارے
کیا مال ہو -
نواب - لو چپکے سے لایا ہون - قمرن غافل سوتی ہین
ذرا خبر بھی نہین ہی - لے اب اتنی دیر تک باتین کی ہین اب
ایک بوسہ تو دو -
نازو - (بوسہ لیکر) ایک نہین ہزار سہی -
نواب - جی خوش ہوگیا - ہمارے ہاتھ سے پیو ہم زیادہ
نہ پلائینگے تھوڑی ہی سی تو -
نازو - بس ایک بار -
نواب صاحب نشے مین تو چور تھے ہی نازو کو پکڑ کر
اتنے بوسے لیے کہ گال سرخ ہوگئے اور وہ تڑ جھٹک کے چھڑا کر
الگ جا کے کھڑی ہوئی - اور کوسنے لگی کہ تیرے ہاتھ ہی
تو ٹین موئے ہی کاٹے - جن ہاتھون سے تو نے مجھے پکڑا تھا

اب میں تیرے چکمے میں نہ آئینگے کہ اب جاکے سو رہو۔
جو کہیں حضرت کی آنکھ کھلی تو غضب ہی ہو جائیگا بس۔
جھوٹوں سچوں میں کیوں لڑواتے ہو ہم دونوں بہنیں تو
بہنیں ہی بنکے رہینگی۔ سالیاں بنکے اور سوتیں بنکے رہینگی
تم میں ناحق کو درد سر مول لیتے ہو اور یوں چاہے پکڑ دھکڑ
کرکے ہزار بار چوم لو تو کیا ہوتا ہے الغرض اسی پکڑ دھکڑ میں
جب رات خوب بھیگی تو نواب تھک کے سو رہے اور
نازو نے اپنے کمرے میں جاکے آرام کیا۔

دھر لیے گئے

نواب بشیر الدولہ بہادر کو تو اپنی دولت کا غرور تھا
اور اس زعم میں تھے کہ ہمارا کوئی کیا کریگا۔ اور ادھر مرزا
محمد عسکری کے احباب اور پولیس والے انکی فکر میں تھے
کہ کسی تدبیر سے انکو گرفتار کریں اور نیچا دکھائیں۔ مگر
بشیر الدولہ کو ذرا بھی خبر نہونے پائی کہ ہمارے لیے کیا
کارروائی ہو رہی ہے چنانچہ ایک روز مہری سے یوں باتیں ہوئیں
مہری۔ تو نے بہت سے گھر گھالے ہیں۔ کیا جانے تیرا
کیا حشر ہوگا کبھی سوچا بھی ہے کہ اللہ کے سامنے کیا کہیگا۔
بشیر۔ اس فکر کا طوطا کوئی اور پالتے ہونگے۔ یہاں ان
باتوں کے پاس نہیں پھٹکتے۔ اگر اللہ میاں ہمسے پوچھینگے
تو ہم صاف صاف کہدینگے کہ مہری کو اسقدر ملاحت کیوں
بخشی تھی کہ ہمارا دل ہاتھ سے جاتا رہا اور ہم بے قابو ہوگئے

کیوں بتوں کو حسن بخشا تھا جو ہم بہکے تھے
منصفی ہو اور روز قیامت چاہیے

اسکا وہ کیا جواب دیگا۔ بس گناہ بخشا جائیگا۔
مہری۔ معلوم ہوگی وہاں۔ ہمارا کہا مانو تو بس اب یہ کرو
کہ مجھکو تو گھر ڈال لو اور باقی اور سب کو دھتا بتاؤ بہت ہوئی
بدمعاشی کر چکے۔ اب کچھ حشر کا بھی خیال چاہیے۔ وہاں
کی بھی فکر کرو۔
بشیر۔ خوب تم تو ہماری اتالیق ہی بنگئیں مہری اگر تم
ہمسے قسم کھالو اور ہمکو یقین بھی آجائے تو ہم تمہارے نام
آدھی دولت لکھدیں اور اپنی خاص الخاص زوجہ منکوحہ
سمجھیں۔ مگر یقین آنا محال ہے۔ یہی بڑی مشکل ہے کہ تمہاری
بات کا یقین کیونکر آئے۔
مہری۔ جو بے ایمان ہوتا ہے وہ سب کو اپنا ہی سا سمجھتا ہے
تم خود بے ایمان ہو۔ ویسا ہی اور سب کو بھی سمجھتے ہو
تمہیں کسی پر کبھی یقین نہوگا۔ بس یہی ہوا کریگا کہ آج ایک آئی کل
ایک آئی صبح کو ایک اور شام کو ایک۔ تم سمجھتے ہو [illegible]
ہو نواب۔ اور تمام شہر تمکو جانتا ہے۔
اس عرصے میں کندن بھی آگئیں اور جماہیاں لیتی ہوئی
کچھ نیند سے بیدار ہوئی اور سب کی سب بشیر الدولہ کو
گھیر کر بیٹھیں۔
بشیر۔ سب میں خوبصورت مہری ہے اور کم سن شمن ہے اور
سرخ و سفید جان اور نازک بدن کندن ہے سب میں ایک
ایک ہنر ہے۔ کوئی اس سے خالی نہیں ہے۔
بشیر الدولہ شمن کے زانو پر سر رکھے ہوئے کندن سے
چہل کر رہے تھے اور مہری ان کی کمر پر سر رکھے ہوئے دراز
تھیں اور بی جان آپ انکے کانوں پر ہاتھ پھیرتی تھیں اور
اور یہ بلا تشبیہ کنہیا بنے ہوئے بیٹھے تھے۔ کہ آغا صاحب
آئے۔ کہا حضور ایک چھوڑ دو۔ دو چھوڑ تین۔ تین چھوڑ
چار چار کیا ہار گلے میں ڈالیے گا۔ انہیں سے ایک کو

عنایت ہو جائے حضور کے ساتھ کے کھیلتے ہیں ساتھ کے پڑھتے ہیں اور خدمت کرتے ہیں - ایک ہمکو عطا ہو -
نواب صاحب نے کہا کبھی سنو جسکے نام پر چٹھی نکلے وہ تمہاری - فوراً بخش دونگا - نام لکھو - آغا نے نام لکھے
کندن - جمالن - مہری - منمن - اور گولیاں بنائیں اور تین خالی گولیاں بنائیں - اور ایک میں لکھا مال مبارک
اور چار دن لکھی ہوئی گولیاں الگ رکھیں پر ساری ایک
منمن بولی ہم اٹھائینگے - کندن نے کہا ٹھہر جاؤ پہلے نواب
پوچھو انکو سب میں کون پسند ہے - آغا نے کہا منمن - اور نواب
صاحب سے پوچھا تمکو کون پسند ہے انھوں نے مہری کیطرف
اشارہ کر کے کہا ہم تو اس رنگ اور ناک نقشہ پر جان دیتے
ہیں چمکتے رنگ پر مرتا ہوں -
کندن - آغا کو منمن اور انکو مہری پسند ہیں -
مہری - اگر کہیں میرے نام کی چٹھی نکلی تو نواب ہاتھ ملینگے
اور جو منمن کے نام کی چٹھی نہ نکلی تو آغا روئینگے -
آغا - یہ کاہے سے - ہم کیوں رونے لگے - ہماری رویگی
جوتی - کوئی نکوئی تو ہمارے نام نکلے ہی گی -
کندن - تم تو ہر طرح مزے میں ہو -
منمن - چار دن تھی ہیں -
آغا - چار دن جوان ہیں کہ نہیں ہیں - اچھا اور چار دن
حسین - اور شوخ اور چست و چالاک نواب بشیر الدولہ کے
دنگل کی جیتنے والی -
کندن - اور کیا اکھاڑے پر چڑھی ہوئی ایک سے ایک
بڑھ چڑھ کے -
آغا - یہ دل لگی تو ہوا ہی کریگی - اب حضور خود اپنے ہاتھ سے
چٹھی اٹھائیں - دیکھیے تو سہی -
بشیر - کبھی ہم بی منمن کے سامنے چٹھی اٹھانے والے کو
انھیں سے کہو - وہ تو پہلے ہی سے تلی ہوئی ہیں - میں
جانتا ہوں انکو انھوں نے پسند کیا چٹھی پر ٹوٹ پڑیں بولیں
منمن - ذرا دیکھا ہو گا ایسا ہی جو کبھی پسند نہیں - وہ کیا -
ہم اب جاتے ہیں بس - رخصت -
آغا - معقول نہ رخصت کی ایک ہی کہی رخصت چہ معنی دارد
اور جو چٹھی میں تمہارا ہی نام نکلا تو پھر کیا ہو گا - گھر سے
پکڑوا بلوائی جاؤ گی - جی -
نواب - بی مہری تم چٹھیاں اٹھاؤ - بی منمن تو ہم سے
بگڑ گئی ہیں - خدا کرے انھیں کا نام چٹھی میں نکلے تو پھر
دل لگی دیکھیے - اور خدا نے چاہا تو انھیں کا نام نکلا نکلا -
مہری نے اٹھکر چٹھیاں اپنی طرف کھینچ لیں اور چار دن
رکھیں چار ادھر اور سب کو مخاطب کر کے کہا لو اب میں اٹھاتی ہوں
نواب - یا خدا منمن مال مبارک میں نکلیں -
منمن - ایسی تیسی تمہاری -
آغا - جو نکلے - ہماری ایک کہیں نہیں گئی ہے -
مہری - یا اللہ مجھ چھٹ اور سب کا نام نکلے -
کندن - اری مجھ چھٹ اور سب کا نام نکلے - اسکے کیا معنی
ہوئے - کیا سب کی سب انکے کھونٹے باندھی جائینگی بس
ایک بہت ہے -
منمن - ہم اس چٹھی میں شریک نہیں ہیں -
آغا - رو دو - رو دو ذری -
منمن - دور ہو تمکو رونا ہے تو خود رو - روئے ہماری جوتی رو
ہماری پیزار - موا دیوانہ ہو گیا ہے کیا -

مہری - اچھا ہم تو گئے اٹر لو پہلے -
مہری نے پہلے ایک چھچی اٹھائی اور نواب بشیر الدولہ کو دی
انھون نے کھولی اور پڑھکر کہا (مہری) مہری نے کہا یا اللہ
خالی جائے یا خدا خالی جائے اور یہ کہکر دوسری چھچی اٹھالی
(نواب اور آغا دونون بولا اٹھے خالی - اسپر مہری اچھل
پڑی (چلو ہم تو لہو دبچگئے - ہماری دعا یہین پکار جا سکتی ہو
اور یہ تینون جانین انکا کام جانے - یہین کیا وسطہ ہو
یہ کہکر دوسری چھچی اٹھائی نواب صاحب نے پڑھکر کہا
(آپا - جمالن) جمالن اپنا نام سنکر مسکرائی - منمن بولی اللہ
کرے انھین کا نام نکل آئے دوسری کھولی تو وہ بھی خالی گئی
جمالن - چلو ہم بھی بچ گئے -
نواب - مہری کے بچ جانے کی ہمکو بھی خوشی ہوئی -
جمالن - اور ہمکو اپنے بچنے کی خوشی ہوئی -
منمن - اب ہم اور کندن رہگئے -
نواب - (گولی کھولکر) کندن جان -
کندن - اللہ عزت رکھنے والا ہو -
نواب - (دوسری چھچی کھول کر مسکرائے)
آغا - (اچھل کر) مال مبارک -
نواب - بی کندن جان صاحب مبارک ہو آپکو -
کندن - (جھیپ کر) ایسی تیسی تمھاری -
نواب - اب تو ہم زبان ہار گئے -
کندن - (اٹھکر) ہم تو جاتے ہین اب -
آغا - (ڈوپٹا پکڑ کر) کیا دل لگی ہو -
کندن - (جھٹکر) یہ مہری کے ہاتھ کا قلم کر ڈالے بس -
مہری - اب ہم کیا ان گوبون کے پیٹ مین بیٹھے تھے -

ہمارا اسمین کیا قصور ہو بہن -
کندن - بھلا اسمین عوضی ہو سکتی ہو -
آغا - جی نہین - عوضی ووضی کچھ نہین ہو سکتی ہو -
کندن - ہماری عوضی ہماری بھاوج -
آغا - جی نہین -
کندن - اے ہمسے جوان ہو -
آغا - ہمکو نہین چاہیے -
اس چہل پہل کی عین گرم بازاری کیوقت نواب بشیر الدولہ
کا ایک سپاہی اور ایک خدمتگار دوڑتا ہوا کمرے مین آیا -
نواب - یہ کیا حماقت ہو بے -
منمن - اوئی مین کانپ اٹھی -
سپاہی (ہانپتا ہوا) سرکار بچا تمک پر بڑے قبضہ ازون کا پہرہ
ہوگیا اور کوتوال آگئے ہین -
نواب - کیا ؟
کندن - یا اللہ بچائیو -
خدمتگار - حضور کوئی بات اسمین ضرور ہو -
نواب - آغا - دیکھو تو جی -
منمن - مین تو بھاگ کے اس شہ نشین مین ہو رہتی ہون
کندن - مین بھی چھپ رہونگی -
راوی - منمن اور کندن بھاگ کے شہ نشین مین گئی ہی تھین
کہ کمرے مین رپ رپ کی آواز آئی اور بشیر الدولہ کے ہوش اڑ گئے
مگر ابھی تک مہری کے زانو پر سر رکھے لیٹے ہوے ہین اور جمالن
انکے پاس لیٹی ہوئی ہو کہ دفعتہ انسپکٹر شہباز خان دراتے
ہوے کمرے کے اندر - اور انکے پیچھے چار کانسٹبل اور دو
بنیے - اور ایک لالہ - دیکھتے ہی مردنی چھاگئی -

انسپکٹر - نواب صاحب تسلیم -
بشیر - کیا بات کیا ہی -
ا - دیکھیے عرض کرتا ہون -
ب - (گھبرائے ہوے) فرمایئے فرمایئے -
ا - (مہری کیطرف) تمھارا کیا نام ہی -
مہری - حضور ہمارے نام دو ہین مگر ہمکو لوگ منّی کہتے ہین -
ا - (کانسٹبل سے) بلاؤ تو اُس آدمی کو -
ک - (کمرے کے باہر جاکر) چلو جی عبدو -
ع - (کمرے مین قدم رکھکر) نواب صاحب کو سلام -
ا - یہی ہی -
ع - ہان ہجور یہی حرامجادی ہی -

مہری نے جو اپنے میان کو دیکھا تو ہوش اُڑ گئے اور تھر تھر کانپنے لگی - رنگ رو باختہ - بشیر الدولہ سمجھے کہ مہری نے کوئی سنگین جرم کیا ہی اور تھانہ دار اور کانسٹبل اسکو گرفتار کرنے آئے ہین - پہلے تو اُنکے ہوش حواس غائب غُلّہ تھے کہ پولیس والون کا آنا کیا معنی مگر اب سمجھے کہ مہری کے لیے آئے ہین تو بہت زور سے مہری کو ڈانٹا دور ہو میرے گھر سے (مردار کیا انسپکٹر صاحب اِسنے کوئی خون کیا ہی - آپ فوراً اِسکو گرفتار کر لیجایئے)

ا - اِسنے خون نہین کیا ہی - آپ نے حمیت کا خون کیا ہی اور شرع کا خون آپ کی گردن پیر الگ ہی -
عبدو - حرامجادی اب دیکھ تو اپنی گت -
مہری - (گردن نیچے کرکے رونے لگی)
ع - اب روتی ہی مکّار -
ا - اور تمھارا کیا نام ہی بی صاحب -
آیا - سرکار ہمارا نام -
ا - کیا! بتاتی کیون نہین - جب اوکھلی مین منھ ڈالا تو موسلون کا کیا خوف ہی -
آیا - سرکار ہماری آبرو آپ کے ہاتھ ہی -
کانسٹبل - ہونھ! بڑی آبرو دار ہین!
ا - کیسی کچھو - لے نام بتاؤ نہین اور ذلیل ہو گی -
ک - بتاتی ہی کہ نخرے کرتی ہی اب -
آیا - ہمارا نام جما ——
ا - کیا - منھ سے صاف بولو -
آیا - جمالن میرا نام ہی سرکار -
ا - جمالن! یہ نام تو مین نے سُنا ہی - کوئی رپٹ لکھانے آیا تھا - جمالن! روزنامچے دیکھینگے چلکے -
ک - تم یہان کیون آئی ہو -
جمالن - نوکری کرنے کو آئی تھی -
ک - نوکری! کیا کماتی ہی - ٹکٹ لیا ہی -
آیا - نہین - آیاگیری کی نوکری کرتی ہون -
کانسٹبل - (دوسرا) - آیاگیری کی نوکری کرے آئیو - اور نواب صاحب کی بغل مان بیٹھ رہیو -
ا - یہان مردانے مین آیاگری کیسی - اور جو آیاگری کے لیے آتی ہی وہ بغل مین سو رہتی ہی -
بشیر - اچھا صاحب تو میرے مکان پر تو پنچایت نکیجیے یہ -
ا - آپ ہین کس خیال مین نواب صاحب - آخر یہ آپ فرما کیا رہے ہین - کچھ بسنت کی بھی خبر ہی حضور کو یہ بھی معلوم ہی کہ یہ کونسا جرم ہی -
بشیر - جرم کیسا - کیا جرم کیا ہی -

ا۔ جی یہ جرم چکّی پیسنے کا ہی۔
ب۔ چکّی کوئی اور پیستے ہونگے۔
اتنے مین سب انسپکٹر رام سنگھ بھی آئے اور ان دونون عورتون کو دیکھکر عیدو سے پوچھا۔ تیری عورت کون ہی اسمین۔ اُسنے مہری کیطرف اشارہ کرکے کہا (ہجور یہ ہی)
رام۔ اور یہ کون مسماۃ ہین صاحب۔
ا۔ جی یہ کوئی جمالن ہین۔ آیاگیری کرتی ہین۔
رام۔ مسماۃ جمالن آیا۔ اخاہ۔ یک نشد دو شد۔ اِنکو آپنے پہچانا نہین انسپکٹر صاحب (کانسٹبل کی طرف مخاطب ہوکر) قیصر باغ کے نکڑ پر جو لال کوٹھی ہی اُسمین ایک ڈاکٹر صاحب رہتے ہین اُنکے ہان مہتر نوکر ہی دیکھو بھلا ہی سا نام ہی۔ بخشا۔ سمجھے۔ بخشا کو جاکے بُلا لاؤ۔ کہو تیری لڑکی کا پتا ملگیا۔
ا۔ کیا۔ یہ مہترانی ہی۔ لاحول ولاقوۃ۔ اور یہ اِسکو پاس بٹھائے پاس لٹائے ہوے تھے۔ ای لاحول ولا۔ لاحول ولاقوۃ۔
رام۔ تمھارے مرد کا کیا نام ہی۔
جمالن۔ ہجور مرد کا نام ہم کیا بتائین۔
رام۔ اچھا تیرے باپ کا نام کیا ہی۔
ج۔ یہی جو ہجور نے لیا ابھی ابھی بکسا۔
ا۔ جمالن نام سُنکر تو مین خود بھی کھٹکا تھا کہ روزنامچے مین کسی نے لکھوایا تھا کہ اُسکی جوان لڑکی کا دو روز سے پتا نہین ہی کہ کہان چلی گئی۔ مگر ہم نے خوب پہچان لیا۔
رام۔ نواب صاحب کے بھی کیا کرتوت ہین۔
ا۔ ماشاءاللہ۔ خدا جانے کیا حشر ہوگا۔

انسپکٹر اور رام سنگھ ایک بنچ پر بیٹھ گئے۔ میان عیدو کھڑے دانت پیس رہے تھے اور اِنکی بیوی یعنی مہری نیچی گردن کیے ہوے روتی جاتی تھی۔ رام سنگھ اِن دونون سے چہل کرتے تھے (کیون مہری۔ بھلا اب جو نواب صاحب تمکو جواب دیدین تو ہمارے ساتھ چلی چلو)
عیدو بولے سرکار جب ایک کو چھوڑکے یہان آئی تو اب اِسکا کون ٹھکانا ہی۔ عورت بگڑ گئی بس۔ مداکھو ب بلیتھیں نکال کے اِسکو چھوڑونگا۔ رام سنگھ نے جمالن سے پوچھا (کیون آیا جی کتنے دن سے غائب ہو)۔ آیا تھر تھر کانپتی ہوئی اُٹھی اور ادب کے ساتھ دور سے رام سنگھ کے قدمون کے پاس گر پڑی اور کہا (سرکار اور پیر اللہ اور تُجھو ہجور ہیم سے بڑا کسور ہوا اب جو مرجی ہووے)۔ رام سنگھ مسکرائے اور کچھ کہنے ہی کو تھے کہ کانسٹبل بخشا مہتر کو ساتھ لیکر حاضر ہوا اِس مہتر کے ساتھ چار مہتر اور تھے۔ بخشا نے جھک کے سلام کیا اور اُن چارون نے بھی جُھک جُھک کے سلام کیا۔
رام۔ بخشا تمھارا نام ہی۔ تم بھنگی ہو۔
بخشا۔ جی نہین ہجور ہم مہتر جادے ہین (مہترزادے)
ا۔ (مسکراکر) معقول بات ہی۔
رام۔ (ہنسکر) مہترزادے ہین آپ۔
بخشا۔ ہجور کی جوتیون کی پھٹ پھٹ ہین۔
رام۔ تیری لڑکی جو بھاگ گئی تھی اُسکا کچھ پتا لگا۔
بخشا۔ ہجور یہ کیا بیٹھی ہی۔ جو حکم ہو جائے تو اِسی بکھت اُتار کے بیس اِسکے لگاؤن۔
ا۔ بک مت۔ یہان مارپیٹ کی کیا بات چیت ہی۔ اِس عورت کا مرد کہان ہی۔

بخشا - اسکا مرد یہی ہی - نام تبلائے -

مرد - ہجور میرا نام گھگھو ہی -

ا - نرا گھگھو ہی ہی -

رام - انسپکٹر صاحب انصاف سے دیکھیے تو ان دونون مین اِس شکل صورت کی عورت کا خدا ہی حافظ ہی -

ا - مین خود یہی کہنے کو تھا -

رام - اب تھوڑی تو انکی اوقات ٹھہری - جہان کسی نے چہرہ شاہی کھنکتے ہوے دکھائے اور بس پھسل پڑین -

ا - روپیہ عجیب چیز ہی بھائی صاحب -

رام - یہ عورت تیری کون ہی گھگھو -

گ - ہجور ہماری جورو ہی -

رام - کتنے دن سے غائب تھی -

گ - ہجور آج دسوان دن ہی -

رام - تمکو کسی پر شک تھا -

گ - ہمسے ہجور ایک تنبولی نے کہا تھا کہ ایک آیا کو ایک نواب صاحب نے نوکر رکھ لیا ہی اور وہ عورت کھراب ہی اور جوان ہی اور گوری گوری ہی - ہم سمجھ گئے کہ یہی ہوگی ہم نے پھر اُس سے دھر دھر کے پوچھا کہ وہ نواب کون ہین مُدا پھر اُسنے نہ بتایا -

ا - تو اسکی عورت ہی -

ج - ہان سرکار -

ا - نواب صاحب کے پاس کب سے آتی جاتی ہی -

ج - ہجور آٹھ دن سے یہین ہون -

ا - کھاتی پیتی کہان تھی -

ج نواب صاحب کے ساتھ -

ا - اہی لعنت خدا -

رام - توبہ! توبہ! ایک ساتھ بیٹھ کے کھاتی تھی -

ج - جی ہان - ہم اور مہری دونون کھاتے تھے -

عیدو - غضب ہوگیا - ہجور یہ آسمان کیون نہین پھٹ پڑتا ہی - غضب کھُدا کا مہترانی کے ساتھ کھانا کھالیا -

رام - نواب نامدار یہ کیا کہہ رہی ہی -

نواب - (آنکھین نیچی کرکے) جسکا جو جی چاہے وہ کہے -

ما کار خویش را بخداوند کارساز
بسپردہ ایم تا کرم او چہا کند

ا - اب خدا یاد آیا -

رام - جی ہان ستر چوہے کھاکے بلی حج کو چلی -

نواب صاحب کے احباب کو آغا الماغوچی نے اُسیوقت خطوط اور رقعے روانہ کیے کہ یہ مدد کا وقت ہی - نواب بشیر الدولہ بہادر بڑی مصیبت مین پڑ گئے ہین - بعضون نے تو جواب ہی نہین دیے اور بعضون نے آدمی کو گھُرک کے نکالدیا اور بعضون نے جواب دیے بھی تو بے مروتی کے -

ا - آغا صاحب مہربان مخلصان زاد نوازشہ - بندگی کے بعد واضح ہو کہ آپ کی تحریر سے ظاہر ہوا کہ نواب بشیر الدولہ بہادر نے کسی منکوحہ عورت کی عزت لی اور اُسکو اپنے گھر ڈال لیا تھا اور آج اُسکا میان پولیس والون کو ہمراہ لیکر نواب صاحب کی کوٹھی پر آیا اور وہ عورت نواب صاحب کے پاس لیٹی ہوئی پکڑی گئی - بڑا افسوس ہوا - مگر ع -

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

نواب صاحب کو ہم سمجھایا کیے مگر انھون نے ایک نہ سُنی

نتیجہ کار بد کا کار بد ہی

بندہ میر ضامن علی عفی عنہ

یہ نواب صاحب کے بڑے پرانے دوست تھے۔

۲۔ شفیق من آغا صاحب سلامت۔ آپکا خط جس کے پڑھنے سے سخت قلق ہوا مجھے اسوقت ملا منکوحہ عورت کی آبرو ریزی خلاف شرع ہی نواب صاحب کے یہ ہتھکنڈے کوئی نئی بات نہیں ہی۔ بندہ ہزار ہا بار انکو سمجھاتا رہا مگر انھون نے ایک نہ سنی آخر کار دھر لیے گئے۔ وہ عورت کون ہی۔ کوئی نیچ قوم ہی یا کوئی شریف زادی۔ ضمانت پر بالفعل رہا ہو سکتے ہین۔ رقیمہ نیاز کمترین اسد اللہ

یہ صاحب بشیر الدولہ کے ساتھ کے پڑھے اور کھیلے ہوے ہین۔

۳۔ مائی ڈیر آغا۔ مین نے ایک آزمودہ کار سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ضمانت پر نواب صاحب ابھی رہا ہو سکتے ہین۔ مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ وہ مسماۃ کون ہی۔ مجھے بسی مم اطلاع دو آدمی ساتھ بھیجتا ہون۔ انسپکٹر تو نوابصاحب کا دوست ہی یہ گڑبڑ کیا ہو گیا۔ خاکسار راجی مل

یہ نواب صاحب کے محرم راز اور لنگوٹیے یار ہین۔

۴۔ مکرمی جناب نوابصاحب۔ آغا الماغوجی کا ایک رقعہ میرے پاس اس مضمون کا آیا ہی کہ کسی عورت کے شوہر نے تھانے پر رپورٹ لکھائی تھی کہ آپ اسکی منکوحہ بیوی کو بھگا لائے اور آج اسکا میان پولیس کو لیکر آپ کی کوٹھی پر آیا تو زن مذکورہ آپ کی بغل مین مع ایک اور زن جوان کے پائی۔ آغا مسخرے کی بات کا تو ہمین ذرا بھر یقین نہین ہی اول تو یہی سمجھ مین نہین آتا کہ پولیس والے باوصف آپ کے سپاہیون اور چوکی پہرے کے کیونکر ایسے مقام تک گھس گئے جہان آپ اس عورت کو بغل مین بٹھائے ہوے تھے اور پھر دوسری مسماۃ صاحب کیون تشریف فرما تھین یہ آغا باجی کا مسخرہ پن ہی۔

آپ کا نیاز مند۔ سری چند

اور یہ ان صاحب کو خبر ہی نہین کہ ایک جھوڑ چار چار موجود تھین اور خطوط تو آغا الماغوجی کے پڑھ کے رکھ لیے مگر ذیل کے خط کا جواب لکھا۔

۵۔ آغا صاحب۔ مین ابھی حاضر ہوتا ہون تم نوابصاحب کو تسلی دیتے رہو۔ میرے ہان اسوقت انیٹرم صاحب مصور آئے ہین وہ گئے اور بندہ سوار ہوا منکوحہ عورت کا بھگا لیجانا بڑا سخت جرم ہی مگر از راستی کہ بر راست اور ہم پہلے ہی سے سمجھاتے تھے کہ بشیر الدولہ بہت برا کرتے ہو مگر وہ کم بخت سنتا کسکی ہی کہا کرتے تھے کہ ؎

> مزے عشق کے کچھ وہی جانتے ہین
> کہ جو موت کو زندگی جانتے ہین

اب مزے چکھیے۔

> ملگئی میری سیہ بختی مین
> دیکھنا زلف سیہ فام کی حرص

مین روز کہا کرتا تھا کہ ؎

> دین و دنیا سے گیا تو یہ سمجھ لے اے داغ
> غضب آیا اگر اس بت پہ ترا دل آیا

مین دو سوا دو گھنٹے مین آتا ہون۔

یورس ٹرولی میر مشتاق حسین

اسکا جواب آغا نے یون لکھا۔

جناب میر صاحب۔

تا توبمن میرسی من بجد امیرسم

آپ کے دوسو اور گھنٹے پر لعنت - پھر آئے تو کیا آئے وقت پر آؤ تو کام آؤ ورنہ بیوقت آئے تو کیا - تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود - یہان ایک گل اور کھلا ہی - دوسری عورت بھی جو نواب کے گھر سے دس روز سے باہر نہین نکلی منکوحہ نکلی اور بہت پیچ توم - خدا کے لیے جلد آؤ — تمھارا خادم آغا المامغوجی -

پندرہ منٹ کے عرصے مین میر مشتاق صاحب کی گاڑی آئی - اُترتے ہی تھے کہ آغا نے بڑھکے اِنکو لیا -

میر - یہ کیا گڑبڑ ہوگیا -

آغا - بڑا غضب ہوگیا -

میر - ہین کہان -

آغا - وہان کمرے مین تحقیقات ہو رہی ہی -

میر - شہباز خان آئے ہین -

آغا - جی ہان اور ایک ہندو کوتوال ہی -

میر - اچھا تو پہلے بغیا مین آؤ -

آغا - (بغیا مین) ستم ہوگیا حضور -

میر - گھبراؤ نہین - یہ بتاؤ کہ وہ عورت کون ہی -

آغا - وہ ایک مچھلی والی ہی -

میر - لاحول ولا قوۃ اور میان اُسکا کہان ہی -

آغا - وہ بھی آیا ہی -

م - یہ کتنے دن سے تھی -

آغا - کوئی بیس دن تو ہوے ہونگے -

م - توبہ - اور وہ دوسری عورت کون ہی -

آغا - کہتے ہوے شرم آتی ہی -

م - کیون کیا کوئی شریف زادی ہی -

آغا - جی بڑی شریف زادی - مہترانی ہی -

م - میرے سر کی قسم -

آغا - آپ کے قدمون کی قسم -

م - وہ بھی منکوحہ ہی -

آغا - اُسکا باپ اور شوہر اور تمام کُنبا آلیچ آیا ہی -

م - توبہ توبہ - اور وہ بھی نہین ملی -

آغا - ایک وہ - چار ہین اِسوقت -

م - تو ایک مہترانی بھی ہی -

آغا - چلیے نا - اب یہان کھڑے رہنے سے کیا ہوگا -

م - کیا چلین میان - لاحول ولا قوۃ ! -

آغا - کئی مہتر آئے ہوے ہین - اور بی مہترانی اور مچھری دونون سرکار کی بغل مین بیٹھی گئین - چار اسوقت بیٹھی ہین وہان -

م - اور چارون شوہر والی ہین ؟

آغا - جناب - ایک دو تین چار - ایک مچھری - دو کٹنین اور ایک آیا - بی مہترانی صاحب -

م - دو کٹنین ناحق تھین - ایک کٹن کے عوض اگر جولاہین یا چمارن ہوتی تو لطف زیادہ ہوتا - افسوس - مگر معلوم نہین کہ شہباز خان کیسا آدمی ہی مقدمہ بڑھیگا سُنا صاحب فاشی مجسٹریٹ بھی خلاف ہین -

آغا - میر صاحب بندہ نمک حرامی تو کرنا نہین چاہتا مگر ہماری سرکار نے تو اندھیر کر دیا تھا کسے باشد - گھر دن مین کٹنیان بھیجا کرتے تھے - غضب خدا کہان تک نہ نازل ہو - فرمایئے -

م - کیا کہین یار -

آغا - چلیے اب وہان تک تو چلیے -

م - چلو چلین مگر مہترانی کا ذکر سنکر نفرت سی ہو گئی -

آغا صاحب کے ساتھ میر مشتاق حسین صاحب گئے تو انسپکٹر شہباز خان نے کہا - بندہ کی عرض ہے - رام سنگھ نے بھی جھک کے سلام کیا - میر مشتاق حسین صاحب علیک سلیک کے بعد اُسی بنچ پر بیٹھے -

میر - یہ کیا ہنگامہ ہے - آپ لوگون نے آج یہان کیون تکلیف کی ہے -

رام - نواب صاحب ہی سے پوچھیے -

میر - یہ کون عورت ہے -

ا - جی یہ نواب صاحب بہادر کی آشنا ہین -

جمالن - ہجور ہمکو اس دھوکے سے بلوایا کہ محل مین ایک نوکری خالی ہے اور جب یہان آئے تو ہمکو گھر سے نکلنے نہین دیا اور اجت (عزت) کی اجت لی -

میر - تو اتنے دن سے تمکو قید کر رکھا ہے - تم کسی وقت موقع پاکے نکل کیون نہ گئین -

مہری - پہرے چوکی سے بھاگ کے کہان جائین - سر گھڑی کنواڑے بند - ایک کمرے سے دوسرے کمرے مین جائین تو دو چار مسٹنڈے ساتھ -

میر - تم کون ہو -

مہری - حضور مجھے بھی نوکری کے بہانے سے بلوایا تھا - بس یہان آنا تھا کہ چھپر کھٹ کر لیا - نہ انگلم تکھین بیگم - یہی بیٹھے - جب سے دن رات روتے روتے آنکھین پھوٹتی ہین نہ تو ہمکو ان دونون کمرون سے کہین جانیکا حکم ہے نہ کسو سے بات کرنے پاتے ہین - جی گھبراتا تھا کہ اللہ کہان پھنسایا

لاکے - بارے خدا نے ہماری سُن لی -

رام - تو جلسہ بیجا بھی ہے -

میر - اچھا اِنکے میان کو تو دعوی نہین ہے -

عیدو - واہ صاحب - ہم ہو بھی اچھے آئے -

میر - بھئی جو بات ہونی تھی وہ تو ہو گئی اب تو کچھ بھی ہو نہین سکتا - باقی نواب صاحب سے کچھ لے مرو بس -

عیدو - ہم نالت بھیجتے ہین ایسے روپیے پر - اجت ہمارے گھر کے لوگون کی اُتاری اور اُسنے لے کے کھراب کر دیا جو اگر نوابی ہوتی تو سر کاٹ کے دھر دیتا -

بخشا - ایسی ہی بات ہے -

رام - یہ عورت تو اِنکے میان عیدو مہرا کی ہے -

میر - اِسکو تو مین پہچانتا ہون -

ع - ہجور کے یہان جھوائی ٹولے سے حصہ لیکے گیا تھا -

میر - ہان خوب یاد آیا - اور یہ کون ہے -

رام - جی یہ اُسی سے پوچھیے -

بخشا - جی یہ ہماری لڑکی ہے اور یہ ہمارا داماد ہے - دس دن سے روٹی جو اچھی طرح کھائی ہو تو قسم لیجیے آج پتا چلا ہے - ہین مہتر جادا ہون -

ا - (شہباز خان) - خوش ہوے میر صاحب - اور جمالن اِدھر دیکھو تو کھانا کہان کھاتی تھی -

جمالن - نواب صاحب کے ساتھ -

ا - تو بہ تو بہ - مہترانی کے ساتھ کھانا کھاتے تھے - کیا اندھیر کی بات ہے ستم ہے بس افسوس صد افسوس -

بخشا - اِتنے بڑے رئیس کو یہ نہ چاہیے -

میر - اچھا اب تم ہی رحم کرو صاحب -

بخشا - کُھدا ہی ہجور بس اور تو نہین جانتے -
مہری - ہمارا صبر پڑیگا -
میر - تم لوگون کو رحم کرنا لازم ہی -
مہری - اللہ کرے ایسی جگہہ اسکی گردن ماری جاے جہان
پانی نہ ملے ہماری آبرو لی ہی - ہم کو بے قابو پاکے کہین
کا نہ رکھا مگر اللہ نے بچا لیا -
جمالن - ہم لوگ تو سمجھے تھے کہ بس اب اس جنجال سے
نہ بچینگے مگر اُسکی مرجی -
میر - ہم تو تمکو یہی صلاح دیتے ہین کہ اب اِنکے حال پر رحم
کرو - اور پھر پورا روپیہ اِنسے لے لو -
بخشا - اللہ کو مُنھ دکھانا ہی -
عیدو - نوابی ہوتی تو تماسا دکھا دیتے میر صاحب - مدا
اب بے بس ہین -
ا - اچھا اِس سے کیا مطلب ہی -
ع - ہجور کو ڈراتے ہین نہین ہم تو گرانسہ سے موڑ
کاٹ لین - اور کیا -
رام - پھانسی بھی یاد ہی -
ع - بلا سے ہجور -
رام - تو تمہاری عورت کا تو اِسمین کچھ قصور نہین ہی وہ بیچاری
بے بس ہوگئی - کیا کر سکتی -
ع - ہجور پہلے تو ہم سمجھے تھے کہ یہ حرامجادی اپنے آپ نواب
کے پاس آئی - کل اب سُنا کہ بہانے سے بُلوا کے جبر دلی
(زبردستی) گھرمین بند رکھا -
بخشا - یہی تو ہوا ہی -
جمالن - ہم دھوکا کھا گئے -

رام - اور دو دو ایک دم سے -
جمالن - دو نہین چار ہین -
مہری - کاہیکو بکتی ہو -
ا - چار کیسی - وہ دو اور کہان ہین ؟ -
جمالن - ڈھونڈھ لائیے تو بتا دین -
کھکھو - بتاتی کاہے نہین حرامجادی -
مہری - اب اِس سے کیا مطلب ہی بہن -
جمالن - جسمین چار چار نالشین ہون موے پر -
رام - جمالن تم ذرا ادھر آؤ اور مہری تم بھی آجاؤ بس
اور کسی کو ہم نہین بلاتے -

مہری اور جمالن کو لیکر رام سنگھ علیحدہ گئے اور وہان
کچھ باتین ہونے لگین - اب سُنیے کہ منمن اور کندن نے
جو سُنا کہ جمالن ہمکو دھرے دیتی ہی تو کانپ اُٹھین - ادھر
اُدھر تلملاتی پھرین مگر مفر کی صورت نہین پائی -

کندن - اِس آپا موئی کی زبان جل جاے -
منمن - جی چاہتا ہی منھ جھلس دون پکڑ کے -
ک - مہری بیچاری نہین بولی -
م - یہ مردار مہترانی ہی نہ آخر -
ک - جی چاہتا ہی کہ گودڑ دون -
م - تمکو تو خیر کچھ ایسا ڈر نہین مگر ہماری تو ہڈیان ہی
تمہارا بھائی کچل ڈالیگا -
ک - اور ہمکو چھوڑ دیگا ہمارا بھائی -
م - کیا کرین اب -
ک - بڑے بُرے پھنسے -
م - اور ہمکو اِس مونڈی کاٹے سے ہمیشہ سے نفرت تھی

ک - یہی روپیہ وہ چیز ہی کہ آدمی کو اندھا کر دیتا ہی بس چوندھیا دیتا ہی -

م - اب ہمکو تلاش ان دونون کو ہیکے گیا کہان -

القصہ پولیس والے بعد تحقیقات باضابطہ ضروری کارروائی کر کے روانہ ہوئے تو بشیر الدولہ سوچے کہ چلو اپنے دوست انسپکٹر کے پاس جو تحصیلدار کے ہان اُٹھ گئے ہین اور اُنسے چلکے مشورہ لو -

خدمتگار - حضور کوئی بشیر الدولہ آئے ہین -

انسپکٹر - (باواز بلند) کون بشیر الدولہ -

بشیر - کہو نواب بشیر الدولہ - آپکے دوست -

خدمتگار - سرکار حضور کے دوست نواب بشیر الدولہ ہین

ا - تم یہان کہان آئے - بھاگ جاؤ بھاگ جاؤ صاحب ہمسے بدظن ہو جائینگے - یہان کچھ کام نہین ہی -

خ - حضور ہمارے آقا غصہ ہوتے ہین -

بشیر - پوچھو کہین اور چوری سے چلتے ہو - دو دو باتین کرنی ہین بس -

ا - ارے میان تم جانتے ہو کہ ہین گردن زدن -

بشیر - (زینے کی طرف جا کے) اچھا خیر -

ا - خیر یا خیر اور شر کیسا - ہم تیرے سبب اپنی نوکری دینگے بھلا -

بشیر - بلے نکرنا -

ا - کوئی ہی مار کے نکالدو -

ب - (جلدی جلدی قدم بڑھا کر) اچھا سمجھا جائیگا -

ا - چکی پیسو جا کے اب -

ب - شہور - ٹھہر جاتو -

ا - غفور - نکالدے اِس سور کو یہان سے -

بشیر الدولہ بہت گھبرائے ہوئے یہان سے گاڑی پر سوار ہوئے اور گھر جا کر آدمی کو حکم دیا کہ کدرا اور للتوا کو بلا لاؤ آدمی اُنکے مکان پر گیا تو دیکھا کہ کدرا للتوا کی دکان پر بیٹھا ہی

آدمی - کدرا چلو نواب صاحب نے یاد کیا ہی -

للتوا - کون نواب صاحب بھیا -

آدمی - چلو تمکو بھی بلایا ہی -

للتوا - تب بلایا تو ہی - مدا کیا کہیں نے ؟

آدمی - سرکار نے - این ! تم تو جیسے اجنبی ہو گئے -

للتوا - تو ہم اور کدرا تو نواب محمد عسکری کے نوکر ہو گئے ہین

آدمی - کیا ! دل لگی کرتے ہو کیا ؟

ک - دل لگی نہین - سچ کہتے ہین -

آدمی - اور تیری جورو کہان ہی سبے -

ک - (بگڑ کر) کیا !

للتوا - یہ جورو جاننے کی بات چیت اچھی نہین ہی - بھائی سے ہماری دکان سے ٹل جاؤ -

آدمی - آج تو کچھ اُلٹی الٹی باتین ہو رہی ہین -

ل - ارے بھائی کہہ تو دیا کہ ہم دونون اب عسکری نواب کے نوکر ہین -

ک - اپنے نواب سے کہو آٹے دال کی خبر لین -

ل - اچھا اِس سے کیا مطلب ہمکو -

ک - اور وہ جھری والے ٹکڑے ہین کیا ہوا -

آدمی - دیکھا چاہیے کیا ہوتا ہی -

ک - چکی پیستے ہونگے -

آدمی - کیا بکتا ہی - جوتی کھانے کی باتین -

ک - (چڑ کر) دہائی ہی مارے ڈالتا ہی -

للتوا۔ (دوکان سے اُتر کر) کیون لڑتے ہو جی۔
آدمی۔ (کدرا کو پیٹ کر) مارہی ڈالونگا۔
للتوا نے اُٹھا کے دے مارا اور چھاتی پر چڑھ بیٹھا اور کدرا نے خوب ٹھونکا۔ بشیر الدولہ کا آدمی پٹ پٹا کر اُٹھا اور گالیان دیتا ہوا گھر گیا اور نواب صاحب کے پاس جاکر رونا شروع کیا۔
آدمی۔ سرکار ہمکو کدرا اور للتوا نے مارا۔
بشیر۔ (آگ بھبوکا ہوکر) کیا! کدرا اور للتوا بھی ہمارے دشمن ہوگئے۔
آدمی۔ حضور وہ کہتے ہین کہ ہم نواب محمد عسکری کے نوکر ہین
بشیر۔ ہان ہا!
آدمی۔ اور کدرا نے ہمسے پوچھا کہ مہری والے مقدمے مین کیا ہوا۔ تمہارے نواب جلی پیسینگے۔
بشیر۔ آغا کو بلاؤ۔ آغا صاحب کدرا اور للتوا کو پیٹتے ہوے لاؤ۔ جوتے مارتے ہوے لاؤ۔
آغا۔ کیا ہوا کیا۔ ارے کیا ہوا بھئی۔
آدمی۔ سرکار نے ہمکو بھیجا تھا کہ للتوا اور کدرا کو بلا لاؤ انھون نے ہمکو بھی گالیان دین اور سرکار کو بھی گالیان دین اور بہت بُرا بھلا کہا اور جب ہمنے منع کیا کہ سرکار کو کیون اِس موافق کہتے ہو تو ہم کو مارا۔ دونون نے ملکر ہمکو مارا۔
بشیر۔ اب اِس تحقیقات سے کیا مطلب ہی ٹھوکتے ہوے لاؤ جوتے مارتے ہوے لاؤ۔
آغا۔ بہت خوب۔ چلو بھئی۔
آغا صاحب اُس آدمی کے ہمراہ للتوا کی دکان پر گئے اور ڈانٹ کے کہا کیون بے منہار والے پاجی دو کوڑی کے آدمی تو اور نواب بشیر الدولہ بہادر کے خدمتگار پر ہاتھ اُٹھاے للتوا نے اسکا جواب یون دیا (ہجو بن نابک کو بیچ مین بولتے ہین یہ نواب بشیر الدولہ کے نوکر اور ہم اور کدرا نواب محمد عسکری کے نوکر۔ نوابون کے نوکرون کی لڑائی مین آپ باپ باپ بڑے آدمی کا ہیکو بولتے ہین) ۔ آغا اور بھی جھلا گئے ۔ کہا یہ عسکری بسکری کے بھروسے نہ بھولنا اتنا ٹھوکے کہ کھوپڑی گنجی ہوجائیگی۔ اب تو للتوا کو بھی طیش آگیا اُسنے کہا آغا صاحب جری جبان سنبھال کے بولیے گا۔ ہان بس کہدیا ہیگا۔ ہم کچھ آپکے یا آپکے نواب کے بسنے نہین ہین ہمکو ایک کہیگا تو ہم دو دس سنائینگے۔
آغا صاحب جھلّے آدمی۔ اِنکو یہ تاب کہان کہ ایسے کلمے سُنین۔ آؤ دیکھا نہ تاؤ تڑسے ایک لپڑ جمایا۔ آدمی تھے تنہ زور یہ لپڑ اِس زور سے پڑا کہ پانچون جم گئین اور للتوا کو چکر آگیا یہ بھی پٹ پڑا کہ جان بچی لاکھون پائے۔ اتنے مین للتوا کے ایک دوست جسکا نام صادق تھا اور جو واقعی دوست صادق تھا آغا صاحب کو اُٹھا کے دے مارا آغا صاحب نے جھاڑ پونچھکر صادق کے بھی ایک ڈگ اِس زور سے دیا کہ اُسکا ایک دانت ٹوٹ کے کھٹ سے گر پڑا۔
پولیس کے لوگ جمع ہوگئے۔ اور فساد بڑھ گیا۔ صادق لڑنتیا آدمی تھا۔ اور نجیب نور خان کے اکھاڑے کا خلیفہ آغا صاحب بڑے شہ زور آدمی۔ ہاتھ پاؤن کے کرارے۔ اور ڈنڑ پیل۔ اُسنے اِنکو اُٹھا کے دے مارا۔ اِنھون نے گھونسا دیا کہ دانت توڑ ڈالا۔ دونون پکڑے گئے۔ اور تھانے پر آئے رام سنگھ کو خبر ہوئی۔

رام - کیا ماجرا ہے -

صادق - کوتوال صاحب یہ آغا جو کھڑے ہیں انھون نے ہمکو اور للتوا کو مارا اور ہمارا دانت توڑ ڈالا -

رام - بڑے جنگی آدمی ہین -

للتوا - ہجور ہماری دکان پر -

رام - مت بکو -

کانسٹبل - چپ رہو جی -

رام - اچھا اب بتاؤ کہ تم کو انھون نے کیون مارا اور تمھارا دانت کیونکر ٹوٹا -

صادق - کوتوال صاحب ہم اپنی دکان پر للتوا کی بیٹھے تھے -

رام - للتوا کون ہے؟

راوی - کیا تجاہل عارفانہ ہے - جی یہ وہی ہے جو حضور کے ساتھ کانپور سے آیا تھا -

صادق - یہ تنبولی ہے خداوند -

رام - ہان تو کیا ہوا -

صادق - کوتوال صاحب ہم اپنی دکان پر بیٹھے تھے کہ یہ آغا صاحب آئے اور انھون نے ایک دو سو گالیان للتوا کو دین -

رام - خواہ مخواہ گالیان دین -

صادق - پہلے آکے کہا کہ نواب بشیر الدولہ کا حکم ہے کہ جوتیان مارتے ہوئے للتوا اور کدرا کو لاؤ - للتوا بولا ہم نہین جاتے نواب صاحب کیا کوئی کوتوال ہین بس آغا صاحب نے للتوا کو دکان پر سے گھسیٹ لیا اور مارتے مارتے بیدم کر دیا اور ہم بیچ بچاؤ کو گئے تو ہمکو گھونسا مارا -

رام - تو نواب بشیر الدولہ کے بڑے زور ہین -

للتوا - ہجور بڑا پاجی آدمی ہے -

رام - لوگون کو زبردستی پکڑوا پکڑوا بلاتے ہین کوتوال کی کیا حقیقت ہے بھلا - اب دیکھو دانت توڑ ڈالا ہی دیا کہ نہین -

کدرا - ہجور ہمکو کہدیتے کہ اسے لیے جاتے ہین کہ چل نواب صاحب کا حکم ہے کہ گھسیٹ لاؤ -

رام - بڑے وحشی ہین -

للتوا - جیسے انھین کی حکومت ہے -

رام - آپ کیا فرماتے ہین آغا صاحب -

آغا - ہم راہ راہ جاتے تھے بس صادق ہمکو لپٹ گیا اور للتوا اور کدرا نے اسکو مدد دی اور ہمکو ذلیل کرنے کی کوشش کی - ہمنے اپنے تئین چھڑا لیا تو صادق نے اپنے منھ پر گھونسا مارا اور اپنا دانت توڑ ڈالا -

ص - اس اندھیر کو دیکھیے -

ل - ہجور دیکھیے -

رام - تئنے سچے ہو آغا صاحب -

ص - ہم لپٹے اور تمنے چھڑا لیا - تم ایسے دس کو چھڑا لین بھلا - ہجور ہماری انکی کشتی ہو جائے -

رام - کیا بکتے ہو واہیات خرافات -

کانسٹبل - کشتی لڑو دنگل مین جاکے -

رام - تم نے کیا دیکھا للتوا -

ل - ہجور آغا صاحب نے آکے کہا چلو نواب صاحب نے تمکو یاد کیا ہے - ہمنے کہا اس بکھت ہمارا بکری کا ہرج ہوگا ہم نجائینگے - کہا - نواب صاحب کا حکم ہے کہ نہ آئے تو جوتے مارتے لاؤ -

رام - ہون !

ل - بس ہجو رہنے کہا کیا نواب صاحب کوئی کوتوال ہین یا کوئی انکا دیا کھاتا ہی بس ہجو رانی بات پر ہمکو دکان پر سے کھینچ لیا اور مارنے لگے - کدرا نے گل مچایا اور سادک بیچ بچاؤ کو آئے تو اُنکے جو رسے گھونسا مارا تو دانت ٹوٹ گیا -

رام — اور کون گواہ ہی -

کدرا - ہم ہجور -

رام - تم کیا کہتے ہو -

ک - ہجور ہم للتوا کی دکان پر بیٹھے تھے اور سادک سے باتین کر رہے تھے کہ آگا صاحب آئے اور نواب صاحب کا کھدمدار (خدمتگار) آیا - آگا صاحب نے ہم سے کہا کہ چلو نواب بشیر الدولہ نے یاد کیا ہی اور للتوا تمکو بھی بلایا ہی للتوا نے کہا ہم تو اس بکھت نجائینگے - اسپر آگا جی بولے کہ نجاؤگے تو جوتے مارتے ہوے تمکو لیجائینگے - حکم ہی نواب صاحب بہادر کا للتوا نے کہا تو کیا نواب صاحب کے لیے ہین کچھ یا نواب صاحب کہین کے حاکم کوتوال ہین - بس اتنی بات مین بگڑ گئے اور للتوا کو مارنے لگے بس ہمنے گل مچایا لوگ دوڑے آئے سادک بچارہ جو بیچ بچاؤ کو گئے تو انکو گھونسا لگا یا اور بچارے کا دانت ٹوٹ پڑا -

رام — اور کوئی گواہ ہی -

آواز — ہم بھی ہین -

رام — آپ کا نام کیا ہی -

آواز — ہمارا نام چنڈا انگلیجر -

رام — نیا نام ہی -

چنڈا - انکا نام بھی تو آغا الماغوچی ہی -

رام — الماغوچی !!! آپکا اسم مبارک آغا صاحب -

آغا — نام تو میرا اصل مین رضائی بیگ ہی مگر -

چنڈا - اگر مگر نہین - نام بتائیے - رضائی بیگ اور توشک بیگ اور لحاف پرشاد اور گدڑی لال نہ بتائیے - صاف صاف بتائیے اسپر بڑا قہقہہ پڑا - رضائی بیگ کے بیٹے توشک بیگ اور لحاف پرشاد خوب سوجھی - کدرا اور للتوا اور صادق اور کل حاضرین انکی خوش کلامی سے خوش ہوے مگر سب کو حیرت تھی کہ یہ بیچ مین کہان سے کود پڑے - لڑائی کے وقت انکا تو کہین پتا ہی نہ تھا -

رام - ہان حضرت - آپ نے کیا دیکھا -

چنڈا - حضور بندہ درگاہ پو فدے ٹھڑ ٹھڑ چلے آتے تھے

اس فقرے پر بھی بڑا قہقہہ پڑا -

رام - تو آدمی کاہیکو ٹٹو ہین آپ -

چنڈا - حضور سنا نہین -

اسپ تازی اگر ضعیف بود
ہمچنان از طویلہ خر بہ

رام - اچھا صاحب - فرمایئے -

چنڈا - تو دیکھتا ہون کہ اک ہنگامہ بپا ہی - پہلے خدا جانے کیا گلخپ ہوئی اور کس بات پر جوتا چلا مگر ہمنے صرف اسقدر دیکھا کہ یہ آغا الماغوچی صاحب بہت ہی بگڑے اور اس بیچارے تنبولی کو دکان سے گھسیٹ کے مارنا شروع کیا بس پھر تو اللہ دے اور بندہ لے - مارتے مارتے بھرکس نکال ڈالا مین دبلا پتلا دھان پان نحیف آدمی - لڑنے بھڑنے کی طاقت نہین ورنہ اللہ جانتا ہی ان میان الماغوچی کو آٹا تیتا بھول نکلتا کہ انکا پیٹھ نکل جاتا یہ پہلوان جو کھڑا ہی اس بیچارے نے

انکی خوشامد کی کہ اب جانے دیجیے کا ہیکو مارے ڈالتے ہو۔ بس اسپر آپنے ایک ڈوگ جمایا اور اس بیچارے کا دانت توڑ ڈالا - افسوس کا مقام ہے -

رام - بس اور تو کچھ آپ کو نہیں فرمانا ہے - آپ نے انکو گھونسا لگائے اور اسکا دانت ٹوٹتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے !

چڈا - جی ہان - دونون کنوری کی سی کھلی ہوئی تھین - یہ بھی اور وہ بھی -

رام - بڑی بڑی ہوئی - اچھا خیر آپکے اظہار ہو چکے -

چڈا - ہان اگر حضور ایک بڑی بات تو باقی ہی رہگئی ہے وہ بھی عرض کر دون -

رام - جو کچھ آپ کو کہنا ہو فرمایئے - مگر طول نہ دیجیے مختصر مختصر -

چڈا مختصر - بہت اچھا مختصر ہی سہی ۔

بات ہے جسقدر بڑھائے بڑھے
طول بھی ہے یہ مختصر بھی ہے

مختصر یہ التماس ہے کہ بس آغا الماعوجی کو سولی پر چڑھا دیجیے
اسپر بھی بڑا قہقہہ پڑا -

رام - سولی پر چڑھا دین !

چڈا - بیشک ! آج اسکا دانت توڑا کل کسی اور کا کان کاٹینگے پرسون کسی کی ناک اڑا دینگے - یہ نت نیا شگوفہ کھلا دینگے -

اے زبردست زیر دست آزار	گرم تا کے بماند این بازار
بچکار آید ت جہانداری	مردنت بہ کہ مردم آزاری

اسکا پھانسی ہی پانا اچھا ہے -

آغا - یہ بالکل جھوٹا ہے - یہ وہان تھا ہی نہین -

چڈا - (کمر کستے ہوئے) یون قضا سر پر کھیلتی ہے -

رام - (ہنسکر) اجی حضرت آپ ان بڑے بڑے ہڈیون پر یون خواہ مخواہ اس پوسے بھڑتے ہین جسنے لتنے بڑے پہلوان کا دانت توڑ ڈالا -

کانسٹبل - یہ تو ایک پھونک مین تباہ جائین -

چڈا - لڑوا لو -

آغا - اجی جناب بندہ ہارا -

چڈا - وہ مارا -

آغا - تو اب مجھے کیا حکم ہوتا ہے کوتوال صاحب -

چڈا - اب آپ جا کے ایک آدھ کی ناک کاٹیے -

رام - آپ اگر ضمانت دیجیے تو خیر ورنہ حوالات -

آغا - تو مین تو نواب بشیر الدولہ بہادر کا نوکر ہون انکے نام عرضی لکھتا ہون وہ ضمانت کر دینگے -

رام - آپ یہان ٹھہرے رہیے - انکا ضمانت نامہ آ لے تو پھر آپ تشریف لیجایئے -

آغا - بہت خوب -

آغا صاحب نے بشیر الدولہ کے نام عرضی لکھی -

بجناب مستطاب نواب بشیر الدولہ بہادر -

بعد عرض . . . . . . میرساند

از انجا کہ حسب الحکم حضور کے واسطے سرکوبی و گوشمالی کدر امنہار و للتوا بیڑہ فروش فدوی بھیجا گیا تھا چنانچہ مسمی للتوا نے سخت بدزبانی اور فحش گالیون سے فدوی اور حضور پرنور دونون کو یاد کیا - جان نثار جان دینے پر آمادہ ہو گیا - للتوا نے بہت سخت سست حضور کی شان مین کہا بندے نے دکان سے کھینچکر ٹھونکا اسپر ایک شہدہ مسمی صادق کہ کبھی اکھاڑے مین لڑتا ہے بزعم پہلوانی للتوا کی

حرکت سے بولا کہ خانہ زاد نے ایک گھونسا اُسکے بھی جمایا اور
اُسکا دانت میرے شہ زور گھونسے کی ضرب سے شکستہ ہوتا
اب پولیس والون نے گھیر لیا - اور گرفتار کرکے تھانے
پر لے آئے - بے ضمانت کے رہا ہونا غیر ممکن ہی دو سو
کی ضمانت چاہیے - حضور ضمانت نامہ لکھدین تو
بندہ رہا ہو - آفتاب دولت درخشان باد
فدوی خانہ زاد آغا

یہ عرضی رام سنگھ نے اِنسے لیکر ایک کانسٹبل کو دی
اور کہا جاکے نواب بشیر الدولہ کو دو اور ضمانت نامہ لکھوا
لاؤ - تھوڑی دیر مین کانسٹبل واپس آیا - رام سنگھ نے
پوچھا ضمانت نامہ لکھوا لائے - نوابصاحب سے ملاقات
ہوئی تو اُسنے یون جواب دیا -

کانسٹبل - اجی سرکار کیسا جمانت ناما - پڑھتے ہی چٹھی
اُٹھاکے پھینکدی اور کہا ہم نہین جانتے آگا یا گاگو - وہ
ہمارا ملاجم نہین ہی - وہ شہدا جواری چانڈو باج ہی -

رام - یہ تو نوکرون اور مصاحبون کے ساتھ حال ہی
ہم اسکو کیا کرین -

آغا - کیا کہا! شہدا جواری چانڈو باز ہی؟ ضمانت نہین
کی نواب صاحب نے!!!

آدمی - بشیر الدولہ کا ملازم جسکو انھون نے پہلے بھیجا تھا
کہ للتو اور کدرا کو بلا لاؤ) یہ بڑے تاجب (تعجب) کی
بات ہی - اِتنے بڑے رئیس اور اپنے مصاحب کی دو سو کی
جمانت نکی - کوئی کیس دن کی امید پر انکی نوکری کرے -

آغا - تو پھر اب حوالات کے بغیر چارہ نہین ہی -

رام - مجھے خود افسوس ہی -

آدمی - ایسے رئیس کی تو صورت نہ دیکھئے

آغا - بڑے پاجی نکلے -

رام - واقعی یہ شخص اِس قابل نہین ہی کہ کوئی اسپر بھروسا
کرے - افسوس اور دو سو روپلی!

آغا - بڑی خرابی مین ہم پڑ گئے -

رام - میرے امکان مین اگر کچھ ہوتا تو بندہ ضرور مدد کرتا
مگر افسر پولیس ہون - گو مگو کا معاملہ ہی -

آغا - پھر کوئی تدبیر ہی بتائیے -

رام - ایک کام کیجیے یہان ایک رئیس ہین نواب چھٹن صاحب
شاید آپ جانتے بھی ہونگے - انکو مین خط لکھتا ہون -

آغا - آپکی مہربانی کا شکریہ -

خط لکھکر رام سنگھ سب انسپکٹر نے اپنے آدمی کو دیا اور
کوئی دس ہی منٹ مین وہ واپس آیا اور اُسکے ساتھ نواب
چھٹن صاحب کا ایک متصدی تھا -

رام - کچھ جواب دیا -

متصدی - جواب نہین دیا ہی مگر یہ ضمانت نامہ لکھدیا ہی
اور فرمایا ہی کہ اگر آغا صاحب کو روپیے کی ضرورت ہو
تو یہ دو سو روپیہ نقد حاضر ہی -

رام - ریاست اِسکو کہتے ہین -

آغا - پانون دھو دھو کے پیجیے -

رام - جی خوش ہو گیا -

آغا - مین تو غلام ہو گیا -

متصدی - اور حضور فرمایا ہی کہ آغا صاحب کو اگر تکلیف
نہو تو تشریف لائین - گاڑی بھی بھیجی ہی اور کہا ہی کہ مین
بے آغا صاحب کے کھانا نہ کھاؤنگا -

آغا — یہ میں خواب دیکھ رہا ہوں!

آدمی — ایسے رئیس پر جان قربان کر دے۔

رام — چلیے — ہم بھی چلتے ہیں۔

رام سنگھ اور آغا صاحب گاڑی پر بیٹھے۔ آغا کے حکم سے آدمی بھی کوچ بکس پر بیٹھ لیا۔ اور گاڑی چلنے ہی کو تھی نہ میاں سنجر الدولہ چھدا گلچھرو بھی جھٹ سے آن موجود ہوئے

رام — کیا آپ بھی چلینگے —

چھدا — کھانے کا نام سنا اور نہادہ چلا۔

آغا — آپ تو ہمیں سولی ہی پر چڑھائے دیتے تھے۔

چھدا — نواب چھٹن صاحب کو دعائیں دیجیے۔

آغا — رونگٹا رونگٹا دعا گو ہے۔

رام — اس انسانیت کو دیکھیے کہ ضمانت نامہ لکھ دیا اور دو سو اٹھہ پیچھے ہیں پیسے اور گاڑی بھیج کے بلوایا کہ بغیر آپ کے کھانا نہ کھاؤنگا۔

آغا — اور جان نہ پہچان۔

نواب چھٹن صاحب بہادر کے دولتخانے پر پہونچے تو وہ استقبال کے لیے آئے اور آغا صاحب سے بغلگیر ہوئے۔

آغا — حضور مجھے اپنا غلامان غلام ———

چھٹن — ہرگز اس قسم کی تقریر نہ کیجیے گا۔ آپ میرے برادر حقیقی کے برابر ہیں۔

آغا — خداوند ———

چھٹن — میں ایک نہ سنونگا — مجھے رنج ہوتا ہے۔

آغا — میں کیا عرض کروں —

ج — مزاج شریف کو نوال صاحب —

رام — حضور کی جان و مال کو دعائیں دیتا ہوں —

ج — بشیر الدولہ تو ایک نالائق پاجی آدمی ہے بلکہ چوڑا آدمی اتج ابیولج —

آغا — حضور انھیں کے کام کو گیا تھا۔

آدمی — سرکار ہم دونوں گئے تھے —

رام — مگر ان لوگوں کا سزا — ایسے پاجی کی نوکری کیوں کی

آغا — دیکھیے اب تو ہم غریبوں کی اللہ نے سنی ہے — اس مہری والے مقدمے میں کیسا ذلیل ہوتا ہے —

چھٹن — آپ کو تو سب معلوم ہی ہے

آغا — حضور دن رات کا رہنے والا مجھے نہیں تو اور کس کو معلوم ہوگا —

چھٹن — کیوں صاحب وہ اصل میں مہترانی ہے —

آغا — حضور یہ کچھ نہ پوچھیے —

رام — لعنت خدا —

چھٹن — اسکی ارواح پر لعنت —

آدمی — ہجور ہم سب کا ایمان کھویا —

آغا — ہم لاعلم تھے —

چھٹن — ہم مسلمانوں کا ایمان ایسا بودا نہیں ہے کہ لاعلمی میں کسی نے مہترانی کے ساتھ کھانا کھلا دیا اور ایمان جاتا رہا — مگر اسکی بدمعاشی کو دیکھیے کہ روپیہ پاس موجود ہوکے پسند آئی تو کون پسند آئی —

آغا — حضور دن رات وہاں یہی شغل رہتا ہے کہ صبح کو دو اور دوپہر کو ایک اور سہ پہر کو دس اور شب کو چار —

چھٹن — اور سب منکوحہ — بن بیاہی کوئی نہیں —

آغا — سب منکوحہ — یہی تو سخت عیب ہے —

چھٹن — اب اس مہری والے مقدمے میں تو آپ کی

گواہی ضرور ہوگی۔ آپ کیا کیجیے گا۔

آغا۔ اب تو مین حضور کا غلام ہون جو حضور فرمائینگے وہ عرض کرونگا اب تو بالفعل اس مخمصے مین پھنسا ہون اس سے چھٹکارا ملے تو بڑی خیر ہو۔

رام۔ ضمانت ہو جانے سے اتنا البتہ ہوا کہ آج حوالات سے بچگئے مگر سات برس کی قید اس دفعہ مین ہے۔

آغا۔ [illegible] ہوش اڑ گئے۔

رام۔ بڑے جنجال مین پھنسے ہو۔

آغا۔ اور ان حضرت کی گواہی نے اور بھی معاملہ بگاڑ دیا سمجھ تک باقی نہین رکھا۔

چاندا۔ بندہ راست بازست سچ۔

راست میگویم و یزدان نہ پسندد جز راست

حرف راست مشو دن۔

رام۔ آگے آیئے۔

آغا۔ تو خداوند جہان اسقدر عنایت کی ہے اتنی مہربانی اور کیجیے کہ مجھے کسی طرح بچا دیجیے۔

رام۔ نواب صاحب پورا احسان کیجیے۔

چھٹن۔ خدا گواہ ہے چٹکی بجاتے رہا ہو جائین۔

آغا۔ خداوند ہون یہ ٹوپی رکھکر حضور تمام عمر شکر گذار رہونگا بس زر خرید غلام بنا رہونگا۔ ورنہ اگر دس برس کی قید ہوگی تو حضور چکی پیستے پیستے مرجاؤنگا۔

چھٹن۔ ابھی آپ کا اعتبار نہین ہے۔

آغا۔ مین سمجھا نہین۔

چھٹن۔ آپ سے اندیشہ ہے۔

آغا۔ وہ کیا!۔

چھٹن۔ جبتک آپ خوب یقین نہ دلاوین کہ اب نواب بشیر الدولہ سے نہ ملیے گا تب تک ہم کوئی وعدہ آپ سے نہین کرسکتے۔ ہم ابھی کھٹکتے ہین۔

آغا۔ حضور یہ کیا فرماتے ہین۔ حضور کو یہ یقین ہے کہ مین بشیر الدولہ سے ملونگا۔ اگر مین اسکی صورت دیکھنے کا روادار ہون تو ایک باپ کا نہین۔

چھٹن۔ پھر قول ہارتے ہو۔

آغا۔ ہارے۔

چھٹن۔ اور گواہ کون ہے۔

آغا۔ ہمارے اور آپکے درمیان مین خدا گواہ ہے۔

چھٹن۔ بس منظور۔

رام۔ اب آپ نواب صاحب سے کچھ نہ کہیے شب کو یہین آرام کیجیے مگر بشیر الدولہ کا آدمی جو ساتھ ہے

آغا۔ جی یہ تو میرا نوکر ہے۔ تنخواہ انھین سے پاتا ہے [illegible] ہین ہے۔ اسکو مین نے بچپنے سے پالا ہے۔ جہان مین رہونگا وہان یہ بھی رہیگا۔

آدمی۔ حضور مین تو نمک پروردہ ہون۔

آغا۔ تمنے دیکھا بشیر الدولہ نے کیسی طوطے چشمی کی مجھے اسقدر غصہ اسپر ہے کہ بیان نہین کرسکتا۔

آدمی۔ سرکار حکم ہو تو ناک کاٹ کے ابھی ہم لے آوین ذرا دیر نہ لگے۔

آغا۔ کام تو ایسا ہی کیا ہے۔

چھٹن۔ ابھی خاموش رہو۔ جو ہم اور کوتوال صاحب بتائین وہ کرو جلد بازی نہ کرو۔ تم اب ہمارے رفیق ہو۔

آغا تو بشیر الدولہ سے جلا ہوا تھا ہی اور یہ بھی سوچا

کہ اب انکا اقبال یاری پر نہین ہو بلکہ بدی پر ہو اور انھون نے میرے ساتھ اسقدر بے مروتی اور طوطے چشمی بھی کی ہو چھٹن صاحب کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ تا دم مرگ ممنون منت رہونگا۔

اب سنیے کہ اصلیت اسکی یون تھی کہ نواب چھٹن صاحب نے پولیس والون کو بشیرالدولہ تک بھیجا ہی نہین اور سکھا دیا کہ تم آکے کہدو کہ وہ ضمانت نہین کرتے اور کہتے ہین کہ اس بدمعاش سے ہمسے کوئی واسطہ نہین۔ وہ سب سے لڑتا ہو۔ اس چلکے سے آغا کو بشیرالدولہ سے بدظن بلکہ جانی دشمن کر دیا۔ اب بشیرالدولہ کے ہاتھ پانون بھی انکے دشمن ہو گئے۔ مہری آپ کے خلاف گواہی دینے کو موجود جمالن خون کی پیاسی۔ کندن اور منمن جان بچا کے بھاگین تو اس مکان کی طرف رخ بھی نکیا۔ آغا الماغوجی پاتا تو مار ہی ڈالتا کہ اپنے کام کے لیے بھیجا اور جب مصیبت کا وقت آیا تو پولیس مین دھر دیا۔ اگرچہ مین کدر را اور للتو اسے بشیرالدولہ کی نسبت لڑنہ پڑتا تو پولیس تک جانیکی نوبت کاہیکو آتی۔ ہمنے تو خیرخواہی کی کہ ہمارے آقا کو گالیان دیتا ہو ہم نہین سن سکتے۔ اور جب پولیس مین دھر گئے تو ہمارے خلاف ہو گیا۔ ادھر انسپکٹر پولیس جو انکے بڑے دوست تھے انکو بھی اپنے وقت پر دغا دی اور دشمن بنا لیا۔ الغرض شہر بھر انکے خلاف اور انکا عدو ہو گیا اور کوئی بھی دوست نظر نہ آیا۔ وجہ یہ کہ جو اسکے دوست تھے اور جنھون نے اسکے لیے اپنا نقصان کیا انھین کا دشمن ہو گیا۔

زندان کو چلے مچل مچل کر

نواب بشیرالدولہ نے ادھر ادھر بڑی دوڑ دھوپ کی کہ کسی تدبیر سے انکی دفعیہ جاؤن تو پھر ان حرکتون سے باز آؤن مگر کوئی اپنا حامی نہ پایا۔ وکلا مین سب نے جواب دیا بیرسٹرون نے قطعی انکار کیا۔ مجسٹریٹ دشمن ہو گیا گواہی کو ایک نہین۔ کل احباب کل لازم کل آشنا اور تمام شہر انکے خلاف گواہی دینے کو مستعد۔ پولیس کی یہ کوشش کہ پھانسی ہی ہو جائے۔

جسوقت صاحب مجسٹریٹ کے سامنے جا کے کھڑا ہوا تو شہر بھر امنڈ آیا اور سب کے سب خوش تھے کہ آج بشیرالدولہ قیدخانے جائینگے۔ صاحب مجسٹریٹ کے اجلاس پر یہ خوب روئے اور صاف اقبال جرم کیا اور جسقدر گواہ پیش ہوے سب نے صاف صاف کہا کہ حضور انکو خوب معلوم تھا کہ مہری کا میان موجود ہو اور جان بوجھکر اس بیچاری کو گھر مین بند کر رکھا اور کسی طرح باہر نہ نکلنے دیا اور جمالن کا حال بھی انکو خوب معلوم تھا کہ اسکا میان موجود ہو جسوقت جمالن اور اسکا میان اور باپ اور کئی اور بہتر اور بہتر انسان کھڑی ہوئین اور جمالن نے اظہار دیے کل سامعین نے حقارت اور نفرت کی نظر سے بشیرالدولہ کو دیکھا کہ نوابزادہ اور اتنا بڑا امیر کمینون کے ساتھ کھانا کھاتا تھا کئی آدمیون نے باواز بلند (لعنت) کا لفظ کہا اور کئی آدمیون نے زور سے دعا مانگی یا خدا اسکا منھ کالا کر کہ یہ بنی نوع انسان کا ننگ پیدا ہوا ہی۔

تمن جان نے ڈاک [illegible] دی تھی کہ جلدی خبر لاؤ کہ کیا ہوے بدذات کا کیا حشر ہوا گھر سے پچاس قدم کے فاصلے پر ایک [illegible] رونا کھڑا تھا۔ اور [illegible] سے ایک گولی کے ٹپے پر ایک اور رونا تھا اور پھر وہان سے دو کھیت کے فاصلے پر ایک سوار تھا۔ اور وہان سے کچہری تک دوڑ دوڑنے اور

دو سوار گھر سے کہہ کہ ادھر سزا ہو ادھر فوراً انکو اطلاع ہو جائے اور خوشی کے شادیانے بجین -

نازو کی یہ کیفیت تھی کہ کھٹ ہوا اور اُنکے کان کھڑے ہوے اور خواصون کو حکم دیا کہ دربان سے پوچھو کوئی خبر آئی - گاڑی کہین کھڑکھڑائی اور یہ چوکنا ہوئین - مغلانی کی زبان دعا مانگتے مانگتے تھک گئی کہ یا علی مشکلکشا دس برس سے کم سزا نہو - بلکہ یون کہنا چاہیے کہ یہ دعا مانگتے مانگتے زبان تھک گئی -

مہری آمین آمین کہتی جاتی تھی -

مگر بھر مین سب کو یقین تھا کہ بشیر الدولہ ضرور سزا پائیگا اور اگر بشیر الدولہ کو سزا نہ ملتی تو ہمین شک بھی نہین کہ قمرن کو غش آجاتا نازو زار زار روتی مغلانی کی جان نکلجاتی - اور نوابصاحب کے دلمین بشیر الدولہ کیطرف سے پھر کھٹکا ہوجاتا اور ہمین بھی شک نہین کہ ابکی بشیر الدولہ جان کا دشمن خون کا پیاسا ہوکر خدا جانے کیا کیا ستم ڈھاتا -

جون جون وقت گذرتا تھا قمرن اور نازو مضطر و بیقرار ہوتی جاتی تھین - نواب صاحب کی بے صبری بھی پل پل بڑھتی جاتی تھی اندر سے باہر تک سب اسی خبر کے منتظر تھے کہ بشیر الدولہ قید ہوگیا - دو بجے قمرن نے ممن کو نوابصاحب کی گاڑی پر سوار کرا کے کچہری بھیجا کہ جلدی سے خبر لاؤ - اُسنے واپس آکے کہا کہ ابھی صاحب نے حکم نہین سنایا مگر مقدمہ بالکل بگڑ گیا -

نازو سمجھی کہ مقدمہ بگڑ جانے کے یہ معنی ہین کہ بشیر الدولہ جیت جائینگے - بڑی حسرت کے ساتھ کہا (ہے ہے اب کیا ہوگا ابکی وہ سلے ہی ڈالیگا موا - میرے تو جیسے ہوش سے اُڑ گئے ہاتھون کے طوطے اُڑ گئے) قمرن نے تسلی دی اور کہا (باجی جان تم کچھ سمجھین بھی - اُلٹی اُلٹی سنتی ہو - یہ کہتے ہین کہ اُس مونڈی کاٹے کا مقدمہ بگڑ گیا - تو جو مقدمہ بگڑ گیا تو ہماری جیت ہی) مغلانی نے بھی اس کلام کی تائید کی (جی ہان یہ تو اسکے معنی ہین ہی - حضور کچھ کا کچھ سمجھین - اور اب دو گھڑی مین سُن ہی لوگی - اب وہ موا بچتا نظر نہین آتا) نواب صاحب نے مسکرا کر نازو کو بنانا شروع کیا کہ (اگر ابکی بشیر الدولہ چھوٹا تو خیر نہین نظر آتی - قمرن کا تو اب وہ کچھ بنا نہین سکتا - مگر ہان تم بیان والی ہو تمکو البتہ عدالت تک کھنچوائیگا) نازو نے جواب دیا (اس بات کا تو بیان تم ہی نہین رکھنے - ہمارے میان کا ہونا نہونا سب برابر ہے - وہ موا ایک کھڑکنی پر ایسا لٹو ہے کہ جان دیتا ہے - ہم سے اُسکو کوئی غرض کوئی سروکار نہین - ہم چاہین دن بھر مین ستر کرین چاہے سو ہمارا میان تو ہمکو چھوڑ چکا جیسے چھٹے سانڈ - اب ہم کو کاہیکا ڈر ہے) نوابصاحب نے کہا (اس بھروسے بھی نر رہیے گا - وہ میان کسی ایرے غیرے پچکلیان کو بنا لیگا - اور اُسکی طرف سے دعوی کرا دیگا) نازو بولی (اُسکی ایسی تیسی مونڈی کاٹے کی - کچھ قمرن کا اُسنے بنا لیا کچھ اب ہمارا بنائیگا - قمرن کے تو میان بھی موجود تھے جب میان کے ہوتے ساتھی کچھ نکر سکا تو اب ہمارا کیا کر سکیگا کہ ہمارا میان بھی موجود نہین ہے - تم یون ہی واہی تباہی ہمین بنایا کرتے ہو اس جھگڑے مین ہم نہ آنے کے اور پہلے تو وہ بچیگا کب - خبر آتی ہی ہوگی کہ بڑے گھر بھجوا دیا گیا) مغلانی نے آمین کہکر دعا مانگی کہ یا علی مشکلکشا اب جلدی سے مشکل کشائی کیجیے - اب کان یہ سننے کو ترس گئے کہ اُس موے موذی نے دس برس قید کی سزا پائی اور

شہر بدر کر دیا گیا - یہ تو موا اس قابل ہیگا کہ اُسکے سر سے اِسکا سر مونڈے اور گدھے پر اُلٹا سوار کرے مُنھ کی طرف دُم اور دم کی طرف مُنھ - (اِسپر بڑا قہقہہ پڑا اور مسخرے نے مغلانی کو بنانا شروع کیا کہ کیون بی مغلانی کیا بشیر الدولہ کے بھی دُم ہی)-

مغلانی - دہی جی - دُم نہین پٹھو سہی -

مسخرہ - ہم تو سمجھے تھے کہ آدمی نہین دُمدار ستارہ ہی -

مغلانی - اے تو منحوس تو موا ایسا ہی ہی -

مسخرہ - تمنے اُسکی دم کہان سے دیکھ لی -

مغلانی - آپ بھی بس - ع -

سب صورت انکو رفقط دم کی کسر ہی

نازو - ہان تو گدھے پر سوار کرکے کیا کرے -

مغلانی - خوب سا ہنڈوا دے -

مسخرہ - بھلا منھ بھی کالا کرے کہ نہ کرے -

مغلانی - نہین - مُنھ نہ کالا کرے - مُنھ کالا کرنے سے لوگ سمجھینگے کہ موے مسخرے کلیجو کا بڑا بھائی ہی -

مسخرہ - کہ مغلانی کا خالو سمجھینگے -

مغلانی - نواب صاحب دیکھیے یہ مسخرہ میرے بھی مُنھ چڑھنے لگا اب مین اِسکو صلواتین سناؤنگی ہان -

ن - تم نے خود ہی چھیڑی -

قمرن - جھوٹ بولتے ہو تم - چھیڑ خانی اِسی موے نے کی -

مسخرہ - کسی زمانے مین مغلانی پر بھی غضب کا جوبن تھا -

مغلانی - اور کسی زمانے مین تیری آپا پر بھی غضب کا جوبن ہوگا - مونڈی کاٹا خبیث -

نازو - ٹیپکا جو بولا ہوگا - خبردار -

مسخرہ - آپ تو نازو جان کچھ سمجھتی تو ہین نہین - ہمارے اور بی مغلانی کے رشتہ ہی ایسا نازک ہی -

نواب - کیا رشتہ ہی بھئی -

مغلانی - (بگڑ کر) حضور اور رشتہ دیتے ہین -

نواب - ہمنے تو صرف رشتہ پوچھا تھا -

مسخرہ - یہ ہماری نصف بہتر ہوتی ہین -

اِسپر مغلانی بہت بگڑی اور مسخرے کو صدہا بے نقط سنائین اور بڑا قہقہہ پڑا - اور مسخرے اور مغلانی سے دیر تک جھگڑا بازی رہی - یہان صرف نواب صاحب اور ممن اور چند اشخاص رہ گئے تھے - چھٹن صاحب اور آغا محمد اطہر اور نواب رونق جنگ اور اختر اور میان کلو سب کچہری گئے تھے نواب صاحب اپنا دل مسخرے کی باتون سے بہلاتے اور منتظر بیٹھے تھے کہ بشیر الدولہ کے قید ہونے کی خبر سنین جب تین بجے اور کچہری سے کوئی واپس نہ آیا تو انکو تشویش ہوئی اور اختر کو انھون نے تم پر دوڑا دیا کہ تم بھی جاؤ اور خبر لاؤ -

مغلانی - آج جشن ہوگا -

نازو - دیکھو اللہ ہی -

قمرن - ہمارا تو دل گواہی دیتا ہی باجی -

ن - اسمین شک کیا ہی جی -

قمرن - وہ چاہئے ایک ہی مہینے کو قید ہو جائے -

مسخرہ - مگر کیا نیچا دیکھا ہی -

ممن - ایسے کا ایسا ہی انجام ہوتا ہی -

ن - ایک نہ ایک روز پیمانہ لبریز ہو جاتا ہی -

ممن - اور آغا اور اختر جی کیسا دشمن ہو گیا -

مغلانی - آغا تو آغا ہاتھ پاؤں دشمن ہو جاتے ہیں حضور اپنے ہی ہاتھ پاؤں دشمن ہو جاتے ہیں - بری گھڑی اللہ نہ دکھائے - یا پاک پروردگار ایسی گھڑی سے بچانا -
جیسا ہوسے نے کیا ویسا ہی پایا - سزا ہوسے کی -

اتنے میں مہری دوڑتی اور غل مچاتی ہوئی آئی کہ فتح ہے فتح ہے حضور فتح ہے - سوار نے آکے عرض کیا کہ موذی کو مار لیا - صاحب نے قید کا حکم سنایا ہے - جس نے سنا اچھل پڑا -

قمرن - (مارے خوشی کے آنسو آنکھوں میں بھر آئے) چل جھوٹی کہیں کی - سچ سچ بتا -
نازو - بڑے موذی کو مارا - بڑے موذی کو مارا -
مغلانی - ہماری دعا کہیں خالی جایا کرتی ہے -
نواب - (چہرہ بشاش) اف - آج جیسے کسی نے قارون کی دولت اور قزل ارسلان کی سلطنت ہمکو دیدی - میں سچ کہتا ہوں کہ بڑی مشکل سے میں خوشی کا ضبط کرتا ہوں اور دل کو سنبھالتا ہوں - اوہ مجھے تو اس بدبخت نے کہیں کا نہیں رکھا تھا - مگر چاہ کن را چاہ درپیش - جو بات یہ میری نسبت چاہتا تھا وہ اسکے آگے آئی -
مسخرہ - کہ کرد کہ نیافت -
مغلانی - اب آج تو جوڑے بانٹیے سرکار -
قمرن - کہیں کسی نے دل لگی تو نہیں کی ہے -
مغلانی - اے نہیں -
نازو - نواب جاکے باہر پوچھو تو -
قمرن - اے ہاں یہ تو ناحق ڈر سے بیٹھ گئے -
نازو - اے باہر جاکے دیکھو - پوچھو کون آیا ہے کیا کہتا ہے -
نواب - (کوٹھی کے احاطے میں جاکے) کون آیا ہے -

دربان - حضور چھٹن صاحب نے کچہری سے -
راوی - دربان کچھ اور کہنے کو تھا کہ اتنے میں دور سے ایک گاڑی نظر آئی اور ہمن نے کہا (حضور یہ تو نواب رونق جنگ بہادر کی گاڑی معلوم ہوتی ہے) اتنے میں گاڑی ذرا قریب آئی اور فٹن میں سے لوگوں نے غل مچایا - مگر بعد کے سبب سے کچھ سنائی نہ دیا - نواب صاحب اور ہمن درجہ انگیز واحاطے سے سڑک کی طرف دوڑے اور چونکہ وہاں بستی نہ تھی اس سبب سے اور بھی بے تکلف دوڑنے لگے یہاں تک کہ گاڑی روک لی گئی اسپر نواب رونق جنگ اور نواب چھٹن صاحب اور آغا محمد اطہر اور نواب محمد عسکری کے وارد غیر سوار تھے - ملتفت ہوتے ہی چھٹن صاحب نے بآواز بلند کہا (مبارک باشد مبارک باشد) ع -

ہمیشہ دلبر جان مبارک باشد

ہمن - حضور بڑی خوشی ہوئی - واللہ بڑی خوشی ہوئی -
راوی - گاڑی سے سب اتر پڑے اور آغا محمد اطہر اور نواب محمد عسکری لپٹ گئے - اور بڑے قہقہے پڑے ضبط مسرت محال تھا -
نواب - بھائی صاحب سچ کہیے گا کیا اسکی قدرت ہے - کیا کا کیا ہوگیا - میں ذرا اسکی صورت دیکھتا کہ جب حکم سنایا گیا تو اسکے چہرے کی کیا قطع تھی - نانی ہی مرگئی ہوگی - ہائے تیرے کی -
آغا - مردنی چھائی ہوئی تھی - چہرے کی رنگت جیسے دھویا ہوا کپڑا -

ٹہلتے ہوئے کوٹھی میں پہونچے ہی تھے کہ ویسے ہی بیرسٹر صاحب اور دعا گاڑی پر آ پہونچے - ناظرین کو یاد ہوگا کہ نازو اور قمرن پہاڑ سے اتر کر بیرسٹر کی اس کوٹھی میں فروکش ہوئی تھیں

جو شہر سے بالکل الگ تھلگ تھی یہ کارروائی جو اس حصہ نا دل میں بیان کی گئی اُسی کوٹھی میں ہوئی تھی۔

سیر شہر — (گاڑی سے اُتر کر) لے بھائی صاحب اب عدہ وفا کیجیے۔ ہمارے منشی مہراج بلی صاحب بھی ہمارے ساتھ ہیں۔

مہراج — (مسکراتے ہوئے گاڑی سے اُتر کر جھپٹ کے کوٹھی کے اندر پہونچے) مبارک مبارک۔ بشیر الدولہ لد گئے۔

زندان کو چلے مچل مچل کر

نازو — کے برس کی قید ہوئی۔

مہراج — ایک برس کی۔

قمرن — (بہت خوش ہو کر) اللہ جانتا ہے کہیں مجھے وہ نہ ہو جائے جسکو شادی کے ساتھ۔

نازو — نحس بات نہ منھ سے نکالا کریں۔

مغلانی — کیوں منشی جی جب حکم سُنایا گیا تو کیا حال اُسکا ہوا ہوگا۔ کانپ اُٹھا ہوگا۔ ہے ہے کیا بُری گھڑی ہوگی۔

مہراج — بُری گھڑی تھی کہ اچھی گھڑی تھی؟

مغلانی — حضور ایک طرح تو اچھی تھی اور ایک طرح بُری تھی۔

نازو — اب قید میں کب سے رہیگا۔

مہراج — اب قید تو ہے ہی۔

نازو — بس آج ہی سے۔

مہراج — سر منڈ گیا ہوگا۔ رنگے ہوے کپڑے پہنے ہونگے۔

قمرن — اب ہمیں جیسے سچ سا ہوتا ہے۔

مغلانی — اللہ سب کا بھلا کرے مگر یہ اسکو سوجھی کیا تھی جو جیسا کریگا وہ ویسا پائیگا۔

اتنے میں سیر شہر اور کل حاضرین جلسہ مع نواب نامدار کے [illegible] سارے خوشی کے چوطرفہ شور اور غل مچانے لگا

سب کے سب ایکدم سے غل مچاتے تھے اور کوئی کسی کی نہیں سنتا تھا سب اپنی اپنی گاتے تھے۔

سیر شہر — کیوں کیسا نیچا دکھایا۔

مہراج — آج کا دن بھی عجیب دن ہے۔

مغلانی — لے حضور اب منتیں پوری کیجیے۔

مہری — کوئی کسی کی نہیں سنتا۔

مسخرہ — یہ خوشی کی بربونگ ہے۔

آغا — ارے یارو ایک ایک آدمی بولو۔

نازو — کان پڑی آواز نہیں سُنائی دیتی۔

قمرن — کچھ مجھ سے کہتی ہو باجی۔

نازو — کہتی ہوں سب اپنی ہانک رہے ہیں۔

قمرن — ہمنے اب بھی نہیں سُنا۔

چھٹن — لے بھائی صاحب اب وعدہ وفا کیجیے۔

نواب — ارے یارو یہ کیا حماقت ہے۔

جملو — حضور غلام بھی حاضر ہے۔

نواب — کچھ گانا شروع کردو کہ یہ سب دہی خاموش ہو رہینگے

آغا — تدبیر تو اچھی ہے۔

جملو — بہت خوب حضور سے

ہر روز عیش کیوں نکرے روزگار عیش
ایک ایک غم کے بدلے میں سو سو ہزار عیش

نواب — بھئی خوب چیز چھیڑی ہے میاں جملو۔ واللہ!

چھٹن — حسب حال۔ برجستہ و موزوں۔ ہاں صاحب فرمائیے

جملو — حضور عیش کا تو دن ہی ہے — ع

رنگین نشاط سے ہے سپید و سیاہ دہر
ہے ابلق زمانہ پہ گویا سوار عیش

اختر۔ بہار عیش بھی آگئے۔

جملو۔ کوئی قافیہ نہ بچیگا۔ ؎

اِس عملدے کو چرخ نے عشرتکدہ کیا۔
اب دیکھیے دکھائیگا کیا کیا بہار عیش

اہل زمین کو زیر فلک جوشش نشاط
آسودگان خاک کو زیر مزار عیش

اللہ ری اسکی گرمی ہنگامہ سرور
کیا کیا نکالتا ہے دلون کا بخار عیش

رحمت سے حق کی دور نہین جنتی کیطرح
گر آج دوزخی کو ملین بیشمار عیش

لکھا کسی نے بھول کے گر کوئی حرف غم
نکلا زبان خامہ سے بے اختیار عیش

ناز و۔ پہلے ہم کو سب حال بتا دو پھر گانا سنو۔

نواب۔ اچھا یہ ختم کر لینے دو پھر کہین۔

بیرسٹر۔ آؤ ہم تم اس کمرے مین چلکے بیٹھین۔

ناز و اور بیرسٹر دوسرے کمرے مین جاکے بیٹھے۔

ناز و۔ ایک برس بھر کی قید ہوئی؟

بیرسٹر۔ ہان! کیا تھوڑی ہے۔ اپنے کیے کو پہونچگیا۔

ناز و۔ روتا تھا کچھ۔

بیرسٹر۔ مرگیا۔ یہ رونا لیے پھرتی ہین۔ چہرے کی رنگت ایسی ہوگئی جیسے مردہ۔ خون کا نام نہین۔ سفید اور آنکھین گڑھے مین دھنس گئین۔ کچھ پوچھو نہ۔ جتنے آدمی تھے سب کو سناٹا ہوگیا اور سبھا کے سب عبرت کرتے تھے

ناز و۔ اسکی کوئی جورو جاتا بھی ہے۔

بیرسٹر۔ جورو نہ جاتا اللہ میان سے ناتا۔

ناز و۔ اتنی اچھی بات ہے۔

بیرسٹر۔ کیون نازو جان ریل پر کی کوئی بات یاد ہے۔

ناز و۔ بڑے استاد ہو۔ سوا اپنے مطلب کی بات دوسرا مطلب نہین۔

بیرسٹر۔ کیون صاحب یہ طوطے چشمی۔ اچھا خیر ادھر دیکھو تو سہی جاتی کہان ہو۔

ناز و۔ (مسکرا کر) اے ہے! اے ہے۔ مین آپکی ان گیدڑ بھبکیون مین کب آتی ہون بھلا۔

ب۔ نازو پچھتاؤگی پھر۔

ناز و۔ تمھاری ایسی تیسی۔

ب۔ اچھا جائیے بس اب ہمسے نہ بولیے گا۔

ناز و۔ (ہاتھ پکڑ کر) کچھ سڑی ہوگئے ہو۔ ہم دل لگی کرتے تھے۔ تم سا ہمکو ملے کہان۔

ب۔ پھر اچھا ایک بوسہ تو دیدو۔

ناز و۔ تم تو ہو جلد باز۔ یہ موقع نہین ہے۔

ب۔ اچھا یہ مانا۔

جب میان جملو گا چکے تو چھٹن صاحب نے بیرسٹر کو آواز دی کہ میان ادھر آؤ ذرا مشورہ کرین آج تو رتجگا ہوگا۔ بڑی بڑی تیاریان ہورہی ہین۔ نازو اور بیرسٹر باہر آئے اور چھٹن صاحب نے یون کچہری کا حال بیان کیا۔

جسوقت صاحب کے چپراسی نے آواز دی ہم سب کا عجب حال تھا۔ اور اتنے آدمی جمع ہوئے تھے کہ تل دھرنے کی جگہ نہ تھی۔ ٹھٹھ کے ٹھٹھ بھرے ہوئے۔ بشیر الدولہ کانپ رہا تھا جب صاحب کے روبرو گئے تو وہ کسی کاغذ پر دستخط کر رہے تھے اب لوگ دل کے کانون سے سننا چاہتے ہین کہ کیا حکم ہوتا ہے

اُنکی طرف والے دعا مانگتے تھے کہ بری ہوجائیں اور بٹے داغ یہان سے جائیں اور ادھر والے دست بدعا تھے کہ قید کا حکم سنایا جائے اور جن عورتون پر اسنے بدعت کی تھی وہ یہی چاہتی تھین کہ پھانسی کا حکم سنایا جائے۔

نازو۔ اوئی کیا پھانسی بھی ایسین ہوتی ہی۔

نواب۔ بات کہتے ہین جی۔

مہراج۔ بھلے برے لوگ تو یہ چاہتے ہی تھے۔

چھٹن۔ جب صاحب دستخط کرچکے اور بشیرالدولہ کیطرف انھون نے دیکھا تو وہ تھر تھر کانپنے لگا۔ صاحب نے کہا ردل بشیرالدولہ تم سخت نالایقی کا کام کیا ہی۔ پرایا نکاح پڑھا ہوا عورت لوگ کو تم عزت لیا)۔

قمرن۔ ہی ہی۔ مرگیا ہوگا بس۔ کیا برا وقت تھا۔

مہراج۔ مردنی تو اُسی وقت چھا گئی تھی بس۔

نواب۔ کچھ بولا بھی۔ مگر بولتا کیا بھلا۔ نانی مرگئی تھی جان پر بنی ہوئی کہ اب قید کا لفظ کہا اور قید کا حکم سنایا اور گئے گذرے۔

رونق۔ سب کو یقین ہوگیا کہ اب یہ نہین بچیگے۔

مسخرہ۔ صاف صاف کہدیا نا۔

چھٹن۔ نہین اُسطرف والون کو ابھی تک یقین تھا کہ شاید کچھ فہمایش کرکے بری کردین مگر یہ محال امر تھا۔

نازو۔ اُف۔ اسپر تو بنی تھی اور مین سن سن کے کانپ اُٹھتی ہون کہ یا اللہ اُسکی کیا حالت ہوگی۔

مہراج۔ حالت کیا۔ سکتے کا عالم تھا۔

قمرن۔ اچھا اب مختصر کرو۔

چھٹن۔ اجی اب شب کے جشن کا ذکر کرو۔

نازو۔ ہان یہ کہان کا جھگڑا لگایا ہی۔

آغا۔ آج جشن کرنے کی تو ہماری صلاح نہین ہی لوگ کیا کہینگے بہت برا سمجھینگے۔ آج کیا معنی دو ہفتے تک نوحہ کرجاؤ ہماری تو یہی صلاح ہی۔

نواب۔ منظور۔ مگر کثرت راے کیا ہی۔

چھٹن۔ ہماری بھی یہی راے ہی۔

نازو۔ اجی تو ہم اپنے گھر مین تو جشن کرین جی یا گھر مین خوش روزہ کرنے مین بھی عیب ہی۔

چھٹن۔ گھر مین جو چاہو کرو۔ ایمین کسی کا کیا اجارہ ہی چاہے سب کے سب ملکے ناچو چاہے گاؤ بجاؤ۔

آغا۔ آج خوب اُڑے۔ بھئی آج ہماری طرف سے دعوت ہی خدمتگار کو بلواؤ۔

نازو۔ آج سوا شامپین کے اور کچھ نہ پئینگے ہم۔

آغا۔ جو چاہو پیو۔ اور ہم قمرن جان۔

قمرن۔ بس جو باجی پئینگی وہی ہم بھی پئینگے۔

آغا۔ بہتر حساب کرلون۔ نواب محمد عسکری اور چھٹن صاحب اور ہم اور اختر اور مسخرہ اور نازو اور قمرن اور مہراج بلی اور ممن اور رونق جنگ آج سب کو پینی پڑیگی۔

نواب۔ تو کتنے آدمی ہوے سب ملاکے دس ہوے دو تو خالی شامپین پئینگے نازو جان اور قمرن اور باقی سب ہر کی۔

آغا۔ تو آدھی درجن تو ہوسکی ہوئی اور آدھی درجن شامپین پانچ اور دو بوتل شری اور دو بوتل اکشا مبھرلن برانڈی اور دو درجن سوڈا اور ایک درجن لمونیڈ اور ایک بوتل پھرز کی بھی ہونی چاہیے۔

ممن۔ نہد اور اسکے ساتھ ہی اسیکا فرینٹسانسنگی

منگوا لیجیے گا۔

سنجوہ۔ وہ کیا ہوگا۔

ممن۔ صبح کو طبیعت سب کی پریشان ہوگی۔

نواب۔ بھئی کیا کہی ہو واللہ۔

چھٹن۔ خوب سوجھی واقعی جہاں اسقدر کثرت سے شراب اور اسقدر سامان وحشت ہوگا وہاں ضرور صبح کو طبیعت بدمزہ ہوگی۔

رونق۔ ہمارے نزدیک دو بوتل ہوسکی اور ایک بوتل شامپین اور چار چار بوتلیں سوڈا اور لمونیڈ کی کافی ہیں۔

نواب۔ بس باقی جھول جال ہو۔

نازو۔ تیری ایسی تیسی اور نواب کی سے کے ساتھ آج تو ہم دیدبلا کے اتنی پئینگے کہ سویرے تک خبر نہ رہے آج دن ہی ایسا ہے۔

قمرن۔ ہاں باجی جان سچ کہتی ہو۔

نواب۔ اور جو تم بیہوش ہوئیں۔

آغا۔ پاپوش سے۔

قمرن۔ جوتی کی نوک سے۔

نازو۔ بیہوش تو ہونا ہی چاہیے۔

چھٹن۔ بھئی پھر جلدی منگواؤ۔

بیرسٹر۔ سنو بھئی ہماری راے تو یہ ہے کہ آج خوش روزہ ضرور ہو مگر ذرا اعتدال کے ساتھ ہو۔

نازو۔ ہم آج کسی کی نہ سنینگے۔

قمرن۔ اور نہ ہم سنینگے باجی جان۔

بیرسٹر۔ دل لگی آج اچھی ہوگی۔

نواب۔ ایک کام کرو بھئی۔ تین آدمی کم کم پئیں تاکہ اگر ہم لوگون سے کوئی بے ضابطگی ہو تو روکے۔

رونق۔ بندہ تو محروم ہو۔

آغا۔ کیون بنتے ہو یار ہجے۔

ممن۔ خداوند غلام دو بجے تک نہ پئیگا۔

نواب۔ بہتر۔ جب تک سب سو کبھی نہ پئینگے۔

ممن۔ اور جب دو بجے لگا لگاؤنگا تو کب تک پی سکونگا

بس۔ اور آپ لوگ پی پاکر سو گئے ہونگے۔ ہین اور نواب رونق جنگ بہادر اور میان جلوے تین آدمی کافی ہین۔

بیرسٹر۔ بندہ اپنے قرینے کے ساتھ پئیگا۔ نہ کم نہ زیادہ تم سب کو مین ہی سنبھالونگا جی۔ گھبرانے کا بیکو ہو۔

آغا محمد اطہر صاحب نے سوداگر کے نام رقعہ لکھا اور نواب محمد عسکری کی اشتم پر آدمی کو بھیجا کہ بہت جلد سب سامان حاضر کرو۔ ابھی جاؤ اور ابھی آؤ۔ یہان سب ابھی کے منتظر ہین

نازو۔ اور کھانے کا بندوبست کیا ہوگا۔

بیرسٹر۔ اس سے تم کو کون مطلب ہے۔

نازو۔ مطلب یہ ہے کہ جو ہم کہین وہ پکواؤ۔

بیرسٹر۔ فرمائیے۔

نازو۔ پورا مرغ کباب ہو۔ اور انڈون کے آملیٹ خوب پیاز اور پودینا اور ذری سا بیسن دیکے۔

راوی۔ اب آملیٹ کی فرمایشین ہونے لگین اور رکھشا متھا اور باجرے کی روٹی بھول گئین۔

بیرسٹر۔ یہ تو آپ کی فرمایش ہے اور بی قمرن جان صاحب

قمرن۔ بس یہی کباب سالن قورمہ اور کیا کباب سے بڑھکر اور کیا گزک ہوگی۔

بیرسٹر۔ تو مرغ کباب مسلم مرغ۔ اور آملٹ جسکو نازو جان آملیٹ کہتی ہین۔ اور بکری کے کباب۔ مرغ کا قورمہ پلاؤ

وغیرہ تو پکے ہی گا۔
مسخرہ۔ اور حضور ایک ہماری بھی فرمایش ہو۔ ہرن کے
انڈوں کے کباب بھی ہوں۔
راوی۔ اسپر سب نے قہقہہ لگایا مگر مہراج بلی چپ چاپ
بیٹھے رہے۔
آغا۔ منشی مہراج بلی صاحب شاید اس لطیفے کو نہیں سمجھے۔
مہراج۔ جی ہاں نہیں سمجھے۔ ہونہہ! نہ سمجھنے کی ایک ہی کہی
آغا۔ اچھا کیا سمجھے۔
مسخرہ۔ سمجھے اور سمجھ کے ہوئے۔
مہراج۔ اسمیں بات ہی کیا ہی۔ ہرن کے بھی کہیں انڈے
ہوا کرتے ہیں۔ ہرنی کے انڈے کہنا چاہیے تھا۔ مرد کے
انڈے کیسے۔
راوی۔ اسپر پیشتر سے بھی زیادہ قہقہہ پڑا۔
نواب۔ بھئی کیا خوب سمجھے ہو واللہ۔
چھٹن۔ دور کی سوجھی جناب۔ کہنے لگے ہرن کے انڈے
نہیں ہوتے۔ ہرنی کے انڈے ہوتے ہیں۔ واہ صاحب واہ۔
آغا۔ اور مرد کی کتنی کہی۔ ہرن تو مرد ہوتا ہی نا۔ اور ہرنی
عورت ہوتی ہو۔
چھٹن۔ جی ہاں مرد اور عورت کی خوب ہوئی۔
بیرسٹر۔ اب یہ مرد اور عورت ہی ہوا کریگا یا اس تقریر کو
ختم بھی کیجیے گا۔ تو وہی معمولی چیزیں پکیں۔ کباب اور
قورمہ وغیرہ۔ مگر بھائی صاحب آج کے کباب بھی وہ
خوش ذائقہ پکینگے کہ عمر بھر نہ کھائے ہوں۔
نازو۔ تو پھر ہم کبابوں ہی کی گزک بنائینگے۔
قمرن۔ اوئی۔ اور چانول اور گوشت کچھ نہ کھاؤ گی۔

نازو۔ بس اور کچھ نہیں۔ یہ کیا کم ہو۔ اس سے بڑھکر اور
گزک ہی نہیں۔
کوئی ڈیڑھ گھنٹے کے بعد نواب محمد عسکری صاحب کا ٹمٹم
آیا اور یہاں سب کے سب بشاش ہو گئے کہ سامان عشرت
آگیا اور لطف صحبت دوچند ہو جائیگا۔
بیرسٹر نے ایک مختصر سی اسپیچ دی کہ دیکھو یارو ایسا نہو کہ
کثرت ہو جائے۔ ورنہ اسکا خمیازہ برا ہوگا۔ پیو گے تو
ضرور ہی مگر سمجھ بوجھ کے۔ ابھی سے دل میں ٹھان لو کہ
کم کم پینگے۔ مگر انکی اس اسپیچ کو سنتا کون تھا۔
آغا۔ آج آپ پاگل ہو گئے ہیں۔
چھٹن۔ جی ہاں جبھی تو خبط کی باتیں کرتے ہیں۔
نازو۔ اے ہاں یہ کیا پادریوں کی سی وعظ کرتا ہو۔
نواب۔ سچ کہتے ہیں۔
قمرن۔ اچھا پھر تم نہ پیو۔
آغا۔ لے اب ڈرائنگ روم میں چلیے۔ کھانے کے کمرے
میں چل کے بیٹھیے۔ وہاں یہاں کی نسبت زیادہ لطف ہو۔
چمن۔ غلام تو نہ جانے کا سرکار۔ بس بندہ تو دس بجے سے
کارروائی شروع کریگا۔ مگر آپ لوگ بھی ذرا سمجھ بوجھ کے
شغل کیجیے گا۔

نہ چنداں بخور کز دہانت برآید
نہ چنداں کہ از ضعف جانت برآید

مہراج۔ اب یہ باتیں تو ہوا ہی کرینگی۔ بندہ سے چل کے
کھانے کے کمرے میں ڈٹتے ہیں۔
منشی مہراج بلی کے اٹھتے ہی اور سب بھی اٹھ کھڑے
ہوئے اور کھانے کے کمرے میں آکے کرسیوں پر بیٹھے

اور بیرسٹر صاحب کے خانساماں اور نواب صاحب کے خدمتگار نے آنکے پہلے سامان لیس کیا۔ میز پر بمبلہ اور گلاس چنے۔ اور بوتلین کھولین۔ پہلے شامپین کی ایک پائنٹ کھولی اُسکے بعد ہوسکی۔ شامپین نازو اور قمرن نے پی اور ہوسکی اور حاضرین جلسہ کے گلاسون مین انڈیلی گئی اور سوڈے کی بوتلین دنادن کھلنے لگین۔

بیرسٹر صاحب نے گلاس اُٹھا کر کہا بی قمرن جان کی تندرستی کا جام پیجیے) اور سب نے تھوڑی تھوڑی چسکی لگائی۔ اِسکے بعد نواب چھٹن صاحب نے بی نازو جان کی تندرستی کا جام پیا۔ اور منشی مہراج بلی نے تجویز کیا کہ آغا محمد اطہر صاحب کی تندرستی کا جام نوش کیا جائے۔

چھٹا گلچھرے مسخرے کو بھی لوگون نے زبردستی پلا ہی دی ابھی کھانا نہین منگوایا گیا۔ صرف بکری کے کباب اور تلے ہوئے پیٹھے اور آملٹ گزک کے لیے حاضر تھے اور نیبو (لیمون) اِس سے بہتر گزک اور کیا ہو سکتی تھی۔ چھٹا گلچھرو کو سب سے زیادہ لطف حاصل ہوا۔ اور لہرا لہرا کر فرمایا کہ

نشے مین کبابون کا مزہ کیا جانین
بدمزہ لوگ غم عشق کے کھانے والے

آغا۔ سوجھنے لگی۔

مسخرہ۔ آپ کے قدمون کی قسم۔ ایسا لطف کبھی کبابون مین نہین حاصل ہوا تھا۔ گویا نعمت کی مان کا کلیجا ہے۔

نازو۔ شامپین بھی کیا چیز ہے۔

قمرن۔ باجی دینا ہو اور شامپین ہو۔

آغا۔ اور نواب ہون۔

مہراج۔ ہان قمرن کو تو ایسا ہی کہنا چاہیے مگر نازو جان کے دل سے کوئی پوچھے کہ وہ کس جوان رعنا کا نام لینگی۔

آغا۔ پوچھ دیکھو۔

مہراج۔ پوچھین کیا۔ ہم خود جانتے ہین۔

آغا۔ بھلا پوچھ دیکھیے۔

مسخرہ۔ تو پوچھنے مین کیا مضائقہ ہے۔

مہراج۔ نازو جانی لے بولو اب۔

نازو۔ ای ہم خود ہی جانتے ہو۔

مہراج۔ بندگی۔ اب فرمایئے۔

آغا۔ اِسکی سند نہین۔ نام لیجیے کہین۔

مہراج۔ اچھا نام بھی لے دو جی۔

نازو۔ ہم تو اپنے بارسٹر کا نام لینگے۔

بیرسٹر۔ (کھلکھلا کر) واہ رے مین۔

مہراج۔ نازو دیکھو سنبھلو۔ مگر خیر اِسوقت نشے مین ہو معاف کیا۔ آیندہ ایسا کلمہ مُنہ سے نہ نکالنا۔

نازو۔ دُر مونڈی کاٹے تجھیر اللہ کی سنوار۔

آغا۔ یہ بُد صب ہوئی بھائی صاحب۔

نواب۔ کیون جی جس دن نینی تال مین خبر آئی تھی کہ کدریا نے رپورٹ لکھوائی ہے اُسدن کو خیال کرو اور آجکے دن کو زمین آسمان کا فرق ہے۔ خدا نے بڑا فضل کیا۔ وہ دن ہمین خوب یاد ہے۔ کیسی کھلبلی مچی ہوئی تھی کہ الامان الامان توبہ ہی بھلی۔ ہوش اُڑے ہوئے تھے۔

نازو۔ آپ کی بھی کیا باتین ہین نواب صاحب بھلا اِس جشن مین اُس دن کا کون ذکر ہے۔ کہان تو مزے مزے اپنے پی رہے ہین۔ کہان انھون نے اِس منحوس دن کا ذکر چھیڑ دیا۔

قمرن - مین تو کانپ اٹھی مجھے وہ دن یاد آگیا -
مغلانی - بدن کے رونگٹے کھڑے ہوگئے -
آغا - این اِیہ مغلانی کہان سے بول اُٹھین -
مغلانی - حضور آج خوب دل کھول کے ہنسیے بولیے ایسی ویسی بات کا خیال نہ کیجیے -
مہراج - ہان ہماری بھی یہی راے ہے ؎

امروز روز جشن ہے سب ملکے جشن کرلو
گلگون شراب سے تم جام طرب کو بھرلو

آغا - شعر شاعری شروع ہوگئی -
اتنے مین منشی اختر صاحب بھی تشریف لاسئے اور ع

لوگون کو شکار ہاتھ آیا

آسیئے آسیئے - آؤ بھئی منشی اختر صاحب - مزاج شریف
آسیئے جناب - اسوقت کہان سے ؎

بعد مدت کے پھنسا آج پرانا چنڈول
لگی گلشن کی ہوا دُم کا ہلانا گیا بھول

حضور اسوقت کہان سے تشریف لاسے ہین - ابھی ابھی یہان سے اُٹھ کے کہان چلے گئے تھے - اب ہم رندون سے تنبیح غیبت کی نہ لیجیے - بس بسم اللہ کیجئے شریک ہو جاییئے
اختر جکرایا کہ خوب پھنسا - خدا ہی خیر کرے - اب ان لوگون سے مفر محال ہے - اور دل لگی یہ کہ سب کے سب پیے ہوے ہین - اندھے کی داد نہ فریاد - سوچا کہ ناحق ہی آیا -
نواب - بیس دفعہ تو ہمارا آپ کا ساتھ ہو چکا ہے اب یہ آپ ان - خ کی کیا لیتے ہین -
اختر - (ہاتھ جوڑکر) سرکار یہ سب سچ ہے مگر غلام کو آج معاف ہی کردیجیے تو بہتر ہے - بڑا ہی ممنون ہونگا -
آغا - یہ نہونے کا -
نازو - آج اس خوشی کے دن ایسی باتین کرتے ہو -
چھمن - لے اب خاصی طرح سے پیجیے - اور بہت چین چپڑ کی نہ لیجیے - ورنہ یہ زبردستی بطور سے پیش آئینگے -
اختر - غلام کو کوئی عذر نہین مگر حضور ---
مہراج - اگر مگر دونون کی ایسی تیسی -
اختر - حضور مگر -
مہراج - اجی اگر مگر دونون کی ایسی تیسی - اگر کی تجی ہوتی ہے اور مگر دریا مین ہوتا ہے -
اختر - یا الٰہی - اب -
چھمن - لو میان - اڑا دو بس اب -
اختر - مجھے کوئی عذر نہین ہے مگر -
رونق - پھر وہی اگر مگر -
نواب - سنو صاحب - یا تو آسئے ہی نہوتے - ہم لوگون کو تمہارا خیال بھی نہ تھا - مگر تمہاری حماقت سنئے تمکو کہین کا نہ رکھا اب کیا ہو سکتا ہے ع -

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

آخر خوف کیا ہے بھائی - اگر گناہ ہے تو ہمارے سر پر بس اب اڑا لیجیے - لو بس -
نازو - پی جاؤ -
قمرن - یہ مزہ کرکرا کرنے آسئے ہین یہان -
نواب - پھر آسئے کیا کرنے تھے جی تم -
اختر - حضور قصور ہوا
بیر سٹر - اب ایک آپ ہی تو بہشت مین جائینگے اور ہم سب تو

دوزخی ہین-

	جنتی وہ ہون جنتی دوزخ ہین جلتی ہین میرے دامن تر سے	

اگر آپ کو شریک صحبت نہین ہونا تھا تو آنا کیا فرض تھا
اور اب جو آپ تشریف لائے تو ہماری صحبت کو بھر بخشد
کرنا کیا معنی- آپ کی بھی کچھ عجیب باتین ہین- اتنے لائق اور
معتبر ہوکر اسقدر بھی نہ سمجھے- نازم باین ریش وفش ماشاء اللہ-
آغا- کیون صاحب یہ ہماری صحبت مین بے لطفی کرنا کیا
معنی آپ کو آنا ہی کیا فرض تھا-
اختر- سب ہمین کو کہتے ہین-
نازو- غریب کی جورو سب کی سلہج-
قمرن- اے یا تو نواب اِنکو یہان سے نکالو یا زبردستی سے
پلادو- جھگڑا پاک ہو بس-
نواب- (بگڑکر) منشی اختر صاحب ہمسے آپ ہرگز نہ نبھیگی
آپ کو بلایا کس نے تھا- اگر آپ کو پینی ہو تو پیجیے ورنہ اپنے
گھر کی راہ لیجیے-
قمرن- اور پھر آج سے نہ آنا-
ممن- کیا ہو گیا- حضور کیا بات ہو-
نواب- ایک ممن بھی تو ہین- انھون نے کہدیا کہ خداوند
بندہ دو بجے کے بعد شروع کریگا- اچھا جب انکو یہ معلوم تھا
کہ دو بجے کے بعد شروع کرینگے تو یہ چپ چپاتے چلدیے اور
دوسرے کمرے مین جاکے بیٹھے کہ اگر یہان بیٹھا تو ممکن ہو
کہ لوگ زبردستی کرین کہ ضرور پیو اور آج عہد یہ ہوا ہو کہ تین
آدمی اپنے ہوش مین رہین- منجملہ اُنکے میان ممن بھی ہین
نواب ممن کی دور اندیشی کو دیکھیے کہ یہ اِس کمرے مین نہین
آئے یہ سمجھکر کہ اگر میرا خود جی للچایا تو مین پی لونگا اور نواب کی
نظرون سے گرجاؤنگا-
آغا- آپ نے تو اک بحر طویل چھیڑ دی-
نواب- مجھے عرض کر لینے دیجیے- تو ممن کا مطلب یہ تھا
کہ اگر مین پی لونگا تو نواب کی نظرون سے گرجاؤنگا اور اگر
مین نے نہ بھی پی تو یہ سب کے سب مجھے زبردستی پلا دینگے
لہذا وہ اِس کمرے مین نہین آئے- اب آپ یہ فرمایئے کہ
آپ کیا سمجھکر آئے-
اختر- حضور --- غلام-
نواب- آپ کیا سمجھکر آئے-
آغا- مین عرض کرون- آپ یہ سمجھکر آئے کہ میری صحبت کو
بھر بخشد کرین- بس-
اختر- حضور-
نواب- کیون بکتے ہو جی-
اختر- حضور غلام-
چھٹن- بھئی نواب محمد عسکری- خدا کے لیے یا تو اِس
مردک اختر کو نکال دو یا اُس سے کہو کہ تمھارے حکم کی
تعمیل کرے-
نواب- کوئی ہو-
آغا- حاضر خداوند- جو حکم ہو-
چھٹن- آغا صاحب یہ دل لگی کا موقع نہین ہو مذاق کو
اِسوقت بالاے طاق رکھیے-
آغا- بھائی اختر-
مہراج- بھائی صاحب بات یہ ہو-
نواب- ممن او ممن-

پیر شیر - اب سمجھو بوجھ کے چلیے گا -
نواب - کیون ؎

ما ز یاران چشم یاری داشتیم
خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

بیچارے اختر نے جو یہ رنگ دیکھا تو نواب صاحب کے ہاتھ سے جام شراب لیکر تین چار قطرے ڈرتے ڈرتے پیے اور کہا - شل مشہور ہو دبے پر بلی چوہے سے کان کترواتی ہو - ایک دفعہ پی تھی اب ایک دفعہ اور سہی ؎

زاہد کے مین ضرور ڈرانے سے ڈر گیا
جام شراب لائے بھی ساقی کدھر گیا

نازو اور قمرن بہت خوش ہوئین کہ اختر نے ہماری خاطر سے شراب پی لی اور نازو یون چہک کر بولین اللہ کی کیا کریمی ہو - ابھی کل ہی کی بات ہو کہ ہم دل مین سوچتے تھے کہ یا اللہ اب ہمارا کیا حشر ہوگا - پھر وہی ماش کی دال اور موٹی موٹی چپاتیان اور دن بھر محنت مزدوری - تیجو سے کا ساگ پانی اور نمک کا کہایا اب کس سے جائیگا اور مزدوری کون کریگا - یہان تو بے مرغ پلاؤ اور انناس پلاؤ اور کباب اور کندن ٹکیے کے لقمہ حلق سے نہ اُتریگا اور محنت مزدوری کا اب یہ حال ہو کہ ہل کے پانی پینا بھی محال ہو - اور سب سے زیادہ یہ سونچ تھا کہ نواب کو اللہ ان آفتون سے بچائے بُری گھڑی نہ دکھائے کہ انکی با دولت چین چان خوش گذرا کیا ہو - بارے اللہ نے ہماری سُن لی -

قمرن بولی باجی جان اگلے جو کہہ گئے ہین سچ کہہ گئے ہین کہ جو کنوان کھودیگا کسی کو اُس مین ڈھکیل دے وہ آپ ہی اُس کنوئیں مین گریگا اور ایسا گریگا کہ کہین ٹھلیٹرا

نہ لگیگا - دیکھو نواب بشیر الدولہ موے کو کیسا زغیبی تھپیڑا لگا - سیکڑون ہزارون کی آہ بدنصیبی اور غریب کی آہ کوئی بیکار جایا کی ہو - کیسا منہ کے بھل گرا ہو کہ نہ اُبھر سکتا ہو نہ تڑپ سکتا ہو -

بی مغلانی نے بھی ہان مین ہان ملایا - حضور ایسی بات کہی ہو کہ موتیون مین تولنے کے قابل - جواہرات ایک طرف رکھیے اور ان باتون کو ایک طرف - چاہ کن را چاہ در پیش ؎

کسی کی بدی تو نکر عیب ہو
کہ اُسکا خدا عالم الغیب ہو

اور جو حق کی طرف ہوتا ہو اُسکا کوئی بال بھی بانکا نہین کر سکتا ہے -

دشمن چہ کند اگر مہربان باشد دوست

بس یہ انسان یاد رکھے کہ کسی کی بدی نہ کرے ہم تو یہ جانتے ہین اور بشیر الدولہ تو دین و دنیا دونون کے کام کا نہین رہا -

گھسیٹے گنجی بیچ قوم عورتین ڈوم مہتر واہ واہ واہ - اور انھین یہ جان دیتا تھا جنکی آنکھ ناک صورت شکل کچھ بھی نہین - آنکھ نہ ناک نیو چاندسی -

جھلو - حضور کچھ گنگناؤن ؎

ساقیا برخیز و در دہ جام را
خاک بر سر کن غم ایام را
بادہ در دہ چند ازین باد غرور
خاک بر سر نفس نافرجام را
گرچہ بدنامی ست نزد عاقلان
ما نمیخواہیم ننگ و نام را

نواب - بس ہمارا اس شعر پر عمل ہو -
چھٹن - علی ہذا القیاس -
رونق - تم دوزخیون نے ہمکو بھی مارا ستیاناس کیا آپکی

وہی مثل ہو کہ ع۔

خود تو ڈوبینگے مگر یار کو لے ڈوبینگے

خود تو ڈوبے تھے ہی مگر ہمکو بھی ڈبویا۔

نازو۔ اچھا نواب ایک جام ہمارے ہاتھ سے بھی پی لو۔

رونق۔ اِن ہاتھون سے نصیب کہان ہو۔

مہراج۔ ہمکو تو نصیب ہو۔

بیرسٹر۔ ایسی تیسی آپ کی۔

نازو۔ یہ اپنی ٹانگ ضرور اڑاتا ہو۔ ہر بات مین اپنی ٹانگ اڑائیگا۔ مان نہ مان مین تیرا مہمان تو ہوتا کون ہو۔

بیرسٹر۔ اچھا ہمکو اور رونق جنگ دونون کو اپنے ہاتھ سے ایک ایک جام مودو۔ ع۔

کسکی رہی اور رہیگی کسکی

مہراج۔ اچھا پلادو۔ یہ بھی کیا یاد کرینگے یہ جام دے ہی چکی تھین کہ خدمتگار نے آکے عرض کیا حضور ڈیوڑھی پر سے ایک آدمی آیا ہو اور یہ خط لایا ہو) نواب محمد عسکری صاحب نے خط پڑھا۔ نائب داروغہ کی جانب سے خط تھا

حضور نواب قمر رکاب نواب محمد عسکری صاحب بہادر دام اقبالہ۔ بغرض میر ساند۔

کہ جب سے حضور عالیہ متعالیہ آقاے نامدار جناب حضور بلقیس مرتبت بیگم صاحبہ نے خبر سنی ہو کہ نواب ع۔

بدنام کنندۂ نکو نامے چند

کو صاحب مجسٹریٹ بہادر کے اجلاس سے قید کی سزا جسکا وہ نابکار مستحق تھا ملی ہو تب سے ازبس خوش ہین مگر مہری نے آکے کہا کہ جناب عالیہ فرماتی ہین کہ نواب صاحب کو عرضی لکھکر دریافت کرو کہ یہ خبر کہان تک صحیح ہو۔ حضور غلام نے کہلا بھیجا کہ سارے شہر مین خبر اڑی ہو اور بھائی صاحب کا رقعہ بھی اِس مضمون کا آگیا اور جو سپاہی یہان سے رونق اور تعینات کیے گئے تھے وہ بھی یہی خبر لائے ہین مگر تسکین نہین ہوتی۔

اب التماس ہو کہ حضور اپنے قلم مبارک سے دو سطرین لکھکر بھیجدین تو جناب عالیہ متعالیہ کی تشفی خاطر ہو۔ فدوی محلسرا مین بھجوادیگا۔ پہلے تو صلاح ہوئی تھی کہ ڈومنیان بلوائی جائین چنانچہ حیدری جونے والی آبھی گئی مگر نواب رونق جنگ بہادر کے ہان سے ممانعت آئی کہ اُسکے نام کے ساتھ بھی نواب کا لفظ ہو گو وہ کیسا ہی سیہ کار کیون نہو۔ لہذا ڈومنیون کا گانا موقوف رہا۔ اگر حضور محفل رقص کسی روز قرار فرمائین تو فدوی کو ضرور یاد فرمائین کہ جشن ضرور ہی ہو مگر ہان دو چار دن کے بعد۔

جواب حضور جلد بھیجین کہ فوراً نظر انور و اقدس جناب عالیہ دام اقبالہا سے گذرے۔ تابعدار نمکخوار۔

رونق۔ اپنے ہاتھ سے جواب لکھو۔

نازو۔ وہان بھی خبر ہوگئی جی۔

مسخرہ۔ سارے زمانے مین خبر ہوگئی۔

چھٹن۔ ارے صاحب ہر گلی کوچے مین اسوقت یہی چرچا ہوگا مشہور آدمی ہو کوئی ایسا ویسا نہین ہو۔ اُسکو کون نہین جانتا۔ ہر جگہ یہی چرچا ہوگا۔

اختر۔ گھر گھر یہی ذکر ہو یہی شور۔

نواب۔ اچھا ہوا کہ ڈومنیان نہین آئین اور گانا بجانا موقوف ہوگیا۔

مہراج۔ آپ کو جنون ہو۔

نواب - یہ کاہے سے -

مہراج - اب کسی کو کیا معلوم کہ ناچ کا ہیکو کیا گیا مگر ہان پہ کہو کہ اپنے دل کا چور ہی -

آغا - میرے دل کی بات کہی واللہ - لیکن احتیاط شرط ہی ایسا فعل کیون کرین جس سے مطعون خلائق ہون - اور خواہ مخواہ لوگ انکو بنائین - آج نہین کل سہی - کل نہین پرسون سہی - جلدی کیا ہی -

نازو - ہماری جان تو اس سے بڑھکے اور کوئی جلسہ نہوگا کہ سب مل کے ہنستے بولتے ہین - اور وہ مُوا آتا نشان ہین ہین نہوا تو کیا - خط کا جواب لکھ کے بھیجدو - دیر کیون کرتے ہو

قمرن - ہمارا سلام لکھدینا نواب -

نواب - (مسکراکر) بہت خوب -

آغا - ضرور -

قمرن - اور لکھ دینا کہ آپکے دیکھنے کو بہت جی چاہتا ہی - ایکدن کے لیے یہان آجائیے ہم بھی آنکھ بھر کے دیکھ لین -

آغا - بیگم صاحب آج خوش تو ضرور ہوئی ہونگی لیکن زیادہ تر خوشی کا باعث تب ہوگا جب وہ سنینگی کہ اب قمرن نکالی گئین -

قمرن - کیا منحوس باتین بکتے ہو - نکالا لیے تمکو - واہ وا کیا جانے کون گھڑی کیسی ہوتی ہی - تم بڑے بُرے آدمی ہو جی - آغا یا غا بنے ہین -

اختر - جی ہان -

چربی آنکھون مین تیرے چھائی ہی
بچھ نگوڑے کی شامت آئی ہی

چھٹن - کیا دے بھئی -

مہراج - انھون نے بھی اک ہانک لگادی -

نازو - اگر بیگم صاحب ایسا سمجھین تو انکی غلطی ہی - ہم لوگون کے آنے سے نواب کا فائدہ ہی ہوا نقصان نہین ہوا اگر ہم نہوتے تو یہ ادھر اُدھر روپیہ لٹا دیتے ہمارے سبب سے اتنا تو ہی کہ چار دیواری مین بیٹھے ہین کوئی تنخواہ ہمکو نہین ملتی ہان کھانے بھر کے تو گنہگار ضرور کرتے ہین - پھر خدمت نہین کرتے اور یون نواب کہدین ہم ابھی چلے جائین -

قمرن - تو نواب بچارے تو بولتے بھی نہین ہین -

نازو - یہ بیچ کے ٹھلوے تو بولتے ہین -

آغا - (قہقہہ لگاکر) تو ہم بیچ کے ٹھلوے ہین ؟

نازو - اور کون ہی تو -

آغا - (ہنسکر) اچھا اب دیکھو ہم لگائی بجھائی کی فکر کرین تو سہی - اچھا بی نازو -

نازو - (نشہ مین) تجھے دہنے ہاتھ کا کھانا حرام ہی جو لگائے بجھائے نہین - لگاؤ بجھاؤ -

قمرن - ای باجی وہ تو تمکو بناتے ہین اور تم بنتی ہو - چڑھ گئی ہی کیا -

نازو - مین ایک نہ مانونگی - اپنی اور آغا کی جان ایک کرونگی -

نواب - انکو ذرا ہی سی مین چڑھ جاتی ہی -

آغا - مجھے پائین تو کھا ہی جائین -

مہراج - اب انکو نہ ملے -

نازو - (لپٹ لگاکے) موئی کاٹے اب نہ ملیگی - کیا تیرے باپ کا مال ہی -

مہراج - بی کے ہت جھٹ بھی ہو جاتی ہین -

بیرسٹر - بھائی صاحب لطف تو اس لپٹ سے آیا ہی -

مہراج - بجا - آپ پر پڑے تو لطف کا لطف معلوم ہو -
پرائی کھوپڑی پر تو سب ہی کو لطف آتا ہی - کھوپڑی بجنا کہی -
مسیحرہ - بھرپور نہ پڑی -
آغا - ہان چھچھلتی ہوئی پڑی -
نواب صاحب نے اِس عرصے مین خط تیار کیا -
بیگم - لو مبارک - اِس بشیر الدولہ لعنتی کو صاحب نے
ایک برس قید سخت کی سزا دی اور جرمانہ الگ جرمانے کو
تو وہ کیا سمجھتا ہی - روپیے والا ہی مگر ہان قید کا نام سُنکہ
رو دیا ہے -

زندان کو چلے مچل مچل کر

ہمنے تو آدمی بھیجدیے تھے انھون نے کہا کہ نہین
کہا پورے ایک برس کی سزا ہوئی خوب شد - وہ ہی قابل
تھا - کیے کو پہونچیگا اب اپیل مین بھی کچھ نہونے کا -
رویا کرے مگر کیا خدا نے سزا دی ہی - اُلٹی ہو گئی - ایسے کا
یہی حشر ہوتا ہی - یہ تو بنی بنائی بات ہی -
راقم نواب
جب تک نواب صاحب کا خط جاے جاے تین چار
آدمیون نے بیگم صاحب کو باہر سے اطلاع دی کہ بشیر الدولہ
کو قید ہو گئی - مامائین اور مہریان اندر سے باہر آئی تھین
اور باہر سے اندر - اور تمام گھر مین خوشی کے شادیانے
بج رہے تھے کہ بڑے موذی کو مارا -
بیگم - آج کلیجے مین ٹھنڈک پڑی - بہت دن سے جل رہی
تھی - آج ٹھنڈک پڑی -
مغلانی - برس بھر تک یہ موذی کاٹا قید خانے مین
جھیلیگا جب کہین نجات پائیگا -

مہری - نا بی بی - دیکھ لینا وہین سے مرکے نکلیگا -
ماما - اب تو بیڑیان کھڑکھڑائیے - موے نے تمام شہر
کاندھے پر اٹھا لیا تھا اور روز روز کلیجا تھر تھر کانپتا تھا
کہ یا اللہ کیونکر عزت بچیگی -
بیگم - کیون بی مغلانی بھلا خوشی تو قمرن کو بھی ہوئی ہوگی
آخرش وہ بھی تو نواب کے حق مین دعاہی مانگتی ہوگی
کہ یا اللہ بشیر الدولہ نیچا دیکھے اور نواب کے پانون مین
کانٹا چبھنے پائے -
مغلانی - جی ہان سرکار اِسمین کیا فرق ہی اُسکی تو بڑھتی
دولت ہی - نواب ہی کے نام سے اور نواب ہی کیطرف
سے اور انھین کے سبب سے تو یہ اِتنی مشہور ہوئی
اور انھین کے دم سے اِسوقت شہزادی بنی ہوئی ہی
دونون بہنین چین کرتی ہین -
بیگم - اُف - ہم سوچتے تھے کہ یا اللہ کبھی وہ دن بھی
ہوگا کہ ہم گھوڑے بیچ کے بیفکر سوئینگے - جو خدانا کرے ذرا
نواب کے دشمنون کے پانون مین کانٹا چبھتا تو غضب ہی
ہو جاتا - چلو اب اپنی اپنی منتون کو پورا کرو جو وعدہ
کیا ہی وہ تو پورا ہو -
مغلانی - ہان سرکار ایسا ہی ہی یہ سچ ہی حضور -
اتنے مین نواب صاحب کا خط آیا اور ڈیوڑھی مین
کھڑے ہو کر ایک آدمی نے پڑھکر سنایا اور بیگم صاحب
اور بھی دل مین خوش ہوئین کہ اب کوئی شک نہین باقی
رہا کہ بشیر الدولہ قید ہو گیا -
اب سنیے کہ کچھ روز کے بعد نواب صاحب نے بڑے اہتمام
بلیغ کے ساتھ چلنے کی تیاری کی اور مشہور کیا کہ ہمارے

دوست نواب چھٹن صاحب کے ہان لڑکا پیدا ہوا ہی اور ہماری جانب سے جلسہ ہوا ہی - کیونکہ نواب بشیر الدولہ کے گرفتار ہونے کا جلسہ کرنا انکی وضع کے خلاف سمجھا جاتا اور لوگ سمجھتے کہ محمد عسکری ایک چھوٹی ہمت کے آدمی ہین نہ

ای دوست بر جنازۂ دشمن چو بگذری
شادی مکن کہ بر تو ہمین ماجرا رود

مگر اس بہانے سے کہ نواب چھٹن صاحب کے ہان لڑکا پیدا ہونے کا جلسہ ہی کوئی حرف نہین رکھ سکتا تھا - اور اندر باہر دونون جگہ دھما چوکڑی مچی ہوئی - ادھر اُنکے احباب مین وہ ہو حق مچا ہوا تھا کہ کئی دن تک برابر میکشی اور محفل رقص و سرود آراستہ و منعقد رہی -

بشیر الدولہ کو بھی قید خانے مین لوگون نے خبر دی کہ نواب محمد عسکری صاحب کے ہان کئی دن سے دھما چوکڑی مچی ہوئی اور دور دور سے طائفے بلوائے گئے ہین - یہ سُنا تو اور بھی بوٹیان نوچ لین مگر قہر درویش بر جان درویش - وہان کیا بس چل سکتا تھا - جن لوگون نے بشیر الدولہ کو اس خبر سے اطلاع دی تھی اُنھون نے اس طرح پر کہا تھا کہ گویا کسی کو کوئی مژدہ سُناتا ہی - ابتک کی عداوت کے سبب سے نواب بشیر الدولہ کو اکثر اوقات جھیلنے مین ذلیل ہونا پڑتا تھا -

فاعتبروا یا اولی الابصار

اس جشن جمشیدی اور بزم فریدونی اور صحبت طرب انبساط اور محفل رقص و سرود و نشاط کے اختتام پر جسکو جہان جگہ ملی وہان پڑ رہا - نازو اور قمرن اور منی اور منگلانی ایک کمرے مین سوئین - اور یہ سب سوئے تو اسطرح کہ گویا گھوڑے بیچکر سوئے تھے - ایسی لمبی تانی کہ کوئی گیارہ بجے بیدار ہوا کوئی بارہ کے عمل مین سو کے اُٹھا - اکثرون نے حمام کیا بعض بعض نے گومتی مین جا کے نہایا - کوئی دو بجے کے وقت کپڑے پہنکر کھانا کھانے بیٹھے - اسوقت پورا انگریزی ڈنر تیار ہوا تھا - ملگٹانی سوپ (ملتانی) مرغ کے کٹلٹ - مرغ کا اسٹو - مچھلی - ٹرکی روسٹ - مٹن روسٹ بط کا کباب - فرنچ بال - آملٹ - چکن کری - نان پاو لوف - آلو - گوبھی - چاول - پائی - پلم پڈنگ - مٹھائی فواکہ - چاے -

نواب محمد عسکری اور آغا محمد اطہر اور منشی مہراج بلی اور بیرسٹر نے صرف شامپین پی اور وہ بھی قلیل المقدار - رونق جنگ اور چھٹن صاحب اور ممن نے بیر پر اکتفا کی نازو اور قمرن نے شیرز ملا کر جنجر پی لیا - دن کے سبب سے تیز شراب کسی نے نہین پی - پان کھا کر حقے پی رہے تھے کہ آغا محمد اطہر کے آدمی نے کہا حضور آغا الماغوجی آئے ہین - اور سلام کرنا چاہتے ہین - حکم ہوا کہ بلا لو -

آغا - (الماغوجی) حضور کل حاضر نہو سکا -

نواب - آپ بڑے واہی ہین -

آغا - ایک ایسی وجہ ہو گئی کہ -

چھٹن - اور آئے بھی تو بیوقت - ابھی ہم لوگ کھانا کھا چکے

آغا - کچھ تو بچا بچایا ہوگا -

نواب - کھائیے گا - کوئی ہی - آغا صاحب کو کھانا کھلوا دو حکم دو کہ جلد میز پر چن دے -

باورچی نے مرغ کے کٹلٹ اور کری اور چاول اور ایک روٹی اور مکھن دانی اور نمکدانی اور سرکہ اور

چٹنی اور آلو اور مچھلی اور فریج بال لاکے میز پر چن دیا آغا صاحب نے چکھنا شروع کیا۔ خدمتگار نے ادب کے ساتھ دریافت کیا (خداوند۔ گرم کرنے والی بھی کوئی شے حاضر کرون)

آغا۔ نواب صاحب وغیرہ نے اِسوقت کھانے کے ساتھ پی تھی؟

خ۔ جی ہان۔ کسی نے بیئر پی۔ کسی نے شامپین۔ دو ایک نے خالی جنجر بئیر ہی پی۔ تھوڑی تھوڑی سب نے پی۔

آغا۔ اچھا پھر کوئی ہلکی چیز لاؤ۔ مگر تھوڑی ہو۔ دن کا وقت ہے۔

خ۔ شری پیجیے۔ لمونیڈ ملا کے مزہ دیگی۔ آج ہی تو پینے کا دن ہے آغا صاحب نے چار پگ شری کے اُڑائے اور ایک بوتل لمونیڈ بھی پی اور منہ دھوکر محفل مین آئے۔ حقہ پیا پان کھائے۔

نواب۔ انگریزی کھانا کیا اچھا پکا تھا۔ آپکو پسند ہے؟

آغا۔ کیا بات ہے حضور۔ سب سے بہتر کٹلٹ تھی اور مچھلی بھی خوب پکی تھی کاریگر لوگ ہین۔

چھٹن۔ کچھ اور بھی ساتھ تھا۔

آغا۔ جب مین نے ساکہ قدرے قلیل سب صاحبون نے پی ہے تو بندہ بھی لہول کے شہیدون مین داخل ہوا ہے۔

لہول کے کشتون مین داخل ہو ہین

رونق۔ آپ نے اِسوقت ان چیز پسند کی۔

آغا۔ حضور ہم غریبون کے سب چیزین نعمت ہین۔ اور پھر ایسے دربار مین۔ بندے نے تو اِسوقت شری پی لمونیڈ کے ساتھ۔

مہراج۔ آپ کیا شراب پیتے ہین۔

آغا۔ جی نہین حضور۔

چھٹن۔ اِن سے پوچھیے آپ نے کیا کھایا۔

مہراج۔ ہمنے بازار سے پوری منگوائی۔ ہم تو ہندو ہین (مسکرا کر) اور کیا کھاتے۔

چھٹن۔ جھوٹے کی ایسی تیسی۔

مہراج۔ بیش باد۔

چھٹن۔ او کافر۔ کھاتا ہے اور کھاکے مکر جاتا ہے۔

مہراج۔ ہزار روپیے کا لقمہ ہو تو نہ کھاؤن۔

آغا۔ (راطر) کبھی دعوت تو مہراج کے ہان ہوئی تھی۔

دال ادہر کی بے نمک پھیکی
جسمین خوشبو ذرا نہ تھی گھی کی

مہراج۔ کھاکے یہ کفران نعمت! کیون صاحب۔

نواب۔ بڑے احسان فراموش لوگ ہین۔

مہراج۔ دو قسم کا پلاؤ اور دو قسم کے کباب اور کندن قلیہ اور نان بشیر اور مرغ کباب اور نان آبی اور میوے کی روٹی اور مٹھائی اور ایک درجن بوتل شامپین اور خدا جانے کسقدر انبار لگا ہوا تھا۔

چھٹن۔ جی ہان مجھے یاد ہے۔

نواب۔ تم تو کنجوس ہو یار مگر تمھاری منشیانی بڑی فیاض اور تخیر ہین۔

مسخرہ۔ اب بندہ بھاگتا ہے۔

نازو۔ (ہنسی کو ضبط کیا)۔

قمرن۔ (مسکرانے لگی) یاد ہے کچھ۔

نواب۔ کیا واہیات۔ اس ذکر کو جانے دو صاحب۔

چھراج - (چہرہ سرخ) اسی سے تو ہم کہتے ہین کہ یہ صحبت شریفون کے قابل نہین ہی (بگڑکر) سب پواچ اِسہین بھرے ہوئے ہین - سب پاجی کرگفتہ اند ؎

ہمنشین تو از تو بہ باید
تا ترا عقل و دین بیفزاید

نواب - بھائی صاحب ابکی دفعہ بکرمہ نے وہ چیخ ماری اور وہ غل مچایا کہ ہم لوگون کو خوف تھا کہ مبادا ہم پیچ پڑین - معاذ اللہ کا مقام ہی مین تو سمجھا کہ ہم سب پراج بے بھاو کی پڑین مگر ع -

رسیدہ بود بلائے و لے بخیر گذشت

شرفا کے گھر مین اسقدر غل مچتے ہمنے نہین سنا تھا - اور کھانا! توبہ ہی بھلی - کوئی شی کھانے کے قابل نہ تھی مگر شراب کے زور سے کچھ زہر مار کیا اور پھر اپنے گھر کا کھانا منگوانا پڑا - چیزین کثرت سے تھین مگر لاحول ولا قوۃ!!!

چھراج - تم لوگ اِس قابل ہو کہ تمکو ترسائے اور بھوکا رکھے اور کھانا ندے اور بازار سے نانبائی کی دوکان سے کچھ منگوادے - حلوائی کی دکان اور دادا جی کا فاتحہ وہ بھلے مانس کیا جو کسی شریف کی ہجو کرے - کھانے اکو مگراے - یہ بڑے پاجیون کا کام ہی - ہم سے بڑی غلطی ہوگئی واللہ - خیر - اب سے آئے گھر سے آئے -

نواب - یہ تو ہم لوگون کو کہنا چاہیے کہ اب سے آئے گھر سے آئے - اب کبھی جرأت نہو گی کہ تمسے دعوت مانگین کیونکہ جب اپنے گھر سے کھانا منگوانا پڑا تو دعوت سے کیا فائدہ - اور دیسی شراب ملعون نے منگوائی تھی ایسا غصہ آیا کہ بیان سے باہر - مگر قہر درویش برجان درویش - یہ تو ہم لوگون کو کہنا چاہیے کہ اب سے آئے گھر سے آئے - آپ تو مزے مین رہے ہم لوگ البتہ اب آپ سے جھوٹون دعوت نہین مانگ سکتے -

چھراج - اچھا بھئی ابکی کسی روز ہم دعوت کرینگے -

جھمن - روپیہ بسا دیجیے -

نواب - بس یہی ترکیب اچھی ہی - ہم اپنے پکوا لینگے تم اِس جھنجھٹ مین کیون پڑو - ہم بھگت لینگے -

قمرن - اچھا پکے تو واہ واہ بُرا پکے تو واہ واہ -

مسخرہ - کوئی شکایت نکر سکیگا -

نازو - واہ ہم اپنے اہتمام سے پکوائینگے جی -

چھراج - بس بس - یہی ٹھیک ہی - تخمینہ کرو -

نازو - کَے آدمی ہین - ایک ہین اور ایک قمرن اور نواب عسکری اور نواب رونق جنگ اور جھمن صاحب اور آغا صاحب اور چھراج بلیا اور آغا آغا جی اور یہ موا مسخرہ اور ممن اور کون بس -

چھراج - یہ سب گنتے ہوے -

نواب - اور سب کے پہلے اپنا اور قمرن ہی کا نام لیا -

ممن - اور ہم سب کے بعد -

چھراج - آٹھ اور ایک نو آدمی ہوے -

نازو - اور بچے گا کیا گیا -

ممن - اہتمام تمھارا اور پوچھو ہمسے -

نازو - اجی نو آدمیون کے [illegible] کوئی دس سیر کا پلاو ہو -

ممن - (قہقہہ لگاکر) بلکہ [illegible] سیر -

رونق - نازو کا اہتمام [illegible] تو میان کا دوالا نکلجا ئیگا نو آدمیون کے لیے [illegible] سیر پلاو -

نازو۔ کیا تھوڑا ہوا۔

ممن۔ فی آدمی پاؤ بھر بھی رکھو تو نو پاؤ ہوئے اور نو پاؤ کا سوا دو سیر ہوا۔ نہ کہ نو سیر۔ سوا دو سیر کا تم ڈھائی سیر رکھو تو انتہا ہے۔

نواب۔ کچھ اور بھی ہوگا یا بس پلاؤ ہی پلاؤ۔

نازو۔ اور انگریزی روٹی ہوگی اور مکھن۔

رونق۔ معقول! بیل اچھا ہے۔

ممن۔ بورانی ہونی چاہیے۔ کباب پکواؤ۔

مہراج۔ یہ تو سب مفت خورے ہیں۔ تم پلاؤ اور انگریزی نان پاؤ اور مکھن اور دو سیر کا قورمہ بس یہ پکواؤ۔ اور ماش کی دال اور چپاتیاں۔ بس بہت ہے۔

چھٹن۔ اپنی اصلیت پہ آگیا۔ ماش کی دال اور روٹی۔

نازو۔ اجی پلاؤ ہوا۔ قورمہ ہوا۔ روٹی ہوئی انگریزی۔ مکھن ہوگا اور کوئی سوا سیر کے کباب سہی۔ ارد کی دال اور روٹی نہ سہی۔

نواب۔ آپ نقدی بسا دیجیے قبلہ اور ہم کسی خانسامہ کو باورچی ٹولے سے بلوا کے اسکے سپرد اہتمام کر دینگے۔ ورنہ آپ تو ہیں پاجی۔ آپ ارد کی دال اور موٹے موٹے ٹکڑوں کے سوا اور کچھ نہ کھلائیے گا۔ ہم آپ سے خوب واقف ہیں قبلہ۔ ایک دفعہ جھینپا کھا گئے۔ اب سے آئے تو گھر سے آئے ورنہ اس دعوت کو سلام ہے۔

چھٹن۔ یا ممن کے تعلق اہتمام کر دیجیے۔

منشی مہراج بلی جھینپ میں آ گئے کہ تو گئے کہ ابکی ہم ڈنر دینگے مگر ہوش اڑے ہوئے کہ ایک رقم کی رقم نکل جائیگی۔ کچھ جواب دینے ہی کو تھے کہ نواب رونق جنگ بہادر کے

ایک مصاحب نے آ کے عرض کیا (حضور اسوقت آنکھوں سے آنسو نکل پڑے)

نواب۔ کیوں خیر باشد۔

رونق۔ آنسو کا کون موقع ہے میر صاحب۔

مہراج۔ خدا خیر کرے۔

رونق۔ بولو صاحب۔

میر۔ (مصاحب) حضور ذرا تکلیف کریں اور ذرا پھاٹک تک چلے چلیں۔

نواب۔ کیا ہے کیا۔ کچھ کہو تو سہی۔

رونق۔ پی ہے چڑھی آنکھ۔

ممن۔ ارے میاں کچھ کہو گے بھی۔

میر۔ حضور چل کے دیکھ لیجیے۔ میں زبانی نہ کہونگا بڑی وقت کا مقام ہے خدا کی قسم حضور۔

نواب۔ ممن جاؤ تو بھئی۔

رونق۔ عجب بے تکا اور جھکی آدمی ہے۔

ممن اُس مصاحب کے ساتھ باغ کے پھاٹک تک گئے اور افسوس کناں واپس آئے۔

نواب۔ کیا ہے بھئی۔

ممن۔ حضور خود چل کے دیکھ لیں۔

نواب۔ معقول! تم بھی وہی بولنے لگے۔

ممن۔ حضور خدا یہ دن دشمن تک کو نہ دکھائے۔

نواب محمد عسکری اور رونق جنگ اور چھٹن صاحب اٹھ منشی مہراج بلی اور سب احوالی موالی اٹھ کھڑے ہوئے کہ چل کے دیکھیں کہ کیا ماجرا ہے۔ مگر ممن نے منع کیا اور کہا پھاٹک تک چلیے مگر وہاں سب کے سب جا کے [illegible]

پھاٹک تک سب گئے اور وہاں سے ممن کے ساتھ پہلے چھٹن صاحب باہر گئے۔ دیکھا تو فوراً تیر کے ساتھ ممن نے دو ایک باتیں کین اور بڑے افسوس سے واپس ہوئے

رونق۔ کیا بات ہے بھائی صاحب۔

چھٹن۔ افسوس صد ہزار افسوس۔

نواب۔ دل لگی بازی ہے معلوم ہوتا ہے۔

چھٹن۔ کیا بکتے ہو۔ دل لگی بازی نہین۔ بڑی رقت کا مقام ہے۔ ہے ہے۔ کون رئیس اور کس حالت مین ہے افسوس صد افسوس ؎

گندم از گندم بروید جو ز جو
از مکافاتِ عمل غافل مشو

اس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے۔

ممن۔ حضور افسوس ہے کہ نواب بشیر الدولہ سڑک کوٹ رہے ہین۔ وہی قیدیون کے کپڑے اور کنٹوپ۔ رونا آتا ہے واللہ۔

نواب۔ یا خدا شہر آفات سے بچا۔ یا خدا ہم سب کو شہر آفات سے بچا لے۔ ہم گنہگار بندے بندی ہین۔ بھئی ہم سے نہ دیکھا جائیگا۔

ممن۔ حضور واپس چلین۔ یہ کون دیکھنے کی بات ہے جو اُسنے کیا وہ پایا۔ اب اِسمین دیکھنے کی کون بات ہے۔

رونق۔ ہان کوئی تماشا تو ہے نہین۔ یہ تو مقام عبرت ہے۔

نواب۔ یار کچھ بند وبست کر کے اِس بیچارے کو کچھ کھلوا دو خدا جانے کب سے بھوکا ہوگا۔ وہ آبائی سرکاری ملی تو کیا۔

ممن۔ حضور چل کے بیٹھین۔ مین سپاہی کو گانٹھتا ہون۔

نواب۔ اچھا۔ بڑا ثواب ہوگا ع۔

کوشش کرد کار خیر ہے یہ

ممن۔ تو حضور کے سامنے کھلایا جائے یا علیحدہ۔

چھٹن۔ نہین میان بالکل علیحدہ۔ میرا یا نواب محمد عسکری باہم مین سے کسی کا ذکر نہونا چاہیے۔ ایسی حالت مین اُسکو اب زیادہ شرمانا شرافت کے خلاف ہے۔

ممن۔ اچھا دیکھیے کوئی ترکیب نکالتا ہون۔ مگر آپ لوگ چلے جائین۔ اُسکو یہ تو نہین معلوم ہے کہ کسکا باغ ہے۔

نواب۔ مین نے تو ابھی مول لیا ہے بھئی۔ باغبانون سے البتہ منع کر دو کہ بتائین نہین۔

چھٹن۔ چلو اب چھپ رہین۔

ممن پھاٹک کے باہر جاکر جیلخانے کے سپاہی سے بات چیت کرنے لگا۔

ممن۔ تم جیلخانے مین نوکر ہو۔

سپاہی۔ جی ہان۔

ممن۔ کیا تنخواہ ملتی ہوگی۔

سپاہی۔ کھانے بھر کو ملتا جاتا ہے۔ آٹھ روپیے ملتے ہین جناب۔ غریبا نو بسر ہو جاتی ہے۔

م۔ بھلا کچھ اوپر سے بھی مل رہتا ہے۔

س۔ اب ملتا نہین تو آٹھ مین بسر ہو سکتی ہے بھلا رئیسون امیرون سے مل ہی جاتا ہے۔

م۔ آجکل کوئی نواب بیچارے قید ہوئے ہین ؟

س۔ جی ہان حضور۔ وہ جو بیٹھے ہوئے ہین۔

م۔ افسوس کتنے افسوس کا مقام ہے۔

س۔ حضور دیکھا نہین جاتا۔

م۔ بھلا کیون جی اِنکو اگر کچھ کھلوائین تو آپکے خلاف تو نہوگا

س۔ ایسا تو حضور کہاں ہوسکتا ہی بھلا یہ تو غیر ممکن ہی ابھی
کوئی دیکھ لے تو غضب ہوجائے۔
م۔ آپ کے ہاتھ بھی گرا دینگے۔
س۔ تو کہاں کھلائیے گا۔
م۔ اِس باغ مین ساتھ لیجائیے۔
س۔ تو ہمارے ساتھی کو بھی کچھ دینا ہوگا۔
م۔ جو کہوگے وہ دینگے۔ اچھی طرح خوش کر دینگے خاطر
جمع رکھو۔ ہم اُن لوگون مین نہین ہین جو وعدہ کرکے
مُکر جاتے ہین۔
س۔ اچھا آپ بندوبست کرین۔
م۔ بس کسی بہانے سے اِس باغ مین لیجائیے۔ ہم اِدھر
اُدھر چھپ جائینگے کہ ہمکو دیکھ کے یہ شرمائین نہین بس وہ
کھا لینگی تو ہم اپنے لیجائینگے۔ اور بھاگنے والے تو معلوم
نہین ہوتے۔
س۔ بھاگ کے کہان جائیگا کوئی۔
م۔ (نواب سے) حضور حاضر ہی۔ سب معاملہ لیس ہی۔
نواب۔ کھانے کو کچھ بچا بچایا ہی۔
خاص نبر۔ ہان حضور کچھ تو ہی۔ کتنے آدمیون کا کھانا ہوگا۔
نواب۔ کتنے! ابھی ایک آدمی۔
خاص۔ اے حضور حاضر ہی۔
نواب۔ کیا شے ہی۔
خاص۔ فرنج بال ہی اور کری بھات اور آلو۔
نواب۔ اچھا میز پر چنو اور میوہ اور مٹھائی بھی رکھدو
جب خاص نبر نے عرض کیا کہ (کھانا میز پر چن دیا گیا
حضور) تو حکم ہوا کہ تم وہان سے چلے جاؤ اور اب کھانیکے
کمرے مین کوئی اور نہ جانے پائے۔ خاص نبر کمرا بند کرکے
چلا گیا۔ حکم ہوا کہ اُنکو بلاؤ۔ نواب بشیر الدولہ بیڑیان
کھڑکھڑاتے ہوئے اُس کمرے مین گئے اور اِدھر نواب
محمد عسکری نے نازو کو بھیجا اور بی منی کو ساتھ کر دیا کہ اِس
قیدی کو آرام اور عزت سے کھلا دو۔ بی منی اور نازو جان
نے حکم کی تعمیل کی اور نازو جان اٹھلاتی ہوئی بصد
آن بان اُس کمرے مین گئین۔ بشیر الدولہ اکیلا بیٹھا تھا
مگر پاؤن مین بیڑیان۔ پہلے تو یہ دونون کسی قدر جھجکین
مگر دل کڑا کرکے اندر گئین اور کہا کہ کھانا رکھا ہی۔ کھاؤ
قیدی نے فرنچ بال اور کری بھات کھایا اور ٹھنڈا ٹھنڈا
پانی پی کر نازو کی طرف مخاطب ہوکر یون گفتگو کی۔
قیدی۔ آپ کا کیا نام ہی سرکار۔
نازو۔ ہمارا نام حسن آرا بیگم ہی۔
قیدی۔ نام تو خوب پایا ہی۔
نازو۔ (شرما کر) کچھ اور چاہیے۔
قیدی۔ اب ہمکو ایک بوسہ چاہیے۔ بس۔
منی۔ اے خدا اقدا اکر دمیان۔
قیدی۔ یہ مکان کیسا ہی۔ حضور کا دولتخانہ ہی۔ آپ
کون ہین اور آپ کے شوہر کہان ہین۔
نازو۔ مین بیوہ ہون۔
قیدی۔ اچھا ہمکو قید سے چھٹنے دو۔ انشاء اللہ ہم حاضر
ہونگے۔ اور ہمارے آپکے ع۔

خوب گذریگی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو

ہم بھی زندہ ہین۔
منی۔ اچھا اب رخصت ہوجیے بیگم صاحب۔

قیدی - یا الٰہی مین اسوقت خواب دیکھتا ہون یا بیداری کا عالم ہے - مجھے بس یہی معلوم ہوتا ہے کہ کسی پری نے مسخر کر لیا - اور اُسی کے عشق نے مجھے یہ کنوئین جھنکوائے ہے

عشق نے خوب کیا ظاہر و باطن یکسان
داغ جو سینے پہ دیکھا وہی دلبر نکلا

ظالم اب قید خانہ اور بھی کاٹ کھائیگا -

تھک تھک کے نہ بیٹھینگے نہ مر مر کے اُٹھینگے
اب ظلم نہ ہمسے دل مضطر کے اُٹھینگے

اِس سے تو موت ہی بہتر ہے - اچھا اب اتنا احسان تو کرو کہ ایک دفعہ چوم لو

بوسہ دو ہمین بغیر مانگے
اتنی ہمت تمھین خدا دے

ظلم ہی کرنا آتا ہے یا کچھ اور بھی بھلا ہم بھی یاد کرین کہ قید خانے مین بھی خدا نے ایک پری کی صورت دکھا دی -

مُنّی - اب چلو بیگم صاحب -

قیدی - تُجھ جیا ظالم - ذرا انکو ادھر تو آنے دو -

نازو کو خوف معلوم ہوا کہ مبادا ہاتھ ڈال بیٹھے - جھٹ وہان سے بھاگ کے دوسرے کمرے مین آئی تو دیکھا کہ نواب محمد عسکری صاحب اور چھٹن اور قمرن اور ممن سب کھڑے سُن رہے ہین -

نازو - قیدی کیا ہوا کوئی شہری سا ہے - اور بڑا بدذات معلوم ہوتا ہے -

نواب - (اشارے سے) چُپ - خاموش -

نواب صاحب نے ممن سے کہا کہ اب انکو سپاہی کے ہمراہ رخصت کیجیے - ممن نے جا کے سپاہی کے سپرد کر دیا اور کہا - خبردار - بشیر الدولہ چلے تو متحیر کہ یا خدا یہ کس کی کوٹھی اور کس کا باغ ہے اور یہ اُس پری پیکر نے میری اسقدر خاطر کیون کی اور اسکو میرے ساتھ اسقدر ہمدردی کیونکر ہوئی - سپاہی سے دریافت کیا کہ (یہ کسکا باغ ہے) اُسنے کہا (کوئی لالہ ہین) - پوچھا (کون لالہ) کہا (نام نہین معلوم) وہ تو اپنے کام پر گئے اور ادھر نازو نے باصرار تمام دریافت کیا کہ کون ہے -

نازو - بات چیت سے تو بھلا مانس معلوم ہوتا ہے -

مُنّی - اور شکل صورت سے بھی -

نواب - تباہی دن -

چھٹن - نواب بشیر الدولہ یہی ہے -

نازو - ارے !

مُنّی - اوئی اب تک اِسکے یہ ہتکھنڈے نہین جاتے -

نواب - اِس درجے کو پہونچ گیا - یہ گت بنی مگر ابھی تک ذرا فرق نہین ہوا ہے -

رونق - ہم تو قائل ہو گئے اِسوقت -

ممن - ہے ہے - ارے غضب خدا کا بیڑیان کھڑکاتا ہے اور ابھی تک اپنی اِن حرکتون سے باز نہین آتا ہے - بوسہ بازی پر آمادہ -

مُنّی - اور جسکا اسقدر احسان ہو کہ ایسی حالت مین بُلا کے کھلائے اور سپاہی کو انعام دے اور خود جا کے کہے کہ اچھی طرح کھاؤ اُس سے یہ گفتگو -

نازو - تمکو یہ کیا سوجھی نواب -

مہراج - حماقت کسکو کہتے ہین -

چھٹن - بھائی حماقت نہین - رحم آگیا -
مہراج - اِس رحم کو باجی پنا کہتے ہین ؎

نکوئی با بدان کردن چنان ست
کہ بد کردن بجاے نیک مردان

اختر - ہماری بھی یہی راے ہی -
مہراج - یہ جو حال آپنے اسکا اسوقت دیکھا ہی وہی حال ہمارا اور آپ کا ہوتا - اسی طرح مہراج بلی اور محمد عسکری اور چھٹن صاحب بھی ٹرک پرڈ رمٹ چلاتے ہوتے -
چھٹن - بندے کو کیون سانتے ہو -
نواب - ہان اِنکا تو نام ہی نہ تھا -
رونق - کہتے ٹھیک ہین مہراج بلی -
بیرسٹر - ہمارے بہت خلاف یہ کارروائی ہوئی -
رونق - بیشک - اور جو کوئی واردات ہو جاتی -
ممن - ہان حضور صحیح ہی -
بیرسٹر - کتنی ٹیڑھی کھیر تھی -
نواب - اچھا اب تو جو ہوا سو ہوا -
ممن - اب پچھتائے کیا ہوت ہی کہ چڑیان چگ گئین کھیت
چھٹن - کس عبرت کا مقام ہی اور عبرت کے ساتھ کتنی حسرت ہوتی ہی - توبہ توبہ غضب خدا کا اس حالت مین بھی شاہد پرستی کا وہی حال ہی - نازو کو دیکھا اُسی پر لوٹ ہو گئے - اور پیغام یہ کہ قید سے رہا ہو لین تو تمھاری خدمت بجا لائین - اور پانو ٔن مین بیڑی ہی مگر پیغام اور شاہد بازی سے باز نہین آتے اِس حرکت کو دیکھیے - اتنا بڑا مردود نالائق نابکار تو پیدا نہین ہوا ہی ایسے پر رحم کرنا سخت نادانی ہی -
منی - اور حضور اور تو اور - وہ تو ——————
(شرما کر مسکرا کے خاموش ہو گئی) -
نازو - بلاتا تھا کہ یہان آ کے بوسہ دو - وہ تو اپنے نزدیک مالک بن بیٹھنے کی نیت سے آیا تھا کہنے لگا مجھے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مین کسی پری کے پھندے مین پھنسا ہون - اور اُسنے مجھے قید کر لیا ہی - مین خواب دیکھتا ہون یا سچ مچ صحیح ہی - پھر مجھ سے پوچھا تم کون ہو نام کیا ہی اور تمھارے میان کہان رہتے ہین مین نے کہا ہمارا نام حسن آرا بیگم ہی اور ہم اب بیوہ ہو گئے ہین بس اِتنی شہ جو پائی تو ایکا ایکی بوسے کا سوال کیا - اب مین کیا جانتی تھی کہ کون نگوڑا ہی - سوچی کہ نواب کو یہ کیا سوجھی کہ موے قیدی کے سامنے ہمین بھیجا اور یہ بندہ مُوا بھی موا کیسا ڈھیٹ ہی کہ توبہ ہی بھلی - یہ ہمین کیا معلوم تھا کہ یہی موا نواب بشیر الدولہ ہی - اللہ اِس نگوڑے سے سمجھے -
قمرن بولی کہ نواب نے بڑی بیوقوفی کی کہ اِس موذی کو بلوا کے کھانا کھلایا - اِسکو تو زہر دینا چاہیے ہی کہ کھانے ہی اِتنا غفیل ہو جائے - ایسی جگہ گردن مارے جہان پانی بھی نہ ملے -
رونق - چلو جو ہو چکا اُسکا اب کیا ذکر ہی -
ممن - یہ سب اعمال کا نتیجہ ہی -
رونق - میرے تو بدن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے -
مہراج - بھائی صاحب اُس سور نے یہ کوشش کی تھی کہ نواب محمد عسکری کو اِس حالت کو پہونچائے خدا نخواستہ جو اُسکی

حالت خود ہی - اور مجھے بھی وہ لپیٹ لیتا - مگر خدا کو بچانا منظور تھا -

آغا (المادعوجی) آپکی نسبت تو انھون نے یہ فکر کی تھی کہ ایک مصنوعی شوہر قائم کرکے مقدمہ دائر ہو جانے اور آپ بھی بندھے بندھے پھرین - ایکدن مجھسے بھی کہا تھا کہ تم نازو کے شوہر بنجاؤ مین نے کہا حضور مجھسے یہ نہوگا معاف فرمایئے - بندہ اِن باتون سے بہت ہی ڈرتا ہی - مین ایک یار باش آدمی - مرنجان مرنج - لڑنے بھڑنے سے مجھے کیا سروکار ہی - عدالت کی کبھی صورت نہین دیکھی وکیل کے نام سے منزلون بھاگتا ہون مارے سوالات جرح کے نکدم کر دیتے ہین -

نازو - اُسی موے بدذات کو یہان بلایا -

بیرسٹر - اگر وہ یہان کوئی بے ضابطگی کرتا - مثلاً کسی کو مارتا - یا کاٹ کھاتا یا کسی پر پتھر پھینکتا تو سب دھرے جاتے - سپاہی اور ممن اور ہم سب - چاہیے سمجھے کچھ نہوتا مگر پہلے تو مصیبت پڑ جاتی - اسکو تو یہ لوگ سمجھے نہین - رحم اور ترس اور یہ اور وہ کہہ کے اُسکو یہان بلا کے کھانا کھلایا - اور اُس نابکار کو دیکھو کہ اِس تباہی مین بھی نازو کے بوسے کے طالب ہوے - واہ -

نازو - اب کل پھر بلانا -

نواب - سچ ہی ہزار نعمت پائی -

ممن - ذرا جاکے دیکھون تو سپاہی سے کیا کہتا ہی اور میرا کچھ شکریہ ادا کرتا ہی یا نہین -

ممن جب باغ کے پھاٹک کے باہر گئے تو دیکھا شرک کے کونے پر بشیر الدولہ کھڑے چلم پی رہے ہین - تنباکو کا ہیکو بھسا کو تھا - ممن اُسوقت اپنے دل مین سوچنے لگا کہ اسدرجے انقلاب! یہ وہی نواب بشیر الدولہ ہی جن کے خدمتگار تک دو سیر امشکبو تنباکو پیتے تھے - گنگا جمنی حقے اور فوق البھڑک بیش بہا دست انداز اور دستکی اور سونے اور ٹیشب اور چاندی کی مہنالین اور کہان چلم اور ہتو - کیا مقام عبرت ہی - سپاہی سے انھون نے پوچھا کہ اِن نواب سے کچھ تمکو ملتا بھی ہی اُسنے کہا ہان حضور ملتا ہی - دو روپیہ روز سپاہیون کو دیتے ہین اور چہار روپیہ روز داروغہ کو - اور وہ نہ بھی کچھ دیتے تو کیا تھا - ہم بھی بھلے مانس کے لڑکے ہین - کچھ ایسے ویسے نہین ہین - چھ روپیہ روز کے روز نواب کے دوست ہمارے داروغہ صاحب کے پاس پہونچا دیتے ہین - بس - ہم لوگ چین کرتے ہین اور یہ بھی چین کرتے ہین آج اب کوئی چار بجے اِنکے واسطے مرغ کا پلاؤ اور کباب پکے آتے ہونگے - کسی درخت کی آڑ مین یہ ہتھکڑے کے جھٹکے سے کھا لینگے اور پانی پی کے الگ ہو جائینگے اور خالی آپ ہی نہین بلکہ روز دو تین قیدی اِنکی بدولت کھاتے پیتے ہین اور دندناتے ہین ایک روز دس قیدیون کی دعوت تھی - دسون نے اِنکی بدولت مزے مزے سے کھانا کھایا اور کون کھانا! وہ کھانا جو اُنکے باپ کو بھی کبھی نصیب نہوا ہو گا - دور تک اُسکی خوشبو آتی تھی - مارے مہک کے مین کیا کہون - بس دو قیدی ایک طرف کھڑے کر دیے ایک ایک طرف اور شرک کی طرف ہم کھڑے رہے اور بس اِس باغ کے اندر کھانا ہوا - تو اِس ترکیب کے ساتھ کہ نواب صاحب کے یہان کے دو آدمی دسترخوان بچھا کے

کھا کے بیٹھے اور قیدیوں نے ایک جانب اور نواب صاحب نے
دوسری طرف کھانا شروع کیا - اگر کوئی آجاتا تو قیدی سب
الگ ہو جاتے اور نواب صاحب کے اہلکار اپنے کھانے
لگتے کوئی کانوں کان بھی نہ سنتا - بس یہی ہوا - کھا کے
فرصت سے حقہ پیا گلوری کھائی اور وندنانے لگے -
ممن - تو یہ کہیے کہ جشن رہتے ہیں -
س - حضور کی دعا سے -
ممن - پوچھتے تو نہیں تھے کہ یہ باغ کسکا ہے -
س - جی ہاں پوچھتے تھے -
م - پھر تمنے کیا کہا -
س - ہمنے کہدیا کہ ایک لالہ کا باغ ہے - پوچھا نام ہمنے
کہا نام تو نہیں معلوم کہ کون ہیں مگر ہیں لالہ ہی کوئی -
ممن اُس سپاہی سے یہ باتیں کر ہی رہا تھا کہ بشیر الدولہ
نے ایک باغبان سے جو شہر کی طرف سے آتا اور باغ کے
اندر جانے کو تھا دریافت کیا کہ یہ کسکا باغ ہے - اُسکو
یہاں کی اس کارروائی کی کیا خبر تھی - اُسنے صاف صاف
کہدیا کہ یہ باغ نواب صاحب کا ہے - نواب کا نام سنکر کان
کھڑے ہوئے - پوچھا (کون نواب) اُسنے کہا (نام تو نہیں
یاد ہے مگر بڑے نواب ہیں) اتنے میں ایک رہرو نے
جو اسی باغ کے قریب کے ایک پورے کا رہنے والا تھا
کہا (یہ باغ نواب عسکری بہادر کا ہے) - عسکری کا نام
سنتے ہی چہرے پر مُردنی چھا گئی - پھر کسی سے کچھ کہا نہ سنا
ایک قسم کا سناٹا سا ہو گیا - اور اُس رہرو کی طرف
ایک دفعہ نظر ڈالکر منھ پھیر لیا - اور سپاہی کو بلا کر آہستہ
آہستہ باتیں کرنے لگا -

بشیر - (ب) - یہ باغ کسکا ہے - تم تو کہتے تھے کہ لالہ کا باغ ہے
اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ نواب صاحب کا باغ ہے ذرا دریافت
تو کرو -
سپاہی - (ایک بہشتی سے) کیوں میاں بہشتا - یہاں
اس جنگل میں کہاں آ نکلے -
بہشتا - اجی اس پورے میں تو ہم رہتے ہی ہیں -
سپاہی - ہاں ! بھلا یہ باغ جانتے ہو کسکا ہے -
بہشتا - یہ باگ ہے نواب عسکری کا - جانتے ہو عسکری
نواب کو - وہ جو منہار والی کو بھاڑ پر بھگا لے گئے تھے
اور وہاں برس بھر رہے - اور اب وہاں سے آکے اُسکے
میاں کو کھش (خوش) کر دیا اور اُس سے پھارگتی
لکھوالی - اللہ اکبر سلا - بڑے آدمی ہیں بھنائی
بڑے لوگ ہیں -
س - ارے ہاں سمجھا - نواب محمد عسکری وہ جنپر منہار کے
لونڈے نے مقدمہ دائر کیا تھا اور پھر کچھ ہوا ہوا یا نہیں
بہشتا - اجی ہارا نواب بشیر الدولہ کو بھرا کر دیا - وہ بھی بڑے بھنا
راوی - بشیر الدولہ کا لفظ سنکر سپاہی بھی ذرا چکرایا اور
سوچنے لگا کہ بشیر الدولہ تو یہی ہیں اسکو انکا نام بخوبی معلوم
تھا اور یہ بھی جانتا تھا کہ منکوحہ عورت کے بھگا لیجانے
سے سزا پائی ہے مگر یہ نہیں معلوم تھا کہ محمد عسکری سے اور انسے
عداوت ہے - بہشتا تو کہکے چلدیا مگر بشیر الدولہ کو سخت ملال
ہوا کہ اول تو یہ بات ساری خدائی میں مشہور ہو گئی - دوسرے
عسکری کے باغ میں جاکے کھانا کھایا - پہلے تو خوف ہوا کہ
کہیں زہر نہ ملا دیا ہو پھر سوچا کہ اُس اہلکار کا نام دریافت کرو
جو ہمارے پاس پہلے پہل آیا تھا اور جو سپاہی کیسے کہکے چلا گیا

تھا۔ ممن دو تار مین کھڑے ہوے سب سُن رہے اور دیکھ رہے تھے جب بشیر الدولہ نے سپاہی کو بلا کے کہا کہ یار ذرا اُس مصاحب کو تو ٹٹو لو جو ہمارے پاس پہلے پہل آیا تھا تو ممن اور بھی آڑ مین ہو گیا۔

سپاہی۔ اب ہم اِس باغ کے اندر نجا ئینگے۔

بشیر۔ پھر نام کیونکر دریافت ہو۔

س۔ کل پرسون اترسون کسی دن دریافت کر لیجیے گا ذرا ہاتھ پانون بچا کے چلنا چاہیے۔ حضور تو بڑے آدمی ہین مگر ہمارے ہیچھے ہی بگڑ جا ئینگے۔

ب۔ اجی ہم تمکو ذرا قید سے چھوٹنے تو دو۔ مالامال نکر دیا ہو تو سہی۔ تمکو نوکری کرنے کی پھر کیا حاجت رہیگی۔ کہوگے تو نقد ہی دیدونگا۔ کہوگے تو کسی مہاجن کے ہان جمع کرا دونگا۔ کہو تو بنک مین جمع ہو جائے اور اُسکا سود دکھا دو یا نوٹ لے دین۔ یا ماہواری کچھ مقرر کر دینگے۔

س۔ حضور اِس مصیبت سے نجات پائین بس اِس سے زیادہ ہمارے لیے اور نہ کوئی وظیفہ ہو سکتا ہی نہ کوئی تنخواہ۔ بس بہت بڑی خوشی یہی ہی۔ اِس سے زیادہ خوشی اور کیا ہو سکتی ہی۔

ب۔ تم شریف زادے ہو۔

س۔ حضور کو خدا اِس سے نجات دے بس۔

ب۔ بھلا دو باتین تو دریافت کر دو۔

۱۔ وہ مہری اب کسکے پاس ہی۔

۲۔ خاص سازش اسمین کسکی تھی۔

س۔ اجی سرکار اب اِسکا ذکر نہ کیجیے۔ گذشتہ را صلوٰۃ آئندہ را احتیاط۔ شدنی امر تھا۔

ب۔ جو ہمنے کیا وہ کون نہین کرتا۔ مگر خدا کی مرضی۔

س۔ حضور جتنے رئیس ہین سب کرتے ہین مگر بقول حضور کے خدا کی مرضی۔ مرضی مولی از ہمہ اولی ع۔

| بے رضای تو یکے برگ نجنبد ز درخت |

ممن یہ سب تقریر سُن رہا تھا۔ جب سپاہی سب قیدیونکو لیکر چلا تو ممن باغ مین آئے اور نواب محمد عسکری صاحب سے کچا چٹھا آکے بیان کیا کہ ایک سقہ اُدھر سے جاتا تھا اُسنے یہ یہ کہا اور ایک مالی نے یہ کہا اور ایک رہرو نے یہ جواب یا اور بشیر الدولہ اور سپاہی مین یہ یہ باتین ہوئین اور پلاؤ اور قورمہ اور باقرخانی اور زردہ روز گھر سے پک کے آتا ہی اور چھ روپیہ روز قید خانے مین صرف کرتا ہی دو روپیہ سپاہیون کے لیے اور چار روپیہ روز دارو غہ کو دیتا ہی اِس طرح سے جیلخانے مین رہتا ہی اور سپاہی سے کہتا تھا کہ دو باتین تم دریافت کر دو۔ ایک یہ کہ وہ مہری اب کسکے پاس ہی۔ اور دوسرے ہمارے اِس معاملے مین کس کس کی سازش تھی۔ مگر اُس سپاہی نے ٹال دیا اور کہا کہ اب اِسکا ذکر نہ کیجیے۔ اِسپر خاک ڈالیے خدا حضور کو اِس مصیبت سے نجات دے بس ہم تو یہی دعا مانگتے ہین۔ اِسپر خاموش ہو رہا۔

نواب۔ تو ابھی تک اُسکی ٹوہ ہی۔

ممن۔ جی ہان ضرور ٹوہ ہی۔

رونق۔ تو اُسکو یہ معلوم ہو گیا کہ اِس باغ کے مالک نواب محمد عسکری اُسکے دوست ہین۔

ممن۔ صاف صاف سُنا۔

مہراج۔ وہ ابھی ہتکھنڈون سے باز نہ آئیگا۔

ممن۔ اجی اپنی ایسی تیسی ہتکھنڈے کریگا۔

چھٹن - اب وہ سیدھا کلکتے بھاگیگا -

نازو - جہنم مین جاے موئڈی کاٹا -

چھٹن - اب اِس سے بڑھکے جہنم اور دوزخ اور کیا ہوگا دنیا مین اِس سے بڑھکر سزاے افعال و اعمال کیا پاتا مگر اِس اتفاق کو دیکھیے کہ اِسی باغ کیطرف اُسکو بھی سڑک کوٹنے آنا تھا اور کہین نہین ٹھکانا تھا - کانے چور کنوڑے بھینٹ - یہ تو ظلم یا لٹا تھا ؎

ہوش جس روز سے سنبھالا ہی
چرخ گردون نے ظلم پالا ہی

ہو بُرا چرخ ستمگر تیرا
ظلم سے ظلم کیے ہین تونے

ایک ظلم تھوڑا ہی کیا - ظلم پر ظلم توڑے ہین - صدہا آدمیون کی آہ بد کا یہ نتیجہ ہی - جبھی تو اِن دہاڑون پہونچا ایسے پر رحم واقعی غلط تھا مگر ہم لوگون سے رہا نہین جاتا

نواب - ہم کیون بدی کرین جو جیسا کریگا وہ خود پائیگا - مگر اِسوقت اِسکے دل مین مُردُرا پھرتا ہوگا کہ نواب محمد عسکری کے باغ مین کیون جاکے نمک کھایا - اور عجب نہین کہ یہ بھی وہ سمجھ جاے کہ نواب عسکری کہین نہ کہین سے مجھے ضرور دیکھتے ہونگے - اور اِس حالت مین دیکھکر خوش ہوے ہونگے -

مسخرہ - اور یہان یہ کیفیت تھی کہ ہر فرد بشر اُسکی حالت پر افسوس کرتا تھا ؎

آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرف ست
با دوستان تلطف با دشمنان مدارا

اِس شعر حافظ شیراز کی حضور نے پوری پوری تعمیل کی ہی واللہ ہی اتنے بڑے دشمن کے ساتھ اِس درجہ دوستی کا اظہار یہ بڑے رحمدل آدمیون اور خدا کے مقبول بندون کا کام ہی ؎

انسان وہی مقبول خدا ہوتا ہی
جو مسلک خیر مین فنا ہوتا ہی
قسام ازل کا اک اشارہ بس ہی
دم بھر مین شہنشاہ گدا ہوتا ہی

مقبول بندگان خدا کی یہی تعریف ہی -

محمن - اِسمین شک نہین کہ حضور نے اِس وقت بڑا کارنمایان کیا - ورنہ یہ کون بشیر الدولہ ہی وہی جس کے سبب سے نینی تال پر کھلبلی مچگئی تھی اور کس مصیبت سے بھاگے تھے کہ الامان - توبہ توبہ تار پر تار چلے آتے تھے کوئی دو برس کی قید کا جرم بتاتا تھا - کوئی چھ مہینے کی میعاد کہتا تھا - قمرن جان بیچاری کیسی نصیب دشمنان علیل ہوگئی تھین کیا بُری حالت تھی - معاذ اللہ اپیل پر کس مصیبت سے آئے تھے - راستے مین قدم قدم پر خوف کاٹھ کے گودام مین چور سے بدتر بنے ہوے تھے بارے خدا خدا کرکے یہان داخل ہوے تو یہان بھی چین لینے نہ پایا یہان اور بھی گل کھلایا - وہان پولیس والے تحقیقات کے لیے آے - بدنامی الگ اور سوہان روح الگ - یہان جھوٹے گواہ بنائے اور آسمان سر پر اُٹھا لیا سنتے سنتے کلیجا پک گیا - شدہ شدہ کپتان صاحب تک نوبت آئی مگر خدا کو کچھ اچھا ہی کرنا منظور تھا کہ بجبر گذشت نہ وہ کشمیری صلاح دیتا اور نہ یہ سب ہوتا - اور اِس مین انسپکٹر کی بھی بڑی مدد تھی - ایسے شخص اور اتنے بڑے دشمن کو جو جان کا بھی دشمن تھا وقت مصیبت مدد دینا

اور اُسپر رحم کرنا ہر ایک کا کام نہین ہی۔

نازو۔ کس کس مسہری پر یہ سوتا ہوگا اور کہان کہان آرام کے ساتھ رہتا سہتا ہوگا اور کیا کیا کھاتا ہوگا۔ سونے کے تقمے کھاتا ہوگا مگر اب کیا جانے کیا ملتا ہوگا۔

چمن۔ اب بھی پلاؤ کھاتا ہو مگر جیلخانے مین وہی موٹی روٹی اور آبالی دال یا پانی بھر ترکاری نمک ڈال کے۔ اور بچھونے کو کمل اور کملی۔

نازو۔ شال دوشالے اوڑھتا ہوگا۔

نیرن۔ نواب ہی ہی۔ شال دوشالے کون بات ہی۔

مسیحرہ۔ آغا الماغو جی کو سلام کو جانا چاہیے تھا۔

آغا۔ ارے یار غضب کس منھ سے مین جاتا بھلا۔ اور کس منھ سے چار آنکھین کرتا۔ میری تو روح پر اُس وقت صدمہ ہوا۔ وہ کیسے ہی بُرے سہی۔ مگر نمک کھایا ہی۔ اُنکے اقبال ایسے نہ ہوتے تو یہ بات کاہیکو ہوتی۔ اور سمجھایا کرتا تھا۔ غرمانا۔ ایکدن بڑے غرور کے ساتھ کہا کہ ہمارا کوئی کیا کر سکتا ہی ہمین کون نیچا دکھانے والا ہی۔ کسی کی کیا مجال ہی۔ اُس مہری تک نے خدا کی قسم کہا کہ نواب بُرا بول نہ بولا کر۔ مگر اُنکو تو چربی ہوئی تھی کہ ہمچو من دیگرے نیست۔ غرور زرہم سب کو نیچا دکھائینگے۔ دس کی جگہ ہم سو خرچینگے اور پولیس کے لوگ ہمارے غلامان غلام ہین۔ وہان تو یہ خبط تھا۔ بُرے بول کا سر نیچا۔ وہ بڑے بول کا سر نیچا ہوا آخر۔ اور ایسا نیچا دیکھا کہ تمام عمر یاد کرینگے۔ ذرا سلامت روی سے چلتے تو یہ روز بد کاہیکو دیکھتے۔ نواب محمد عسکری کو پھانسی دو۔ منشی معراج علی کو جیلخانے بھجوا دو۔ اُن کے رفیقون اور مصاحبون کو قید کرا دو۔ وہان تو بس یہ خیال تھا۔ پھر یہ خیال تو بھلے مانسون کا نہین ہی۔ انسپکٹر سے وہ دانت کاٹی روٹی کہ معلوم ہوتا تھا کہ یک جان و دو قالب ہین ؎

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگرے

یہ معاملہ تھا۔ مگر بس وہ طوطی چشمی کہ معاذ اللہ کا مقام ہی۔

اُن ملون میل ہی نہ تھا گویا
آپ سے میل ہی نہ تھا گویا

اُسدن کبھی مین نے سمجھایا کہ نواب صاحب یہ آپ کیا کرتے ہین اسکو آپ نے اتنا منھ لگایا اور اب اسطرح اُس سے پیش آتے ہین۔ مگر وہ سنتے کیسکی تھے۔ بس وہ آگ ہوگیا کہ تمھارے ہی واسطے تو مین یہ پاپڑ بیلتا تھا اسی علت مین نکالا گیا۔ مردود ہوا۔ اور تمھین مجھ سے اسقدر خلاف ہو۔ ادھر آپ لوگون نے کوشش کی بس تسمہ تک نہ باقی رہا۔ مروت تو نواب بشیر الدولہ کے مزاج مین چھو ہی نہین گئی ہی مروت کے پیچھے تو سونٹا لیکے دوڑتے ہین کہ خبردار ادھر نہ آنا۔

رونق۔ بد مزاج بے مروت اور چال چلن کا یہ حال! پھر بھلا کیونکر بچ سکتا۔

آغا۔ ایک دن انسپکٹر بھی بیٹھے تھے اور مین بھی تھا تو کندن کو بلوایا اور بڑے شوق سے بلوایا۔

معراج۔ کندن کون! قطع کلام تو ہوتا ہی آپ کا۔ یہ کندن کون مسماۃ ہین۔

آغا۔ جی یہ ایک کٹرن کی چھوکری ہی اور نوابصاحب کی مطبوعہ۔ میان کدر اور ملتوا ہی اسکو لاتے تھے

نمکین سی عورت ہے۔

نواب۔ قمرن جانتی ہوگی۔ کیون جی قمرن جان۔ یہ کندن کون ہے۔

قمرن۔ ہوگی مونڈی کاٹی کوئی۔ مین کیا جانون کندن پندن کو۔ کٹرنون کٹبریون کو مین کیا جانون۔ وہ موا کیا میرے ساتھ ساتھ رہتا تھا۔

نواب۔ ہان جناب پھر کیا ہوا۔ بی کندن تشریف لائین۔

آغا۔ جی ہان۔ اسکے ساتھ اسکی بھاوج بھی تھی۔ بی ممن اور دو ایک اور بلوائین۔ روز دس پانچ سات آٹھ آتی تھین عمدہ سے عمدہ کھانا اور اچھے سے اچھا کپڑا اور برف اور انار اور کشمش پستہ اور سیب اور بہی اور انگور اور فصل کے کل میوے اور طرح طرح کی مٹھائیان موجود رہتی تھین وہ ڈال کی ٹوٹی مر بھکی عورتین بھلا اس قسم کا کھانا کہان سے لاتین۔ دن رات ٹنگی رہتی تھین۔ اور پاتی بھی تھین۔ روپیہ بھی ملتا تھا بس پھر بھلا ایسے کو کیونکر چھوڑتین۔ ممن کندن مہری اور جمالن اور مہادئی اور جنکو ہندنی اور مسلمانی اور ہر قسم کی عورتین سارے زمانے کی چھٹی ہوئی موجود رہتی تھین۔

اس گفتگو مین ایک آدمی نے آکے کہا کہ حضور خواجہ صاحب آئے ہین وہ جو نواب گنج مین رہتے ہین نازو اور قمرن ہٹ گئین اور خواجہ صاحب تشریف لائے علیک سلیک کے بعد خواجہ صاحب نے کہا (مزاج شریف) فرمایا (الحمد للہ عرصے کے بعد ملاقات ہوئی) پوچھا (یہ بشیر الدولہ کی نسبت کیا سنا۔ کیا سزا ہو گئی؟)

نواب۔ کار بد کا نتیجہ ہمیشہ کار بد ہے۔

خواجہ۔ کیا واقعی سزا ہو گئی۔ افسوس کا مقام ہے۔ یہ آخر ہوا کیا۔ کسکو بھگا لے گئے تھے۔

ن۔ انکی حرکتین ہی ایسی ہین۔ ایک باجی بنا ہو دو باتین ہون تین باتین ہون جب یہ کیفیت ہو کہ کسی کی بہو بیٹی پہ بند نہین۔ کسے باشد۔ تو کب تک بچے رہتے بکرے کی مان کب تک خیر منائیگی۔ ایک دن مین کی گردن پر چھری پھیر ہی جائیگی۔

خ۔ یار تم تو دفتر ابو الفضل لکھنے لگے کہ ایک صفحے مین تمہید ہے تو دس صفحون کے بعد کہین جا کے خبر نکلی۔ صاف صاف کہو بھائی۔

ن۔ صاف صاف اور گول گول اسمین کیا ہے۔ برسون گھر گرہستیون کی عزت آبرو لیا کیے آخر کار دھر لیے گئے ایک مہری اور ایک کٹرن سے آپ کی ملاقات تھی۔ اسی مین گرفتار ہوے۔

خ۔ کے برس کی قید ہوئی؟

ن۔ ایک برس کی اور جرمانہ ہوا۔

خ۔ اور اپیل کا نتیجہ کیا ہوا۔

ن۔ ڈسمس۔

خ۔ کیا سچ ہوا ہے واللہ۔ کتنا معقول آدمی ہے۔ اور یار باش۔ مگر اتفاق۔

ممن۔ جناب یہ ہتکنڈے تو انکے عرصہ دراز سے تھے مگر روپیے کے زور سے بچتے گئے۔ اب کی دھر لیے گئے۔

خ۔ اور وہ عورت کون تھی۔

ممن۔ ایک مہری مچھلی والی۔ کوئی تیس پینتیس برس کا سن۔ اور ایک مہرانی جو کسی صاحب کی آیا تھی۔

خ - لاحول ولاقوۃ!

اختر - حضرت بڑا بد اعمال آدمی تھا اور واللہ اس سے بھی زیادہ سزا کا مستحق تھا -

خ - مگر آپ کو اپنی زبان سے یہ فضول تقریر نکرنی چاہیے کسی کی مصیبت پر خوشی نکرنی چاہیے -

	ای دوست بر جنازۂ دشمن چو بگذری شادی مکن کہ بر تو ہمین ماجرا رود	

اختر - اسکا حال تو خدا ہی جانتا ہی کیونکہ وہی عالم الغیب ہی - مگر جو جیسا ہوگا اُسکو لوگ ویسا کہینگے -

ممن - پھول کو سب پھول کہینگے - کانٹے کو کوئی پھول نہ کہیگا -

خ - یہ فرمایئے کہ بشیر الدولہ ہی بیچارے کے ایسے کرم تھے کیا ان افعال کے آپ لوگ نہین مرتکب ہوتے - چھلنی کیا کہے سوپ کو کہ جسمین نو سو چھید -

ممن - اب کچھ اور گفتگو کیجیے -

مسخرہ - یہ خواجہ صاحب بھی مجھے چور کے ساتھی گٹھ کٹے معلوم ہوتے ہین - اگر آپ کو بڑی ہمدردی تھی تو آپ نے اپنے ہی اوپر اوڑھ لیا ہوتا -

خ - مین اپنے اوپر کیا اوڑھ لیتا -

مسخرہ - کہ دیتے کہ مہری میرے پاس ہی تو ایلصاحب سے کوئی بحث نہین - بس - وہ بیچارے بچ جاتے -

ممن - اجی سنا کیجیے - گاڑھے وقت آڑے آنا دل لگی نہین ہی اور یون خالی خولی باتین بنانے والے تو بہت ملجاینگے -

اختر - کہنے اور کرنے مین بڑا فرق ہی -

خ - جرمانہ تو دیدیا گیا ہوگا -

اختر - جی ہان - اُسی دم -

مسخرہ - نہین صاحب - کیسا جرمانہ - اُسکے پلے کیا تھا اب آپ جرمانے ہی سے امداد کیجیے -

خ - میرا بس اگر چلے تو سر منڈوا کر گدھے پر سوار کرکے شہر مین ہنڈواؤن -

ن - کیا! یہ کیسکو -

خ - اُسی بشیر الدولہ کو - میرا رونگٹا رونگٹا بددعا دیتا ہی اُس نابکار لعین کو -

ن - مین سمجھا تھا کہ آپ اُسکے بڑے ہمدرد نکلے -

خ - موے پر سو دُرے - مجھے کوئی چلکے ذرا اُسکو کملی پہنے ہوے دکھا دے تو گویا کروڑون روپیہ مجھے ملگیا -

ن - یہ کون بڑی بات ہی - اگر آپ تھوڑی دیر پیشتر آگئے ہوتے تو ہم دکھا دیتے -

خ - واللہ! کیا اسطرف سے نکلا تھا -

ن - ابھی ٹرک پر اور قیدیون کے ساتھ آیا تھا اور دو بر قنداز جیلخانے کے ہمراہ تھے -

خ - آپ لوگون سے چار آنکھین ہوئین -

ن - نہین صاحب - آغا محمد اطہر صاحب اور چھٹن صاحب اور میان ممن نے البتہ دیکھا تھا مگر مین نہ دیکھ سکا -

ممن - اور اسمین دیکھنا ہی کیا ہی -

خ - ضرور دیکھنا ہی - میرا رونگٹا رونگٹا اُسکو بددعا دیتا ہی اور یہ میری ہی بددعا کا اثر ہی - ہا مجھے کوئی دکھا دیتا -

ممن - اگر آپ کو ایسا ہی خیال اور فکر ہی تو کیا مضائقہ ہی کل نہی پرسون سہی - یہ کون بڑی بات ہی - ابھی تو ادھر سے

جاتا تھا - اگر دو گھڑی پہلے آپ آئے ہوتے تو دیکھ لیتے

خدا نے چاہا تو کل سہی -

خ - یا خدا مجھے ایک دفعہ اس حالت مین اُسکی صورت دکھا دے کہ یا تو وہ چکی پیستا ہو - یا کملی پہنے ہوے درمٹ ہاتھ مین ہو - رام کہیے -

م - آپ بھی بہت جلے ہوے ہین -

خ - کچھ پوچھیے نہین -

م - آخر اسکا سبب کیا -

خ - کچھ نہ پوچھیے -

ن - سبب دریافت کرنے والے آپ کون -

خ - گولی مار دے ملعون کو -

ن - ہر تو اسی قابل واللہ مگر نیکی نیک را و بدی بدرا

کہ کرد کہ نیافت -

ممن - رقت ہوتی تھی کہ اتنا بڑا امیر اور اتنا بڑا دولتمند آدمی اور یہ حال - ہر ہر ؎

ہوا چتر ہما عنقا سے بھی معدوم ان ؕ وزرون
پڑے ہین دھوپ مین محتاج سایۂ ظل سبحانی

خواجہ - دنیا تغیر کا نام ہر مگر یہ دیکھنا چاہیے کہ اِس تغیر کے اسباب کیا ہین -

مہراج - بشیر الدولہ کی حالت مین جو تغیر واقع ہوا اُسکا سبب ظاہر ہے -

خواجہ - اُنکا باپ بیٹا - بیٹھے تو ہین یہ میان الماغوجی اُنسے پوچھیے - اور یہ بیچارہ ہمیشہ تو کتا رہتا تھا کہ نواب بہت نہ بڑھ جاؤ گر سنتا کون ہے - نواب تو ہوا کے گھوڑون پر سوار رہتے -

آغا - خواجہ صاحب سب جانتے ہین مگر اُنکے ساتھ بھی دُ بدی کی ہر کہ واللہ کوئی شریف ایسا نہ کرتا مگر کیے کی سزا پا گئے -

خ - ابھی کہان - ابھی دیکھتے تو جاؤ -

ن - اب اس سے زیادہ اور کیا ہوگا -

خ - اجی جیلخانے ہی مین مرے تو سہی -

رونق - ہونا ایسا ہی ہے -

خ - اچھا بندہ رخصت ہوتا ہے - کل انشاء اللہ بارہ بجے سے آکے دونگا -

ن - تو پھر ماحضر بھی یہان ہی تناول فرمایئے گا - کوئی دس بجے آجایئے -

خ - تسلیم ضرور حاضر ہونگا -

ن - مگر بندہ میز پر کھانا کھاتا ہے - آپکو اسمین کوئی عذر تو نہو گا - یہ فرما دیجیے -

خ - تم تو بھائی انگریزی خوان بھی نہین ہو - مگر خیر میز ہی پر سہی -

خواجہ صاحب رخصت ہوے تو نازو اور قمرن پھر آکے بیٹھین کہ ویسے ہی کسی نے آکے کہا کہ حضور شہر سے دو چار صاحب آئے ہین - نواب صاحب نے آدمی کو ڈانٹ بتائی کہ یہان ہم اسلیے نہین آکے رہے ہین کہ سب ملاقات کرنے رہین - جو آئے فوراً کہدو کہ گھر پر جائے - کوٹھی پر جائے - یہان پیر مشر صاحب اُنکے دوست آکے رہے ہین - یہ کون لوگ ہین جو آئے ہین - مہراجبلی نے کہا (جوہری لوگ ہین) نواب صاحب باہر برآمد سے بین نکل گئے وہان ان جوہریون سے ملے اُنسے بھی

نواب بشیر الدولہ کی نسبت گفتگو رہی اور اِن سب نے متفق الراے ہو کر کہا کہ واقعی بڑا موذی اور بدذات آدمی ہو جسکے کاٹے کا منتر ہی نہین - مگر آپ نے خوب سیدھا بنایا - اُنھون نے کہا ابھی مجھ سے کیا واسطہ مین نے تو صرف اُسکی چوٹ بچائی تھی بس - اپنی طرف سے کوئی وار نہین کیا - اُسکا وار روکا - اور اپنا وار نہین کیا اِس شخص نے خواہ مخواہ مجھے پھنسوانا چاہا تھا۔

جوہریون نے جواب دیا کہ جیسی بدی اُسنے کی تھی ویسی ہی سزا بھی پائی - آپ نے اُس کے ساتھ کچھ نہین بدی کی مگر نارا مین نے اُسکو سزا دی اور وہ اِسی قابل تھا کسی نے اُسکی کوئی حرکت ناشایستہ بیان کی اور کسی نے کوئی - سب نے بُرائی کی اور سب متفق الراے تھے کہ بڑا بدکار اور آوارہ آدمی ہو۔

جب جوہری رخصت ہوے اور نواب صاحب پھر اپنی جگہ پر واپس آئے تو بیرسٹر صاحب نے آغا الماغوچی سے گفتگو شروع کی۔

بیرسٹر - ہان صاحب یہ ان خواجہ صاحب کی کیا تاریخ اور روایت ہی - کیا یہ بھی مظلوم ہین -

آغا - حضور ایک اِنپر کیا فرض ہی - صدہا آدمی مظلوم ہین - ایک دو نہین - اِنکی روایت بیان کردن تو ہنستے ہنستے پیٹ مین بل پڑ پڑ جائین -

بیرسٹر - ہان مین سمجھ گیا تھا کہ یہ بھی تیر ظلم کے صید ہین - وہ تو اُنکی گفتگو سے ثابت ہوتا تھا - مگر اُنکے سامنے زیادہ اصرار کرنا خلاف تہذیب سمجھا - لہذا خاموش ہو رہا آپ نے اور زیادہ اشتیاق دلایا -

آغا - واللہ ہنستے ہنستے لوٹ لوٹ جائیے گا عجیب قطع کا آدمی ہو -

بیرسٹر - تو حضرت کچھ فرمائیے گا بھی یا اشتیاق ہی دلائے جائیے گا -

آغا - خواجہ صاحب ایک رئیس کے لڑکے ہین - اُنکے باپ ایک سال تک چکلہ دار ہو گئے تھے - اب اُنکا زمانہ بکام نہین ہی - مگر کھانے بھر کو ہی - کوئی سَتر اسی روپیہ ماہواری زمینداری مین پیدا کرتے ہین اور سیر وغیرہ ہین اور لکھنؤ مین دکانین ہین اُنکی آمدنی بھی چالیس پینتالیس روپیے ماہواری سے زیادہ ہی - تو کوئی سوا سو کے قریب یہ ہوا اور ایک بہت بڑا مکان اُنکا سعادت گنج مین ہی لاگت تو اُس مین بہت آئی ہی مگر اب بھی بکے تو کم سے کم پانچ چھ ہزار کو بکے - اور ڈھائی ہزار کے نوٹ ہین - اپنے دال روٹی سے خوش ہین اور آدمی چال کے ہین - ہمارے نواب صاحب کے پاس بہت آتے جاتے تھے - اِنکی ایک لڑکی بھی ہی - نواب صاحب نے کہین اتفاق سے دیکھ لی - عقد کا پیغام کیا اِنھون نے منظور کر لیا کہ دولتمند آدمی ہو امیر ہی - آمدنی بہت اچھی ہی اور نواب زادہ ہی - برات کے دن وہ جوتا چلا کہ توبہ -

نواب - یہ کاہے سے -

بیرسٹر - یہ جوتا کیون چلا -

آغا (الماغوچی) اپنے عوض آپ نے اپنے خدمتگار کو نوشہ بناکر بھیجدیا - برات پہونچتے ہی لوگون نے پہچانا کہ بشیر الدولہ نہین - یہ تو کوئی اور ہی ہین - اور شادی کا سامان اپنے علاقے پر کیا تھا - وہان سب

گنوار کے لٹھ - میان نوشہ صاحب سے دریافت کیا گیا جو لوگ ہمراہ آئے تھے اُنسے سخت کلامی ہوئی - گنوارون نے منصوبہ کیا کہ اِنکو خوب پیٹیں - آخر کار نوشہ صاحب نے جوتے کے خوف سے قبول دیا کہ ہمارے میان نے ہمکو دولھا بناکر بھیجا تھا کہ جب نکاح ہو جائیگا تو وہ لوگ پھر کیا کر سکینگے - اور مجھ سے یہ وعدہ تھا کہ تو بیاہ کے لا ہم ایک ہزار روپیہ دینگے اور ایک سال کے بعد وہ بیوی تیری ہو جائیگی - پھر تو اُنپر اور براتیون پر خوب جوتے برسے اور لوگون نے فکر کی کہ اِنکو تھانے پر گرفتار کرا دوین یا مقدمہ دائر کرین مگر صلح جو آدمیون نے سمجھا بجھا کے رفع دفع کر دیا لیکن دولھا خوب ہی پٹا اور براتی کے ساتھ جو لوگ آئے تھے اُنکا بھی مارتے مارتے بھرکس نکالا -

بیرسٹر - (قہقہہ لگاکر) لاحول ولا قوۃ - !

نازو - (ہنستے ہنستے لوٹ لوٹ گئی) بس اب حد ہوگئی کچھ ٹھکانا ہے -

قمرن - (لوٹن کبوتری بنی ہوئی) ایسے کی صورت نہ دیکھے ایک بیچاری گنواری کو کہین کا نہ رکھا تھا -

مسخرہ - بایان قدم ہے بشیر الدولہ بہادر کا - جب ہی خواجہ صاحب بگڑے ہوئے تھے -

مہراج - پہلے اُنھون نے ہم لوگون کو ٹٹولا تھا کہ دیکھو ان سب کی کیا رائے ہے - دیکھا تو سب کو بشیر الدولہ سے نفرت پایا - بس خود ہی اُگل پڑے - کتنا پاجی آدمی ہے پاجی کی بھی کچھ انتہا ہے - معاذ اللہ ! ! !

خدمتگار کو نوشہ بناکے بھیجا - آنکھون مین خاک جھونکنا اِسی کو کہتے ہین -

رونق - واللہ عجیب روایت سُنی - خواجہ صاحب نے اچھے گھر بیعانہ دیا تھا - سمجھے کہ صاحبزادی لکھوکھا روپے کی جائداد پر قابض ہوگی - دیکھا تو نوشہ کی کایا پلٹ - خدمتگار - کہا - بشیر الدولہ کہا -

نواب - مگر خوب ہی بے بھاؤ کی پڑی ہوگی واللہ - میان نوشہ صاحب کی کھوپڑی ہی جانتی ہوگی ہزار روپے گئے بنا بنایا گھر پلٹ گیا اور جوتے کھاتے ہین کھانے اچھے پھنسے چڑا -

اتنے مین خاص بیر نے آکے دریافت کیا (خداوند اسوقت کیا حکم ہوتا ہے) -

نازو - آج ہم اسوقت ہلکی غذا کھائینگے -

بیرسٹر - ہم بھی -

قمرن - ٹیرین پکواؤ -

نازو - اور ارہر کی کھٹی ہوئی کھچڑی -

نواب - سبحان اللہ کیا ہلکی غذا بتائی ہے - اجی ہم سادے چاول پکاؤ اور نان پاؤ ہو اور مکھن اور قورمہ - یا چاہے گوشت مین گوبھی پکا لو - بس - پلاؤ ولاؤ اسوقت نہ ہو

مہراج - پارآلو کا بھرتا بنواؤ -

نازو - اور ترکیب ہمسے سنو - پہاڑی آلو لے کے بھون لو اور بھون کے پسوا ڈالو - اور پودینا اور نمک اور مرچ اور پیاز ڈال کے تل لو دیکھو تو کیسے بنتے ہین -

ادبار ! ادبار ! ادبار ! ! !

قمرن یعنی بی قمرن النسا بیگم نے ایک روز اپنی پرانی صندوقچی کو جو کھولا تو تین عطر کی شیشیان اُسمین پائین - عطر سوکھا تو چکٹا ہوا - مہری کو تینون شیشیان دیدین مگر تاکید کر دی

کہ خبردار یہ عطر نہ ملنا - اپنی کسی گوئیان یا بہن کو دیدینا میرے سامنے یہ عطر ملکے نہ آنا - بہت دنونسے یہ صندوقچی کھولی نہ تھی اِس سے چکٹ گیا - اتفاق سے اُس صندوقچی میز کوئی ایسی شی دیکھی کہ دس منٹ تک قمر النسا ٹکٹکی باندھے اُسی کو دیکھا کین اور تھوڑی دیر بعد صندوقچی کو بند کرکے ٹھنڈی سانسین بھرنے لگین - مہری کی سمجھ مین نہ آیا کہ یہ کیا بات ہی - اِسمین کون سی ایسی شی دیکھی جس سے آہ سرد بھرنے لگین -

جب غور کرکے دیکھا کہ قمر النسا بیگم کی حالت اچھی نہین ہی تو تاڑ گئی کہ کوئی یاد آیا ہی اور اتفاق سے اُسوقت اِنکو ہچکیان بھی آنے لگین -

مہری - حضور کو کوئی اِس وقت یاد کر رہا ہی -

ق - (آہ سرد بھر کر) کیا جانے -

م - مگر سرکار دل کو دل سے راہ ہی -

ق - کیا بکتی ہی خرافات -

م - بکتی تو نہین ہون - کہتی تو سچ کی ہون -

ق - اچھا پھر اِس کہنے اور پوچھنے سے کیا فائدہ -

م - لونڈی سُن لے تو عرض کرے -

ق - ہم بیکار بات کہکے ضائع نہین کرنا چاہتے - ہان جو وعدہ کرو تو کہین - مگر تو بھلا کیا جانتی ہوگی -

مہری میرے دل پر اسوقت کیا جانے کیا گذرتی ہی مین جانتی ہون یا میرا دل -

مہری - حضور بیشک کوئی کسو کے دل مین تو بیٹھا نہین ہی اپنا دل ہی یا اللہ کے سوا اور کون جانے اپنی ہی بات تو سوا اللہ پاک کے اور کوئی جان نہین سکتا بس یہی

تو اُسنے اپنے ہاتھ مین رکھا ہی - اور اک موت یہی دو باتین بندہ نہین جانتا اور تو آسمان پر تھگلی لگاتا ہی جو کچھ حال سنون تو شاید ہی کہ کچھ کر سکون -

ق - مین تو سب صاف صاف کہدون مگر اعتبار نہین کیونکہ جو کہین اِدھر کی بات اُدھر ہوئی تو بس مین عمر بھر کے لیے گئی گذری - پھر کہین میرا ٹھکانا نہین ہی اِس سے نہ کہنا اور دل ہی دل مین گھٹنا اچھا اور کہکے اپنے پانون مین کلہاڑی مارنا اِس سے اپنا نقصان ہی نقصان ہی - اور سراسر ضرر - تو ایسا کام کاہیکو کوئی کرے

مہری - اے تو حضور یہ حضور کو کہان سے معلوم ہو گیا کہ بات اِدھر کی اُدھر ہوگی - جو ذرا کوئی بات بھی اِدھر کی اُدھر ہو تو زبان پکڑکے دست پناہ سے نکال لیجیے ایسی بات ہی بھلا - ہم آپ ہی امیرزادن رئیسون مین رہے ہین ایسی بات ہی بھلا کہ اِدھر کی بات اُدھر ہونے پائے -

ق - مہری ہمنے اسوقت کیا جانے کیا دیکھ لیا کہ بس سن سے رہگئے - کلیجا پکڑکے رہگئے - دل اب قابو مین نہین ہی اور نہ کچھ کرتے دھرتے بن پڑتی ہی - قہر درویش برجان درویش -

م - لگی بُری ہوتی ہی ع -

تاڑ جاتے ہین تاڑنے والے

اب حضور کا چھپانا بیکار ہی -

ق - سمجھ بوجھ کے چلنا چاہیے - جلدی کیا ہی ٹھنڈی کرکے کھانا اچھا - بہت گرما گرم کھائی اور منہ جل گیا زبان مین چھالے پڑ گئے تو کیا - اِس سے آدمی پہلے ہی کیون نہ سمجھ لے -

مہری اور قمر النسا بیگم مین ٹری دیر تک اسی قسم کی گفتگو رہی - نہ بیگم صاحب نے پوچھا نہ دی کہ انکے دل کی بیقراری کا کیا سبب تھا اور نہ مہری صاف صاف سمجھ سکی مگر اسقدر ضرور تاڑ گئی کہ انسے کسی سے پہلے رسم تھا اُسنے اپنی کوئی نشانی دی تھی - صندوقچی مین وہ اسوقت انھون نے دیکھ لی تو طبیعت قابو سے جاتی رہی اور اُسکی یاد نے انکو بیقرار کر دیا ہی اور یہ ٹھنڈی سانسین بھرتی ہین -

مہری ٹری کلان کار عورت تھی اور اس فن مین اُستاد سوچی کہ اچھا شکار ہاتھ آیا - مگر کھود کھود کے پوچھنا خلاف مصلحت سمجھی لہذا اُسوقت بات ٹال دی کہ اتنے مین قمرن کی گوئیان بی منی صاحب آئین - منی اور قمرن مین پہلے اِدھر اُدھر کی باتین ہونے لگین - قمرن نے کہا کہ محلے کے دیکھنے کا ہمکو بہت جی چاہتا ہی امی جان جو تھے پانچوین آجاتی ہین مگر اور اپنی گوئیون کو نہین دیکھ سکتے ترستے ہین - تو اب کہین جانے دین نہ آنے دین - اب اُنکی مرضی کے بغیر بھلا کیونکر ہم جا سکتے ہین - انکا حکم ہی نہین ہی - اور سب باتون مین تو ہم اُنکا کہنا مانتے ہین مگر اسمین کیونکر اُنکے خلاف کر سکتے ہین -

منی نے کہا - اری بہن اللہ نے جو تم کو دیا ہی وہ اللہ سب کو دے سب سے زیادہ تو انسان کے لیے چار پیسے ہین بس - جسکے پاس چار پیسے ہین اُسکو سمجھنا چاہیے کہ ہین طالع سکندر رہون اور محلے والی شہدیون سے نہ ملین تو کیا اور ملین تو کیا -

قمرن بولی - ہان بہن یہ ٹھیک کہتی ہو - رہا جو کھائیگا اچھا - پہنیگا اچھا - اوڑھیگا اچھا - وہ یہ بھی تو چاہیگا کہ کوئی دیکھے - جب سے ہمکو انھون نے اس چار دیواری مین بند کر دیا ہی نہ تو اچھا کھانا اچھا لگتا ہی - نہ اچھا پہنا نہ اچھا پہننا اچھا لگتا ہی - نہ اچھا بچھونا - مکان بھی سجا ہوا ہی - آدمی نوکر چاکر پیش خدمت یہ وہ سواری شکاری سبھی کچھ ہی مگر بس ان دیوارون کے باہر جانے کی ازاجت (اجازت) نہین ہی - جیسے قیدی ہوتے ہین - تو ہم بھی بہن آجکل نہد ھوے ہو رہے ہین - لاکھ لاکھ جتن کرتی ہون کہ باہر نکل سکون مگر ایک نہین بیش جاتی ہی تم ہی کوئی بہانہ بتاؤ -

منی - بہن تمکو تو جنون ہوا ہی - نانہ دہن کہان ہین -

قمرن - اوئی کہین اُنسے ذکر بھی نکرنا - وہ تو کہتی ہین کہ ہم لوگ آجکل بادشاہی کر رہے ہین - اُنکا کون ذکر ہی

منی - وہ سچ کہتی ہین - تمکو روٹیان لگی ہین -

قمرن - تو ہم تو قید سے تنگ آگئے ہین -

م - تمھاری ایسی تیسی -

ق - نہ کہین جانے کے نہ آنے کے -

م - جانے آنے مین کیا دھرا ہی قمرن -

ق - تو قیدی بنے رہین -

م - قمرن تمکو سچ مچ روٹیان لگی ہین - تم اسکی قدر نہین کرتی ہو کہ اللہ نے تمکو کسقدر رتبے مراتبے پر پہونچا دیا ہی اور کہان سے کہان آگئی ہو - افسوس ہی -

ق - مگر بہن -

م - چل پگلی - اری اب تو بیگم بنی ہوئی ہی - پاگل پنے کی باتین کرتی ہی کہ قید ہون اور یہ ہون اور وہ ہون بیوقوف

جو عروج تونے پایا وہ اچھی اچھی شہزادیون کو نہین ہے۔
ق۔ ہمکو تو بہن جو لطف اُسمین تھا کہ دو بازار گھومے
ادھر اُدھر ہنسیے بولے دس آدمیون نے جوبن دیکھا
وہ لطف اسمین نہین ہے۔
م۔ چل بدنصیب۔
ق۔ اچھا تم ہماری جگہ پر نواب کے پاس آؤ اور ہم
تمہاری جگہ پر جائین۔
م۔ کتنی ناشکری کرتی ہو بہن۔
ق۔ پھر جا ہے جو ہو سو ہو۔

کسکی رہی اور رہیگی کسکی

اتنے مین نازو آئی۔ منی اور نازو مین باتین ہونے لگین
نازو نے کہا بہن تین چار دن ہوے امّی جان آئی تھین
کہ ہماری گوئیان واحد کی چھوٹی بہن ہمکو دیکھنے کو ترستی ہے
اور یہان آنا چاہتی ہے ہم نے نواب سے کہا۔ وہ بولے
کہ میرے گھر وہ نہین آسکتی۔ اُسکی مان کٹنا پا کرتی ہے
کیا جانے انکو کہان سے معلوم ہو گیا کہ ادھر ہم نے کہا
اور اُدھر جھٹ وہ بول اُٹھے کہ (وہ ہمارے ہان نہین
آسکتی اور اُسکی مان کٹنا پا کرتی ہے)۔
منی نے ہنسکر جواب دیا۔ بہن کہتے تو ٹھیک ہین اُسکی
مان کٹنی تو ہے ہی۔ ایک دن مین جو اُس کے گھر گئی تو
ایک سوار کو بلا لائی اور وہ رپ رپ کرتا ہوا اندر گھُس
گیا۔ مین ڈر کے بھاگی تو مجھے دم دینے لگین کہ (بیٹھا
بیٹھو آدمیون سے آدمی نہین بھاگا کرتے ہین۔ انسان ہی
انسان کے پاس بیٹھتا ہے۔ ادھر آؤ۔ یہ ہمارا لڑکا ہے اب
بہن بھائیون مین یہ وہ ہونے لگا) اور وہ موا ابھی
بولا کہ (ارے صاحب ادھر آؤ۔ آخر اب تو ہم نے تم کو
دیکھ ہی لیا ہے۔ اب چھپنے سے کیا ہوتا ہے۔ ہم دلہن چالینگے
نہین۔ یا کہو تو ہم چلے جائین۔ ہم تو اپنا گھر سمجھ کے
آئے تھے۔ یہ کیا معلوم تھا کہ لوگ یہان ہمکو دیکھ دیکھ
کے بھڑک جائینگے۔ اور ہم تو ہمیشہ بھلے مانسون اور بہو بیٹیون
مین ہی بیٹھا کیے ہین مگر تمھاری بھڑک کو ہم کیا کرینگے)
مین چپ چاپ سنتی گئی مگر دم نہ مارا۔ سٹ مارے
بیٹھی رہی۔ تو موندی کا ٹا گانے لگا سہ

جان آنکھون مین ہے کرنا نہ کنارا قاتل
کوئی دم اور بھی ہو جائے نظارا قاتل

میرا کلیجا دھڑ دھڑ کرنے لگا کہ یا خدا اب کیا ہوگا۔
نازو۔ یہ کیون۔ کیا کچھ کہتا تھا۔
قمرن۔ تم بھی اندھیر کرتی ہو باجی۔
نازو۔ آخر کلیجا دھڑ دھڑ کیون کرتا تھا۔
منی۔ ای ہے ابا مرد۔ موا دیو۔
نازو۔ پھر اس سے کیا ہوتا ہے۔
قمرن۔ تم ہو کہان باجی اسوقت۔ ای تو ڈرا ہی چاہیے
کہ جیسے گھر گئی ہے وہ کہتی ہے کہ بیٹا یہان آکے بیٹھو اور نامحرم
موا وہان ڈٹا ہوا ہے۔ ڈر کی تو بات ہی ہے۔
منّی۔ اسوقت سوتے سوتے اُٹھی ہین نازو۔
نازو۔ نہین تو۔ تمکو ڈر ہو تو ہو مگر تمھاری گوئیان قمرن
کو ڈر نہ لگتا۔ یہ تو کل ہمسے لڑتی تھین کہ باجی اب یہ
چار دواری ہمین کھائے جاتی ہے۔ اب تو جی چاہتا ہے کہ
ذرا باہر نکلا کرین۔ ادھر اُدھر جایا کرین۔ ہمسے اب یہ
قید نہین سہی جاتی۔ اسی پر امّی جان نے یہ طرہ کیا کہ واحد کی

بہن کا ذکر چھیڑا اور اُسکی مان زمانے بھر کی مشہور کٹنی ہی - بس نواب اور بھی کھٹک گئے - اُسکو لاکھ سمجھاتی ہون کہ اری سٹرن یہ بات تمام دنیا بھر مین سجھے نصیب نہونے کی مگر اُسکو کیا جانے کیا چڑی ہی مین تو سکھاتے سکھاتے ہار گئی - اب یہ ہمارے مان کی نہین ہی - تم سمجھاؤ تو شاید کچھ سمجھے اور اَمی جان تو سٹھیا گئی ہین -

منی - قمرن - اری کچھ سودا ہوا ہی - تو اپنے دل مین آخر سوچتی کیا ہی - وہی سوسی کے پاجامے پہننے ہونگے اور اُبالی دال کھانے کو ملیگی -

قمرن - اے تو ہم کرتے کیا ہین بہن -

نازو - پھر تو یہ کیون بکا کرتی ہی کہ مین بازار جانے کو ترستی ہون اور قیدی بناکے نواب نے رکھا ہی - جو یہی تھا تو نکاح کیون پڑھوالیا -

ق - اے مین یون ہی کہتی تھی باجی تم تو پیچھے ہی پڑ گئی ہو - اب کوئی دُکھ سُکھ کی باتین بھی نکرے -

منی - دُکھ! کیا ہو گیا ہی تجھے - یہ کیا تیری مت پھر گئی - دُکھ کیسا - تجھے دکھ سے کیا مطلب -

ق - اچھا اب نہ کہینگے -

نازو - آپ بھی راج کرتی ہی اور دس کو دے کے راج کرتی ہی اسکو غنیمت نہین سمجھتی -

منی - اللہ اِنکو عقل دے - مجھے تو بڑا رنج ہوتا ہی کہ اِسے ہوا کیا ہی -

ق - اچھا اب صاف صاف کہین -

منی - ہان کہو - جو کچھ کہنا ہو ہم لوگون سے کہو -

ق - نواب سے کہو کہ ہمکو شام کو ہوا کھانے بھیجا کرین -

منی - روز ہوا ہی تو کھایا کی ہین -

نازو - بُرے دن جب آتے ہین تو یہی باتین سوجھتی ہین -

بہن - پوچھو ہوا کھانے سے کیا ہوتا ہی -

ق - اب تک رونق جنگ آتے تھے اور نواب چھٹن صاحب دو گھڑی ہنستے بولتے تھے آغا سے باتین کرتے تھے - دن رات دس پانچ دس پانچ آدمی بنے ہی رہتے تھے اب صبح سے شام تک ہم ہین اور یہ چار دیواری اور بس -

منی - ہمکو اللہ نے اسکی چوتھائی بھی دولت دی ہوتی تو ہم تو کبھی نام بھی باہر جانے کا نہ لیتے -

نازو - اچھے بافراغت سے رہتی ہو - دس عورتین تمھاری خدمت کو ہین - تم سے بڑھکے کون ہوگا -

قمرن - تو ہوا کھانے مین بھی ہوا کوئی عیب ہی -

منی - اچھا کہینگے نواب سے -

نازو - کُٹنی کی طرح پر کہینگے - کچھ زبردستی تو ہی نہین -

ق - کیون نہین زبردستی ہی -

نازو - تم جانو تمھارا کام جانے -

منی - قمرن اب تم دودھ پیتی بچہ نہین ہو - اب تم ننھیون مین نہین ہو -

اتنے مین مہری نے قمرن سے کہا (حضور آپ کا بیکو اِن سب سے ٹھائین ٹھائین کرتی ہین - اور خواہی نخواہی ہلکان ہوتی ہین - بیکار بیکار)

نازو نے قہر کی نظر سے مہری کو دیکھا - اور اُسکی اِس تقریر سے جل گئی اور قمرن خاموش ہوگئی -

منی کو بھی اسکی تقریر سخت ناگوار گذری کہ بہن کے مقابل مین مہری کیا ہی اور اس آپس کی گفتگو مین مہری کون بیچ مین بولنے والی ہی۔

مہری۔ حضور کوئی سونے کا لقمہ کھلائے چاہے زربفت اور کمخاب پہنائے مگر جب تک ذرا ادھر ادھر ہوا کھانے نجائے تب تک لطف کیا ہے۔

منی۔ تم اور وہان سے آئی ہو۔

قمرن۔ تم چپ رہو مہری۔ مجھ سے یہ لوگ جیت نہ پائینگے مگر تم کو سیکڑون سنانے لگینگی۔

مم۔ قمرن تجھے ہو کیا گیا ہی۔

ق۔ تو بھی سنے گی کیا آخر۔

مم۔ تیری بہت بڑی بولی جاتی ہی تو۔ یہ تیری شرم کی بات ہی اب تیری فصد کھلوانی ہوگی۔

ق۔ ہان۔ اچھا۔ اپنی اور ہماری دونوں کی فصد کھلواؤ۔

مم۔ کیا مین بھی قمرن ہوگئی ہون۔

ق۔ قمرن نہ ہو مین تو قمرون کی سی باتین کیون کرتین تم۔

مہری۔ اسکو اگر خاموش ہو رہی ہی۔ حضور اب آپ اس بات کو جانے ہی دین۔

نازو۔ یہ تو بھلی کیا ہی مردار۔

مہری۔ مجھ سے مردار مردار کی گفتگو نکر ناخبردار۔

نازو۔ دور ہو مردار یہان سے تو۔

مہری۔ تم ہوتی کون ہو۔

منی۔ ساری تو کچھ نشہ کھا کے آئی ہے۔ یہ تو کس سے جھگڑتی ہے تیری اور یہ مجال۔

مہری۔ تم کون بیچ مین بولنے والی ہو۔

منی۔ اجی اسکو نکال دو گھر سے۔

مغلانی۔ مہری کیا بڑھ بڑھ کے باتین بناتی ہی تو اپنا درجہ نہین دیکھتی۔ دو روپے کی نوکری کرنیوالی اور برابر کی تقریر کرتی ہی۔

مہری۔ اور تو کو روپے کی نوکر ہی۔

مغلانی۔ اس تو تکار کو حضور نے دیکھا۔

مہری۔ تم ہو کیا بچاری۔ مین سمجھتی کیا ہون۔

مغلانی۔ تو کیا ہی مردار۔ میرے منہ نہ لگنا بہت نہین تو کٹ سے گھر سے نکلوا دونگی ہان۔

اسکے جواب مین مہری اور بھی گرمائی اور اب مغلانی اور مہری مین نوک جھونک ہونے لگی۔ خوب چلی اور بڑی سخت کلامی ہوگئی۔ نوبت باینجا رسید کہ غل کی آواز نواب صاحب نے بھی سن لی اور بدحواس ہوکر آئے کہ دیکھین یہ ہنگامہ کیسا بپا ہی۔ آکے دیکھا تو مہری اور مغلانی مین ہو رہی ہی۔ اور مہری مغلظہ گالیان سناتی ہی۔ نواب نے آکے مہری کو ڈانٹا اور بہت سخت کہا۔ اور نازو پر بھی خفا ہوے کہ تم دیکھتی ہو اور منع نہین کرتین۔ مکان کا ہیکو بھٹیار خانہ ہوگیا۔

نازو نے کہا مین تو تب منع کرون جب کوئی میرا کہنا مانے اور جب مہری کوئی وقعت ہی نہین ہی تو مین کیون بولون۔ مگر رہا نہ گیا۔ بولی ہی بولی اور بیچ مین بول کے ذلیل ہوئی۔ اب تم جانو اور تمھارا کام جانے۔

نازو۔ نکال دو اس مہری چڑیل کو۔

قمرن - مہری ہی کو کہینگی -

نواب - کیا!

نازو - یہی تو ساری خرابی ہی -

نواب - مہری کو نہین اور کسکو کہین -

قمرن - تو چپ چاپ بیٹھی رہ مہری -

نواب - ہان! یہ بات ہی!

نازو - منھ لگائی ڈومنی اور ناچے تال بے تال -

مغلانی - حضور اسنے کرورون گالیان مجھے دین - مگر مین چپ -

ن - جب میرے سامنے اسکی یہ کیفیت ہی تو میرے پیچھے تو اسنے آسمان سر پہ اٹھا لیا ہوگا -

نازو - گھر کی مالکن شہ دیتی جاتی تھی تو آسمان سر پہ کیون نہ اٹھا لیتی -

قمرن - تمکو بھی خوب لگانا بجھانا آتا ہی -

نواب - یہ آج اسکی کیفیت کیا ہی -

ق - مجھے سودا ہو گیا ہی -

ن - ہان سودا تو ہو گیا ہی - جب بڑی بہن کو تم نے ڈانٹنا شروع کیا تو سودا ہی نہین تو اور کیا ہی - اور ایک ٹکے کے باجی کے لیے -

مہری - یہان نوکری نکرتے تو باجی کا ہیکو بنتے -

ن - میرے منھ نہ لگنا چڑیل - نکل یہان سے مردار دور ہو یہان سے -

مہری - (ٹھٹھک) مین آپ چلی جاتی ہون -

ن - ابھی جہنم واصل ہو -

قمرن - (مہری کو پکڑ کر) جو یہ جائیگی تو مین سنکھیا کھا کے سو رہونگی بس - مین نے کہدیا ہی -

مہری - ای حضور آپ جم جم جیین - دودھون نہائین پوتون پھلین - ہم اپنے آپ نہ رہینگے -

ق - تو گئی اور مین نے زہر کھا لیا -

ن - چاہے زہر کھاؤ اور چاہے سنکھیا کھاؤ - یہ یہان نہین رہ سکتی چھوڑ دے اسکو -

ق - اچھا تو چھوڑ دیا مگر اسکا مزہ تمکو چکھا دونگی -

ن - اب یہ مار کھائیگی -

منی - حضور اپنی طرف دیکھین -

ن - تم دیکھو تو اسکی ڈھٹائی کو -

منی - قمرن - ہائین! بھلا یہ کون عقل کی بات ہی جی وہ ٹکے کی باجی عورت - اسکی طرف سے تم اپنی بہن سے لڑتی ہو -

نواب - یہ مہری چڑیل کے پیچھے اسقدر جامے سے باہر ہوئی جاتی ہی - اسمین کوئی بات ضرور ہی - مجھے پہلے سے معلوم ہوتا تو مین اسکو گھر مین نہ گھسنے دیتا -

قمرن - کیا اسنے بیچاری نے کیا کیا ہی جی - جسے دیکھو اسی کا دشمن ہو رہا ہی -

ن - (غصے مین باہر جانے لگے) آج یہ نئی بات دیکھی -

نواب صاحب تو باہر چلے گئے اور ادھر قمرن نے مہری کی خوشامد کر کے اسکو منا لیا اور کہا کہ اسوقت تو نواب غصے مین تھے اب ہم کل انکو راضی کر لینگے ہماری بھی نادانستگی ہوئی - اب تم معاف کر دو -

اس تقریر سے نازو اور منی کو اور بھی رنج ہوا کہ ایک ادنی سی مہری اور خادمہ کی اسقدر خاطر داری

اور ہمارا ذرا بھی خیال نہین — بڑی بہن کوئی چیز ہی نہین ہی — مہری نے مغلانی کو گالیان دین — نازو سے سخت کلامی کی — منی سے خم ٹھونک کے لڑنے پر آمادہ ہوگئی — اور قمرن ابھی تک اُسی کا دم بھر رہی ہی علٰحدہ جاکر یہ دونون باتین کرنے لگین کہ اِس چھوت کو کسی ترکیب سے نکالنا چاہیے کیونکہ یہ قمرن کے مزاج پر بڑی حاوی ہوگئی ہی ایسا نہ ہو کہ قمرن کو یہ خراب کردے اور پھر نواب کی نظرون سے بھی گر جاے اور اُدھر قمرن اپنی مہری کو لیکر کوٹھے پر گئی اور کوٹھے کے زینے بند کرلیے اور مہری سے باتین کرنے لگی —

قمرن — مہری ایک تو ہمکو آج یون ہی رنج تھا کہ سویرے کیا جانے کون یاد آیا — اِسپر ہماری بہن نے اور بھی صدمہ پہونچایا —

مہری — بہن کاہیکو ہین حضور —

ق — اب تم سے سب حال کہون یا نہ کہون مگر تم کہ ندینا کسی سے —

مہری — حضور کو ہمارا اعتبار ہو تو پھر کہ چلیے نہین تو خیر جانے دیجیے گر مین چاہے مارڈالی جاؤن — زبان سے نہ نکالونگی — مجھے کسی سے کہنے سے کیا ملیگا —

قمرن — سوچ لو — اعتبار لاکھون مین ہی —

مہری — خوب سوچ لیا ہی — مجھے کسی سے کہنے مین کیا ملتا ہی —

قمرن — بات یہ ہی کہ ایک لونڈے پر جان جاتی تھی میری اور کھانا پینا حرام تھا مگر اب بھول گئی تھی آج اُسکی تصویر دیکھی ظالم کی — بس مرمٹی —

مہری — وہ کون ہی سرکار —

قمرن — ڈھونڈھ لاؤگی ؟

مہری — آسمان سے تارے اُتارون توسہی —

ق — اتا انعام دون کہ عمر بھر کھائے اور لڑکے بالون کے واسطے چھوڑ جائے —

م — چاہے کچھ دیجیے اور چاہے نہ دیجیے — حضور کا کام ہوجائے بس مطلب تو یہ ہی —

ق — ایسا لونڈا ہی ظالم کہ اہو ہو ہو !!!

م — کچھ نام نشان پتا ٹھکانا بھی ہی —

ق — اُسکا نام فضلے ہی —

م — فضلے ! اور رہتا کہان ہی —

ق — یہی تو نہین معلوم — مگر اتنا جانتی ہون کہ برف بیچتا ہی — اور ایسا نکیلا سجیلا کہ دیکھو تو معلوم ہو — مگر خبردار تو اُسپر آنکھ نہ ڈالنا —

م — کیا مجال ! اچھا ہم تلاش کرکے لائینگے —

ق — میری مہری — مین تیرے صدقے —

م — یہ کاہیکو کانٹون مین گھسیٹتی ہو —

ق — میری جان جاتی ہی —

م — تو جس روز اُسکو ڈھونڈھ کے لاؤنگی اُس روز ایک جوڑا اور دو اشرفیان لونگی — اِسکا وعدہ کیجیے بنا وعدے کے مین نہ مانونگی — قول جان کے ساتھ ہی — اب جو حضور سے زبان ہاری تو بے اُس لونڈے کے لائے رہونگی نہین —

ق — تو ایک جوڑا اور دو اشرفیان کہتی ہی اور مین

دو جوڑے اور چار اشرفیان دونگی۔

م۔ تو حضور مین لاؤن اور پھر لاؤن - اور یہ انعام تو خیر سے ملے ہی گا - انعام کی کون بات ہی آپ انعام چاہے دین چاہے ندین - مین ڈھونڈھ نکالونگی - وہ کونسا ایسا پریزاد چھوکرا ہی یا خدا - مین ابھی سمجھی نہین اور فضلے نام ہی - فضلے برف والا کون ہی؟ برف والے ایسے کوئی ہزار دو ہزار تو ہین نہین یہان انھین لوگون سے خوب دریافت کرونگی۔

ق - ہان ہان انھین سے پوچھو - کسی برف والے سے پوچھو۔

م - وہ لوگ جانتے ہونگے۔

ق - تو اب کب تک یہ معاملہ چوکس ہوگا۔

م - کل - کل نہین تو پرسون - بس دو تین دن کے اندر ہی اندر۔

ق - ہان! اتنی جلدی۔

م - اور نہین کیا - ای مین شہر بھر سے جان پہچان رکھتی ہون مجھے کون نہین جانتا - اب تو آپ کی طبیعت کا حال معلوم ہوا ہی ایک سے ایک بڑھکر دکھاؤن۔

ق - تو مجھے اور اسکو ملا دے مہری - بس۔

م - کل ہی جو اللہ نے چاہا - اور اسکی تو بات ہی اور ہی کہ نواب صاحب ہاتھ پکڑکے نکال دین۔

ق - ایسی چھنال بڑی ہی کسو کی۔

م - یہ آپ کی بڑی بہن کیون اکثر یہان رہا کرتی ہین۔

ق - دوسرے تیسرے اپنے میان سے یہان جاتی ہین بس انکا ہمین کون ڈر ہی۔

م - اور مغلانی بھی بڑی بس کی گانٹھ ہی اسکے بھی کاٹے کا منتر نہین ہی - ایک ہی افعی ہی اسکو نکالیے کہین - ہم سے اس سے کبھی نہ بنیگی - اور یہ آپ کو بدنام کریگی اس سے ڈرتی رہیے گا بڑی ہی ایک ہی۔

ادھر مہری اور قمرن مین سرگوشی ہوئی - ادھر نازو اور منی مین - مہری اور قمرن آوارگی کی باتین کرتی تھین اور نازو اور منی عقل اور دور اندیشی کی - منی کو قمرن اور نازو سے لڑکپن سے محبت تھی - اور مہری کو اپنے حلوے مانڈے سے غرض - منی خیرخواہ اور خیرطلب تھی - مہری بدکارہ و بدخواہ - نازو کے مزاج مین آراستگی اور دوربینی تھی قمرن کی طبیعت بسبب ناعاقبت اندیشی کے بدی پر آمادہ - اسی سبب سے منی اور نازو مین میل ہوگیا - اور ادھر قمرن اور مہری مین سانٹھ گانٹھ ہوگئی - مغلانی بڑی بوڑھی عورت دور اندیش اور خیرسگال - رئیسون اور رئیس زادون کی آنکھین دیکھے ہوے - وہ بھلا مہری کی چال ڈھال کو کب پسند کرتی - اور پھر نازک مزاج بھی پرلے سرے کی تھی کسی کی آدھی بات بھی سننا گوارا نہ تھا - مہری کی اس سخت کلامی پر اسقدر صدمہ ہوا - کہ نازو سے آکے کہا حضور - لونڈی اب نوکری نکریگی اور یاد رکھیے یہ مہری نگوڑی مشتعل آپ کو بہت بہاردن دکھائیگی - میرا کہنا حضور کو بھی ضرور برا معلوم ہوگا تو اسکو مین کیا کرون - مجھ سے تو یہ نہین دیکھا جائیگا کہ مہری ٹکے کی عورت کا وہ جنبہ کرین اور بڑی بہن سے اسلے

سبب سے جھگڑیں اور خود نواب صاحب سے اُلجھ پڑیں یہ بیل چڑھنے والی نہیں ہو ایک نہ ایک دن اس کا انجام بُرا ہونا ہو۔ اِس وقت کیا غضب کی بات کی کہ اگر مہری کو نکالدوگے تو مین سنکھیا کھا لونگی اور زہر کھاکے سو رہونگی آفت رے غضب خدا۔ مہری نہوئی کوئی وہ ہوگئی۔ آج کو یہ کہا کل کو اور اِس سے بڑھکے کہینگی۔ اب یہان رہنا ٹھیک نہین ہو بس۔

نازو۔ بی مغلانی تمکو ایسا نچاہیے۔ ہم لوگ مل کے قمرن کو سمجھا دینگے۔ اور مہری کو گھر سے نکالدی جائیگی۔ مہری بھی کوئی چیز ہو۔ ابھی یون نکالیجا سکتی یون۔ چٹکی بجاتے۔ اسوقت اُسکو کیا جانے کیا خبط پڑ گئی ہو۔

مغلانی۔ بیگم صاحب یہ جھگڑا آنٹا اب روز روز کا سمجھیے ایک دن کا نہین ہو۔ مہری اب بڑی مشکلون سے نکلیگی۔

منّی۔ اے بہن۔ تم دیکھتی تو جاؤ۔

مغلانی۔ اے بیٹا مجھے دنیا کا رنگ دیکھتے دیکھتے اِتنی عمر ہوئی۔ مین سب سمجھتی ہون۔ لڑکی کے طور اب بے طور ہین اِنکو سنبھالیے اور اس نگوڑی چھوت کو نکالیے۔

منّی۔ کل اِنکی دادی کو بلوائینگے۔

مغلانی۔ ہان ہان اُنکو بلواؤ۔

نازو۔ ضرور بلواؤنگی۔ یہ تو ہاتھ سے نکلی جاتی ہو۔

مغلانی۔ آج ہی بلوا بھیجیے۔

منّی۔ ہماری یہ صلاح ہو کہ آج اُنکو شہ بلوا بھیجئے۔ بلکہ آج مین اور نازو جاکر اُنھین کے گھر جائین۔

مغلانی۔ ضرور جائیے اور اُنسے کہیے کہ آکے سمجھائین اور اِس مہری کا سب حال اُنسے کہیے کہ اب یہ ہاتھ سے جاتی ہو اِسکو سنبھالو۔ نہین تو مہری خدا جانے کیا غضب ڈھا دیگی۔ ایک بڑی دور ہو۔

منّی۔ اچھا تو نواب صاحب کو بلا کے اُنسے مشورہ کرلو۔

نازو۔ پوچھ لینگے۔

مغلانی۔ میرا ابھی کچھ ذکر نہ کیجیے گا۔

نازو۔ نہین جی تم کاہے کے واسطے ڈرتی ہو تم نے تو اور ہماری طرف سے مہری کو للکارا۔ تم ہماری خیرخواہ ہو تمکو کیا خوف ہو۔

یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ قمرن کے میکے سے ایک عورت خیر صلاح پوچھنے آئی۔ قمرن کوٹھے سے نیچے اُتری اور مہری سایے کی طرح ساتھ ساتھ۔

عورت۔ بٹیا کھیر صلاح پوچھی ہو۔

ق۔ کہنا تمھاری چھوٹی لڑکی مرگئی۔

ع۔ اے اللہ نہ کرے بٹیا۔

ق۔ بس یہی کہدینا۔

ع۔ اے یہ کیا بکتی ہو آج۔

ق۔ بس دور ہو یہان سے۔

ع۔ (متحیر ہوکر مہری سے) بڑی بٹیا کہان ہو۔

ق۔ ہم نہین جانتے۔

نازو۔ (دالان سے باہر آکر)۔ کون ہو۔ امامن۔

ع۔ (امامن) کھیر صلاح!

نازو۔ ہان۔ خیر صلاح ہو۔ وہان تو خیر صلاح ہو۔

ع - ہان بیٹا - ہمنے کہا کہ جاکے کہر صلاح پوچھو آؤ - آج
یہ (قمرن کیطرف) کاہیکو بگڑی بیٹھی ہین -
نازو - ہین تو آنے ہی کو تھی -
ق - چلو خس کم جہان پاک -
مہری - (مسکراکر) خاموش -
ع - یہ آج کیا ہی کیا -
نازو - چل اپنا تجھکو اس سے کیا مطلب ہی -
ع - ای سیدھی بات ہی نہین کرتی ہین - بُری بُری
باتین منہ سے نکالتی ہین -
نازو - اچھا تو جاکے کہدے کہ نازو آج رات کو آئینگی -
ع - بہت اچھا -
ق - (مہری کو بلاکر اوپر جانے لگی) ہم کو ٹھیسے پر جاتے ہین -
ع - آج انکو ہوا کیا ہی بی بی -
نازو - انکو ہوگیا ہی سودا -
ع - ای ہان معلوم تو کچھ ایسا ہی ہوتا ہی -
ق - تیرا سر - دور ہو مالزادی -
ع - ای کچھ دوانی ہوگئی لڑکی - فصد کھلواؤ ان تیری -
ق - دوانی تو اور تیرے ہوتے سوتے - مردار -
نازو - امامن تم جاؤ - سنتی نہین ہو -
ق - اب جو میرے گہر مین آئی تو کوچے کاٹ کے
دھر دونگی -
منّی - قمرن - تو سچ مچ ٹرن ہوگئی ہی -
ق - تو ٹرن تیرے ہوتے سوتے ٹرن -
م - مجھ سے بہت بڑہ بڑہ کے باتین نہ بنانا نہین
جہان کی ہی وہین پہونچا دونگی -

ع - بی بی مین تو جاتی ہون -
منّی - ٹھہری رہ - مین بھی چلتی ہون -
منّی ڈولی پر سوار ہوئی اور چلی گئی اور امامن ڈولی
کے ساتھ ساتھ گئی - جب ڈولی نازو کے میکے مین اُتری
تو امامن اور منّی ساتھ ساتھ اندر گئین -
ضمیضہ - منّی اچھی ہو -
م - کچھ نہ پوچھو - کیا کہون اور کیا نہ کہون -
ض - کیا کہون! کیون! یہ امامن کہان ملگئی - ہی
امامن - ہجور آج جوتیان کھاتے کھاتے بچ گئی - اچھی
گئی تھی بس -
ض - یہ کیا بات کیا ہی -
امامن - منّی سے پوچھو -
ض - ای منّی بولو - یہ کیا کہہ رہی ہی -
م - نازو جان آئی ہونگی وہ سب حال کہینگی -
ض - اور قمرن کہان ہی -
م - اُنکا حال نہ پوچھو - وہ اب قابو سے جاتی رہی ہین
وہ کسی کے ان کی اب نہین رہی ہین - اُن سے
کون بولے -
امامن نے حال بیان کیا کہ میرے جاتے ہی قمرن
لگین الٹی الٹی باتین کرنے پہلے کہا - کہد بنا قمرن
تو یہ توبہ دشمنون کے کان بہرے مرگئین - پھر کہا
(جا اور جاکے کہدے) نازو بی بی نے کہا (امی جان سے
کہد بنا کہ ہم آج آئینگے) اسپر بولین (خس کم تو جہان
پاک) مجھے مردار اور حرامجادی اور ہر دنگی اور کیا جانے
کیا کیا بنایا -

ضعیفہ کو سخت حیرت ہوئی - کہا ہماری سمجھ ہی مین نہین آتا کہ قمرن نے یہ کیون کہا - بہنین بہنین ایک دوسری پر فدا ہین - یہ بات نئی سُنی - منی بولی اب وہ زمانہ نہین رہا - اب تمھاری قمرن کا یہ حال ہی کہ پائے تو بہن کی بوٹیان نوچ کھائے اور یہ سارا فساد اُس مردار مہری کا ہی جسکے ہتھون مین قمرن آجکل ہین بڑی بدہو تی جاتی ہی - نازو کے تو ناک مین دم آگیا وہ آتی ہی ہونگی -

ضعیفہ دم بخود ہوگئی - سوچنے لگی کہ اسکا سبب اصلی کیا ہی طرح طرح کے خیال دل مین آئے - پہلے سوچی کہ کہین نواب نے نازو پہ تو ڈورے نہین ڈالے - قمرن کو برا معلوم ہوا ہی چاہیے - پھر سوچی کہ شاید قمرن کو بے راہ چلتے دیکھا ہوگا اس سے نازو خفا ہوئی اور قمرن سے لڑ پڑی -

منی نے کہا بہنون بہنون مین خوب ہوئی اور مہری نے نازو جان کو بیسون باتین کہین اور بعضانی جب اُنکی طرف سے بولی تو مہری نے کہ وہ دن گالیان دین نواب باہر سے اندر آئے - اُنھون نے مہری کو للکارا بس قمرن آگ ہوگئین - نواب سے خوب لڑین - اور برابر مہری کی طرف سے بولتی رہین اور جب نواب نے کہا کہ (نکل جا میرے گھر سے) تو قمرن نے اُسکو پکڑ لیا اور کہا (مہری جائیگی تو ہم زہر کھا کے سو رہینگی) یہانتک نوبت پہونچ گئی - بڑا غل مچایا - نواب کا منھ مارے غصے کے لال بھبوکا ہوگیا - اور خون پی پی رہ گئے مگر جب عورت جانے کے باہر ہو جائے تو مرد کیا کرے -

اور دو ایک بار اگر ایسا ہی ہوا تو قمرن نظرون سے گر جائینگی اور سچ پوچھو تو نظرون سے تو آج ہی گر گئی کہ میان تو مہری سے کہتا ہی کہ تو نکل جا اور بیوی کہتی ہی کہ اسکے بغیر مین زہر کھا کے سو رہونگی - یہ گئی اور مین نے زہر کھا لیا - اسکے بغیر مین نہ جیونگی اب اسکا کیا علاج ہی سوائے اسکے کہ مرد کو غصہ چڑھے اور مہری کو مار کے نکالدے اور بیوی کو مارتے مارتے بیدم کر دے اور کیا ہوگا بتائیے -

ض - کیا جانے کیا اسکی قسمتون مین بدا ہوا ہی -

م - اسکو تم کیا کروگی اور کوئی کیا کریگا -

ض - وہ مہری بڑی گوئیان نکلی ہی -

م - نازو جان سے لڑ پڑی - بس اور اس سے بڑھکے کیا ہوگا -

ض - لوکا نہ منھ مین لگا دیا -

م - وہ اور اُلٹا ہمارے منھ مین لوکا لگائی -

انامن - بات ساری یہ ہی کہ مہری مجھے بڑی بدعورت معلوم ہوتی ہی - اگرچہ وہ نہ نکلی برا ہوگا - اور اُسکے نکلنے پر بڑا جوتا چلیگا - یہ بھی یاد رکھنا - اُسنے قمرن پر جادو کر دیا ہی - اب یہ اُسکے بس مین ہین - اور اُسکے واسطے نازو سے اور خود نواب سے لڑ پڑین - ہم اور منی بچاریان کس کھیت کی مولی ہین -

ض - کچھین برے نکلے -

منی - اب تم اپنی بڑی ہی کی زبانی سُن لینا -

ض - ای نہین بابا تم کیا جھوٹ کہو گی -

انامن - ہماری تو صلاح یہ ہی کہ اس مہری کو پکڑ کے

بند کردے اور اتنا مارے کہ بیدم ہو ہو جائے۔

ص۔ انگریزی ہی اماں۔

منی۔ ہان اماں یہ بھی سچ ہی۔

ص۔ آجکل ان پاجیون کا زمانہ ہی۔ دیکھو ابتو سننے پر سب باتین ہین۔ جیسا ہوگا ویسا کیا جائیگا۔

اب ادھر کا حال سُنیے کہ جب قمرن اور مہری کوٹھے پر چلی گئین تو نازو جان نے فوراً نواب صاحب کو بلوایا اور کہا (نواب۔ ہم اب یہان نہ رہینگے۔ تم جانو تمھاری جورو جانے۔ چاہے سنبھالو چاہے بگڑنے دو یہ معاملہ تو تمھاری آبرو ہی اور بگاڑو تو تمھاری آبرو ہی۔

نواب صاحب نے بڑی سنجیدگی کے ساتھ جواب دیا کہ (نازو جان۔ تم اور ایسی باتین کرو) نازو نے کہا میرا تو کلیجا پک گیا۔ اِس مہری کا ستیاناس ہو۔ اِسنے ہماری بہن کو بس تباہ ہی کر ڈالا۔ یہ چڑیل کہان سے آئی۔ نواب صاحب نے پوچھا (ہین؟ کہان؟)۔ کہا (مہری کو لیکے کوٹھے پر گئی ہین اور ہم نے جو امامن سے کہا کہ امی جان سے کہدینا کہ ہم آج آئینگے تو کہا۔ خس کم جہان پاک۔ اور مہری موئی نے اِسپر مسکرا دیا)۔

نواب کو سخت حیرت ہوئی کہ بیٹھے بٹھائے یہ قمرن کو کیا ہو گیا۔ پوچھا (امامن کیون آئی تھی اور اُس سے کیا بات چیت ہوئی تھی)۔ کہا۔ اِسکی شامت آئی تھی خیر صلاح دریافت کرنے۔ اِسپر بھی نیچ پڑی۔ اس سے کہا کہدینا کہ قمرن مرگئی اور پھر اُسکو مردار اور قحبہ اور کیا معلوم کیا کیا بنایا۔ وہ پہلے تو ششدر رہ گئی کہ یہ کیا ماجرا ہی اور بڑی حیرت سے اُسنے پوچھا کہ یہ آج کیا ہو گیا ہی بڑی چڑچڑی ہو گئی ہین۔ بات کرتے کاٹنے کھاتی ہین اور پھر وہ تِترانے لگی۔ اِسکے بعد منی کو سیکڑون سُنائین۔ منی بھلا کب دبنے والی تھی یہ عروج تو ہم کو تمھاری بدولت ہوا ہی وہ تو رتی رتی حال جانتی تھی اُسنے بھی خوب خوب سُنائین اور گھر مین ایک دھوم اور حشر مچگیا۔ تب ہمنے منی کو اماجان کے پاس بھیجا اگر وہ آئین تو اچھا ورنہ آئین تو مین اب یہان نہ رہنے کی۔ جب بہن نے کہا خس کم جہان پاک تو اب بہن کے یہان کسکے بھروسے پر کوئی رہے۔ بچھیڑا کودتا ہی کھونٹے کے بل پر۔

نواب۔ اچھا اپنی ماں کو تو آنے دو۔

نازو۔ تو پھر اُنکو بلواؤ۔

نواب۔ تُمنے تو منی کو بھیجا ہی۔

نازو۔ منی سے تو ہمنے کہلا بھیجا ہی کہ ہم آتے ہین۔ مین تو سوچی تھی کہ پہلے مین جاکے اچھی طرح سمجھا دون پھر وہ اُسکو ڈانٹین ڈپٹین۔

نواب۔ مین بلوائے لیتا ہون۔ منی نے سب بیان کر دیا ہوگا اور منی نے نہین تو امامن نے تو ضرور ہی کہا ہوگا ہم ڈولی بھیجے دیتے ہین۔

نواب صاحب کے حکم سے ایک مہری دوڑ دوڑی اور ڈولی لیکے گئی کہ ضعیفہ اور منی کو سوار کرا لائے اور خود جاکے باہر بیٹھے کہ جب نازو کی ماں آئینگی تو اندر چلا آؤنگا۔ قمرن کو اِس حال سے ذرا بھی اطلاع نہ تھی۔ وہ وہان مہری سے باتین کر رہی تھی اور مہری نے اُسکے وارثہ

اور خراب کرنے مین کوئی دقیقہ نہین اُٹھا رکھا۔

مہری۔ بھلا وہ تصویر ہم بھی دیکھین۔ کیا حرج ہے۔

ق۔ غش مین آکے گر پڑو گی۔ وہ صورت ہے۔

م۔ بلا سے چاہے جو ہو۔ پہچان تو لونگی۔ یہ کیا کم بات ہے۔

ق۔ ارے ہان خوب یاد دلایا ہے۔ پہچان تو لو۔

م۔ شاید راستے مین بھینٹ ہی ہو جائے۔

ق۔ پہلے ہاتھ صاف پاک کرکے آؤ اور عطر مل لو پھر تصویر تم کو دکھائینگے۔ یہ منھ کھاے چولائی!!!

م۔ حضور دل کی تو صفائی ہے۔ یہی سب سے بڑھکے ہے۔

ق۔ (صندوقچی کھول کر) ہاے جان نکل گئی۔ مار ڈالا۔

م۔ حضور دکھا دیجیے۔ مین صدقے دکھا دیجیے۔

ق۔ دور سے دیکھو۔ بس دور ہی سے دیکھ لو۔

م۔ (تصویر لیکر) واہ۔ کیا شکل ہے اور کیا صورت اللہ نے بنائی ہے۔ واہ! اِسپر تو پریان بھی عاشق ہو جائین اور اچھی اچھی عورتین اِسکو چاہنے لگین اِس مین کچھ شک نہین مرد کیا ایک چیز ہے اور ابھی اُٹھتی جوانی نکلتی کونپل ہے۔ دیکھ کے جی خوش ہوگیا حضور واہ۔ اہاہاہا!!!

ق۔ جبھی تو ہماری جان جاتی ہے۔ اور دم نکلتا ہے۔

م۔ اِسکو لاؤن اور ہزارون مین لاؤن۔ دیکھ لینا۔

ق۔ پھر جو وعدہ کیا ہے وہ بھی پورا ہوگا اُسی دم۔

م۔ تصویر دیکھنے سے جی خوش ہوتا ہے۔ ایک بات اور بھی ہے سرکار کہ بعضے کی تصویر اچھی لگتی ہے اور جب اُسکو دیکھو تو تصویر کا آدھا بھی نہین۔ یہ بھی ہوتا ہے۔

ق۔ اوہو۔ یہ تو تم الٹی باتین کر رہی ہو۔ تصویر مین تو آدھی بھی وہ شکل نہین ہے۔ مین سچ کہتی ہون مہری۔ وہ عورتون کی تعریف سُنی ہے کہ پان کھائین تو گلے سے سرخی نظر آئے وہ اِس مرد مین بات ہے۔ جب دیکھو گی تو کہو گی کہ تصویر تو کوئی چیز ہی نہین ہے اب دیکھ ہی لوگی۔ اور ایک مجھپر کیا فرض ہے جس نے اُسکو دیکھا وہ عاشق ہوگیا۔

م۔ تو یہ اور بھی نئی بات ہے کہ تصویر سے صورت اچھی ہے۔ واہ اسکا کیا کہنا ہے۔ اب آخر دیکھون ہی گی۔ آج نہین کل سہی۔

ق۔ جھجک کے سلام کرون جو غش نہ آجائے۔ عجب صورت ہے مہری۔

م۔ جب حضور کی سی قبول صورت ایسا کہین تو بس سمجھ لیا کہ اُسکا مثل دنیا مین نہین ہے۔ بس یہ سمجھ لیا ہمنے۔

ق۔ تو ہے تو ایسا ہی۔

م۔ موہنی اِسی کو کہتے ہین۔

ق۔ اِسی کا نام موہنی ہے۔ بلکہ موہنی کی بھی کوئی حقیقت اِسکے سامنے نہین ہے۔ ہاے (آہ سرد بھر کر)۔

م۔ تو اب کب چھٹی ملیگی لونڈی کو۔ یہ فرمائیے۔

ق۔ کل صبح کو اُٹھکے چلی جاؤ بس۔ شام کو آجانا۔ پرسون پھر چلی جانا۔ بس یون ہی جاؤ اور آؤ۔

م۔ اور جو ہمکو یہان آپ کی بہن نے موقوف کر دیا اور جواب دیدیا پھر ہم کیا کرینگے۔ پھر اور کہین بس نہین چل سکیگا حضور کا اعتبار کیا ہے۔

ق۔ بکومت واہیات! کسی کی کیا مجال ہی۔

قمرن کی تو دلی خواہش یہ تھی کہ نفضلے برف والا کسی ترکیب سے ملے۔ اسکو دل سے اس لونڈے کا عشق تھا نہ نازو کا خیال تھا۔ نہ بوڑھیا کا لحاظ نہ یہ خوف کہ نواب سنینگے تو گھر سے نکال دینگے نہ یہ ڈر کہ اگر انھون نے نکال دیا تو کوڑی کے پھر تین تین ہونگے۔ یہ عیش و آرام یہ آسایش یہ چین پھر بھلا کہان نصیب ہوگا۔ نفضلے خود مفلس محتاج آدمی اسکو یہ مقدرت کہان مگر با این ہمہ نفضلے کی حسرت دیدار مین گویا آنکھون مین جان آگئی تھی ؎

اب تو آنکھون مین جان آگئی ہی
دیکھ جا آکے اک نظر مجکو

مہری انکی بیقراری دیکھکر سمجھاتی تھی اور دلاسا دیتی تھی کہ آسمان زمین سمندر رہا جہان ہوگا وہان سے لاؤنگی ؎

ہولی وہ جو بولے تو زبان سے
تارے مین اتارون آسمان سے

قمرن کہتی تھی کہ مہری جب مجھے وہ یاد آتا ہی تو اسکی جدائی خون رلاتی ہی اور اندھیرا سا چھاتا ہی ؎

اٹھتے ہی چھٹتے ہین آنکھون کے تلے تارے سے
جب جدا تجھ سے ہم اے ماہ جبین ہوتے ہین

اور یہ ان دونون کو خبر ہی نہ تھی کہ ادھر نواب اور نازو مین کیا ہنڈیا پک رہی ہی۔ قمرن مہری سے کہ رہی تھی کہ اللہ وہ دن دکھائے کہ ہم اور وہ برف والا ایک پاس بیٹھے ہون وہ ہمکو چوم رہا ہو اور ہم اسکو۔ بس زندگی ہو جائے۔ اور روپیہ پیسا اشرفی اور زیور یہ سب دو دن کا ہی۔

مہری ایک ہی کلان کار۔ استادہ۔ ہان مین ہان ملاتی جاتی تھی کہ اللہ وہ دن بھی جلد دکھائیگا۔ گھبرائیے نہین۔ نفضلے کو کل ہی پرسون تک حضور کی بغل مین نہ بٹھا دیا ہو تو سہی۔ یہ کونسی مشکل بات ہی۔ وعدہ بے سمجھے تھوڑا ہی کیا ہی۔ ہان وہ جو دو جوڑے اور چار اشرفیان آپ نے قبول ہین اسکے سوا ایک انعام اور بھی مانگتی ہون جسمین کوڑی پیسا کچھ دام بھی نہ لگیگا۔

ق۔ وہ کیا ہی۔ سنون تو جواب دون۔

م۔ بلے سنے ہوے منظور کر لیجیے۔ حضور کا کوئی نقصان نہین ہی۔

ق۔ ہان! اچھا منظور کر لیا۔ اب بتا دو کہ وہ کیا ہی۔

م۔ قول دیجیے اور کہیے کہ قول دیا۔ ہان!!!

ق۔ اچھا قول دیا۔ اب نہ پھرینگے۔

م۔ اسکے گالون کے دو بوسے۔ ایک ادھر ایک ادھر۔

ق۔ دُر موئی۔ وہی بات کہی نہ۔ بڑی ایک ہی۔

م۔ اب قول دیا ہی حضور نے۔ اب پھریے نہین۔

ق۔ مین تو جانتی ہی تھی کہ تو بھی عاشق ہو جائیگی وہی بات ہوئی آخر۔ ارے یہ موہنی ہی۔

م۔ تو حضور پھر اپنے منہ سے فرما دیجیے بس۔

ق۔ ہان ہان وہ تو وعدہ ہی ہو گیا۔ قول ہی ہار رہی ہون۔ اور مین تو کہتی ہی تھی کہ عشق آ جائیگا۔ ہزار جان سے عاشق ہو جائیگی۔

م۔ اب مین اس صورت کو نہ بھولنے کی۔ نہ بھولنے کی

دل مین کھب گئی - وہ صورت ہی -
ق - دیکھو اللہ ہی جو نصیب ہو جائے - ہمکو تو یقین نہین آتا -
اتنے مین دو ڈولیان آئین - نواب صاحب کی
مہری ساتھ ساتھ - پردہ کرا کے سواریان اتریں نازو نے
ڈیوڑھی کے پاس ان کا استقبال کیا -
نازو - امی جان بندگی عرض ہی -
ض - جیتی رہو - پھلو پھولو خوش رہو بیٹیا -
منی - مہری ذری سا پانی پلا دو - بڑی دیر سے پیاس
لگی ہی - مگر خوب ٹھنڈا ٹھنڈا پانی ہو -
ض - (اندر آکر) قمرن کہان ہی -
نازو - بیٹھیے تو - دم لے لو - بڑے بڑے مزے کے ہین -
ض - منی کی زبانی سب سن چکی ہون -
نازو - جو سنا وہ اب آنکھون دیکھو -
ض - ہی کہان ؟ -
نازو - مہری کے ساتھ کوٹھے پر ہی - بس مہری ہی اور
وہ ہی ہم سب دشمن ہین - ایک مہری سے سب -
ض - یہ مہری کم بخت کہان سے بھٹی ہوتی آئی -
نازو - اسکے ہتھکنڈے کیا جانتے تھے ہم لوگ -
ض - ہان یہ بھی سچ ہی -
منی - نواب صاحب تو نہین آئے تھے پھر ؟
نازو - ای انھین کے کہنے سے تو ڈولیان بھیجی گئین -
منی - ہان سچ کہا - مین ہی بھول گئی تھی -
نازو - (مہری سے) ذری نواب کو تو بلواؤ -
مہری نے دربان سے کہا - اسنے ایک سپاہی کو بلا کے
کہا - اسنے نواب صاحب سے عرض کیا - اور نواب صاحب

اندر تشریف لائے - ضعیفہ نے دعائین دین - پاس
بٹھایا - اور یون باتین ہونے لگین -
ض - یہ کیا سننے مین آیا -
ن - اب آپ ہی جانیے - آپ کی لڑکی ہی - ہم اسکو
کیا جانین - حشر مچا ہوا ہی -
ض - یہ مہری کہان سے آئی اور اسکو کھڑے کھڑے
کیون نہین نکلوا دیتے -
ن - تم نکال دو نا - اب تو آ ہی گئی ہو -
ض - بلاؤ قمرن کو -
خواص - (کوٹھے پر جا کر) حضور کی امی جان آئی
ہین اور بلاتی ہین -
قمرن - کہدو کہ آرام کرتی ہین -
خواص - (نیچے اتر کر نازو کے کان مین) حضور فرمایا کہ
(کہدو آرام مین ہین) -
ض - کہا کیا - ہم سے بیان کرو جی -
نازو - جاگتی ہی اور کہا کہدے آرام کرتی ہین -
ض - اری قمرن ! جا کے جگا دو -
خواص - (کوٹھے پر جا کر) حضور حکم ہی کہ جگا دو -
ق - دور ہو یہان سے - نکل جا -
خواص - (نیچے آکر) حضور وہ خفا ہوتی ہین -
ضعیفہ نے جو یہ سنا تو آگ ہو گئی - فوراً نازو اور
منی اور خواص کو لیکر اوپر گئی - دیکھا تو کمرے کا دروازہ
بند ہی - اور بھی بد دماغ ہو گئی -
منی - قمرن تمھاری امان جان آئی ہین -
ض - اری قمرن - کیا اتنی جلدی سو رہی -

منی ۔ قمرن!

ض ۔ نواب یہان آؤ ۔ اِس دروازے کو اسی دم چرواؤ بس دیر نہونے پائے ۔ مین اپنا اور اُسکا لہو ایک کرونگی ۔ یہ جاتی کہان ہے ۔

ن ۔ مجھے غصہ نہ دلاؤ نہین بُری ہوگی ۔

ض ۔ میری اجازت ہے کہ تم مارتے مارتے اُنکو گاڑ ڈالو بس ۔

نواب ۔ ہونا کچھ ایسا ہی ہے ۔

ض ۔ ایسی ڈھیٹ مگری لڑکی کو مارتے مارتے بیدم کردے ۔

نواب ۔ وہ ہڈیان مین اُنپر رحم آتا ہے ۔

ض ۔ نہ آنا چاہیئے ۔ جو اپنی گوئیان کی نہین ۔ اپنی بڑی بہن کی نہین ۔ اپنی مان کی نہین اور سب کو چولھے مین ڈالو اپنے میان کی نہین وہ اِس قابل ہے کہ اُسکو سنگسار کرے ۔ اور گردن مارے ۔

منی ۔ اب تک تو ایسی کبھی نہین ۔ اِس مہری قطامہ کے آثار کے دو سو لگاؤ اور ایک گنو ۔ یہ اِس چُڑیل پچھل پائین کی سب کارستانیان ہین کہ ہماری انمول لڑکی کو بے حیا اور ڈھیٹ کر دیا ۔ موئی کہان کی آئی ہے ۔

مغلانی ۔ وہ تمپر بھی برس پڑیگی ۔ وہ سننے والی نہین ہے ۔

منی ۔ مین بھی جلی بھُنی ہون ۔ بوٹیان ہی نوچون چاکے کھال کھینچون ۔ اور بھُس بھرون ۔ نکالو اِس نگوڑی چنڈو ستر خصمی کو ۔ موئی پچھل پائین ۔

نواب ۔ سمجھا کے کہدو کہ دروازہ کھولدین ۔ نہین تو مین آگ لگا دونگا ۔ اور اُسی مین پھونک کے دھر دونگا ۔

ض ۔ بس یہ تو ہونا ہی ہے ۔ یہی تو ہونا ہے ۔

مغلانی ۔ کرورون روپے مین تولنے کے قابل تھی ۔

ض ۔ وہ کہتے ہین کہ بد کی صحبت سے اللہ بچائے بس بُرے کی صحبت مین بیٹھی اور یہ انجام بد ہوا ۔

منی ۔ اری قمرن تو نہین کھولیگی دروازہ ؟ کیون ؟ ۔

مغلانی ۔ (دروازہ دھم دھما کر) کیا سو رہین ۔

ض ۔ کر کرنی ہو جی ۔ اِسی دن کے لیے اسکو پالا پوسا تھا یہ اِسی دن کے لیے ہڈیان توڑی تھین ۔ اُنکو کلیجے سے لگائے رہے ۔ آپ اپنے اوپر سب سختیان سہین ۔ واہ رے زمانے ۔

منی ۔ قمرن کھولدو ۔

ض ۔ اب دروازہ تڑوا ڈالو جی ۔

ن ۔ مین خود اوپر آتا ہون ۔

مغلانی ۔ (دروازے کے پاس) بھلا اِس تو تو مین مین اور جھگڑے ٹنٹے سے کیا ملیگا ۔

ن ۔ وہ یون نہ مانیگی ۔

نازو ۔ افسوس اِسکی مت کیسی پھر گئی ۔

منی ۔ اچھا دن اُنکے نصیبون مین دیکھنا نہین بدا ہے ۔

ض ۔ بس دیکھ چکین اب ۔

نازو ۔ ہو چکین ساری خاطرین ۔ سب ختم ۔

باہر کسی سپاہی نے دربان سے کچھ کہا اور اُس نے خواص سے کہا اور اُسنے اوپر آکے نواب سے کہا حضور کوئی صاحب آئے ہین ۔ نام لونڈی کو یاد نہین رہا ۔ فرمایا داروغہ سے کہو (نام لکھدین) اُسنے نام لکھدیا (منشی مہراج بلی صاحب) ۔ حکم ہوا کہ اُنکو یہان ہی بھیجدو اب اور سب سے پردہ ہوتا تھا مگر نواب رونق جنگ بہادر

مہراج - (اشارے سے سمجھاکر) چپ رہو - اچھا سب
ہٹتے جاتے ہیں - ہٹ جاؤ جی سب -
مہری - مار کے بی بی کو ہلکان کر ڈالا - سونے تک
نہ دیا - جو آتا ہے اس گھر میں حکومت ہی کرتا ہوا آتا ہے -
جیسے سب کی ذلیل اور لونڈی ہیں -
نازو - (کان میں) - یہ مہری کی آواز ہے -
مہراج - خوب سمجھا - سے اب کھولدو -
قمرن - ہم تو کسو کے کہنے سننے سے نہ کھولینگے -
مہراج - اچھا خیر - چلو جی نیچے چلکے بیٹھیں -
منشی مہراج بلی کے کہنے سے سب نیچے اتر گئے
اور نواب صاحب انکو لے کے باہر گئے اور حکم دیگئے
کہ جیسے ہی دروازہ کھلے ہمیں اطلاع ہو جائے اور
دربان کو حکم دیا کہ جو مہری نئی نوکر ہوئی وہ بے
ہمارے حکم کے دہلیز باہر قدم نہ رکھنے پائے فوراً روک
اور ٹوک دو اور ہمکو اطلاع کر دو - یہ کہکر نواب اور
مہراج بلی باغ میں ٹہلنے لگے -
تھوڑی دیر کے بعد بی قمرن صاحب نے دروازہ
کھولا مگر نہ وہ کوٹھے سے نیچے اتری اور نہ ضعیفہ کوٹھے
پر گئی -
قمرن مہری سے باتیں کرنے لگی -
ق - یہ گھر نہیں ہے یہ سرا ہے -
م - جو آتے ہیں حکومت جتاتے ہو -
ق - وہ سننے والی کوئی اور ہونگی -
م - اے حضور کو کونسی غرض ہے - حضور خود دس کو
دیکھ کھاتی ہیں - وہ خوشامد کریں کہ حضور ؟

ص - (آپس میں آہستہ آہستہ) بڑی کلہ دراز ہے -
نازو - ہاں اماں جان بڑی ایک ہی مردار -
منشی - مگر اسوقت نواب اور منشی جی دونوں خار کھائے
ہوئے ہیں - اللہ کرے سب بھاؤ کی پڑیں -
نازو - ضرور پڑیگی - دیکھنا تم -
منشی - میں بھی اپنا بدلا لونگی -
نازو - نہیں - تم نہ بولنا منشی -
ص - وہ لوگ اپنے آپ سمجھ لینگے - جاتی کہاں ہے -
نازو - (خواص سے) نواب صاحب کو اطلاع کرادو -
نواب صاحب اور منشی مہراج بلی ڈیوڑھی میں آکے
کھڑے ہوئے اور کہا کہ جب وہ نیچے اترے تو اشارہ
کر دینا کیونکہ اگر ہم کوٹھے پر گئے اور انھوں نے پھر
دروازے بند کر دیئے تو بڑا غصہ آئیگا -
ق - (مہری سے) یہ جتنی ہمارے یہاں ماما اصیلین ہیں
سب اس قابل ہیں کہ سر منڈوا کے گدھے کے اوپر
سوار کرے -
م - ہے تو ایسا ہی -
ق - ایک سرے سے سب کی سب -
م - ہاں ہے تو ایسا ہی -
ق - اور ہوگا - یہ میرے یہاں نہ رہ سکینگی -
نازو - (چپکے سے) کھلی کھلی چھیڑ کرتی ہے -
ص - میں سب سن رہی ہوں -
منشی - ہم تو سن سن کے جلتے ہیں -
ص - کیا بس ہے -
نازو - برابر کی لڑکی سے کیا کہے -

صف - نواب اور منشی بچارے ڈیوڑھی مین کھڑے ہین
نازو - کیا کرین -
منی - اللہ تیرے سے نہ سابقہ ڈالے -
نازو - ہم تو ایسا ہی ہین -
منی - اے دیکھئے دیکھئے قمرن کیا سے کیا ہو گئین -
نازو - اولیا سے خبیث ہو گئین -
منی - اور سب کی دشمن ہو گئین - ہم سے بھی خلاف اماں کو بھی گالیان - نازو جان پر بھی ٹھٹھے - ان سے بھی خلاف - خود نواب سے لڑنے پر موجود - منشی جی آ گئے اِنکو بھی سنا ہی دین -
صف - آثار اچھے نہین ہین -
منی - مین تو خود کہتی ہون اماجان -
صف - لچھن بُرے ہین -
منی - ظاہر ظہور تو ایسا ہی ہے -
نازو - راج اور چین کرنا نہین بدا ہے -
منی - ہرگز کبھی نہین بدا ہے -
صف - ہمنے تو اِن کو اِس عروج کو پہونچا دیا - اب یہ جانین اِنکے مقسوم جانین - ہم اِسکو کیا کرین -
منی - بس یہی بات ہے -
صف - ہم اور جیسے بیچیائی سے برس چھ مہینے -
منی - جیسا کرینگی ویسا بھگتینگی - ہم اِسکو کیا کرین اور تم کیا کر سکتی ہو -
اِس عرصے مین قمرن نے مہری کو کسی کام کے لیے نیچے بھیجا بس نواب نے موقع پاکر مہری کو پکڑ لیا اور مہراج بلی نے مارے غصے کے چُٹے پکڑ کے دو تین لپٹر رسید کیے - بس مہری نے کوسنا شروع کیا - وہ کوستی جائے اور یہ پیٹتے جائین - مارتے مارتے بیدم کر دیا اور قمرن کی یہ کیفیت کہ مہراج بلی سے کشتی لڑنے پر تیار - حملے کر کر کے آتی تھی - ضعیفہ پکڑتی تھی - منی پکڑتی تھی مگر وہ حملون سے باز نہین آتی تھی - نوبت باینجا رسید کہ مہری بیٹھ گئی اور نواب صاحب نے قمرن کو ایک دالان مین لیجا کر خوب ہی پیٹا - اور قمرن بہت روئی پیٹی چلائی -
نازو - بس اب کیا رہی -
صف - جبے اِسکے یہ ماتی بھی نہین -
منی - یہ سارا فساد اِس مردار کا ہے - یہ مہری حرامزادی
نازو - بس اُسنے ہی کی قمرن منتظر تھی -
منی - چلو اب نظرون سے گر گئی -
نازو - اب ہم بھی یہان نہ رہینگے -
صف - (مہراج بلی سے - علٰحدہ لیجا کر) تم اپنی والی کو اب اپنے گھر لیجا کے رکھو -
مہراج - ہان مین خود یہی سوچتا تھا -
صف - آج سے نہ مین قمرن کی ماں اور نہ قمرن میری بیٹی -
مہراج - جہنم مین ڈالو -
نازو - اپنی بھگتیگی بس -
مہراج - یہ وہی قمرن ہے جسپر نواب کی جان جاتی تھی -
نازو - پھر یہ سب اپنے کرتوتون ہے - نواب کا اِسمین کیا قصور ہے -
صف - مین تو خود ہی کہتی ہون -
نازو - لے اب گاڑی منگواؤ -

حسن - ڈولی تیار کرو -
نازو - امی جان ہم منی کو آج اپنے ساتھ لیے جاتے ہین
حسن - اچھا بیٹا - نواب اب ہم رخصت ہوتے ہین
اب ہم سے اور اُس چھوکری سے کوئی واسطہ نہین -
نواب - آپنے تو خود ہی سب دیکھا -
حسن - قسمت اسکی پھوٹ گئی -
نازو - ہم سے ملا کرنا نواب -
نواب - کیا تم بھی جاؤ گی -
معراج - ہان انکو ہم لیے جاتے ہین -
حسن - لے رخصت خدا حافظ -

ضعیفہ ڈولی پر سوار ہوئی اور ڈولی روان ہو گئی
مہری کو نواب صاحب نے ٹھوکرین مار کے نکال دیا
اور باہر اور بھی گت بنائی گئی -
دربان - اب آئے تو مرمت ہو دون -
سپاہی - آئے تو جوتے نہ کھائے -
رونا - ارے یہ تو ہی حرامجادی ہے -
سپاہی - صورت سے کیسی دبی ہے -
دربان - آئے ہی کچھ جداری کرادی مردار نے -
سپاہی - (ہنستے ہوئے) فوجداری کی اچھی کہی -
دربان - اور کیا جی - کچھ جداری تو تھی ہی -
معراج - ہم جا کے اب گاڑی منگواتے ہین یا اب کون جا
نواب - پالکی گاڑی کو حکم دو - جوڑی اور گاڑی ہو نگ جوڑی
ہو یا فٹن ہی سہی -
بیس منٹ کے اندر ہی اندر ضعیفہ اور منشی معراج علی
اور نازو جان اور منی اور وہ بدبخت مہری کوئی بھی

اس محلسرا مین نظر نہ آیا - فقط قمرن اور ماما اصیلین تھین
اور بس - یہ پہلا ہی مرتبہ تھا کہ قمرن نے نکاح کے بعد
ار کھائی تھی - کیونکہ کدر اکی مجال نہ تھی کہ مارنے کی
جراَت کرتا اور نواب نے کبھی پھول کی چھڑی بھی نہین
اُٹھائی تھی - آج جو سب کے سامنے اس بیغزتی سے پٹی
تو کٹ گئی اور سب سے زیادہ خرابی یہ کہ گھر مین سب
دشمن - مغلانی کو نواب جانی دشمن سمجھتی تھی - خواصون
کو بغلی گھونسا اور مہری کی جدائی کا اور بھی صدمہ تھا کہ
فصلے برف والا اب کیونکر ملیگا -

نواب صاحب نے آج کھانے کو بھی نہ پوچھا - اور
مغلانی خواصون نے بھی ان سے بات تک نہ کی - اور
اب اندھیرا بھی ہو گیا تھا الگ الگ کھانا کھا کے
باہم یون سرگوشی کرنے لگین -
خواص - اب یہان گذارا نہین ہے -
مغلانی - ہم تو کل گھر چلدینگے -
خواص - ہم بھی نوکری چھوڑ دینگے بوا -
مہری - مین تو کل سے اپنے مچھلیان بیچکے بیچونگی -
کہان کا جھگڑا ہے -
خواص - اری بہن وہ کیا کہا ہے ایک در بند سو در
کھلے ہوے -
مغلانی - ہمین تو کچھ ایسی نوکری کی فکر نہین ہے - لڑکا
اللہ اُسکو صد و سی سال کی عمر عطا کرے دس روپیے
مہینے کا دفتری ہے - ایک لڑکی اسکول مین پڑھانے پر
نوکر ہے بارہ پاتی ہے - داماد بیس روپلے کا سوار ہے -
تین روپلے مہینا مرزا والا گہر کے یہان سے

اٹھیسوین دن ملتا جاتا ہی ہمین کیا کرنا ہی۔ دو روٹی صبح
دو روٹی شام ہمین گزر بسیرا۔
خواص۔ اب تو نوکری نکر دیا۔ اور کہیں دیکھی تو آرام کی
مغلانی۔ اور نہین کیا اب ہم بیٹھنے ہی رونے کے قابل
ہین۔ بس اب اس قابل ہین کہ نہلائے جائین اور بس۔
مہری۔ مگر وہ مہری خوب ہی ڈھٹی گئی۔ ساری کمائی
سب نکل گئی۔ ڈھائی گھڑی کی بادشاہی نہ چلی۔ جوتے
پڑنے لگے۔
مغلانی۔ بڑے بول کا سر نیچا۔ بہت بڑھ بڑھ کے
باتین بنائی تھی۔ ویسا ہی نیچا بھی دیکھا۔ سزا ہی
مونڈی کاٹی کی۔ ایسے کو ایسا ہی چاہیے۔
خواص۔ تو کل تم بھی نوکری چھوڑ دوگی بوا۔ اور
ہم بھی چلے جائینگے اور مہری بھی جانے کو کہتی ہی۔ پھر
یہان کون رہجائیگا۔ دو ہی تین عورتین باقی رہجائینگی۔
مغلانی۔ اسکے پاس کون رہے۔ ہمسے ہرگز ہرگز یہان
نہ رہا جائیگا۔ اسکا اعتبار کون ہی اور اصل یون ہی کہ
اصل ذات سے خطا نہین اور بد اصل سے وفا نہین
آخر ہی تو وہی چوڑی والی۔ مگر واہ ری نانو۔ واہ بڑی
بھلی مانس عورت ہی۔ ہزارون لاکھون مین ایک ہین
کو کیسا ڈانٹا اور للکارا۔ اور اسکی مان بھی بہت
سمجھدار عورت ہی۔ یہی ایک ایسی نکلی۔ مگر ایسا
کیا ویسا پایا اتنا ہی کہ یاد کرتی ہوگی۔ ادھر یہ ڈھنی [?] گئی
اودھر مہری پہ پڑین۔
خواص۔ جا کے پالی والی کو تو پوچھو۔
مغلانی۔ بڑے چوسطے ہین۔ سمجھے کیا اسکی نوکری

کرتی ہی یہین نے کیسی کیسی خدمتین کی ہین کیس کسطرح سے
آدمی بنایا ہی۔ کیسی کیسی جانفشانیان کی ہین۔ بہار بیگم
اور یہان جہان سبھی جہان لڑا کر۔ مجھ ایسی خیر خواہ کے
ساتھ جب اسنے یہ برتاؤ کیا تو اب اس کتیا سے کیا کوئی
امید رکھے۔ بس آزما لیا۔ گو اسکی بنی رہیگی۔
نوکری تو اسکے یہان کوئی کرنے سے رہا۔ اور کوئی
رہتا بھی ہو تو یہ نہ بھگانے والی نہین۔ مونڈ [?] ڈھول
کوسے نہ ہانکے تو سہی۔
خ۔ قسمت مین اسکی یہی لکھا ہی بس۔
مہری۔ ہان پھر یہ تو لکھا ہی ہی۔
خ۔ ادھر بی مغلانی چلدینگی۔ ادھر مہری جاتی ہی
اور ہم بھی باہر کا سب بیٹھے ہین اور مٹھو بھی مین چل ہی
دین۔ منی اب آنے سے رہین۔ مان انکی رخصت
ہو کے گئی ہین۔ اماجان آویسے ہی نہین۔ اور یہ
جو دو ایک ہین یہ بھی ٹلینگی [?]۔
سیدانی (مسکرا کے) بی مغلانی یہ تو پیچ داتا [?] ہین۔
مغلانی۔ اور تم بھی کیا تھیین۔
سیدانی۔ پیچ لی ہزار نعمت پائی۔ ہم کل سویرے
کسو بہانے سے بھاگ کے گھر چلے جائینگے۔
خ۔ اور اسکے روز دن کی تنخواہ۔
س۔ اوئی تنخواہ گئی چولھے مین۔
مغلانی۔ ہان جی نہین یہان سے چھٹکارا تو ملے۔
س۔ بس بس۔
مغلانی۔ مین بھی کل سویرے سے اپنے ڈیرے لگونگی [?]۔
خ۔ مین بھی نہ رہونگی۔

مغلانی - اور یہ مہری بھی چلی جائیگی -
س - یہاں رہکے ذلیل کون ہوبین -
مغلانی - سب ایک ساتھ ہی نوکری چھوڑ دو -
س - جو اپنی ماں بہن کی نہیں وہ کسو کی کیا ہوگی -
شب کو نواب صاحب نے ایک چوکیدار کو چھت پر
سلایا اور زینے کے دروازے میں قفل ڈال دیا اور
ڈیوڑھی پر حکم دیا کہ ہوشیار رہنا - اور مغلانی کو علحدہ
بلا کر یوں گفتگو کی -
نواب - یہ ہماری نظروں سے گر گئی -
مغلانی - حضور کم اصل سے وفا نہیں -
ن - سچ کہتی ہو مغلانی -
ھم - کم اصل بیچ کم اصل ہی چاہے لاکھ کوئی بُرا مار سکے
ن - ہے تو ایسا ہی -
ھم - ہمارا نواب سلام ہے حضور -
ن - کیوں کیوں -
ھم - کلام اللہ کی قسم ہم انکی نوکری نکرینگے -
ن - اچھا نا نوسکے پاس رہو -
ھم - ہاں یہ مانا -
ن - ہم سہراج بی کو لکھے دینگے - تنخواہ ہمسے لو اور
رہو وہاں - تم نے مصیبت کے وقت ہمارا ساتھ
دیا ہے بی مغلانی -
ھم - ای حضور جان صدقے ہی حضور کے نام پر - یہ کیا
بات ہے - مگر انکی نوکری کروں تو یا اللہ بُرے بُرے
آدمیوں کے ساتھ حشر ہو - یہ نہونے کا - سویرے ہی
چلدونگی -

ن - ہم سے ملکے جانا -
ھم - حضور کیا مجال جو بے سلام کیے جاؤں -
صبح کو بی مغلانی نواب صاحب سے رخصت ہوئیں
بہت دعائیں دیں اور کہا تین چار دن کے بعد نانو
بیگم صاحب سے ملونگی جیسا کہینگی وہ کرونگی -
نواب صاحب نے بڑے افسوس کے ساتھ اسکو
رخصت کیا - اسکے بعد مہری نے چھوٹا سا سلام کیا اور
کہا سرکار میں اب نوکری نکرونگی) حساب کر کے تنخواہ
دیدی گئی اور یہ بھی رخصت ہوئی - اسکے بعد سائیس نے
کہلا بھیجا کہ مجھے نوکری کرنی منظور نہیں ہے مجھے بھی
رخصت کیجیے -
الغرض قمرن کے علاوہ گھر میں دو عورتیں رہ گئیں تھیں -
ایک مہری اور ایک اندھی چندھی خواص - یہ مہری
اس سبب سے رہگئی کہ اب چوری کرنیکا خوب موقع ملیگا
کیونکہ قمرن بے فکر اور لاابالی عورت ہے اور خواص کو
دن کو اونٹ نہیں سوجھتا اور چندھی اندھی خواص
اس سبب سے رہگئی کہ اسکو پوچھتا کون - الغرض تمام
رات قمرن بے آب و دانہ رہی اور تڑکے اٹھی تو مکان
کو سونا پایا -
مہری - دیکھو بیگم صاحب یہ سب حضور کو چھوڑ کے چلدیں
قمرن - (خاموش جواب ندارد)
مہری - حضور سمجھ لیجیں یہ سب کی سب -
ق (بے اعتنائی کے ساتھ) ہوگا -
مہری - اور ماما کی کچھ خبر ہے -
خواص - وہ تو رات ہی کو چلی گئی تھیں -

راوی — ہم اسقدر لکھنا بھول گئے کہ دو عورتین جو قمرن کے کھانا پکانے کے لیے مقرر تھین وہ یہ رنگ دیکھکر راتہی کو چلدین اور بہانہ کر گیئن کہ ایک سپاہی کے پاس روپے کے تقاضے کو جاتے ہین شب کی بھوکی پیاسی — اشتہا کا غلبہ نواب کا پتا نہین — نہ کوئی بات کرنے والا — اپنا نہ پرایا — یگانہ نہ بیگانہ — اور باما دونو غائب — تھوڑی دیر انتظار کر کے مہری نے نوابصاحب کے پاس کہلا بھیجا کہ حضور آج دو ماما مین سے ایک بھی نہین ہے — کھانے کا کیا انتظام ہوگا وہان سے جواب آیا کہ کھانا باہر پک رہا ہے اور ۱۰ بجے کے قریب باہر سے کھانا آیا — ایک پیالے مین ماش کی دال — ایک کٹورے مین کوئی پاؤ بھر قلیہ اور چار کباب اور اچار اور کٹورے سے میٹھے چاول اور کوئی سیر بھر کی چپاتیان — پہلے قمرن نے کھانا کھایا — نصف گوشت — دو کباب کسیقدر دال اور کٹورے سے میٹھے چاول اور تین چپاتیان — باقی اُن دونون نے بیٹھ کے کھایا — کھا پی کے قمرن کوٹھے پر چڑھی اور بازار کی جانب کی کھڑکی سے سیر دیکھنے لگی مگر طبیعت بیقرار تھی نہ کوئی بات کرنے والا — نہ بولنے چالنے والا نہ ہنسنے بولنے والا نہ ناز و نہ منّی جان نہ مغلانی نہ مہری — گھر مین سنّاٹا پڑا ہوا — فقط اندھی چندھی خواص جو کسی مصرف کی نہین اور ایک مہری جسکو چوری کرنے کے سوا کوئی کام نہین کئی بار کوٹھے پر سے نیچے اُتری اور پھر کوٹھے پر گئی مگر بے چینی کم نہوئی —

مہری — سرکار اوپر ہی بیٹھیے یا نیچے ہی بیٹھیے —

قمرن (بے اعتنائی سے) ہان ہان —

خواص — آج نیند بڑی آتی ہے —

مہری — آج ہمکو گھر اچھا معلوم ہوتا ہے کاہے سے کہ نہ جھگڑا ہے نہ ٹنٹا ہے — اب کھاؤ اور پیو اور چپ چاپ اللہ کا نام لو اور شکر کر کے سو رہو —

خواص — اب انکو تو چہل پہل کی عادت ہے —

م — بُری عادت ہے —

خ — پھر کیا — کنواڑے بند کر کے چپ چاپ بیٹھا رہے —

م — جتنا بکھیڑا بڑھاؤ گے اُتنا ہی بڑھیگا —

خ — اے کیا باتین کرتی ہو —

م — جو لفت (لطف) اکیلے مین ہے وہ کسی مین نہین —

خ — ہان! ہوگا —

م — اکیلا سب سے اچھا ہے —

خ — تم معلوم ہوتا ہے اکیلے گھر مین رہی ہو —

م — اور تمھارے گھر مین کوئی سو پچاس تیرہ تنگیان ہونگی اپنا اپنا گھر ہے —

خ — جو ہنسی خوشی سے رہنے مین لفت ہے وہ ایسین کہان کہ اکیلا الو بنا بیٹھا رہے —

م — اچھا تو تم اب اُن تیرہ تنگیون کو پھر بلا لو —

خ — ہم کون ہین بی —

جب قمرن گھبرا کر کوٹھے پر گئی تو مہری نے خواص کو خوب للکارا کہ تم بھی بڑی گدھی ہو — سمجھتی ہو نہ بوجھتی ہو اور بے جا باتین داہیات بکی جاتی ہو اری نادان تب ہم کو خاک ملتا جب سب کی سب گھر مین رہتی تھین تب ہماری دال بھی گلتی تھی — ہم تھے کس مین — کسو مین نہین — ہمین جب پوچھتا کون تھا

کوئی نہین - اور اب ہم ہی ہم ہین - اور سولہون آنے کے مالک اور تم سمجھتی نہین ہو اور الٹی پلٹی بکتی جاتی ہو تم سے بڑھکے بیوقوف بھی نہین دیکھی کہ اپنے برے بھلے کا کچھ حال نہین دیکھتین - وہ گھر بھرا ہو چاہے اجڑا ہو ہماری جوتی بیزار کی نوک سے - ہمکو تو اپنے حلوے مانڈے سے مطلب ہی - مردہ بہشت مین جاے - جاہے دوزخ مین - ہم کو اس سے کیا مطلب ہی - بلکہ ہم تو مناتے ہین کہ کہین یہ سب چلے جائین اور ہمین ہم رہجائین - جو چاہو کرو کوئی پوچھنے والا نہین -

خواص نے اسکی تقریر سنکر کہا - تو ہم مین اور تم مین فرق ہی ہماری کتے کی سی خاصیت ہی اور تم بلی ہو بلی منائی رہتی ہی کہ اس گھر کے سب اندھے ہو جائین تو مین مزے مزے چکھون اور کتا مالک کا خیر خواہ ہوتا ہی کہ انکو اللہ اور دے کہ مجھے چیچھڑے کے عوض دو دو لقمہ گوشت ملا کرے -

مہری - اے دور ہو گدھی - خواص کی دم بنی ہی -

خواص - تم بھی ایک دن اسی مہری کی طرح سے ٹہوگی -

م - واہ - ہم یہان سے کچھ بناکے بیجائینگے جی -

خ - کہین ہاتھ نہ صاف کرنا بہن -

م - اے نہین بہن کچھ چور تو مین نہین -

خ - نہین تمھاری نیت بد معلوم ہوتی ہی -

م - اسکا حال تو اللہ ہی جانتا ہی -

خ - اللہ تو سب جانتا ہی - تمھاری باتین تمکو دھر دئیے دیتی ہین کہ گھر مین جو سنا اتر گیا تو بتاون بیجا سے لگین - اور تم نے اپنے آپ ہی کہا کہ مردہ بہشت مین جاے چاہے دوزخ مین ہمکو اپنے حلوے مانڈے سے مطلب ہی - اسی سے نمکحرامی معلوم ہوتی ہی -

م - اچھا ہم نمکحرام سہی -

خ - اے تو لڑتی کیون ہو -

م - اللہ کرے تم دونون آنکھ سے اندھی ہو جاو -

خ - ہمکو تو خدا ہی نے اندھا کیا ہی - ٹٹول ٹٹول کے کچھ سوجھا تو کیا - رہا جو کسی کی بدی چاہتا ہی اللہ اسکو بد لا فورا دیتا ہی -

م - تجھپر آسمان پھٹ پڑے -

خ - تجھپر ساتون آسمان ٹوٹ پڑین -

م - تیرا منھ کالا ہو -

خ - تجھے گدھے کی سواری ہو -

م - تیرے بال بچون پر ہمارا صبر پڑے -

خ - تیرے بال بچون کو ہیضہ ہو سب آج شام ہی تک بلک بلک کے مر جائین -

م - اللہ کرے تیرا جنازہ نکلے -

خ - اللہ کرے تجھے کفن نہ نصیب ہو -

م - مین دست پناہ سے زبان پکڑکے نکال لونگی موئی بیسوا پاجیون کی پاجی -

خ - آنے دے میرے لڑکے کو - اتنے جوتے پڑواونگی کہ ایک بال نہ رہیگا - تو سمجھی اپنے دل مین کیا ہی ری - اتنے جوتے پڑین کہ منھ نہ پہچان پڑے - حرامزادی -

قمرن ان دونون کی باتین زینے پر کھڑی ہوئی سرے سے سن رہی تھی - مگر چپ چاپ - اسکو صاف یقین ہو گیا کہ مہری بدخواہ اور بد طینت اور بد اندیش ہی

اور چاہتی ہو کہ اس گھر مین اسکے سوا اور کوئی نہ رہنے پائے
کیونکہ اسنے صاف صاف کہدیا تھا کہ مُردہ چاہے بہشت
مین جائے - چاہے دوزخ مین - ہمکو اپنے حلوے
مانڈے سے مطلب ہے) اسکے علاوہ اور بھی بہت سی
باتین ایسی کہی تھین جنسے اسکی بدنیتی اور بدطینتی
ظاہر ہوئی تھی لہذا قمرن کی نظرون سے گرگئی -
خواص کی باتین البتہ قمرن کو پسند آئین اور سمجھی کہ
یہ ہماری خیرخواہ ہے - اور یہ نہین چاہتی کہ ہمارا گھر
اُجاڑ ہو جائے جب مہری اور خواص مین خوب ہوتا
چلا تو شدہ شدہ دربان نے نواب صاحب تک
یہ بات پہونچائی - وہ سمجھے کہ قمرن ان دونون سے
لڑتی ہے - دربان کو حکم دیا کہ خواص اور مہری کو علیحدہ
علیحدہ بُلا کر اس جھگڑے کا سبب دریافت کرکے ہمکو
اطلاع دو -

دربان - (پکار کر) مہری - مہری - اجی مہری صاحبہ -

مہری - آئی - (باہر جاکے) کیا ہے -

دربان - سرکار پوچھتے ہین یہ غُل کیا مچ رہا ہے کہ باہر
تک آوازین جاتی ہین - اور اسکا سبب کیا ہے -

مہری - کچھ نہین - باتین کرتے تھے -

دربان - اچھی باتین کرتے تھے - حرامزادی اور بیسوا
اور کیا جانے کیا کیا گفتگو ہوگئی - یہ باتین ہی تھین -

مہری - اجی دنیا کی باتین تھین -

دربان - تم جھوٹ بولتی ہو -

م - جھوٹ بولنے سے ہمین کیا فائدہ -

دربان - سرکار سنینگے تو بہت خفا ہونگے - اچھا
تم جاؤ - اری بی خواص ذرا یہان تک آؤ -

خواص - کیسے - کون بلاتا ہے بھئی -

دربان - سرکار دریافت کرتے ہین یہ غُل کیسا مچ رہا تھا
کہ وہان تک آواز گئی اور معلوم ہوا کہ خون ہوگیا یہ کیا
بات کیا ہے - کس سے لڑائی ہوئی -

خ - اب تمکو ہمارے کہنے کا تو کاہیکو یقین آئیگا - تم حضور سے
کہدو کہ خود بیگم صاحب سے دریافت کرلین -

دربان - آخر کیا ہوا کیا تھا - یہ ہوئی کس سے ؟

خ - مہری نے کہا کہ ہمین آج یہ گھر اچھا معلوم ہوتا ہے
نہ غُل ہے نہ غپاڑا ہے - نہ کوئی بولتا ہے نہ چالتا ہے ہمنے
کہا - ہمکو تو آج سناٹا معلوم ہوتا ہے - بس اتنے پر کہنے لگی
کہ تو بیوقوف ہو رہی + جو سب کی سب ہوتین تو ہمکو کون
پوچھتا - ہمنے کہا ہمکو کوئی پوچھے یا نہ پوچھے اس سے
ہم کو کیا مطلب ہے ہم بدخواہی اُس سرکار کی نکرینگے
جسکا نمک کھایا ہے بس اسپر لڑنے لگی کہ تیرا جنازہ
نکلے اور تیرے بال بچے مرین اور بس پھر تو اللہ دے
اور بندہ لے - ہمنے بھی پھر جواب دیلے -

دربان - اب دور ہوگئی ہو اسپر بھی نہین تسکین ہے -

خ - تو ہم اسکو کیا کرین -

دربان - کیا واہیات !

خ - کوستی ہے جی - گالیان دیتی ہے - بھلا کہتی ہے کوئی
کہان تک سنے -

دربان - تو یہی ہم جاکے کہے دیتے ہین -

خ - بیشک ہم جوابدہی کرلینگے جی -

دربان - سوائے جھگڑے اور دنگے فساد کے

کوئی بات نہین - ادھر سرکار کو رنج - اُدھر اپنی جڑ کھودنا - تم دونون بھی نکالی جاؤ گی -

خ - پھر اِسکو ہم کیا کرین -

دربان نے جاکے نواب صاحب سے کہا کہ حضور معلوم ہوتا ہی مہری اور خواص مین لڑائی ہوئی ہی کیونکہ مہری نے تو آکے کہا کہ جھگڑا وگڑا کچھ نہین ہوا - آپس مین باتین کرتے تھے) اور خواص کا بیان ہی کہ مہری خوش ہو رہی تھی کہ اچھا ہوا گھر سونا ہو گیا اب ہم ہی ہم یہان ہین ہم کو اپنے حلوے مانڈے سے مطلب ہی - مُردہ چاہے بہشت مین جاے چاہے دوزخ مین - بس یہ فقرہ خواص کو بُرا معلوم ہوا اور اُسنے کہا کہ مہری یہ بدخواہی کی باتین نہ کیا کرو اِسی پر آپس مین خوب چلی اور گالی گلوج اور کوسنا ہونے لگا -

نواب - تو آپس ہی کی تو تو مین مین تھی -

دربان - ہان حضور معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہی -

نواب - چلو خیر - خاموش رہو - پہرے والون سے کہہ دو کہ خوب چوکس رہا کرین -

دربان - بڑی چوکسی رہتی ہی خداوند -

نواب - تو یہ مہری کا قصور ہی - بدنیت معلوم ہوتی ہی وہ دعا مانگتی تھی کہ گھر سونا ہو جائے واہ ری نمک حرام - خدا غارت کرے -

چھ سات روز تک قمرن اسی طرح گھر مین تنہا رہی - صرف ایک مہری اور ایک خواص خدمت کو - باقی اللہ اللہ خیر صلاح - دونون وقت سقہ پانی بھر جاتا تھا اور دو وقت کھانا بھیجا جاتا تھا - اِس عرصے مین نواب صاحب نے دو بار قمرن کو شب کے وقت کوٹھی مین بلوا بھیجا مگر اُسنے یہی جواب دیا کہ مین تو مہری کے دیکھے کبھی نہ آؤ نگی - ایک بار اُسکی مان نے بھی امامن کو بھیجا مگر قمرن نے امامن سے اور بھی سخت کلامی کی اور کہا کہ اُس بوڑھیا چڑیل کو سمجھا دینا کہ جیتے جی مین اُسکی صورت اب نہین دیکھونگی اور اُس نازو بیسوا سے کہنا کہ جو کبھی پھر آدمی بھیجا تو اُس آدمی کو کھا جاؤ نگی اور اُس نازو کو بھی کچا کھاؤ نگی اور اُسکی بوٹیان نوچ نوچ کے اڑاؤ نگی -

الغرض نواب اور نازو اور ضعیفہ اور مہراج بلی سب اُسکی حرکات ناشایستہ سے اُسکے دشمن ہو گئے تھے اور ایک روز ان سب نے مہراج بلی کے مکان پر بیٹھکر قمرن کی نسبت یون مشورہ کیا -

ض - مین تو اپنے حساب اُسکو مردون مین سمجھ چکی ہون -

نواب - علے ہذا القیاس - میری تو زندگی اُسکے سبب سے تلخ ہی -

مہراج - کون ! اگر وہ مرجائے تو مین خوش ہون -

ض - آمین اللہ -

نازو - مین خوش میرا خدا خوش -

ض - اُسکا مرجانا ہی اچھا -

نازو - کیا ہو گیا کم بخت کو - ارے غضب خدا کا ایک اُسی مہری پر فدا ہی جسنے یہ سب فساد مچا دیا تھا -

ض - مان کی مامتا ہے جو امامن کو بھیجا کہ جاکے دیکھو بیچ بچ کو تو اکیلی بنی ہو گی تو کہلا بھیجا کہ اُس بوڑھیا چڑیل سے کہنا کہ ہم کو کبھی اپنی صورت نہ دکھائے - اور

نازو کو صد ہا سُنائین -
نواب - میرا تو کلیجا پک گیا ہو - بڑی غلطی مجھ سے ہوئی -
نازو - یہ موئی کم بخت کہان سے چھوت لگی آئی -
ض - یہی اُسکی قسمتون مین لکھا تھا -
نازو - آپ بھگتیگی - کسو کا کیا بگاڑیگی -
ض - بھگت ہی رہی ہو - اب اور کیونکر بھگتیگی -
نواب - ابھی اور بھگتیگی - لچھن کہے دیتے ہین -
ض - واہ ری قمرن - کیا ہو گیا تجھکو -
نازو - اے ابھی کیا جانے کیا کیا بدا ہو -
نواب - کہان پہونچکے کیا ہو گیا ہے

تہیدستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را

کس عروج سے کہان گری جاکے کہ اب گھر مین اکیلی
پڑی رہتی ہو - افسوس ہو !!!
ض - کبھی ان دونون سے بات چیت کرتی ہو یا
بالکل چپ چاپ بیٹھی رہتی ہو - گونگی ہی ؟
نواب - سُنا کہ بولتی چالتی کسی سے نہین ہو مگر کوسا
کرتی ہو اور خواص سے کبھی کوئی ضرورت کی بات کی
تو کی ورنہ اوپر سے نیچے اور نیچے سے اوپر بس یہی
شغل رہتا ہو -
مہراج - قسمت اکسی کا کیا قصور ہو -
نواب - اور مہری خوب لوٹتی ہو - دونون ہاتھون سے
لوٹا کرتی ہو - مگر خواص بھلی مانس عورت ہو -
نازو - تم کل جاؤ ذری -
مہراج - اچھا جاؤنگا - دیکھون بکتی کیا ہو -

نواب - وہ انسے بھی بدزبانی کریگی -
نازو - اب تم تو غضب کرتے ہو -
نواب - ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہو -

دوسرے روز منشی مہراج بلی دو گھڑی دن رہے
نواب محمد عسکری کے ہان گئے - اُسی وقت منھ برس
چکا تھا - نواب صاحب کی زبانی معلوم ہوا کہ ابھی
ابھی کھانا اندر گیا تھا - یہ بھی پہونچے - دیکھا
کہ برانڈی کی بوتل کھلی ہوئی ہو اور ایک گلاس مین
انڈیلے ہوے بی قمرن پی رہی ہین اور سامنے اربی کی
پھلوری اور دانے دار کچھی اور بورانی اور گولے کباب اور
شلجم کا اچار رکھا ہو - کھاتی جاتی ہین اور چسکی لگاتی
جاتی ہین -
مہراج - مین اچھے وقت پر آ پہونچا -
قمرن - (بنظر حقارت سے دیکھکر) دور ہو میرے سامنے سے -
مہراج - (غصے کو ضبط کرکے) تجھے جنون تو نہین ہو گیا ہو
منہار والی - باجی کی باجی -
قمرن - جو ہو کہے وہ باجی - اُسکا ہفتاد پشت باجی -
مہراج - مہری کی طرح تو بھی ٹیٹیگی -
ق - تو آپ پیٹیگا -
م - قضا کھیلتی ہو سر پر کیا ؟
ق - تیرے سر پر قضا کھیلتی ہو ؟
م - اب سر منڈوایا جائیگا اور جوتیون کا ہار گلے مین ہوگا -
قمرن - دیکھنا کیسا اللہ بدلا لیتا ہو تجھ سے بھی اور اُس
ستر خصمی سے بھی -
خ - حضور اب کا ہیکو بات بڑھاتی ہین (قمرن سے)

ق - جو تو کہے وہی نام ہو۔
م - تمھارا نام قمرن ہو - قمرن جان صاحب -
ق - تو جو چاہے کرے - تجھ سے ہم ہارے -
م - ارے ایک تم ہی نہین - ہمسے بڑے بڑے ہارے ہین - جسنے دیکھا وہ بس ہین آگئی -
ق - اسی کو موہنی کہتے ہین -
م - جو ہو سو ہو - عورتون سے ہمکو بڑا لینا ہو -
ق - قسمت کا دھنی ہو تو -
م - ہون تو دھنی ضرور -
ق - کیا جانے کتنی عورتین تیرے بس ہین آگئی ہونگی ان گنت -
م - اسکی کون گنتی ہو -
ق - ایک بات پوچھون بتائیگا - منی بھی تیرے بس ہین کبھی آئی تھی - سچ کہنا -
م - ایک منی سیے بھرتی ہو -
ق - وہ تو قسمین کھاتی ہو -
م - جھوٹی ہو - جھوٹون بلاؤن - تو سچون آئے - دوڑی ہوئی آئے - دوڑی ہوئی -
ق - بھلا بتا تو - ایک بات ہو ہم اسکے سامنے نہونے کے وہ بڑی ایک ہو - ہم اسکو دیکھین وہ ہمکو نہ دیکھے -
م - تم کنواڑے کی درار سے دیکھنا -
ق - ہان چپکے چپکے دیکھا کرونگی - وہ تو بڑے غرور کی لیتی ہو کہ مین کیا جانون کون ہو کون نہین ہو - ہم ایسے لوگ نہین ہین اور کیا جانے کیا کیا بکا کرتی ہو ایک دفعہ ہم اسکو یہان اپنی آنکھون دیکھ لین بس - ذری اسکا غرور تو ٹوٹے بہت بڑھ بڑھکے باتین کہا کرتی ہو -
مرد - اب تو یہ بتا کہ یہان رہیگی یا کہین اور رہا کریگی جو یہان رہے تو ہم ویسا ہی بندوبست کرین -
ق - کچھ سٹری ہو گیا ہو - دین و دنیا دونون کو چھوڑ کے یہان آئی ہون اور تو پوچھتا ہو کہ یہان رہیگی یا نہین -
م - اچھا بس رہا کرو -
ق - مکان تو کوئی لے لے -
م - ہم غریب آدمی ہین -
ق - بیس ہزار کا گہنا پہنکے آئی ہون - تو غریب کاہے سے ہو -
م - ہم تمھارا گہنا کیا کرینگے -
ق - تیری اتنی اوقات تو ہو نہین کہ ہمکو کھلا اور پہنا اور اوڑھا سکے - اسی کو بیچ -
م - (خوش ہوکر) اچھا سمجھی جائیگی -
ق - یہ سب اب تیرا مال ہو -
م - اے تم جیتی رہو -
ق - ہماری زندگی تو اب تیری زندگی کے ساتھ ہو - میری تجھپر جان جاتی ہو بس -
م - اور ہماری تم پر جان جاتی ہو -
ق - اچھا اب یہ بتاؤ کہ تمھارے یہان کون کون آئیگا اور کس کس کو تم معتبر سمجھتے ہو - جو ہمارا کہنا مانو تو کسو کو اعتبار دار نہ سمجھو کسو کا اعتبار نکرنا - ہرگز نکرنا نہین تو ہم پکڑے جائینگے اور تم قید ہو جاؤ گے -
م - اچھا کوئی نہ آئیگا -

اس مرد نے جب دیکھا کہ قمرن اسقدر زیور لیکر
آئی ہے اور نقدی بھی پاس ہے تو خوشامد کرنے لگا اور سوچا
کہ سونے کی چڑیا پھنسی ہے اسکو خوب ہی پھانسنا چاہیے
ایسا نہو کہ یہ ہاتھ سے نکل جائے اور قمرن واقعی سونے
کی چڑیا ہی تھی - اول تو نوعمر - کم سن دوسرے خوبرو
اور خوش جمال - تیسرے مالدار - اب اور کیا ہونا چاہیے

م - اب ایسا کرو قمرن کہ تمام عمر بہو جاؤ -

ق - جو اللہ کی مرضی ہوگی تو ایسا ہی ہوگا -

م - ہم تمہارے گلام ہین -

ق - مین خود تیری لونڈی ہون -

م - تمنے ہمارے پیچھے ساری دولت کھو دی -

ق - دولت! راج کہو - راج پر لات مارکے آئی ہون -

م - ہان! ہم جانتے ہین -

ق - تیری چاہ مین راج کھو دیا -

م - یہان بھی راج کروگی -

ق - بڑا راج تو یہ ہے کہ تو پاس رہیگا -

م - ہم اپنے کلیجے مین تمکو رکھینگے جی -

ق - دل کو دل سے راہ ہے

م - یاد ہے جب ہماری تم پر جان جاتی تھی وہ دن
یاد ہین -

ق - جھوٹا ہے - تو تو کبھی بات بھی نہین پوچھتا تھا

فضلے - جان تو ہماری ہی جاتی تھی کہ اُس برف والے
لونڈے کو بلا لاؤ -

اب ناظرین سمجھ گئے ہونگے کہ قمرن نواب کے
ہان سے بھاگ کر فضلے برف والے کے گھر پہونچی ہے

دوسرے دن سویرے مغلانی اُٹھی تو قمرن کا پلنگ خالی
پایا - سمجھی کہ کوٹھے پر گئی ہونگی کیونکہ قمرن کا قاعدہ
تھا کہ تڑکے کوٹھے پر جاکر ٹہلتی - ہاتھ دھوتی تھین
اور نو دس بجے تک وہین بیٹھی رہتی تھین - اور کھانا
بھی وہین کھاتی تھین - مغلانی آدھ گھنٹے کے بعد
کوٹھے پر گئی اور پیچھے پیچھے مہری بھی گئی - ادھر اُدھر
دیکھا تو قمرن کا کہین پتا نہین -

مغلانی - مہری - حضور کہان ہین -

مہری - یہین کہین لیٹی ہونگی -

مغلانی - لیٹے لیٹے تو اب اُٹھی ہین -

مہری - اے حضور کہان ہین -

مغلانی - سرکار! -

مہری - اُس کمرے مین دیکھو -

مغلانی - ہم اس کمرے مین دیکھتے ہین تم اُس کمرے
مین دیکھو -

مہری - کہان چلی گئین -

مغلانی - نیچے ہی تو نہین ہین؟ -

مہری - کیا جانے کہان ہین -

مغلانی - (چوطرفہ ڈھونڈ ڈھونڈکر) یہان تو نہین ہین -

مہری - اور یہان بھی نہین ہین -

مغلانی - تو پھر تمنزلے پر چڑھکے دیکھو -

مہری - (تمنزلے پر جاکر) اے کہین بھی نہین ہین -

مغلانی - نیچے تو چلکے دیکھو -

مہری - ہان - وہین ہونگی -

مہری نے نیچے کے کمرون اور دالانون مین ڈھ

اُدھر تلاش کی مگر کہین پتا نہ ملا - مغلانی بھی ڈھونڈھ ڈھونڈھ کے
ہار گئی - اب یہ فکر ہوئی کہ نواب صاحب کو اطلاع دین
کہ قمرن جان کا کہین پتا نہین لگتا -

دربان سے مہری نے کہا کہ نواب صاحب کو فوراً
یہان بھیج دے کہنا بڑا ضروری کام ہی - ابھی ابھی بلایا ہی
دربان - (نواب سے) حضور کو محلسرا مین یاد کیا ہی اور
مہری نے کہا ہی کہ حضور کو بہت جلد بھیجو کہ ضروری کام
ہی مگر کام نہین بتایا ہی -

نواب - اچھا آتے ہین -

دربان - حضور بہت جلدی کا کام ہی -

نواب - کہہ دو کہ آتے ہین -

نواب صاحب سمجھے کہ قمرن نے بلایا ہوگا - وہان
جاتے ہین تو مہری بدحواس - مغلانی گھبرائی ہوئی -
پوچھا (کس نے بلایا ہی ہمکو ؟)

مہری - حضور کیا عرض ———

مغلانی - سرکار آج ———

نواب - کیا ! ہمین کس نے بلایا ہی -

مغلانی - خداوند تو ہمی نے تکلیف دی ہی -

ن - مطلب !-

مغلانی - حضور آج سویرے سے بیگم صاحب کا
پتا نہین ہی -

ن - پتا نہین ہی کیا معنی !

مہری - سرکار کہین ڈھونڈھے نہین نہین ملتی ہین - اوپر
دیکھا - نیچے دیکھا سب کہین ڈھونڈھا کہین نہین
ملتی ہین -

ن - این ! کیا !! یہ کیا ماجرا ہی !!!

مغلانی - سرکار سمجھ مین نہین آتا -

ن - اچھا ہمارے سامنے تو تلاش کرو -

مہری - حضور اس دالان مین کوئی نہین ہی -

ن - ہان ایمین تو کوئی نہین ہی -

مہری - اچھا اب اس دالان مین دیکھیے -

ن - ایمین بھی سناٹا ہی -

مغلانی - ان دو کمرون مین بھی کوئی نہین ہی -

ن - ہان صاف سناٹا ہی - اچھا اس مین تو آ کے دیکھو -

مہری - ایمین بھی کوئی نہین ہی -

ن - خالی پڑا ہوا ہی -

م - حضور اب اوپر چلکے دیکھیے -

ن - کوٹھے پر ہونگی جی -

مغلانی - خداوند امید کرتے ہون -

مہری - ہمکو تو حضور اب امید نہین رہی -

ن - نہین نہین اوپر ہونگی -

کوٹھے پر جا کر دیکھا تو کسی کمرے مین آدمی کا نام نہین ہی
سب خالی - اب تو نواب صاحب بھی پریشان ہوے
کہ یا خدا یہ کیا ماجرا ہی - کہین پتا ہی نہین - حکم دیا کہ
جو کوٹھے اور کوٹھریان بند ہین انکو کھلواؤ اب اس عرصے
مین آغا محمد طاہر صاحب اور منشی مہراج بلی بھی آ گئے
اور انکو بھی نواب نے اندر بلوا لیا - اور افسوس کے
ساتھ کہا کہ قمرن کا کہین پتا نہین ہی - ادھر اُدھر
کنجیان آئین - جو کوٹھے اور کوٹھریان مقفل تھین
وہ سب کھولی گئین مگر قمرن ندارد -

آغا – یہ کیا ہوا یار –

ن – عقل نہین کام کرتی –

مہراج – مہری یہ سارا تیرا فساد ہے –

مہری – ارے صاحب مجھ سے تو اچھی طرح سے بات بھی نہین کرتی تھین –

مہراج – پھر مغلانی کو معلوم ہوگا –

مغلانی – سرکار جو ہمکو ذری بھی معلوم ہو تو ہمارا منھ عقلے مین کالا ہو –

ن – کے بجے رات تک تمنے اُنکو دیکھا تھا –

مغلانی – ایسا کہ کوئی ایک بجے تک –

آغا – اور تم نے مہری –

مہری – حضور آدھی رات کے بعد تک تھین –

ن – کوئی آتا جاتا تھا –

مہری – پرندہ پر نہین مارتا تھا –

ن – پھر یہ کیا ہوا –

مہری – حضور عقل کام نہین کرتی –

ن – آغا صاحب – عقل دوڑائیے بڑا ہی غضب ہو گیا ہے –

مہراج – بیشک –

مغلانی – حضور کوئی دو بجے دھماکے کی آواز آئی تھی جیسے کنوئین مین کوئی شے گری –

مہراج – اور تمنے غل نہ مچایا –

مغلانی – کچھ شک تو تھا ہی نہین –

آغا – کنوان اُگارنے والے کو بلوائیے – جلدی بلوائیے –

مہری – تڑکے ادھر اُدھر ڈھونڈھا تو ہم سمجھے کہ کوٹھے پر ہونگی – وہان بھی نہین – بس پانون تلے سے مٹی سی نکل گئی کہ یا اللہ اب کیا ہوتا ہے – نہ کوٹھے پر نہ نیچے –

مہراج – بھلا گھر مین کوئی مقام ایسا تو نہین ہے کہ جسپر سے بازار کی جانب کود سکے –

ن – دیکھو – نیچے تو کوئی مقام ایسا نہین ہے – مگر کوٹھے پر شاید ہو تو ہو –

منشی مہراج بلی کوٹھے پر جانے ہی کو تھے کہ آغا محمد اطہر صاحب اور نواب چھٹن صاحب بھی گھبرائے ہوئے اندر گھس آئے اور سخت حیرت کے ساتھ پوچھا کہ ارے میان یہ کیا ہوا – پہرے والا تو اسمین شریک نہ تھا – اسکی اچھی طرح تحقیقات کرو – پہرے والے سے دریافت کیا تو اُسنے کہا حضور صبح سے شام تک تو کوئی فنس یا ڈولی نہین آئی – کوئی عورت تک نہین آئی اور دن بھر آدمی احاطے اور باغ مین بھرے رہتے ہین اور دو دو پہرے اور اس سب کے علاوہ یہ تو ملاحظہ فرمائیے کہ بڑا پھاٹک بجز گاڑی یا بگھی آنے کے وقت اور کبھی کھلتا ہی نہین – یہ ڈولی ڈنڈا کدھر سے جاتا – سب پہرے والون سے دریافت فرمائیے دیکھیے کیا کہتے ہین – اور پہرے والون نے بھی اِنکی تائید کی – اور سب کو کلی یقین ہو گیا کہ پہرے والون کا قصور نہین ہے آخرکار نواب صاحب کو ایک بات کا کھٹکا ہوا کہ کہین کوٹھے پر سے تو نہین چلی گئی – کوٹھے پر گئے تو دیکھا کہ بازار کی جانب جو زینہ تھا اُسکا بازار کے رخ کا دروازہ بند ہے مگر کنڈی لٹک رہی ہے – ماتھا ٹھنکا کہ اسی طرف سے

بھاگ گئی ہوگی کھولتے ہیں تو باہر سے بند۔ آدمی دوڑائے تو معلوم ہوا کہ باہر سے مقفل ہے۔ سمجھ گئے کہ شب کو اسی زینے کی جانب سے بھاگ گئی اور باہر سے قفل بند کر گئی۔ اگر کوئی چور دیکھ لیتا تو موس ہی لیجاتا۔

ادھر اُدھر لوگ دوڑائے مگر کہیں پتا نہ ملا۔ نازو کو خبر ہوئی تو سر پیٹ لیا۔ ضعیفہ نے سنا تو بہت روئی منی کو بھی سخت افسوس ہوا۔ کئی مہینے اسی امید میں گذر گئے کہ شاید قمرن کا کہیں پتا لگے مگر بے سود۔

نواب صاحب اپنی حماقت کے سبب سے صید غم و الم ہوئے کہ قمرن ہاتھ سے گئی اور کبھی نازو کبھی مہراجبلی کبھی اور احباب راز دان سے کہتے تھے کہ ہم سے بڑی بیوقوفی ہوئی کہ اس مہری کو گھر سے نکالدیا۔ اگر وہ نہ جاتی اور ہم اسپر سختی نکرتے تو وہ ہرگز قمرن کو گمراہ نکرتی۔ مگر اب کیا ہوسکتا ہے مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید برکلہ خود باید زد۔

آغا محمد اطہر اور چھٹن صاحب کو انکی اس حماقت پر سخت افسوس تھا کہ وہ کمبخت تو اسکے گھر سے نکل گئی اور یہ اُسکا نام لے لے کے روتے اور سر دھنتے ہیں۔ نازو انکو کبھی کبھی آکے سمجھاتی اور دل بہلاتی تھی اور اُسکے سبب سے نواب صاحب کا غم ذرا غلط بھی ہوتا تھا قمرن کے بھاگنے کے چند ہی مہینے بعد نازو کی بڑھیا بھی ڈھلک گئی۔ اور نازو اب بالکل اکیلی رہگئی دوسرے تیسرے نواب عسکری یا تو نازو کے پاس خود مہراجبلی کے ہاں جاتے تھے یا نازو اور مہراجبلی انکے ہاں چلے آتے ہیں۔

جب ایک سال کے قریب گذر گیا تو قمرن کی محبت کچھ کم ہوگئی مگر دل سے نہیں بھولے تھے ایک روز ممن نے بیٹھے بیٹھے کہا کہ قمرن کا خدا جانے کیا حشر ہوا ہوگا۔ بڑے دن جب آتے ہیں تو یہی ہوتا ہے۔ تر لقمہ کھانے کو ملتا تھا۔ اچھے سے اچھا پہننے کو۔ زیور سے گوندنی کی طرح لدی رہتی تھی۔ حکومت کرنے کو سب سامان موجود خدمت کو ماما خواصیں پیش خدمتیں مغلانیاں مہریان آتو دایہ وہ۔ سواری کو فٹن گاڑی پالکی بروش آدھا قفس سکھپال تامدان۔ مگر بڑے دن آتے اور بس دھر لیے گئے۔ جب قمرن کے بڑے دن آئے تو ایسے گھر سے نکل گئی۔

ع۔ خدا جھوٹ نہ بلوائے تو جلّی ہی بیتی ہوگی۔ اپنے کیے کا پھل پا یا روٹیاں لگیں نا۔

مسخرہ۔ حضور یہ پلاؤ وہ شے ہے کھاکے ضبط کرنا بڑا مشکل کام ہے۔ یہ باقرخانی اور زردہ اور شیرمال اور یخنی پیٹ میں اچھلا کرتی ہے۔

ع۔ مگر نازو جان واللہ کسی شریف کے نطفے کی ہے وہ مشہار کی لڑکی نہیں ہے۔

ممن۔ حضور یہ سچ فرماتے ہیں اسمیں شک نہیں۔ نازو کی شرافت میں کوئی شک نہیں ہے۔ اب تک نشی مہراجبلی کے ساتھ نبھا رہی ہے۔

مسخرہ۔ برسوں زار زار روتی تھیں۔ کہتی تھیں کہ قمرن اگر مر بھی جاتی تو رنج نہوتا مگر یہ کلنک کا ٹیکا البتہ شاق گذرتا ہے کہ ایک میاں کو چھوڑ کے دوسرا کیا اُسکو بھی چھوڑا۔

ع - پچھتائی ہوگی اب -
مسخرہ - پھر اب پچھتائے کیا ہوت ہے جب چڑیاں چگ گئیں کھیت -
ع - کچھ پتا نہ معلوم ہوا کہ کہاں بھاگ گئی - کس کے ساتھ چلی گئی اور کس کی سانٹھ گانٹھ سے گئی - زمین کھا گئی آسمان کھا گیا -
ممن - حضور اسی مہری کے پھیر میں گئی ہوگی - ہمارا دل گواہی دیتا ہے کہ اسی چڑیل کی کارستانی ہے - بار ابترا کیا - ادھر کار کھا نہ ادھر کا رکھا - اور بار بھی ڈالا ہو تو عجب نہیں زیور کی طمع نے یہ سب کچھ کرایا - مگر قمرن کی عقل بھی واقعی جواب ہی دے گئی تھی - افسوس -
ع - ارے یار وہ ذکر ہی جانے دو -
ممن - حضور میاں جملو کو حکم ہو کچھ سنائیں -
میاں جملو نے کچھ متفرق اشعار سنائے ؎

در محفل خود راہ مدہ ہمچو منے را
افسردہ دل افسردہ کند انجمنے را

ع - آپ کی ایسی تیسی - ہم تو دو گھڑی غم غلط کرنے کے لیے کچھ سننا چاہتے تھے تم نے وہ الٹی سنائی کہ اور مزاج برہم ہو گیا -
ممن - پاگل تو ہیں ہی -
مسخرہ - اپنی نانی کو روتا ہے یا دادی اماں کو -
ممن - جی ہاں بڑے دور اندیش آدمی ہیں ماشاء اللہ!

ہر طرف تماشا سر بازار محبت
پھر بیچتے پھرتے ہیں خریدار محبت
اللہ کرے تو بھی ہو بیمار محبت
صدقے میں جنھیں سر کے گرفتار محبت

ع - ممن اگر گانا سیکھیں تو خوب گائیں -
مسخرہ - خوش گلو آدمی ہے -
جملو - مگر بے اصولے -
ع - عجب پاگل آدمی ہو - میں تو خود کہتا ہوں کہ اگر ممن گانا سیکھیں تو خوب گائیں - آدمی خوش گلو ہے مگر ناواقف - اصول سے واقف نہیں ہے -
ممن - بے اصولے کی کیا کہی ہے - ہم کیا گویے ہیں یا گانے کی روٹیاں کھاتے ہیں - بے اصولے ہو گے تو تم اور لے دار ہو تو تم جنکی روٹیوں کا دار و مدار گانے پر ہے ہم کو کیا - ہمارا یہ پیشہ نہیں ہے - ہاں شوقیہ گا لیتے ہیں -
جب دربار برخاست ہوا تو نواب صاحب نے ممن سے کہا کہ بھئی قمرن کا کچھ تو پتا لگاؤ - اتنا تو معلوم ہو جائے کہ وہ کس کے پھیر میں گئی ہے بس اور ہم کچھ نہیں جانتے ممن نے کہا حضور تو کل اور پرسوں کی چھٹی دیجیے اور کچھ خرچ کو دلوا دیجیے - تو انشاء اللہ کوشش کروں - نواب صاحب نے بارہ روپے فوراً دلوا دیے میاں ممن روپے لیکر خوش خوش روانہ ہوئے - اور سوداگر کی دکان سے ایک بوتل رم کی لائے اور ایک دوست کے ہاں جا کر کباب منگوائے اور تمام شب کھانے پینے اور عیش و نشاط میں رہے صبح کو قورمہ و کباب پکوائے الغرض دو دن خوب جشن کیا اور خوب بادہ نوشی کی تیسرے دن شام کو ایک شخص کو ٹھیک ٹھاک کر کے لے گئے نواب صاحب کی خدمت میں آداب بجا لائے اور کہا پیر و مرشد یہ پیر صاحب میرے عنایت فرما ہیں کچھ تخلیے میں عرض کرنا ہے اسی وقت تخلیہ ہو گیا

صرف ممن اور میر صاحب اور نواب۔
ممن۔ حضور کچھ کچھ تو پتا لگا ہی۔ مگر افسوس ہی کہ پہلے ہم لوگون نے اسکا کچھ تدارک نہ کیا ورنہ گرفتار کر لیتے جناب میر صاحب بیان کیجیے۔ آپ خود ہی فرمائیے۔
میر۔ پیر و مرشد کیا عرض کرون۔ پہلے سے ذرا بھی نہ معلوم تھا ورنہ یہ کاہیکو ہوتا مگر اب تو وقت ہاتھ سے نکل گیا۔
نواب۔ ہان کیا بات ہوئی۔ آپ خوب ملے واللہ۔
میر۔ حضور میری سسرال کے پڑوس مین ایک مہری رہتی تھی۔ تو ہم شام کو ہر روز بلاناغہ سسرال جایا کرتے تھے ہمارے سالڑھو نوکر ہوکر عظیم آباد گئے ہین۔ تو اپنی سالی کے پاس مین جایا کرتا ہون۔ ایک تو سالی۔ دوسرے ہمارے گھر کے لوگون سے ایسا اُنس ہی کہ بہنون بہنون مین کم ہوگا اور اِس سب پر طرہ یہ کہ ہماری سالی بڑی شوخ اور چلبلی ہین اور کم سن عورت اور بلا کی حسین۔ تو دو گھڑی وہان جا کے ہنستے بولتے اور چہل کرتے ہین۔ مہری اُنکے گھر بہت آیا جایا کرتی تھی اور سنتے ہین خدا جانے جھوٹ ہی یا سچ ہی کہ کبھی کبھی ہماری سالی صاحب کو ہوا بھی کھلا لایا کرتی تھی۔
راوی۔ اِس فقرے پر نواب صاحب کو ذرا حیرت ہوئی کہ سالی کی نسبت یہ کلمہ اُسکی زبان سے کیونکر نکلا مگر یہ نواب صاحب کی غلطی تھی۔ جب اُنھون نے اپنی سالی کے حسن و جمال اور شوخی و چستی کا حال بیان کیا تھا جبھی سمجھ لینا تھا کہ یہ اِس فیشن کے آدمی ہین۔
میر۔ خیر تو حضور والا مین اُس مہری سے بھی چہل کیا کرتا تھا کہ مہری صاحب اگر ہم آپ کے سامنے اپنی سالی کا بوسہ لین تو آپ بگڑ تو نہ جائیے گا وہ کہتی تھی واہ بگڑینگے کیون نہین۔
نواب۔ تو معلوم ہوتا ہی یہ وہی مہری ہی۔ بڑی ٹرّھی ہوئی تھی بدکارہ۔
ممن۔ حضور اُسیکی سازش۔ کھلی ہوئی اُسی کی سازش تھی مگر افسوس صد افسوس۔
میر۔ بس قبلہ اِس مہری کی صحبت مین ہماری سالی صاحبہ بھی کلیلون پر تھین۔ ایک دن مہری کو ہمنے وہان نہین دیکھا معلوم ہوا کہ کسی نواب کی ڈیوڑھی پر گئی تھی وہان نوکر ہو گئی۔ پانچوین چھٹے دن دو گھڑی کے لیے آجاتی تھی۔ کبھی ہمسے ملاقات ہوتی تھی اور کبھی نہین ہوتی تھی۔ ایک دن جو جاتا ہون تو ہماری سالی نے کہا مہری نوکری چھوڑ آئی اور ایک بہت بڑی رقم کہین سے لائی ہی۔
ممن۔ ابھی آپ سے اور مہری سے ملاقات نہین ہوئی۔
میر۔ جی نہین۔ رقم کا نام سنا تو بندۂ درگاہ کو خواہش ہوئی کہ بہ بینم کہ کرا آوردہ است مہری کو ہماری سالی نے آواز دی اور بلایا۔ مہری نے کہا ہم آپ کے گھر نہ آئینگے آپ تو ایک مردوئے کو لیے بیٹھی ہین۔
ممن۔ مردوا کون؟
میر۔ ہماری نسبت کہا۔ مذاق مین کہا۔ خیر ہمنے آواز دی کہ مہری صاحب سلام۔ بولی سلام نہین قبول ہوتا۔ آج ہمارے دماغ آسمان پر ہین۔
ممن۔ وہ تو ہوا ہی چاہین۔
میر۔ ہم نے کہا آپ کے دماغ آسمان پر کبے نہین

کہ آج ہین۔ لے ذرا یہان تک آؤ تمھین ہمارے سر کی قسم
بس وہ چمکتی ہوئی آئی اور بندگی کر کے بیٹھی۔ ہم نے
پوچھا کہو اب کہان نوکر ہو۔ آہستہ سے بولی میان اتنو
ہمارے پاس وہ رقم ہو کہ ہم آپ اور دونکو نوکر رکھ لین ایسا
کھرا مال ڈھونڈھ کے لائی ہون کہ دیکھو تو پھڑک جاؤ۔
لکھنؤ مین تو اِس صورت اور شکل کی دوسری پیدا نہین
ہوئی ہو اور جگہ کی نہین کہہ سکتی۔ مرد تو مرد ہم کہتے ہین
عورت تک دیکھے تو جی خوش ہو جائے وہ چیز لائی ہون
مین نے اصرار کیا کہ مجھے بھی دکھا دو تو اُسنے جا کے کہا
کہ ہمارے ایک ملاقاتی تمکو دیکھنا چاہتے ہین بس اسپر
وہ عورت بگڑ گئی کہا ہم اسیلیے نواب کے گھر سے نہین نکلکے
آئے ہین کہ اِدھر اُدھر مارے مارے پھرین۔ بلکہ اسیلیے
بھاگ کے آئے ہین کہ جسکو ہم کہین اُسکو بُلا دو۔ آخرش
مہری نے ہمین کوٹھے پر چڑھا دیا اور اپنی سالی کے دونکے
سے پھینے مہری کے مکان مین جھانکا تو جان نکل گئی
ایسی صورت کبھی کاہیکو دیکھنے مین آئی تھی۔ مجھے دیکھتے ہی
بڑے غرور سے اُٹھی اور مہری کو بُرا بھلا کہتی ہوئی کمرے
کے اندر جا کے بیٹھی۔ مگر ہماری دال نہ گلی۔ دوسرے
دن مہری اور وہ دونون کیا جانے کہان غائب ہو گئین
ہم نے لاکھ لاکھ پتا لگایا مگر پھر پتا نہ چلا کہ کہان گئین
اور کہان نہین گئین۔

نواب۔ تو یہان تک تو پتا لگا کہ مہری کے ساتھ تھی۔

ممن۔ صاف ظاہر ہو حضور۔ اور یہ تو ہم لوگ پہلے ہی
سے سمجھ گئے تھے۔ اُسنے کیا جانے کیا سبز باغ دکھایا
کہ بس اُسکے بس مین آگئی۔

میر۔ مکان تک اُس مہری نے چھوڑ دیا ورنہ ہم اپنی سالی
کے ذریعے سے اُسکو راہ پر ضرور لے آتے۔

راوی۔ سالی کے ہیلے کیا اچھا کام تجویز کیا تھا۔

نواب۔ اب میان ممن تمھاری کاریگری مین پتا لگا جاتا
ہو اتنا پتا ملگیا ہو اب تلاش کرنا تمھاری راے پر ہو۔ اور
تمھاری کوشش پر۔

ممن۔ حضور جو اتنا پتا ملا ہو تو اور بھی ملے ہی گا جاتا
کہان ہو چور۔

میر صاحب اور ممن سے نواب نادار بہت خوش ہوے
اور ممن سے بڑے بڑے وعدے کیے کہ اگر پتا لگا دو تو
تمام عمر ممنون منت رہون۔ میان ممن نے بھی اللو تپو
کی باتین کین کہ حضور کیون غلام کو کانٹون مین خواہ مخواہ
گھسیٹتے ہین۔ اگر جان تک حضور کے کام آئے تو واللہ
دریغ نہ کرون یہ کیا بات ہو۔ یہان خود اُس دن سے
مارے غصے کے کھانا پینا حرام ہو۔ اگر مہری مل جاے
تو پھر دل لگی ہو۔ اپنا اُسکا خون ایک نہ کیا ہو تو سہی۔
انگنیری ہو تو کیا ہوا ابھی ایسے گئے گذرے نہین ہین
پکڑ کے جھونٹے پہلے تو گنکے اک دو سو لگاؤن اور ایک
کُنون اور پھر کوٹھری مین بند کر کے بھوکا رکھون۔ کھانا
پینا سب بند۔ سسک سسک کے جان جائے تو سہی

میر صاحب نے بڑا افسوس کیا کہ اگر مجھے اِس بات کا علم
ہوتا تو آپ کاہیکو اتنی پریشانی ہوتی۔ دیوار سے دیوار ملی
ہوئی۔ ایک پھلانگ مین اِدھر سے اُدھر ہو جاتا اور
اُدھر سے اِدھر۔ اور محلہ ایسا کہ جا ہو کسی کو کاٹ بھی
ڈالو کوئی کانون کان خبر نہو۔ اور مہری ایک مشہور

دلالہ ہے۔ پیر حضور نے اسکو نوکر کیونکر رکھ لیا ہمین یہی
تعجب ہے۔
دو تین دن تک انکی گرم بازاری رہی۔ چوتھے روز
میان ممن نے ایک فقرہ اور چست کیا۔ ایک لالہ کو پھانس
لائے اور انکو وہ ایک گھنٹے تک خوب پٹی پڑھا دی کہ
یہ کہنا اور وہ کہنا۔ وہ اسسے بھی فقرہ بازی مین دو ہاتھ
بڑھا ہوا تھا۔ جو جو ممن نے سکھا دیا فر فر یاد کر لیا اور کہا
اِس لسانی کے ساتھ بیان کرون کہ مرقع کھینچ دون معلوم
ہو کہ کوئی داستان گو امیر حمزہ کی داستان پڑھ رہا ہے۔ انکو
لیکر میان ممن نواب کی خدمت مین پہنچے اور کان مین
عرض کیا کہ لیجیے حضور دوست کا پتا مل گیا ہے لالہ صاحب
بیان فرمائیے یہان کوئی غیر نہین ہے۔ لالہ صاحب نے
یون روایت بیان کی کہ حضور مین کچہری گڑھ ضلع لکھیم پور
کچہری کی جانب گیا تھا تو وہان غلام ایک سرا کے مین
جو اثناء راہ مین واقع ہے فروکش ہوا۔ میری کوٹھری کے
قریب ایک کوٹھری مین جو بہت صاف ستھری تھی ایک
شخص آن کے ٹکا۔ اسکے ساتھ ایک رتھ تھا اور دو
گھوڑے۔ ایک سمند سیاہ زانو و رکاب گھوڑا جسپر وہ
خود سوار تھا اور دوسرے گھوڑے پر جسکا رنگ شفتہ تھا
اسکا ایک ملازم مسلح سوار تھا۔ اور رتھ مین پردہ پڑا ہوا
تھا جس سے معلوم ہوا کہ کوئی پردہ نشین اسمین جلوہ گر ہے
ڈولیون پر دو مہریان اسکی خادمہ تھین۔ اور بہنگیون
اسباب تھا۔ جب رتھ سرا مین داخل ہوا تو اس کوٹھری
کے پاس پردہ کرایا اور سواریان اتریں۔ اسمین دو عورتین
ایک خادمہ اور دوسری ایک زن چاردہ سالہ زرد رنگ کا

پیشمبر پہنے ہوئے جھمکڑا دیکھتے ہی سن سے جان نکل گئی۔
پیتامبر سے جسکو شاید پیشمبر کہتے ہین سمجھا کہ ہندنی ہے اور
خادمہ بھی ایک ہندنی تھی مگر مہریان دونون مسلمان
مرد شکل صورت اور وضع قطع سے نہ مسلمان معلوم ہوتا
تھا نہ ہندو۔ بھٹیاری کو بلا کر مین نے پوچھا کہ کیون
بی بھٹیاری آج تو خوب مالا مال ہو جاؤگی اور مراد دلی
پاؤگی کہ ایک رتھ اور دو گھوڑے اور اتنے آدمی اور
رئیس آکے یہان ٹکا ہے۔ اسنے ہنسکر جواب دیا کہ رئیس سمجھا
مین نے کرایہ چکانا نامناسب سمجھا۔ جو دلینگا دینگے
مین نے کہا تم جا کے رئیسہ سے ملو تو سہی۔ دیکھو کون ہین
اور کہان سے آئی ہین۔ ایک جھلک ہمنے بھی دیکھ لی ہے
عورت نوجوان اور خوبصورت معلوم ہوتی ہے۔ بھٹیاری
مسکرائی اور بولی کہ تم مرد لوگ بڑے بڑے لوگ ہوتے ہو
مگر تمنے جو تعریف کی تو ہمارا بھی جی چاہتا ہے کہ چلکے دیکھین
یہ کہکر بھٹیاری اُس مکان مین گئی۔ پہلے آدمیون نے روکا
مگر جب معلوم ہوا کہ سرا کی بھٹیاری ہے تو جانے پائی۔ وہان سے
گھڑی بھر کے بعد آئی تو مسکراتی ہوئی۔ منھ مین گلوری
اور بدن مین عطر کی بو باس اور ہاتھ مین ایک گلدستہ۔
مین نے کہا اخاہ اسوقت تو آپ بڑے ٹھسے سے آئی
ہین۔ عطر کی بو باس سے تمام سرا مہک گئی ہے اور گلوری
بھی خوشبودار کھائی ہے۔ گلدستہ بھی ہاتھ مین ہے۔ بولی
آپ ٹھیک کہتے تھے۔ اُس کوٹھری مین جو گئی تو یہ معلوم
ہوتا تھا کہ چاند نکل آیا۔ مین نے تو اتنی عمر مین اس شکل
صورت کی عورت نہین دیکھی تھی۔ اور ابھی بالکل
بچہ ہی ہے بس ہو کوئی پندرہ برس کی ہوگی۔ اس سے

زیادہ نہین ہوسکتی - ساری پہنے ہوے ہین مگر واہ رے حسن ایسی حسن دار تو دیکھی نہ سُنی - اپنے ہاتھ سے گلوریان بنا کے ہمین دین - عطر ملا - چلتے وقت گلدستہ دیا - ایسا مزاج بھی کم ہوگا جب مین نے اسقدر تعریف حسن اُسکی زبانی سنی تو طبیعت بے قابو ہوگئی اور اُن مہریون کو مین نے گانٹھا - جب راہ پر آگئین اور میرا کلمہ پڑھنے لگین تو بندۂ درگاہ نے پوچھا کہ تمھاری کون ہین اور کہان سے آئی ہین اور یہ رئیس کون ہے اور یہ اسکے ساتھ کیون آئی ہے - کیونکہ اگر انکا میان ہوتا تو شب کو باہر کیون سوتا اور میان بیوی کا سا انکا اُنکا برتاؤ بھی نہین ہے - انھون نے بیان کیا کہ یہ ہماری بی بی کو بھگا لائے ہین اور یہ ایک نواب کے گھر پڑ گئی تھین - اور لکھنؤ مین اُنکا مکان ہے - اب یہ شخص انکو بھگا لایا ہے اور پہاڑ کیطرف کوئی راجہ ہین اُنکے واسطے لیے جاتا ہے - وہان شاید تین سو ٹھہرے ہین تین سو کا نام سُنکر مین نے کہا ہم چار سو دینے کو موجود ہین اور مین یہی سوچا تھا کہ حضور کے نام تار بھیجونگا اور تحفے کے طرز پر پیش کرونگا وہ لوگ چار دن تک ٹکے رہے اس عرصے مین بندے نے اُنسے راہ و رسم بڑھایا مگر جو شخص بھگا لایا تھا اُسکو جو مین نے دیکھا تو بڑا تیکھا پایا - جرأت نہ ہوئی کہ اُس سے کچھ کہہ سکون - مہریون ہی سے گفتگو رہی - مگر اُنکی بھی دال نہین گلتی تھی - ایک دن پھر بندۂ درگاہ نے اُس پری کے رخ انور کی جھلک دیکھ لی مین کیا عرض کرون حضور - اسمین کوئی شک نہین کہ بس حضور کے قابل تھی - خدا جانے کس راجہ کے واسطے لیے جاتا تھا -

مگر مہریان کہتی تھین کہ یہ وہان رہینگی نہین کیونکہ جون جون جنگل کی جانب بڑھتی جاتی ہین وحشت کو بھی ترقی ہوتی ہے اِس کو روہ مین اِنکا قیام محال ہے - یہ شہر کی رہنے سہنے والی عورت دن رات چہل پہل - جنگل مین بھلا اِنکا کیا جی لگیگا - یہ جنگل مین رہنے والی اسامی نہین ہین - اِنکو تو ایسین چاہیین پیش خدمتین چاہیین - ماما چھو چھو کھلائی - ددا یہ وہ - جب کھاچی بھر کے عورتین گھر مین ہون تب کہین اُنکا دل بہلے اور یہان جنگل کی جنگلی عورتون مین تو اِنکو اور بھی وحشت ہوگی - وہ بات کرنا کیا جانین - اِنکی شستہ و رفتہ تقریر یہان گنواری گفتگو - مین بہت خوش ہوا کہ خدا کرے یہان سے بھاگ جائے - گھبرا کے بھاگے تو بندہ مرا ستے مین چیر غٹو کرے اور حضور کے محل معلی مین لائے اور بسم اللہ پیشکش کر کے تمام عمر کی روٹیون کا سہارا کرے مگر اتفاق سے

قسمت تو دیکھنا کہ کہان ٹوٹی جا کمند
دو چار ہاتھ جب کہ لب بام رہ گیا

ایک روز بس لد پھند کے چلدیے - بندۂ درگاہ شکار کو گئے تھے وہان سے لوٹ کے آیا تو سناٹا -

نواب - ارے ! لاحول ولا قوہ !! غضب ہوگیا بھئی -

ممن - لاحول ولا قوہ -

لالہ - جو گوہم جناب - سر مین درد پیدا ہوگیا - دل گرا جانے لگا انتہا کا افسوس ہوا کہ غضب ہی ہوگیا ع

دو چار ہاتھ جب کہ لب بام رہ گیا

نواب - لوگون سے پوچھا تو ہوتا -

لالہ - حضور کسی سے کچھ نہ کہا - کسی کو اپنے سفر کا

حال ہی نہ بتایا۔ چوٹٹون کی طرح سے بھاگ گئے جیسے چور بھاگتے ہین خدا جانے کس رخ نکل گئے۔

ممن۔ وہان جنگل مین کون جانے کدھر گئین۔

لالہ۔ اسطرح پر بھاگ جانے سے مہترون کا قول اور بھی سچ نکلا کہ واقعی بھگا ہی لایا ہوگا اور اُس مرد اور عورت مین جو برتاو ہوتا تھا اُس سے بھی پایا جاتا ہے کہ وہ اسی غرض سے لیگیا تھا کہ کسی کے ہاتھ بیچ ڈالے۔

نواب۔ بس کیا خوب شعر پڑھا ہے کہ

قسمت تو دیکھنا کہ کہان ٹوٹی جا کمند
دو چار ہاتھ جب کہ لب بام رہگیا

بس ہماری حالت اسی شعر کے مصداق ہے ع۔

دو چار ہاتھ جبکہ لب بام رہگیا

لالہ۔ ہماری بدقسمتی اور بدنصیبی۔

ممن۔ خدا نے چاہا تو انشاء اللہ ڈھونڈھ ہی نکالونگا۔

لالہ۔ خدا ایسا ہی کرے۔ یا خدا تو ایسا ہی کر۔

ممن۔ کچہری گڈھو ضلع لکھیم پور کھیری تک تو ہم نہین گئے تھے مگر سیتاپور تک ہو آئے ہین۔

میان جملو بھی یہ تقریر سن رہے تھے اور ہان مین ہان ملاتے تھے جب لالہ صاحب رخصت ہونے لگے تو نواب محمد عسکری صاحب نے چپکے سے کہا کہ انکو دو اشرفیان بطور انعام دے دو۔ اور اُنکے ساتھ جاؤ اور خوب سمجھاؤ کہ اگر کچھ بھی حال اور معلوم ہو تو ضرور بتادین۔

ممن۔ بہت خوب حضور

لالہ۔ تو غلام آداب عرض کرتا ہے۔

نواب۔ ہان جی۔ پھر کبھی تشریف لائیے گا۔ ضرور آیا کیجیے گھر ہی آپ کا ہے ع۔

کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانۂ تست

لالہ۔ حضور کی پرورش۔ غلام کو اس سے بڑھکر فخر کیا ہوگا کہ حضور کے دربار مین حاضر ہوا کرے۔

میان ممن نے دو اشرفیان تحویل سرکار سے لین اور دو روپے اپنے نام لکھوائے اور لالہ کو لیکر روانہ باشد اب نواب صاحب اور میان جملو اکیلے رہگئے۔ تن تنہا تو نواب نے کہا یار جلال الدین آج جی چاہتا ہے کہ تمکو خوب رنگین آج مے نوشی کو بہت جی چاہتا ہے۔ جملو نے کہا حضور پھر ع۔

در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست

شغل کیجیے۔ غلام بھی شریک ہے۔ خدمتگار کو حکم ہوا کہ برانڈی کی بوتل لاؤ اور سوڈا اور برف اور دو تمبلر اور کچھ کھانے کو لاؤ۔ خدمتگار نے حکم کی تعمیل کی اور دور چلنے لگا۔ اور دونون نے خوب لنڈھائی۔

نواب۔ یار خدا ہمکو اس کام مین سرخرو کرے۔

جملو۔ حضور خدا مسبب الاسباب ہے ع۔

شاید کہ ہمین بیضہ برآرد پر و بال

نواب۔ مطلب برآری ہوگی یا نہین۔

جملو۔ مطلب برآری ہوجائیگی حضور۔ اطمینان رکھیے۔

نواب۔ انشاء اللہ ابکی مار لیا ہے۔ انشاء اللہ تعالے۔

ج۔ خداوند نیازمندون کا حق ضرور یاد رہے سرکار

ن۔ اجی مالا مال کردونگا۔

ج۔ الہی خدا حضور کو سلامت اور شاد رکھے آمین۔

ن - مجھے کوئی وعدہ خلاف سمجھے ہو صاحب جس سے
جو وعدہ کیا وہ پورا کر دیا - یہ کیا بات ہی -
ج - ہان حضور کیا غلام کوئی نیا پایا و وقت آدمی ہی -
ن - بتا لگنے دو - اُس ملعون کو جو بھگا لیگیا ہی کھود کے
دفنا دون اور قمرن کو بھی وہ سزا دون کہ تمام عمر یاد کرے
بھولے نہین کہ کسی سے سابقہ پڑا تھا -
ج - اسمین کیا فرق ہی حضور کو خدا نے رئیس کیا ہے
جو چاہیے کر گذرے کون مشکل بات ہی -
ن - ایک کو دفن - ایک کو سزا اور ایک کو انعام -
ج - مین سمجھ گیا خداوند - دفن تو اس بچۂ شمر کو -
اور سزا اس زن کو اور انعام غلام زر خرید کو -
ن - خلعت ہفت پارچہ لو - روپیہ لو - سواری لو -
ج - حق تعالے عمر طبعی کو پہونچائے - آمین یا خدا
آمین - ع

ایں دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

ن - حضور اسکو تو کسی جلاد کے سپرد کر دین کہ اندھیرے
اجالے چھری بھونک دے اور اس زن کو پابجولان -
راوی - اچھی صلاح دی جیسین جس دوام
بعبور دریاے شور ہی ہو - ایک کی جان لین -
ایک کو قید کرین - دونون سنگین جرم مشہور ہیں
اچھے ملے - ۵

ذ رہے چنین شہریارے جہان
جہان چون نگیرد قرارے جہان

ن - سخت بدنام ہوا اس کمبخت عورت کے سبب سے
مگر جاتی کہان ہو خدا نے چاہا تو جو بھگا لیگیا ہی اُسکو تو

اُسی جگہ قتل کر دون اور قتل کر کے اُسی جگہ دفنا دون
اور ببول کا درخت نشانی کے لیے لگا دون اور سور نکا
خون چھڑکون اور اس عورت نابکار کو پابجولان کر دون
بس یہی ترکیب خوب ہی -
راوی - پسند آگئی - میان جلو کی صلاح پسند آگئی
تھوڑی سی اور پی لیجیے -
ج - غلام تو صلاح نیک ہی دیگا - صلاح معقول صحیح
شمار اگر دو -
ن - میدادی - نیک دادہ - بلکہ نیک و بسیار -
ج - دعا گوی دولت ام - و غلام ہم ام - و بندۂ خدا
ہی ہستم -
ن - (نشے مین) کوئی ہی - دفنا دے - بس قتل کر ڈالا
اب دفنا دے - اسے دفنا دے مردک -
خدمتگار - ای حضور کسکو دفنا دون -
جلو - کہا مانا کرو بھائی جان -
راوی - یہ اُلٹے بھی بڑھ گئے -
خدمتگار - تو کسکو دفنا دون - کہیے آپ کو دفنا دون
اور تو کوئی مجھے یہان سوجھتا نہین ہی -
ن - اچھا جا تو قتل کر کے نہ دفنا -
جلو - بھائی مالک کا حکم مانو -
خدمتگار - (ہنستے ہوے) پھر اُٹھے تو آپ کا گور کفن
ہو جاے ابھی ابھی آپ تو خود نشے مین چور ہین آپ سے
کون اسوقت گفتگو کرے -
جلو - آپ تو ناحق خفا ہوتے ہین - ہنسے تو ایک
سیدھی سی بات کہی کہ بھائی صاحب مالک کا تو حکم ہی

کہ دفعادہ تمکو اسمین کیا عذر ہی مگر تم حجتین کرتے ہو ۔ ایک شاخ شاخسانہ نکالتے ہو ۔

خدمتگار ۔ (ہنستے ہوے) بہت اچھا ۔

اتنے مین چھٹن صاحب تشریف لائے ۔ دیکھتے ہی سمجھ گئے کہ دونون کو چھیڑ چھاڑ ہوئی ہو ۔

نواب ۔ آؤ بھائی چھٹن صاحب ۔ ہمکو اس خدمتگار ملعون سے شکایت ہو ۔

چھٹن ۔ کیون میان یہ کیا بات ہو جی ۔

خدمتگار ۔ حضور آپ سرکار ہی سے دریافت کرلین

چھٹن ۔ کیا قصور ہوا بھئی ۔

نواب ۔ ایک چھوٹی سی بات ہو بھائی صاحب مین ۔

جملو ۔ بہت ہی چھوٹی سی ۔

نواب ۔ اور اس سے بھی چھوٹی ۔

جملو ۔ جی بس خفیف سمجھیے ۔

چھٹن ۔ (ہنستے ہوے) آخر وہ چھوٹی بات یا چھوٹی سی بات یا خفیف مین بھی تو سن لون ۔

جملو ۔ ابھی خفیف بات ہو ۔

نواب ۔ ہم پوچھتے ہین کہ خدمتگار ہمارا حکم کیون نہ مانے ۔ آخر نوکر تو ہمارا اور کہنا نہ مانے ہمنے حکم دیا کہ ایسی یا ایسی ہو اور وہ اسکی تعمیل نہ کرے ۔ ایسی تیسی اسکی ۔

جملو ۔ نہین صاحب ۔ ایسی تیسی نہین ۔ ایسی کی تیسی اور تیسی کی ایسی بھی کہ سکتے ہو ۔

چھٹن ۔ (خدمتگار سے) آج بہت پی ہو کیا ۔

خدمتگار ۔ آج میان جملو صاحب اپنے آپے مین نہین ہین ۔

نواب صاحب کو نشہ اسقدر تیز تھا کہ بیہوش ہو گئے نواب چھٹن صاحب نے اُنکے سر کے نیچے تکیہ رکھدیا اور اُدھر خود مصروف میکشی ہوے ۔ مگر جملو کو نہین پینے دی ۔ اسی روز شب کو بیگم صاحب کی طبیعت ایسی ناساز ہو گئی کہ رات ہی کو طبیب اور ڈاکٹر بلوانے پڑے ۔ اور اُنکے کل احباب کو اطلاع دیگئی اور منشی مہراج بلی اور آغا محمد اطہر اور نواب چھٹن صاحب اور محسن سب کو آنا پڑا ۔ کئی روز تک طبیعت حد اعتدال سے منحرف رہی اور سب احباب تو دن رات اُنھین کی کوٹھی مین رہتے تھے مگر منشی مہراج بلی صاحب تو دس بجے دن کو کھانا کھانے اور نہانے کیلیے اپنے گھر چلے جاتے تھے ۔ آخرکار طبیعت خدا خدا کرکے ٹھہری اور ڈاکٹرون نے نواب صاحب کو اطمینان دلایا کہ اب فضل الٰہی ہو ۔

ہفتے عشرے کے بعد ایک روز نازو جان ابھی مہری سے باتین کر رہی تھین کہ بیگم صاحب نے اسکے بڑی بیماری اُٹھائی تھین اندیشہ تھا اور ہم دعا مانگا کرتے تھے کہ اللہ کرے بیماری جلد دور ہو ۔ بارے شکر ہو کہ اب فضل الٰہی ہو ۔ یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ منشی مہراج بلی آئے ۔

خاتمہ !!!

مہراج ۔ نازو جان تمکو نواب صاحب نے ایک جگہ بلوایا ہو (آہ سرد بھر کر) گاڑی بھی بھیجی ہو ۔

نازو ۔ مین بھی تیار ہون مگر آج اس جلتی بلتی لو مین کون کام ہو ۔ ہم تو جانتے ہین ذری دیر اور ٹھہر جاؤ ابھی تو بڑی گرم ہوا چلتی ہو ۔

مہراج ۔ بڑا ضروری کام ہی ۔ گاڑی کے دروازے بند کر لینگے ۔ خس کے پردے پڑے ہین تر کر لینگے ۔

نازو ۔ تم اسوقت گھبرائے ہوئے اور پریشان سے کیون ہو ۔

مہراج ۔ پیاس بہت لگی ہو ۔ گلا خشک ہو ۔

نازو ۔ ای تو پانی پیو ۔ کیا آدمی ہو ۔

مہراج بلی نے برف کا ٹھنڈا ٹھنڈا پانی ایک کٹورا بھر کے پیا اور اصرار کیا کہ نازو جان جلد چلو ۔ نازو تیار ہوئین ۔ پردہ کرایا گیا ۔ دونون گاڑی پر سوار ہوے اور چلے تو راستے مین نازو کو اس سبب سے پریشانی سی ہونے لگی کہ مہراج بلی بار بار ٹھنڈی سانسین بھرتے تھے اور نازو جو باتین کرتی تھی اُسکا جواب اُکھڑا اُکھڑا سا دیتے تھے ۔

نازو ۔ اسوقت ایسا کونسا کام ہو ۔

مہراج ۔ ہان ۔ یون ہی بلوایا ہو ۔

نازو ۔ یون ہی کی بھی ایک ہی کہی ۔ ابھی کوئی ایک بجے دو بجا ہوگا ۔ ٹھیک دوپہر یا ہو اور گرمی کی وہ سپ چیل انڈا چھوڑتی ہو ۔ کہنے لگے (یون ہی بلوایا) ۔

مہراج ۔ نہین کچھ ایسی ۔

نازو ۔ اف ۔ اتی ہی دور مین مارے پسینون کے بولا گئی ۔ ای ذری کھڑکھڑیان کھول لو ۔ کہین سے ہوا تو سنکے ۔

مہراج ۔ (خاموش بیٹھے کچھ سوچنے لگے) ۔

نازو ۔ تم اسوقت ہو کہان ۔ ؟ ۔

مہراج ۔ یہ کیون ۔ ہین کہان ! ہین ہین ۔

نازو ۔ کچھ کھوئے ہوے سے ہو ۔ بیگم صاحب کا مزاج کیسا ہو ۔

مہراج ۔ (دبے دانتون) اچھا ہو ۔

نازو ۔ اللہ کرے اچھا ہو ۔ مگر دل نہین مانتا ۔ تم اتنے سست کیون ہو ۔ سچ سچ بتاؤ ۔ کل تو تم کہتے تھے کہ بیگم نے کھچڑی کھائی اور نینا بھی آئی اور بید کے علاج نے فائدہ کیا ۔ اب آج یہ کیا ہو گیا ۔

اتنے مین گاڑی رکی ۔ مہراج بلی نے کھڑکی کیون سے دیکھا اور پوچھا (گاڑی کیون رکی ہی) کوچبان نے کہا (بھیڑیان سڑک پر بکھر گئی تھین) جب گاڑی چلی تو نازو جان نے باصرار دریافت کیا کہ تم ہمین لیے کہان چلتے ہو ۔ ہم بیگم صاحب سے چار آنکھین کیونکر کر سکینگے ۔ مہراج بلی نے جواب دیا جہان تم چلتی ہو وہان بیگم صاحب نہین ہونگی ۔ اب تھوڑی دیر مین پہونچے جاتے ہین گھبراتی کاہے کو ہو ۔

نازو ۔ تمھاری گھبراہٹ دیکھکر ۔

مہراج ۔ نازو جان بڑی بڑی بیماریان انسان کو ہوتی ہین مگر پوٹ پوٹ کے آدمی اچھا ہی ہو جاتا ہو اور جسکو بچنا ہوتا ہو وہ کنوئین مین گرنے سے بھی بچ جاتا ہو ۔ کوٹھے سے گر پڑتا ہو اور بال تک بیکا نہین ہوتا ۔ اور جسکی آئی ہوتی ہو وہ بیٹھے بیٹھے مر جاتا ہو ۔ بیماری سے آدمی کو ڈرنا تو ضرور چاہیے مگر کسی حالت مین ناامید نہونا چاہیے ۔

نازو ۔ یہ سب تم کہہ کیا رہے ہو ۔

مہراج ۔ دنیا کی بات ہو ۔

نازو ۔ صاف صاف کیوں نہیں بتاتے ۔
مہراج ۔ بات کہتا ہوں جی کہ بیماری بڑی بلا ہے مگر آدمی بچ ہی جاتا ہے ۔
نازو ۔ امی جان کہا کرتی تھیں کہ مردوں کو اٹھتے بیٹھتے دیکھا ہے اور اچھے خاصے ہٹے کٹوں کو دیکھتے دیکھتے مر ...
مہراج ۔ ہاں یہ تو اکثر ہوتا ہے ۔
نازو ۔ جبھی تو کہا ہے کہ ۔

دنیا دو رنگی مکانا سرا ہے
کہیں خوب خوبا کہیں ہا ہا ہے

امی جان اکثر کہا کرتی تھیں ۔

اتنے میں اتفاق سے آسمان پر غبار چھا گیا اور ایسا بڑے زور سے آندھی آئی یہاں تک کہ کوچبین کو گاڑی روک لینی پڑی اور اسطرح کا اندھیرا چھا گیا کہ الامان ۔ اور بجلی لوکنی اور بادل گرجنے لگا ۔ چونکہ منشی مہراج بلی اسوقت بیماری اور مرنے اور مردوں کا ذکر رہے تھے نازو کے دل میں خوف سما یا کہ خدا خیر کرے ۔ اور تھر تھر کانپنے لگی ۔ آول تو عورت ۔ دوسرے کم عمر ۔ تیسرے نازکبدن ۔ بجلی کی چمک اور رعد کی کڑک نے سخت مضطر و بدحواس کر دیا اور چونکہ گاڑی میدان میں کھڑی ہو گئی تھی اس سبب سے اور بھی خوف معلوم ہوتا تھا ۔ منشی مہراج بلی خود ڈرپوک انکی بزدلی سے نازو اور بھی گھبرائی ۔ سمجھانا اور تسلی دینا درکنار یہ خود ہی رونے لگے ۔ ماشاء اللہ ! چوں پچپن برس کا سن و سال اور ڈاڑھی موجود پھر آپ کا رونا کتنا موزون تھا ۔

کوچبین ۔ حضور بجلی کہیں گرا ہی چاہتی ہے ۔
راوی ۔ اسنے اور بھی ڈرا دیا ۔
کوچبین ۔ ارے حضور تھوڑی کالی ہے اور کالی ہی چیز بجلی ساس اوپر اسکے گرت ہے ۔
راوی ۔ رہے سہے ہوش اس بھی غائب ہو گئے ۔
کوچبین ۔ کا سوورت ہوسر کار ۔
مہراج ۔ پرمیشر کا نام لے پرمیشر کا نام لے بک بک ذکر ۔ یہ سونے کا کون وقت ہے ۔
نازو ۔ اب کیا ہوتا ہے ۔
مہراج ۔ اللہ مالک ہے ۔ جان کے لالے پڑے ہیں ۔

آدھ گھنٹے کے اندر ہی اندر بجلی کا لوکنا موقوف ہوا اور ہوا نے بادل کو منتشر کر دیا اور تھوڑی تھوڑی پھوہار پڑنے لگی تب کہیں انکو ڈھارس ہوئی اور گاڑی چلی ۔ نازو کی جان میں جان آئی اور مہراج بلی سمجھے کہ اجل کے منہ سے خدا خدا کر کے نکلے ۔ جب مکان پر گاڑی ٹھہری اور پردہ ہو کر نازو اتریں تو جیسے ہی نازو جان نے کمرے کے اندر قدم رکھا دیکھا کہ ایک اونچے پلنگ پر کوئی لیٹا ہوا ہے ۔ اور سفید چادر اوپر پڑی ہے ۔ اور نواب محمد عسکری سر بالین مغموم و ملول کرسی پر بیٹھے ہیں اور دو خواصیں پائنتی کی طرف ادب کے ساتھ کھڑی ہیں اور آغا محمد اطہر صاحب اور نواب حیدر صاحب الگ بیٹھے ہوئے کچھ باتیں کرتے ہیں مگر سب کے چہرے سے اداسی برستی ہے اس پلنگ کے اور انکے درمیان میں ایک چق حائل تھی ۔

نازو دنگ کہ یا الٰہی یہ کیا ماجرا ہے۔ نواب صاحب کی محلسرا ہے یا بزم خموشاں ہے اور بحیرت تمام سوچنے لگی کہ یا خدا اس پلنگ پر یہ شکر پا سکر پا کون لیٹا ہے۔ کچھ دیر تک نازو سے کوئی مخاطب نہوا۔ منشی مہراج بلی کمرے کے باہر ایک پیش خدمت سے چپکے چپکے باتیں کرتے تھے۔ جب آغا صاحب کی اسپر نظر پڑی تو اشارے سے اپنے قریب بلا لیا۔

نازو۔ (آہستہ سے) یہ انکی طبیعت ایکا ایکی ایسی کیا ہو گئی۔ کل تک تو ایسا حال نہ تھا۔

آغا۔ نازو جان کچھ کہا نہیں جاتا۔

نازو۔ پہلے تو مین ششدر رہ گئی کہ یا اللہ کون بیمار لیٹا ہے مگر جب مین نے دیکھا کہ چھت پڑی ہوئی ہے اور تم دونون پردے مین پلنگ بچھا ہے اور نواب افسوس کے ساتھ سرہانے بیٹھے ہین تو پاؤن تلے کی مٹی نکل گئی اور تاڑ گئی کہ بیگم صاحب کے دشمنون کی حالت اچھی نہین ہے۔

آغا۔ (گردن نیچی کرکے) نازو جان۔

نازو۔ یہ ایکا ایکی ہو کیا۔ یہ تو انکی زبانی مین کئی دن سے سنتی ہون کہ بیگم صاحب خدا نخواستہ بیمار ہین اور نرسون کہ شاید اترسون سنا کہ بیماری بڑھتی جاتی ہے مگر پرسون سنا کہ اب طبیعت ٹھہر گئی کسی بید کے علاج سے فائدہ ہوا۔

ہم سمجھے اب اچھی ہو گئیں۔ کل سنا کہ کھچڑی بھی کھائی اور ہضم بھی ہو گئی اور اٹھ کے بیٹھین بھی۔ یہ ایک ہی دن مین طبیعت ایسا پلٹا کھا گئی۔ وہ بید کہان ہے۔؟

چھٹن۔ کیسا بید!!! افسوس کا مقام ہے بی نازو جان علالت طول کھینچ گئی ہے۔

نازو۔ اللہ سب کا مالک ہے۔

نواب محمد عسکری نے مارے غم کے نازو جان کے آنے کی آہٹ بھی نہین سنی تھی جب انکو اطلاع ہوئی تو انھون نے بلوایا نازو آہستہ آہستہ مریضہ کے پلنگ کے پاس گئی اور نواب محمد عسکری کے قریب ایک کرسی پر بیٹھی تو نواب صاحب نے مریضہ کے کان مین کہا کہ (ذری آنکھین کھولو۔ دیکھو تو کون بیٹھا ہے) نازو بولی (نہ بیچاری جیتے اسنے دن کے بعد کاہیکو پہچانینگی۔ حضور اب مزاج کا کیا حال ہے)

یہ آواز سنکر مریضہ نے چادر سر سے ہٹائی مریضہ نے نازو کو غور سے دیکھا اور نازو نے مریضہ کو۔

نازو۔ پہچان ہی نہین پڑتین۔

مریضہ۔ یہ کون ہین نواب؟

نواب۔ پہچانو۔ کہو تو گول تکیہ رکھ دیا جائے۔ اسکے سہارے ذری اٹھ بیٹھو۔

نازو نے جلدی سے تکیہ رکھا اور پیش خدمتون نے کمر تھام کر تکیے کے سہارے بٹھا دیا۔ نواب صاحب نے نازو سے پوچھا (کہو پہچانا) نازو بولی (کیونکر پہچان سکتی دو ہی دن مین گُل کے کانٹا ہو گئی ہین۔ اللہ جلدی سے اچھا کر دے۔ بیماری بھی کیا بری شے ہے)

مریضہ۔ نواب ہماری باجی جان کو بلوا دو۔

مہراج۔ اچھا بلوائے دیتے ہین۔

مریضہ۔ یہ حسرت تو نہ رہجائے کہ باجی کو نہین دیکھا

نازو ۔ یہ کسکی آواز ہو (پریشان خاطر ہوکر) نواب
سچ سچ بتاؤ ۔ یہ کہیں قمرن تو نہیں ہیں)
اس سوال کے جواب مین نواب منھ سے تو نہین
بولے مگر آنکھون کو ترجمان دل بنایا اور اشکون سے
جواب شافی دیا کہ (ہان قمرن ہی ہین)
نازو کو اب تک قمرن کی طرف ذرا بھی خیال نہین
گیا تھا ۔ پہلے تو یقین ہوگیا تھا کہ مہراج بلی نواب کے ہان
لیے جاتے ہین کیونکہ بیگم صاحب کی علالت کی خبر انہون
نے سُنی تھی مگر جب کمرے مین قدم رکھا تو ہکا بکا ہوگئی
کہ اگر بیگم صاحب ہوتین تو نواب چھٹن اور آغا صاحب
کا کہان سے گذر ہوتا مگر جی کڑی ہوئی دیکھا پھیر
فوراً رائے بدل دی اور یقین ہوگیا کہ اس پلنگ پر
بیگم صاحب ہی مرض کی حالت مین لیٹی ہوئی ہین
اسی کے مطابق چھٹن صاحب اور آغا محمد باقر سے
بیگم صاحب کے مرض کا حال دریافت کیا اور افسوس
ظاہر کرنے لگی کہ طبیعت بحال ہوکر پھر از سر نو کیون
علیل ہوگئین ۔ جب نواب صاحب نے اپنے پاس
بلایا تب بھی یہ بیگم ہی سمجھی ہوئی تھین ۔ اور چونکہ
علالت کے سبب سے قمرن کا رنگ روپ بالکل
بدلا ہوا تھا اس سے اور بھی تمیز نہ کرسکی ۔ آخر کار
پہچانا تو اس حالت مین چھوٹی بہن کو دیکھکر فرط غم
والم سے دل بے قابو ہوگیا ۔ تھوڑے عرصے تک
بہن کو حسرت اور عبرت کے ساتھ دیکھا کی اپنے بیٹھے
کپڑے سے پھٹے ہوئے ہو اور زیور کے عوض پوشاک کا چھلا
تک نہین ہو ۔ اور چہرے پہ زردی چھائی ہوئی ہو

نواب ۔ (کان کے پاس جاکر باواز بلند) قمرن جان کو
انکو پہچانا ۔ یہ کون سامنے بیٹھی ہین ؟ ۔
قمرن ۔ (غور سے دیکھکر) ہماری باجی جان ہین (آنکھین
پرنم کرکے) باجی جان بندگی ۔
نازو ۔ بندگی (آنسو چھپانے کے لیے گردن نیچی کرلی مگر
اشک ٹپ ٹپ گرنے لگے) ۔
نواب ۔ (آہستہ سے) سامنے بیٹھکے روتی ہو ۔ واہ واہ
جسمین اور بھی حالت دگرگون ہوجائے ۔ ذرا ضبط کرو
نازو جان ۔
نازو کرسی سے اُٹھکر ایک کونے مین گئی اور وہان
جاکے خوب روئی ۔ مہراج بلی اور چھٹن صاحب اور
آغا صاحب نے جاکے بہت سمجھایا اور پانی منگواکر منھ
دُھلوایا اور کہا اب رونے دھونے سے کام نہ نکلیگا
اب دوڑ دھوپ دوا درمن اور تیماری اور شب بیداری
کا کام ہو ۔ اور اگر تم خود ہی رونے دھونے مین رہین تو
ہاتھ پاؤن بھول جائینگے اور خود بیمار ہوجاؤگی ۔
نینی تال مین قمرن کیسی سخت بیمار ہوگئی تھین مگر خدا نے
کتنی جلد صحت بخشی بیماری جب جاتی ہو تو یون جاتی ہو
جیسے بجلی ۔ تمہیں سراسیمہ ہونا چاہیے دیکھو نواب کیسے
استقلال سے باتین کرتے ہین ۔ اور خبردار قمرن جان
کے سامنے کبھی نہ رونا ۔ ورنہ انکی وحشت دوچند
بڑھ جائیگی کہ کوئی تو سبب ہو کہ یہ رو رہی ہین ۔ مریض کو
اس بات کا بڑا خیال رہتا ہو ۔ ذرا بھی شک ہوا تو
اُسکے دل مین طرح طرح کے خیال جاگزین ہوتے ہین
اور وہ یہی سمجھتا ہو کہ اب میری حالت روز بروز بدتر

ہوتی جاتی ہی-

نازو نے پوچھا (یہ آئین کیونکر-تھیں کہاں - بیمار کہاں ہوئین اور کب سے یہاں آئی ہین) آغا صاحب نے کہا (کیونکر آئین اور کہاں تھین اور کیونکر بیمار ہوئین اور اب کہان سے آئی ہین یہ کچھ بھی ہمین نہین معلوم ایک عورت نے آکے کہا کہ کسی کی ڈولی آئی ہی - دربان اور سپاہی لوگ آنے نہین دیتے - ہمن بھاٹک پر گئے تو دیکھا کہ پردے کے اندر ایک عورت کانپ رہی ہی - پوچھا کون ہو - کہاں سے آئی ہو - کہا نواب کے مردانے مکان مین لیچلو تو بتاؤن - مردانے مکان مین ڈولی آئی تو کوئی پہچان نہ سکا کہ کون ہی - سب کے بعد دیگرے سب نے پردے مین جاکے ڈولی دیکھی مگر کسی کی سمجھ مین نہ آیا - ہر شخص جا جا کر ڈپٹ ڈپٹ کے پوچھے کہ تو کون ہی - کسکے پاس آئی ہی اور یہان کیا کام ہی - آخرکار محمد عسکری نے پہچانا اور قمرن کو کمرے مین لائے تب سے مارے ضعف اور غش کے اچھی طرح پوچھ نہ سکے کہ کیا حال ہی اور ڈولی والے انکے اترتے ہی یکلخت بھاگ گئے

نازو - بھلا اب اچھی ہو جائنگی آغا صاحب -

آغا - نینی تال کا حال یاد ہی - وہان کیسی بیمار ہو گئی تھی -

چھٹن - ڈاکٹر کا علاج ہو گا - آپ ہی اچھی ہو جائینگی کچھ ایسا سخت مرض نہین ہی -

نازو - نواب کے صدقے - اللہ جانتا ہی دوسرا ہوتا تو ذری بھر بھی رحم نہ کرتا - مگر رئیس کی کیا بات ہی - رئیس پھر رئیس ہی - بڑے بڑون کے رئیس ہین نا - انکا کیا کہنا

آغا - ابھی تک اپنا کچھ حال نہین بیان کیا صرف تمکو دو بار پوچھا - بس اور کسی کا بھی نام نہ لیا - مگر ضعف کے سبب سے بار بار غش آجاتا ہی - یہ جو تم سوئی ہوئی دیکھتی ہو اصل مین سوتی نہین ہین یہ غش ہی -

نازو - ابھی ہی تی دیر مین پھر غش آگیا اور ہم سمجھے تھے کہ سو رہی ہی - ابھی ابھی ہم سے بندگی کی - بڑا ضعف ہی ڈاکٹر کے علاج کے بغیر کچھ بھی نہ ہوگا - حکیم تو اور بھی کمزور کر دیگا -

آغا - علاج بڑے معرکے کا ہوگا -

نازو - (آبدیدہ ہوکر) یہ دن دیکھنا تھا کہ میلے کچیلے پھٹے پرانے کپڑے ہونگے اور بدن کی ہڈی ہڈی گن لیجائیگی اور سوکھ کے کانٹا ہو جائنگی اور ڈولی پر لد کے آئینگی اور پتا نہ چلیگا کہ کون لایا اور کہاں سے آئی -

آغا - چلو اب اس خیال سے درگذرو -

نازو - اور ایک دن وہ تھا آغا صاحب کہ آپ اور نواب انکے پیچھے پیچھے دوڑے گئے تھے اور ایک آج ہی

آغا - مگر یہ بھی خدا کو اچھا کرنا تھا کہ یہان آگئین -

چھٹن - دن آدمی دوڑنے دھوپنے والے ہین روپیہ خرچنے کا کوئی خیال ہی نہین سب طرح کا آرام ہی -

نازو - اب علاج کب سے شروع ہوگا -

آغا - بس آج شام کو ڈاکٹر آئیگا -

چھٹن - اخیر کی راے ہی کہ ذرا سفر کا تکان دور ہو اور شربت انار کو برف مین ٹھنڈا کرکے پلا لین تو کپڑے بدل کے صاف ستھرے اور نئے نئے کپڑے پہنا دین تاکہ ذرا صفائی سے دل کو فرحت ہو تو پھر پانچ بجے تک ڈاکٹر کو بلائین - مگر اتنا یاد رکھنا کہ اب جو قمرن کی آنکھ

گیبد تو ایک تو زیادہ باتین نکرنے دینا۔ دوسرے کچھ
پوچھنا نگچھنا کہ تو کہان رہی اور بیمار کیونکر ہوئی اور
کہان بھاگ گئی تھی اور یہان کیونکر آئی۔ ان سب
باتون سے قمرن کو خفت ہوگی اور دل اور کمزور ہو جائیگا
بات بات پر تسلی دینا کہ دو دن مین اچھی ہو جاؤگی۔
گھبرانے کی کوئی بات نہین ہی۔

نازو۔ بہت اچھا۔ کسو طرح جان بچ جائے بس۔
مگر نواب کا احسان گردن سے اتارے نہ اتریگا۔

آغا۔ اچھا پھر وہ تو اچھے لوگ ہین ہی۔ اُنکے اچھے
ہونے مین کون کلام ہی۔ اُنکی ریاست مین کون شک
کر سکتا ہی بھلا۔ وہ اچھے اُنکا خاندان اچھا اُنکے
پُرکھے سبھی تک اچھے۔

اتنے مین قمرن نے ذرا کروٹ بدلی اور غشی ختم ہوتا
بھی تشریف لائے۔ نازو جان کرسی پہ بہن کے سامنے
جاکر بیٹھین چھیٹن صاحب اور آغا صاحب چق کے
اسطرف تھوڑی دور پہ فرش پر بیٹھے تھے۔ اختر نے
شربت انارین برف سے خوب ٹھنڈا کرکے کیوڑا ملاکر
چاندی کے کٹورے مین پلایا اور رومال تر کرکے منھ
پونچھا تو قمرن کے دل کو ذرا ڈھارس ہوئی۔ دس پانچ
منٹ کے بعد اسکے میلے کچیلے کپڑے اتروا کر ململ کی ہلکی
سی کرتی اور تن زیب کی سفید دھلی ہوئی ساری
پہنا دی اور خوب ساعطر خس مل دیا۔

قمرن۔ اُف! اب جان مین جان آئی نواب۔

نواب۔ کچھ کچھ تسلی تو ہوئی ہوگی ضرور۔

ق۔ تسلی سی تسلی!

نواب۔ لو گلوری کھاؤ۔ یہ تاکتھا کم ہی۔

ق۔ کپڑے بدلنے سے بڑی تسکین ہوئی اور شربت
پینے سے جیسے آنکھین کھل گئین۔

نواب۔ اسی لیے سفید اور ہلکی پوشاک پہنائی ہی۔

ق۔ ساری پہنا کے ہندنی بنا دیا۔ اور ہلکی ہلکی ساری
نے ہمین بڑا آرام دیا۔

نواب۔ اب شام کو کوئی پانچ بجے ڈاکٹر آئیگا۔

ق۔ اے ہے ڈاکٹر نگوڑا کیا کریگا۔ حکیم کو بلواؤ۔
اچھے تو ہم ہو ہی جاینگے۔

نواب۔ یہ کون بیماری ہی۔ نینی تال کی بیماری یاد ہی۔
نینی تال کا لفظ سنا تھا کہ قمرن کو پچھلی باتین یاد آگئین
نواب کی وفاداری اور اپنی بیوفائی اور بے مروتی کے ساتھ
جدائی اور مان کو برا بھلا کہنا بہن سے لڑنا جھگڑنا
اور گھر سے بھاگ جانا کل امور کی تصویر سامنے
کھنچ گئی اور مارے شرم اور خفت کے کٹ گئی۔ پیشتر
تو بیماری اور غشی کی حالت اور سفر کے تکان اور ڈولی
کے ہچکولون کے سبب سے بجز درد دل و بیماری کے
کرب کے اور کچھ یاد نتھا مگر اب جو ذرا ڈھارس ہوئی
اور نینی تال کا لفظ سنا تو سب باتین یاد آگئین گردن
نیچی کرلی اور کچھ دیر بعد آہستہ سے کہا کہ (نواب اب
یہان کسی کو آنے نہ دینا۔ ہم کسی کو منھ نہین دکھانا
چاہتے۔ بس ہم اور تم اور یہ دو تین عورتین ہون
اور کوئی نہو۔ ہان باجی جان ضرور ہون۔ بس ہم
تین چار آدمی ہون۔

نواب۔ اب تم کل باتین ہمارے ہی اوپر چھوڑ دو

اور خدا نے چاہا تو دو دن مین اچھی ہو جاؤ گی - ڈاکٹر کا علاج تو نہیر بہادر ہوتا ہی - پٹ پڑ ہی نہین سکتا -

قمرن (آنسو ڈبڈبا آئے اور ضبط نکر سکی) نواب ہمارا دل اُلٹا جاتا ہی -

نواب - (سہولت کے ساتھ) قمرن جان - بھلا برف سے کچھ تسلی ہوئی - جیز تو حکیم اختر صاحب نے اچھی دی - شربت انارین - کھٹے میٹھے انار کا شربت اور برف اور کیوڑا - عمدہ چیز ہی -

قمرن - پہلے تو بات نہین کہاتی تھی - سمجھتی تھی کہ بس اب مری اور اب مری - اب دم نکلا اور اب دم نکلا - جان عاری تھی زندگی سے بیزار -

نازو - اور شربت پینے سے ؟

ق - دل ذری ٹھکانے ہوا - تسکین ہوئی - اب باتین کرتی ہون - پہلے تو بول نہین سکتی تھی - اسی طرح پر اگر طبیعت ٹھہر جائے تو جان مین جان آئے -

نواب - دل پر صدمے کو اثر ہونے دو -

اختر - اب ان باتون سے بھلا کیا مطلب نکل سکتا ہی اور اور باتین کرو صاحب - مریض سے کبھی صدمے کا ذکر ہی نہ کیجیے گا - دانا ہوکر نادان بنتے ہین حضور -

نازو نے یہ باتین سُنکر نواب صاحب سے کہا کہ آپ کے دل مین تو آتا ہو کہ باتون باتون مین حال دریافت کرین کہ کون بھگا لیگیا تھا وہ موئی جہری کہان گئی - کسنے بھگایا تھا مگر پوچھا نہین جاتا - شرم آتی کچھ سمجھ مین نہین آتا اللہ جانے کسکے ساتھ بھاگ گئی تھی اُسنے پھر چھوڑ کیون دیا - ماندی ہو کے یہان کیونکر پہونچی ہمین تو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ جیسے کوئی خواب دیکھتا ہی اور یہ پوچھین تو اُنکے دل پر اور ایک صدمہ بیٹھے بٹھائے اور اس بیماری مین کون پوچھے - تمسے اتنی بیوقوفی البتہ ہوئی کہ جو کہار ڈولی لیکے آئے تھے اُنکو روک نہ لیا - روک جاتے تو کُل حال صاف صاف بتا دیتے کہ ڈولی کہان سے آئی اور یہ آپ کہان سوار ہوئین کسنے سوار کرایا مکان کا پتا کسنے دیا - تمسے یہ بڑی بیوقوفی ہوئی -

نواب صاحب نے کہا اصل حال یون ہو کہ ہماری سمجھ مین نہین آیا کہ کسکی ڈولی ہو اور کون آیا ہی - اور قمرن کا تو ذرا بھی خیال نہ تھا - ڈولی اُتری - سواری اُتری - لوگون نے پوچھا تم کون ہو - کہان سے آئی ہو اسکے بعد مین نے پہچانا - اُنکی ابتر حالت دیکھکر پہلے عبرت ہوئی پھر رنج ہوا یہ ہوش کسکو تھے کہ ڈولی کا حال دریافت کرے اور یہ بھی نہین معلوم تھا کہ قمرن ڈولی پر آئی ہین یا کاہے پر آئی ہین - شاید سُنا ہو مگر اسوقت ہوش حواس درست نہ تھے -

نازو - تو پہچانا تم ہی نے تھا کہ قمرن ہین -

نواب - اور سب دنگ تھے کہ یہ ہو کون عورت ہمنے پہچان لیا - مگر تھوڑی دیر کے بعد پہچانا -

نازو - وہ شکل صورت ہی نہین ہی - وہ رنگ وہ باتی نہین ہی - وہ بات ہی نہین ہی -

نواب - کوئی دفعۃً پہچان ہی نہین سکتا کہ قمرن ہے یا کوئی اور عورت ہی -

ادھر اختر اور چھٹن صاحب اور آغا محمد اطہر مین قمرن کی علالت طبع کی نسبت باتین ہونے لگین -

ڈاکٹر نے کہا ہماری رائے میں انکو دق کی بیماری
اور دق کا دوسرا درجہ ہی نہیں بلکہ تیسرا شروع ہو گیا ہے۔
نواب صاحب سے آپ لوگ کچھ نہ کہیں۔ ڈاکٹروں کی
یہ تشخیص مرض کر گیا۔ مگر عارضہ بہت ہی طول کھینچ گیا
بچنا دشوار مشکل ہو۔ آخر کو اس تشخیص سے حکیمین صاحب
اور آغا صاحب نے بھی اتفاق کیا اور سب کی یہی
رائے ہوئی کہ ناز و جان اور تمھی عسکری سے ان کا
ذکر کیا جائے۔ اسکے بعد دنیا کے انقلاب پر کچھ دیر تک
تذکرہ رہا کہ قمرن حالت اور خود رائی اور اس چوری
کے اغوا نے اسکی حالت کہاں سے کہاں پہونچائی۔
اور اب ہزاروں تکلیفیں برداشت کر کے یہاں آئی
تو جان بلب۔ مدقوق اور چھیچڑے لگے ہوئے۔ اگر
نواب صاحب نہ لاتے تو یہ روز کا ہمکو دیکھنا نصیب
ہوتا۔ یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ ناز و اسکے پاس آئیں
پوچھا کیا باتیں ہو رہی ہیں۔ آغا صاحب نے کہا
ہم لوگ کہہ رہے تھے کہ قمرن خدا جانے کس کے ساتھ
بھاگ گئی تھیں۔

ناز و۔ ہم تو سب سے ہی سے کہتے آئے ہیں کہ اسی
برف والے لونڈے کے پھیر میں گئی۔ اسی پر لٹو تھی
آغا۔ ہاں۔ ممکن ہے۔ کسی کے ساتھ بھاگی نہیں
تو گئی کہاں تھی۔
عسکری۔ اور بھاگی تو عشق ہی میں بھاگی ورنہ یہاں
کس شے کی کمی تھی۔ اللہ کا دیا سب کچھ تھا۔ دولت
ثروت۔ زیور۔ سواریاں۔ نوکر چاکر۔ گھر۔ دولت۔ املاک۔ باغ
آغا۔ اور اس سب پر طرہ خاطرداری اور محبت۔
سب سے بڑھا ہوا تو یہ تھا کہ دل سے نواب اسکو چاہتے
تھے اور جان دیتے تھے مگر بدنصیبی۔ اگر اس عورت نے
بہکایا بھی تو انکی عقل کو کیا ہو گیا تھا مگر خیر اب تو تیر از
کمان جستہ و وقت از دست رفتہ کا نقشہ ہے۔ اب کیا
ہو سکتا ہے اب یہی دعا ہو کہ کسی طرح لوٹ پوٹ کے اچھی
ہو جائیں بس۔ وہی نواب ہیں اور وہی قمرن۔

ناز و نے کہا دیکھو آغا اس چھوکری کی عقل پر کیا
پتھر پڑ گئے تھے۔ بھاگی اور آخر کو یہ نتیجہ دیکھا کہ پھر کے
در پر آ کے ٹھوکریں کھاتی ہیں۔ مگر واہ رے نواب ذرا
اُف تک نہ کی۔ دوسرا ہوتا تو اب ہرگز منہ نہ لگاتا۔ آغا
صاحب نے کہا۔ (بھلا نواب صاحب کا سا شخص کہیں
اُن اگلی باتوں پر لحاظ کر سکتا تھا۔ وہ جو ہوا سو ہوا
یہ ہمدردی کا وقت ہے۔ گو اس میں شک نہیں کہ قمرن نے
بڑی احسان فراموشی اور بیگمانی کی اور نواب صاحب کے
دل کو بڑا ہی صدمہ پہونچایا اور بدنام بھی ہوئے وہ الگ
مگر انکی ریاست اسی کی مقتضی تھی کہ اس حالت ضعف و علالت
میں سرپرستی کریں ہاں اگر تندرستی کی حالت میں قمرن
آتیں تو ہم بھی نواب کو صلاح دیتے۔ وہ ایک دو دن میں
قمرن خود بخود نکل پڑتیں کہ کہاں گئی تھیں اور کیوں
گئی تھیں اور کسکے کو لے بھاگی۔ اسی تقریر سے
ثابت ہو گیا کہ سخت نادم اور اپنی حرکت پر نہایت شرمندہ
نہایت منفعل ہیں۔

ناز و چپ چاپ سنتی رہی جب آغا صاحب اپنی
تقریر ختم کر چکے تو ناز و نے آہستہ سے [illegible] پوچھا کہ
اب انکی صحت کی بھی کوئی امید [illegible]

دیکھکر اسیا نہیں ہوتی کہ یہ نپٹ سکین - اور یون توقضا کی
باتون کو خدا ہی سمجھے - ہم لوگ کیا سمجھ سکین -

چھٹن صاحب نے تشفی دی اور کہا تم ہر طرح مطمئن
رہو - جیسا طرح شہزادیون کا علاج ہوتا ہی اسیطرح انکا
بھی علاج ہوگا اور دو دن مین پلنگ سے اٹھ کھڑی
ہونگی - ابھی آتی ہین اور سفید کپڑے بدلنے اور عطر
ملنے اور شربت اور برف اور کیوڑے کے استعمال سے
اتنی ہی دیر مین اسقدر فائدہ ہوا جب حکیم کے علاج ہونگا
تو کسقدر فائدہ ہوگا - شام کو ڈاکٹر آئیگا - اس سے پہلے
کے اندر ہی اندر نہ چلنے پھرنے لگین تو سہی - یہ تو کوئی
ایسی سخت بیماری نہین ہی کہ علاج ہی نہو -

قمرن اس عرصے مین کوئی آدھ گھنٹے تک دل ہی
دل مین کچھ سوچا کین اور خود بخود آنکھون مین اشک
بھر آتے تھے اور ضبط گریہ نہو سکا - نواب صاحب نے کہ
سرہانے بیٹھے تھے سمجھانا شروع کیا کہ قمرن اس بیماری
کو تم اب بڑھانا چاہتی ہو رونے دھونے سے عارضہ
اور طول کھینچیگا اور طبیعت ہلکان ہوگی اور ضعف
بڑھ جائیگا اور بیماری اور جڑ پکڑ لیگی - اسکے سوا اور
کچھ نہوگا اور پھر علاج مین بھی بڑی دقت واقع ہوگی قمرن
نے کہا ہم اپنی اس بیماری کو نہین روتے ہین - رونا
اس بات پر آتا ہی کہ کچھ بدنصیب نے ہم سے فریب دیا
کھیلی اور اب مین کچھ بیماری کا جا رہینگی تمھارے ہی
در پر آئی - رونا تو اس بات کا ہی کہ کیا جانے میری
بدنصیبی نے مجھے کیا کردیا کہ عقل کی بات میری سمجھ ہی
مین نہین آتی تھی - مین نے جو کیا اسکا فریب کھل

پایا - مگر تمکو مین نے صدمہ دیا اور بدنام کیا - اسکا
البتہ قلق اور پیچ ہی - مین تو اسی بات کے قابل تھی بلکہ
اس قابل کہ ٹھوکرین کھا کھا کے اور ایڑیان رگڑ رگڑ
کر جان دیتی اور - ع -

نہ ملتا تا شک کا ٹکڑا کفن کو

نواب - قمرن اگر تم چاہتی ہو کہ ہم یہان سے چلے جائین
تو یہ باتین کرو - ہم آپ ہی بھاگ جائینگے -

قمرن - تم سے چار آنکھین نہین کرسکتی -

نواب - ایک لفظ بھی اگر تمھاری زبان سے اب نکلا
تو مین اٹھ کے چلا جاؤنگا بس -

آغا - قمرن جان یہ کیا واہیات باتین بکتی ہو جی -

چھٹن - تم سب خیال اپنے دل سے دور کردو اور دل
کو مضبوط رکھو کہ جھٹ پٹ اچھی ہو جاؤ - یہ فضول باتین
جانے دو - ورنہ نواب صاحب اٹھ کے چلے جائینگے -
تازہ سے باتین کرو - شام کو ڈاکٹر آئیگا اس سے بولو چا
مرض کا حال بتاؤ - ان باتون سے بھلا کیا فائدہ -

نواب - اور نہین تو کیا -

تازہ - قمرن پانی اور پیوگی برف کا پانی دین پانی پی کر
قمرن نے نواب سے کچھ باتین کین لوگ سمجھے کہ شاید
کچھ اپنی دادی کا تذکرہ کرتی ہی اور اسکا حال دریافت
کرتی ہی مگر معلوم ہوا کہ کچھ بہکی بہکی باتین کین جنکا سر
نہ پاؤن - اس بے سرو پا تقریر کے جواب مین نواب
نے بھی اناپ شناپ کچھ بکنا شروع کیا اور تھوڑی
دیر کے بعد پھر غش آیا -

دو گھڑی دن رہے ڈاکٹر صاحب آئے - مرض کیا

حالت دیکھتے ہی مایوسی ہوگئی مگر کسی سے ابھی کچھ کہا
نہیں تھا۔ نبض دیکھی زبان دیکھی اور ایک آلے سے
سینے اور پشت کا امتحان کیا اور ضروری ضروری باتیں
دریافت کرکے نسخہ لیا اور آغا صاحب کو علیحدہ لے جاکر
کہا کہ دق کا تیسرا درجہ ہے مریضہ کسی طرح بچ نہیں سکتی
دو چار روز کی مہمان ہے۔ مرض نے کام تمام کر دیا
اب کھانے پینے کی روک ٹوک نہ کیجیے جب ڈاکٹر صاحب
رخصت ہونے لگے تو آغا صاحب نے اصرار کیا کہ اگر آپکے
خلاف نہ ہو تو کل سویرے خود بھی تشریف لایئے اور
صاحب سول سرجن کو بھی ساتھ لیتے آیئے کیونکہ
اپنی طرف سے تو ہم کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھینگے آئندہ
جو کچھ ہونا ہوگا وہ ہوگا۔

ڈاکٹر صاحب کو رخصت کرکے منشی اختر اور نواب
محمد عسکری وغیرہ وغیرہ سے آغا صاحب نے ڈاکٹر کی
رائے بیان کی اور مشورہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے۔
منشی اختر نے کہا کہ یہ تو بندہ عرض ہی کر چکا ہے کہ حالت
مریضہ ردی اور مرض طبیعت پر غالب آگیا ہے۔ دوا کا
کام اب نہیں رہا۔ مگر یہ بھی فرض ہے کہ علاج میں کوتاہی
نہ کیجائے میرے نزدیک اگر بڑے حکیم صاحب کو بھی بلوایا
جائے تو مضائقہ نہیں۔ علاج ڈاکٹر کا ہو اور نگرانی
کے لیے بندہ اور حکیم صاحب ہوں۔ اس رائے سے
سب نے اتفاق کر لیا اور دوسرے دن صبح کو ڈاکٹر صاحب
مع سول سرجن آئے۔ حالت مریضہ دیکھکر سول سرجن نے
بھی جواب دیا اور ڈاکٹر صاحب نے نسخے کو بحال رکھا
تھوڑی دیر کے بعد حکیم صاحب تشریف لائے نبض دیکھی
دیر تک حال دریافت کیا اور نسخہ دیکھا اور کہا جب ضرورت
ہو تو مجھے مریضہ کے حال سے اطلاع دیجیے گا۔ اور اختر کی
طرف مخاطب ہوکر کہا کہ آپ تو خود ہی واقف ہیں حال
جیسا ہے وہ ظاہر ہے۔ اب امکان کچھ نہیں ہے چند روز شاید
ادویہ کے ذریعے سے نکال لیجائیں ورنہ اب خاتمہ
سمجھیے۔ آخری درجہ ہے دق کا بھی آخری درجہ ہے۔
مسکنات دیجیے۔ اور بس۔ دوا اب کیا کر سکتی ہے۔
ہاں دس نہیں بارہ روز سہی۔ چار نہیں پانچ دن سہی
عارضہ طول کھینچ گیا ہے۔

ڈاکٹر یعنی اسسٹنٹ سرجن نے جواب دیا سول سرجن
نے جواب دیا حکیم صاحب نے جواب دیا۔ اور اختر تو
پہلے ہی جواب دے چکا تھا۔ گھر بھر کو معلوم ہوگیا کہ قمرن
کے آخری دن ہیں۔ نازو سے البتہ کسی نے بیان
نہیں کیا مگر آثار سے وہ بھی تاڑ گئی کہ امید زیست کم ہے
چونکہ نازو وہاں اکیلی گھبراتی تھی نواب صاحب نے
اس سے دریافت کیا کہ جسکو کہو اسکو بلا دوں تمھاری
کوئی گوئیاں آجائے تو ذرا تمھارا دل لگے۔
نازو۔ ہاں منی کو بلا دو۔
نواب۔ ابھی بلواتا ہوں۔ ایک آدمی اسکا مکان
جانتا ہے۔
نازو۔ مگر کہنا قمرن کے مرنے جانے کا حال نہ بیان کرے
نواب۔ تمھاری طرف سے [illegible] جائیگا بس۔
نازو۔ فقط اسقدر کہ [illegible] نے بلایا ہے اور
اسکے بیٹا میں۔ پانو [illegible] آئیں۔
آغا۔ گاڑی بھیجدو۔ [illegible] بھیجی جلی آئے

کوئی کانون کان سنیگا بھی نہین اور ڈھنڈھورا
کاہیکو پٹواؤ-

نازو- اُسکے یہان کوئی کہنے سُننے والا نہین ہی جی
وہ چھوٹون سُننے تو سیدھی چلی آئے

خدمتگار کو نواب صاحب نے روانہ کردیا اور کہا
چپکے سے بی منی کو جاکے بُلا لاؤ مگر خبردار یہ نہ کہنا کہ
کس کام کے لیے بُلایا ہی- کہنا کوئی ضروری کام ہی
ابھی ابھی چلیے- اور بس سوار کرا کے لے آؤ-

خدمتگار جاکے بُلا لایا- منی کو تو نازو سے دلی محبت
تھی سنتے ہی کپڑے بدلے اور سوار ہوکر آئی پہلے
نواب صاحب سے ملاقات ہوئی انھون نے کان مین
کہا کہ تمھاری گوئیان نازو نے تمکو بلایا ہی- قمرن [illegible]
واپس آئین- قمرن کا نام سُنکر منی سخت متحیر ہوئی اور
پہلے اسکو یقین نہین آیا اور جب سُنا کہ علیل ہی تو افسوس
ہوا- اسکے بعد نازو سے ملی اور ابھی قمرن کے
پلنگ کے پاس نہین آئی- دور سے دیکھا کہ قمرن
لیٹی ہوئی ہی- نازو اور منی علحدہ جاکر بیٹھین اور باہم
یون باتین کرنے لگین-

نازو- بہن کا حال تو اچھا نہین معلوم ہوتا ہی-

منی- اللہ پر بھروسا رکھو بہن وہ بڑا [illegible] ہی-

نازو- اُسکے سوا اور کسکا بھروسا ہی- اُسکا دوسرا
کوئی نہین ہی

منی- یہ آئین کب سے- اور کہان
کہان سے ہی-

نازو- نہ اُسنے بتایا اور نہ ہمنے پوچھا

منی- خوب کیا- ہی ہی کس رنگت کا کیا ہوگیا-

نازو- کہین اچھی طرح اُٹھ کھڑی ہو بہن-

منی- اللہ مین سب قدرت ہی-

نازو- تم نواب سے اچھی طرح پر پوچھو- ہم سے وہ
چھپاتے ہین-

منی- اب دن رات اسی فکر مین نہ رہو کہ فلانا چھپاتا
ہی اور ڈھمکا نہین بتاتا- اس سے کچھ مطلب نہ رکھو
بس اللہ سے دعا مانگو اور خدمت کرو-

نازو- اچھا ہوا تمکو بلا لیا- یہ ایک ڈولی پر سوار ہوکے
آئی اور کہار ڈولی رکھ کے اُسکو اُتار کے چلے گئے-

منی- اُوئی- اور آئے کہان سے تھے-

نازو- وہ تو ٹھہرے ہی نہین- بس سواری اُتاری
اور ہوا ہوگئے پیچھے پھر کے دیکھا بھی نہین-

منی- اجی کہار گئے چولھے مین- یہ اچھی ہو جائین
بس- اور اِنسے ابھی کچھ ذکر نہ کرنا- خبردار! جو کچھ کہین
بھی تو ٹال جانا- جانو سُنا ہی نہین-

نواب صاحب نے اشارے سے نازو کو بلا کر قمرن کے
سرہانے کرسی پر بٹھایا اور کہا تم ذرا بیٹھو مین آتا ہون اور
منی کو اشارے سے علحدہ لیجاکر کہا کہ بی منی قمرن کی
کیفیت سے ابھی تم کاہیکو واقف ہوئی ہوگی کہ اِنکا
کیا حال ہی اُسنے کہا- حضور خدا پر بھروسا کیجیے مگر ہمین
ظاہر اسباب معلوم ہوتا ہی کہ انکی بیماری بڑھ گئی اور غور
کرنے والا بھلا کون تھا کہ غور اور پرداخت کرتا- بس [illegible]
اور بھی مرض دن دونا بڑھتا گیا- چلو اتنا ہی اچھا ہوا
کہ یہان تک آگئی- اب جم کے علاج ہوگا- مرد کے

اٹھ اٹھ کھڑے ہوتے ہین - جب تک دم مین دم ہی تب تک انسان دوڑ دھوپ بھی کرتا ہی اور تب تک امید بھی رہتی ہی - کوئی گھبرانے کی بات نہین ہی -

نواب صاحب نے انکو سمجھایا کہ نازو کی تشفی ہی کرتی رہنا تاکہ وہ گھبرا نہ اٹھے - ابھی کم سن ہین - اور بیماریان بھلا انھون نے کہان دیکھی ہونگی - نواب صاحب نے اس تقریر کے بعد کہا کہ مین ذرا باہر جاتا ہون اور تم آغا صاحب سے باتین کرو - آغا صاحب نے کہا خوب ہوا کہ تم یہان آگئین -

منتی - ہم خدمت کرنے کو حاضر ہوے ہین -

آغا - ضرور - تمھاری تو ضرورت بھی تھی -

مہراج - اب تم انکی بیماری تک جانے نپاؤگی - اتنا یاد رہے دن رات یہین رہنا ہوگا - بس خدمت کرو

منتی - اے حضور یہ کچھ آپ کے فرمانے کی بات ہی - وہ جو آپ نہ کہتے تو کیا مین چلی جاتی - مین اب یہان سے ٹلنے والی نہین ہون - یہ موقع ایسا ہی کہ مین ٹال کے ادھر ادھر چلی جاؤن اور پھر کسی کی نوکری کیا کرے یہ کسی کی تابعدار - نازو جان کو تن تنہا چھوڑ کر گھر مین جا کے چھپ رہون بھلا یہ کون بات ہی - لڑکپن سے ایک جگہ رہے - کھیلے کودے لڑے جھگڑے - اتنے دنون کی جان پہچان ایک جان دو قالب -

اب سنیے کہ ایک روز قمرن نے اپنا حال خود کہہ سنایا مجھے اس نگوڑی مہری نے ستیاناس کیا - ہاے کہین کا بھی نرکھا سبز باغ دکھا کے لگئی کہ برف والے لونڈے سے ملا دونگی مین تو اسپر جان دیتی ہی تھی پھسل گئی اور باتون باتون مین پھنس گئی - ہاے مین نے اپنے پانون مین اپنے آپ کلھاڑی ماری اسمین کسی کا کیا قصور ہی - اس کمبخت برف والے نے فضلے سے سمجھ لیا کہ زیور سب اُتار کے بیچ لیا اور مجھے کہین کا نہ رکھا آبرو گئی آبرو لی اور دولت کی دولت کھائی اور پھر دھتا بتایا مجھ بخت جلی کی قسمتون مین یہی بدا تھا - پہلے تو کچھ دن چین سے رہی - جب زیور پر ہاتھ ڈالا تب بھی مین نہ سمجھی کہ اسکا انجام کیا ہوگا - رفتہ رفتہ سارا زیور اپنا مال بلکہ اپنے باپ کا مال بنا لیا - کیا معلوم بیچا کہ کسی کو دیدیا کہ گھر مین رکھ لیا - مجھے بالکل مفلس اور ننگا کر دیا اب مجھے روتے بھی نہین بن پڑتی کہ جیسا کیا ویسا پایا - مجھے یقین ہوگیا تھا کہ اسنے میرا زیور اسی غرض سے اُتار لیا کہ کچھ تو بیچ کے گلچھرے اُڑائے اور کچھ اپنے گھر رکھے - اب جب میرا سارا زیور لے لیا تو مجھپر حکمرانی کرنے لگا - کہان تو وہ ناز سہنا تھا کہان اب مجھے ناز اُٹھانے پڑے - ہوتے ہوتے نوبت یہانتک پہنچی کہ مار پیٹ بھی شروع ہوگئی - اب ہم پیٹنے بھی لگے بدن پر کبھی پھول کی چھڑی بھی نہین پڑی تھی مار کھانے لگے - پھر اسکے بعد ایک دن ایک [illegible] ہاتھ میرا دو سو روپے پر بیچ ڈالا - اسکے پاس دس بارہ دن رہی - اسنے بھی چھوڑ دیا - وہ اپنی جورو سے بہت ڈرتا تھا - جب اسکی جورو نے اسپر سختی کی تو اسنے مجھے بیچ ڈالا گانون کے تین چار لونڈے جو مجھپر لٹو تھے اُنھون [illegible] آخر کار ان سب سختیون سے تنگ آکر ایک روز [illegible] کیا کہ کنوئین مین

ن اُسی دن سے بیمار پڑ گئی اور ایسی علیل ہوئی کہ
اٹھنے بیٹھنے کی طاقت بھی نہ رہی۔ ایک بیچارے کہار
نے جو بوڑھا آدمی ہی رحم کھا کر اُسکے کُل حال دریافت کیا
اور ڈولی کر دی اور کہارون سے کہا جہان کہین وہ ہان
انکو آرام سے پہونچا دو اور ایک روپیہ خرچ کے لیے
دیا۔ اس ایک روپیہ کو بڑا غنیمت سمجھی کیونکہ بدرست
ٹکے کو محتاج تھی۔ اسکے [illegible] ڈولی کے ہچکولون
غش پر غش آتا تھا مگر [illegible] والا [illegible]
دینے والا۔ کہار بھی بیچا[illegible]
گڑھے مین ایسکو ڈھکیل [illegible]
مگر بیچارے بڑے بکا[illegible]
کہین ٹپک کے چلے جا[illegible]
کرکے تمھارے در تک پہونچ[illegible]
نہین مگر بیٹی تو نہ خراب ہوتی

اس تقریر کو کل حاضرین [illegible] سے سُنا کیے۔ نازو منھ
پھیر کر کبھی کبھی روتی جاتی تھی۔ کبھی آنسو پونچھ کر دل کو
ڈھارس دیتی تھی۔ نواب صاحب کا دل بھی قمرن
کی باتین سنکر بھر آتا تھا۔ آغا صاحب اور حسن اور
چھٹن صاحب اور مسخرہ اور نانی مہراج بلی سب بہ نظر
عبرت سنا کیے اور دست حسرت ملا کیے۔ اُس روز
سب کو یقین ہو گیا کہ اب قمرن بچ جائیگی کیونکہ چہرے
پر جو بیشتر مُردنی چھائی ہوئی تھی وہ اب کسی قدر
سُرخی سے مبتدل ہو گئی اور [illegible] اچھی طرح سے
کہین اور ہوش حواس بھی [illegible] کھانا بھی
اچھی طرح کھایا اور تکیہ [illegible] سہارے سے اُٹھ کے
بیٹھی بھی۔ ان باتون سے لوگون کو بڑی ڈھارس
ہوئی کہ بیماری جو خبیث کی طرح چمٹی تھی اب رفتہ رفتہ
کم ہوتی جاتی ہی۔

نواب۔ اب آج مزاج کا کیا حال ہی قمرن جان۔

ق۔ آج سب روزون سے اچھے ہین طبیعت ذرا
بحال ہی۔

چھٹن۔ فتح ہی۔ بیماری کا اب نام نہ لیجیے۔

ق۔ دیکھو اللہ ہی اور نواب کی نیک نیتی ہم تو
روسیاہ ہین۔ بیحیائی کا جینا جی کے اور بیحیائی ہو گئی

آغا۔ کیسی باتین کرتی ہو۔

ق۔ ہم سچ کہتے ہین۔ بیحیائی سے جیے تو کیا۔

نواب۔ اب کچھ کھانے کو اسوقت جی چاہتا ہو۔

نازو۔ انار کے دو ایک دانے دون۔

ق۔ ہان انار کھانے کو بہت جی چاہتا ہی۔ مگر میٹھا
انار ہو۔ ذری دیکھ کے توڑنا۔ ایسا نہو کہ دانت کھٹے
ہو جائین اور کھانا نہ کھایا جائے۔ اُس روز قمرن کی
طبیعت بہت بحال رہی اور دس گیارہ بجے کے وقت
مہراج بلی اور نازو سوار ہو کر گھر چلی گئین اور شب کو
خلاف معمول قمرن کو اچھی طرح سے نیند آئی اور تڑکے
اُٹھین تو بہت بشاش اور خوش تھین۔

نواب۔ آج تو طبیعت اچھی ہی۔

قمرن۔ بالکل۔ اب ہم اچھے ہو گئے۔

نواب۔ شکر خدا۔

قمرن۔ دوا نے بڑا فائدہ کیا۔

ماما۔ حضور کی باجی جان نے [illegible]